مشکوٰۃ شریف

جلد سوم

PDFBOOKSFREE.PK

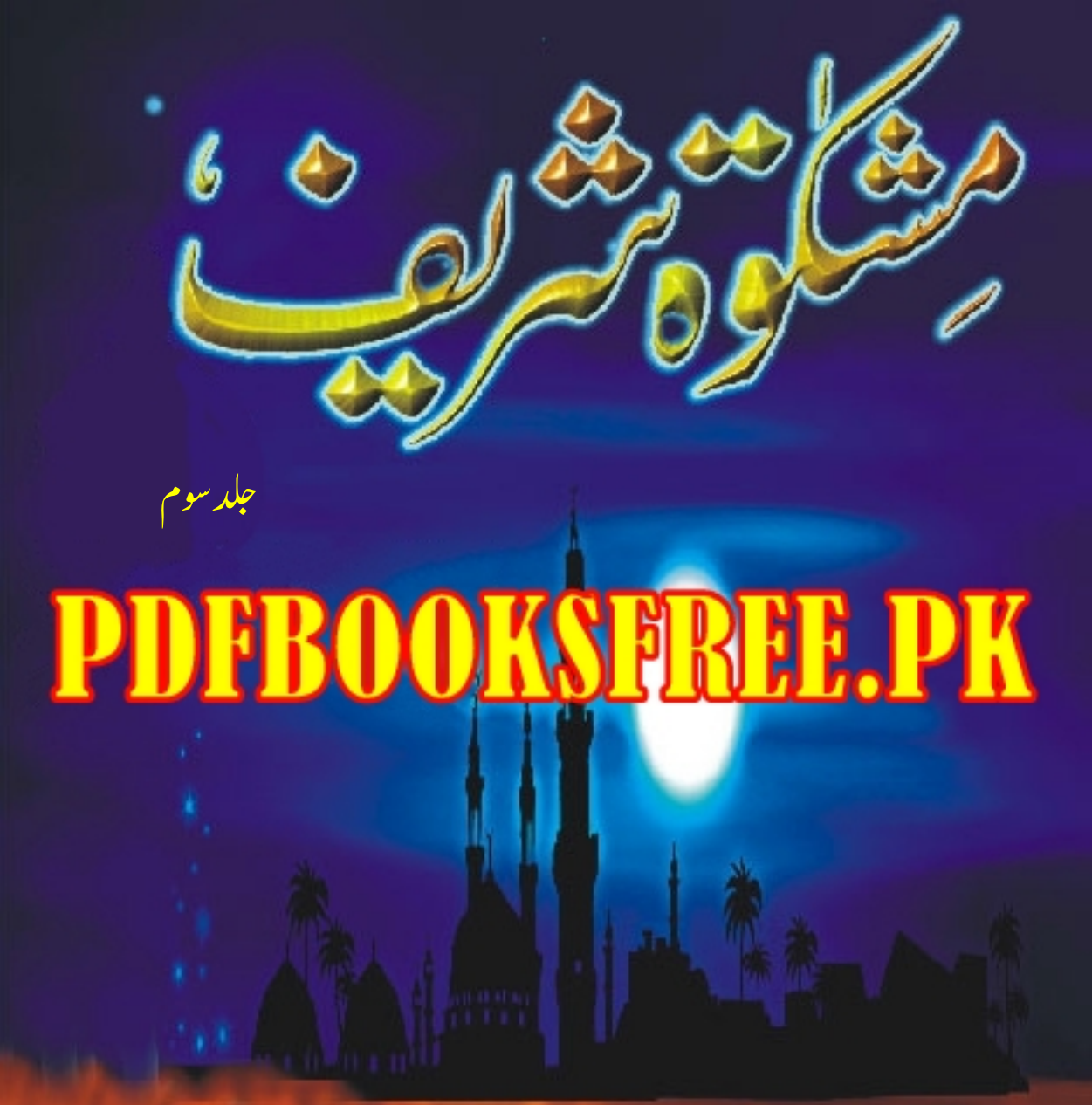

تصنیف: امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب رحمہ اللہ

(متوفی ۷۴۲ھ)

ترجمہ: فاضلِ شہیر مولینا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری علیہ الرحمہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ (الآیۃ)

جس نے رسول کا حکم مانا تو یقیناً اس نے اللہ کا حکم مانا،

(ترجمہ کنزالایمان)

مشکوٰۃ شریف

(عربی، اردو)

جلد سوم

تصنیف

امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب رحمۃ اللہ تعالیٰ (متوفی ۷۴۲ھ)

ترجمہ

فاضل شہیر مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری

(مترجم بخاری شریف، ابوداؤد شریف، ابن ماجہ شریف)

فرید بک سٹال ۳۸۔ اردو بازار، لاہور ۲

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

فہرست مضامین مشکوٰۃ المصابیح مترجم، جلد سوم

مضامین ابواب	صفحہ
فہرست	۳
۲۷۔ کتاب الفتن	۵
جنگوں کا بیان	۱۴
قیامت کی نشانیاں	۲۲
قربِ قیامت کی نشانیاں اور دجال کا بیان	۲۹
ابن صیاد کا بیان	۴۱
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول	۴۶
قربِ قیامت اور جو مرگیا اس کی قیامت قائم ہوگئی	۴۸
قیامت شریر لوگوں پر قائم ہوگی	۴۹
صور پھونکے جانے کا بیان	۵۱
حشر کا بیان	۵۴
حساب، بدلے اور میزان کا بیان	۵۹
حوضِ کوثر اور شفاعت کا بیان	۶۵
جنت اور اہلِ جنت کی صفات	۸۳
دیدارِ الٰہی کا بیان	۹۴
جہنم اور جہنمیوں کی صفات	۹۷
جنت اور دوزخ کی پیدائش کا بیان	۱۰۴
مخلوق کی ابتدا اور انبیاء علیہم السلام کا بیان	۱۰۶
سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے	۱۱۸

مضامین ابواب	صفحہ
نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے مبارک ناموں کا بیان۔	۱۲۸
نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے اخلاق وعادات کا بیان۔	۱۳۵
آپ کی بعثت اور وحی کی ابتدا	۱۴۳
نبوت کی نشانیوں کا بیان	۱۵۰
معراج کا بیان	۱۵۶
معجزات کا بیان	۱۶۴
کرامتوں کا بیان	۱۹۹
نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے وصال کا بیان۔	۲۰۳
نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ترکہ کا بیان۔	۲۱۱
قریش کے مناقب اور قبائل کا بیان	۲۱۳
صحابۂ کرام کے مناقب	۲۱۹
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب	۲۲۳
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب	۲۲۷
حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے مناقب۔	۲۳۲
حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب	۲۳۶
اِن اصحاب ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مناقب	۲۴۱

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

مضامین ابواب	صفحہ
عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مناقب	۲۴۷
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہلِ بیت کے مناقب۔	۲۵۲
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کے مناقب۔	۲۶۴
دیگر حضرات کے مناقب	۲۶۷
اصحابِ بدر کے اسمائے گرامی جو بخاری شریف میں بیان کیے گئے ہیں۔	۲۸۴

مضامین ابواب	صفحہ
یمن و شام کا ذکر اور خواجہ اُویس قرنی کا بیان	۲۸۶
اِس اُمت کے ثواب کا بیان	۲۸۹
اسماء الرجال	۲۹۳
پہلا باب (راویوں کے مختصر حالات)	
دوسرا باب (متعلقہ آئمہ اُصولِ حدیث)	
جدول	
قطعۂ تاریخِ طباعت	

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْفِتَنِ

فتنوں کا بیان

پہلی فصل

۵۱۴۴ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُوْنُ فِيْ مَقَامِهٖ ذٰلِكَ إِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَ بِهٖ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِيْ هٰؤُلَاءِ وَإِنَّهُ لَيَكُوْنُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيْتُهُ فَأَرَاهُ فَأَذْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ إِذَا رَآهُ عَرَفَهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے درمیان ایک جگہ پر کھڑے ہوئے اور آپ نے کھڑے ہونے کے وقت سے قیامت تک کی کوئی چیز نہ چھوڑی مگر وہ بیان فرمادی۔ یاد رکھا جس نے اُسے یاد رکھا اور بھول گیا جو اُسے بھول گیا۔ جب کوئی بات واقع ہوتی تو میرے اُن ساتھیوں میں سے کوئی بتادیتا جس کو میں بھول گیا ہوتا تو مجھے یوں یاد آجاتی جیسے غائب آدمی کا چہرہ یاد آجاتا اور میں دیکھ کر اُسے جان جاتا۔

(متفق علیہ)

۵۱۴۵ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ كَالْحَصِيْرِ عُوْدًا عُوْدًا فَأَيُّ قَلْبٍ أُشْرِبَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتّٰى تَصِيْرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ أَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ وَالْآخَرُ أَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوْزِ مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا إِلَّا مَا أُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ فتنے دلوں پر پیش کیے جاتے ہیں جیسے چٹائی پر تنکا۔ جو دل اُن سے محبت کرے تو اُس میں سیاہ نقطہ لگا دیا جاتا ہے اور جو دل اُنھیں ناپسند کرے اُس میں سفید نقطہ لگایا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ دل دو طرح کے ہو جائیں گے۔ ایک سفید سنگ مرمر جیسا جس کو آسمانوں اور زمینوں کے رہنے تک فتنہ نقصان نہیں دے گا اور دوسرا سیاہ تارکول جیسا اوندھے کوزے کی طرح کہ نہ نیک کام کو پہچانے اور نہ بُرے کام کو ناپسند کرے۔ بس اُسے اپنی خواہشات سے محبت ہوگی۔

(مسلم)

۵۱۴۶ وَعَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِيْ

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے دو باتیں ارشاد فرمائیں جن میں سے ایک کو میں نے دیکھ لیا اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں۔ آپ نے ہم سے حدیث بیان فرمائی کہ امانت لوگوں کے دلوں کی تہہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقٰى اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهٗ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَّلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ وَلَا يَكَادُ اَحَدٌ يُّؤَدِّي الْاَمَانَةَ فَيُقَالُ اِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا اَعْقَلَهٗ وَمَا اَظْرَفَهٗ وَمَا اَجْلَدَهٗ وَمَا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

میں نازل ہوتی ہے پھر لوگ قرآن مجید سیکھتے جاتے ہیں اور پھر سنت کا علم اور آپ نے اس کے اٹھنے کی خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ آدمی سوئے گا تو امانت اس کے دل سے کھینچ لی جائے گی یہاں تک کہ اس کا اثر چھالے کی طرح رہ جائے گا۔ پھر سوئے گا تو اس سے کھینچ لی جائے گی اور اتنا اثر باقی رہے گا جیسے تم اپنے پاؤں پر چنگاری لگاؤ تو آبلہ پڑ جاتا ہے۔ تم اُسے پھولا ہوا دیکھو گے لیکن اس کے اندر کچھ نہیں ہوگا۔ صبح کو لوگ خرید و فروخت کریں گے اور ان میں امانت ادا کرنے والا کوئی بھی نہیں ہوگا۔ پس کہا جائے گا کہ فلاں قبیلے میں امانت دار آدمی ہے کہا جائے گا کہ فلاں آدمی کتنا عقل مند، کتنا خوش مزاج اور کتنا ہوشیار ہے لیکن اس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہیں ہوگا۔

(متفق علیہ)

۵۱۴۷ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ اَسْاَلُهٗ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ اَنْ يُّدْرِكَنِيْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللّٰهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذَالِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيْهِ دَخَنٌ قُلْتُ وَمَا دَخَنُهٗ قَالَ قَوْمٌ يَسْتَنُّوْنَ بِغَيْرِ سُنَّتِيْ وَيَهْدُوْنَ بِغَيْرِ هَدْيِيْ تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذَالِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ اَجَابَهُمْ اِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ اِنْ اَدْرَكَنِيْ ذٰلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُمْ جَمَاعَةٌ وَّلَا اِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ

اُن سے ہی روایت ہے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خیر کے متعلق پوچھتے اور میں شر کے بارے میں پوچھا کرتا، اس خوف سے کہ کہیں وہ مجھے پہنچ جائے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! دورِ جاہلیت کے اندر ہم شر میں تھے تو اللہ تعالیٰ اس خیر کو لے آیا کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہے؟ فرمایا، ہاں۔ میں عرض گزار ہوا کہ کیا اس شر کے بعد خیر ہے؟ فرمایا، ہاں لیکن اس میں دھواں ہوگا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اس کا دھواں کیا ہے؟ فرمایا کہ لوگ میرے طریقے کے سوا دوسرا طریقہ اور میری عادت کے سوا دوسری عادت اختیار کریں گے۔ ان کی بعض باتیں اچھی اور بعض بری ہوں گی۔ میں عرض گزار ہوا کہ کیا اس خیر کے بعد شر ہے؟ فرمایا، ہاں جہنم کے دروازے پر بلانے والے ہوں گے، جو ان کی مانے گا اسے اس میں ڈال دیں گے۔ ہماری ہی بولی بولیں گے۔ عرض کی کہ اگر میں انہیں پاؤں تو کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام سے وابستہ رہنا۔ عرض گزار ہوا کہ اگر ان کی جماعت اور امام نہ ہو؟ فرمایا تو ان تمام فرقوں سے کنارہ رہنا، خواہ تمہیں کسی درخت کی جڑ چبانی پڑے یہاں تک کہ اسی حالت میں موت آجائے۔ (متفق علیہ) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ میرے بعد امام ہوں گے جو میرے راستے پر نہیں چلیں گے اور نہ میرا طریقہ اختیار کریں گے۔ ان میں ایسے لوگ بھی ہوں گے کہ انسانی جسموں کے اندر ان کے دل شیطانوں جیسے ہوں گے۔ حضرت حذیفہ عرض گزار

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلٰى ذَالِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ يَكُوْنُ بَعْدِيْ أَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُوْنَ بِهُدَايَ وَلَا يَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِيْ وَسَيَقُوْمُ فِيْهِمْ رِجَالٌ قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الشَّيَاطِيْنِ فِيْ جُثْمَانِ إِنْسٍ قَالَ حُذَيْفَةُ قُلْتُ كَيْفَ أَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ أَدْرَكْتُ ذَالِكَ قَالَ تَسْمَعُ وَتُطِيْعُ الْأَمِيْرَ وَإِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَأُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَأَطِعْ۔

ہونے کہ یا رسول اللہ! وہ وقت پاؤں تو کیا کروں؟ فرمایا کہ امیر کی بات سننا اور اطاعت کرنا۔ وہ تمہیں مارے اور تمہارا مال چھین لے تب بھی اس کی بات سننا اور اطاعت کرنا۔

۵۱۴۸ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالْأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا وَيُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيْعُ دِيْنَهٗ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْيَا۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اندھیری رات کے حصوں جیسے فتنوں سے پہلے اعمال جلدی کرو جن میں آدمی صبح کو مومن اور شام کو کافر ہوگا۔ شام ایمان کی حالت میں کی اور صبح کو کافر ہو جائے گا۔ اپنے دین کو لوگ دنیاوی مال کے بدلے بیچ دیں گے۔ (مسلم)

۵۱۴۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُوْنُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ النَّائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَقْظَانِ وَالْيَقْظَانُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَسْتَعِذْ بِهٖ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب فتنے ہوں گے جن میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جو اُن کی طرف جھانکے گا اُسے وہ کھینچ لیں گے، جس کو کوئی ٹھکانا یا پناہ گاہ مل جائے تو اُس کی پناہ حاصل کرے (متفق علیہ) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ ایسے فتنے ہوں گے جن میں سونے والا جاگنے والے سے بہتر ہوگا اور جاگنے والا کھڑا ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جس کو کوئی ٹھکانا یا پناہ گاہ ملے تو اُس کی پناہ حاصل کرے۔

۵۱۵۰ وَعَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتَنٌ أَلَا ثُمَّ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ أَلَا ثُمَّ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ إِلَيْهَا أَلَا فَإِذَا وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهٗ إِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِإِبِلِهٖ وَمَنْ كَانَ لَهٗ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهٖ وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ أَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِأَرْضِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب فتنے ہوں گے۔ آگاہ رہو کہ پھر فتنے ہوں گے، آگاہ رہو کہ پھر فتنے ہوں گے بیٹھنے والا اُن میں چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا اُن کی طرف دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ آگاہ رہو کہ جب واقع ہو جائے تو جس کے پاس اونٹ ہے وہ اپنے اونٹوں میں چلا جائے۔ جس کے پاس بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں میں چلا جائے اور جس کے پاس زمین ہو وہ اپنی زمین میں چلا جائے۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! جس کے پاس اونٹ، بکریاں اور زمین

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

أَرَأَيْتَ مَنْ لَّمْ تَكُنْ لَهٗ إِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا أَرْضٌ قَالَ يَعْمِدُ إِلٰى سَيْفِهٖ فَيَدُقُّ عَلٰى حَدِّهٖ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِيَنْجُ إِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلٰثًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ أُكْرِهْتُ حَتّٰى يُنْطَلَقَ بِيْ إِلٰى أَحَدِ الصَّفَّيْنِ فَضَرَبَنِيْ رَجُلٌ بِسَيْفِهٖ أَوْ يَجِيْءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِيْ قَالَ يَبُوْءُ بِإِثْمِهٖ وَإِثْمِكَ وَيَكُوْنُ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کچھ نہ ہو؟ فرمایا کہ اپنی تلوار کو لے کر اس کی دھار پتھر پر مارے اور ہو سکے تو بھاگ کر نجات حاصل کرلے۔ تین دفعہ کہا: اے اللہ! میں نے حکم پہنچا دیا؟ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اگر میں ناپسند کروں لیکن دونوں گروہوں میں سے ایک مجھے لے جائے، یہاں تک کہ آدمی مجھ پر تلوار سے وار کرے یا مجھے تیر آ لگے کہ میں مر جاؤں؟ فرمایا کہ وہ اپنا اور تمہارا گناہ لے کر لوٹا اور دوزخیوں سے ہے۔

(مسلم)

۵۱۵۱ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ أَنْ يَّكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَّتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال اس کی بکریاں ہوں گی جن کے پیچھے وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کے مقامات پر رہے گا یعنی اپنے دین کی خاطر فتنوں سے بھاگتے ہوئے۔ (بخاری)

۵۱۵۲ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أُطُمٍ مِّنْ آطَامِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرٰى قَالُوْا لَا قَالَ فَإِنِّيْ لَأَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَوَقْعِ الْمَطَرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلے پر چڑھے اور فرمایا: کیا تم بھی دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں؟ لوگ عرض گزار ہوئے، نہیں۔ فرمایا کہ میں فتنوں کو تمہارے گھروں میں بارش کی طرح گرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔

(متفق علیہ)

۵۱۵۳ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَةُ أُمَّتِيْ عَلٰى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کی ہلاکت قریش کے لڑکوں کے ہاتھوں سے ہے۔

(بخاری)

۵۱۵۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوْا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: زمانہ قریب ہو جائے گا، علم اٹھا لیا جائے گا، فتنے ظاہر ہوں گے، بخل (دلوں میں) ڈال دیا جائے گا اور ہرج کی کثرت ہو جائے گی۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہرج کیا ہے؟ فرمایا کہ قتل۔ (متفق علیہ)

۵۱۵۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَّا يَدْرِيْ الْقَاتِلُ فِيْمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُوْلُ فِيْمَ قُتِلَ فَقِيْلَ كَيْفَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ قَالَ الْهَرْجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگوں پر ایسے دن نہ آجائیں کہ قاتل نہیں جانے گا کہ اس نے کیوں قتل کیا اور مقتول کو معلوم نہیں ہوگا کہ اسے کیوں قتل کیا گیا۔ عرض کی گئی کہ ایسا کیوں ہوگا؟ فرمایا کہ قتل عام کے باعث قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہوں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

گے۔ (مسلم)۔

۵۱۵۶ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ اِلَيَّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قتلِ عام کے زمانے میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے جیسا ہے۔ (مسلم)۔

۵۱۵۷ وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ اَتَيْنَا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَشَكَوْنَا اِلَيْهِ مَا نَلْقٰى مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ اصْبِرُوْا فَاِنَّهٗ لَا يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ اِلَّا الَّذِيْ بَعْدَهٗ اَشَرُّ مِنْهُ حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُهٗ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

زُبیر بن عدی سے روایت ہے کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُن سے شکایت کی جو حجاج نے ہم پر ظلم کیا تھا۔ فرمایا کہ صبر کرو کیونکہ تم پر زمانہ نہیں آئے گا مگر اُس کے بعد والا اُس سے بھی بُرا ہوگا، یہاں تک کہ تم اپنے رب سے ملو اور میں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنی ہے۔ (بخاری)

دوسری فصل

۵۱۵۸ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ اَنَسِيَ اَصْحَابِيْ اَمْ تَنَاسَوْا وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ اِلٰى اَنْ تَنْقَضِيَ الدُّنْيَا يَبْلُغُ مَنْ مَعَهٗ ثَلٰثَ مِائَةٍ فَصَاعِدًا اِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهٖ وَاسْمِ اَبِيْهِ وَاسْمِ قَبِيْلَتِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم مجھے معلوم نہیں کہ میرے ساتھی بھول گئے یا بھولے بن بیٹھے۔ خدا کی قسم، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دنیا کے ختم ہونے تک کسی فتنے کے قائد کو نہیں چھوڑا جس کے ساتھیوں کی تعداد تین سو تک پہنچے یا اس سے زیادہ مگر ہمیں اُس کا نام بتا دیا اور اُس کے باپ کا نام اور اُس کے قبیلے کا نام۔

(ابو داؤد)

۵۱۵۹ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيَ الْاَئِمَّةَ الْمُضِلِّيْنَ وَاِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيْ اُمَّتِيْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اپنی امت کے متعلق گمراہ کرنے والے سرکردہ لوگوں کا ڈر ہے۔ جب میری امت میں تلوار چل پڑی تو قیامت تک اٹھا کر رکھی نہیں جائے گی۔ (ابو داؤد۔ ترمذی)

۵۱۶۰ وَعَنْ سَفِيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْخِلَافَةُ ثَلٰثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ يَكُوْنُ مُلْكًا ثُمَّ قَالَ سَفِيْنَةُ اَمْسِكْ خِلَافَةَ اَبِيْ بَكْرٍ سَنَتَيْنِ وَخِلَافَةَ عُمَرَ عَشْرَةً وَعُثْمَانَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ وَعَلِيٍّ سِتَّةً۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: خلافت تیس سال ہوگی، پھر بادشاہی ہوگی۔ پھر حضرت سفینہ فرمایا کرتے کہ حساب کر لو کیونکہ حضرت ابو بکر کی خلافت دو سال، حضرت عمر کی دس سال، حضرت عثمان کی بارہ سال اور حضرت علی کی چھ سال۔

(احمد، ترمذی، ابو داؤد)

۵۱۶۱ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَكُوْنُ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهٗ شَرٌّ قَالَ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا جیسے اس سے پہلے شر تھا؟ فرمایا، ہاں۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ثُمَّ قُلْتُ فَمَا الْعِصْمَةُ قَالَ السَّيْفُ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ السَّيْفِ بَقِيَّةٌ قَالَ نَعَمْ تَكُوْنُ اِمَارَةٌ عَلٰى اَقْذَاءٍ وَهُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَنْشَأُ دُعَاةُ الضَّلَالِ فَاِنْ كَانَ لِلّٰهِ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةٌ جَلَدَ ظَهْرَكَ وَاَخَذَ مَالَكَ فَاَطِعْهُ وَاِلَّا فَمُتْ وَ اَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلِ شَجَرَةٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ بَعْدَ ذٰلِكَ مَعَهٗ نَهْرٌ وَّنَارٌ فَمَنْ وَّقَعَ فِىْ نَارِهٖ وَجَبَ وِزْرُهٗ وَحُطَّ وِزْرُهٗ وَمَنْ وَّقَعَ فِىْ نَهْرِهٖ وَجَبَ اَجْرُهٗ وَحُطَّ اَجْرُهٗ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يُنْتَجُ الْمُهْرُ فَلَا يُرْكَبُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ وَفِىْ رِوَايَةٍ قَالَ هُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ وَجَمَاعَةٌ عَلٰى اَقْذَاءٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ مَا هِىَ قَالَ لَا تَرْجِعُ قُلُوْبُ اَقْوَامٍ عَلَى الَّذِىْ كَانَتْ عَلَيْهِ قُلْتُ هَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ النَّارِ فَاِنْ مُتَّ يَا حُذَيْفَةُ وَاَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلِ خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ تَتَّبِعَ اَحَدًا مِّنْهُمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

میں عرض گزار ہوا کہ بچانے والی کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ تلوار۔ عرض گزار ہوا کہ تلوار کے بعد کچھ باقی رہے گا؟ فرمایا، ہاں ناپسندیدہ حکومت ہوگی اور صلح میں کدورت ہوگی۔ عرض گزار ہوا کہ پھر کیا ہوگا۔ فرمایا کہ گمراہی کی طرف دعوت دینے والے پیدا ہو جائیں گے۔ اگر زمین میں اللہ کی طرف سے کوئی خلیفہ ہو جو تمہاری پیٹھ پر کوڑے مارے اور تمہارا مال چھین لے تب بھی اس کی اطاعت کرنا اور وہ نہ ہو تو کسی درخت کی جڑ کو دانتوں سے پکڑے ہوئے مر جانا۔ عرض گزار ہوا کہ پھر کیا ہے؟ فرمایا کہ پھر اس کے بعد دجال نکلے گا جس کے ساتھ نہر اور آگ ہوگی جو اس کی آگ میں گرا، اس کا اجر واجب ہو گیا اور اس کے گناہ جھڑ گئے اور جو اس کی نہر میں گرا اس پر گناہوں کا بوجھ لازم آیا اور اس کا ثواب ختم ہوا۔ عرض گزار ہوا کہ پھر کیا ہے؟ فرمایا کہ گھوڑی بچہ جنے گی اور ابھی اس پر سواری نہیں کی جائے گی کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ ایک روایت میں فرمایا کہ کدورت پر صلح ہوگی اور ناپسندیدگی پر اجتماع ہوگا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اَلْهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ کیا ہے؟ کیا اس خیر کے بعد شر ہے؟ فرمایا کہ اندھا بہرا فتنہ ہوگا، جس میں بلانے والے جہنم کے دروازے پر ہوں گے۔ اے حذیفہ! اگر تم کسی درخت کی جڑ کو دانتوں سے پکڑے ہوئے مر جاؤ تو یہ تمہارے لیے ان میں سے کسی کے پیچھے لگنے سے بہتر ہے۔

(ابوداؤد)

۵۱۶۲/۱۹ وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ رَدِيْفًا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلٰى حِمَارٍ فَلَمَّا جَاوَزْنَا بُيُوْتَ الْمَدِيْنَةِ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ جُوْعٌ تَقُوْمُ عَنْ فِرَاشِكَ وَلَا تَبْلُغُ مَسْجِدَكَ حَتّٰى يَجْهَدَكَ الْجُوْعُ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ تَعَفَّفْ يَا اَبَا ذَرٍّ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ مَوْتٌ يَبْلُغُ الْبَيْتُ الْعَبْدَ حَتّٰى اَنْ يَبْلُغَ الْقَبْرُ بِالْعَبْدِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ تَصْبِرُ يَا اَبَا ذَرٍّ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ قَتْلٌ تَغْمُرُ الْبُيُوْتَ اَحْجَارُ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک روز گدھے پر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ جب مدینہ منورہ کے گھروں سے آگے بڑھے تو فرمایا، اے ابوذر! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا۔ جب مدینہ منورہ بھوک میں مبتلا ہوگا؟ جب تم بھوک کی تنگی کے باعث اپنے بستر سے اٹھ کر مسجد میں نہ جا سکو گے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اے ابوذر! قناعت اختیار کرنا۔ فرمایا اے ابوذر! تمہارا کیا حال ہوگا جب مدینہ منورہ موت میں مبتلا ہوگا یعنی گھر غلام کی موت کو پہنچے گا کہ قبر کی جگہ غلام کے بدلے پکے گی۔ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اے ابوذر! صبر کرنا۔ فرمایا اے ابوذر! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب مدینہ منورہ قتل میں مبتلا ہوگا کہ احجار الزیت بھی عرن میں ڈوب جائے گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ ان کے پاس

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

الزَّيْتِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهَ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ تَأْتِيْ مَنْ اَتَيْتَ مِنْهُ قَالَ قُلْتُ وَالْبَسُ السِّلَاحَ قَالَ شَارَكْتَ الْقَوْمَ اِذًا قُلْتُ فَكَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنْ خَشِيْتَ اَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَاَلْقِ نَاحِيَةَ ثَوْبِكَ عَلٰى وَجْهِكَ لِيَبُوْءَ بِاِثْمِكَ وَاِثْمِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

چلے جانا جن سے تم ہو۔ عرض گزار ہوا کہ ہتھیار بند ہو کر؟ فرمایا اگر تمہیں ڈر ہو کہ تلوار کی شعاعیں نہ دیکھ سکو گے تو اپنے کپڑے کا کنارا چہرے پر ڈال لینا تاکہ وہ (قاتل) تمہارا اور اپنا گناہ لے کر لوٹے۔

(ابوداؤد)

۵۱۶۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ بِكَ اِذَا اُبْقِيْتَ فِيْ حُثَالَةٍ مِّنَ النَّاسِ مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَاَمَانَاتُهُمْ وَاخْتَلَفُوْا فَكَانُوْا هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ قَالَ فَمَا تَاْمُرُنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِمَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ وَاِيَّاكَ وَعَوَامَّهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِلْزَمْ بَيْتَكَ وَاَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَخُذْ مَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِاَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَامَّةِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم بیکار لوگوں میں رہ جاؤ گے؟ اُن کے عہد و پیمان اور امانتوں میں بگاڑ آجائے گا۔ ایسے اختلاف کریں گے اور اپنی مبارک انگلیاں آپس میں پیوست کیں۔ عرض کی کہ آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ جس کام کو اچھا سمجھو اُسے کرنا اور جس کو بُرا سمجھو اُسے چھوڑ دینا۔ صرف اپنی ذات کی فکر کرنا اور عوام الناس کا خیال چھوڑ دینا۔ ایک روایت میں ہے کہ اپنے گھر میں رہنا، اپنی زبان کو قابو میں رکھنا، نیک کام کرنا، جو کام بُرا نظر آئے اُسے چھوڑ دینا۔ تم پر اپنا معاملہ سنبھالنا ضروری ہوگا اور عام لوگوں کا خیال چھوڑ دینا۔ اِسے ترمذی نے روایت کیا اور اس کی تصحیح کی۔

۵۱۶۴ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا وَّيُمْسِيْ كَافِرًا وَّيُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَّيُصْبِحُ كَافِرًا اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ فَكَسِّرُوْا فِيْهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوْا فِيْهَا اَوْتَارَكُمْ وَاضْرِبُوْا سُيُوْفَكُمْ بِالْحِجَارَةِ فَاِنْ دُخِلَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْكُمْ فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنَيْ اٰدَمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ ذُكِرَ اِلٰى قَوْلِهٖ خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ ثُمَّ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ كُوْنُوْا اَحْلَاسَ بُيُوْتِكُمْ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت سے پہلے تاریک رات کے ٹکڑوں جیسے فتنے ہیں۔ اُن میں جس کے وقت آدمی مؤمن ہوگا اور شام کو کافر ہو جائے گا۔ شام کے وقت مؤمن ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائے گا۔ بیٹھا ہوا اُس میں کھڑا ہونے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا اُس میں دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ اُس میں اپنی کمانوں کو توڑ دینا، چلوں کو کاٹ ڈالنا اور اپنی تلواروں کو پتھر پر مارنا۔ اگر تم میں سے کسی کے پاس کوئی اندر آ داخل ہو تو حضرت آدم کے اچھے بیٹے کی طرح ہو جانا۔ (ابوداؤد) اسی کی ایک روایت میں خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ تک ہے۔ پھر لوگ عرض گزار ہوئے کہ آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ اپنے گھروں کی چٹائیاں بن جانا۔ ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: فتنے کے دوران اپنی کمانوں کو توڑ ڈالنا، اپنی تانتوں کو کاٹ دینا۔ اور اپنے گھروں کے اندر رہنے کو

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

الْفِتْنَةِ كَبَرَدَا فِيهَا قِسِيَّكُمْ وَتَطَعُوا فِيهَا أَوْتَارَكُمْ وَالْزَمُوا فِيهَا أَجْوَافَ بُيُوتِكُمْ وَكُونُوا كَابْنِ آدَمَ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

لازم کر لینا اور حضرت آدم کے بیٹے کی طرح ہو جانا۔ کہا (ترمذی نے) کہ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

۵۱۶۵ وَعَنْ أُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ قَالَتْ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيهَا قَالَ رَجُلٌ فِي مَاشِيَتِهِ يُؤَدِّي حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهُ وَرَجُلٌ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ يُخِيفُ الْعَدُوَّ وَيُخِيفُونَهُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت اُمّ مالک بہزیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک فتنے کا ذکر فرمایا اور اُسے قریب بتایا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! اُس میں بہتر آدمی کون ہوگا؟ فرمایا کہ جو اپنے مویشیوں میں ہے اُن کا حق ادا کرے اور اپنے رب کی عبادت کرے اور وہ آدمی جو اپنے گھوڑے کا سر پکڑے ہوئے دشمن کو ڈرائے اور وہ اُسے ڈرائیں۔ (ترمذی)۔

۵۱۶۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ اللِّسَانُ فِيهَا أَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب ایک فتنہ ہوگا جو سارے عرب کو گھیر لے گا اُس میں قتل ہونے والے جہنمی ہیں۔ اُس میں زبان کھولنا تلوار چلانے سے سخت ہوگا۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

۵۱۶۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُونُ فِتْنَةٌ صَمَّاءُ بَكْمَاءُ عَمْيَاءُ مَنْ أَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهُ وَاشْرَافُ اللِّسَانِ فِيهَا كَوَقْعِ السَّيْفِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب بہرے گونگے اور اندھے فتنے ہوں گے۔ جو اُن کی طرف جھانکے گا وہ اُسے کھینچ لیں گے اور اُن میں زبان کھولنا تلوار چلانے کی طرح ہوگا۔ (ابوداؤد)

۵۱۶۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْفِتَنَ فَأَكْثَرَ فِي ذِكْرِهَا حَتّٰى ذَكَرَ فِتْنَةَ الْأَحْلَاسِ فَقَالَ قَائِلٌ وَمَا فِتْنَةُ الْأَحْلَاسِ قَالَ هِيَ هَرَبٌ وَحَرَبٌ ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ دَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَزْعَمُ أَنَّهُ مِنِّي وَلَيْسَ مِنِّي وَإِنَّمَا أَوْلِيَائِيَ الْمُتَّقُونَ ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلٰى رَجُلٍ كَوَرِكٍ عَلٰى ضِلَعٍ ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ لَا تَدَعُ أَحَدًا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً فَإِذَا قِيلَ انْقَضَتْ تَمَادَتْ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے کثرت سے فتنوں کا ذکر فرمایا۔ یہاں تک کہ فتنۂ احلاس کا ذکر بھی فرمایا۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ فتنۂ احلاس کیا ہے؟ فرمایا کہ وہ بھاگنا اور جنگ ہے۔ پھر فتنۂ سرّا اور اُس کی ابتدا بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کے قدموں کے نیچے سے ہوگا۔ وہ میرا ہونے کا دعویٰ کرے گا لیکن میرا نہیں ہوگا کیونکہ میرے دوست تو متقی ہیں۔ پھر لوگ ایسے شخص پر متفق ہو جائیں گے جو پسلی پر گزشت کی طرح ہوگا۔ پھر اندھیر گردی کا فتنہ ہوگا جو اس اُمت میں سے کسی کو بھی طمانچہ مارے بغیر نہیں چھوڑے گا۔ جب کہا جائے گا کہ ختم ہوا تو اور پھیلے گا۔ آدمی صبح کے وقت مؤمن ہوگا اور شام کو کافر۔ یہاں تک کہ آدمی دو گروہوں میں بٹ جائیں گے۔ ایک جسے میں نفاق کے بغیر ایمان ہوگا اور دوسرے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

كَافِرًا حَتّٰى يَصِيْرَ النَّاسُ اِلٰى فُسْطَاطَيْنِ فُسْطَاطِ اِيْمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيْهِ وَفُسْطَاطِ نِفَاقٍ لَا اِيْمَانَ فِيْهِ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ مِنْ يَوْمِهٖ اَوْ مِنْ غَدِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

میں ایمان کے بغیر نفاق۔ جب ایسا ہو جائے تو اُس روز یا اُس سے اگلے روز دجّال کا انتظار کرنا۔

(ابوداؤد)

۵۱۶۹ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ اَفْلَحَ مَنْ كَفَّ يَدَهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عرب کی خرابی اُس شر میں سے ہے جو نزدیک آگیا جس نے اُس میں اپنا ہاتھ روکا وہ نجات پاگیا۔ (ابوداؤد)

۵۱۷۰ وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ اِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ اِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ وَلَمَنِ ابْتُلِیَ فَصَبَرَ فَوَاهًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: خوش قسمت ہے جو فتنوں سے ایک جانب رکھا گیا خوش قسمت ہے جو فتنوں سے ایک جانب رکھا گیا خوش قسمت ہے جو فتنوں سے ایک جانب رکھا گیا۔ جو مبتلا ہو گیا اور صبر کیا تب بھی اچھا رہا۔ (ابوداؤد)

۵۱۷۱ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِیْ اُمَّتِیْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ بِالْمُشْرِكِيْنَ وَحَتّٰى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ الْاَوْثَانَ وَاِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ كَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِیُّ اللّٰهِ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میری اُمّت میں ایک دفعہ تلوار چل گئی تو قیامت قائم ہونے تک رکھی نہیں جائے گی یہاں تک کہ میری اُمّت کا ایک قبیلہ مشرکوں سے جا ملے گا اور یہاں تک کہ میری اُمّت کا ایک قبیلہ بتوں کو پوجنے لگے گا اور میری اُمّت میں تیس بہت ہی جھوٹے ہوں گے اور ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا نبی ہے حالانکہ میں سب نبیوں سے آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور میری اُمّت کا ایک گروہ ہمیشہ غلبہ کے ساتھ حق پر رہے گا۔ اُن کے مخالف قیامت کے آنے تک اُنہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔

(ابوداؤد، ترمذی)

۵۱۷۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَدُوْرُ رَحَى الْاِسْلَامِ لِخَمْسٍ وَّثَلٰثِيْنَ اَوْ سِتٍّ وَّثَلٰثِيْنَ اَوْ سَبْعٍ وَّثَلٰثِيْنَ فَاِنْ يَّهْلِكُوْا فَسَبِيْلُ مَنْ هَلَكَ وَاِنْ يَّقُمْ لَهُمْ دِيْنُهُمْ يَقُمْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ عَامًا قُلْتُ اَمِمَّا بَقِیَ اَوْ مِمَّا مَضٰى قَالَ مِمَّا مَضٰى۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام کی چکی پینتیس ۳۵ اور چھتیس ۳۶ اور سینتیس ۳۷ سال چلتی رہے گی۔ اور ہلاک ہو گئے تو یہ ہلاک ہونے والے کا راستہ ہے۔ اور اگر یہ قائم رہے تو اُن کا دین ستّر سال اُن کے لیے قائم رہے گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ باقی سے یا گزرے ہوئے سالوں سے؟ فرمایا کہ گزرے ہوئے سے۔

(ابوداؤد)

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تیسری فصل

۵۱۷۳ وَعَنْ اَبِیْ وَاقِدِ اللَّیْثِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ اِلٰی غَزْوَۃِ حُنَیْنٍ مَرَّ بِشَجَرَۃٍ لِلْمُشْرِکِیْنَ کَانُوْا یُعَلِّقُوْنَ عَلَیْہَا اَسْلِحَتَہُمْ یُقَالُ لَہَا ذَاتُ اَنْوَاطٍ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ اَنْوَاطٍ کَمَا لَہُمْ ذَاتُ اَنْوَاطٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰہِ ہٰذَا کَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰی اجْعَلْ لَنَا اِلٰہًا کَمَا لَہُمْ اٰلِہَۃٌ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتَرْکَبُنَّ سُنَّۃَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ حنین کے لیے نکلے تو مشرکوں کے ایک درخت کے پاس سے گزرے جس کے ساتھ وہ لوگ اپنا اسلحہ لٹکا کرتے تھے اور اُسے ذات انواط کہا جاتا تھا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اُن کے ذات انواط کی طرح ہمارے لیے بھی ایک ذات انواط مقرر فرما دیجیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ! یہ تو اُسی بات کی طرح ہے جیسے حضرت موسیٰ کی قوم نے کہا تھا کہ ہمارے لیے معبود مقرر کر دیجیے جیسے اُن کے معبود ہیں (۷: ۱۳۸) قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم ضرور پہلے لوگوں کے راستوں پر چلو گے۔ (ترمذی)

۵۱۷۴ وَعَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ وَقَعَتِ الْفِتْنَۃُ الْاُوْلٰی یَعْنِیْ مَقْتَلَ عُثْمَانَ فَلَمْ یَبْقَ مِنْ اَصْحَابِ بَدْرٍ اَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَۃُ الثَّانِیَۃُ یَعْنِی الْحَرَّۃَ فَلَمْ یَبْقَ مِنْ اَصْحَابِ الْحُدَیْبِیَۃِ اَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَۃُ الثَّالِثَۃُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَبِالنَّاسِ بَقِیَّۃٌ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

ابن مسیب نے فرمایا کہ پہلا فتنہ یعنی حضرت عثمان کی شہادت والا واقع ہوا تو اصحاب بدر میں سے ایک بھی باقی نہ رہا اور دوسرا فتنہ حرہ والا واقع ہوا تو بیعت رضوان کرنے والوں میں سے ایک بھی باقی نہ رہا اور جب تیسرا فتنہ واقع ہوا تو ختم نہ ہوا یہاں تک کہ طاقت نچوڑ لی یعنی صحابی کوئی نہ رہا۔ (بخاری)

باب الملاحم

جنگوں کا بیان

پہلی فصل

۵۱۷۵ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِیْمَتَانِ تَکُوْنُ بَیْنَہُمَا مَقْتَلَۃٌ عَظِیْمَۃٌ دَعْوَاہُمَا وَاحِدَۃٌ وَحَتّٰی یُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ قَرِیْبٌ مِنْ ثَلٰثِیْنَ کُلُّہُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَحَتّٰی یُقْبَضَ الْعِلْمُ وَیَکْثُرَ الزَّلَازِلُ وَیَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَیَظْہَرَ الْفِتَنُ وَیَکْثُرَ الْہَرْجُ وَہُوَ الْقَتْلُ وَحَتّٰی یَکْثُرَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ دو عظیم لشکروں کی آپس میں جنگ نہ ہو جائے۔ اُن کا دعویٰ ایک جیسا ہوگا، یہاں تک کہ تیس کے قریب دجّال و کذّاب ہوں گے۔ ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے یہاں تک کہ علم اُٹھا لیا جائے گا، کثرت سے زلزلے آئیں گے، زمانے قریب ہو جائیں گے، فتنے ظاہر ہوں گے، ہرج یعنی قتل بڑھ جائے گا، مال کی تمہارے پاس اتنی کثرت ہو جائے گی کہ مال والے کو فکر ہوگی کہ میرا صدقہ کون قبول کرے گا۔ وہ کسی کو مال دے گا تو

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

يَقُوْمُ السَّاعَةُ لَمْ يَضِفْ حَتّٰى يُهِمَّ رَبُّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهٗ وَحَتّٰى يَعْرِضَهٗ فَيَقُوْلُ الَّذِيْ يَعْرِضُهٗ عَلَيْهِ لَا اَرَبَ لِيْ بِهٖ وَحَتّٰى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي الْبُنْيَانِ وَحَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يَا لَيْتَنِيْ مَكَانَهٗ وَحَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَاِذَا طَلَعَتْ وَرَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنُوْا اَجْمَعُوْنَ فَذٰلِكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهٖ وَلَا يَطْوِيَانِهٖ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهٖ فَلَا يَطْعَمُهٗ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يَلِيْطُ حَوْضَهٗ فَلَا يَسْقِيْ فِيْهِ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ اُكْلَتَهٗ اِلٰى فِيْهِ فَلَا يَطْعَمُهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دوسرا کہے گا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ۔ یہاں تک کہ لوگ لمبی لمبی عمارتوں پر فخر کریں گے ۔ لوگ قبر کے پاس سے گزریں گے تو کہیں گے کہ کاش! میں اس جگہ ہوتا۔ یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔ جب وہ طلوع ہوگا اور لوگ اُسے دیکھیں گے تو سارے ایمان لے آئیں گے جبکہ اُس وقت کا ایمان لانا اُنھیں کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا جبکہ وہ پہلے ایمان نہ لائے ہوں اور اپنے ایمان کے ساتھ نیکیاں نہ کی ہوں۔ قیامت اتنی جلدی قائم ہوجائے گی کہ دو آدمیوں نے اپنے درمیان کپڑے کھولے ہوں گے اُسے بیچنے یا پیٹنے نہیں پائیں گے کہ قیامت قائم ہوجائے گی۔ ایک آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ نکال کر لائے گا۔ اُسے پی نہیں سکے گا کہ قیامت قائم ہوجائے گی۔ ایک آدمی اپنے حوض کو پلستر کر رہا ہوگا اُسے پانی سے بھر نہیں سکے گا کہ قیامت قائم ہوجائے گی۔ آدمی نے لقمہ اپنے منہ کی طرف اُٹھایا ہوگا لیکن اُسے کھا نہیں سکے گا۔

(متفق علیہ)

۵۱۷۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَحَتّٰى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْاَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ ذُلْفَ الْاُنُوْفِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تم ایسے لوگوں سے جنگ نہ کرو جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور یہاں تک کہ ترکوں سے نہ لڑو جو چھوٹی آنکھوں، سرخ چہروں اور چپکی ہوئی ناکوں والے ہوں گے۔ اُن کے چہرے کُٹی ہوئی ڈھالوں جیسے ہوں گے۔ (متفق علیہ)

۵۱۷۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا حُوْزًا وَكِرْمَانَ مِنَ الْاَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ فُطْسَ الْاُنُوْفِ صِغَارَ الْاَعْيُنِ وُجُوْهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ عِرَاضُ الْوُجُوْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم خوز اور کرمان والے عجمیوں سے جنگ نہ کرلو۔ اُن کے چہرے سُرخ، ناکیں چپٹی، آنکھیں چھوٹی، چہرے کٹی ہوئی ڈھالوں جیسے اور اُن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔ (بخاری) اور اسی کی ایک روایت میں عمرو بن تغلب سے چوڑے چہرے والے ہے۔

۵۱۷۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْيَهُوْدَ فَيَقْتُلَهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مسلمان یہودیوں سے جنگ نہ کرلیں۔ مسلمان انھیں قتل کریں گے یہاں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

يَخْتَبِئُ الْيَهُودِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَيَقُولُ الْحَجَرُ وَالشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا يَهُودِيٌّ خَلْفِي فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ إِلَّا الْغَرْقَدَ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُودِ۔ (رواہ مسلم)

تک کہ یہودی پتھر یا درخت کے پیچھے چھپا ہوگا تو پتھر اور درخت کہے گا کہ اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! یہ میرے پیچھے یہودی ہے آکر اسے قتل کر دو۔ سوائے غرقد درخت کے کیونکہ وہ یہودیوں کا ہے۔ (مسلم)

۵۱۷۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ قحطان قبیلے سے ایک آدمی نکلے گا جو لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا۔ (متفق علیہ)

۵۱۸۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ وَفِي رِوَايَةٍ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْمَوَالِي يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ۔ (رواہ مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دن اور رات کا سلسلہ ختم نہیں ہوگا یہاں تک کہ ایک شخص بادشاہ ہوگا جس کو جہجاہ کہا جائے گا۔ ایک روایت میں ہے کہ موالی میں سے ایک بادشاہ ہوگا جس کو جہجاہ کہا جائے گا۔ (مسلم)

۵۱۸۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَتُفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَنْزَ آلِ كِسْرٰى الَّذِي فِي الْأَبْيَضِ (رواہ مسلم)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: عنقریب مسلمانوں کی ایک جماعت کسریٰ کے خزانے کو کھولے گی جو ابیض کے مقام پر ہوگا۔ (مسلم)

۵۱۸۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا يَكُونُ كِسْرٰى بَعْدَهُ وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُونُ قَيْصَرُ بَعْدَهُ وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَسَمَّى الْحَرْبَ خُدْعَةً (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسریٰ ہلاک ہوگا اور اُس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا۔ قیصر بھی ضرور ہلاک ہوگا اور اُس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا۔ تم اُن دونوں کے خزانوں کو ضرور اللہ کی راہ میں تقسیم کرو گے اور جنگ کا آپ نے جنگی تدبیر نام رکھا۔ (متفق علیہ)۔

۵۱۸۳ وَعَنْ نَافِعِ ابْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْزُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُونَ الرُّومَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُونَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ۔ (رواہ مسلم)

حضرت نافع بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جزیرۂ عرب سے جہاد کرو گے اور اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دے گا۔ پھر ایران سے تو اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دے گا، پھر روم سے تو اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دے گا، پھر دجال سے اور اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دے گا۔ (مسلم)۔

۵۱۸۴ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ فَقَالَ اعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَوْتِي ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوتَانٌ يَأْخُذُ

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ تبوک کے موقع پر میں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ چمڑے کے ایک خیمے میں تھے۔ فرمایا: کہ قیامت سے پہلے چھ چیزوں کو گن لینا۔ میری وفات، پھر بیت المقدس کا فتح ہونا، پھر عام

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

فِيكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتّٰى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِينَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقٰى بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ إِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ فَيَغْدِرُونَ فَيَأْتُونَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

موت جو تم میں یوں پھیلے گی جیسے بکریوں میں وبا، پھر مال کا بہت بڑھ جانا، یہاں تک کہ ایک آدمی کو سو دینار دیے جائیں گے تب بھی وہ ناراض ہی رہے گا۔ پھر ایک فتنہ ہوگا جو عرب کے کسی گھر کو نہیں چھوڑے گا مگر اس میں داخل ہو جائے گا، پھر تمہارے اور رومیوں کے درمیان صلح ہوگی تو وہ عہد شکنی کر کے تم پر اسی جھنڈوں والا لشکر لائیں گے جبکہ ہر جھنڈے کے ماتحت بارہ ہزار افراد ہوں گے۔

۵۱۸۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ الرُّومُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ بِدَابِقَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِينَةِ مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَإِذَا تَصَافُّوا قَالَتِ الرُّومُ خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ لَا وَاللّٰهِ لَا نُخَلِّي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا فَيُقَاتِلُونَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ أَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُونَ أَبَدًا فَيَفْتَتِحُونَ قُسْطُنْطِينِيَّةَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ إِذْ صَاحَ فِيهِمُ الشَّيْطَانُ أَنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهْلِيكُمْ فَيَخْرُجُونَ وَذٰلِكَ بَاطِلٌ فَإِذَا جَاءُوا الشَّامَ خَرَجَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَعُدُّونَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّونَ الصُّفُوفَ إِذْ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَأَمَّهُمْ فَإِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تُرِكَ لَانْذَابَ حَتّٰى يَهْلِكَ وَلٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهِ فَيُرِيهِمْ دَمَهُ فِي حَرْبَتِهِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ رومی تمہارے مقابلے کے لیے اعماق یا دابق کے مقام پر نہ اتریں گے۔ اُن کی طرف مدینہ منورہ سے لشکر نکلے گا جو اُن دنوں اہل زمین کے بہترین افراد ہوں گے۔ جب وہ صف بستہ ہوں گے تو رومی کہیں گے کہ ہمارے اُن آدمیوں کو چھوڑ دیجیے جن کو آپ نے قید کیا ہے تاکہ ہم اُن سے لڑیں، مسلمان کہیں گے کہ خدا کی قسم ہم اپنے بھائیوں کو تمہارے سپرد نہیں کریں گے۔ پس اُن سے لڑائی ہوگی تو ایک تہائی شکست کھا جائیں گے جن کی اللہ تعالیٰ کبھی توبہ قبول نہیں کرے گا۔ ایک تہائی شہید کر دیے جائیں گے جو اللہ تعالیٰ کے افضل شہداء ہوں گے اور ایک تہائی فتح پائیں گے جو کبھی فتنے میں نہیں ڈالے جائیں گے پس وہ قسطنطنیہ کو فتح کر لیں گے۔ ابھی وہ مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے اور تلواریں اُنھوں نے زیتون کے درخت سے لٹکائی ہوں گی کہ اُن میں شیطان چلائے گا کہ تمہارے بعد دجال تمہارے گھر والوں کے پاس آگیا۔ وہ نکلیں گے مگر یہ خبر غلط ثابت ہوگی۔ جب وہ شام میں ہوں گے تو وہ نکل آئے گا۔ وہ جنگ کی تیاری کر کے صف بستہ ہوں گے۔ جب نماز کی اقامت کہی جائے گی تو حضرت عیسیٰ نازل ہوں گے اور اُن کی امامت کریں گے۔ جب اللہ کا دشمن اُنھیں دیکھے گا تو ایسے پگھلے گا جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے، اگر چھوڑے رکھیں تو سارا گھل جائے، یہاں تک کہ اپنا وجود کھو بیٹھے، لیکن اللہ تعالیٰ اِن کے دستِ مبارک سے اُسے قتل کرائے گا۔ پس وہ اپنے نیزے میں لوگوں کو اُس کا خون دکھائیں گے۔ (مسلم)۔

۵۱۸۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتّٰى يُقْسَمَ مِيرَاثٌ وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ ثُمَّ قَالَ عَدُوٌّ يَجْمَعُونَ لِأَهْلِ الشَّامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ يَعْنِي الرُّومَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک میراث تقسیم نہ کر لی جائے اور مالِ غنیمت پر خوشی نہ کی جائے۔ پھر فرمایا کہ دشمن شام والوں کے لیے جمع ہوں گے اور اہلِ اسلام رومیوں کے لیے اکٹھے ہوں گے۔ پس مسلمان موت کی بازی لگانے والی فوجیں بھیجیں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

فَيَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يُمْسُوا فَيَفِيءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ نَهَدَ إِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللّٰهُ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ فَيَقْتَتِلُونَ مَقْتَلَةً لَمْ يَرَ مِثْلُهَا حَتَّى إِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ فَلَا يُخَلِّفُهُمْ حَتَّى يَخِرَّ مَيِّتًا فَيَتَعَادُّ بَنُو الْأَبِ كَانُوا مِائَةً فَلَا يَجِدُونَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ إِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبِأَيِّ غَنِيمَةٍ يُغْرَمُ أَوْ أَيِّ مِيرَاثٍ يُقْسَمُ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ سَمِعُوا بِبَأْسٍ هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ فَجَاءَهُمُ الصَّرِيخُ أَنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِي ذَرَارِيِّهِمْ فَيَرْفُضُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَيُقْبِلُونَ فَيَبْعَثُونَ عَشَرَ فَوَارِسَ طَلِيعَةً قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ أَسْمَاءَهُمْ وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَأَلْوَانَ خُيُولِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ أَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

گے کہ نہیں لوٹیں گے مگر غلبہ کے ساتھ۔ پس وہ لڑیں گے یہاں تک کہ رات اُن کے درمیان حائل ہو جائے گی۔ دونوں فریق غالب ہوئے بغیر لوٹیں گے اور یہ لشکر فنا ہو جائے گا۔ پھر مسلمان موت کی بازی لگانے والا دوسرا لشکر بھیجیں گے کہ نہیں لوٹیں گے مگر غالب ہو کر۔ وہ لڑیں گے یہاں تک کہ رات اُن کے درمیان حائل ہو جائے گی اور فریقین غلبہ کے بغیر واپس لوٹیں گے اور یہ لشکر بھی فنا ہو جائے گا۔ پس مسلمان موت کی بازی لگانے والا تیسرا لشکر بھیجیں گے کہ نہیں لوٹیں گے مگر غالب ہو کر۔ وہ لڑیں گے یہاں تک کہ شام ہو جائے گی اور ہر فریق غلبہ کے بغیر لوٹے گا اور یہ لشکر بھی فنا ہو جائے گا۔ چوتھے روز باقی ماندہ مسلمان اُن کی طرف چل پڑیں گے تو اللہ کافروں میں ہلچل ڈال دے گا۔ یہ ایسی پھرتی سے لڑیں گے کہ اُن جیسا کوئی دیکھا نہ ہوگا۔ پرندہ اُن کے پاس سے گزرے تو آگے نہ نکل سکے خواہ مر کر گر جائے۔ اگر کسی دادا کی اولاد کو گنو جو سو تھے تو اُن میں سے ایک آدمی کو باقی پاؤ گے۔ پس کس غنیمت کی خوشی منائی جائے اور کس میراث کو تقسیم کیا جائے۔ وہ اسی حالت میں اس سے بھی بڑی جنگ کی خبر سُنیں گے۔ وہ آواز سُنیں گے کہ دجال اُن کے بال بچوں میں آگیا۔ وہ چھوڑ دیں گے جو اُن کے ہاتھوں میں ہوگا اور اُس کی جانب متوجہ ہوں گے۔ پس دس سوار حالات معلوم کرنے کے بھیجیں گے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اُن کے نام جانتا ہوں اور اُن کے باپوں کے نام اور اُن کے گھوڑوں کے رنگ۔ وہ زمین پر بہترین سوار ہوں گے یا اُس وقت زمین پر بہترین سواروں میں سے ہوں گے۔

(مسلم)

۵۱۸۷ ۱۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ سَمِعْتُمْ بِمَدِينَةٍ جَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَغْزُوَهَا سَبْعُونَ أَلْفًا مِنْ بَنِي إِسْحَاقَ فَإِذَا جَاءُوهَا نَزَلُوا فَلَمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے ایسا شہر سُنا ہے جس کے ایک جانب خشکی اور ایک جانب سمندر ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہاں۔ فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ بنی اسحاق کے ستر ہزار افراد اُن سے جہاد کریں۔ جب وہ وہاں جا کر اُتریں گے تو ہتھیاروں سے نہیں لڑیں گے بلکہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

يُقَاتِلُوا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوا بِسَهْمٍ قَالُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ أَحَدُ جَانِبَيْهَا قَالَ ثَوْرٌ بْنُ يَزِيدَ الرَّاوِيُّ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ الَّذِي فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُولُونَ الثَّانِيَةَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْآخَرُ ثُمَّ يَقُولُونَ الثَّالِثَةَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَيُفَرَّجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُونَهَا فَيَغْنَمُونَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْمَغَانِمَ إِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيخُ فَقَالَ إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُونَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُونَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اللّٰهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہیں گے تو اُس کی فصیل کی ایک جانب گر جائے گی۔ ثور بن یزید راوی نے کہا کہ میرے علم کے مطابق سمندر کی جانب والی کہا۔ پھر دوسری مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہیں گے تو دوسری جانب سے گر پڑے گی۔ پھر تیسری مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہیں گے تو اُن کے لیے راستہ نکل آئے گا۔ پس اُس میں داخل ہو کر غنیمت حاصل کریں گے اسی دوران کہ وہ مالِ غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے کہ چیخ آئے گی۔ کہا جائے گا کہ دجّال نکل آیا ہے۔ وہ سب کچھ چھوڑ کر اُس کی طرف لوٹیں گے۔

(مسلم)

دوسری فصل

۵۱۸۸ عَنْ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ قُسْطُنْطِينِيَّةَ وَفَتْحُ قُسْطُنْطِينِيَّةَ خُرُوجُ الدَّجَّالِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیت المقدس کی آبادی یثرب کی خرابی میں ہے اور یثرب کی خرابی جنگِ عظیم ہے اور جنگِ عظیم میں قسطنطنیہ کی فتح ہے اور قسطنطنیہ کی فتح میں دجّال کا خروج ہے۔

(ابو داؤد)

۵۱۸۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَلْحَمَةُ الْعُظْمَى وَفَتْحُ الْقُسْطُنْطِينِيَّةِ وَخُرُوجُ الدَّجَّالِ فِي سَبْعَةِ أَشْهُرٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنگِ عظیم، فتح قسطنطنیہ اور خروج دجّال تینوں سات مہینوں میں ہیں۔

(ترمذی، ابو داؤد)

۵۱۹۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِينَةِ سِتُّ سِنِينَ وَيَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي السَّابِعَةِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ هٰذَا أَصَحُّ)

حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنگِ عظیم اور فتح مدینہ کے درمیان چھ سال ہیں اور ساتویں سال دجّال نکلے گا۔ روایت کیا اسے ابو داؤد نے اور کہا کہ یہ بہت صحیح ہے۔

۵۱۹۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ يُوشِكُ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يُحَاصَرُوا إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى يَكُونَ أَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: قریب ہے کہ مسلمان مدینہ منوّرہ میں محصور ہو جائیں گے اور زیادہ سے زیادہ اُن کی سرحد سلاح تک ہو

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَتُصَالِحُوْنَ الرُّوْمَ صُلْحًا اٰمِنًا فَتَغْزُوْنَ اَنْتُمْ وَھُمْ عَدُوًّا مِنْ وَّرَآئِکُمْ فَتُنْصَرُوْنَ وَتَغْنَمُوْنَ وَتَسْلَمُوْنَ ثُمَّ تَرْجِعُوْنَ حَتّٰی تَنْزِلُوْا بِمَرْجٍ ذِیْ تُلُوْلٍ فَیَرْفَعُ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ النَّصْرَانِیَّۃِ الصَّلِیْبَ فَیَقُوْلُ غَلَبَ الصَّلِیْبُ فَیَغْضَبُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَیَدُقُّہٗ فَعِنْدَ ذٰلِکَ تَغْدِرُ الرُّوْمُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَۃِ وَزَادَ بَعْضُھُمْ فَیَثُوْرُ الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰی اَسْلِحَتِھِمْ فَیَقْتَتِلُوْنَ فَیُکْرِمُ اللّٰہُ تِلْکَ الْعِصَابَۃَ بِالشَّھَادَۃِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: عنقریب تم رومیوں سے امن والی صلح کرو گے پھر تم اور وہ اپنے پیچھے والے دشمن سے جنگ کرو گے پس تمہاری مدد کی جائے گی، غنیمت دیے جاؤ گے اور سلامت رہو گے پھر تم واپس لوٹتے ہوئے ٹیلوں والی چراگاہ میں اترو گے۔ پس نصرانیوں میں سے ایک آدمی صلیب اٹھا کر کہے گا کہ صلیب غالب آئی۔ مسلمانوں میں سے ایک آدمی غصے میں آکر اسے توڑ دے گا۔ اس وقت رومی عہد شکنی کریں گے اور جنگ عظیم کے لیے جمع ہو جائیں گے۔ بعض راویوں نے یہ بھی کہا: مسلمان اپنے ہتھیاروں کی طرف لپکیں گے۔ اس جماعت کو اللہ تعالیٰ شہادت سے معزز فرمائے گا۔

(ابوداؤد)

۵۱۹۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُتْرُکُوا الْحَبَشَۃَ مَا تَرَکُوْکُمْ فَاِنَّہٗ لَا یَسْتَخْرِجُ کَنْزَ الْکَعْبَۃِ اِلَّا ذُوالسُّوَیْقَتَیْنِ مِنَ الْحَبَشَۃِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حبشیوں کو چھوڑے رکھنا جب تک وہ تمہیں چھوڑے رہیں کیونکہ نہیں نکالے گا خانہ کعبہ کے خزانے کو مگر دو چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی۔ (ابوداؤد)

۵۱۹۴ وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعُوا الْحَبَشَۃَ مَا وَدَعُوْکُمْ وَاتْرُکُوا التُّرْکَ مَا تَرَکُوْکُمْ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

ایک صحابی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حبشیوں کو چھوڑے رکھنا جب تک وہ تمہیں چھوڑے رہیں اور ترکوں کو چھوڑے رکھنا جب تک وہ تمہیں چھوڑے رہیں۔ (ابوداؤد)

۵۱۹۵ وَعَنْ بُرَیْدَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِیْثٍ یُقَاتِلُکُمْ قَوْمٌ صِغَارُ الْاَعْیُنِ یَعْنِی التُّرْکَ قَالَ تَسُوْقُوْنَھُمْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ حَتّٰی تُلْحِقُوْھُمْ بِجَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ فَاَمَّا فِی الْاِسَاقَۃِ الْاُوْلٰی فَیَنْجُوْ مَنْ ھَرَبَ مِنْھُمْ وَاَمَّا فِی الثَّانِیَۃِ فَیَنْجُوْ بَعْضٌ وَیَھْلِکُ بَعْضٌ وَاَمَّا فِی الثَّالِثَۃِ فَیُصْطَلَمُوْنَ اَوْ کَمَا قَالَ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا: تم سے چھوٹی آنکھوں والے یعنی ترک لڑیں گے۔ تم انھیں تین دفعہ ہانکو، یہاں تک کہ جزیرۂ عرب تک پہنچا دو گے۔ پہلی ہانک میں جو ان میں سے بھاگ گئے وہ بچ جائیں گے۔ دوسری ہانک میں بعض بچیں گے اور بعض ہلاک ہوں گے اور تیسری دفعہ تو وہ جڑ سے اکھاڑ دیے جائیں گے یا جو کچھ فرمایا۔

(ابوداؤد)

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

حَتّٰى يَنْزِلُوْا عَلٰى شَطِّ النَّهْرِ فَيَتَفَرَّقُ اَهْلُهَا ثَلٰثَ فِرَقٍ فِرْقَةٌ يَّاْخُذُوْنَ فِيْ اَذْنَابِ الْبَقَرِ وَالْبَرِّيَّةَ وَهَلَكُوْا وَفِرْقَةٌ يَّاْخُذُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ وَهَلَكُوْا وَفِرْقَةٌ يَّجْعَلُوْنَ ذَرَارِيَّهُمْ خَلْفَ ظُهُوْرِهِمْ وَيُقَاتِلُوْنَهُمْ وَهُمُ الشُّهَدَاءُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

کے لوگ تین گروہوں میں بٹ جائیں گے۔ ایک گروہ تو بیلوں کی دموں اور جنگل کو اختیار کرلے گا اور ہلاک ہو جائیں گے۔ دوسرا گروہ امان حاصل کرے گا اور وہ بھی ہلاک ہو جائے گا۔ تیسرا گروہ اپنے بال بچوں کو پیچھے رکھتے ہوئے اُن سے لڑے گا اور وہ شہید ہیں۔

(ابوداؤد)

۵۱۹۷ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَنَسُ اِنَّ النَّاسَ يُمَصِّرُوْنَ اَمْصَارًا وَاِنَّ مِصْرًا مِّنْهَا يُقَالُ لَهُ الْبَصْرَةُ فَاِنْ اَنْتَ مُرِرْتَ بِهَا اَوْ دَخَلْتَهَا فَاِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا وَكَلَاَهَا وَنَخْلَهَا وَسُوْقَهَا وَبَابَ اُمَرَائِهَا وَعَلَيْكَ بِضَوَاحِيْهَا فَاِنَّهٗ يَكُوْنُ بِهَا خَسْفٌ وَّقَذْفٌ وَّرَجْفٌ وَّقَوْمٌ يَّبِيْتُوْنَ وَيُصْبِحُوْنَ قِرَدَةً وَّخَنَازِيْرَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ شہر آباد کرتے رہیں گے جن میں ایک شہر کو بصرہ کہا جائے گا۔ اگر تم اس کے پاس سے گزرو یا اُس میں داخل ہو تو وہاں کی شور والی زمین سبزہ زاروں، اُس کی کھجوروں، اُس کے بازاروں اور اُس کے امیروں کے دروازوں سے بچنا، تم اُس کے ضواحی کے علاقے کو لازم پکڑنا کیونکہ اُس میں صورتوں کا مسخ ہونا، پتھروں کا برسنا اور زلزلوں کا آنا ہوگا۔ کچھ لوگ رات گزاریں گے لیکن صبح کو بندر اور خنزیر ہوں گے۔

(ابوداؤد)

۵۱۹۸ وَعَنْ صَالِحِ ابْنِ دِرْهَمٍ يَقُوْلُ اَطْلَقْنَا حَاجِّيْنَ فَاِذَا رَجُلٌ فَقَالَ لَنَا اِلٰى جَنْبِكُمْ قَرْيَةٌ يُقَالُ لَهَا الْاُبُلَّةُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنْ يَّضْمَنُ لِيْ مِنْكُمْ اَنْ يُّصَلِّيَ لِيْ فِيْ مَسْجِدِ الْعِشَارِ رَكْعَتَيْنِ اَوْ اَرْبَعًا وَيَقُوْلُ هٰذِهٖ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ خَلِيْلِيْ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ مِنْ مَّسْجِدِ الْعِشَارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُهَدَاءَ لَا يَقُوْمُ مَعَ شُهَدَاءِ بَدْرٍ غَيْرُهُمْ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ هٰذَا الْمَسْجِدُ مِمَّا يَلِي الْفُرَاتَ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ مُسْطَاطَ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ بَابِ ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

صالح بن درہم سے روایت ہے، وہ کہا کرتے کہ ہم حج کے ارادے سے نکلے تو ایک آدمی نے ہم سے کہا کہ کیا تمہارے نزدیک کوئی بستی ہے جس کو اُبلہ کہا جاتا ہو؟ ہم نے کہا، ہاں۔ اُس نے کہا کہ تم میں سے کون مجھے اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ میرے لیے مسجد عشار میں دو رکعتیں پڑھے یا چار اور کہے کہ یہ ابوہریرہ کے لیے ہے۔ میں نے اپنے خلیل حضرت ابوالقاسم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ بیشک قیامت کے روز اللہ تعالیٰ مسجد عشار سے شہیدوں کو اٹھائے گا جن کے ساتھ شہدائے بدر کے سوا کوئی کھڑا نہیں ہوگا۔ روایت کیا اسے ابوداؤد نے اور کہا کہ یہ مسجد دجلہ کے نزدیک ہے اور اَنَّ مُسْطَاطَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ہم باب ذکر الیمن والشام میں ذکر کریں گے۔

تیسری فصل

۵۱۹۹ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ اَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

شقیق سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم حضرت عمر کے پاس تھے تو انھوں نے فرمایا: تم میں سے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقُلْتُ أَنَا أَحْفَظُ كَمَا قَالَ قَالَ هَاتِ إِنَّكَ لَجَرِيٌّ وَكَيْفَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هٰذَا أُرِيدُ إِنَّمَا أُرِيدُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ قُلْتُ مَا لَكَ وَلَهَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ فَيُكْسَرُ الْبَابُ أَوْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذَاكَ أَحْرٰى أَنْ لَا يُغْلَقَ أَبَدًا قَالَ قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدٍ لَيْلَةً إِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ قَالَ فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حُذَيْفَةَ مَنِ الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ سَلْهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

علیہ وسلم کی فتنہ کے متعلق حدیث کس کو یاد ہے؟ میں نے کہا، مجھے یاد ہے جس طرح حضور نے فرمایا تھا۔ کہا کہ بیان کیجیے، آپ تو بڑے باہمت ہیں کہ کیا فرمایا تھا۔ میں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ فتنہ آدمی کے گھر والوں، مال، جان، اولاد اور ہمسائے میں ہے جن کا کفارہ روزے، نماز، صدقہ، نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کے ذریعے ادا ہوتا رہتا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میرا یہ ارادہ نہیں۔ میرا ارادہ اس فتنے سے ہے جو سمندر کی موج کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا۔ میں نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! آپ کو اس سے کیا غرض؟ جبکہ آپ کے اور اس کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ فرمایا کہ وہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ میں نے کہا، بلکہ توڑا جائے گا۔ فرمایا کہ یہ تو اس کے زیادہ نزدیک ہے کہ پھر کبھی بند ہی نہ ہو سکے۔ ہم نے حضرت حذیفہ سے گزارش کی کہ کیا حضرت عمر اس دروازے کے متعلق جانتے تھے؟ فرمایا، ہاں جیسے آج کے بعد کل کو جانتے تھے۔ میں نے ان سے حدیث بیان کی تھی کوئی غلط بات نہیں کی تھی۔ ہم ڈر گئے کہ حضرت حذیفہ سے دروازے کے متعلق پوچھیں۔ ہم نے مسروق سے کہا کہ آپ پوچھیں۔ انہوں نے پوچھا تو فرمایا وہ خود حضرت عمر تھے۔

(متفق علیہ)

۵۲۰۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ فَتْحُ الْقُسْطُنْطِينِيَّةِ مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قسطنطنیہ کی فتح قیامت کے ساتھ ہے۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

قیامت کی نشانیاں

پہلی فصل

۵۲۰۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَيَكْثُرَ الزِّنَا وَيَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتّٰى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ وَفِي

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کی نشانیوں سے ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گا، جہالت بڑھ جائے گی، زنا کی کثرت ہوگی، شراب بہت پی جائے گی، مرد گھٹ جائیں گے اور عورتیں بہت بڑھ جائیں گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کی نگرانی کرنے والا ایک مرد ہوگا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ علم گھٹ جائے گا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

وَرَوَايَةِ يَقِلَّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور جہالت غالب آجائے گی۔ (متفق علیہ)

۵۲۰۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِيْنَ فَاحْذَرُوْهُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، قیامت سے پہلے بہت ہی جھوٹ بولنے والے ہوں گے۔ اُن سے دُور رہنا۔ (مسلم)

۵۲۰۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ اِذْ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ اِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ كَيْفَ اِضَاعَتُهَا قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک اعرابی حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا: قیامت کب ہے؟ فرمایا کہ جب امانت ضائع کر دی جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔ عرض کی کہ ضائع کس طرح کر دی جائے؟ فرمایا کہ جب کارِ جہانبانی نااہل لوگوں کے سپرد کر دیا جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔ (بخاری)

۵۲۰۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَفِيْضَ حَتّٰى يَخْرُجَ الرَّجُلُ زَكٰوةَ مَالِهٖ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ وَحَتّٰى تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَاَنْهَارًا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ تَبْلُغُ الْمَسَاكِنُ اِهَابَ اَوْ يَهَابَ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مال بڑھ کر عام نہ ہو جائے، یہاں تک کہ ایک آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ لے کر نکلے گا لیکن اُسے کوئی نہیں ملے گا جو اُسے قبول کرے۔ یہاں تک کہ سرزمین عرب بھی چراگاہوں اور نہروں میں تبدیل ہو جائے گی (مسلم) اور اسی کی ایک روایت میں فرمایا: مکانات اہاب یا یہاب تک پہنچ جائیں گے۔

۵۲۰۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ خَلِيْفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ اُمَّتِيْ خَلِيْفَةٌ يَحْثِيْ الْمَالَ حَثْيًا وَلَا يَعُدُّهٗ عَدًّا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانے میں ایک خلیفہ ہوگا کہ مال تقسیم کرے گا اور شمار نہیں کرے گا۔ ایک روایت میں ہے کہ میری امت کے آخری دور میں ایک خلیفہ ہوگا جو دل کھول کر مال بانٹے گا اور بالکل نہیں گنے گا۔ (مسلم)

۵۲۰۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَّحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهٗ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے کہ دریائے فرات سونے کے خزانے کی جگہ سے کھل جائے گا جو موجود ہو تو اُس میں سے کچھ بھی نہ لے۔ (متفق علیہ)۔

۵۲۰۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ وَيَقُوْلُ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ لَعَلِّيْ اَكُوْنُ الَّذِيْ اَنْجُوْ۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ دریائے فرات سونے کے پہاڑ کی جگہ سے کھل نہ جائے۔ لوگ اُس پر آپس میں لڑیں گے کہ ہر سو میں سے ننانوے قتل کر دیے جائیں گے۔ اُن میں سے ہر ایک یہی کہے گا کہ کاش! وہ بچنے والا شخص میں نکلوں۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

(رواہ مسلم)

۵۲۰۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقِيءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا اَمْثَالَ الْاُسْطُوَانَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَجِيءُ الْقَاتِلُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قَتَلْتُ وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِيْ وَيَجِيءُ السَّارِقُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قُطِعَتْ يَدِيْ ثُمَّ يَدَعُوْنَهُ فَلَا يَاْخُذُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا۔ (رواہ مسلم)

(مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: زمین اپنے جگر کے ٹکڑے اُگل دے گی جو سونے چاندی کے ستون ہوں گے۔ قاتل آکر کہے گا کہ میں نے اس کی خاطر قتل کیا۔ قاطع آکر کہے گا کہ میں نے اس کی خاطر قطع رحمی کی۔ چور آکر کہے گا کہ اس کی خاطر میرا ہاتھ کاٹا گیا۔ پھر اُسے چھوڑ دیں گے اور اُس میں سے کچھ نہیں لیں گے۔

(مسلم)

۵۲۰۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّيْنُ اِلَّا الْبَلَاءُ۔ (رواہ مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ آدمی قبر کے پاس سے گزرے گا تو اُس پر لیٹ جائے گا اور کہے گا کاش! میں اس قبر والے کی جگہ پر ہوتا۔ یہ دین کے باعث نہیں بلکہ مصیبت کی وجہ سے ہوگا۔ (مسلم)۔

۵۲۱۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيْءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰى۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ سرزمین حجاز سے ایک آگ نکلے گی جس سے بصرہ کے اونٹوں کی گردنیں بھی چمک اُٹھیں گی۔

(متفق علیہ)

۵۲۱۱ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ (رواہ البخاری)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے پہلی نشانی وہ آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائے گی۔ (بخاری)

دوسری فصل

۵۲۱۲ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَكُوْنَ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُوْنَ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُوْنَ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُوْنَ السَّاعَةُ كَالضَّرْمَةِ بِالنَّارِ۔ (رواہ الترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ زمانے نزدیک ہو جائیں گے یہاں تک کہ سال مہینے جیسے، مہینے ہفتے جیسے، ہفتے دن جیسے دن گھنٹے جیسے اور گھنٹے شعلے کی چمک جتنی دیر کے برابر ہوں گے۔

(ترمذی)

۵۲۱۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ قَالَ بَعَثَنَا

حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَغْنَمَ عَلٰى اَقْدَامِنَا فَرَجَعْنَا فَلَمْ نَغْنَمْ شَيْئًا وَعَرَفَ الْجَهْدَ فِيْ وُجُوْهِنَا فَقَامَ فِيْنَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا تُكِلْهُمْ اِلَيَّ فَاَضْعُفَ عَنْهُمْ وَلَا تَكِلْهُمْ اِلٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَعْجِزُوْا عَنْهَا وَلَا تَكِلْهُمْ اِلَى النَّاسِ فَيَسْتَاْثِرُوْا عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى رَاْسِيْ ثُمَّ قَالَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ اِذَا رَاَيْتَ الْخِلَافَةَ قَدْ نَزَلَتِ الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ فَقَدْ دَنَتِ الزَّلَازِلُ وَالْبَلَابِلُ وَالْاُمُوْرُ الْعِظَامُ وَالسَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنَ النَّاسِ مِنْ يَدِيْ هٰذِهٖ اِلٰى رَاْسِكَ

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں جہاد کے لیے پیدل روانہ فرمایا۔ ہم غنیمت کے بغیر واپس لوٹے۔ حضور نے ہمارے چہروں پر مشقت کے آثار ملاحظہ کیے تو ہمارے درمیان کھڑے ہو کر دعا کی:۔ اے اللہ! انھیں میرے سپرد نہ کرنا کہ میں کمزور ہو جاؤں۔ انھیں ان کی جانوں کے سپرد بھی نہ کرنا کہ یہ عاجز رہ جائیں گے۔ انھیں لوگوں کے سپرد بھی نہ کرنا کہ وہ دوسروں کو ان پر ترجیح دیں۔ پھر دست مبارک میرے سر پر رکھ کر فرمایا:۔ اے ابن حوالہ! جب تم دیکھو کہ خلافت ارض مقدس میں اتر آئی ہے تو سمجھنا کہ زلزلے، رنج و غم اور عظیم امور نزدیک آ گئے۔ اس روز قیامت لوگوں سے اتنی نزدیک ہو گی جتنا میرا ہاتھ تمہارے سر سے۔

(ابوداؤد)

۵۲۱۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اتُّخِذَ الْفَيْءُ دُوَلًا وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ وَاَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ وَعَقَّ اُمَّهٗ وَاَدْنٰى صَدِيْقَهٗ وَاَقْصٰى اَبَاهُ وَظَهَرَتِ الْاَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَسَادَ الْقَبِيْلَةَ فَاسِقُهُمْ وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلُهُمْ وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَارْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَاٰيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ قُطِعَ سِلْكُهٗ فَتَتَابَعَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس وقت غنیمت کو ذاتی دولت، امانت کو مال غنیمت اور زکوٰۃ کو تاوان شمار کیا جائے۔ آدمی اپنی بیوی کی اطاعت اور اپنی ماں کی نافرمانی کرے۔ اپنے دوست سے نزدیک اور اپنے باپ سے دور رہے، مسجدوں میں آوازیں بلند ہوں، قبیلے کا سردار ان میں سے بدکردار ہو، قوم میں ذلیل آدمی معزز شمار ہوں۔ آدمی کی عزت اس کے شر سے ڈرتے ہوئے کی جائے، گانے بجانے والی عورتیں ظاہر ہو جائیں، شرابیں پی جائیں، اس امت کے آخری لوگ پہلے لوگوں پر لعنت کریں، اس وقت سرخ آندھیوں، زلزلوں، زمین میں دھنسنے، شکل بدلنے، پتھر برسنے کا انتظار کرنا اور ایسی نشانیوں کا جو اس طرح متواتر آئیں گی جیسے لڑی کا دھاگا ٹوٹنے پر دانے متواتر گرتے ہیں۔

(ترمذی)

۵۲۱۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَعَلَتْ اُمَّتِيْ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ وَعَدَّ هٰذِهِ الْاِحْسَانَ وَلَمْ يَذْكُرْ تَعَلُّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ قَالَ وَبَرَّ صَدِيْقَهٗ وَجَفَا اَبَاهُ وَقَالَ وَشُرِبَ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میری امت میں پندرہ باتیں آ گئیں تو ان پر بلائیں آنے لگیں گی۔ ان باتوں کو شمار کیا لیکن دین کے سوا اور علم پڑھانے کا ذکر نہیں کیا۔ فرمایا کہ اپنے دوست پر احسان اور والدین پر ظلم کرے گا اور فرمایا کہ شراب پی جائے گی اور ریشم پہنا جائے گا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

الْخَمْرُ وَلُبْسُ الْحَرِيْرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

(ترمذی)

۵۲۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اسْمُهٗ اِسْمِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ فِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ قَالَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَبْعَثَ اللّٰهُ فِيْهِ رَجُلًا مِّنِّيْ اَوْ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اسْمُهٗ اِسْمِيْ وَاسْمُ اَبِيْهِ اِسْمَ اَبِيْ يَمْلَاُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ عرب کا مالک ایک ایسا شخص ہوگا جو میرے اہل بیت سے ہوگا جس کا نام میرے نام سے مطابقت رکھے گا (ترمذی، ابوداؤد) اور اس کی ایک روایت میں فرمایا: اگر دنیا کا صرف ایک دن ہی باقی رہ گیا تو اللہ تعالیٰ اس دن کو طویل کر دے گا یہاں تک کہ اس میں ایک آدمی کو مجھ سے یا میرے اہل بیت سے کھڑا کرے گا، جس کا نام میرے نام سے اور جس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام سے مطابقت کرے گا۔ وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ جیسے وہ ظلم و جور سے بھر دی گئی ہوگی۔

۵۲۱۷ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مِنْ اَوْلَادِ فَاطِمَةَ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: مہدی میری عترت اور فاطمہ کی اولاد سے ہے۔ (ابوداؤد)۔

۵۲۱۸ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ مِنِّيْ اَجْلَى الْجَبْهَةِ اَقْنَى الْاَنْفِ يَمْلَاُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِيْنَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مہدی مجھ سے ہے، کشادہ پیشانی اور بلند ناک والا۔ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم و جور سے بھر گئی ہوگی۔ سات سال حکومت کرے گا۔

(ابوداؤد)

۵۲۱۹ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قِصَّةِ الْمَهْدِيِّ قَالَ فَيَجِيْءُ اِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ يَا مَهْدِيُّ اَعْطِنِيْ اَعْطِنِيْ قَالَ فَيَحْثِيْ لَهٗ فِيْ ثَوْبِهٖ مَا اسْتَطَاعَ اَنْ يَّحْمِلَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مہدی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اس کے پاس ایک آدمی آکر کہے گا: اے مہدی! مجھے عطا کیجیے مجھے عطا کیجیے۔ وہ اپنے ہاتھوں سے اس کے کپڑے میں اتنا بھر دے گا جتنا وہ اٹھا سکے گا۔ (ترمذی)

۵۲۲۰ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ هَارِبًا اِلٰى مَكَّةَ فَيَاْتِيْهِ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُوْنَهٗ وَهُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُوْنَهٗ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَيُبْعَثُ اِلَيْهِ بَعْثٌ مِّنَ الشَّامِ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَاِذَا رَاَى

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک خلیفہ کے فوت ہونے پر اختلاف ہوگا۔ اہل مدینہ سے ایک آدمی بھاگ کر مکہ مکرمہ چلا جائے گا۔ اہل مکہ اس کی خدمت میں حاضر ہو کر اُسے باہر نکال لیں گے جبکہ وہ ناپسند کرتا ہوگا۔ پس حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اُس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ شام سے اُس کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا جو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان بیداء کے مقام پر زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ جب لوگ اس بات کو دیکھیں گے تو شام کے ابدال

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

نَعْلِهٖ وَيُخْبِرُهٗ فَخِذُهٗ بِمَا اَحْدَثَ اَهْلُهٗ بَعْدَهٗ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

باتیں کرے گا اور اُس کے جوتے کا تسمہ بھی اور اُس کی ران بتائے گی جو اُس کے گھر والوں نے اُس کے بعد کیا۔ (ترمذی)

تیسری فصل

۵۲۲۴ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاٰيَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ۔
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نشانیاں دو سو برس کے بعد ہیں۔
(ابن ماجہ)

۵۲۲۵ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّايَاتِ السُّوْدَ قَدْ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَاْتُوْهَا فَاِنَّ فِيْهَا خَلِيْفَةَ اللّٰهِ الْمَهْدِيَّ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم خراسان کی طرف سے سیاہ جھنڈے آتے ہوئے دیکھو تو اُن کے پاس حاضر ہو جانا کیونکہ اُن میں اللہ کا خلیفہ مہدی ہوگا۔ روایت کیا اسے بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

۵۲۲۶ وَعَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ وَنَظَرَ اِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ وَقَالَ اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهٖ رَجُلٌ يُسَمَّى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ يُشْبِهُهٗ فِی الْخُلُقِ وَلَا يُشْبِهُهٗ فِی الْخَلْقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً يَمْلَأُ الْاَرْضَ عَدْلًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْقِصَّةَ)

ابو اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے حضرت حسن کی طرف دیکھ کر فرمایا: میرا یہ بیٹا سید ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے یہ نام دیا ہے اور عنقریب اس کی نسل سے ایک آدمی پیدا ہوگا جس کا نام تمہارے نبی کے نام پر ہوگا۔ وہ اخلاق میں حضور سے مشابہت رکھے گا اور صورت میں مشابہ نہیں ہوگا۔ پھر قصہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیگا۔ روایت کیا اسے ابوداؤد نے اور قصہ کا ذکر نہیں کیا۔

۵۲۲۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فُقِدَ الْجَرَادُ فِیْ سَنَةٍ مِنْ سِنِیْ عُمَرَ الَّتِیْ تُوُفِّیَ فِيْهَا فَاهْتَمَّ بِذٰلِكَ هَمًّا شَدِيْدًا فَبَعَثَ اِلَى الْيَمَنِ رَاكِبًا وَرَاكِبًا اِلَى الْعِرَاقِ وَرَاكِبًا اِلَى الشَّامِ يَسْاَلُ عَنِ الْجَرَادِ هَلْ اُرِیَ مِنْهُ شَيْئًا فَاَتَاهُ الرَّاكِبُ الَّذِیْ مِنْ قِبَلِ الْيَمَنِ بِقَبْضَةٍ فَنَثَرَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا رَاٰهَا عُمَرُ كَبَّرَ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ اَلْفَ اُمَّةٍ سِتُّ مِائَةٍ مِنْهَا فِی الْبَحْرِ وَاَرْبَعُ مِائَةٍ فِی الْبَرِّ فَاِنَّ اَوَّلَ هَلَاكِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْجَرَادُ فَاِذَا هَلَكَ الْجَرَادُ تَتَابَعَتْ

ابو اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے حضرت حسن کی طرف دیکھ کر فرمایا: میرا یہ بیٹا سید ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے یہ نام دیا ہے اور عنقریب اس کی نسل سے ایک آدمی پیدا ہوگا جس کا نام تمہارے نبی کے نام پر ہوگا۔ وہ اخلاق میں حضور سے مشابہت رکھے گا اور صورت میں مشابہ نہیں ہوگا۔ پھر قصہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیگا۔ روایت کیا اسے ابوداؤد نے اور قصہ کا ذکر نہیں کیا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اُس سال ٹڈیاں ختم ہوگئیں جس سال حضرت عمر کی وفات ہوئی تھی۔ اُنھیں اس بات کا سخت صدمہ ہوا اور یمن اور عراق اور شام کی طرف یہ پوچھنے کے لیے سوار روانہ فرمائے کہ کیا اُن میں سے کوئی ٹڈی دیکھی گئی ہے؟ پس یمن کی طرف سے ایک سوار مٹھی بھر ٹڈیاں لے کر آیا اور آپ کے سامنے ڈال دیں۔ جب حضرت عمر نے انھیں دیکھا تو تکبیر کہی اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار قسم کی مخلوق پیدا کی ہے۔ چھ سو قسم کی سمندر میں اور چار سو قسم کی خشکی میں۔ اِس اُمت میں سب سے پہلے ٹڈی ہلاک ہوگی۔ ٹڈی کے بعد دوسری قسمیں یوں ہلاک ہوں گی جیسے لڑی کا دھاگا ٹوٹنے پر منکے گرتے ہیں۔ روایت کیا اسے بیہقی نے شعب الایمان میں۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

النَّاسُ ذٰلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُونَهُ ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ وَذٰلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ وَيُلْقِي الْإِسْلَامُ بِجِرَانِهِ فِي الْأَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ يُتَوَفَّى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

اللہ عزوجل کی جماعتیں اُس کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کریں گی۔ پھر قریش میں سے ایک آدمی، بنی کلب کو جمع کرے گا، اُس کی طرف لشکر بھیجے گا تو وہ اِس لشکر پر غالب آئیں گے یہ بنی کلب کا لشکر ہوگا۔ وہ لوگوں میں ان کے نبی کی سنت کے مطابق معاملہ کرے گا، اسلام اپنی گردن زمین میں ڈال دے گا۔ پس وہ سات سال رہ کر وفات پائے گا اور مسلمان اُس پر نماز پڑھیں گے۔ (ابوداؤد)

۵۲۲۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَاءً يُصِيبُ هٰذِهِ الْأُمَّةَ حَتّٰى لَا يَجِدَ الرَّجُلُ مَلْجَأً يَلْجَأُ إِلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ فَيَبْعَثُ اللّٰهُ رَجُلًا مِنْ عِتْرَتِي وَأَهْلِ بَيْتِي فَيَمْلَأُ بِهِ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا يَرْضٰى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْأَرْضِ لَا تَدَعُ السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْئًا إِلَّا صَبَّتْهُ مِدْرَارًا وَلَا تَدَعُ الْأَرْضُ مِنْ نَبَاتِهَا شَيْئًا إِلَّا أَخْرَجَتْهُ حَتّٰى يَتَمَنَّى الْأَحْيَاءُ الْأَمْوَاتَ يَعِيشُ فِي ذٰلِكَ سَبْعَ سِنِينَ أَوْ ثَمَانَ سِنِينَ أَوْ تِسْعَ سِنِينَ۔ (رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي مُسْتَدْرَكِهِ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مصیبت کا ذکر فرمایا جو اِس اُمت کو پہنچے گی۔ آدمی کو ظلم سے بچ کر چھپنے کی کوئی جگہ نہیں ملے گی۔ پس اللہ تعالیٰ میری عترت اور میرے اہل بیت سے ایک آدمی کو کھڑا کرے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم و جور سے بھر گئی ہوگی۔ آسمان کے رہنے والے اور زمین کے رہنے والے اُس سے خوش ہوں گے۔ آسمان اپنی بارش سے ایک قطرہ بھی نہیں چھوڑے گا مگر برسا دے گا اور زمین اپنی نباتات سے کوئی چیز نہیں چھوڑے گی مگر اُگا دے گی۔ یہاں تک کہ زندہ لوگ مرنے والوں کے زندہ ہو جانے کی تمنا کریں گے۔ وہ اِس حالت میں سات یا آٹھ یا نو سال رہیں گے۔ روایت کیا اسے حاکم نے مستدرک میں۔

۵۲۲۲ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ حَرَّاثٌ عَلٰى مُقَدِّمَتِهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَنْصُورٌ يُوَطِّئُ أَوْ يُمَكِّنُ لِآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مَكَّنَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهُ أَوْ قَالَ إِجَابَتُهُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ماوراء النہر سے ایک آدمی نکلے گا جس کو حارث کہا جائے گا کسان ہوگا اُس کے مقدمۃ الجیش پر ایک آدمی ہوگا جس کو منصور کہا جائے گا۔ وہ آلِ محمد کو آباد کرے گا اور ٹھکانا دے گا جیسے قریش نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ٹھکانا دیا تھا۔ اُس کی مدد کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے یا فرمایا کہ اُس کی بات ماننا۔ (ابوداؤد)

۵۲۲۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْإِنْسَ وَحَتّٰى تُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهِ وَشِرَاكُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ درندے انسانوں سے باتیں نہ کرنے لگیں اور یہاں تک کہ آدمی سے اُس کے کوڑے کا پھندنا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اَوَّلَ الْاٰیَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَخُرُوْجُ الدَّآبَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَّاَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْاُخْرٰى عَلٰى اَثَرِهَا قَرِيْبًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کے لحاظ سے پہلی تین نشانیوں میں سے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، اور دابۃ الارض کا پہلے پہر نکل کر لوگوں کے پاس آنا ہے۔ ان دونوں میں سے جو بھی پہلی واقع ہوئی تو دوسری اُس کے نقوشِ قدم پر فوراً آجائے گی۔

(مسلم)

۵۲۳۱ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَخُرُوْجُ الدَّجَّالِ وَدَابَّةُ الْاَرْضِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین نشانیاں جب نکل آئیں تو کسی جان کو اُس کا ایمان لانا نفع نہیں دے گا جبکہ وہ پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان کے ساتھ نیکی نہ کمائی ہو۔ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دجال و دابۃ الارض کا نکلنا۔

(مسلم)

۵۲۳۲ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ اَتَدْرِیْ اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهٖ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ حَتّٰى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَاْذِنَ فَيُؤْذَنَ لَهَا وَيُوْشِكُ اَنْ تَسْجُدَ وَلَا تُقْبَلَ مِنْهَا وَتَسْتَاْذِنَ فَلَا يُؤْذَنَ لَهَا وَيُقَالُ لَهَا ارْجِعِیْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَّغْرِبِهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورج غروب ہوتے وقت فرمایا: کیا تم جانتے ہو یہ کہاں جاتا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ جا کر عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے۔ پس اجازت طلب کرتا ہے تو اس کو اجازت مل جاتی ہے۔ قریب ہے کہ یہ سجدہ کرے اور قبول نہ فرمایا جائے، اجازت مانگے اور نہ ملے اور اس سے کہا جائے کہ جدھر سے آیا ہے اُسی طرف لوٹ جا۔ پس یہ مغرب سے طلوع ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: سورج اپنی جائے قرار کی طرف چلتا ہے (۳۶: ۳۸) فرمایا کہ اس کی جائے قرار عرش کے نیچے ہے۔

(مسلم)

۵۲۳۳ وَعَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ خَلْقِ اٰدَمَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اَمْرٌ اَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: تخلیقِ آدم سے قیامِ قیامت تک دجال سے بڑا کوئی واقعہ نہیں ہے۔

(مسلم)

۵۲۳۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْكُمْ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيْسَ بِاَعْوَرَ وَاِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے یہ بات تم سے پوشیدہ نہیں رکھی کہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے جبکہ دجال داہنی آنکھ سے کانا ہے۔ اُس کی آنکھ گویا پھولے ہوئے انگور کی طرح ہوگی۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

الْاُمَمُ كَنِظَامِ السِّلْكِ.
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

بَابُ الْعَلَامَاتِ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ وَذِكْرِ الدَّجَّالِ

قُربِ قیامت کی نشانیاں اور دجّال کا بیان

پہلی فصل

۵۲۲۸ وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدِ الْغِفَارِيِّ قَالَ اَطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ مَا تَذْكُرُوْنَ قَالُوْا نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ اِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ اٰيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُوْلَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ وَيَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَثَلٰثَةَ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاٰخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰى مَحْشَرِهِمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَسُوْقُ النَّاسَ اِلَى الْمَحْشَرِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الْعَاشِرَةِ رِيْحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ.
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہماری طرف جھانکا اور ہم کوئی تذکرہ کر رہے تھے۔ فرمایا کہ کس چیز کا ذکر کر رہے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ قیامت کا۔ فرمایا کہ وہ قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ اس سے پہلے دس نشانیاں نہ دیکھ لو۔ پس آپ نے دھواں، دجّال، دابۃ الارض، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔ حضرت عیسیٰ کا نزول، یاجوج ماجوج کا نکلنا، تین جگہ زمین کا دھنسنا یعنی مغرب، مشرق اور جزیرۂ عرب میں زمین کا بیٹھ جانا اور آخر میں ایک آگ ہوگی جو یمن کی طرف سے نکلے گی اور لوگوں کو محشر کی طرف دھکیل کر لے جائے گی۔ دوسری روایت میں ہے کہ قعرِ عدن سے آگ نکلے گی اور لوگوں کو محشر کی طرف ہانکے گی۔ تیسری روایت میں دسویں نشانی کے متعلق ہے کہ ایک آندھی ہوگی جو لوگوں کو سمندر میں ڈال دے گی۔
(مسلم)

۵۲۲۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَدَابَّةَ الْاَرْضِ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَاَمْرَ الْعَامَّةِ وَخُوَيْصَةَ اَحَدِكُمْ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: چھ چیزوں سے پہلے اعمال کی جلدی کرو۔ دھواں، دجّال، دابۃ الارض، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، عام فتنہ اور تمہارے ہر ایک کا خاص فتنہ۔
(مسلم)

۵۲۳۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، ظاہر ہونے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۳۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ اَلَا اِنَّهُ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَ ف ر (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی نبی نہیں ہوا مگر اُس نے اپنی اُمت کو کانے کذاب سے ڈرایا۔ آگاہ رہو کہ وہ کانا ہے جبکہ تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک ف ر لکھا ہوا ہے۔ (متفق علیہ)

۵۲۳۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ قَوْمَهُ اِنَّهُ اَعْوَرُ وَاِنَّهُ يَجِيْءُ مَعَهُ بِمِثْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِيْ يَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَاِنِّيْ اُنْذِرُكُمْ كَمَا اَنْذَرَ بِهِ نُوْحٌ قَوْمَهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں دجّال کے متعلق ایک ایسی بات نہ بتاؤں جو کسی نبی نے اپنی اُمت کو نہیں بتائی۔ بیشک وہ کانا ہے اور اپنے ساتھ جنت و دوزخ جیسی چیزیں لے کر آئے گا اور میں تمہیں ڈراتا ہوں جیسے حضرت نوح نے اپنی قوم کو ڈرایا۔

۵۲۳۷ وَعَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ وَاِنَّ مَعَهُ مَاءً وَّنَارًا فَاَمَّا الَّذِيْ يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ وَاَمَّا الَّذِيْ يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِيْ يَرَاهُ نَارًا فَاِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ وَاِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوْحُ الْعَيْنِ عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيْظَةٌ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَءُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٌ وَّغَيْرُ كَاتِبٍ

(متفق علیہ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک دجّال نکلے گا اور اُس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی۔ جو لوگوں کو پانی نظر آئے گا وہ جلانے والی آگ ہوگی اور جو لوگوں کو آگ نظر آئے گی وہ ٹھنڈا میٹھا پانی ہوگا۔ تم میں سے اسی صورت حال سے دوچار ہو تو اُس میں گرے جو آگ نظر آتی ہے کیونکہ وہ میٹھا اور پاک پانی ہے۔ (متفق علیہ) اور مسلم میں یہ بھی ہے: بیشک دجّال مٹی ہوئی آنکھ والا ہے جس پر بڑا سا ناخونہ ہے۔ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے جس کو ہر مومن پڑھ لے گا خواہ وہ لکھنا جانتا ہو یا نہ جانے۔

۵۲۳۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالُ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهُ جَنَّتُهُ وَنَارُهُ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دجّال بائیں آنکھ سے کانا اور گھنے بالوں والا ہے۔ اُس کے ساتھ اُس کی دوزخ جنت اور اُس کی جنت دوزخ ہے۔

(مسلم)

۵۲۳۹ وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنْ يَّخْرُجْ وَاَنَا فِيْكُمْ فَاَنَا حَجِيْجُهُ دُوْنَكُمْ وَاِنْ يَّخْرُجْ وَلَسْتُ فِيْكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيْجُ نَفْسِهٖ وَاللّٰهُ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِيَةٌ كَاَنِّيْ اُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دجّال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اگر وہ نکلے اور میں تمہارے درمیان موجود ہوں تو تمہاری جانب سے میں اُس سے نمٹ لوں گا اور وہ اگر نکلے جبکہ میں تم میں موجود نہ ہوں تو ہر شخص اپنی طرف سے حجت قائم کرے اور میری خاطر اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کا محافظ ہے۔ وہ گھنگریالے بالوں والا نوجوان ہے بجھی ہوئی آنکھ والا، جس کو میں عبدالعزیٰ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

فَمَنْ اَدْرَكَهٗ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ بِفَوَاتِحِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ فَاِنَّهَا جِوَارُكُمْ مِّنْ فِتْنَتِهٖ اِنَّهٗ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِيْنًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوْا قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا لُبْثُهٗ فِي الْاَرْضِ قَالَ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ اَيَّامِهٖ كَاَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَسَنَةٍ اَتَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلٰوةُ يَوْمٍ قَالَ لَا اقْدُرُوْا لَهٗ قَدْرَهٗ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا اِسْرَاعُهٗ فِي الْاَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيْحُ فَيَاْتِيْ عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوْهُمْ فَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ فَيَاْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْاَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ اَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى وَاَسْبَغَهٗ ضُرُوْعًا وَاَمَدَّهٗ خَوَاصِرَ وَتَاْتِيْ الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ فَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ قَوْلَهٗ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُوْنَ مُمْحِلِيْنَ لَيْسَ بِاَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ مِّنْ اَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُوْلُ لَهَا اَخْرِجِيْ كُنُوْزَكِ فَتَتْبَعُهٗ كُنُوْزُهَا كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُوْا رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهٗ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهٗ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوْهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهٗ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوْدَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ اِذَا طَاَطَاَ رَاْسَهٗ قَطَرَ وَاِذَا رَفَعَهٗ تَحَدَّرَ مِنْهُ مِثْلُ جُمَانٍ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ مِنْ رِيْحِ نَفَسِهٖ اِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهٗ يَنْتَهِيْ حَيْثُ

بن قطن کے ساتھ تشبیہ دیتا ہوں۔ جو تم میں سے اُسے پائے تو اُس پر سورۂ کہف کی ابتدائی آیتیں پڑھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ سورۂ کہف کی ابتدائی آیتیں پڑھے۔ کیونکہ یہ اُس کے فتنے سے تمہارا بچاؤ ہے۔ وہ شام اور عراق کے درمیانی راستے سے ظاہر ہوگا اور دائیں بائیں ہر جانب فساد کرے گا۔ اے اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! وہ زمین میں کتنا عرصہ رہے گا۔ فرمایا کہ چالیس روز جبکہ پہلا دن سال جیسا، دوسرا مہینے جیسا، تیسرا دن ہفتے جیسا اور باقی سارے دن تمہارے دنوں جیسے ہوں گے ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ روز جو سال کے برابر ہوگا کیا اُس میں ایک روز کی نمازیں پڑھنا ہمارے لیے کافی ہوگا؟ فرمایا نہیں بلکہ اوقات کا پوری طرح اندازہ کیا جائے گا۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! زمین میں اُس کی سرعت کا کیا عالم ہوگا؟ فرمایا کہ بادل کی طرح جس کے پیچھے ہوا چل رہی ہو۔ پس وہ ایک قوم کے پاس آئے گا اور انہیں دعوت دے گا تو وہ اُس پر ایمان لے آئیں گے۔ پس وہ آسمان کو حکم کرے گا تو وہ بارش برسا دے گا اور زمین کو حکم کرے گا تو سبزہ اُگا دے گی۔ شام کو اُن کے مویشی آئیں گے تو پہلے کی نسبت اُن کے کوہان بلند، تھن زیادہ بھرے ہوئے اور کوکھیں زیادہ تنی ہوئی ہوں گی۔ پھر دوسری قوم کے پاس آئے گا اور انہیں دعوت دے گا۔ وہ اُس کو رَدّ کر دیں گے۔ وہ اُن کے پاس سے چلا جائے گا اور اگلی صبح کو وہ قحط زدہ ہوں گے۔ اُن کے مال میں سے اُن کے پاس کچھ بھی نہیں رہے گا۔ وہ ویرانے سے گزرے گا تو اُس سے کہے گا کہ تو اپنے خزانے نکال۔ اُس کے خزانے شہد کی مکھیوں کی طرح اُس کے پیچھے لگ جائیں گے۔ پھر ایک جوانی سے بھرپور شخص کو بلائے گا اور تلوار کے ذریعے اُس کے دو ٹکڑے کر کے تیر کی مسافت کے فاصلے پر پھینک دے گا۔ پھر اُسے بلائے گا تو وہ آجائے گا اور ہنسی کے مارے اُس کا چہرہ کھلا ہوا ہوگا۔ وہ اسی حالت میں ہوگا جبکہ حضرت مسیح ابن مریم دو زعفرانی کپڑوں میں ملبوس دمشق کے مشرقی سفید منارے پر نازل ہوں گے۔ اپنے ہاتھ دو فرشتوں کے پَروں پر رکھے ہوئے ہوں گے۔ اُنھوں نے قطرے ٹپکتا ہوا سر مبارک جھکایا ہوا ہوگا۔ جب سر اُٹھائیں گے تو موتیوں کی طرح قطرے ٹپکیں گے۔ جس کافر کو اُن کی خوشبو پہنچی وہ مر جائے گا۔ اُن کی خوشبو حدِ نگاہ تک جائے گی۔ وہ دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ باب لُد

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللَّهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللَّهُ إِلَى عِيسَى إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللَّهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُ لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتَّى يَنْتَهُوا إِلَى جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُولُونَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُونَ بِنُشَّابِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوبَةً دَمًا وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللَّهِ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُونَ فَرْسَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللَّهِ فَيُرْسِلُ اللَّهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ وَفِي رِوَايَةٍ تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ وَيَسْتَوْقِدُ الْمُسْلِمُونَ مِنْ قِسِيِّهِمْ وَنُشَّابِهِمْ وَجِعَابِهِمْ سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ أَنْبِتِي

کے پاس آکر اُسے قتل کر دیں گے۔ پھر حضرت عیسیٰ کی خدمت میں وہ لوگ حاضر ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے دجّال سے بچایا ہوگا۔ وہ اُن کے چہرے صاف کریں گے اور جنت میں اُن کے درجات بتائیں گے۔ اِس دوران اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ کی طرف وحی فرمائے گا کہ میں نے اپنے بندے نکالے ہیں جن میں سے کسی کے اندر بھی لڑنے کی طاقت نہیں، لہٰذا میرے بندوں کو طُور کی طرف لے جاؤ اور اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو نکال دے گا اور وہ ہر بلند زمین سے دوڑتے ہوئے آئیں گے۔ اُن کا پہلا گروہ بحیرہ طبریہ کے پاس سے گزرے گا اور اُس کا سارا پانی پی جائے گا اور آخری جماعت گزرے گی تو کہے گی کہ یہاں کبھی پانی ہُوا کرتا تھا پھر چلتے جائیں گے یہاں تک کہ جبلِ خمر تک پہنچیں گے جو بیت المقدس کا ایک پہاڑ ہے اور کہیں گے کہ ہم نے زمین والوں کو تو قتل کر لیا، آؤ کہ آسمان والوں کو بھی قتل کریں۔ پس آسمان کی طرف تیر اندازی کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے تیروں کو خون آلودہ کر کے لوٹائے گا۔ اللہ کا نبی اور اُن کے ساتھی محصور رہیں گے یہاں تک کہ اُنہیں بیل کی سری ایک سو دینار سے بہتر معلوم ہوگی، تمہارے آج کے حساب سے۔ پس اللہ کے نبی عیسیٰ اور اُن کے ساتھی دعا کریں گے تب اللہ تعالیٰ اُن کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کر دے گا جس سے وہ سارے ایک آدمی کی طرح مر جائیں گے۔ پھر عیسیٰ نبی اللہ اور اُن کے ساتھی زمین کی طرف اُتریں گے تو زمین پر ایک بالشت جگہ بھی نہیں پائیں گے مگر وہ اُن کی چربی اور بدبُو سے بھری ہوئی ہوگی۔ پس عیسیٰ نبی اللہ اور اُن کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے، تو اللہ تعالیٰ بختی اُونٹوں جیسی گردنوں والے پرندے بھیجے گا جو اُنہیں اُٹھا کر پھینک دیں گے جہاں اللہ چاہے گا۔ دوسری روایت میں ہے کہ اُنہیں نہبل کے مقام پر پھینک دیں گے اور مسلمان اُن کی کمانوں، تیروں اور ترکشوں سے سات سال تک آگ جلاتے رہیں گے پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا جس سے مٹی کا گھر یا اُون کا کوئی خیمہ نہیں بچے گا جو دھو نہ دیا جائے، یہاں تک کہ وہ شیشے کی طرح ہو جائے گا پھر زمین سے کہا جائے گا کہ تُو اپنے پھل اُگا اور اپنی برکت لوٹا دے تو اُن دنوں ایک انار کو پوری قوم کھائے گی اور اُس کے چھلکے سے سایہ حاصل کریں گے اور دودھ میں برکت دی جائے گی یہاں تک کہ ایک اُونٹنی پورے گروہ کو کفایت کرے گی اور ایک گائے پورے قبیلے کے لوگوں کے لیے کافی ہوگی اور ایک بکری پورے گھرانے کے لیے کافی ہوگی۔ وہ اِس

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ثُمَّ رَتَكِ وَرُدِّيْ بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى اِنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْاِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيْلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ اٰبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ فِيْهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اِلَّا الرِّوَايَةَ الثَّانِيَةَ وَهِيَ قَوْلُهُ وَيَتَرَحَّمُوْنَ بِالتَّهَبُّلِ اِلٰى قَوْلِهٖ سَبْعَ سِنِيْنَ۔

(رَوَاهَا التِّرْمِذِيُّ)

وہ اس حالت میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک خوشبودار ہوا بھیجے گا جو اُن کے بغلوں کے نیچے سے پکڑے گی، پس ہر مؤمن اور ہر مسلمان کی روح قبض کرے گی اور صرف شریر لوگ باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح اختلاط کریں گے اور اُن پر ہی قیامت قائم ہوگی۔ روایت کیا اسے مسلم نے ماسوائے دوسری روایت کے تَتَرَحَّمُوْنَ بِالتَّهَبُّلِ سے سَبْعَ سِنِيْنَ۔ تک، اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۵۲۴۰ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَيَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ فَيَقُوْلُوْنَ لَهٗ اَيْنَ تَعْمِدُ فَيَقُوْلُ اَعْمِدُ اِلٰى هٰذَا الَّذِيْ خَرَجَ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَهٗ اَوَمَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا فَيَقُوْلُ مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ فَيَقُوْلُوْنَ اقْتُلُوْهُ فَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَلَيْسَ قَدْ نَهٰكُمْ رَبُّكُمْ اَنْ تَقْتُلُوْا اَحَدًا دُوْنَهٗ فَيَنْطَلِقُوْنَ بِهٖ اِلَى الدَّجَّالِ فَاِذَا رَاٰهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ هٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِيْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَاْمُرُ الدَّجَّالُ بِهٖ فَيُشَجُّ فَيَقُوْلُ خُذُوْهُ وَشُجُّوْهُ فَيُوْسَعُ ظَهْرُهٗ وَبَطْنُهٗ ضَرْبًا قَالَ فَيَقُوْلُ اَوَمَا تُؤْمِنُ بِيْ قَالَ فَيَقُوْلُ اَنْتَ الْمَسِيْحُ الْكَذَّابُ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهٖ وَيُؤْشَرُ بِالْمِئْشَارِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دجّال نکلے گا تو مسلمانوں میں سے ایک شخص اُس کی طرف متوجہ ہو کر بڑھے گا۔ اُسے دجّال کے گماشتے ملیں گے اور کہیں گے کہ کہاں کا ارادہ ہے۔ وہ کہے گا کہ اُس کی طرف جارہا ہوں جس نے خروج کیا ہے فرمایا وہ کہیں گے: کیا تمہارا ہمارے رب پر ایمان نہیں؟ وہ فرمائے گا کہ ہمارے رب کی ربوبیت مخفی نہیں۔ وہ کہیں گے کہ اسے قتل کر دو۔ پس اُن کے بعض دوسرے بعض سے کہیں گے کہ کیا تمہارے رب نے منع نہیں کیا کہ میری اجازت کے بغیر کسی کو قتل نہ کرنا؟ پس وہ اُسے دجّال کے پاس لے جائیں گے۔ جب مردِ مؤمن اُس کو دیکھے گا تو کہے گا کہ اے لوگو! یہی دجّال ہے جس کا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا تھا۔ دجّال حکم دے گا کہ اسے پکڑ کر چت لٹاؤ اور اس کا سر کچل دو۔ وہ اتنا ماریں گے کہ اُس کی کمر اور پیٹ پھول جائے گا۔ پھر کہے گا: کیا تو مجھ پر ایمان نہیں لاتا؟ وہ فرمائے گا: تو بہت بڑا کذاب ہے۔ وہ حکم دے گا تو اُس کے سر پر آرا رکھا جائے گا جو چیرتا ہوا دونوں ٹانگوں کے درمیان سے نکل جائے گا۔ پھر دجّال دونوں ٹکڑوں کے درمیان چلے گا۔ پھر اُس سے کھڑا ہونے کے لیے کہے گا تو وہ سیدھا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

مِنْ مَفْرِقِهٖ حَتّٰى يُفَرِّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَّالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُوْلُ لَهٗ قُمْ فَيَسْتَوِيْ قَائِمًا ثُمَّ يَقُوْلُ لَهٗ اَتُؤْمِنُ بِيْ فَيَقُوْلُ مَا ازْدَدْتُ فِيْكَ اِلَّا بَصِيْرَةً قَالَ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَا يَفْعَلُ بَعْدِيْ بِاَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ قَالَ فَيَاْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهٗ فَيُجْعَلُ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهٖ اِلٰى تَرْقُوَتِهٖ نُحَاسًا فَلَا يَسْتَطِيْعُ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ فَيَاْخُذُ بِيَدَيْهِ وَ رِجْلَيْهِ فَيَقْذِفُ بِهٖ فَيَحْسِبُ النَّاسُ اِنَّمَا قَذَفَهٗ اِلَى النَّارِ وَاِنَّمَا اُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا اَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کھڑا ہو جائے گا۔ پھر کہے گا: کیا تو مجھ پر ایمان نہیں لاتا؟ وہ فرمائے گا کہ تیرے متعلق میری بصیرت میں اور اضافہ ہو گیا ہے۔ پھر فرمائے گا: اے لوگو! میرے بعد یہ کسی شخص کے ساتھ ایسا نہیں کر سکے گا۔ پس دجال اُسے ذبح کرنے کے لیے پکڑے گا تو اُس کی گردن کو حلق تک تانبے جیسی کر دیا جائے گا، لہٰذا وہ کچھ نہیں کر سکے گا۔ پس وہ اُس کے ہاتھوں اور پیروں سے پکڑ کر پھینک دے گا۔ لوگ سمجھیں گے کہ وہ دوزخ میں پھینکا گیا ہے لیکن وہ جنت میں ڈالا گیا ہو گا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رب العالمین کے نزدیک وہ تمام انسانوں میں شہید اعظم ہے۔

(مسلم)

۵۲۴۱ وَعَنْ اُمِّ شَرِيْكٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ حَتّٰى يَلْحَقُوْا بِالْجِبَالِ قَالَتْ اُمُّ شَرِيْكٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِيْلٌ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت اُمِّ شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ دجال سے بھاگتے ہوئے ایک پہاڑ پر جا پہنچیں گے۔ حضرت اُمِّ شریک کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! اُن دنوں عرب کہاں ہوں گے؟ فرمایا کہ وہ تعداد میں کم ہوں گے۔ (مسلم)

۵۲۴۲ وَعَنْ اَنَسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُوْدِ اَصْفَهَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اصفہان کے ستر ہزار یہودی دجال کی پیروی کریں گے جن کے اوپر طیالسی چادریں ہوں گی۔ (مسلم)۔

۵۲۴۳ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ اَنْ يَّدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِيْنَةِ فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِيْ تَلِي الْمَدِيْنَةَ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ اَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِيْ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَهٗ فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَرَاَيْتُمْ اِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ اَحْيَيْتُهٗ هَلْ تَشُكُّوْنَ فِي الْاَمْرِ فَيَقُوْلُوْنَ لَا فَيَقْتُلُهٗ ثُمَّ يُحْيِيْهِ فَيَقُوْلُ وَاللّٰهِ كُنْتُ فِيْكَ

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال آئے گا اور اُس پر مدینہ منورہ کے راستوں میں داخل ہونا حرام ہو گا۔ پس وہ مدینہ منورہ کے نزدیک ایک نشیبی جگہ شور والی میں اترے گا اُس کی طرف ایک آدمی نکلے گا جو لوگوں سے بہتر ہو گا یا بہتر لوگوں سے ہو گا اور کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تُو دجال ہے، جس کا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے ذکر فرمایا تھا۔ دجال کہے گا کہ بتاؤ اگر میں اِسے قتل کر کے پھر زندہ کر دوں تو کیا میرے معاملے میں تمہیں کوئی شک ہو گا؟ وہ کہیں گے، نہیں۔ پس وہ قتل کر کے پھر زندہ کر دے گا۔ وہ شخص کہے گا: خدا کی قسم، آج تیرے متعلق

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ فَيُرِيدُ الدَّجَّالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

مجھے اور زیادہ بصیرت حاصل ہوئی۔ پس دجّال اُسے قتل کرنا چاہے گا لیکن اب اُس پر قابو نہیں پا سکے گا۔ (متفق علیہ)

۵۲۴۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي الْمَسِيحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ الْمَدِينَةَ حَتّٰى يَنْزِلَ دُبُرَ أُحُدٍ ثُمَّ تُصْرَفُ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دجّال مشرق کی جانب سے بہمہ منتہ میں داخل ہونے کے ارادے سے آئے گا یہاں تک کہ اُحد کے پیچھے اترے گا۔ پھر فرشتے اُس کا منہ شام کی جانب پھیر دیں گے اور وہیں ہلاک ہوگا۔ (متفق علیہ)۔

۵۲۴۵ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دجّال کا رعب مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوگا۔ اُن دنوں اس کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے۔

۵۲۴۶ وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ مُنَادِيَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ لِيَلْزَمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنِّي وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِأَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ بِهِ عَنِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامٍ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ فَأَرْفَئُوا إِلَى جَزِيرَةٍ حِينَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ فَجَلَسُوا فِي أَقْرُبِ السَّفِينَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعْرِ لَا يَدْرُونَ

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منادی کو الصلوٰۃ جامعۃ کا اعلان کرتے ہوئے سُنا تو میں مسجد کی طرف نکلی اور میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب آپ نے نماز پوری کر لی تو تبسم ریز حالت میں منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: ہر ایک اپنی جگہ پر بیٹھا رہے۔ پھر فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ تمہیں کیوں جمع کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ میں نے خدا کی قسم، تمہیں رغبت دلانے یا ڈرانے کے لیے جمع نہیں کیا بلکہ اس لیے جمع کیا ہے کہ تمیم داری جو نصرانی آدمی تھا اور آ کر مسلمان ہو گیا، اُس نے مجھے ایک بات بتائی ہے اور وہ اُسی کے موافق ہے جو میں تمہیں دجّال کے متعلق بتایا کرتا ہوں۔ اُس نے مجھے بتایا کہ وہ بنی لخم اور بنی جذام کے تیس آدمیوں کے ساتھ سمندری کشتی میں سوار ہوا۔ ایک مہینے تک سمندری لہریں اُن سے سمندر میں کھیلتی رہیں۔ ایک روز غروب آفتاب کے وقت وہ ایک جزیرے پر لنگر انداز ہوئے۔ وہ چھوٹی کشتی میں بیٹھ کر جزیرے میں داخل ہوئے تو انھیں گھنے بالوں والا ایک موٹا سا جانور ملا۔ بالوں کی کثرت کے باعث اُس کا اگلا اور پچھلا حصّہ پہچانا نہیں جاتا تھا۔ لوگوں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ قَالُوا وَيْلَكِ مَا أَنْتِ قَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ انْطَلِقُوا إِلَى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ مَا رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَ أَشَدُّهُ وِثَاقًا مَجْمُوعَةٌ يَدُهُ إِلَى عُنُقِهِ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيدِ قُلْنَا وَيْلَكَ مَا أَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلَى خَبَرِي فَأَخْبِرُونِي مَا أَنْتُمْ قَالُوا نَحْنُ أُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَلَعِبَ بِنَا الْبَحْرُ شَهْرًا فَدَخَلْنَا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ أَهْلَبُ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ اعْمِدُوا إِلَى هٰذَا فِي الدَّيْرِ فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ سِرَاعًا فَقَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ هَلْ تُثْمِرُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّهَا تُوشِكُ أَنْ لَا تُثْمِرَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ هَلْ فِيهَا مَاءٌ قُلْنَا هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ قَالَ إِنَّ مَاءَهَا يُوشِكُ أَنْ يَذْهَبَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زُغَرَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا نَعَمْ هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ وَأَهْلُهَا يَزْرَعُونَ مِنْ مَائِهَا قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ الْأُمِّيِّينَ مَا فَعَلَ قُلْنَا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ بِلِيَهِ مِنَ الْعَرَبِ وَأَطَاعُوهُ قَالَ أَمَا إِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ وَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي أَنَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ وَإِنِّي يُوشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَأَخْرُجَ فَأَسِيرَ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدَعَ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا

نے کہا: خانہ خراب! تو کون ہے؟ بولی میں جاسوس ہوں۔ تم کلیسہ میں اُس آدمی کے پاس جاؤ، وہ تمہاری خبر کا مشتاق ہے۔ جب اُس نے آدمی کا نام لیا تو ہم ڈر گئے کہ یہ شیطانہ نہ ہو۔ ہم جلدی سے چلے یہاں تک کہ کلیسہ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک بہت بڑا آدمی تھا کہ ایسا ہم نے دیکھا نہیں تھا۔ وہ مضبوطی سے بندھا ہوا تھا اور اُس کے ہاتھ گردن کے ساتھ تھے۔ گھٹنوں سے ٹخنوں تک بیڑیوں سے جکڑا ہوا تھا ہم نے کہا: خانہ خراب تو کون ہے؟ کہا کہ میرے متعلق تمہیں اندازہ ہو گیا ہوگا، تم بتاؤ کہ کون ہو؟ کہا کہ ہم عرب کے رہنے والے ہیں۔ سمندری کشتی میں سوار ہوئے تھے کہ ایک مہینے تک لہریں ہمارے ساتھ کھیلتی رہیں۔ ہم جزیرے میں داخل ہوئے تو ہمیں ایک موٹا سا جانور ملا، وہ بولی کہ میں جاسوس ہوں، تم اس کلیسہ میں اُس کے پاس جاؤ۔ ہم جلدی سے تیری طرف آ گئے۔ اُس نے کہا کہ مجھے بیسان کے باغ کے متعلق بتاؤ کیا اُس میں پھل لگتے ہیں؟ ہم نے کہا، ہاں۔ اُس نے کہا: عنقریب وہ پھل نہیں دے گا۔ کہا کہ مجھے بحیرۂ طبریہ کے متعلق بتاؤ کہ کیا اُس میں پانی ہے؟ ہم نے کہا: اُس میں بہت پانی ہے۔ کہا کہ عنقریب اُس کا پانی ختم ہو جائے گا۔ کہا کہ مجھے عینِ زغر کے متعلق بتاؤ، کیا اُس چشمے میں پانی ہے اور کیا اُس کے اِرد گرد کے پانی سے کھیتی کرتے ہیں؟ ہم نے کہا، ہاں۔ کہا کہ مجھے اُن پڑھوں کے نبی کے متعلق بتاؤ کہ اُس نے کیا کیا؟ ہم نے کہا کہ وہ مکہ مکرمہ سے نکل کر مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہیں۔ کہا: کیا عرب اُن سے لڑے؟ ہم نے کہا، ہاں۔ کہا اُن کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ ہم نے اُسے بتایا کہ وہ قرب و جوار کے عرب پر غالب آئے اور وہ لوگ اطاعت گزار ہیں۔ اُس نے کہا: اُن کی اِسی میں خیر ہے کہ اُس کی پیروی کریں اور میں تمہیں اپنے متعلق بتاتا ہوں کہ میں ہی دجّال ہوں۔ عنقریب مجھے نکلنے کی اجازت ملے گی۔ پس میں نکل کر زمین میں پھروں گا اور چالیس دنوں کے اندر کوئی ایسی بستی نہیں رہے گی جس میں میں اترا نہ ہوں سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے کہ وہ دونوں مجھ پر حرام ہیں۔ جب اُن میں سے کسی کے اندر داخل ہونے کا ارادہ کروں گا تو مجھے فرشتہ ملے گا جس کے ہاتھ میں تلوار ہوگی، جس کے ساتھ مجھے روکے گا اور ان کے ہر راستے پر حفاظت کے لیے فرشتے ہوں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

فِيْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا اَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَ وَاحِدًا مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِيْ مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِيْ عَنْهَا وَاِنَّ عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلٰٓئِكَةً يَحْرُسُوْنَهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهٖ فِي الْمِنْبَرِ هٰذِهٖ طَيْبَةُ هٰذِهٖ طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ اَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ اَلَّا اَنَّهٗ فِيْ بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَاَوْمَاَ بِيَدِهٖ اِلَى الْمَشْرِقِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا مبارک عصا منبر پر مارا اور فرمایا کہ یہ مدینہ طیبہ ہے، طیبہ ہے، طیبہ ہے۔ کیا میں نے تمہیں بتایا نہیں تھا؟ لوگ عرض گزار ہوئے، ہاں۔ فرمایا کہ وہ بحر شام یا بحر یمن میں نہیں بلکہ مشرق کی جانب ہے اور دست مبارک سے مشرق کی جانب اشارہ فرمایا۔

(مسلم)

۵۲۴۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُنِيْ اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَاَيْتُ رَجُلًا اٰدَمَ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ لَهٗ لِمَّةٌ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلٰى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ ثُمَّ اِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ اَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ كَاَشْبَهِ مَنْ رَاَيْتُ مِنَ النَّاسِ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ فِي الدَّجَّالِ رَجُلٌ اَحْمَرُ جَسِيْمٌ جَعْدُ الرَّاْسِ اَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى اَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ وَذَكَرَ حَدِيْثَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فِيْ بَابِ الْمَلَاحِمِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فِيْ بَابِ قِصَّةِ ابْنِ صَيَّادٍ اِنْشَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آج رات کعبے کے پاس میں نے گندمی رنگ کے ایک خوبصورت آدمی کو دیکھا جتنے گندمی رنگ کا کوئی خوب صورت آدمی کسی نے دیکھا ہو۔ اُس کے گیسو تابدوش تھے اور اتنے خوبصورت کہ جتنے خوبصورت تابدوش بال کسی نے دیکھے ہوں۔ کنگھی کی ہوئی تھی اور اُن سے پانی ٹپک رہا تھا، وہ آدمیوں کے کندھوں سے سہارا لے کر کعبے کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ جواب دیا گیا کہ یہ مسیح ابن مریم ہیں۔ پھر میں نے کنگھریالے بالوں والے ایک کانے آدمی کو دیکھا جس کی آنکھ گویا پھولا ہوا انگور تھی۔ جن کو میں نے دیکھا ہے اُن میں سے وہ ابن قطن کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔ وہ دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر بیت اللہ کا طواف کرتا ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ جواب دیا گیا کہ یہ مسیح دجال ہے۔ (متفق علیہ) اور ایک روایت میں دجال کے متعلق فرمایا کہ وہ سرخ رنگ کا، بھاری بھرکم، اُلجھے ہوئے بالوں والا، دائیں آنکھ سے کانا اور سب لوگوں کی نسبت ابن قطن سے زیادہ مشابہت رکھنے والا اور لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا۔ والی حدیث ابوہریرہ پیچھے باب الملاحم میں مذکور ہوئی اور قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ والی حدیث ابن عمر کو عنقریب باب قصہ ابن صیاد میں ذکر کریں گے اِن شاء اللہ تعالیٰ۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

دوسری فصل

۵۲۴۸ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فِي حَدِيْثِ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ قَالَتْ قَالَ فَإِذَا أَنَا بِامْرَأَةٍ تَجُرُّ شَعْرَهَا قَالَ مَا أَنْتِ قَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ اذْهَبْ إِلَى ذٰلِكَ الْقَصْرِ فَأَتَيْتُهُ فَإِذَا رَجُلٌ يَجُرُّ شَعْرَهُ مُسَلْسَلٌ فِي الْأَغْلَالِ يَنْزُو فِيمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَقُلْتُ مَا أَنْتَ قَالَ أَنَا الدَّجَّالُ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حدیث تمیم داری میں روایت ہے کہ انھوں نے بتایا۔ وہاں میں نے ایک عورت کو دیکھا جو اپنے بالوں کو کھینچ رہی تھی۔ کہا: تو کون ہے؟ وہ بولی کہ میں جاسوس ہوں۔ تم اس محل میں جاؤ۔ میں وہاں گیا تو ایک آدمی کو دیکھا جو اپنے بالوں کو کھینچ رہا تھا، زنجیروں میں جکڑا ہوا زمین و آسمان کے درمیان اچھل رہا تھا۔ میں نے کہا، تو کون ہے؟ کہا کہ میں دجال ہوں۔

(ابوداؤد)

۵۲۴۹ وَعَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتّٰى خَشِيْتُ أَنْ لَا تَعْقِلُوْا أَنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ قَصِيْرٌ أَفْحَجُ جَعْدٌ أَعْوَرُ مَطْمُوْسُ الْعَيْنِ لَيْسَتْ بِنَاتِئَةٍ وَلَا جَحْرَاءَ فَإِنْ أُلْبِسَ عَلَيْكُمْ فَاعْلَمُوْا أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میں نے تمہیں دجال کے متعلق بتا دیا اور مجھے ڈر ہے کہ وہ تمہاری سمجھ میں نہ آئے۔ سنو! دجال پست قد، بھرے ہوئے پیروں والا، گھنگھریالے بالوں والا، کانا ہے جس کی آنکھ مٹی ہوئی ہے جو نہ ابھری ہوئی ہے اور نہ اندر دھنسی ہوئی۔ اگر تمہیں اس کے متعلق شک واقع ہو تو جان لو کہ تمہارا رب کانا نہیں ہے۔

(ابوداؤد)

۵۲۵۰ وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوْحٍ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ الدَّجَّالَ قَوْمَهُ وَأَنَا أُنْذِرُكُمُوْهُ فَوَصَفَهُ لَنَا قَالَ لَعَلَّهُ سَيُدْرِكُهُ بَعْضُ مَنْ رَآنِي أَوْ سَمِعَ كَلَامِي قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ قُلُوْبُنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ مِثْلُهَا يَعْنِي الْيَوْمَ أَوْ خَيْرٌ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابو عبیدہ ابن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، حضرت نوح کے بعد کوئی نبی نہیں ہوا مگر اس نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا اور میں بھی تمہیں اس سے ڈراتا ہوں۔ ہم سے اس کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے فرمایا: شاید مجھے دیکھنے والا یا میرا کلام سننے والا کوئی اسے پائے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اُن دنوں ہمارے دل کیسے ہوں گے؟ فرمایا کہ جیسے آج ہیں یا اس سے بہتر۔ (ترمذی، ابوداؤد)

۵۲۵۱ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ يَتْبَعُهُ أَقْوَامٌ كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عمرو بن حریث نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم سے گفتگو کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال مشرق کی جانب سے سرزمین خراسان سے نکلے گا۔ اس کی پیروی ایسے لوگ کریں گے جن کے چہرے کُٹی ہوئی ڈھالوں جیسے ہوں گے۔

(ترمذی)

۵۲۵۲ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْأَ مِنْهُ فَوَاللّٰهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيهِ وَهُوَ يَحْسَبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهُ مِمَّا يَبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تم میں سے دجّال کے متعلق سُنے تو اُس سے دُور بھاگے کیونکہ خدا کی قسم ایک آدمی اُس کے پاس آئے گا اور وہ گمان کرتا ہوگا کہ مومن ہے لیکن اُس کی پیروی کرنے لگے گا اُن شبہات کے باعث جن کے ساتھ وہ بھیجا گیا ہوگا (ابوداؤد)

۵۲۵۳ (۲۶) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ بْنِ السَّكَنِ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ الدَّجَّالُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَالْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَالْيَوْمُ كَاضْطِرَامِ السَّعْفَةِ فِي النَّارِ۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت اسماء بنت یزید بن سکن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دجّال زمین پر چالیس سال رہے گا۔ سال مہینے جیسا، مہینہ ہفتے جیسا، ہفتہ دن جیسا اور دن تیلے کے آگ میں جلنے کے برابر ہوگا۔

(شرح السنہ)

۵۲۵۴ (۲۷) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ أُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ السِّيْجَانُ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے ستر ہزار آدمی دجال کی پیروی کریں گے۔ ان کے اوپر سبز چادریں ہوں گی۔ (شرح سنہ)

۵۲۵۵ (۲۸) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ فَذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ثَلٰثَ سِنِيْنَ سَنَةٌ تُمْسِكُ السَّمَاءُ فِيْهَا ثُلُثَ قَطْرِهَا وَالْأَرْضُ ثُلُثَ نَبَاتِهَا وَالثَّانِيَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ ثُلُثَيْ قَطْرِهَا وَالْأَرْضُ ثُلُثَيْ نَبَاتِهَا وَالثَّالِثَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ قَطْرَهَا كُلَّهُ وَالْأَرْضُ نَبَاتَهَا كُلَّهُ فَلَا يَبْقٰى ذَاتُ ظِلْفٍ وَلَا ذَاتُ ضِرْسٍ مِنَ الْبَهَائِمِ إِلَّا هَلَكَ وَإِنَّ مِنْ أَشَدِّ فِتْنَتِهِ أَنَّهُ يَأْتِي الْأَعْرَابِيَّ فَيَقُوْلُ أَرَأَيْتَ إِنْ أَحْيَيْتُ لَكَ إِبِلَكَ أَلَسْتَ تَعْلَمُ أَنِّيْ رَبُّكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيُمَثِّلُ لَهُ الشَّيْطَانُ نَحْوَ إِبِلِهِ كَأَحْسَنِ مَا يَكُوْنُ ضُرُوْعًا وَأَسْنِمَةً قَالَ وَيَأْتِي الرَّجُلَ قَدْ مَاتَ أَخُوْهُ وَمَاتَ أَبُوْهُ فَيَقُوْلُ أَرَأَيْتَ إِنْ أَحْيَيْتُ لَكَ أَبَاكَ وَأَخَاكَ أَلَسْتَ تَعْلَمُ أَنِّيْ رَبُّكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيُمَثِّلُ لَهُ الشَّيَاطِيْنُ نَحْوَ أَبِيْهِ وَنَحْوَ أَخِيْهِ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ رَجَعَ وَالْقَوْمُ فِيْ اهْتِمَامٍ وَغَمٍّ مِمَّا حَدَّثَهُمْ قَالَتْ فَأَخَذَ بِلَحْمَتَيِ الْبَابِ فَقَالَ

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے غریب خانے پر جلوہ افروز تھے تو آپ نے دجّال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اُس سے پہلے تین سال ہیں۔ پہلے سال آسمان تہائی بارش روک لے گا اور زمین تہائی نباتات۔ دوسرے سال آسمان دو تہائی بارش روک لے گا اور زمین دو تہائی نباتات۔ اور تیسرے سال آسمان ساری بارش روک لے گا اور زمین ساری نباتات۔ اُس وقت کھُروں والا اور دانتوں والا کوئی جانور باقی نہیں رہے گا مگر وہ ہلاک ہو جائے گا۔ اُس کے فتنہ سے بہت بڑی بات یہ ہوگی کہ وہ ایک اعرابی کے پاس آکر کہے گا کہ اگر میں تیرے اُونٹوں کو زندہ کر دُوں تو تُو کیا جانے گا کہ میں تیرا رب ہُوں؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں۔ پس شیطان اُس کے اُونٹوں کی شکل اختیار کر لیں گے۔ جیسے تھن تھے اُن سے بھی خوبصورت اور بہت ہی بڑے کوہان۔ فرمایا کہ ایک شخص اُس کے پاس آئے گا جس کا بھائی اور باپ مر گیا ہوگا۔ کہے گا بتا اگر میں تیرے باپ اور بھائی کو زندہ کر دُوں تو کیا تُو جان لے گا کہ میں تیرا رب ہُوں؟ وہ کہے گا کیوں نہیں۔ پس شیطان اُس کے باپ اور بھائی کی شکل اختیار کر لیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی کام کے باعث تشریف لے گئے۔ پھر واپس تشریف لائے اور لوگ یہ باتیں سُن کر رنج و غم میں مبتلا تھے۔ آپ نے دروازے کے دونوں بازو پکڑ کر فرمایا:

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

مَهْيَمْ أَسْمَاءُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ خَلَعْتَ أَفْئِدَتَنَا بِذِكْرِ الدَّجَّالِ قَالَ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا حَيٌّ فَأَنَا حَجِيْجُهُ وَإِلَّا فَإِنَّ رَبِّي خَلِيْفَتِي عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ إِنَّا لَنَعْجِنُ عَجِيْنَنَا فَمَا نَخْبِزُهُ حَتّٰى نَجُوْعَ فَكَيْفَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يُجْزِئُهُمْ مَا يُجْزِئُ أَهْلَ السَّمَاءِ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّقْدِيْسِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

اسماء کیا ہے؟ عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! آپ نے دجال کا ذکر کر کے ہمارے دل نکال دیے۔ فرمایا کہ کیسے نکل سکتے ہیں جبکہ میں زندہ ہوں اور اس سے جھگڑنے والا میں ہوں۔ اور میرے بعد میرا رب ہر ایمان والے کا محافظ ہے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! ہم آٹا گوندھتے ہیں اور روٹیاں پکانے نہیں پاتے کہ بھوک تنگ کرنے لگتی ہے تو اس وقت مسلمانوں کا کیا حال ہوگا؟ فرمایا کہ وہی کفایت کرے گا جو آسمان والوں کو تسبیح و تقدیس کے ذریعے کفایت کرتا ہے۔

(احمد)

تیسری فصل

۵۲۵۶ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَأَلَ أَحَدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ وَإِنَّهُ قَالَ لِي مَا يَضُرُّكَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ إِنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبْزٍ وَنَهْرَ مَاءٍ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دجال کے متعلق اتنا کسی نے نہیں پوچھا جتنا میں نے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: تمہیں کوئی نقصان نہیں دے گا۔ عرض گزار ہوا۔ لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کا دریا ہوگا؟ فرمایا وہ اللہ تعالیٰ پر اس سے زیادہ آسان ہے۔

(متفق علیہ)

۵۲۵۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ عَلَى حِمَارٍ أَقْمَرَ مَا بَيْنَ أُذُنَيْهِ سَبْعُوْنَ بَاعًا۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال ایک سفید گدھے پر نکلے گا جس کے دونوں کانوں کے درمیان ستر باع کا فاصلہ ہوگا۔ روایت کیا اسے بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں۔

بَابُ قِصَّةِ ابْنِ صَيَّادٍ

ابن صیاد کا بیان

پہلی فصل

۵۲۵۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتّٰى وَجَدُوْهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فِي أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر صحابۂ کرام کی ایک جماعت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ابن صیاد کی طرف گئے، یہاں تک کہ اسے پایا کہ وہ لڑکوں کے ساتھ بنی مغالہ کے ٹیلوں میں کھیل رہا تھا اور ابن صیاد اُن دنوں سن بلوغ کے قریب

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهٗ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَصَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهٖ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ مَاذَا تَرٰى قَالَ يَاْتِيْنِيْ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِّطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ خَبَاْتُ لَكَ خَبِيْئًا وَخَبَّاَ لَهٗ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ فَقَالَ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ اخْسَاْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَاْذَنُ لِيْ فِيْهِ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يَّكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِيْ قَتْلِهٖ قَالَ ابْنُ عُمَرَ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُبَيُّ ابْنُ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِيْ فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ اَنْ يَّسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَّرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فِيْ قَطِيْفَةٍ لَهٗ فِيْهَا زَمْزَمَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ اَيْ صَافُ وَهُوَ اسْمُهٗ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَثَنَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّيْ اُنْذِرُكُمُوْهُ وَمَا مِنْ

پہنچ گیا تھا۔ اُسے کچھ معلوم نہ ہوا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کی کمر پر دست مبارک مارا اور فرمایا: کیا تو گواہی دیتا کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اُس نے آپ کی طرف دیکھ کر کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ اُمیوں کے رسول ہیں۔ پھر ابن صیاد نے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے دبوچا اور فرمایا: میں تو اللہ اور اُس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔ پھر آپ نے ابن صیاد سے فرمایا: کیا دیکھتا ہے؟ اُس نے کہا: میرے پاس سچا اور جھوٹا آتا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرا معاملہ گڈمڈ ہو گیا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تیرے لیے ایک بات اپنے دل میں چھپاتا ہوں۔ آپ نے يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ (۴۴: ۱۰) کو چھپایا۔ اُس نے کہا الدُّخُّ۔ آپ نے فرمایا: دور ہو، تو اپنی حد سے نہیں بڑھ سکتا۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! مجھے اجازت مرحمت فرمائیے کہ اس کی گردن اُڑا دوں؟ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ وہی ہے تو تم اس پر قابو نہیں پا سکتے اور اگر وہ نہیں تو اس کے قتل میں کوئی بھلائی نہیں۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت اُبی بن کعب انصاری کو لے کر اُن درختوں کے ارادے سے گئے جن میں وہ رہتا تھا۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھجور کے تنوں کی آڑ لے کر چلتے رہے۔ آپ نے یہ راہ نکالی تاکہ ابن صیاد کے دیکھنے سے پہلے ابن صیاد سے کچھ سن لیں۔ ابن صیاد اپنے بستر پر کمبل اوڑھ کر لیٹا ہوا گنگنا رہا تھا۔ ابن صیاد کی ماں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو درخت کی آڑ میں دیکھ کر کہا: اے صاف! یہ اُس کا نام ہے۔ محمد آ گئے۔ ابن صیاد رُک گیا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ چھوڑے رکھتی تو کچھ کھلتا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوتے اور اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی جو اُس کی شان کے لائق ہے۔ پھر دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: میں نے تمہیں اُس سے ڈرایا ہے اور کوئی نبی نہیں مگر اُس نے اپنی قوم کو اُس سے ڈرایا۔ بیشک حضرت نوح نے بھی اپنی قوم کو اُس سے ڈرایا لیکن میں تم سے ایک بات کہتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم سے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلَكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نہیں کہی۔ تم جان جاؤ کہ وہ کانا ہے اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔ (متفق علیہ)

۵۲۵۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَقِيَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يَعْنِي ابْنَ صَيَّادٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ هُوَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ مَا ذَا تَرَى قَالَ أَرَى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ قَالَ وَمَا تَرَى قَالَ أَرَى صَادِقَيْنِ وَكَاذِبًا أَوْ كَاذِبَيْنِ وَصَادِقًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُبِّسَ عَلَيْهِ دَعُوهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو مدینہ منورہ کے کسی راستے میں ابن صیاد ملا تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا، کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے بھی یہی کہا، کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تو اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔ تو کیا دیکھتا ہے؟ اس نے کہا کہ میں پانی پر تخت دیکھتا ہوں۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابلیس کا تخت سمندر پر ہے تو اور کیا دیکھتا ہے؟ کہا کہ میں دو سچے اور ایک جھوٹا نیز دو جھوٹے اور ایک سچا دیکھتا ہوں۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر شبہ ڈال دیا گیا ہے لہٰذا اسے چھوڑ دو۔ (مسلم)

۵۲۶۰ وَعَنْهُ أَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ فَقَالَ دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ خَالِصٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ ابن صیاد نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جنت کی مٹی کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: سفید میدہ خالص مشک جیسی۔ (مسلم)

۵۲۶۱ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَ صَيَّادٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا أَغْضَبَهُ فَانْتَفَخَ حَتَّى مَلَأَ السِّكَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ رَحِمَكَ اللَّهُ مَا أَرَدْتَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر کو مدینہ منورہ کے کسی راستے میں ابن صیاد مل گیا۔ انھوں نے اس سے کوئی بات کہی جس سے وہ ناراض ہو کر پھول گیا، یہاں تک کہ راستے کو بھر دیا۔ حضرت ابن عمر حضرت حفصہ کے پاس گئے جن تک یہ بات پہنچ گئی تھی۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔ آپ نے ابن صیاد سے کیا لینا تھا۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال غصے کی حالت میں نکلے گا ناراض کیا ہوا۔ (مسلم)

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۵۲۶۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَحِبَنِي ابْنُ صَيَّادٍ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ لِي مَا لَقِيتُ مِنَ النَّاسِ يَزْعُمُونَ أَنِّي الدَّجَّالُ أَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ لَا يُولَدُ لَهُ وَقَدْ وُلِدَ لِي أَلَيْسَ قَدْ قَالَ هُوَ كَافِرٌ وَأَنَا مُسْلِمٌ أَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا مَكَّةَ وَقَدْ أَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ وَأَنَا أُرِيدُ مَكَّةَ ثُمَّ قَالَ لِي فِي آخِرِ قَوْلِهِ أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ مَوْلِدَهُ وَمَكَانَهُ وَأَيْنَ هُوَ وَأَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ قَالَ فَلَبَسَنِي قَالَ قُلْتُ لَهُ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ قَالَ وَقِيلَ لَهُ أَيَسُرُّكَ أَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں مکہ مکرمہ تک ابن صیاد کا شریک سفر رہا۔ اُس نے مجھ سے کہا کہ مجھے لوگوں سے تکلیف پہنچتی ہے جو میرے متعلق دجال ہونے کا گمان رکھتے ہیں۔ کیا آپ نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے نہیں سُنا کہ اُس کی اولاد نہیں ہوگی جبکہ میری اولاد ہے۔ کیا انھوں نے نہیں فرمایا کہ وہ کافر ہوگا جبکہ میں مسلمان ہوں۔ کیا انھوں نے نہیں فرمایا کہ وہ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ میں داخل نہیں ہو سکے گا جبکہ میں مدینہ منورہ سے آرہا ہوں اور مکہ مکرمہ پہنچنا ہے۔ پھر اُس نے مجھ سے اپنی گفتگو کے آخر میں کہا: خدا کی قسم، میں اُس کی جائے پیدائش اور اُس کے مکان کو جانتا ہوں جہاں وہ ہے اور میں اُس کے باپ اور اُس کی ماں کو جانتا ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ اُس نے مجھے شبہ میں ڈال دیا لیکن میں نے اُس سے کہا: تیرا بیڑہ غرق ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ اُس سے کہا گیا: کیا تجھے یہ پسند ہے کہ دجال تو ہو۔ کہا کہ اگر یہ چیز میرے سپرد کی گئی تو میں ناپسند نہیں کروں گا۔ (مسلم)۔

۵۲۶۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقِيتُهُ وَقَدْ كُفِرَتْ عَيْنُهُ فَقُلْتُ مَتَى فَعَلَتْ عَيْنُكَ مَا أَرَى قَالَ لَا أَدْرِي قُلْتُ لَا تَدْرِي وَهِيَ فِي رَأْسِكَ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ خَلَقَهَا فِي عَصَاكَ قَالَ فَنَخَرَ كَأَشَدِّ نَخِيرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مجھے وہ ملا جبکہ اُس کی آنکھ سُوجی ہوئی تھی۔ میں نے کہا: تیری آنکھ کو کیا ہوا جو میں دیکھتا ہوں؟ کہا کہ مجھے نہیں معلوم۔ میں نے کہا کہ تو نہیں جانتا حالانکہ وہ تیرے سر میں ہے؟ اُس نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اُسے آپ کی لاٹھی میں پیدا کر دے۔ راوی کا بیان ہے کہ اُس نے گدھے جیسی سخت آواز نکالی جو میں نے سُنی۔ (مسلم)

۵۲۶۴ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ أَنَّ ابْنَ الصَّيَّادِ الدَّجَّالُ قُلْتُ تَحْلِفُ بِاللّٰهِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلَى ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اللہ کی قسم اُٹھاتے ہوئے دیکھا کہ ابن صیاد ہی دجال ہے۔ میں نے کہا کہ آپ اللہ کی قسم کھا رہے ہیں۔ فرمایا کہ میں نے حضرت عمر سے سُنا کہ انھوں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور یہ بات کہی اور نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکار نہ فرمایا۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۵۲۶۵ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ وَاللّٰهِ مَا أَشُكُّ أَنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ ابْنُ صَيَّادٍ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے: خدا کی قسم، مجھے اس میں شک نہیں کہ ابن صیاد ہی دجال ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

روایت کیا اسے ابوداؤد اور بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں۔

۵۲۶۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ فَقَدْنَا ابْنَ صَيَّادٍ يَوْمَ الْحَرَّةِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یوم الحرہ کے روز ابن صیاد ہم سے گم ہوگیا۔ (ابوداؤد)۔

۵۲۶۷ وَعَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ أَبُو الدَّجَّالِ ثَلٰثِيْنَ عَامًا لَا يُوْلَدُ لَهُمَا وَلَدٌ ثُمَّ يُوْلَدُ لَهُمَا غُلَامٌ أَعْوَرُ أَضْرَسُ وَأَقْلَهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ ثُمَّ نَعَتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ فَقَالَ أَبُوْهُ طُوَالٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ كَأَنَّ أَنْفَهُ مِنْقَارٌ وَأُمُّهُ امْرَأَةٌ فِرْصَانَةٌ طَوِيْلَةُ الْيَدَيْنِ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرَةَ فَسَمِعْنَا بِمَوْلُوْدٍ فِي الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ فَذَهَبْتُ أَنَا وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى أَبَوَيْهِ فَإِذَا نَعْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمَا فَقُلْنَا هَلْ لَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَا مَكَثْنَا ثَلٰثِيْنَ عَامًا لَا يُوْلَدُ لَنَا وَلَدٌ ثُمَّ وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ أَعْوَرُ أَضْرَسُ وَأَقَلُّهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمَا فَإِذَا هُوَ مُنْجَدِلٌ فِي الشَّمْسِ فِيْ قَطِيْفَةٍ وَلَهُ هَمْهَمَةٌ فَكَشَفْنَا عَنْ رَأْسِهِ فَقَالَ مَا قُلْتُمَا قُلْنَا وَهَلْ سَمِعْتَ مَا قُلْنَا قَالَ نَعَمْ تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دجال کے والدین کی تیس سال تک اولاد نہیں ہوگی۔ پھر اُن کے ہاں ایک کانا بڑے دانتوں والا لڑکا پیدا ہوگا جس کا نفع کم ہوگا۔ اُس کی آنکھیں سوئیں گی لیکن دل نہیں سوئے گا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے والدین کی نشانیاں بیان فرمائیں کہ اُس کا باپ لمبے قد کا، گم گوشت اور چونچ جیسی ناک والا ہے۔ اُس کی ماں موٹی، چوڑی چکلی اور لمبے ہاتھوں والی ہے۔ حضرت ابوبکرہ نے فرمایا ہم نے سُنا کہ مدینہ منورہ میں یہودیوں کے گھر ایک لڑکا پیدا ہوا ہے۔ پس میں اور حضرت زبیر بن العوام گئے، یہاں تک کہ اُس کے والدین کے پاس اندر داخل ہوئے تو اُن دونوں میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی نشانیاں پائی جاتی تھیں۔ ہم نے کہا، کیا تمہارا کوئی بچہ ہے؟ دونوں نے کہا کہ تیس سال ہمارے گھر اولاد نہیں ہوئی، پھر لڑکا ہوا ہے جو کانا، بڑے دانتوں والا، کم نفع والا ہے جس کی آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا۔ پس ہم اُن کے پاس سے باہر نکلنے لگے تو وہ چادر اوڑھ کر دھوپ میں لیٹا ہوا گنگنا رہا تھا۔ ہم نے اُس کے سر سے کپڑا ہٹا دیا۔ اُس نے کہا، آپ دونوں نے کیا کہا ہے؟ ہم نے کہا، کیا تُو نے ہماری بات سُن لی ہے؟ اُس نے کہا، ہاں کیونکہ میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

(ترمذی)

۵۲۶۸ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ وَلَدَتْ غُلَامًا مَمْسُوْحَةَ عَيْنٍ طَالِعَةً نَابُهُ فَأَشْفَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكُوْنَ الدَّجَّالَ فَوَجَدَهُ تَحْتَ قَطِيْفَةٍ يُهَمْهِمُ فَأَدْنَتْهُ أُمُّهُ فَقَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا أَبُو الْقَاسِمِ فَخَرَجَ مِنَ الْقَطِيْفَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں یہودیوں کے گھر ایک لڑکا پیدا ہوا ہے، بیٹھی ہوئی آنکھوں والا جس کا ایک دانت باہر نکلا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطرہ محسوس کیا کہ مبادا وہی دجال ہو۔ پس اُسے چادر اوڑھے گنگناتا ہوا پایا۔ اُس کی ماں نے آواز دی، اے عبداللہ! ابوالقاسم آگئے۔ وہ چادر سے نکل آیا تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، عورت کو کیا ہوا، اللہ اسے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لَہَا قَاتَلَہَا اللّٰہُ لَوْ تَرَکَتْہُ لَبَیَّنَ فَذَکَرَ مِثْلَ مَعْنٰی حَدِیْثِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِئْذَنْ لِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَقْتُلَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ یَّکُنْ ھُوَ فَلَسْتَ صَاحِبَہٗ اِنَّمَا صَاحِبُہٗ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ وَاِلَّا یَکُنْ ھُوَ فَلَیْسَ لَکَ اَنْ تَقْتُلَ رَجُلًا مِّنْ اَھْلِ الْعَھْدِ فَلَمْ یَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُشْفِقًا اَنَّہٗ ھُوَ الدَّجَّالُ

(رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ)

غارت کرے اگر یہ چھوڑے رکھتی تو کچھ کہتا۔ پھر حدیث ابن عمر کی طرح مثل بیان کیا۔ پس حضرت عمر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجیے کہ اسے قتل کر دوں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ وہی ہے تو تم اس کے قاتل نہیں ہو بلکہ اس کے قاتل حضرت عیسیٰ بن مریم ہیں اور اگر وہ نہیں تو ذمی کو قتل کرنے کا تمہیں حق نہیں ہے۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہمیشہ خطرہ رہا کہ مبادا وہی دجال ہو۔

(شرح السنہ)۔

بَابُ نُزُوْلِ عِیْسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول

تیسری فصل

۵۲۶۹ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَدْلًا فَیَکْسِرَ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلَ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعَ الْجِزْیَۃَ وَیَفِیْضَ الْمَالُ حَتّٰی لَا یَقْبَلَہٗ اَحَدٌ حَتّٰی تَکُوْنَ السَّجْدَۃُ الْوَاحِدَۃُ خَیْرًا مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتَابِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ الْاٰیَۃَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، عنقریب تم میں حضرت عیسیٰ حاکم عادل کی صورت میں نازل ہوں گے، پس صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کریں گے اور بے حساب مال تقسیم کریں گے یہاں تک کہ اسے کوئی قبول نہیں کرے گا۔ اس وقت ایک سجدہ دنیا اور اس کی ساری متاع سے بہتر معلوم ہوگا۔ پھر حضرت ابوہریرہ فرماتے کہ چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: اور اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہیں جو اُن کی وفات سے پہلے ایمان نہ لے آئے۔ (۴: ۱۵۹)

(متفق علیہ)

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۵۲۷۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيْبَ وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيْرَ وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ وَلَتُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ وَلَيُدْعُوْنَّ إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ خدا کی قسم، ابن مریم تم میں ضرور نازل ہوں گے حاکم عادل کی صورت میں، وہ ضرور صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کریں گے، جوان اونٹنیوں کو کھلی چھوڑ دیں گے، اُن سے محنت کا کوئی کام نہیں لیا جائے گا، دشمنی، آپس میں بغض رکھنا، ایک دوسرے سے حسد کرنا ختم ہو جائے گا۔ وہ مال کی طرف لوگوں کو بلائیں گے لیکن کوئی قبول نہیں کرے گا (مسلم) اور بخاری و مسلم کی ایک روایت میں فرمایا: تمہارا کیا حال ہوگا جب عیسیٰ بن مریم تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

۵۲۷۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقُوْلُ أَمِيْرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُوْلُ لَا إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْأُمَّةَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت کا ایک گروہ قیامت تک غلبے کے ساتھ ہمیشہ حق کی خاطر لڑتا رہے گا۔ فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے تو اُن کا امیر کہے گا: آئیے ہمیں نماز پڑھائیے۔ وہ فرمائیں گے: نہیں، تم ہی آپس میں ایک دوسرے کے امام ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ نے اِس اُمت کو عزت بخشی ہے۔

(مسلم)

دوسری فصل

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ۔

اور یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

تیسری فصل

۵۲۷۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهُ وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَأَرْبَعِيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوْتُ فَيُدْفَنُ مَعِيَ فِيْ قَبْرِيْ فَأَقُوْمُ أَنَا وَعِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فِيْ قَبْرٍ وَاحِدٍ بَيْنَ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ۔

(رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِيْ كِتَابِ الْوَفَاءِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عیسیٰ بن مریم زمین کی طرف نازل ہوں گے۔ پس شادی کریں گے اور اُن کی اولاد ہوگی اور پینتالیس سال دنیا میں رہیں گے۔ پھر وفات پائیں گے۔ وہ میرے ساتھ میری قبر میں دفن کیے جائیں گے۔ پس میں اور عیسیٰ بن مریم دونوں ایک ہی قبر سے ابوبکر اور عمر کے درمیان اُٹھیں گے۔ اسے ابن الجوزی نے کتاب الوفاء میں روایت کیا ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ وَاَنَّ مَنْ مَّاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهٗ

قُربِ قیامت اور جو مر گیا اُس کی قیامت ہو گئی

پہلی فصل

۵۲۷۳ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَ السَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُوْلُ فِيْ قَصَصِهٖ كَفَضْلِ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَلَا اَدْرِيْ اَذَكَرَهٗ عَنْ اَنَسٍ اَوْ قَالَهٗ قَتَادَةُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اور قیامت کو ان دونوں کی طرح بھیجا گیا ہے۔ شعبہ کا بیان ہے کہ میں نے قتادہ کو اُن کے وعظوں میں فرماتے ہوئے سُنا کہ جیسے ان میں ایک دوسری سے متقدم ہے۔ مجھے یہ معلوم نہیں کہ یہ بات اُنھوں نے حضرت انس سے روایت کی یا یہ قتادہ کا قول ہے۔

(متفق علیہ)

۵۲۷۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ بِشَهْرٍ تُسْئَلُوْنَنِيْ عَنِ السَّاعَةِ وَاِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَ اُقْسِمُ بِاللّٰهِ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ يَّاْتِيْ عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپ کے وفات پانے سے ایک ماہ پہلے فرماتے ہوئے سُنا: تم مجھ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہو اور اُس کا علم اللہ کے پاس ہے اور خدا کی قسم، زمین پر کوئی سانس لینے والا ایسا نہیں کہ اُس پر سو سال گزر جائیں اور اُس وقت بھی وہ زندہ ہے۔

(مسلم)

۵۲۷۵ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَاْتِيْ مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْاَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوْسَةٌ اَلْيَوْمَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آج جو زمین پر سانس لے رہے ہیں اُن میں سے کسی پر پورے سو سال نہیں گزریں گے۔ (مسلم)۔

۵۲۷۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ يَاْتُوْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْاَلُوْنَهٗ عَنِ السَّاعَةِ فَكَانَ يَنْظُرُ اِلٰى اَصْغَرِهِمْ فَيَقُوْلُ اِنْ يَّعِشْ هٰذَا لَا يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ بعض اعرابی نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے۔ آپ اُن میں سب سے کم عمر کی طرف دیکھ کر فرماتے کہ یہ بڑھاپے کو نہیں پہنچے گا کہ تم پر قیامت قائم ہو جائے گی۔

(متفق علیہ)

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

دوسری فصل

۵۲۷۷ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ فِي نَفَسِ السَّاعَةِ فَسَبَقْتُهَا كَمَا سَبَقَتْ هٰذِهٖ هٰذِهٖ وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے قیامت سے پہلے مبعوث فرمایا گیا ہے۔ میں اس سے اتنی سبقت لے گیا ہوں جتنی اس انگلی سے یہ انگلی اور آپ نے اپنی شہادت والی اور درمیانی انگشت مبارک سے اشارہ فرمایا (ترمذی)

۵۲۷۸ وَعَنْ سَعْدِ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا تَعْجِزَ أُمَّتِي عِنْدَ رَبِّهَا أَنْ يُؤَخِّرَهُمْ نِصْفَ يَوْمٍ قِيلَ لِسَعْدٍ وَكَمْ نِصْفُ يَوْمٍ قَالَ خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ میری امت اپنے رب کی بارگاہ میں اس بات سے عاجز نہیں ہوگی کہ انہیں نصف یوم کی مہلت دی جائے۔ حضرت سعد سے گزارش کی گئی کہ نصف یوم کتنا ہے؟ فرمایا کہ پانچ سو سال۔ (ابوداؤد)۔

تیسری فصل

۵۲۷۹ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ هٰذِهِ الدُّنْيَا مَثَلُ ثَوْبٍ شُقَّ مِنْ أَوَّلِهٖ إِلٰى آخِرِهٖ فَبَقِيَ مُتَعَلِّقًا بِخَيْطٍ فِي آخِرِهٖ فَيُوْشِكُ ذٰلِكَ الْخَيْطُ أَنْ يَنْقَطِعَ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس دنیا کی مثال اس کپڑے جیسی ہے جو شروع سے آخر تک پھاڑ دیا گیا ہو اور آخر میں ایک دھاگے سے لٹکا ہوا باقی رہے۔ قریب ہے کہ وہ دھاگا ٹوٹ جائے۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

بَابُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ

قیامت شریر لوگوں پر قائم ہوگی

پہلی فصل

۵۲۸۰ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ اللّٰهُ اللّٰهُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى أَحَدٍ يَقُوْلُ اللّٰهُ اللّٰهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک زمین میں اللہ اللہ کہا جائے گا۔ دوسری روایت ہے کہ ایسے کسی شخص پر قیامت قائم نہیں ہوگی جو اللہ اللہ کہے۔ (مسلم)

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۵۲۸۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ الْخَلْقِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی مگر بدترین لوگوں پر۔ (مسلم)۔

۵۲۸۲ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ اَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِی الْخَلَصَةِ وَذُو الْخَلَصَةِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِیْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ فِی الْجَاهِلِيَّةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک قبیلہ دوس کی عورتوں کے سُرین ذوالخلصہ کے گرد نہ ہلیں۔ ذوالخلصہ قبیلہ دوس کا بُت تھا جس کو دورِ جاہلیت میں وہ لوگ پوجتے تھے۔ (متفق علیہ)

۵۲۸۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى يُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ حِيْنَ اَنْزَلَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ اَنْ ذٰلِكَ تَامًّا قَالَ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَوَفّٰى كُلَّ مَنْ كَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ فَيَبْقٰى مَنْ لَا خَيْرَ فِيْهِ فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى دِيْنِ اٰبَائِهِمْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رات اور دن کا سلسلہ ختم نہیں ہوگا یہاں تک کہ لات و عزیٰ کی پھر پرستش نہ ہونے لگے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں تو سمجھتی تھی کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی: وہی ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور برحق دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے اگرچہ مشرک اُسے ناپسند کریں (۹:۳۳) کہ یہ غلبہ پوری طرح ہوگا، فرمایا کہ اس میں سے ہوگا جتنا اللہ چاہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جس سے وہ تمام مر جائیں گے جن کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا اور وہی باقی رہ جائیں گے جن میں کوئی بھلائی نہیں ہوگی۔ پس اپنے آباؤ اجداد کے دین کی طرف لوٹ جائیں گے۔ (مسلم)

۵۲۸۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَمْكُثُ اَرْبَعِيْنَ لَا اَدْرِیْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ عَامًا فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَاَنَّهٗ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَيَطْلُبُهٗ فَيُهْلِكُهٗ ثُمَّ يَمْكُثُ فِی النَّاسِ سَبْعَ سِنِيْنَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ رِيْحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقٰى عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَدٌ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ اَوْ اِيْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ حَتّٰى لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ دَخَلَ فِیْ كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَقْبِضَهٗ قَالَ فَيَبْقٰى

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال نکلے گا تو زمین میں چالیس رہے گا۔ مجھے معلوم نہیں چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا سال پس اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا گویا وہ عروہ بن مسعود جیسے ہیں۔ وہ تلاش کر کے اُسے ہلاک کر دیں گے۔ پھر وہ لوگوں میں سات سال رہیں گے۔ کسی دو کے درمیان عداوت نہیں ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا تو روئے زمین پر کوئی ایک بھی ایسا باقی نہیں رہے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی بھلائی یا ایمان ہو مگر وہ فوت ہو جائے گا، یہاں تک کہ تم میں سے کوئی پہاڑ کے کسی پتھر کے اندر بھی داخل ہوا تو وہاں بھی داخل ہو کر روح قبض کر لے گی۔ پس بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو پرندوں کی خفت اور درندوں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

شِرَارُ النَّاسِ فِي خِفَّةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ أَلَا تَسْتَجِيبُونَ فَيَقُولُونَ فَمَا تَأْمُرُنَا فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَهُمْ فِي ذَلِكَ دَارُّ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْغَى لِيتًا وَرَفَعَ لِيتًا قَالَ وَأَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوطُ حَوْضَ إِبِلِهِ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ فَيَنْبُتُ مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوا إِلَى رَبِّكُمْ وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ فَيُقَالُ أَخْرِجُوا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ مِنْ كَمْ كَمْ فَيُقَالُ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعِينَ قَالَ فَذَلِكَ يَوْمٌ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا وَذَلِكَ يَوْمٌ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذَكَرَ حَدِيثَ مُعَاوِيَةَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ فِي بَابِ التَّوْبَةِ)

کی طرح خوفناک بھی ہوں گے۔ نیکی کو جانیں گے اور نہ کسی بُرے کام کو ناپسند کریں گے۔ پس شیطان اُن کے پاس انسانی شکل میں آکر کہے گا، کیا تمہیں حیا نہیں آتی؟ وہ کہیں گے کہ آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ پس وہ انھیں بتوں کی پرستش کا حکم دے گا۔ وہ اسی حالت میں رہیں گے کہ رزق کی بہتات اور گھر بسر آرام سے ہو رہی ہو گی۔ پھر صور پھونکا جائے گا جو بھی اُسے سنے گا تو کبھی گردن جھکائے گا کبھی اُٹھائے گا۔ سب سے پہلے جو آدمی سنے گا وہ اپنے اُونٹوں کے حوض کو لیپ رہا ہو گا تو بے ہوش ہو جائے گا۔ دوسرے لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ شبنم جیسی بارش بھیجے گا جس سے لوگوں کے جسم اُگیں گے۔ پھر دوبارہ پھونکا جائے گا تو لوگ کھڑے ہو کر دیکھیں گے۔ پھر کہا جائے گا۔ اے لوگو! اپنے رب کی طرف چلو۔ انھیں ٹھہراؤ، یہ پوچھے جائیں گے۔ فرمایا جائے گا کہ جہنمیوں کے جھگڑے کو نکالو۔ عرض کی جائے گی کہ کتنے میں سے کتنے؟ فرمایا جائے گا کہ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ راوی کا بیان ہے کہ اُس وقت بچے بھی بوڑھے ہو جائیں گے۔ اور پنڈلی کھل جائے گی (مسلم) اور لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ والی حدیث معاویہ پیچھے باب التوبہ میں مذکور ہوئی۔

دوسری فصل

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي۔

یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

تیسری فصل

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّالِثِ۔

یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

بَابُ النَّفْخِ فِي الصُّوْرِ

صور پھونکے جانے کا بیان

پہلی فصل

۵۲۸۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ دونوں دفعہ صور پھونکنے کے درمیان

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اَرْبَعُوْنَ قَالُوْا یَا اَبَا هُرَیْرَةَ اَرْبَعُوْنَ یَوْمًا قَالَ اَبَیْتُ قَالُوْا اَرْبَعُوْنَ شَهْرًا قَالَ اَبَیْتُ قَالُوْا اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَبَیْتُ ثُمَّ یُنْزِلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَیَنْبُتُوْنَ كَمَا یَنْبُتُ الْبَقْلُ قَالَ وَلَیْسَ مِنَ الْاِنْسَانِ شَیْءٌ لَا یَبْلٰی اِلَّا عَظْمًا وَّاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ یُرَكَّبُ الْخَلْقُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ یَاْكُلُهُ التُّرَابُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِیْهِ یُرَكَّبُ۔

چالیس کا وقفہ ہوگا۔ لوگوں نے عرض کی کہ اے ابوہریرہ! چالیس روز کا؟ فرمایا میں میں کچھ نہیں کہتا۔ عرض گزار ہوئے کہ چالیس مہینے کا؟ فرمایا میں کچھ نہیں کہتا۔ عرض گزار ہوئے کہ چالیس سال کا؟ فرمایا میں کچھ نہیں کہتا۔ پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی نازل فرمائے گا تو یوں اگیں گے جیسے سبزہ اگتا ہے۔ حالانکہ ایک ہڈی کے سوا انسان کی کوئی چیز باقی نہیں رہی ہوگی اور وہ ریڑھ کی ہڈی ہے اور قیامت کے روز اسی پر تخلیق مکمل کر دی جائے گی (متفق علیہ) اور مسلم کی ایک روایت میں فرمایا: آدمی کی ہر چیز کو مٹی کھا جاتی ہے سوائے ریڑھ کی ہڈی کے۔ اسی پر پیدا کیا گیا تھا اور اسی پر ترکیب دیا جائے گا۔

۵۲۸۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَیَطْوِی السَّمَآءَ بِیَمِیْنِهٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَیْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

اُن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ زمین کو سمیٹ لے گا اور آسمان کو داہنے دست قدرت میں لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا: حقیقی بادشاہ میں ہوں، زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟ (متفق علیہ)۔

۵۲۸۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَطْوِی اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ثُمَّ یَاْخُذُهُنَّ بِیَدِهِ الْیُمْنٰی ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَیْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ ثُمَّ یَطْوِی الْاَرَضِیْنَ بِشِمَالِهٖ وَفِیْ رِوَایَةٍ یَاْخُذُهُنَّ بِیَدِهِ الْاُخْرٰی ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَیْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ آسمانوں کو لپیٹ لے گا۔ پھر انھیں اپنے داہنے دست قدرت میں لے کر فرمائے گا: بادشاہ میں ہوں، متکبر کہاں ہیں؟ پھر زمینوں کو اپنے بائیں دست قدرت میں لے گا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ انھیں دوسرے دست قدرت میں لے کر فرمائے گا: بادشاہ میں ہوں، جبار کہاں ہیں؟ متکبر کہاں ہیں؟ (مسلم)۔

۵۲۸۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَآءَ حِبْرٌ مِّنَ الْیَهُوْدِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلٰی اِصْبَعٍ وَالْاَرَضِیْنَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَالْمَآءَ وَالثَّرٰی وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰی اِصْبَعٍ ثُمَّ یَهُزُّهُنَّ فَیَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا اللّٰهُ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا مِّمَّا قَالَ الْحِبْرُ تَصْدِیْقًا لَّهٗ ثُمَّ قَرَاَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَ

ایک عالم نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہا: اے محمد! بیشک اللہ تعالیٰ قیامت کے روز آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھے گا، زمینوں کو دوسری انگلی پر، پہاڑوں اور درختوں کو تیسری انگلی پر، پانی، مٹی اور ساری مخلوق کو چوتھی انگلی پر۔ پھر انھیں حرکت دے کر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، میں اللہ ہوں۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس عالم کی بات سے متعجب ہو کر تصدیقاً تبسم ریز ہو گئے۔ پھر آپ نے تلاوت کی: انھوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا کہ قدر کرنے کا حق تھا اور قیامت کے روز سب زمینیں اس کے قبضے میں ہوں گی اور آسمانوں کو اپنے داہنے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

الْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دست قدرت میں لپٹے ہوئے ہونگے وہ پاک اور بلند تر ہے اس سے جس کو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔ (متفق علیہ)

۵۲۸۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ فَاَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشاد ربانی: اُس روز زمین کو دوسری زمین سے بدل دیا جائے گا اور آسمانوں (۱۴: ۴۸) کے متعلق پوچھا کہ اُس روز انسان کہاں ہوں گے؟ فرمایا کہ پل صراط پر۔ (مسلم)

۵۲۹۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز سورج اور چاند کو بے نور کر دیا جائے گا۔ (بخاری)

دوسری فصل

۵۲۹۱ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الصُّوْرِ قَدِ الْتَقَمَهُ وَاَصْغٰى سَمْعَهٗ وَحَنٰى جَبْهَتَهٗ يَنْتَظِرُ مَتٰى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے کیسے چین آئے جبکہ صور پھونکنے والے نے اُسے سنبھال رکھا ہے، کان لگائے ہوئے ہیں، پیشانی جھکائی ہوئی ہے، انتظار کر رہا ہے کہ کب پھونکنے کا حکم فرما دیا جائے، لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ یوں کہا کرو: ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔ (ترمذی)

۵۲۹۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّوْرُ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: صور ایک سینگ ہے جس میں پھونک ماری جائے گی۔ (ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

تیسری فصل

۵۲۹۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ الصُّوْرُ قَالَ وَالرَّاجِفَةُ النَّفْخَةُ الْاُوْلٰى وَالرَّادِفَةُ الثَّانِيَةُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد ربانی: جب "اَئِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ" میں پھونکا جائے گا (۷۹: ۸) فرمایا کہ وہ صور ہے۔ "اَلرَّاجِفَةُ" پہلی دفعہ کے نفخ کو کہتے ہیں اور "اَلرَّادِفَةُ" دوسری دفعہ کے نفخ کو۔ اسے بخاری نے ترجمۃ الباب میں روایت کیا ہے۔

۵۲۹۴ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الصُّوْرِ وَ قَالَ عَنْ يَمِيْنِهٖ جِبْرَائِيْلُ وَعَنْ يَسَارِهٖ مِيْكَائِيْلُ۔

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صور والے فرشتے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اُن کے دائیں جانب جبرائیل اور بائیں جانب میکائیل ہیں۔

۵۲۹۵ وَعَنْ اَبِیْ رَزِیْنِ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يُعِيْدُ اللّٰهُ الْخَلْقَ وَمَا اٰيَةُ ذٰلِكَ فِیْ خَلْقِهٖ قَالَ اَمَا مَرَرْتَ بِوَادِیْ قَوْمِكَ جَدْبًا ثُمَّ مَرَرْتَ بِهٖ يَهْتَزُّ خَضِرًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَتِلْكَ اٰيَةُ اللّٰهِ فِیْ خَلْقِهٖ كَذٰلِكَ يُحْیِ اللّٰهُ الْمَوْتٰی۔

(رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ)

(رزین)۔

حضرت ابو رزین عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عرض گزار ہوا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ مخلوق دوبارہ کس طرح زندہ کرے گا اور مخلوق میں اس کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا کیا تم قحط سالی میں اپنی قوم کی وادی سے گزرے ہو اور پھر اُن دنوں گزرے ہو جبکہ سبزہ لہلہا رہا ہو؟ عرض گزار ہوا، ہاں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں یہی نشانی ہے کہ وہ اسی طرح مُردے زندہ کردے گا۔ روایت کیا ان دونوں کو رزین نے۔

بَابُ الْحَشْرِ

حشر کا بیان

پہلی فصل

۵۲۹۶ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰی اَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ النَّقِیِّ لَيْسَ فِيْهَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز لوگوں کو سرخی مائل سفید زمین میں جمع کیا جائے گا جو میدہ کی روٹی کے مانند ہوگی۔ اس میں کسی کے لیے کوئی نشان نہیں ہوگا۔

(متفق علیہ)

۵۲۹۷ وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ وِالْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ الْاَرْضُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خُبْزَةً وَّاحِدَةً يَتَكَفَّاهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهٖ كَمَا يَتَكَفَّاُ اَحَدُكُمْ خُبْزَتَهٗ فِی السَّفَرِ نُزُلًا لِاَهْلِ الْجَنَّةِ فَاَتٰی رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَارَكَ الرَّحْمٰنُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ اَلَا اُخْبِرُكَ بِنُزُلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ بَلٰی قَالَ تَكُوْنُ الْاَرْضُ خُبْزَةً وَّاحِدَةً كَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَيْنَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحِكَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: زمین قیامت کے روز ایک روٹی ہو گی جس کو خدائے جبار اپنے دست قدرت سے تیار کرے گا جیسے تم میں سے کوئی سفر میں روٹی تیار کرتا ہے اہل جنت کی مہمانی کے لیے۔ پس یہودیوں میں سے ایک آدمی حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا: اے ابوالقاسم! خدا کرے رحمٰن آپ کو برکت دے، کیا میں آپ کو نہ بتاؤں کہ قیامت کے روز اہل جنت کی مہمانی کیا ہوگی؟ فرمایا کیوں نہیں۔ کہا کہ زمین ایک روٹی کے مانند ہوگی۔ جیسا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہماری طرف دیکھا اور تبسم ریزی فرمائی یہاں تک کہ آپ کے مبارک کیلے بھی نظر آنے لگے۔ پھر

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بِأَدْبَارِهِمْ بِالْأَمْرِ وَالنُّونُ قَالُوا وَمَا هٰذَا قَالَ ثُورٌ وَنُونٌ يَأْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُونَ أَلْفًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کہا کہ کیا میں آپ کو اُس کے سالن کے متعلق نہ بتاؤں؟ لوگوں نے کہا کہ وہ کیا ہے؟ کہا کہ گائے اور مچھلی کے جگر کے زائد حصے کو ستر ہزار افراد کھائیں گے۔ (متفق علیہ)۔

۵۲۹۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ وَاثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ وَثَلَاثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَأَرْبَعَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَعَشَرَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا وَتَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کو تین طرح اکٹھا کیا جائے گا: رغبت کرنے والے، ڈرنے والے، ایک اونٹ پر دو، ایک اونٹ پر تین، ایک اونٹ پر چار اور ایک اونٹ پر دس۔ باقی کو آگ اکٹھا کرے گی اور اُن کے ساتھ قیلولہ کرے گی جہاں وہ کریں گے، اُن کے ساتھ رات گزارے گی جہاں وہ گزریں گے، اُن کے ساتھ صبح کرے گی جہاں وہ کریں گے اور اُن کے ساتھ شام کرے گی جہاں وہ کریں گے۔ (متفق علیہ)

۵۲۹۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ وَأَوَّلُ مَنْ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِبْرَاهِيمُ وَإِنَّ أُنَاسًا مِنْ أَصْحَابِي يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ أُصَيْحَابِي أُصَيْحَابِي فَيُقَالُ إِنَّهُمْ لَنْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ إِلٰى قَوْلِهِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ننگے پاؤں، ننگے جسم اور ختنہ کے بغیر اٹھائے جاؤ گے۔ پھر آپ نے تلاوت کی، جیسے ہم نے پہلی خلقت کو شروع کیا، دوبارہ بھی کریں گے، یہ ہم نے وعدہ کیا ہے، بیشک ہم کرنے والے ہیں (۲۱:۱۰۴) اور قیامت میں جن کو سب سے پہلے لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم ہوں گے اور میرے کچھ ساتھیوں کو بائیں جانب سے پکڑا جائے گا۔ میں کہوں گا کہ یہ تو میرے ساتھی ہیں، میرے ساتھی ہیں۔ فرمایا جائے گا کہ جب سے یہ جدا ہوئے ہمیشہ اپنی ایڑیوں پر پھرتے ہی رہے۔ میں وہی کہوں گا جو عبد صالح (حضرت عیسیٰ) نے کہا تھا کہ میں ان پر گواہ تھا جب تک ان میں رہا... بیشک تو غالب حکمت والا ہے۔ (۵:۱۱۷) (متفق علیہ)

۵۳۰۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے روز لوگوں کو ننگے پاؤں، ننگے جسم اور ختنہ کے بغیر اکٹھا کیا جائے گا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! مرد اور عورتیں اکٹھے ایک دوسرے کو دیکھتے ہوں گے؟ فرمایا: اے عائشہ! بات اس سے زیادہ سخت ہے کہ کسی کی طرف دیکھا جائے۔ (متفق علیہ)

۵۳۰۱ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ

حضرت ... رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی عرض

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَلَيْسَ الَّذِيْ اَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۳۰۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقٰى اِبْرَاهِيْمُ اَبَاهُ اٰزَرَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلٰى وَجْهِ اٰزَرَ قَتَرَةٌ وَّغَبَرَةٌ فَيَقُوْلُ لَهٗ اِبْرَاهِيْمُ اَلَمْ اَقُلْ لَكَ لَا تَعْصِنِيْ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَبُوْهُ فَالْيَوْمَ لَا اَعْصِيْكَ فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ يَا رَبِّ اِنَّكَ وَعَدْتَّنِيْ اَنْ لَّا تُخْزِيَنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ فَاَيُّ خِزْيٍ اَخْزٰى مِنْ اَبِي الْاَبْعَدِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنِّيْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ يُقَالُ يٰٓاِبْرَاهِيْمُ انْظُرْ مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ فَيَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ بِذِيْخٍ مُّتَلَطِّخٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهٖ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۳۰۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْاَرْضِ سَبْعِيْنَ ذِرَاعًا وَّيُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ اٰذَانَهُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۳۰۴ وَعَنِ الْمِقْدَادِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيْلٍ فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّكُوْنُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّكُوْنُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّكُوْنُ اِلٰى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّلْجِمُهُمُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ اِلٰى فِيْهِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۳۰۵ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ

گزارہ ہوا:۔ یا نبی اللہ! قیامت کے روز کافر کو اُس کے منہ کے بل کیسے اُٹھایا جائے گا؟ فرمایا کہ جس نے اُسے دنیا میں دو ٹانگوں پر چلایا کیا وہ اس بات قدرت نہیں رکھتا کہ قیامت کے روز اُسے منہ کے بل چلا دے؟

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ حضرت ابراہیم کو اُن کا باپ (چچا) قیامت کے روز ملے گا کہ اُس کے چہرے پر سیاہی اور گرد و غبار ہوگی حضرت ابراہیم کہیں گے کہ میں نے تجھ سے نہیں کہا تھا کہ میری نافرمانی نہ کر۔ اُن کا چچا اُن سے کہے گا:۔ آج میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ حضرت ابراہیم عرض کریں گے:۔ اے رب! تُو نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ قیامت کے روز مجھے رسوا نہیں کروں گا۔ اس سے بڑھ کر کونسی رسوائی ہے کہ میرا چچا تیری رحمت سے دُور ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا:۔ میں نے کافروں پر جنت حرام فرما دی ہے۔ پھر حضرت ابراہیم سے فرمایا جائے گا کہ اپنے پیروں کے نیچے دیکھو۔ وہ دیکھیں گے کہ کیچڑ میں لتھڑا ہوا ایک بھیڑیا ہے پس اُسے پیروں سے پکڑ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا (بخاری)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قیامت کے روز لوگوں کا پسینہ بہے گا یہاں تک کہ ستر گز تک پہنچ جائے گا اور انھیں لگام لگائے گا، یہاں تک کہ کانوں تک پہنچ جائے گا۔

(متفق علیہ)

حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا:۔ قیامت کے روز سورج مخلوق سے قریب ہو جائے گا، یہاں تک کہ ایک میل کے فاصلے پر ہوگا۔ لوگ اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں غرق ہوں گے۔ پس وہ کسی کے ٹخنوں تک ہوگا اور اُن میں سے بعض کے گھٹنوں تک اور اُن میں سے بعض کی کمر تک اور اُن میں سے بعض کو پسینے نے لگام لگائی ہوگی اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دستِ اقدس سے دہن مبارک کی طرف اشارہ کیا۔

(مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا اٰدَمُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِيْ يَدَيْكَ قَالَ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ فَعِنْدَهٗ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا فَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَيُّنَا ذَالِكَ الْوَاحِدُ قَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا وَمِنْ يَّاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ اَلْفٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا قَالَ مَا اَنْتُمْ فِي النَّاسِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِيْ جِلْدِ ثَوْرٍ اَبْيَضَ اَوْ كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءَ فِيْ جِلْدِ ثَوْرٍ اَسْوَدَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم! عرض گزار ہوں گے کہ میں تیرے لیے حاضر و مستعد ہوں اور ہر بھلائی تیرے قبضے میں ہے۔ فرمائے گا کہ جہنم کا حصہ نکالو۔ عرض گزار ہوں گے کہ جہنم کا حصہ کیا ہے؟ فرمائے گا کہ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ اُس وقت بچے بوڑھے ہو جائیں گے۔ حاملہ حمل گرا دے گی اور تو لوگوں کو بیہوش دیکھے گا، حالانکہ وہ بے ہوش نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم میں سے وہ ایک کون ہوگا؟ فرمایا تمہیں بشارت ہو کہ تم میں سے ایک اللہ یاجوج و ماجوج سے ہزار ہوں گے۔ پھر فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں اُمید رکھتا ہوں کہ تم اہل جنت کا چوتھائی ہو گے۔ پس ہم نے تکبیر کہی۔ فرمایا میں اُمید رکھتا ہوں کہ تم اہل جنت کا تہائی ہو گے۔ پس ہم نے تکبیر کہی۔ فرمایا میں اُمید رکھتا ہوں کہ تم اہل جنت کا نصف ہو گے۔ پس ہم نے تکبیر کہی۔ فرمایا کہ تم لوگوں میں یوں ہو گے جیسے سفید بیل کی جلد پر سیاہ بال یا سیاہ بیل کی جلد پر سفید بال۔

(متفق علیہ)

۵۳۰۶ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهٖ فَيَسْجُدُ لَهٗ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَةٍ وَيَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِيَاءً وَّسُمْعَةً فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ فَيَعُوْدُ ظَهْرُهٗ طَبَقًا وَّاحِدًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ہمارا رب اپنی قدرت کی پنڈلی کھولے گا تو ہر مؤمن اُس کے لیے سجدہ کرے گا اور ہر مؤمنہ اور وہ باقی رہ جائیں گے جو دکھاوے یا شہرت کے لیے دنیا میں سجدہ کرتے تھے۔ وہ سجدے میں جانا چاہیں گے لیکن اُن کی کمر تختہ بن جائے گی۔ (متفق علیہ)

۵۳۰۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَاْتِيَنَّ الرَّجُلُ الْعَظِيْمُ السَّمِيْنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَقَالَ اقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک بہت ہی موٹا شخص حاضر ہوگا جس کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مچھر کے پر برابر بھی وزن نہیں ہوگا اور فرمایا کہ یہ تلاوت کرو: ہم قیامت کے روز اُس کے لیے کوئی وزن قائم نہیں کریں گے۔ (۱۸: ۱۰۵۔ متفق علیہ)

دوسری فصل

۵۳۰۸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی: اُس روز زمین اپنی خبریں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

أَخْبَارَهَا قَالَ أَتَدْرُوْنَ مَا أَخْبَارُهَا قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ أَخْبَارَهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ وَّأَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا أَنْ تَقُوْلَ عَمِلَ عَلَيَّ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَهٰذِهٖ أَخْبَارُهَا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ)

بیان کرے گی (۹۹:۴) فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اُسکی خبریں کیا ہیں؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا اُس کی خبریں یہ ہیں کہ اُس کی پیٹھ پر ہر مرد اور عورت نے جو عمل کیے ہوں گے اُن کی گواہی دے گی اور کہے گی کہ مجھ پر فلاں فلاں روز فلاں فلاں کام کیے تھے یہی اُس کی خبریں ہیں۔ روایت کیا اسے احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۵۳۰۹ — ۱۳ — وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَمُوْتُ إِلَّا نَدِمَ قَالُوْا وَمَا نَدَامَتُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ أَنْ لَّا يَكُوْنَ ازْدَادَ وَإِنْ كَانَ مُسِيْئًا نَدِمَ أَنْ لَّا يَكُوْنَ نَزَعَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مرنے والا ایسا نہیں جو نادم ہو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ اس بات پر ندامت ہوتی ہے؟ فرمایا اگر وہ نیک ہے تو اس بات پر نادم ہوتا ہے کہ زیادہ نیکیاں کیوں نہ کیں اور اگر بُرا ہے تو نادم ہوتا ہے کہ بُرائی کیوں نہ چھوڑی۔ (ترمذی)

۵۳۱۰ — ۱۴ — وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَةَ أَصْنَافٍ صِنْفًا مُّشَاةً وَصِنْفًا رُكْبَانًا وَصِنْفًا عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَمْشُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قَالَ إِنَّ الَّذِيْ أَمْشَاهُمْ عَلٰى أَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلٰى أَنْ يُّمْشِيَهُمْ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ أَمَا إِنَّهُمْ يَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَّشَوْكٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز لوگوں کو تین طریقوں پر اکٹھا کیا جائے گا۔ ایک قسم پیدل دوسری قسم سوار، اور تیسری قسم اپنے چہروں کے بل۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! اپنے چہروں کے بل کیسے چلیں گے؟ فرمایا کہ جس نے انھیں قدموں سے چلایا وہ قدرت رکھتا ہے کہ انھیں اُن کے چہروں کے بل چلا دے مگر وہ اپنے چہروں کے ساتھ ہر بلندی اور کانٹے سے بچیں گے۔ (ترمذی)

۵۳۱۱ — ۱۵ — وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ أَنْ يَّنْظُرَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ كَأَنَّهٗ رَأْيُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَأْ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَإِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ وَإِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو یہ پسند کرتا ہے کہ قیامت کے دن کو یوں دیکھے جیسے گویا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے تو اُسے چاہیے کہ سورۂ تکویر، سورۂ انفطار اور سورۂ انشقاق پڑھے۔ (احمد، ترمذی)

تیسری فصل

۵۳۱۲ — ۱۶ — عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ إِنَّ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيْ أَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُوْنَ ثَلٰثَةَ أَفْوَاجٍ فَوْجًا رَاكِبِيْنَ طَاعِمِيْنَ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صادق و مصدوق صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: لوگ تین فوجوں کی شکل میں اکٹھے کیے جائیں گے۔ ایک فوج والے سوار، آرام میں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

كَاسِيَةً وَفَوْجًا يَسْحَبُهُمُ الْمَلٰئِكَةُ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ وَفَوْجًا يَمْشُوْنَ وَيَسْعَوْنَ وَيُلْقِي اللّٰهُ الْآفَةَ عَلَى الظَّهْرِ فَلَا يَبْقٰى حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ لَتَكُوْنُ لَهُ الْحَدِيْقَةُ يُعْطِيْهَا بِدَابَّةِ الْقَتَبِ لَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا۔
(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

لباس پہنے ہوئے ہوں گے۔ دوسری فوج والوں کو فرشتے اُن کے چہروں کے بل گھسیٹتے ہوں گے اور آگ انہیں اکٹھا کرے گی۔ تیسری فوج وہ ہے جو چلتے اور دوڑتے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ سواریوں پر آفت ڈال دے گا کہ کوئی باقی نہیں رہے گی یہاں تک کہ کسی کے پاس اگر باغ ہو اور سواری کے قابل جانور کے بدلے دے تب بھی قادر نہیں ہوگا۔
(نسائی)

بَابُ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ وَالْمِيْزَانِ

حساب، بدلے اور میزان کا بیان

پہلی فصل

۵۳۱۳ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا هَلَكَ قُلْتُ اَوَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيْرًا فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكَ الْعَرْضُ وَلٰكِنْ مَنْ نُوْقِشَ فِي الْحِسَابِ يَهْلِكْ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی ایسا نہیں جس سے قیامت کے روز حساب لیا گیا مگر وہ ہلاک ہوگیا۔ میں عرض گزار ہوئی: کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا کہ عنقریب اُس سے آسانی کے ساتھ حساب لیا جائے گا (۸۴: ۸) فرمایا کہ یہ صرف پیش ہونا ہے اور جس سے حساب کے وقت پوچھ گچھ ہوئی وہ ہلاک ہو جائے گا۔ (متفق علیہ)

۵۳۱۴ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ وَلَا حِجَابٌ يَحْجُبُهُ فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهٖ وَيَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی ایک بھی نہیں مگر عنقریب وہ اپنے رب سے کلام کرے گا جبکہ اُس کے اور رب کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا اور نہ پردہ جو اُسے چھپالے۔ پس وہ اپنے دائیں جانب نظر اٹھائے گا تو نہیں دیکھے گا مگر وہی اعمال جو آگے بھیجے اور اپنے بائیں جانب نظر اٹھائے گا تو نہیں دیکھے گا مگر وہی اعمال جو آگے بھیجے اور اپنے سامنے نظر کرے گا تو نہیں دیکھے گا اپنے سامنے مگر آگ، لہٰذا آگ سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دے کر۔ (متفق علیہ)

۵۳۱۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهٗ وَيَسْتُرُهٗ فَيَقُوْلُ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ مؤمن کو اپنا قرب بخشے گا اور اپنا پردہ ڈال کر اُسے چھپالے گا اور فرمائے گا: کیا تو فلاں گناہ کو

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

كَذَا أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ أَيْ رَبِّ حَتَّى قَرَّرَهُ بِذُنُوبِهِ وَرَأَى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ قَدْ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطَى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُونَ فَيُنَادَى بِهِمْ عَلَى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جانتا ہے؟ کیا تو فلاں گناہ کو جانتا ہے؟ وہ عرض کرے گا: اے رب! ہاں یہاں تک کہ اپنے سارے گناہوں کا اقرار کرے گا اور اپنے دل میں سمجھے گا کہ وہ ہلاک ہو گیا۔ فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیری پردہ پوشی فرمائی آج تیرے گناہوں کو معاف کرتا ہوں۔ پس اُسے نیکیوں کی کتاب دے دی جائے گی۔ جبکہ کافروں اور منافقوں کے متعلق ساری مخلوق کے سامنے اعلان فرمایا جائے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کے متعلق جھوٹ کہا۔ لہٰذا آگاہ رہو کہ ظالموں پر خدا کی لعنت ہے۔

(متفق علیہ)

۵۳۱۶ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دَفَعَ اللَّهُ إِلَى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُولُ هَذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قیامت کا روز ہو گا تو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی تحویل میں ایک یہودی یا نصرانی کو دے کر فرمائے گا: یہ جہنم سے تیرا فدیہ ہے۔ (مسلم)۔

۵۳۱۷ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِنُوحٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهُ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ يَا رَبِّ فَتُسْئَلُ أُمَّتُهُ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُولُونَ مَا جَاءَنَا مِنْ نَذِيرٍ فَيُقَالُ مَنْ شُهُودُكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ فَتَقَالُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُجَاءُ بِكُمْ فَتَشْهَدُونَ أَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تھے کہ آپ ہنسے اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں کیوں ہنس رہا ہوں؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ ایک مخاطبے کے باعث جو بندہ اپنے رب سے کرے گا۔ کہے گا کہ اے رب! کیا تو نے ظلم کے باوجود مجھے امان نہیں دی؟ فرمائے گا: کیوں نہیں۔ عرض کرے گا کہ میں جائز نہیں سمجھتا مگر گواہی دینے والا

۵۳۱۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مِمَّا أَضْحَكُ قَالَ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ يَقُولُ يَا رَبِّ أَلَمْ تُجِرْنِي مِنَ الظُّلْمِ قَالَ يَقُولُ بَلَى قَالَ فَيَقُولُ فَإِنِّي لَا أُجِيزُ عَلَى نَفْسِي إِلَّا شَاهِدًا مِنِّي

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

قَالَ فَيَقُوْلُ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيْدًا وَّبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ شُهُوْدًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ فَيُقَالُ لِاَرْكَانِهٖ انْطِقِيْ قَالَ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِهٖ ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكَلَامِ قَالَ فَيَقُوْلُ بُعْدًا لَّكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ اُنَاضِلُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

تجھ سے ہو۔ فرمائے گا کہ آج تیری جان ہی تیرے اوپر گواہی کے لیے کافی ہے۔ اور کراماً کاتبین کی گواہی بھی دیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی۔ پس اس کے اعضاء سے بولنے کے متعلق کہا جائے گا تو وہ اس کے اعمال بیان کریں گے۔ پھر اسے بولنے والا کر دیا جائے گا تو کہے گا تمہارا خانہ خراب ہو، میں تو تمہاری طرف سے جھگڑ رہا تھا۔

(مسلم)

۵۳۱۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيْرَةِ لَيْسَتْ فِيْ سَحَابَةٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِيْ سَحَابَةٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ اِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ اَحَدِهِمَا قَالَ فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُوْلُ اَيْ فُلْ اَلَمْ اُكْرِمْكَ وَ اُسَوِّدْكَ وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَ الْاِبِلَ وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُوْلُ بَلٰى قَالَ فَيَقُوْلُ اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِيَّ فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ فَاِنِّيْ قَدْ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِيْ ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِيَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُوْلُ لَهٗ مِثْلَ ذَالِكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اٰمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرَسُوْلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيُثْنِيْ بِخَيْرٍ مَّا اسْتَطَاعَ فَيَقُوْلُ هٰهُنَا اِذًا ثُمَّ يُقَالُ الْاٰنَ نَبْعَثُ شَاهِدًا عَلَيْكَ وَيَتَفَكَّرُ فِيْ نَفْسِهٖ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْهَدُ عَلَيَّ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ وَيُقَالُ لِفَخِذِهِ انْطِقِيْ فَتَنْطِقُ فَخِذُهٗ وَلَحْمُهٗ وَعِظَامُهٗ بِعَمَلِهٖ وَذَالِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَّفْسِهٖ وَذَالِكَ الْمُنَافِقُ وَذَالِكَ الَّذِيْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذَكَرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِيَ الْجَنَّةَ فِيْ بَابِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیا قیامت کے روز ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ فرمایا کہ دوپہر کے وقت سورج کو دیکھنے میں جبکہ بادلوں میں نہ ہو تم کوئی تردد کرتے ہو؟ عرض گزار ہوئے نہیں۔ فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم اپنے رب کے دیکھنے میں تردد نہیں کرو گے۔ جیسے اپنے کسی فرد کو دیکھنے میں تردد نہیں کرتے۔ پس ایک بندے سے ملے گا اور کہے گا: بتا کیا میں نے تجھے عزت نہ بخشی، سرداری نہ دی، بیوی عطا نہ فرمائی نیز گھوڑے اور اونٹ تیرے تابع کیے اور سردار بنایا کہ تو چوتھائی حصہ لیتا رہا۔ عرض کرے گا: کیوں نہیں۔ فرمائے گا: کیا تو مجھ سے ملنے کا گمان رکھتا تھا؟ عرض کرے گا، نہیں۔ فرمائے گا کہ میں تجھے بھلائے رکھا جیسے تو نے مجھے بھلایا۔ پھر دوسرے سے ملاقات کرے گا اور اسی طرح گفتگو ہوگی۔ پھر تیسرے سے ملاقات کرے گا اور اس سے بھی اسی طرح کہے گا۔ وہ عرض کرے گا اے رب! میں تجھ پر ایمان لایا اور تیری کتاب پر اور تیرے رسول پر اور نماز پڑھی اور روزے رکھے اور خیرات کی اور طاقت کے مطابق اپنی خوبیاں بیان کرے گا۔ فرمائے گا کہ ٹھہر جا۔ فرمایا جائے گا کہ ہم ابھی تیرے گواہ لاتے ہیں۔ وہ اپنے دل میں سوچے گا کہ میرے اوپر کون گواہی دے گا؟ پس اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کی ران سے بولنے کے متعلق کہا جائے گا، پس اس کی ران کا گوشت اور اس کی ہڈیاں اس کے اعمال بیان کریں گی اور یہ اس لیے کہ وہ اپنا عذر خود ختم کر دے کیونکہ وہ منافق ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے (مسلم) اور یدخل امتی الجنۃ والی حدیث ابوہریرہ پیچھے باب التوکل میں حضرت ابن عباس کی روایت سے مذکور ہوئی۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

التوکل برواية ابن عباس۔

دوسری فصل

۵۳۲۰ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَعَدَنِیْ رَبِّیْ اَنْ یُّدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعِیْنَ اَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَیْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ کُلِّ اَلْفٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا وَثَلٰثُ حَثَیَاتِ رَبِّیْ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت کے ستر ہزار افراد کو حساب اور عذاب کے بغیر جنت میں داخل فرمائے گا اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے اور میرے رب کی تین لپیں الگ۔

(احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۵۳۲۱ وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعْرَضُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ثَلٰثَ عَرَضَاتٍ فَاَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَمَعَاذِیْرُ وَاَمَّا الْعَرْضَةُ الثَّالِثَةُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَطِیْرُ الصُّحُفُ فِی الْاَیْدِیْ فَاٰخِذٌ بِیَمِیْنِهٖ وَاٰخِذٌ بِشِمَالِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ لَا یَصِحُّ هٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ قِبَلِ اَنَّ الْحَسَنَ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی۔

حسن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز لوگوں کو تین دفعہ پیش کیا جائے گا۔ پس دو پیشیاں تو جھگڑنے اور عذر پیش کرنے کے لیے ہوں گی اور تیسری پیشی کے وقت نامۂ اعمال اڑائے جائیں گے جنھیں کوئی دائیں ہاتھ میں اور کوئی بائیں ہاتھ میں پکڑے گا۔ روایت کیا اسے احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث صحیح نہیں کہ حسن بصری کا ابوہریرہ سے سماع نہیں ہے اور بعض نے حسن سے اسے ابوموسیٰ کے واسطے سے روایت کیا ہے۔

۵۳۲۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ سَیُخَلِّصُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِیْ عَلٰی رُؤُسِ الْخَلَائِقِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَیَنْشُرُ عَلَیْهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ سِجِلًّا کُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَتُنْکِرُ مِنْ هٰذَا شَیْئًا اَظَلَمَكَ کَتَبَتِیَ الْحَافِظُوْنَ فَیَقُوْلُ لَا یَا رَبِّ فَیَقُوْلُ اَفَلَكَ عُذْرٌ فَقَالَ لَا یَا رَبِّ فَیَقُوْلُ بَلٰی اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً وَاِنَّهٗ لَا ظُلْمَ عَلَیْكَ الْیَوْمَ فَتُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِیْهَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَیَقُوْلُ احْضُرْ وَزْنَكَ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے روز میری امت کے ایک آدمی کو ساری مخلوق کے سامنے اپنے سامنے بلائے گا۔ پس اس کے سامنے ننانوے دفتر پھیلائے جائیں گے جبکہ ہر دفتر حدِ نظر تک ہوگا۔ پھر فرمائے گا کہ تو ان میں سے کسی بات کا انکار کرتا ہے؟ کیا میرے لکھنے والوں نے تجھ پر ظلم کیا ہے؟ عرض گزار ہوگا کہ یا رب! نہیں۔ فرمائے گا کہ کیا تیرا کوئی عذر ہے؟ عرض کرے گا: اے رب! نہیں۔ فرمائے گا کیوں نہیں، تیری ہمارے پاس ایک نیکی ہے اور آج کسی پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ پس ایک چھٹی نکال لی جائے گی جس میں اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ لکھا ہوا ہوگا۔ فرمایا جائے گا کہ میزان پر حاضر ہو جا۔ عرض گزار ہوگا کہ اے رب! اتنے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ فَيَقُوْلُ إِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِيْ كَفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِيْ كَفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

دفتروں کے سامنے یہ چٹھی کیا ہے؟ فرمائے گا کہ تجھ پر ظلم نہیں کیا جائے گا پس دفتر ہلکے رہ جائیں گے اور چٹھی بھاری ہو جائے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نام سے وزنی کوئی چیز نہیں ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

۵۳۲۳ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتِ النَّارَ فَبَكَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ فَهَلْ تَذْكُرُوْنَ أَهْلِيْكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا فِيْ ثَلٰثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ أَحَدٌ أَحَدًا عِنْدَ الْمِيْزَانِ حَتّٰى يَعْلَمَ أَيَخِفُّ مِيْزَانُهُ أَمْ يَثْقُلُ وَعِنْدَ الْكِتَابِ حِيْنَ يُقَالُ هَاؤُمُ اقْرَءُوْا كِتَابِيَهْ حَتّٰى يَعْلَمَ أَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهُ أَفِيْ يَمِيْنِهِ أَمْ فِيْ شِمَالِهِ أَمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِهِ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ إِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جہنم کا ذکر کیا اور رونے لگیں۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں کس چیز نے رُلایا؟ عرض گزار ہوئیں کہ میں نے جہنم کا ذکر کیا تو رونا آگیا کیا آپ قیامت میں اپنے گھر والوں کو یاد رکھیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین مقامات پر کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا۔ میزان پر جب تک یہ نہ جانے کہ اُس کی تول ہلکی رہی یا بھاری۔ دوسرے نامۂ اعمال کے وقت جبکہ کہا جائے گا کہ آؤ میری کتاب پڑھو، جب تک یہ نہ جان لے کہ اُس کی کتاب کہاں واقع ہوتی ہے دائیں ہاتھ میں یا بائیں میں یا پیٹھ کے پیچھے سے۔ تیسرے پُلصراط کے پاس جبکہ وہ جہنم کی پشت پر رکھ دیا جائے گا۔ (ابو داؤد)۔

تیسری فصل

۵۳۲۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لِيْ مَمْلُوْكِيْنَ يَكْذِبُوْنَنِيْ وَيَخُوْنُوْنَنِيْ وَيَعْصُوْنَنِيْ وَأَشْتِمُهُمْ وَأَضْرِبُهُمْ فَكَيْفَ أَنَا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يُحْسَبُ مَا خَانُوْكَ وَعَصَوْكَ وَكَذَبُوْكَ وَعِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ كَفَافًا لَا لَكَ وَلَا عَلَيْكَ وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ دُوْنَ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَّكَ وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوْبِهِمْ اقْتُصَّ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ وَجَعَلَ يَهْتِفُ وَيَبْكِيْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَقْرَأُ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے آکر بیٹھ گیا اور عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میرے کئی غلام ہیں جو مجھ سے جھوٹ بولتے ہیں، مجھ سے خیانت کرتے ہیں اور میری نافرمانی کرتے ہیں۔ میں انہیں گالیاں دیتا اور مارتا ہوں۔ اُن کے سلسلے میں میرا کیا حال ہوگا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قیامت کا روز ہوگا تو اُس سے حساب لیا جائے گا جو اُس نے تمہاری خیانت اور نافرمانی کی اور تم سے جھوٹ بولا اور تمہارے اُسے سزا دینے کا بھی۔ اگر تمہاری سزا اُس کے گناہوں جتنی رہی تو بات برابر ہوئی، نہ تمہیں ثواب ملے گا اور نہ عذاب۔ اگر تمہارا سزا دینا اُس کے گناہوں سے کم رہا تو باقی کا تمہیں حق ملے گا اور اگر تمہارا سزا دینا اُس کے گناہوں سے زائد ہوا تو زائد سزا کا تم سے بدلہ لیا جائے گا۔ وہ آدمی ایک طرف ہو کر چلّانے اور رونے لگا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ کیا تم اس

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

نَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حَاسِبِيْنَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَجِدُ لِيْ وَلِهٰؤُلَاءِ شَيْئًا خَيْرًا مِّنْ مُفَارَقَتِهِمْ اُشْهِدُكَ اَنَّهُمْ كُلَّهُمْ اَحْرَارٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

پس کسی جان پر ذرا بھی ظلم نہیں کیا جائے گا اور اگر رائی کے دانے برابر بھی کوئی عمل کیا ہوگا تو اسے لے کر حاضر ہوگا اور ہم کافی ہیں حساب لینے والے (۲۱:۴۷) وہ آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھے تو ان کی جدائی سے زیادہ اور کسی چیز میں بھلائی نظر نہیں آتی۔ میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ وہ سب آزاد ہیں۔ (ترمذی)۔

۵۳۲۵ وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَسِيْرًا قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الْحِسَابُ الْيَسِيْرُ قَالَ اَنْ يَّنْظُرَ فِيْ كِتَابِهٖ فَيَتَجَاوَزَ عَنْهُ اِنَّهٗ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ يَا عَائِشَةُ هَلَكَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی ایک نماز میں کہتے ہوئے سُنا: اے اللہ! مجھ سے آسانی کے ساتھ حساب لینا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا نبی اللہ! آسان حساب کیا ہے؟ فرمایا جبکہ اُس کی کتاب میں دیکھ کر درگزر فرمائے۔ کیونکہ اے عائشہ! جو قتِ حساب جس سے پوچھ گچھ ہوئی وہ ہلاک ہوگیا۔ (احمد)

۵۳۲۶ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخْبِرْنِيْ مَنْ يَّقْوٰى عَلَى الْقِيَامِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فَقَالَ يُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ عَلَيْهِ كَالصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: مجھے مطلع فرمایئے کہ قیامت کے روز اُس قیام کی کس میں طاقت ہوگی جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس روز انسان ربّ العالمین کے لیے کھڑے ہوں گے (۸۳:۶) فرمایا کہ وہ مؤمن پر ہلکا کر دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ ایسے ہوگا جیسے فرض نماز کے لیے۔

۵۳۲۷ وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ مَا طُوْلُ هٰذَا الْيَوْمِ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهٗ لَيُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَهْوَنَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ يُصَلِّيْهَا فِي الدُّنْيَا۔ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُس روز کے متعلق دریافت کیا گیا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے کہ اُس دن کی لمبائی کتنی ہوگی؟ فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے وہ مؤمن پر اتنا ہلکا کر دیا جائے گا کہ اُس پر فرض نماز سے بھی آسان ہوگا جتنی دیر میں وہ دنیا کے اندر پڑھے۔ روایت کیا ان دونوں حدیثوں کو بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں۔

۵۳۲۸ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ فَيَقُوْلُ اَيْنَ الَّذِيْنَ كَانَتْ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ فَيَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِيْلٌ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ اِلَى الْحِسَابِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز لوگوں کو ایک ہی چٹیل میدان میں جمع کیا جائے گا۔ پس ایک منادی کرنے والا اعلان کرے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو اپنی کروٹوں کو بستروں سے جدا رکھتے تھے۔ وہ کھڑے ہوں گے اور تھوڑے ہوں گے۔ پس حساب کے بغیر جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر تمام لوگوں کو حساب کی طرف جانے کا حکم دیا جائے گا۔ روایت کیا اسے بیہقی نے شعب الایمان میں۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بَابُ الْحَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ

حوضِ کوثر اور شفاعت کا بیان

پہلی فصل

۵۳۲۹ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا اَسِيْرُ فِي الْجَنَّةِ اِذَا اَنَا بِنَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ قُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ اَعْطَاكَ رَبُّكَ فَاِذَا طِيْنُهُ مِسْكٌ اَذْفَرُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جبکہ میں جنت کی سیر کر رہا تھا تو ایک نہر پر پہنچا جس کے کنارے اندر سے خالی موتیوں کے تھے۔ میں نے کہا کہ اے جبرائیل! یہ کیا ہے؟ کہا کہ یہ وہ کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔ اس کی مٹی خالص مشک ہے۔ (بخاری)

۵۳۳۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِيْ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ وَمَاؤُهُ اَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيْحُهُ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيْزَانُهُ كَنُجُوْمِ السَّمَآءِ مَنْ يَشْرَبُ مِنْهَا فَلَا يَظْمَأُ اَبَدًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا حوض ایک مہینے کی مسافت تک ہے۔ اس کے زاویے برابر ہیں۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور اس کی خوشبو مشک سے بھی پاکیزہ ہے اور اس کے آبخورے آسمان کے تاروں جیسے ہیں جو اس سے ایک دفعہ پی لے اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ (متفق علیہ)۔

۵۳۳۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ حَوْضِيْ اَبْعَدُ مِنْ اَيْلَةَ مِنْ عَدَنٍ لَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ بِاللَّبَنِ وَلَاٰنِيَتُهُ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُوْمِ وَاِنِّيْ لَاَصُدُّ النَّاسَ عَنْهُ كَمَا يَصُدُّ الرَّجُلُ اِبِلَ النَّاسِ عَنْ حَوْضِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَعْرِفُنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ نَعَمْ لَكُمْ سِيْمَاءُ لَيْسَتْ لِاَحَدٍ مِّنَ الْاُمَمِ تَرِدُوْنَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ عَنْ اَنَسٍ قَالَ تُرٰى فِيْهِ اَبَارِيْقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سُئِلَ عَنْ شَرَابِهٖ فَقَالَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا حوض اس سے لمبا ہے جتنا ایلہ سے عدن کا فاصلہ ہے۔ وہ برف سے زیادہ سفید اور شہد ملے دودھ سے زیادہ شیریں ہے۔ اس کے برتن آسمان کے تاروں سے تعداد میں زیادہ ہیں۔ میں اس سے لوگوں کو روکوں گا جیسے آدمی اپنے حوض سے لوگوں کے اونٹوں کو روکتا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول! کیا اس روز آپ ہمیں پہچانیں گے؟ فرمایا ہاں تمہاری نشانی ہوگی جو دوسری امتوں کو حاصل نہیں ہوگی۔ تم آثار وضو کے باعث میرے پاس تر و تازہ آؤ گے (مسلم) اسی میں حضرت انس سے ایک روایت ہے کہ فرمایا: اس میں آسمان کے ستاروں کے برابر لوٹے نظر آئیں گے۔ اسی میں حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ آپ سے اس کے پانی کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس میں جنت سے دو پرنالے گرتے ہیں جو اس سے بڑھ جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک سونے کا اور

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ يَغُتُّ فِيْهِ مِيْزَابَانِ يَمُدَّانِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ اَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَ الْاٰخَرُ مِنْ وَرِقٍ۔

دوسرا چاندی کا ہے۔

۵۳۳۲ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ اَبَدًا لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُوْنَنِيْ ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَاَقُوْلُ اِنَّهُمْ مِنِّيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِيْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا۔ جو میرے پاس سے گزرے وہ پیئے گا اور جس نے پیا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ میرے پاس سے کچھ لوگ گزریں گے جن کو میں پہچانتا ہوں اور وہ مجھے جانتے ہیں۔ پھر میرے اور اُن کے درمیان پردہ حائل کر دیا جائے گا۔ میں کہوں گا کہ یہ تو مجھ سے ہیں۔ کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے بعد انھوں نے کیا نئی باتیں گھڑی کیں۔ پس میں کہوں گا: دُوری دُوری، جس نے میرے بعد تبدیلی کر دی۔ (متفق علیہ)

۵۳۳۳ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُهِمُّوْا بِذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا اِلٰى رَبِّنَا فَيُرِيْحُنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اٰدَمُ اَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَاَسْكَنَكَ جَنَّتَهٗ وَاَسْجَدَ لَكَ مَلٰٓئِكَتَهٗ وَعَلَّمَكَ اَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ وَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ اَكْلَهٗ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ نُهِيَ عَنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوْا نُوْحًا اَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ سُؤَالَهٗ رَبَّهٗ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلٰكِنِ ائْتُوْا اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ ثَلٰثَ كَذِبَاتٍ كَذَبَهُنَّ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُوْسٰى عَبْدًا اٰتَاهُ اللّٰهُ التَّوْرَاةَ وَكَلَّمَهٗ وَقَرَّبَهٗ نَجِيًّا قَالَ فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز مسلمانوں کو روک لیا جائے گا تو انھیں اس پر تشویش ہوگی۔ وہ کہیں گے کہ کیوں نہ ہم اپنے رب کی بارگاہ میں کسی سے شفاعت کروائیں جو اس جگہ سے ہمیں نجات دلائے۔ پس وہ حضرت آدم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوں گے کہ آپ تمام انسانوں کے باپ حضرت آدم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا، اپنی جنت میں آپ کو بسایا، فرشتوں سے آپ کے لیے سجدہ کروایا اور تمام چیزوں کے آپ کو نام بتائے، لہٰذا اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کر دیجیے کہ ہمیں اس جگہ سے نجات بخشے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں تمہارے کام نہیں آسکتا اور اپنی ایک لغزش کا ذکر کریں گے جو درخت سے کھانے کے سلسلے میں سرزد ہوئی اور جس سے منع فرمایا گیا تھا۔ فرمائیں گے کہ تم حضرت نوح کی بارگاہ میں جاؤ جنھیں اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کے لیے پہلا نبی بنا کر مبعوث فرمایا تھا۔ لوگ حضرت نوح کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو وہ فرمائیں گے: میں تمہارے کام نہیں آسکتا اور اپنی ایک لغزش کا ذکر کریں گے جو اُن سے سرزد ہوئی کہ علم کے بغیر سوال کر بیٹھے تھے۔ فرمائیں گے کہ تم اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم کی خدمت میں جاؤ۔ وہ فرمائیں گے کہ میں بھی تمہارے کام نہیں آسکتا اور اپنی تین ایسی باتوں کا ذکر کریں گے جو ظاہر کے خلاف تھیں۔ فرمائیں گے کہ تم حضرت موسیٰ کی بارگاہ میں جاؤ، جو ایسے بندے ہیں کہ انھیں توریت دی، ہم کلامی کا شرف

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اَلَّتِیْ اَصَابَ قَتْلَ النَّفْسَ وَلٰکِنِ ائْتُوْا عِیْسٰی عَبْدَ اللّٰہِ وَرَسُوْلَہٗ وَرُوْحَ اللّٰہِ وَکَلِمَتَہٗ قَالَ فَیَاْتُوْنَ عِیْسٰی فَیَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاکُمْ وَلٰکِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ فَیَاْتُوْنِیْ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰی رَبِّیْ فِیْ دَارِہٖ فَیُؤْذَنُ لِیْ عَلَیْہِ فَاِذَا رَاَیْتُہٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَیَدَعُنِیْ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَدَعَنِیْ فَیَقُوْلُ اِرْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَہْ قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِیْ فَاُثْنِیْ عَلٰی رَبِّیْ بِثَنَاءٍ وَتَحْمِیْدٍ یُعَلِّمُنِیْہِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَیَحُدُّ لِیْ حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّۃَ ثُمَّ اَعُوْدُ الثَّانِیَۃَ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰی رَبِّیْ فِیْ دَارِہٖ فَیُؤْذَنُ لِیْ عَلَیْہِ فَاِذَا رَاَیْتُہٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَیَدَعُنِیْ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَدَعَنِیْ ثُمَّ یَقُوْلُ اِرْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَہْ قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِیْ فَاُثْنِیْ عَلٰی رَبِّیْ بِثَنَاءٍ وَتَحْمِیْدٍ یُعَلِّمُنِیْہِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَیَحُدُّ لِیْ حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّۃَ ثُمَّ اَعُوْدُ الثَّالِثَۃَ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰی رَبِّیْ فِیْ دَارِہٖ فَیُؤْذَنُ لِیْ عَلَیْہِ فَاِذَا رَاَیْتُہٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَیَدَعُنِیْ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَدَعَنِیْ ثُمَّ یَقُوْلُ اِرْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَہْ قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِیْ فَاُثْنِیْ عَلٰی رَبِّیْ بِثَنَاءٍ وَتَحْمِیْدٍ یُعَلِّمُنِیْہِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَیَحُدُّ لِیْ حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّۃَ حَتّٰی مَا یَبْقٰی فِی النَّارِ اِلَّا مَنْ قَدْ حَبَسَہُ الْقُرْاٰنُ اَیْ وَجَبَ عَلَیْہِ الْخُلُوْدُ ثُمَّ تَلَا هٰذِہِ الْاٰیَۃَ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قَالَ وَهٰذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِیْ وَعَدَہٗ نَبِیُّكُمْ (متفق علیہ)

بخشا اور مقرب خاص سے نوازا۔ وہ حضرت موسیٰ کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ مجھ سے تمہارا یہ کام نہیں نکلے گا اور اپنی ایک لغزش کا ذکر کریں گے جو سرزد ہوئی کہ ایک جان کو قتل کر بیٹھے تھے۔ فرمائیں گے کہ تم حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ جو اللہ کے بندے، اس کے رسول، اور روح اللہ اور اس کا کلمہ ہیں۔ وہ حضرت عیسیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ فرمائیں گے کہ تمہارا یہ کام مجھ سے بھی نہیں نکلے گا بلکہ تم محمد مصطفےٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ جو ایسے بندے ہیں کہ اُن کی خاطر اللہ نے اُن کے اگلوں اور اُن کے پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیے ہیں۔ فرمایا کہ وہ میرے پاس حاضر ہو جائیں گے۔ میں اپنے رب سے قصرِ رحمت میں داخل ہونے کی اجازت طلب کروں گا۔ مجھے اجازت مل جائے گی۔ جب میں اُس کا دیدار کروں گا تو سجدہ ریز ہو جاؤں گا اور اسی طرح رہوں گا جب تک اللہ چاہے گا۔ فرمائے گا۔ محمد! اٹھو اور کہو کہ تمہاری سُنی جائے گی، شفاعت کرو کہ قبول فرمائی جائے گی، مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا۔ پس میں سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی ایسی ثنا اور حمد بیان کروں گا جو مجھے سکھائی جائے گی۔ پھر شفاعت کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر فرما دی جائے گی کہ نکال لو۔ پس میں انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ پھر دوسری دفعہ اپنے رب سے قصرِ رحمت میں داخل ہونے کی اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت مل جائے گی۔ جب میں اُس کا دیدار کروں گا تو سجدہ ریز ہو جاؤں گا اور اُس وقت تک رہوں گا جب تک اللہ چاہے گا۔ فرمائے گا کہ اے محمد! سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سُنی جائے گی، شفاعت کرو کہ قبول فرمائی جائے گی، مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا۔ پس میں سر اٹھاؤں گا اپنے رب کی وہ ثنا اور حمد بیان کروں گا جو مجھے سکھائی جائے گی۔ پھر شفاعت کروں گا تو میرے لیے حد مقرر کر دی جائے گی کہ نکال لو۔ پس میں انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کراؤں گا۔ پھر میں تیسری دفعہ اپنے رب سے قصرِ رحمت میں داخل ہونے کی اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت مرحمت فرما دی جائے گی۔ جب مجھے اُس کا دیدار ہوگا تو سجدہ ریز ہو جاؤں گا اور اُس وقت تک رہوں گا جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر فرمائے گا۔ اے محمد! سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سُنی جائے گی، شفاعت کرو کہ قبول فرمائی جائے گی، مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا۔ پس میں سر اٹھاؤں گا اللہ تعالیٰ کی ایسی ثنا اور حمد بیان کروں گا جو مجھے سکھائی جائے گی۔ پھر شفاعت کروں گا تو میرے لیے حد مقرر فرما دی جائے گی پس میں انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دوں گا۔ یہاں تک کہ جہنم میں وہی باقی رہ جائیں گے جنہیں قرآن مجید نے روک رکھا ہوگا یا جن کا ہمیشہ رہنا واجب ہوگا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔ قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں مقامِ محمود پر کھڑا کرے گا (۱۷:۷۹) اور فرمایا کہ مقامِ محمود وہی ہے جس کا اس نے تمہارے نبی سے وعدہ فرمایا ہوا ہے۔ (متفق علیہ)۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۵۳۳۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِيْ بَعْضٍ فَيَأْتُوْنَ آدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيْمَ فَإِنَّهُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ فَيَأْتُوْنَ إِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوْسٰى فَإِنَّهُ كَلِيْمُ اللّٰهِ فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيْسٰى فَإِنَّهُ رُوْحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ فَيَأْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ فَيَأْتُوْنِيْ فَأَقُوْلُ أَنَا لَهَا فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فَيُؤْذَنُ لِيْ وَيُلْهِمُنِيْ مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِيْ الْآنَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَأَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالَ شَعِيْرَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُوْدُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُوْدُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ أَدْنٰى أَدْنٰى أَدْنٰى مِثْقَالِ حَبَّةِ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قیامت کا روز ہوگا تو لوگ ایک دوسرے کے پاس پھرتے پھرتے حضرت آدم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوں گے: اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت فرمایئے۔ فرمائیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں۔ ہاں تم حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ کہ وہ خلیل اللہ ہیں۔ لوگ حضرت ابراہیم کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں ہاں تم حضرت موسیٰ کے پاس جاؤ کیونکہ وہ کلیم اللہ ہیں۔ وہ فرمائیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں، ہاں تم حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ کیونکہ وہ روح اللہ اور اس کا کلمہ ہیں۔ لوگ حضرت عیسیٰ کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں، ہاں تم محمد مصطفیٰ کی بارگاہ میں جاؤ۔ پس وہ میرے پاس آئیں گے تو میں کہوں گا کہ یہ میرا ہی کام ہے۔ پس میں اپنے رب سے اجازت لوں گا تو مجھے اجازت مل جائے گی اور مجھے اُن بعض حمدوں کا الہام کیا جائے گا جن کے ساتھ میں حمد و ثنا کروں گا اور آج وہ میرے ذہن میں نہیں ہیں۔ پس میں اُن محامد کے ساتھ حمد بیان کروں گا اور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ کہا جائے گا کہ اے محمد! اپنا سر اُٹھاؤ، کہو کہ تمہاری بات سنی جائے گی۔ مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا کہ اے رب! میری اُمت، میری اُمت۔ فرمائے گا کہ جاؤ اور جس کے دل میں جَو کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو اُسے نکال لو۔ میں جا کر یہی کروں گا۔ میں واپس آ کر پھر انھیں محامد کے ساتھ حمد کروں گا اور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ فرمایا جائے گا کہ اے محمد! سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی، مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ قبول فرمائی جائے گی۔ میں عرض کروں گا کہ اے رب! میری اُمت، میری اُمت۔ فرمایا جائے گا کہ جا کر اُسے نکال لو جس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہو۔ پس میں جا کر یہی کروں گا۔ پھر میں آ کر اللہ تعالیٰ کے وہی محامد بیان کروں گا۔ پھر سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ فرمائے گا کہ اے محمد! اپنا سر اُٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی، مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا کہ اے رب! میری اُمت، میری اُمت۔ فرمائے گا کہ جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی بہت کم ایمان ہو اُسے بھی جہنم سے نکال لو۔ پس میں جا کر یہی کروں گا۔ پھر چوتھی دفعہ واپس آ کر وہی محامد بیان کروں گا اور اُس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ فرمائے گا کہ اے محمد! سر اُٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی، مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا کہ اے رب! مجھے اُس

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَ اشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ اِئْذَنْ لِيْ فِيْمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ لَكَ وَلٰكِنْ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكِبْرِيَائِيْ وَعَظَمَتِيْ لَأُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کے لیے بھی اجازت مرحمت فرما جس نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا ہو۔ فرمایا کہ اس کا تمہیں حق نہیں ہے لیکن مجھے اپنی عزت، اپنے جلال، اپنی کبریائی اور اپنی عظمت کی قسم ہے کہ جس نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا ہے اُسے ضرور نکال دوں گا۔

(متفق علیہ)

۵۳۳۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهٖ اَوْ نَفْسِهٖ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز میری شفاعت سے پورا فائدہ وہ اٹھائے گا جس نے خالص دل سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا ہوگا۔

(بخاری)

۵۳۳۶ وَعَنْهُ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهٗ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَتَدْنُوا الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيْقُوْنَ فَيَقُوْلُ النَّاسُ اَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ فَيَأْتُوْنَ اٰدَمَ وَذَكَرَ حَدِيْثَ الشَّفَاعَةِ وَقَالَ فَاَنْطَلِقُ فَاٰتِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَاَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلٰى اَحَدٍ قَبْلِيْ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَأْسِيْ فَاَقُوْلُ اُمَّتِيْ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ يَا رَبِّ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْاَيْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت لایا گیا اور دستی آپ کے حضور پیش کی گئی اور آپ اُسے پسند فرمایا کرتے تھے۔ پھر فرمایا کہ میں قیامت کے روز اولاد آدم کا سردار ہوں، جس روز لوگ پروردگار عالم کے حضور کھڑے ہوں گے۔ سورج نزدیک ہو جائے گا تو لوگوں کو اتنا غم والم پہنچے گا جو ناقابل برداشت ہوگا۔ لوگ کہیں گے کہ تم اُسے کیوں نہیں دیکھتے جو تمہارے رب کی بارگاہ میں تمہاری شفاعت کرے۔ پس وہ حضرت آدم کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور آگے حدیث شفاعت بیان کی۔ فرمایا کہ میں عرش کے نیچے جاؤں گا اور اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا پھر اللہ تعالیٰ ایسے محامد اور اچھی ثنائیں کھولے گا جن میں سے کچھ بھی مجھ سے پہلے کسی پر نہیں کھولا گیا۔ پھر فرمائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ قبول کی جائے گی۔ میں سر اٹھا کر عرض گزار ہوں گا: اے رب! میری اُمت، اے رب! میری اُمت۔ فرمائے گا کہ اے محمد! اپنی اُمت کے اُن لوگوں کو جن کا حساب نہیں ہے، جنت کے دروازوں میں سے داہنے دروازے سے داخل کر دو اور یہ باقی دروازوں میں دوسرے لوگوں کے ساتھ شریک ہیں۔ پھر فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، جنت کی چوکھٹوں میں سے دو چوکھٹوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور ہجر میں ہے۔

(متفق علیہ)

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

مَكَّةَ وَهَجَرَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۳۳۷ وَعَنْ حُذَيْفَةَ فِي حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَتُرْسَلُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَتَقُومَانِ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِينًا وَشِمَالًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شفاعت میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: امانت اور صلہ رحمی کو بھیجا جائے گا تو وہ پل صراط کے دائیں اور بائیں جانب کھڑی ہو جائیں گی۔ (مسلم)

۵۳۳۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالَى فِي إِبْرَاهِيمَ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَقَالَ عِيسَى إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ أُمَّتِي أُمَّتِي وَبَكَى فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ فَسَلْهُ مَا يُبْكِيهِ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ فَقَالَ اللّٰهُ لِجِبْرِيلَ اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ فَقُلْ إِنَّا سَنُرْضِيكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوءُكَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے متعلقہ ابراہیم اس ارشاد ربانی کی تلاوت کی: اے رب! انھوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا۔ پس جس نے میری پیروی کی وہ مجھ سے ہے (۱۴: ۳۶) اور حضرت عیسیٰ نے کہا: اگر تو انھیں عذاب دے تو بیشک وہ تیرے بندے ہیں (۵: ۱۱۸) آپ نے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہا: اے اللہ! میری امت، میری امت اور رونے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جبرئیل! محمد مصطفیٰ کی طرف جاؤ اور تمہارا رب سب کچھ جانتا ہے۔ پس اُن سے رونے کی وجہ پوچھ۔ حضرت جبرئیل نے حاضر بارگاہ ہو کر آپ سے پوچھا تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کہا تھا وہ انھیں بتا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل سے فرمایا کہ محمد مصطفیٰ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ پیغام دو: ہم تمہاری امت کے بارے میں تمہیں راضی کر دیں گے۔ (مسلم)۔

۵۳۳۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيرَةِ صَحْوًا لَيْسَ مَعَهَا سَحَابٌ وَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ صَحْوًا لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ لِيَتْبَعْ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا يَبْقَى أَحَدٌ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللّٰهِ مِنَ الْأَصْنَامِ وَالْأَنْصَابِ إِلَّا يَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیا قیامت کے روز ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، کیا صاف دوپہر کے وقت تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی تردد ہوتا ہے جبکہ اُس کے ساتھ بادل نہ ہو؟ کیا صاف چاندنی رات کے اندر تمہیں چاند کو دیکھنے میں کوئی تردد ہوتا ہے جبکہ اُس میں بادل نہ ہوں۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نہیں۔ فرمایا کہ قیامت کے روز تمہیں دیدار الٰہی میں اتنی ہی تکلیف اٹھانا پڑے گی جتنی ان میں سے کسی ایک کو دیکھنے میں پھر ایک پکارنے والا پکارے گا کہ ہر اُمت اُس کے پیچھے ہو جائے جس کی وہ پوجا کرتا تھا۔ پس جو اللہ کو چھوڑ کر بتوں اور نشانوں کی پوجا کرتے تھے وہ جہنم میں گر جائیں گے یہاں تک کہ وہی باقی رہ جائیں گے جو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے نیک ہوں یا بد۔ پروردگار عالم اُن کی جانب متوجہ ہو کر فرمائے گا: تم کیا دیکھ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ اَتَاهُمْ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ فَمَاذَا تَنْظُرُوْنَ يَتْبَعُ كُلُّ اُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ قَالُوْا يَا رَبَّنَا فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا اَفْقَرَ مَا كُنَّا اِلَيْهِمْ وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَيَقُوْلُوْنَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَاْتِيَنَا رَبُّنَا فَاِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ سَعِيْدٍ فَيَقُوْلُ هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ اٰيَةٌ تَعْرِفُوْنَهُ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ فَلَا يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلّٰهِ تَعَالٰى مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهٖ اِلَّا اَذِنَ اللّٰهُ لَهٗ بِالسُّجُوْدِ وَلَا يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ اِتَّقَاءً وَّرِيَاءً اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ ظَهْرَهٗ طَبَقَةً وَّاحِدَةً كُلَّمَا اَرَادَ اَنْ يَّسْجُدَ خَرَّ عَلٰى قَفَاهُ ثُمَّ يُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلٰى جَهَنَّمَ وَتَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَيَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُوْنَ كَطَرْفِ الْعَيْنِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيْحِ وَكَالطَّيْرِ وَكَاَجَاوِيْدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ مُّسَلَّمٌ وَمَخْدُوْشٌ مُّرْسَلٌ وَّمَكْدُوْسٌ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ حَتّٰى اِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْكُمْ بِاَشَدَّ مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِلّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا كَانُوْا يَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَيُصَلُّوْنَ وَيَحُجُّوْنَ فَيُقَالُ لَهُمْ اَخْرِجُوْا مَنْ عَرَفْتُمْ فَيُحَرَّمُ صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا مَا بَقِيَ فِيْهَا اَحَدٌ مِّمَّنْ اَمَرْتَنَا بِهٖ فَيَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ دِيْنَارٍ مِّنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِيْ قَلْبِهٖ

ہے ہو جبکہ ہر اُمت اُس کے پیچھے ہوئی جس کی پوجا کرتی تھی۔ عرض گزار ہوں گے اے ہمارے رب! لوگوں نے دنیا میں ہمیں اپنے سے جُدا رکھا جبکہ ہمیں اُن کی ضرورت تھی مگر ساتھ نصیب نہ ہوا۔ دوسری روایت میں حضرت ابوہریرہ سے ہے: کہیں گے کہ ہم یہیں رہیں گے یہاں تک کہ ہمارا رب ہمارے پاس تشریف لائے۔ جب ہمارا رب جلوہ افروز ہوگا تو ہم اُسے پہچان لیں گے۔ اور حضرت ابوسعید کی روایت میں ہے، فرمائے گا کہ کیا تمہارے اور اُس کے درمیان کوئی نشانی ہے کہ پہچان لو گے؟ عرض گزار ہوں گے: ہاں۔ پس اپنی پنڈلی کھولے گا تو کوئی باقی نہیں رہے گا جو دلی رضامندی سے اللہ تعالیٰ کے لیے سجدہ کرتا تھا مگر اللہ تعالیٰ اُسے سجدہ کرنے کی اجازت دے گا اور نہیں رہیں گے مگر پرہیزگاری دکھانے والے کیونکہ ایسے کی کمر اللہ تعالیٰ ایک تختہ بنا دے گا۔ جب وہ سجدہ کرنے کا ارادہ کرے گا تو وہ اپنی پیٹھ پر گر پڑے گا۔ پھر جہنم کے اوپر پل رکھ دیا جائے گا۔ شفاعت واقع ہوگی۔ لوگ کہیں گے: اے اللہ! بچا، بچا۔ پس ایمان والے آنکھ جھپکنے، بجلی چمکنے، پرندہ اُڑنے، گھوڑے اور اُونٹ کے دوڑنے کی طرح گزریں گے اور مکمل نجات پائیں گے۔ بعض زخمی ہونے پر بھیج دیے جائیں گے، بعض زخمی ہو کر جہنم میں گر پڑیں گے۔ یہاں تک کہ جب مسلمان جہنم سے خلاصی پالیں گے تو قسم ہے کہ اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم میں جو بڑی سختی سے اُس حق کی خاطر نہیں جھگڑے گا

جو جہنم میں ہوں گے۔ تم کہو گے کہ اے ہمارے رب! ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے، ہمارے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے اور حج کرتے تھے۔ پس اُن کے متعلق فرمایا جائے گا کہ جس کو تم پہچانتے ہو اُسے نکال لو۔ چونکہ اُن کی صورتیں آگ پر حرام کر دی گئی ہوں گی لہٰذا کافی لوگوں کو نکال لیں گے پھر کہیں گے کہ ہمارے رب! جن کے متعلق ہمیں حکم فرمایا تھا۔ اُن میں سے تو ایک بھی باقی نہیں رہا۔ فرمائے گا کہ واپس جاؤ اور جس کے دل میں دینار کے برابر بھی نیکی پاؤ اُسے نکال لو۔ پس کافی مخلوق کو نکالیں گے۔ پھر فرمائے گا کہ واپس جاؤ اور جس کے دل میں نصف دینار کے برابر بھی بھلائی پاؤ اُسے نکال لو۔ پس کافی مخلوق کو نکالیں گے۔ پھر فرمائے گا کہ واپس جاؤ اور جس کے دل میں ذرّے کے برابر بھی نیکی پاؤ تو اُسے نکال لو۔ پس کافی مخلوق کو نکالیں گے اور عرض گزار ہوں گے اے ہمارے رب! ہم نے اُس میں کسی بھلائی والے کو نہیں چھوڑا۔ اللہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

مِثْقَالَ نِصْفِ دِيْنَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيْهَا خَيْرًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ شَفَعَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ وَشَفَعَ النَّبِيُّوْنَ وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَلَمْ يَبْقَ اِلَّا اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِّنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَمْ يَعْمَلُوْا خَيْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوْا حُمَمًا فَيُلْقِيْهِمْ فِيْ نَهَرٍ فِيْ اَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهٗ نَهَرُ الْحَيٰوةِ فَيَخْرُجُوْنَ كَمَا تَخْرُجُ الْحَبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ فَيَخْرُجُوْنَ كَاللُّؤْلُؤِ فِيْ رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ فَيَقُوْلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ هٰٓؤُلَآءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمٰنِ اَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوْهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوْهُ فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَا رَاَيْتُمْ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

تعالیٰ فرمائے گا کہ فرشتوں نے شفاعت کر لی، انبیاء نے شفاعت کر لی اور مسلمان شفاعت کر چکے اور باقی نہیں رہا مگر ارحم الراحمین۔ پس جہنم سے ایک مٹھی بھر کر نکالے گا جس میں وہی لوگ ہوں گے جنھوں نے قطعاً کوئی بھلائی نہیں کی ہوگی۔ وہ کوئلے بن چکے ہوں گے اور انھیں اس نہر میں ڈالے گا جو جنت کے دہانوں میں ہے جس کو نہر حیات کہا جاتا ہے۔ پس وہ نکلیں گے جیسے کوڑے کرکٹ سے دانہ نکلتا ہے۔ وہ موتیوں کی طرح نکلیں گے اور ان کی گردنوں پر مہریں ہوں گی۔ اہل جنت کہیں گے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہیں، جن کو جنت میں داخل کر دیا اس کے بغیر کہ انھوں نے کوئی عمل کیا ہو یا کوئی نیکی آگے بھیجی ہو۔ ان سے کہا جائے گا کہ تمہارے لیے ہے جو تم دیکھ رہے ہو اور اسی کے برابر اور بھی۔ (متفق علیہ)۔

۵۳۴۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرَجُوْنَ قَدِ امْتَحَشُوْا وَعَادُوْا حُمَمًا فَيُلْقَوْنَ فِيْ نَهَرِ الْحَيٰوةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو اسے باہر نکال لو پس انھیں نکالا جائے گا جو جل بھن کر کوئلے ہو چکے ہوں گے۔ پس وہ نہر حیات میں ڈالے جائیں گے تو وہ یوں اگیں گے جیسے کوڑے کرکٹ سے دانہ اگتا ہے۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ وہ زرد اور کمزور نکلتا ہے۔

(متفق علیہ)

۵۳۴۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّاسَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَذَكَرَ مَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ سَعِيْدٍ غَيْرَ كَشْفِ السَّاقِ وَقَالَ يُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يَّجُوْزُ مِنَ الرُّسُلِ بِاُمَّتِهٖ وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت کے روز اپنے رب کو دیکھیں گے؟ پس حدیث ابوسعید کی طرح سنا ذکر کی سوائے پنڈلی کھولنے کے اللہ فرمایا۔ جہنم کی پشت پر پلصراط رکھ دیا جائے گا اور رسولوں میں سے اپنی امت کے ساتھ سب سے پہلے گزرنے والا میں ہوں گا اور رسولوں کے سوا اس روز

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

إِلَّا الرُّسُلُ وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا اللَّهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يُوبَقُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُو حَتَّى إِذَا فَرَغَ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهِ وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ فَيُخْرِجُونَهُمْ وَيَعْرِفُونَهُمْ بِآثَارِ السُّجُودِ وَحَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ فَكُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ النَّارُ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ فَيُخْرَجُونَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتُحِشُوا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَوَانِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ وَيَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ قِبَلَ النَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا فَيَقُولُ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أَفْعَلْ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَ ذَلِكَ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي اللَّهَ مَا شَاءَ اللَّهُ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ فَيَصْرِفُ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَإِذَا أَقْبَلَ بِهِ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَأَى بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ قَدِّمْنِي عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنْتَ سَأَلْتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا أَكُونُ أَشْقَى خَلْقِكَ فَيَقُولُ فَمَا عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَ ذَلِكَ فَيُعْطِي رَبَّهُ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ فَيُقَدِّمُهُ إِلَى بَابِ

کوئی کلام نہیں کرے گا اور رسولوں کا کلام اُس روز ہو۔ اے اللہ! بچا، بچا، ہو گا جہنم میں کُنڈے ہوں گے، سعدان کے کانٹوں جیسے۔ جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ کتنے بڑے ہیں۔ لوگ اپنے اعمال کے باعث اُچک لیے جائیں گے۔ اُن میں سے بعض اپنے اعمال کے سبب ہلاک اور بعض ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ پھر نجات پائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کر کے فارغ ہو جائے گا اور انھیں جہنم سے نکالنے کا ارادہ فرمائے گا اور جب اُن سے نکالنے کا ارادہ کرے گا جنھوں نے گواہی دی ہو گی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ اُسے نکال لو جو اللہ کی عبادت کرتا تھا۔ پس وہ انھیں نکال لیں گے اور وہ سجدوں کی نشانیوں سے پہچانے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ نے جہنم پر حرام کر دیا ہے کہ وہ سجدے کی نشانی کو کھائے۔ پس سجدے کی نشانی کے سوا آدمی کی ہر چیز کو جہنم کھائے گی۔ پس انھیں نکالا جائے گا کہ وہ کوئلے ہو چکے ہوں گے تو اُن پر آبِ حیات ڈالا جائے گا تو ایسے اُگیں گے جیسے کوڑے کرکٹ سے دانہ اُگتا ہے۔ ایک آدمی جنت اور دوزخ کے درمیان باقی رہ جائے گا اور جہنمیوں میں سے وہ جنت میں داخل ہونے والا آخری آدمی ہو گا۔ وہ دوزخ کی جانب منہ کر کے عرض گزار ہو گا، اے رب! میرا منہ جہنم کی طرف سے پھیر دے کہ اس کی لُو نے مجھے جھلس دیا اور اس کی تیزی نے مجھے جلا دیا ہے۔ فرمائے گا کہ شاید میں ایسا کر دوں تو تُو اور بھی سوال کرے گا، عرض کرے گا، تیری عزت کی قسم نہیں۔ پس وہ اللہ کو عہد و پیمان دے گا جو اللہ تعالیٰ چاہے گا تو اُس کا منہ جہنم سے پھیر دے گا۔ جب وہ جنت کی طرف متوجہ ہو گا اور اُس کی تازگی دیکھے گا تو خاموش رہے گا جتنی دیر اللہ چاہے گا، پھر عرض گزار ہو گا، اے رب! مجھے دروازۂ جنت کے قریب کر دے۔ فرمائے گا کہ کیا تُو نے عہد و پیمان نہیں دیا تھا کہ اس کے سوا کوئی اور سوال نہیں کرے گا، عرض گزار ہو گا، اے رب! میں تیری مخلوق میں سب سے بدبخت نہ رہوں۔ فرمائے گا کہ شاید میں تجھے یہ دے دوں تو تُو اور بھی سوال کرے گا۔ عرض گزار ہو گا کہ تیری عزت کی قسم، میں کوئی اور سوال نہیں کروں گا۔ پس وہ رب کو عہد و پیمان دے گا جو وہ چاہے گا اور اُسے دروازۂ جنت تک پہنچا دیا جائے گا۔ جب دروازے پر پہنچے گا اور دیکھے گا جو اُس میں تازگی، شادابی اور سرور ہے تو جتنی دیر اللہ چاہے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

الْجَنَّةَ فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَأَى زَهْرَتَهَا وَمَا فِيهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُورِ فَسَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِي أَشْقَى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو حَتَّى يَضْحَكَ اللّٰهُ مِنْهُ فَإِذَا ضَحِكَ أَذِنَ لَهُ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ تَمَنَّ فَيَتَمَنَّى حَتَّى إِذَا انْقَطَعَ أُمْنِيَّتُهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى تَمَنَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا أَقْبَلَ يُذَكِّرُهُ رَبُّهُ حَتَّى إِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لَكَ ذَلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وہ خاموش رہے گا اور عرض گزار ہوگا کہ اے رب! مجھے جنت میں داخل کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے آدم کے بیٹے! تیری خرابی ہو، تو کتنا عہد شکن ہے؟ کیا تو نے عہد و پیمان نہیں کیا تھا کہ اب اس کے سوا اور سوال نہیں کروں گا؟۔ عرض گزار ہوگا کہ اے رب! مجھے اپنی مخلوق میں سب سے بدبخت نہ رہنے دے۔ وہ برابر دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ خوش ہو جائے گا اور خوش ہو کر جنت میں داخل ہونے کی اجازت مرحمت فرما دے گا اور فرمائے گا کہ تمنا بیان کر۔ وہ تمنا بیان کرے گا، یہاں تک کہ اس کی تمنائیں ختم ہو جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ فلاں فلاں تمنا بھی کر اور اس کا رب اسے یاد دلائے گا، یہاں تک کہ وہ بھی پوری ہو جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تیرے لیے یہ ہے اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور۔ حضرت ابوسعید کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تیرے لیے یہ ہے اور اس کا دس گنا اور۔ (متفق علیہ)

۵۳۴۲ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آخِرُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ فَهُوَ يَمْشِي مَرَّةً وَيَكْبُو مَرَّةً وَتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً فَإِذَا جَاوَزَهَا الْتَفَتَ إِلَيْهَا فَقَالَ تَبَارَكَ الَّذِي نَجَّانِي مِنْكِ لَقَدْ أَعْطَانِي اللّٰهُ شَيْئًا مَا أَعْطَاهُ أَحَدًا مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فَتُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَدْنِنِي مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا فَيَقُولُ اللّٰهُ يَا ابْنَ آدَمَ لَعَلِّي إِنْ أَعْطَيْتُكَهَا سَأَلْتَنِي غَيْرَهَا فَيَقُولُ لَا يَا رَبِّ وَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُدْنِيهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَى فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَدْنِنِي مِنْ هٰذِهِ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں سب سے آخر میں داخل ہونے والا آدمی کبھی چلے گا کبھی گرے گا اور کبھی اسے آگ جھلسائے گی۔ جب نکل آئے گا تو اس کی طرف متوجہ ہو کر کہے گا۔ برکت والی ہے وہ ذات جس نے مجھے تجھ سے نجات دی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنا عطا فرما دیا کہ اولین و آخرین میں سے کسی کو عطا نہیں فرمایا ہوگا۔ اس کے لیے ایک درخت ظاہر کیا جائے گا تو کہے گا کہ اے رب! مجھے اس درخت کے قریب کر دے کہ میں اس کا سایہ حاصل کروں اور اس کا پانی پیوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے آدم کے بیٹے! میں تجھے یہ دے دوں تو شاید تو اس کے سوا اور بھی مانگے؟ عرض گزار ہوگا کہ اے رب! میں وہ عہد کرے گا کہ اس کے سوا اور کچھ نہیں مانگے گا اور اس کا رب عذر قبول کرے گا کہ وہ ایسی چیز کو دیکھ رہا ہے جس پر صبر نہیں کر سکتا۔ وہ اس کے نزدیک کر دیا جائے گا تو اس سے سایہ حاصل کرے گا اور اس کا پانی پیئے گا۔ پھر اس کے لیے ایک درخت اور ظاہر کیا جائے گا جو پہلے سے بھی خوبصورت ہوگا۔ عرض گزار ہوگا کہ اے رب! مجھے اس درخت کے قریب کر دے تاکہ میں اس کا پانی پیوں اور اس کا سایہ حاصل کروں، میں اس کے سوا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

الشَّجَرَةَ لَاشْرَبَ مِنْ مَائِهَا وَاسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ أَلَمْ تُعَاهِدْنِي أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا فَيَقُولُ لَعَلِّي إِنْ أَدْنَيْتُكَ مِنْهَا تَسْأَلُنِي غَيْرَهَا فَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُدْنِيهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَيَيْنِ فَيَقُولُ رَبِّ أَدْنِنِي مِنْ هٰذِهِ فَلَأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ أَلَمْ تُعَاهِدْنِي أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا قَالَ بَلَى يَا رَبِّ هٰذِهِ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُدْنِيهِ مِنْهَا فَإِذَا أَدْنَاهُ مِنْهَا سَمِعَ أَصْوَاتَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَدْخِلْنِيهَا فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا يَصْرِينِي مِنْكَ أَيُرْضِيكَ أَنْ أُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا قَالَ أَيْ رَبِّ أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ أَلَا تَسْأَلُونِي مِمَّ أَضْحَكُ فَقَالُوا وَمِمَّ تَضْحَكُ فَقَالَ هٰكَذَا ضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مِمَّ تَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مِنْ ضَحِكِ رَبِّ الْعَالَمِينَ حِينَ قَالَ أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ فَيَقُولُ إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ مِنْكَ وَلٰكِنِّي عَلَى مَا أَشَاءُ قَدِيرٌ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا يَصْرِينِي مِنْكَ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَزَادَ فِيهِ وَيُذَكِّرُهُ اللّٰهُ سَلْ كَذَا وَكَذَا حَتّٰى إِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى هُوَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ قَالَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهُ فَتَدْخُلُ عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ فَتَقُولَانِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَاكَ لَنَا وَ

کوئی اور سوال نہیں کروں گا۔ فرمائے گا کہ اے آدم کے بیٹے! کیا تو نے مجھ سے عہد نہیں کیا تھا کہ اس کے سوا کوئی اور سوال نہیں کروں گا۔ فرمائے گا کہ تجھے اگر دے دوں تو شاید تو کوئی اور سوال کرے۔ پس وہ عہد کرے گا کہ اس کے سوا کوئی اور سوال نہیں کرے گا اور اس کا رب عذر قبول کرے گا کہ اس نے ایسی چیز دیکھی ہے جس پر صبر نہیں کر سکتا پس اسے درخت کے نزدیک کر دے گا۔ وہ اس سے سایہ حاصل کرے گا اور اس کا پانی پیئے گا۔ پھر دروازۂ جنت کے پاس اس کے لیے ایک درخت ظاہر کیا جائے گا جو پہلے دونوں سے خوبصورت ہوگا۔ عرض گزار ہوگا کہ اے رب! مجھے اس کے نزدیک کر دے تاکہ میں اس کا سایہ حاصل کروں اور اس کا پانی پیوں، میں اس کے سوا اور کوئی سوال نہیں کروں گا۔ فرمائے گا: اے آدم کے بیٹے! کیا تو نے مجھ سے عہد نہیں کیا تھا کہ اس کے سوا کوئی اور سوال نہیں کرے گا؟ عرض کرے گا کہ اے رب! کیوں نہیں۔ میں اس کے سوا کوئی اور سوال نہیں کروں گا۔ رب اس کا عذر قبول فرمائے گا کہ اس نے وہ چیز دیکھی ہے کہ صبر نہیں کر سکتا۔ پس اسے اس کے نزدیک کر دے گا۔ وہ نزدیک ہو کر جب اہل جنت کی آوازیں سنے گا تو عرض کرے گا کہ اے رب! مجھے اس میں داخل کر دے۔ فرمائے گا کہ اے آدم کے بیٹے! تجھ سے مجھے کیا چیز فارغ کرے گی؟ کیا تو اس بات پر راضی ہے کہ میں تجھ ساری دنیا جتنا اور اتنا ہی اور دے دوں؟ عرض کرے گا کہ اے رب! یہ تو مجھے مذاق معلوم ہوتا ہے جبکہ تو جہانوں کا رب ہے۔ پس حضرت ابن مسعود ہنس پڑے اور فرمایا کہ تم مجھ سے پوچھتے نہیں کہ میں کیوں ہنسا؟ لوگوں نے کہا کہ آپ کیوں ہنسے؟ فرمایا کہ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنسے تھے تو لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ فرمایا کہ پروردگار عالم اس پر فرماتا ہے جبکہ اس نے کہا کہ یہ تو مجھے مذاق معلوم ہوتا ہے جبکہ تو جہانوں کا رب ہے۔ فرمائے گا کہ میں تجھ سے مذاق نہیں کرتا بلکہ میں جو چاہوں اس کے کرنے پر قدرت رکھتا ہوں۔ (مسلم) اور اسی کی ایک روایت میں حضرت ابوسعید سے اسی طرح مروی ہے لیکن وہ: اے آدم کے بیٹے! تجھ سے مجھے کیا چیز فارغ کرے گی؟ سے آخر حدیث کا ذکر نہیں کرتے جبکہ اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے یاد کرائے گا کہ فلاں فلاں چیزیں بھی مانگ یہاں تک کہ جب اس کی تمنائیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تیرے لیے یہ ہے اور اس کا دس گنا اور۔ پھر وہ اپنے گھر میں داخل ہوگا تو اس کی دو بیویاں بھی اندر داخل ہوں گی حورعین سے اور دخول کریں گی: حمد اللہ کی ہے جس نے آپ کو ہمارے لیے زندہ فرمایا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اَحْيَانًا لَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ مَا اُعْطِيَ اَحَدٌ مِّثْلَ مَا اُعْطِيْتُ

اور نہیں آپ کے لیے زندہ رکھا۔ وہ کہے گا کہ جتنا مجھے عطا فرمایا گیا ہے اتنا کسی کو عطا نہیں فرمایا گیا۔

۵۳۴۴ ۱۵ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُصِيْبَنَّ اَقْوَامًا سَفْعٌ مِّنَ النَّارِ بِذُنُوْبٍ اَصَابُوْهَا عُقُوْبَةً ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِهٖ وَرَحْمَتِهٖ فَيُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کتنے ہی لوگوں کو آگ کی لپٹ پہنچے گی اُن گناہوں کی سزا میں جو انھوں نے کیے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت سے انھیں جنت میں داخل فرمائے گا۔ انھیں جہنمی کہا جائے گا۔

(بخاری)

۵۳۴۵ ۱۶ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ يُخْرَجُ قَوْمٌ مِّنْ اُمَّتِيْ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِيْ فَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ لوگ جہنم سے محمد مصطفیٰ کی شفاعت سے نکل کر جنت میں داخل ہوں گے انھیں جہنم والے کہا جائے گا (بخاری) اور ایک روایت میں ہے کہ میری اُمت کے کچھ لوگ میری شفاعت سے نکالے جائیں گے جن کا جہنم والے نام پڑ جائے گا۔

۵۳۴۶ ۱۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِّنْهَا وَاٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا رَجُلٌ يَّخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَاْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاٰى فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ وَجَدْتُّهَا مَلْاٰى فَيَقُوْلُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَاِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهَا فَيَقُوْلُ اَتَسْخَرُ مِنِّيْ اَوْ تَضْحَكُ مِنِّيْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ وَكَانَ يُقَالُ ذَالِكَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اُس شخص کو اچھی طرح جانتا ہوں جو سب کے بعد جہنم سے نکلے گا اور سب کے بعد جنت میں داخل ہوگا۔ ایک آدمی جہنم سے گھسٹتا ہوا نکلے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جا جنت میں داخل ہو جا۔ وہ جائے گا اور سمجھے گا کہ یہ تو بھری ہوئی ہے۔ عرض گزار ہوگا کہ اے رب! میں نے اُسے بھری ہوئی پایا ہے۔ فرمائے گا کہ جا کر جنت میں داخل ہو جا کہ تیرے لیے ساری دنیا کے برابر اور دس گنا مزید ہے۔ عرض گزار ہوگا کہ کیا یہ مجھ سے ہنسی مذاق کیا جا رہا ہے حالانکہ تو حقیقی بادشاہ ہے۔ پس میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہنستے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ آپ کے مبارک کیلے نظر آنے لگے اور کہا جائے گا کہ اہلِ جنت میں سب سے کم مرتبہ اُس کا ہے۔

(متفق علیہ)

۵۳۴۷ ۱۸ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ وَاٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِّنْهَا رَجُلٌ يُّؤْتٰى بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ اعْرِضُوْا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوْبِهٖ وَارْفَعُوْا عَنْهُ كِبَارَهَا فَتُعْرَضُ عَلَيْهِ صِغَارُ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بخوبی جانتا ہوں کہ جنت میں سب کے بعد کون داخل ہوگا اور سب سے بعد کون نکلے گا۔ ایک آدمی کو قیامت کے روز لایا جائے گا۔ فرمایا جائے گا کہ اس کے صغیرہ گناہ اسے دکھاؤ اور کبیرہ گناہوں کو ایک طرف رکھو۔ پس اُس کے صغیرہ گناہ اُس کے سامنے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ذُنُوبِهٖ فَيُقَالُ عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا وَعَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ لَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يُّنْكِرَ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِّنْ كِبَارِ ذُنُوْبِهٖ أَنْ تُعْرَضَ عَلَيْهِ فَيُقَالُ لَهٗ فَإِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً فَيَقُوْلُ رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ أَشْيَاءَ لَا أَرَاهَا هٰهُنَا وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

رکھے جائیں گے اور کہا جائے گا کہ تجھے معلوم ہے کہ فلاں روز تو نے فلاں کام کیا اور فلاں روز فلاں کام کیا؟ وہ کہے گا: ہاں۔ انکار کرنے کی جرأت نہیں رکھے گا اور کبیرہ گناہوں سے ڈر ہوگا کہ وہ اس کے سامنے نہ رکھ دیے جائیں اُس سے کہا جائے گا کہ تیرے لیے ہر گناہ کے بدلے نیکی ہے۔ وہ عرض گزار ہوگا کہ اے رب! میں نے ایسے کام بھی کیے تھے جو اب نہیں دکھائے گئے اور میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہنس پڑے، یہاں تک کہ دندانِ مبارک نظر آنے لگے۔

(مسلم)۔

۵۳۴۸ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ أَرْبَعَةٌ فَيُعْرَضُوْنَ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِمْ إِلَى النَّارِ فَيَلْتَفِتُ أَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ أَيْ رَبِّ لَقَدْ كُنْتُ أَرْجُوْ إِذْ أَخْرَجْتَنِيْ مِنْهَا أَنْ لَّا تُعِيْدَنِيْ فِيْهَا قَالَ فَيُنَجِّيْهِ اللّٰهُ مِنْهَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم سے چار شخصوں کو نکال کر بارگاہِ خداوندی میں پیش کیا جائے گا۔ پھر اُن کے لیے جہنم کا حکم فرما دیا جائے گا۔ اُن میں سے ایک مڑ کر دیکھے گا اور عرض گزار ہوگا: اے رب! میں تو پوری اُمید رکھتا تھا کہ جب مجھے جہنم سے نکال لیا ہے تو دوبارہ اُس میں نہیں ڈالا جائے گا۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اُسے جہنم سے نجات بخشے گا۔ (مسلم)۔

۵۳۴۹ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْلَصُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَيُحْبَسُوْنَ عَلٰى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِّنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى إِذَا هُذِّبُوْا وَنُقُّوْا أُذِنَ لَهُمْ فِيْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَأَحَدُهُمْ أَهْدٰى بِمَنْزِلِهٖ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهٖ كَانَ لَهٗ فِي الدُّنْيَا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بعض مسلمان جہنم سے نجات پائیں گے تو انھیں جنت و دوزخ کے درمیان ایک پل کے اُوپر روک لیا جائے گا کہ ایک دوسرے سے اُن مظالم کا بدلہ لے لیں جو دنیا میں کیے تھے۔ یہاں تک کہ جب حقوق کا معاملہ پاک صاف ہو جائے گا تو انھیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں محمد مصطفیٰ کی جان ہے، تم میں سے ہر ایک جنت میں اپنی رہائش گاہ کو اس سے زیادہ جانے گا جتنا دنیا کے اندر وہ اپنے مکان کو جانتا تھا۔ (بخاری)

۵۳۵۰ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ الْجَنَّةَ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ لَوْ أَسَاءَ لِيَزْدَادَ شُكْرًا وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ أَحْسَنَ لِيَكُوْنَ عَلَيْهِ حَسْرَةً۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں کوئی داخل نہیں ہوتا مگر اُس کو اُس کا جہنم والا ٹھکانا دکھا دیا جاتا ہے جبکہ برائی کرتا تاکہ وہ زیادہ شکر ادا کرے اور جہنم میں کوئی داخل نہیں ہوتا مگر اُس کو اُس کا جنت والا ٹھکانا دکھا دیا جاتا ہے جبکہ نیکی کرتا ہے تاکہ اُسے حسرت رہے۔

(بخاری)

۵۳۵۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَارَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ اِلَی الْجَنَّۃِ وَ اَھْلُ النَّارِ اِلَی النَّارِ جِیْءَ بِالْمَوْتِ حَتّٰی یُجْعَلَ بَیْنَ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ ثُمَّ یُذْبَحُ ثُمَّ یُنَادِیْ مُنَادٍ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ لَا مَوْتَ وَیَا اَھْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَیَزْدَادُ اَھْلُ الْجَنَّۃِ فَرَحًا اِلٰی فَرَحِھِمْ وَیَزْدَادُ اَھْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلٰی حُزْنِھِمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جنتی جنت کی طرف اور جہنمی جہنم کی طرف چل پڑیں گے تو موت کو لایا جائے گا اور جنت و دوزخ کے درمیان رکھا جائے گا۔ پھر ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر ایک ندا کرنے والا منادی کرے گا کہ اہل جنت! موت نہیں رہی۔ اے اہل جہنم! موت نہیں رہی۔ پس اہل جنت کی خوشیوں میں اور بھی اضافہ ہو جائے گا اور جہنمیوں کا رنج و غم اور بھی بڑھ جائے گا۔ (متفق علیہ)۔

دوسری فصل

۵۳۵۲ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِیْ مِنْ عَدَنٍ اِلٰی عَمَّانَ الْبَلْقَاءِ مَاؤُہٗ اَشَدُّ بَیَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ اَکْوَابُہٗ عَدَدُ نُجُوْمِ السَّمَآءِ مَنْ شَرِبَ مِنْہُ شَرْبَۃً لَمْ یَظْمَأْ بَعْدَھَا اَبَدًا اَوَّلُ النَّاسِ وُرُوْدًا فُقَرَاءُ الْمُھَاجِرِیْنَ الشُّعْثُ رُؤُوْسًا الدُّنْسُ ثِیَابًا الَّذِیْنَ لَا یَنْکِحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا یُفْتَحُ لَھُمُ السُّدَدُ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے حوض کی مسافت اتنی ہے جتنی عدن سے عمان البقاء تک۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس کے آبخورے گنتی میں آسمان کے تاروں جتنے ہیں۔ جو اس سے ایک دفعہ پی لے گا تو اس کے بعد اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی اس پر سب سے پہلے فقرائے مہاجرین آئیں گے جن کے بال بکھرے ہوئے اور کپڑے پھٹے پرانے ہوتے تھے۔ ناز و نعمت میں پلنے والی عورتیں ان سے نکاح کروانا پسند نہیں کرتی تھیں اور ان کے لیے دروازے کھولے نہیں جاتے تھے (احمد، ترمذی، ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۳۵۳ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ جُزْءًا مِّنْ مِّائَۃِ اَلْفِ جُزْءٍ مِّمَّنْ یَّرِدُ عَلَیَّ الْحَوْضَ قِیْلَ کَمْ کُنْتُمْ یَوْمَئِذٍ قَالَ سَبْعُ مِائَۃٍ اَوْ ثَمَانُ مِائَۃٍ۔ (رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو ایک منزل پر اترے۔ آپ نے فرمایا کہ جو حوض پر میرے پاس آئیں گے تم ان کا لاکھوں حصہ بھی نہیں ہو۔ عرض کی گئی کہ اس روز آپ کتنے تھے؟ فرمایا کہ سات سو یا آٹھ سو۔ (ابو داؤد)

۵۳۵۴ وَعَنْ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوْضًا وَاِنَّھُمْ لَیَتَبَاھَوْنَ اَیُّھُمْ اَکْثَرُ وَارِدَۃً وَاِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَکْثَرَھُمْ وَارِدَۃً۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر نبی کے لیے ایک حوض ہے اور وہ فخر محسوس کریں گے کہ آنے والے کس پر زیادہ ہیں۔ مجھے امید ہے کہ سب سے زیادہ آدمی میرے پاس آئیں گے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۳۵۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّشْفَعَ لِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَقَالَ اَنَا فَاعِلٌ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَیْنَ اَطْلُبُکَ قَالَ اُطْلُبْنِیْ اَوَّلَ مَا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کیا آپ میری شفاعت فرمائیں گے؟ فرمایا کہ میں کرنے والا ہوں۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ کو کہاں تلاش

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تَطْلُبُنِي عَلَى الصِّرَاطِ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْمِيزَانِ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيزَانِ قَالَ فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْحَوْضِ فَإِنِّي لَا أُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلَاثَ الْمَوَاطِنَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

کردوں؟ فرمایا کہ سب سے پہلے مجھے پلصراط پر تلاش کرنا۔ عرض گزار ہوا کہ اگر پل صراط پر نہ پاؤں۔ فرمایا تو مجھے میزان کے پاس تلاش کرنا۔ عرض گزار ہوا کہ اگر میزان پر بھی نہ پاؤں؟ فرمایا تو پھر مجھے حوض کے پاس تلاش کرنا کیونکہ ان تینوں مقامات کے سوا میں اور کسی جگہ نہیں جاؤں گا۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۳۵۶ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيلَ لَهُ مَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ قَالَ ذَاكَ يَوْمٌ يُنْزِلُ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَى كُرْسِيِّهِ فَيَلْتَطُّ كَمَا يَلْتَطُّ الرَّحْلُ الْجَدِيدُ مِنْ تَحْتِ مَقْعَدَتِهِ وَهُوَ كَسَعَةِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَيُجَاءُ بِكُمْ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَيَكُونُ أَوَّلُ مَنْ يُكْسَى إِبْرَاهِيمُ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى اكْسُوا خَلِيلِي فَيُؤْتَى بِبُرْدَيْنِ بَيَاضَيْنِ مِنْ رِيَاطِ الْجَنَّةِ ثُمَّ أُكْسَى عَلَى إِثْرِهِ ثُمَّ أَقُومُ عَنْ يَمِينِ اللّٰهِ مَقَامًا يَغْبِطُنِي الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۷

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ مقام محمود کیا ہے تو فرمایا یہ اس روز اللہ تعالیٰ اپنی کرسی پر نزول اجلال فرمائے گا تو وہ ایسے چرچرائے گی جیسے نیا کجاوہ اپنی تنگی کے باعث چرچراتا ہے حالانکہ اس کی وسعت زمین و آسمان کی درمیانی فضا جیسی ہے اور تمہیں ننگے پاؤں، ننگے جسم اور غیر مختون کے بغیر لایا جائے گا تو سب سے پہلے جن کو لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرے خلیل کو لباس پہناؤ۔ پس ان کے لیے دو سفید جوڑے لائے جائیں گے پھر ان کے بعد مجھے پہنائے جائیں گے، پھر میں اللہ تعالیٰ کے دائیں جانب ایک مقام پر کھڑا ہوں گا کہ سب اگلے اور پچھلے رشک کریں گے۔ (ترمذی)

۵۳۵۷ وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِعَارُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۲۸

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز پلصراط پر ایمان والوں کا وظیفہ یہ ہوگا: اے رب! سلامت رکھ، سلامت رکھ۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۳۵۸ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ جَابِرٍ)

۲۹

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری شفاعت اپنی امت کے کبیرہ گناہ والوں کے لیے ہے (ترمذی، ابوداؤد) اور ابن ماجہ نے اسے حضرت جابر سے روایت کیا ہے۔

۵۳۵۹ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّي فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۳۰

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے رب کے پاس ایک آنے والا آیا تو مجھے نصف جنت میں داخل کرنے اور شفاعت کرنے میں سے ایک چیز کو چن لینے کا اختیار دیا گیا۔ پس میں شفاعت کو پسند کیا اور یہ اس کے لیے ہے جو مر گیا اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو۔ (ترمذی، ابن ماجہ)۔

۵۳۶۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي الْجَدْعَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَكْثَرُ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ۔

۳۱

حضرت عبداللہ بن ابوالجدعاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کے ایک فرد کی شفاعت سے جنت میں بنی تمیم سے زیادہ لوگ داخل ہوں گے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

(ترمذی، دارمی، ابن ماجہ)

۵۳۶۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَشْفَعُ لِلْفِئَامِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْقَبِيلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتَّى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت میں سے بعض وہ ہیں جو ایک پوری جماعت کی شفاعت کریں گے اور بعض ایک قبیلے کی اور بعض ایک کنبے کی اور بعض ایک آدمی کی یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

(ترمذی)

۵۳۶۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي أَرْبَعَ مِائَةِ أَلْفٍ بِلَا حِسَابٍ فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ زِدْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَهٰكَذَا أَحْثَا بِكَفَّيَّ وَجَمَعَهُمَا فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ زِدْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَهٰكَذَا فَقَالَ عُمَرُ دَعْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ وَمَا عَلَيْكَ أَنْ يُدْخِلَنَا اللّٰهُ كُلَّنَا الْجَنَّةَ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ شَاءَ أَنْ يُدْخِلَ خَلْقَهُ الْجَنَّةَ بِكَبَّةِ وَاحِدٍ فَعَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ عُمَرُ۔

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری اُمت سے چار لاکھ افراد کو بغیر حساب جنت میں داخل فرمائے گا۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ یارسول! ہماری تعداد اور بڑھا دیجیے۔ فرمایا کہ اور اتنے۔ یعنی دونوں ہاتھوں سے ملا کر لپ بنائی۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوتے کہ یارسول اللہ! ہماری تعداد اور بڑھا دیجیے۔ فرمایا کہ اور اتنے۔ حضرت عمر نے کہا کہ ابوبکر جانے دیجیے۔ حضرت ابوبکر نے کہا کہ آپ کا کیا خرچ ہوتا ہے اگر اللہ تعالیٰ ہم سب کو جنت میں داخل کر دے! حضرت عمر نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو ایک ہی لپ میں ساری مخلوق کو جنت میں داخل کر دے۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمر نے سچ کہا ہے۔

(شرح السنہ)

۵۳۶۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَفُّ أَهْلُ النَّارِ فِيمَرُّ بِهِمُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ أَمَا تَعْرِفُنِي أَنَا الَّذِي سَقَيْتُكَ شَرْبَةً وَقَالَ بَعْضُهُمْ أَنَا الَّذِي وَهَبْتُ لَكَ وَضُوءًا فَيَشْفَعُ لَهُ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنمی صف بستہ ہوں گے کہ ایک جنتی اُن کے پاس سے گزرے گا تو اُن میں سے ایک آدمی سے کہے گا: اے فلاں! کیا آپ پہچانتے نہیں کہ میں نے آپ کو پانی پلایا تھا؟ دوسرا کہے گا کہ میں وہ ہوں جس نے آپ کو وضو کے لیے پانی دیا تھا۔ پس وہ ایسے کی شفاعت کرے گا اور اُسے جنت میں داخل کرے گا۔

(ابن ماجہ)

۵۳۶۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اشْتَدَّ صِيَاحُهُمَا فَقَالَ الرَّبُّ تَعَالَى أَخْرِجُوهُمَا فَقَالَ لَهُمَا لِأَيِّ شَيْءٍ اشْتَدَّ صِيَاحُكُمَا قَالَا فَعَلْنَا ذٰلِكَ لِتَرْحَمَنَا قَالَ فَإِنَّ رَحْمَتِي لَكُمَا أَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِيَا أَنْفُسَكُمَا حَيْثُ كُنْتُمَا مِنَ النَّارِ فَيُلْقِي أَحَدُهُمَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم میں داخل ہونے والوں میں سے دو شخص سخت ہی چلائیں گے تو رب تعالیٰ فرمائے گا کہ انھیں نکال لو۔ اُن سے فرمائے گا کہ تم اتنا کس لیے چلاتے ہو؟ دونوں کہیں گے کہ ہم نے اس لیے ایسا کیا کہ تُو ہم پر رحم فرمائے گا۔ فرمایا کہ میری رحمت تمہارے لیے یہی ہے کہ اپنی جانوں کو اُسی جگہ جہنم میں ڈال دو جہاں تھے۔ ایک اپنی جان کو ڈال دے گا تو اللہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

نَفْسَهُ فَيَجِدُ رِيحَهَا اللهُ عَلَيْهِ بَرْدًا وَسَلَامًا وَيَقُومُ الْآخَرُ فَلَا يُلْقِي نَفْسَهُ فَيَقُولُ لَهُ الرَّبُّ تَعَالَى مَا مَنَعَكَ أَنْ تُلْقِيَ نَفْسَكَ كَمَا أَلْقَى صَاحِبُكَ فَيَقُولُ رَبِّ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا تُعِيدَنِي فِيهَا بَعْدَ مَا أَخْرَجْتَنِي مِنْهَا فَيَقُولُ لَهُ الرَّبُّ تَعَالَى لَكَ رَجَاؤُكَ فَيُدْخِلَانِ جَمِيعًا الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللهِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

تعالیٰ اُس پر سلامتی والی ٹھنڈی کر دے گا اور دوسرا کھڑا ہی رہے گا۔ وہ اپنی جان کو نہیں ڈالے گا۔ رب تعالیٰ اُس سے فرمائے گا کہ تجھے اپنی جان اپنے ساتھی کی طرح ڈالنے سے کس چیز نے منع کیا؟ عرض گزار ہوگا کہ اے رب! میں اُمید رکھتا ہوں کہ نکالنے کے بعد مجھے دوبارہ اُس میں نہیں بھیجے گا۔ رب تعالیٰ اُس سے فرمائے گا کہ تیرے لیے تیری اُمید کے مطابق ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دونوں جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے۔

(ترمذی)

۵۳۶۵ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ يَصْدُرُونَ مِنْهَا بِأَعْمَالِهِمْ فَأَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ ثُمَّ كَالرِّيحِ ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ كَالرَّاكِبِ فِي رَحْلِهِ ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ كَمَشْيِهِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ جہنم پر وارد ہوں گے۔ پھر اُس کے اوپر سے اپنے اپنے اعمال کے مطابق گزریں گے۔ سب سے پہلا بجلی چمکنے کی طرح، پھر ہوا کے جھونکے کی طرح، پھر گھوڑ سوار کی طرح، پھر اونٹ سوار کی طرح، پھر دوڑنے والے آدمی کی طرح اور پھر چلنے والے کی طرح۔

(ترمذی، دارمی)

تیسری فصل

۵۳۶۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضِي مَا بَيْنَ جَنْبَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ قَالَ بَعْضُ الرُّوَاةِ هُمَا قَرْيَتَانِ بِالشَّامِ بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ ثَلَاثِ لَيَالٍ وَفِي رِوَايَةٍ فِيهِ أَبَارِيقُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ وَرَدَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک تمہارے آگے میرا حوض ہے اور اُس کے دونوں کناروں کے درمیان جرباء اور اذرح کے برابر فاصلہ ہے۔ بعض راویوں نے کہا کہ دونوں شام کی بستیاں ہیں جن کے درمیان تین دن کی مسافت ہے دوسری روایت میں ہے کہ اُس کے گلاس آسمان کے تاروں کے برابر ہیں جو اُس پر وارد ہوا اور اُس سے پیا تو اس کے بعد اُسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ (متفق علیہ)

۵۳۶۷ وَعَنْ حُذَيْفَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى النَّاسَ فَيَقُومُ الْمُؤْمِنُونَ حَتَّى تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ يَا أَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ فَيَقُولُ وَهَلْ أَخْرَجَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا خَطِيئَةُ أَبِيكُمْ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ اذْهَبُوا إِلَى ابْنِي إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللهِ قَالَ فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ لَسْتُ بِصَاحِبِ

حضرت حذیفہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع فرمائے گا۔ مسلمان کھڑے ہوں گے تو جنت اُن کے نزدیک کر دی جائے گی۔ پس وہ حضرت آدم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوں گے: ابا جان! ہمارے لیے جنت کھلوایئے۔ فرمائیں گے کہ تمہیں جنت سے نہیں نکلوایا مگر تمہارے باپ کی لغزش نے لہٰذا میں اس لائق نہیں ہوں۔ تم میرے بیٹے ابراہیم خلیل اللہ کی بارگاہ میں جاؤ۔ حضرت ابراہیم بھی فرمائیں گے کہ میں اس لائق نہیں کیونکہ میں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ذَالِكَ إِنِّي كُنْتُ خَلِيلًا مِنْ وَرَاءَ وَرَاءَ اعْمَدُوا إِلَى مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللَّهُ تَكْلِيمًا فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَالِكَ اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى كَلِمَةِ اللَّهِ وَرُوحِهِ فَيَقُولُ عِيسَى لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَالِكَ فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا فَيَقُومُ فَيُؤْذَنُ لَهُ وَتُرْسَلُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَتَقُومَانِ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِينًا وَشِمَالًا فَيَمُرُّ أَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ قَالَ قُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَيُّ شَيْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ قَالَ أَلَمْ تَرَوْا إِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِي طَرْفَةِ عَيْنٍ ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيحِ ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ وَشَدِّ الرِّجَالِ تَجْرِي بِهِمْ أَعْمَالُهُمْ وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُولُ يَا رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ حَتَّى تَعْجِزَ أَعْمَالُ الْعِبَادِ حَتَّى يَجِيءَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيعُ السَّيْرَ إِلَّا زَحْفًا وَقَالَ وَفِي حَافَتَيِ الصِّرَاطِ كَلَالِيبُ مُعَلَّقَةٌ مَأْمُورَةٌ بِأَخْذِ مَنْ أُمِرَتْ بِهِ فَمَخْدُوشٌ نَاجٍ وَمُكَرْدَسٌ فِي النَّارِ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ إِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعُونَ خَرِيفًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

بیرونی معاملات میں خلیل ہوں۔ تم حضرت موسیٰ کی بارگاہ میں جاؤ جس سے اللہ تعالیٰ نے حقیقی کلام فرمایا تھا۔ وہ حضرت موسیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو فرمائیں گے۔ میرا یہ منصب نہیں ہے۔ تم حضرت عیسیٰ کی بارگاہ میں جاؤ جو اللہ کا کلمہ اور روح اللہ ہیں۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ فرمائیں گے کہ یہ منصب میرا بھی نہیں ہے۔ پس محمد مصطفیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو آپ کھڑے ہو جائیں گے اور آپ کو اجازت دے دی جائے گی نیز امانت اور صلہ رحمی کو بھی بھیج دیا جائے گا۔ دونوں ہی پلصراط کے دائیں بائیں کھڑی ہو جائیں گی۔ تم میں سے سب سے پہلا گروہ بجلی کی طرح گزرے گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ میرے ماں باپ قربان، بجلی کی طرح گزرنے والی کیا چیز ہے؟ فرمایا کیا تم نہیں دیکھتے کہ بجلی کیسے گزرتی ہے اور پلک جھپکنے میں لوٹ آتی ہے۔ پھر ہوا کے گزرنے کی طرح، پھر پرندے کے گزرنے کی طرح اور دوڑنے والی کی طرح یعنی اعمال انھیں چلائیں گے اور تمہارا نبی پلصراط پر جلوہ افروز ہو کر عرض کر رہا ہوگا: اے رب! سلامت رکھ، سلامت رکھ، یہاں تک کہ بندوں کے اعمال عاجز آ جائیں گے چنانچہ ایک آدمی آئے گا اور گھسٹتا ہوا گزرے گا اور پلصراط کے دونوں جانب کنڈے لٹکے ہوئے ہوں گے۔ تاکہ جس کے متعلق حکم فرمایا جائے اُسے پکڑ لیں۔ بعض زخمی ہو کر نجات پائیں گے اور بعض باندھ کر جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں ابوہریرہ کی جان ہے، بیشک جہنم کی گہرائی ستر سال کی مسافت جتنی ہے۔

(مسلم)

۵۳۶۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ قَوْمٌ بِالشَّفَاعَةِ كَأَنَّهُمُ الثَّعَارِيرُ قُلْنَا مَا الثَّعَارِيرُ قَالَ إِنَّهَا الضَّغَابِيسُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ لوگ شفاعت کے ذریعے جہنم سے نکالے جائیں گے گویا وہ الثعاریر ہیں۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ الثعاریر کیا ہے؟ فرمایا کہ چھوٹی ککڑیاں۔ (متفق علیہ)

۵۳۶۹ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز تین قسم کے حضرات شفاعت کریں گے۔ انبیاء، علماء اور شہداء۔

(ابن ماجہ)

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

الْاٰخِرِيْنَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ اَنْ يَّنْظُرُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ جَنَّةِ عَدْنٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کرنہیں دیکھیں گے۔ ایمان والے اُن کے پاس آتے جاتے ہوں گے۔ دو باغ چاندی کے ہوں گے۔ نیز اُن کے برتن اور دیگر چیزیں۔ دو باغ سونے کے ہوں گے نیز اُن کے برتن اور دوسری چیزیں بھی۔ اُن لوگوں کے اپنے رب کو دیکھنے میں کبریائی کی چادر کے سوا کوئی اور رکاوٹ نہیں ہوگی۔ یہ جنت عدن کی بات ہے۔ (متفق علیہ)۔

(متفق علیہ)

۵۳۷۵ وَعَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَاهَا دَرَجَةً مِنْهَا تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْاَرْبَعَةُ وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُوْنُ الْعَرْشُ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَلَمْ اَجِدْهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت کے اندر سو درجے ہیں۔ ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان اور فردوس اُس میں سب سے اونچا درجہ ہے جس سے جنت کی چاروں نہریں نکلتی ہیں۔ اُس کے اوپر عرش ہوگا۔ جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو اُس سے فردوس کا سوال کرنا۔ اِسے ترمذی نے روایت کیا ہے اور یہ بھی صحیحین اور کتاب الحمیدی میں نہیں ملی ہے۔

۵۳۷۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا يَاْتُوْنَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيْحُ الشَّمَالِ فَتَحْثُوْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَّجَمَالًا فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى اَهْلِيْهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَّجَمَالًا فَيَقُوْلُ لَهُمْ اَهْلُوْهُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا فَيَقُوْلُوْنَ وَاَنْتُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک جنت میں ایک بازار ہے جس میں ہر جمعہ کو لوگ آیا کریں گے۔ پس شمالی ہوا چلے گی جو اُن کے چہروں اور کپڑوں کو کرے گی تو اُن کے حسن و جمال میں اور اضافہ ہو جائے گا۔ حسن و جمال بڑھ جانے کے بعد جب وہ اپنے گھر والوں کے پاس واپس لوٹیں گے تو وہ کہیں گے کہ خدا کی قسم، ہمارے بعد آپ کا حسن و جمال بڑھ گیا ہے۔ وہ کہیں گے کہ خدا کی قسم، ہمارے بعد آپ کے حسن و جمال میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ (مسلم)۔

۵۳۷۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ كَاَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَآءِ اِضَاءَةً قُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِنَّ مِنْ وَّرَآءِ الْعَظْمِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں داخل ہونے والے پہلے گروہ کی صورتیں چودھویں رات کے چاند جیسی ہوں گی۔ پھر اُن سے نزدیک والوں کی چمکتے ہوئے تارے سے زیادہ روشن جو آسمان میں چمکتا ہے۔ اُن کے دل ایک ہی آدمی کے دل جیسے ہوں گے۔ جن کے درمیان نہ اختلاف ہوگا اور نہ دشمنی۔ ہر شخص کی اُن میں سے دو بیویاں حور عین سے ہوں گی۔ حسن کے باعث ہڈی اور گوشت کے اندر سے جن کی پنڈلیوں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِهَا

جنت اور اہلِ جنت کی صفات

پہلی فصل

۵۳۷۰ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سُنیں اور نہ کسی بشر کے دل میں اُن کا خیال گزرا۔ اگر تم چاہو تو یہ پڑھ لو: پھر کوئی نفس نہیں جانتا کہ آنکھوں کی ٹھنڈک والی کیا چیزیں اُن کے لیے چھپا رکھی ہیں۔ (۳۲: ۱۷۔ متفق علیہ)

۵۳۷۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعُ سَوْطٍ فِی الْجَنَّةِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا اور اُس کی ساری متاع سے بہتر ہے۔ (متفق علیہ)

۵۳۷۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَدْوَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا وَلَوْ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ نِّسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ اِلَی الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ مَا بَیْنَهُمَا وَلَمَلَاَتْ مَا بَیْنَهُمَا رِیْحًا وَّلَنَصِیْفُهَا عَلٰی رَاْسِهَا خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: صبح یا شام کے وقت اللہ کی راہ میں نکلنا دنیا اور اُس کی ساری متاع سے بہتر ہے اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی زمین کی طرف جھانکے تو دونوں کی درمیانی جگہ کو چمکا دے اور دونوں کی درمیانی چیزوں کو خوشبو سے بسا دے اور اُس کے سر کا دوپٹہ دنیا اور اس کی ساری متاع سے بہتر ہے۔ (بخاری)

۵۳۷۳ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةً یَسِیْرُ الرَّاكِبُ فِیْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا یَقْطَعُهَا وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ فِی الْجَنَّةِ خَیْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ اَوْ تَغْرُبُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں اگر سوار سو سال تک چلتا رہے تو اُسے عبور نہ کر سکے اور جنت میں تم سے کسی کی کمان برابر جگہ اُن چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔ (متفق علیہ)

۵۳۷۴ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِی الْجَنَّةِ لَخَیْمَةً مِّنْ لُّؤْلُؤَةٍ وَّاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا وَفِیْ رِوَایَةٍ طُوْلُهَا سِتُّوْنَ مِیْلًا فِیْ كُلِّ زَاوِیَةٍ مِّنْهَا اَهْلٌ مَا یَرَوْنَ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کے لیے جنت میں ایک ہی اندر سے خالی موتی کا خیمہ ہوگا جس کی چوڑائی اور دوسری روایت میں ہے کہ جس کی لمبائی ساٹھ میل ہے اُس کے ہر گوشے میں گھر والے ہوں گے جو دوسروں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

وَاللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ يُسَبِّحُونَ اللَّهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا لَا يَسْقَمُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ فَلَا يَتْفُلُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ آنِيَتُهُمُ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَأَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَوُقُودُ مَجَامِرِهِمُ الْأُلُوَّةُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَمَ سِتُّونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ۔

کا گوداں نظر آئے گا۔ صبح و شام اللہ کی تسبیح بیان کریں گے۔ نہ وہ بیمار ہوں گے، نہ پیشاب اور پاخانہ کریں گے، نہ تھوکیں گے اور نہ کھانسیں گے۔ اُن کے برتن سونے اور چاندی کے اور اُن کے کنگھے سونے کے ہوں گے اور اُن کی انگیٹھیوں کا ایندھن لوبان اور اُن کا پسینہ مشک ہوگا۔ سب ایک آدمی کی طرح اپنے باپ حضرت آدم کی صورت پر ہوں گے جن کا قد ساٹھ گز ہو گا۔

(متفق علیہ)

۵۳۷۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلَا يَتْفُلُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ قَالُوا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّحْمِيدَ كَمَا تُلْهَمُونَ النَّفَسَ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جنت کھائیں پئیں گے، لیکن تھوکنے، پیشاب کرنے، پاخانے میں جانے اور ناک صاف کرنے کی ضرورت نہیں پیش آئے گی۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ کھانے کا کیا بنے گا؟ فرمایا کہ ڈکاریں گے اور مشک جیسی اُس کی خوشبو ہوگی اور تسبیح و تحمید اُن کے دلوں میں ڈال دی جائے گی جیسے تمہیں سانس لینے کی عادت ڈال دی گئی ہے۔

(مسلم)

۵۳۷۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ وَلَا يَبْأَسُ وَلَا يَبْلَى ثِيَابُهُ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو جنت میں داخل ہوگا وہ ناز و نعمت میں رہے گا، فکرمند نہیں ہوگا، نہ اُس کے کپڑے پرانے ہوں گے اور نہ اُس کی جوانی ختم ہوگی۔ (مسلم)

(رواہ مسلم)

۵۳۸۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُنَادِي مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصِحُّوا فَلَا تَسْقَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشِبُّوا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوا فَلَا تَبْأَسُوا أَبَدًا۔

حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک ندا کرنے والا منادی کرے گا کہ تم صحت مند رہو گے اور کبھی بیمار نہیں ہو گے، ہمیشہ زندہ رہو گے اور کبھی نہیں مرو گے، ہمیشہ جوان رہو گے اور کبھی بوڑھے نہیں ہو گے اور ہمیشہ ناز و نعمت میں رہو گے اور کبھی فکرمند نہیں ہو گے۔

(مسلم)

(رواہ مسلم)

۵۳۸۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْأُفُقِ مِنَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جنت اپنے اُوپر بالا خانے والوں کو یوں دیکھیں گے جیسے تم مشرق یا مغرب میں چمکتے ہوئے ستارے کو ایک دوسرے کو دیکھتے ہو، اُن حضرات کی فضیلت کے باعث۔ لوگ عرض گزار

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِيَآءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہوتے کہ یا رسول اللہ! وہ انبیاء کرام کے مقامات ہوں گے جن تک ان کے سوا دوسرا نہیں پہنچ سکے گا؟ فرمایا کیوں نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، ان لوگوں کے جو اللہ پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی۔

(متفق علیہ)

۵۳۸۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّيْرِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں بعض ایسے داخل ہوں گے جن کے دل پرندوں کے دلوں جیسے ہوں گے۔

(مسلم)

۵۳۸۳ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَضِيْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰى يَا رَبِّ وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ اَلَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا رَبِّ وَاَيُّ شَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِيْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا: اے اہل جنت! عرض گزار ہوں گے کہ اے ہمارے رب! ہم تیرے لیے حاضر و مستعد ہیں اور ہر بھلائی تیرے قبضے میں ہے۔ فرمائے گا کہ کیا تم راضی ہو؟ عرض گزار ہوں گے کہ اے رب! ہمیں کیا ہوا ہے کہ راضی نہ ہوں جبکہ ہمیں اتنا عطا فرمایا ہے کہ اپنی مخلوق میں سے کسی کو اتنا عطا نہیں فرمایا۔ فرمائے گا کہ کیا میں تمہیں اس سے بھی افضل چیز نہ دے دوں؟ عرض گزار ہوں گے کہ اے ہمارے رب! اس سے افضل چیز کیا ہے؟ فرمائے گا کہ میں تمہیں اپنی رضامندی دیتا ہوں کہ اسکے بعد تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔ (متفق علیہ)

۵۳۸۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَدْنٰى مَقْعَدِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى وَيَتَمَنّٰى فَيَقُوْلُ لَهٗ هَلْ تَمَنَّيْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک جنت کے اندر تم میں سے جس کا سب سے گھٹیا مقام ہوگا اس سے کہا جائے گا کہ تمنا کر۔ وہ تمنا کرے گا، پھر تمنا کرے گا۔ اس سے کہا جائے گا کہ تو نے تمنائیں پوری کرلیں؟ عرض گزار ہوگا ہاں۔ فرمائے گا کہ تیرے لیے ہے جو تو نے تمنا کر کے یا اور اس کے برابر اور۔ (مسلم)

۵۳۸۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيْلُ كُلٌّ مِّنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سیحان، جیحان، فرات اور نیل سب جنت کی نہروں سے ہیں۔

(مسلم)

۵۳۸۶ وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ قَالَ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ الْحَجَرَ يُلْقٰى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِيْ فِيْهَا سَبْعِيْنَ

حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں بتایا گیا کہ اگر جہنم کے کنارے سے اس میں ایک پتھر ڈالا جائے تو ستر

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

خَرِيفًا لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَاللّٰهِ لَتُمْلَأَنَّ وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ مَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيظٌ مِنَ الزِّحَامِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

سال سے پہلے اُس کی تہہ میں نہیں پہنچ سکے گا اور خدا کی قسم، وہ بھر دی جائے گی اور ہمیں یہ بھی بتایا گیا کہ جنت کی چوکھٹوں میں سے دو چوکھٹوں کے درمیان چالیس سال کی مسافت کا فاصلہ ہوگا اور اُس پر ایک روز ایسا بھی آئے گا جب وہ کثرت ہجوم سے بھری ہوئی ہوگی۔

(مسلم)

دوسری فصل

۵۳۸۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ مِنَ الْمَاءِ قُلْنَا الْجَنَّةُ مَا بِنَاؤُهَا قَالَ لَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَلَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ مَلَاطُهَا الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوتُ وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ يَدْخُلُهَا يَنْعَمُ وَلَا يَبْأَسُ وَيَخْلُدُ وَلَا يَمُوتُ وَلَا يَبْلَى ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُمْ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عرض گزار ہوا، یارسول اللہ! مخلوق کو کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے؟ فرمایا کہ پانی سے۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ جنت کس چیز سے بنائی گئی ہے؟ فرمایا کہ ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی جبکہ اُس کا گارا مشک اذفر ہے، اُس کی سنگریاں موتی اور یاقوت ہیں اور اُس کی مٹی زعفران ہے۔ جو اُس میں داخل ہوگا وہ آرام میں رہے گا، غمگین نہیں ہوگا۔ ہمیشہ رہے گا، نہ موت آئے گی، نہ اُن کے کپڑے پھٹیں گے اور نہ جوانیاں فنا ہوں گی۔

(احمد، ترمذی، دارمی)

۵۳۸۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ إِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں کوئی درخت نہیں مگر اُس کا تنا سونے کا ہے۔

(ترمذی)

۵۳۸۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں سو درجے ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۳۹۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ لَوْ أَنَّ الْعَالَمِينَ اجْتَمَعُوا فِي إِحْدَاهُنَّ لَوَسِعَتْهُمْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت کے اندر سو درجے ہیں۔ اگر سارے جہانوں کو اکٹھا کر لیا جائے تو اُن میں سے ایک کے اندر سما جائیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۳۹۱ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ قَالَ ارْتِفَاعُهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد ربانی: وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ کے بارے میں فرمایا: اُن کی بلندی آسمان و زمین کی درمیانی مسافت یعنی پانچ سو برس کی راہ کے برابر ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۵۳۹۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ ۲۳
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صُوْرُ وُجُوْهِهِمْ عَلٰى مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ عَلٰى مِثْلِ اَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَاءِ ثِيَابِهَا.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے گروہ کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح جگمگاتے ہوں گے، اور دوسرے گروہ کے آسمانی چمک دار ستارے سے زیادہ خوب صورت ہوں گے۔ اُن میں سے ہر آدمی کی دو بیویاں ہوں گی اور ہر بیوی نے ستر جوڑے پہن رکھے ہوں گے لیکن پھر بھی باہر سے اُس کی پنڈلی کا گودا نظر آئے گا۔ (ترمذی)

۵۳۹۳ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ ۲۴
وَسَلَّمَ قَالَ يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجِمَاعِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَيُطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ يُعْطٰى قُوَّةَ مِائَةٍ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں مؤمن کو جماع کی بہت زیادہ طاقت دی جائے گی۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! کیا وہ اس کی طاقت رکھے گا؟ فرمایا کہ سو آدمیوں کی قوت دی جائے گی۔ (ترمذی)

۵۳۹۴ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ ۲۵
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَوْ اَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِّمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا اَسَاوِرُهُ لَطَمَسَ ضَوْءُهُ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُوْمِ.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر جنت سے اس قدر ظاہر ہو جائے جتنی چیز کو ناخن اُٹھاتا ہے تو آسمانوں اور زمین کے کناروں کی درمیانی چیزیں جگمگا اُٹھیں۔ اور اگر اہل جنت میں سے کوئی شخص جھانکے اور اُس کے کنگن ظاہر ہو جائیں تو سورج کی روشنی یوں ماند پڑ جائے جیسے سورج کی روشنی سے تاروں کی روشنی ماند پڑ جاتی ہے۔ اِسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۳۹۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۲۶
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُّرْدٌ كُحْلٌ لَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ وَلَا تَبْلٰى ثِيَابُهُمْ.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جنت کے جسم بغیر بالوں کے، بے ریش، سرمہ لگے ہوئے ہوں گے۔ اُن کی جوانیاں ختم نہیں ہوں گی اور اُن کے کپڑے نہیں پھٹیں گے۔ (ترمذی، دارمی)

۵۳۹۶ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى ۲۷
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدًا مُّرْدًا مُّكَحَّلِيْنَ اَبْنَاءَ ثَلٰثِيْنَ اَوْ ثَلٰثٍ وَّثَلٰثِيْنَ سَنَةً. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جنت داخل ہوں گے کہ جسم بالوں کے بغیر، بے ریش، اور سرمہ لگائے ہوئے ہوں گے۔ اُن کی عمریں تیس یا تینتیس سال کی ہوں گی۔ (ترمذی)

۵۳۹۷ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ ۲۸
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ لَهُ سِدْرَةُ

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا جبکہ آپ کے حضور

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اَلْمُنْتَهٰى قَالَ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ اَوْ يَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةُ رَاكِبٍ شَكَّ الرَّاوِيْ فِيْهَا فُرَاشُ الذَّهَبِ كَاَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَالُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

سدرۃ المنتہیٰ کا ذکر ہوا تو فرمایا: سوار اُس کی شاخوں کے سائے میں سو سال چل سکتا ہے یا فرمایا کہ سو سوار اُس کے سائے میں بیٹھ سکتے ہیں۔ اِس میں راوی کو شک ہے۔ اُس میں سونے کے پتنگے ہیں اور اُس کے پھل مٹکوں جیسے ہیں۔ اِسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۳۹۸ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْكَوْثَرُ قَالَ ذَاكَ نَهْرٌ اَعْطَانِيْهِ اللّٰهُ يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ فِيْهِ طَيْرٌ اَعْنَاقُهَا كَاَعْنَاقِ الْجُزُرِ قَالَ عُمَرُ اِنَّ هٰذِهٖ لَنَاعِمَةٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَتُهَا اَنْعَمُ مِنْهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوثر کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ وہ جنت میں ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرما دی ہے۔ وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے۔ اُس میں پرندے ہیں جن کی گردنیں اُونٹوں جیسی ہیں۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ وہ تو بہت عمدہ ہوں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے کھانے والے ان سے زیادہ عمدہ ہوں گے۔ (ترمذی)

۵۳۹۹ وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ اَنْ تَحْمِلَ فِيْهَا عَلٰى فَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ يَطِيْرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ اِلَّا فَعَلْتَ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْاِبِلِ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهٗ مَا قَالَ لِصَاحِبِهٖ فَقَالَ اِنْ يُّدْخِلْكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيْهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! کیا جنت میں کوئی گھوڑا ہے؟ فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہیں جنت میں داخل کر دے تو تم یاقوت کے سرخ گھوڑے پر سواری کرنا چاہو کہ وہ تمہیں جنت میں لیے پھرے جہاں تم چاہو تو ایسا ہو جائے گا۔ ایک آدمی پوچھتے ہوئے عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! کیا جنت میں اُونٹ ہیں؟ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے اُسے وہ جواب نہ دیا جو اُس کے ساتھی کو دیا تھا بلکہ فرمایا، اگر اللہ تعالیٰ تمہیں جنت میں داخل کر دے تو وہاں تمہارے لیے وہی ہوگا جو تمہارا دل چاہے گا اور تمہاری آنکھ لذت یاب ہوگی۔ (ترمذی)۔

۵۴۰۰ وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّ الْخَيْلَ اَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ اُوْتِيْتَ بِفَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ لَّهٗ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَاَبُوْ سُوْرَةَ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ اَبُوْ سُوْرَةَ هٰذَا مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ يَرْوِيْ مَنَاكِيْرَ)

حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! میں گھوڑوں کو پسند کرتا ہوں، کیا جنت میں گھوڑے ہیں؟ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم جنت میں داخل ہوئے تو تمہیں یاقوت کا گھوڑا دیا جائے گا جس کے دو پر ہوں گے۔ تمہیں اُس پر سوار کر دیا جائے گا۔ پھر وہ تمہیں لے کر اُڑے گا جہاں تم چاہو گے۔ اِسے ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا کہ اِس حدیث کی سند قوی نہیں ہے اور ابو سورہ راوی حدیث کو ضعیف کر رہا ہے اور میں نے محمد بن اسمٰعیل کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ابو سورہ منکر الحدیث ہے جو منکر حدیثیں بیان کرتا ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۵۴۰۱ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[۳۲] اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

حضرت بُریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اہلِ جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی۔ اِس اُمّت کی اُن میں سے اسّی صفیں ہوں گی اور چالیس تمام اُمّتوں کی۔ روایت کیا ہے اِسے ترمذی نے اور بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں۔

۵۴۰۲ وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[۳۳] بَابُ اُمَّتِيَ الَّذِيْ يَدْخُلُوْنَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهُ مَسِيْرَةُ الرَّاكِبِ الْمُجَوِّدِ ثَلٰثًا ثُمَّ اِنَّهُمْ لَيُضْغَطُوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى تَكَادَ مَنَاكِبُهُمْ تَزُوْلُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَقَالَ يَخْلَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ يَرْوِي الْمَنَاكِيْرَ۔

سالم نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میری اُمّت جس دروازے سے جنت میں داخل ہو گی اُس کی چوڑائی ماہر سوار کی تین سال مسافت کے برابر ہے۔ پھر وہ اُس پر تنگ ہوں گے اور خطرہ ہو گا کہ اُن کے کندھے نہ ہل جائیں۔ روایت کیا اِسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور میں نے محمد بن اسمٰعیل سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو وہ اِسے نہیں جانتے تھے اور کہا کہ یخلد بن ابوبکر منکر حدیثیں روایت کرتا ہے۔

۵۴۰۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[۳۴] اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا مَا فِيْهَا شِرَاءٌ وَلَا بَيْعٌ اِلَّا الصُّوَرُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَاِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُوْرَةً دَخَلَ فِيْهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بیشک جنت میں ایک بازار ہو گا جس میں خرید و فروخت نہیں ہو گی بلکہ مردوں اور عورتوں کی صورتیں ہوں گی۔ جب آدمی کسی صورت کو پسند کرے تو اُسے اختیار کر لے۔ روایت کیا اِسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۴۰۴ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ لَقِيَ اَبَا هُرَيْرَةَ[۳۵] فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَسَاَلُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْمَعَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ فِيْ سُوْقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيْدٌ اَفِيْهَا سُوْقٌ قَالَ نَعَمْ اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ اِذَا دَخَلُوْهَا نَزَلُوْا فِيْهَا بِفَضْلِ اَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤْذَنُ لَهُمْ فِيْ مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ اَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُوْرُوْنَ رَبَّهُمْ وَيَبْرُزُ لَهُمْ عَرْشُهُ وَيَتَبَدّٰى لَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَيُوْضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ وَّمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَّمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوْتٍ وَّمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَّمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ

سعید بن مسیب ایک دفعہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضرت ابوہریرہ نے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے اور تمہیں جنت کے بازار میں جمع کرے۔ سعید عرض گزار ہوئے کہ کیا اُس میں بازار ہے؟ فرمایا ہاں مجھے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ اہلِ جنت جب اُس میں داخل ہوں گے تو اپنے اعمال کے لحاظ سے اُس میں اُتریں گے۔ پھر دنیا کے دنوں سے روزِ جمعہ کی مقدار کے برابر اُنہیں اجازت دی جائے گی تو اپنے رب کا دیدار کریں گے اور اللہ کا عرش اُن کے لیے ظاہر ہو گا اور جنت کے باغوں میں سے ایک باغ کے اندر اُن پر تجلی فرمائے گا اور اُن کے لیے نور، موتی، یاقوت، زبرجد، سونے اور چاندی کے منبر رکھے جائیں گے اور اُن میں سے ادنیٰ درجے والا مشک اور کافور کے ٹیلے پر بیٹھے گا اور وہ یہ محسوس نہیں کریں گے کہ کرسیوں پر بیٹھنے والے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُورِ مَا يَرَوْنَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِأَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهَلْ نَرَى رَبَّنَا قَالَ نَعَمْ هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا لَا قَالَ كَذَالِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ وَلَا يَبْقَى فِي ذَالِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللّٰهُ مُحَاضَرَةً حَتّٰى يَقُولَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ ابْنَ فُلَانٍ أَتَذْكُرُ يَوْمَ قُلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيُذَكِّرُهُ بِبَعْضِ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَفَلَمْ تَغْفِرْ لِي فَيَقُولُ بَلٰى فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِي بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهِ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذَالِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ فَأَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيبًا لَمْ يَجِدُوا مِثْلَ رِيحِهِ شَيْئًا قَطُّ وَيَقُولُ رَبُّنَا قُومُوا إِلٰى مَا أَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوا مَا اشْتَهَيْتُمْ فَنَأْتِي سُوقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ فِيهَا مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُونُ إِلٰى مِثْلِهِ وَلَمْ تَسْمَعِ الْآذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوبِ فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيهَا وَلَا يُشْتَرٰى وَفِي ذَالِكَ السُّوقِ يَلْقَى أَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقٰى مَنْ هُوَ دُونَهُ وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوعُهُ مَا يَرٰى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا يَنْقَضِي آخِرُ حَدِيثِهِ حَتّٰى يَتَخَيَّلَ عَلَيْهِ مَا هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ وَذَالِكَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَحْزَنَ فِيهَا ثُمَّ نَنْصَرِفُ إِلٰى مَنَازِلِنَا فَيَتَلَقَّانَا أَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ مَرْحَبًا وَأَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَإِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ أَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَنَقُولُ إِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا

اُن سے افضل ہیں۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ فرمایا: ہاں کیا تم چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں شک کرتے ہو؟ ہم عرض گزار ہوئے: نہیں۔ فرمایا کہ اسی طرح تم اپنے رب کو دیکھنے میں شک نہیں کرو گے۔ اُس مجلس میں کوئی شخص باقی نہیں رہے گا مگر اللہ تعالیٰ اُس کے سامنے موجود ہوگا۔ پھر اُن میں سے ایک آدمی سے فرمائے گا: اے فلاں بن فلاں! کیا تو انکار کرتا ہے کہ ایک روز تو نے ایسا کہا تھا اور دنیا میں اُس کی عہد شکنی کے بعض واقعات یاد کروائے گا۔ وہ عرض گزار ہوگا کہ اے رب! کیا تو نے مجھے بخش نہیں دیا۔ فرمائے گا: کیوں نہیں۔ میری مغفرت کی وسعت سے ہی تو اس مقام پر پہنچا ہے۔ اسی دوران اُن کے اوپر ایک بادل چھا جائے گا اور بارش ہونے لگے گی کہ اُس جیسی خوشبو کبھی میسّر نہیں آئی ہوگی۔ ہمارا رب فرمائے گا کہ اُس اعزاز کی طرف جاؤ جو میں نے تمہارے لیے تیار کیا ہے اور اُس میں سے جس بات کی خواہش ہو تم اُس بازار میں آئیں گے جس کو فرشتوں نے گھیرا ہوا ہوگا کہ اُس جیسا نہ آنکھوں نے دیکھا ہوگا، نہ کانوں نے سنا ہوگا اور نہ دلوں میں اُس کا خطرہ گزرا ہوگا۔ ہم جو چیز چاہیں گے ہمیں اُٹھا دی جائے گی۔ اُس میں خرید و فروخت نہیں ہوگی، بلکہ اہلِ جنت ایک دوسرے سے ملیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک اُونچے مرتبے والا دوسرے گھٹیا مرتبے والے کو ملے گا حالانکہ اُس میں گھٹیا کوئی نہیں ہوگا تو اُس کے اوپر جو لباس دیکھے گا اسے وہ پسند آئے گا۔ ابھی اُس کی بات پوری نہیں ہوگی کہ اپنے اُوپر اُس سے بھی بہتر دیکھے گا اور یہ اِس لیے کہ وہاں کوئی غم نہیں کھائے گا۔ پھر ہم اپنی منزلوں کی طرف لوٹیں گے تو اپنی بیویوں سے ملیں گے تو وہ کہیں گی خوش آمدید آپ کا حُسن و جمال ہم سے جُدا ہونے کے بعد اور بھی بڑھ گیا۔ ہم کہیں گے کہ آج ہم اپنے رب کے پاس بیٹھے تھے اور ہمارا یہی حق تھا کہ اسی طرح لوٹتے۔ (ترمذی، ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

الْجَبَّارُ وَيَحِقُّنَا اَنْ نَغْضَبَ بِمِثْلِ مَا غَضِبْنَا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۵۴۰۵ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْنَى اَهْلِ الْجَنَّةِ الَّذِيْ لَهٗ ثَمَانُوْنَ اَلْفَ خَادِمٍ وَاثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجَةً وَتُنْصَبُ لَهٗ قُبَّةٌ مِّنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ وَيَاقُوْتٍ كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ اِلٰى صَنْعَاءَ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ يُرَدُّوْنَ اِبْنَ ثَلٰثِيْنَ اِلَى الْاَبَدِ لَا يَزِيْدُوْنَ عَلَيْهَا اَبَدًا وَكَذٰلِكَ اَهْلُ النَّارِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ اِنَّ عَلَيْهِمُ التِّيْجَانَ اَدْنَى لُؤْلُؤَةٍ مِّنْهَا لَتُضِيْئُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ الْمُؤْمِنُ اِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهٗ وَوَضْعُهٗ وَسِنُّهٗ فِيْ سَاعَةٍ كَمَا يَشْتَهِيْ وَقَالَ اِسْحَاقُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِذَا اشْتَهَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ الْوَلَدَ كَانَ فِيْ سَاعَةٍ وَلٰكِنْ لَا يَشْتَهِيْ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ الرَّابِعَةَ وَالدَّارِمِيُّ الْاَخِيْرَةَ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے کم درجے والا جنتی وہ ہے جس کے اسّی ہزار خادم ہوں گے اور بہتر بیویاں۔ اس کے لیے موتی، زبرجد اور یاقوت کا جابیہ سے صنعاء جتنا خیمہ نصب کیا جائے گا اور جنتیوں میں سے خواہ کوئی چھوٹی عمر میں مرا تھا یا بڑھاپے میں، سب اس میں تیس سالہ ہوں گے۔ کبھی ان کی عمر نہیں بڑھے گی اور اسی طرح جنتی ہوں گے اور اسی سند کے ساتھ فرمایا: ان کے اوپر چھوٹے موتیوں کے تاج ہوں گے جو مشرق و مغرب کی درمیانی جگہ کو چمکا دیں۔ اسی سند کے ساتھ فرمایا کہ مؤمن کو جنت میں جب اولاد کی خواہش ہوگی تو حمل رہنا، پیدا ہونا اور عمر رسیدہ ہونا ایک ساعت میں ہو جائے گا۔ اسحاق بن ابراہیم نے اس حدیث میں کہا: جب جنت میں مؤمن کو اولاد کی خواہش ہوگی تو سب کچھ ایک ساعت میں ہو جائے گا لیکن خواہش نہیں کرے گا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور ابن ماجہ نے چوتھی بات کو اور دارمی نے آخری کو روایت کیا ہے۔

۵۴۰۶ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُوْرِ الْعِيْنِ يَرْفَعْنَ بِاَصْوَاتٍ لَمْ تَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا يَقُلْنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيْدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْتَئِسُ وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوْبٰى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں حوروں کا اجتماع ہوا کرے گا، جس میں وہ بلند آواز سے پڑھیں گی، لوگوں نے ایسی آواز کبھی نہیں سنی ہوگی۔ وہ کہیں گی: ہم ہمیشہ رہنے والی عورتیں ہیں اور کبھی فنا نہیں ہوں گی۔ ہم خوشیوں میں رہنے والی ہیں کبھی ناگوار نہیں ہوں گی اور ہم راضی رہنے والی ہیں کبھی ناخوش نہیں ہوں گی۔ بشارت ہو اس کے لیے جو ہمارے لیے ہے اور جس کے لیے ہم ہیں (ترمذی)۔

۵۴۰۷ وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ

حضرت حکیم بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تَشَقَّقُ الْاَنْهٰرُ بَعْدُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ)

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک دریا پانی کا ایک شہد کا، ایک دودھ کا اور ایک شراب کا ہے۔ پھر اُس سے نہریں نکلتی ہیں۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور دارمی نے حضرت معاویہ سے اسے روایت کیا ہے۔

تیسری فصل

۵۴۰۸ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَنَّةِ لَيَتَّكِئُ فِي الْجَنَّةِ سَبْعِيْنَ مَسْنَدًا قَبْلَ اَنْ يَتَحَوَّلَ ثُمَّ تَاْتِيْهِ امْرَاَةٌ فَتَضْرِبُ عَلٰى مَنْكِبِهٖ فَيَنْظُرُ وَجْهَهَا فِيْ خَدِّهَا اَصْفٰى مِنَ الْمِرْاٰةِ وَاِنَّ اَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ عَلَيْهَا تُضِيْئُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَتُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَيَرُدُّ السَّلَامَ وَيَسْاَلُهَا مَنْ اَنْتِ فَتَقُوْلُ اَنَا مِنَ الْمَزِيْدِ وَاِنَّهٗ لَيَكُوْنُ عَلَيْهَا سَبْعُوْنَ ثَوْبًا فَيَنْفُذُهَا بَصَرُهٗ حَتّٰى يَرٰى مُخَّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَاءِ ذٰلِكَ وَاِنَّ عَلَيْهَا مِنَ التِّيْجَانِ اِنَّ اَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِيْئُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک آدمی کروٹ لینے سے پہلے ستر تکیوں سے ٹیک لگائے گا۔ پھر اُس کے پاس ایک عورت آئے گی جو اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھے گی۔ وہ اُس کے رخسار میں اپنی صورت کو آئینے سے زیادہ صاف دیکھے گا۔ اُس پر جو سب سے گھٹیا موتی ہوگا وہ مشرق و مغرب کی درمیانی جگہ کو چمکا دے گا۔ وہ سلام کرے گی اور یہ اُسے جواب دے گا اور پوچھے گا کہ تو کون ہے؟ کہے گی کہ میں نامۂ نعمت ہوں۔ اُس کے اوپر ستر رنگ کے کپڑے ہوں گے لیکن نظر اُن سے پار جائے گی یہاں تک کہ اُن کے اندر سے اُس کی پنڈلی کا گودا نظر آئے گا۔ اُس عورت کے سر پر تاج ہوگا، جس کا ادنیٰ موتی مشرق و مغرب کی درمیانی جگہ کو چمکا دے۔

۵۴۰۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَحَدَّثُ وَعِنْدَهٗ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ اِنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَاْذَنَ رَبَّهٗ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهٗ اَلَسْتَ فِيْمَا شِئْتَ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهٗ وَاسْتِوَاؤُهٗ وَاسْتِحْصَادُهٗ فَكَانَ اَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى دُوْنَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ فَاِنَّهٗ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ وَاللّٰهِ لَا تَجِدُهٗ اِلَّا قُرَشِيًّا اَوْ اَنْصَارِيًّا فَاِنَّهُمْ اَصْحَابُ زَرْعٍ وَاَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِاَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیان فرما رہے تھے اور آپ کی بارگاہ میں ایک دیہاتی بھی تھا کہ اہل جنت میں سے ایک آدمی اپنے رب سے کاشتکاری کی اجازت مانگے گا۔ اُس سے فرمایا جائے گا: کیا تو اپنی پسندیدہ حالت میں نہیں؟ عرض گزار ہوگا: کیوں نہیں لیکن میں کاشت کرنا چاہتا ہوں پس وہ بوئے گا جو آنکھ جھپکنے میں اُگ آئے گا۔ فصل بڑھے گی اور کاٹنے کے قابل ہو جائے گی۔ وہ پہاڑوں کے برابر اونچی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے ابن آدم! تو عجیب ہے کہ کوئی چیز تیرا پیٹ نہیں بھرتی۔ اعرابی نے کہا: خدا کی قسم! تجھے تو وہ قریشی یا انصاری معلوم ہوتا ہے کیونکہ وہی کھیتی باڑی کرتے ہیں جبکہ ہم کھیتی باڑی نہیں کرتے چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

تعالیٰ علیہ وسلم تبسم ریز ہو گئے۔
(بخاری)

۵۴۱۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَنَامُ أَهْلُ الْجَنَّةِ قَالَ النَّوْمُ أَخُو الْمَوْتِ وَلَا يَمُوْتُ أَهْلُ الْجَنَّةِ۔
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک شخص نے سوال کیا: کیا اہل جنت سوئیں گے؟ فرمایا کہ سونا تو موت کا بھائی ہے اور اہل جنت مریں گے نہیں۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

بَابُ رُؤْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

دیدارِ الٰہی کا بیان

پہلی فصل

۵۴۱۱ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَأَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے رب کو واضح طور پر دیکھو گے۔ دوسری روایت میں ہے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا تم اپنے رب کو اس طرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھتے ہو اور اسے دیکھنے میں تمہیں کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ اگر تم سے ہو سکے اور تم سورج طلوع ہونے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھنے سے مغلوب نہ ہو جاؤ تو ایسا ہی کیا کرو۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: اور تسبیح بیان کر اپنے رب کی حمد کے ساتھ سورج طلوع ہونے اور غروب ہونے سے پہلے (۲۰: ۱۳۰۔ متفق علیہ)۔

۵۴۱۲ وَعَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا أَزِيْدُكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيَرْفَعُ الْحِجَابَ فَيَنْظُرُوْنَ إِلٰى وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَمَا أُعْطُوْا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلٰى رَبِّهِمْ ثُمَّ تَلَا لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جنتی لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم اور بھی کوئی چیز چاہتے ہو؟ عرض گزار ہوں گے کہ کیا ہمارے چہرے سفید نہیں کر دیے گئے؟ کیا ہمیں جنت میں داخل نہیں کر دیا گیا؟ کیا ہمیں جہنم سے بچا نہیں لیا گیا؟ راوی کا بیان ہے کہ حجاب اٹھا لیا جائے گا تو وہ اللہ کا دیدار کریں گے اور انہیں کوئی ایسی چیز نہیں دی گئی ہو گی جو اپنے رب کی طرف دیکھنے سے زیادہ پیاری ہو۔ پھر اس آیت کی تلاوت کی: بھلائی والوں کے لیے بھلائی ہے اور اس سے بھی زیادہ۔
(۱۰: ۲۶۔ مسلم)

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

دوسری فصل

۵۴۱۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَّنْظُرُ اِلٰى جِنَانِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَنَعِيْمِهٖ وَخَدَمِهٖ وَسُرُرِهٖ مَسِيْرَةَ اَلْفِ سَنَةٍ وَاَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ مَنْ يَّنْظُرُ اِلٰى وَجْهِهٖ غُدْوَةً وَّعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَءَ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جنت میں سے سب سے کم مرتبے والا جب باغوں، بیویوں، نعمتوں، خدام اور تختوں کو دیکھے گا تو ایک ہزار سال کی مسافت تک ہوں گے اور ان میں سب سے زیادہ مرتبے والا وہ ہوگا جو ہر صبح و شام دیدار الٰہی سے مشرف ہوگا۔ پھر یہ آیت پڑھی: کچھ منہ اس روز تر و تازہ ہوں گے اپنے رب کو دیکھتے۔ (۷۵: ۲۲، ۲۳)

(احمد، ترمذی)

۵۴۱۴ وَعَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَكُلُّنَا يَرٰى رَبَّهٗ مُخْلِيًا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ بَلٰى قُلْتُ وَمَا اٰيَةُ ذَالِكَ قَالَ يَا اَبَا رَزِيْنٍ اَلَيْسَ كُلُّكُمْ يَرَى الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ مُخْلِيًا بِهٖ قَالَ بَلٰى قَالَ فَاِنَّمَا هُوَ خَلْقٌ مِّنْ خَلْقِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَجَلُّ وَاَعْظَمُ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابو رزین عُقَیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کیا ہم میں ہر ایک اپنے رب کو خلوت میں دیکھے گا؟ فرمایا: کیوں نہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ اس کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا: کہ اے ابو رزین! کیا تم میں سے ہر ایک چودھویں کے چاند کو خلوت میں نہیں دیکھتا؟ عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ وہ تو اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی ذات تو بہت بزرگی اور عظمت والی ہے۔ (ابو داؤد)

تیسری فصل

۵۴۱۵ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ رَاَيْتَ رَبَّكَ قَالَ نُوْرٌ اَنّٰى اَرَاهُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا: کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ فرمایا کہ نور کو کیسے دیکھتا۔ (مسلم)۔

۵۴۱۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى قَالَ رَاٰهُ بِفُؤَادِهٖ مَرَّتَيْنِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ اَلَيْسَ اللّٰهُ يَقُوْلُ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ قَالَ وَيْحَكَ ذَاكَ اِذَا تَجَلّٰى بِنُوْرِهِ الَّذِيْ هُوَ نُوْرُهٗ وَقَدْ رَاٰى رَبَّهٗ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: دل نے تکذیب نہیں کی جو آنکھوں نے دیکھا اور آنکھوں نے اسے دو دفعہ اترتے ہوئے دیکھا (۵۳: ۱۲) کے متعلق فرمایا کہ دل کے ساتھ اسے دو مرتبہ دیکھا (مسلم) اور ترمذی کی روایت میں فرمایا کہ محمد مصطفیٰ نے اپنے رب کو دیکھا۔ عکرمہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا: کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا کہ آنکھیں اس کا احاطہ نہیں کرتیں اور وہ آنکھوں کا احاطہ کرتا ہے۔ (۶: ۱۰۳) فرمایا کہ تم پر افسوس ہے، یہ تو اس وقت ہوگا جب وہ اپنے خاص نور کے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

مَرَّتَيْنِ۔

۵۴۱۷ وَعَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَعْبًا بِعَرَفَةَ فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَكَبَّرَ حَتَّى جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّا بَنُو هَاشِمٍ فَقَالَ كَعْبٌ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَسَمَ رُؤْيَتَهُ وَكَلَامَهُ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوسٰى فَكَلَّمَ مُوسٰى مَرَّتَيْنِ وَرَآهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ قَالَ مَسْرُوقٌ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ هَلْ رَأٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ فَقَالَتْ لَقَدْ تَكَلَّمْتَ بِشَيْءٍ قَفَّ لَهُ شَعْرِي قُلْتُ رُوَيْدًا ثُمَّ قَرَأْتُ لَقَدْ رَأٰى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى فَقَالَتْ أَيْنَ تَذْهَبُ بِكَ إِنَّمَا هُوَ جِبْرِيلُ مَنْ أَخْبَرَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأٰى رَبَّهُ أَوْ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُمِرَ بِهِ أَوْ يَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِي قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ فَقَدْ أَعْظَمَ الْفِرْيَةَ وَلٰكِنَّهُ رَأٰى جِبْرِيلَ لَمْ يَرَهُ فِي صُورَتِهِ إِلَّا مَرَّتَيْنِ مَرَّةً عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَمَرَّةً فِي أَجْيَادٍ لَهُ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ قَدْ سَدَّ الْأُفُقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الشَّيْخَانِ مَعَ زِيَادَةٍ وَاخْتِلَافٍ فِي رِوَايَتِهِمَا قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فَأَيْنَ قَوْلُهُ ثُمَّ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى قَالَتْ ذَاكَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْتِيهِ فِي صُورَةِ الرَّجُلِ وَإِنَّهُ أَتَاهُ هٰذِهِ الْمَرَّةَ فِي صُورَتِهِ الَّتِي هِيَ صُورَتُهُ فَسَدَّ الْأُفُقَ۔

۵۴۱۸ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي قَوْلِهِ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى وَفِي قَوْلِهِ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأٰى وَفِي قَوْلِهِ لَقَدْ رَأٰى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى قَالَ فِيهَا كُلِّهَا رَأٰى جِبْرِيلَ لَهُ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ

ساتھ تجلی فرمائے اور حضور نے اپنے رب کو دو دفعہ دیکھا ہے۔

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عرفات میں حضرت کعب سے ملے اور ایک چیز کے متعلق ان سے پوچھا۔ پس تکبیر کہی کہ پہاڑ بھی گونج اٹھے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ہم بنو ہاشم ہیں۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے رویت اور کلام کو محمد مصطفیٰ اور موسیٰ کلیم اللہ کے درمیان تقسیم فرما دیا تھا کہ حضرت موسیٰ نے دو دفعہ کلام کیا اور حضرت محمد مصطفیٰ نے دو دفعہ دیکھا۔ مسروق کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: کیا محمد مصطفیٰ نے اپنے رب کو دیکھا تھا؟ فرمایا تم نے ایسی بات کہی ہے کہ میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ عرض گزار ہوا کہ ٹھہریئے، پھر تلاوت کی:۔ اور بیشک انہوں نے اپنے رب کی بہت بڑی نشانیوں میں سے دیکھی۔ (۵۳:۱۸) فرمایا کہ کدھر جا رہے ہو؟ وہ تو حضرت جبرئیل تھے۔ تمہیں کس نے بتایا کہ محمد مصطفیٰ نے اپنے رب کو دیکھا یا جن چیزوں کا حکم فرمایا گیا تھا ان میں سے کوئی چھپائی یا غیب پر محیط کر جانتے تھے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔ بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور بارش اتارتا ہے۔ (۳۱:۳۴) اس نے بہت بڑا جھوٹ بنایا۔ بات یہ ہے کہ حضور نے حضرت جبرئیل کو ان کی اصل صورت میں نہیں دیکھا مگر دو دفعہ۔ ایک دفعہ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اور ایک مرتبہ اجیاد میں۔ ان کے چھ سو پر ہیں جن سے آفق کو ڈھانپ لیا تھا۔ (ترمذی) اور امام بخاری و امام مسلم نے کچھ زیادتی کے ساتھ روایت کی اور دونوں حضرات کی روایتوں میں اختلاف ہے۔ فرمایا کہ میں حضرت عائشہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا: پھر نزدیک ہوا اور اتر آیا لہٰذا دو کمانوں کا فاصلہ رہا اس سے کم۔ (۵۳:۸:۹) اس کا مطلب کیا ہوگا؟ فرمایا کہ وہ جبرئیل علیہ السلام تھے جو انسانی شکل میں حاضر ہوا کرتے تھے اور اس مرتبہ اپنی اس صورت میں حاضر ہوئے جو واقعی ہے تو آفق کو ڈھانپ لیا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد ربانی:۔ دو کمانوں کا فاصلہ رہ گیا یا اس سے بھی کم (۵۳:۹) نیز جو دیکھا تھا اس کی دل نے تکذیب نہیں کی (۵۳:۱۱) نیز بیشک انہوں نے اپنے رب کی بہت بڑی نشانیوں میں سے دیکھیں (۵۳:۱۸) کے متعلق فرمایا کہ سب میں حضرت جبرئیل کو دیکھا تھا جن کے چھ سو پر ہیں (متفق علیہ) اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ جو

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

التِّرْمِذِيُّ قَالَ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى قَالَ رَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلَ فِيْ حُلَّةٍ مِّنْ رَفْرَفٍ قَدْ مَلَأَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَهُ لِلْبُخَارِيِّ فِيْ قَوْلِهٖ لَقَدْ رَأَى مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى قَالَ رَأَى رَفْرَفًا اَخْضَرَ سَدَّ اُفُقَ السَّمَاءِ وَسُئِلَ مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ فَقِيْلَ قَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ اِلٰى ثَوَابِهٖ فَقَالَ مَالِكٌ كَذَبُوْا فَاَيْنَ هُمْ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ قَالَ مَالِكٌ النَّاسُ يَنْظُرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَعْيُنِهِمْ وَقَالَ لَوْ لَمْ يَرَ الْمُؤْمِنُوْنَ رَبَّهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَمْ يُعَيِّرِ اللّٰهُ الْكُفَّارَ بِالْحِجَابِ فَقَالَ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ۔

(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

دیکھا تھا اُس کی دل نے تکذیب نہیں کی (۵۳: ۱۱) فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل کو رفرف کے جوڑے میں دیکھا جنھوں نے زمین و آسمان کی درمیانی فضا کو بھر دیا تھا۔ ترمذی اور بخاری کی ایک روایت میں:۔ بیشک اُنھوں نے اپنے رب کی بہت بڑی نشانیوں میں سے دیکھیں (۵۳: ۱۸) فرمایا کہ آپ نے سبز رفرف کو دیکھا جس نے آسمان کے کناروں کو ڈھانپ لیا تھا۔ امام مالک بن انس سے ارشاد ربانی:۔ اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے (۷۵: ۲۳) کے متعلق پوچھا گیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اپنے ثواب کی طرف۔ امام مالک نے فرمایا کہ جھوٹ بولتے ہیں۔ اس ارشاد ربانی کا کیا مطلب ہے کہ ہرگز نہیں وہ اپنے رب سے اُس روز حجاب میں رکھے جائیں گے۔ (۸۳: ۱۵) امام مالک نے فرمایا کہ قیامت کے روز لوگ اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہوں گے۔ فرمایا کہ مسلمان اگر قیامت میں اپنے رب کو نہیں دیکھیں گے تو کفار کو حجاب میں رکھے جانے پر عار نہ دلائی جاتی۔ جیسا کہ فرمایا ہے:۔ ہرگز نہیں، وہ اُسی روز اپنے رب سے حجاب میں ہوں گے۔

(۸۳: ۱۵۔ شرح السنہ)

۵۴۱۹ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَهْلُ الْجَنَّةِ فِيْ نَعِيْمِهِمْ اِذْ سَطَعَ لَهُمْ نُوْرٌ فَرَفَعُوْا رُءُوْسَهُمْ فَاِذَا الرَّبُّ قَدْ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِهِمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ قَالَ وَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ قَالَ فَيَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَيَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ فَلَا يَلْتَفِتُوْنَ اِلٰى شَيْءٍ مِّنَ النَّعِيْمِ مَا دَامُوْا يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ حَتّٰى يَحْتَجِبَ عَنْهُمْ وَيَبْقٰى نُوْرُهٗ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اہل جنت نعمتوں کے اندر ہوں گے کہ اُن کے اوپر ایک نور چھا جائے گا۔ وہ سر اُٹھا کر دیکھیں گے تو رب تعالیٰ اُن کے اوپر جلوہ افروز ہوگا۔ فرمائے گا کہ اے اہل جنت! تمہارے اوپر سلامتی ہو۔ ارشاد ہوا کہ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔ رب رحیم کی طرف سے سلام کہا جائے گا (۳۶: ۵۸) فرمایا کہ وہ ان کی طرف دیکھے گا اور یہ اُس کی طرف دیکھیں گے اور جب تک اُس کی طرف دیکھتے رہیں گے تو کسی اور نعمت کی طرف توجہ نہیں کریں گے یہاں تک کہ اُن سے حجاب فرمالے گا اور اُس کا نور باقی رہ جائے گا۔ (ابن ماجہ)

بَابُ صِفَةِ النَّارِ وَاَهْلِهَا

جہنم اور جہنمیوں کی صفات

پہلی فصل

۵۴۲۰ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ نَارُكُمْ جُزْءًا مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَارُكُمُ الَّتِي يُوقِدُ ابْنُ آدَمَ وَفِيهَا عَلَيْهَا وَكُلُّهَا بَدَلَ عَلَيْهِنَّ وَكُلُّهُنَّ۔

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری یہ آگ جہنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! یہ آگ ہی کافی تھی۔ فرمایا کہ اس پر انہتر گنا اضافہ کر دیا گیا ہے اور ہر ایک حصے میں اسی کے برابر گرمی ہے (متفق علیہ) یہ بخاری کے الفاظ ہیں اور مسلم کی روایت میں ہے کہ تمہاری آگ یہ ہے جس کو آدمی جلاتے ہیں اور اس میں عَلَيْهِنَّ وَكُلُّهُنَّ کی جگہ عَلَيْهَا وَكُلُّهَا ہے۔

۵۴۲۱ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّونَهَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم لائی جائے گی اور اس روز اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی۔ ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اسے کھینچتے ہوں گے۔ (مسلم)

۵۴۲۲ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ مَا يَرَى أَنَّ أَحَدًا أَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَإِنَّهُ لَأَهْوَنُهُمْ عَذَابًا

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا جس کو آگ کے دو جوتے یا دو تسمے پہنائے جائیں گے۔ ان سے اس کا دماغ ہانڈی کی طرح کھولے گا۔ وہ سمجھے گا کہ سب سے سخت عذاب اسی کو دیا جا رہا ہے حالانکہ اس کا عذاب سب سے ہلکا ہوگا۔ (متفق علیہ)۔

۵۴۲۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْوَنُ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا أَبُو طَالِبٍ وَهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنمیوں میں سب سے کم عذاب ابو طالب کو ہوگا۔ وہ دو جوتے پہنے ہوئے ہوں گے جن سے ان کا دماغ کھول رہا ہوگا۔ (بخاری)

۵۴۲۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيمٌ قَطُّ فَيَقُولُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتَى بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز جہنمیوں میں سے ایک شخص کو لایا جائے گا جو دنیا کے اندر عیش و عشرت میں رہا ہوگا، پھر اسے آگ میں غوطہ دے کر کہا جائے گا: اے ابن آدم! کیا تو نے کبھی کوئی بھلائی دیکھی؟ کیا تجھے کبھی آرام پہنچا؟ کہے گا کہ خدا کی قسم، اے رب! نہیں، اہل جنت میں سے ایک شخص کو لایا جائے گا جو دنیا میں سب لوگوں سے زیادہ مصیبت میں رہا ہوگا۔ پس اسے جنت میں ایک غوطہ دیا جائے گا اور کہا جائے گا: اے ابن آدم! کیا تو نے کبھی کوئی تکلیف دیکھی؟

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ بِيْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کیا تیرے پاس سے کبھی کوئی تنگی گزری؟ عرض گزار ہوگا کہ خدا کی قسم، اے رب! میں۔ نہ میرے پاس سے کبھی کوئی تکلیف گزری اور نہ میں نے کبھی کوئی سختی دیکھی۔ (مسلم)

۵۴۲۵ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ أَكُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهٖ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَأَنْتَ فِيْ صُلْبِ آدَمَ أَنْ لَّا تُشْرِكَ بِيْ شَيْئًا فَأَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تُشْرِكَ بِيْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز جس جہنمی کو سب سے ہلکا عذاب دیا جا رہا ہوگا اُس سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر تیرے پاس زمین کی ساری دولت ہوتی تو کیا تُو اِس کا فدیہ دے دیتا؟ عرض گزار ہوگا: ہاں۔ فرمائے گا کہ میں نے اِس سے بہت ہی آسان بات کے لیے کہا تھا جبکہ تُو آدم کی پیٹھ میں تھا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا لیکن تُو نے انکار کیا اور میرے شریک ٹھہرائے (متفق علیہ)۔

۵۴۲۶ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلٰى حُجْزَتِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلٰى تَرْقُوَتِهٖ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اُن میں سے کسی کو آگ ٹخنوں تک پکڑے گی، اور اُن میں سے کسی کو آگ گھٹنوں تک پکڑے گی اور اُن میں سے کسی کو آگ کمر تک پکڑے گی اور اُن میں سے کسی کو آگ گردن تک پکڑے گی۔

(مسلم)

۵۴۲۷ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ فِي النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ وَفِيْ رِوَايَةٍ ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ أُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهٖ مَسِيْرَةُ ثَلٰثٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذَكَرَ حَدِيْثَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ اشْتَكَتِ النَّارُ إِلٰى رَبِّهَا فِيْ بَابِ تَعْجِيْلِ الصَّلٰوةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم میں کافر کے کندھوں کا درمیانی فاصلہ تیز رفتار سوار کی تین دن کی مسافت کے برابر ہوگا۔ دوسری روایت میں ہے کہ کافر کی ایک ہی داڑھ اُحد پہاڑ کے برابر ہوگی اور اُس کی جلد کی موٹائی تین دن کی مسافت کے برابر (مسلم) اور اِشْتَكَتِ النَّارُ إِلٰى رَبِّهَا والی حدیث ابوہریرہ پیچھے باب تعجیل الصلوٰۃ میں مذکور ہوئی۔

دوسری فصل

۵۴۲۸ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُوْقِدَ عَلَى النَّارِ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى احْمَرَّتْ ثُمَّ أُوْقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى ابْيَضَّتْ ثُمَّ أُوْقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دوزخ کی آگ ہزار سال تک دہکائی گئی تو سرخ ہو گئی پھر ہزار سال تک دہکائی گئی تو سفید ہو گئی۔ پھر ہزار سال تک دہکائی گئی تو سیاہ ہو گئی۔ پس وہ سیاہ اور تاریک ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

(ترمذی)

۵۴۲۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِثْلُ اُحُدٍ وَّ فَخِذُهُ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلٰثٍ مِثْلُ الرَّبَذَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز کافر کی ایک ہی داڑھ کوہِ اُحد کے برابر ہوگی اور اُس کی ران کوہِ بیضا جیسی اور اُس کے بیٹھنے کی جگہ ربذہ کی طرح تین دن کی مسافت کے برابر ہوگی۔ (ترمذی)

۵۴۳۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الْكَافِرِ اِثْنَانِ وَاَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا وَاِنَّ ضِرْسَهُ مِثْلُ اُحُدٍ وَاِنَّ مَجْلِسَهُ مِنْ جَهَنَّمَ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کافر کی جلد بیالیس ہاتھ موٹی ہوگی اور اُس کی داڑھ کوہِ اُحد جیسی ہوگی اور اُس کے بیٹھنے کی جگہ اتنی ہوگی جتنا مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کا فاصلہ ہے۔

(ترمذی)

۵۴۳۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْكَافِرَ لَيَسْحَبُ لِسَانَهُ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَيْنِ يَتَوَطَّؤُهُ النَّاسُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کافر اپنی زبان کو ایک فرسخ یا دو فرسخ تک گھسیٹتے رکھے گا اور لوگ اُسے روندیں گے۔ روایت کیا اِسے احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۴۳۲ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّعُوْدُ جَبَلٌ مِّنْ نَّارٍ يَتَصَعَّدُ فِيْهِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا وَيُهْوٰى بِهٖ كَذٰلِكَ فِيْهِ اَبَدًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: صعود نامی آگ کا پہاڑ ہے جس پر جہنمی ستر سال میں چڑھے گا اور اُس سے گرے گا۔ ہمیشہ ایسا ہی کرتا رہے گا۔

(ترمذی)

۵۴۳۳ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ قَوْلِهٖ كَالْمُهْلِ اَيْ كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَاِذَا قُرِّبَ اِلٰى وَجْهِهٖ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ فِيْهِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کَالْمُهْلِ کے متعلق فرمایا: کہ وہ تیل کی تلچھٹ کے مانند ہے۔ جب اُس کے چہرے کو اُس کے نزدیک کیا جائے گا تو اُس کے چہرے کی کھال اُس میں گر پڑے گی۔ (ترمذی)۔

۵۴۳۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَمِيْمَ لَيُصَبُّ عَلٰى رُءُوْسِهِمْ فَيَنْفُذُ الْحَمِيْمُ حَتّٰى يَخْلُصَ اِلٰى جَوْفِهٖ فَيَسْلُتُ مَا فِيْ جَوْفِهٖ حَتّٰى يَمْرُقَ مِنْ قَدَمَيْهِ وَهُوَ الصَّهْرُ ثُمَّ يُعَادُ كَمَا كَانَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اُن کے سروں پر گرم پانی ڈالا جائے گا تو پانی اُن کے پیٹ تک جا پہنچے گا یہاں تک کہ جو کچھ اُس کے پیٹ میں ہوگا اُسے نکال ڈالے گا، یہاں تک کہ اُس کے قدموں سے نکلے گا۔ الصَّهْرُ یہی ہے۔ پھر پہلے جیسا ہو جائے گا۔

(ترمذی)

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۵۴۳۵ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ يُسْقٰى مِنْ مَّاءٍ صَدِيْدٍ يَّتَجَرَّعُهٗ قَالَ يُقَرَّبُ إِلَيْهِ فَيَكْرَهُهٗ فَإِذَا أُدْنِيَ مِنْهُ شَوَى وَجْهَهٗ وَوَقَعَتْ فَرْوَةُ رَأْسِهٖ فَإِذَا شَرِبَهٗ قَطَّعَ أَمْعَاءَهٗ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهٖ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَسُقُوْا مَاءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ وَيَقُوْلُ وَإِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد ربانی: یُسْقٰی مِنْ مَّاءٍ صَدِیْدٍ یَّتَجَرَّعُهٗ کے متعلق فرمایا کہ جب اس کے منہ کے قریب کیا جائے گا تو وہ اسے ناپسند کرے گا۔ اس کے قریب کیا جائے گا تو اس کے چہرے کو بھون ڈالے گا اور اس کے سر کی کھال گر جائے گی۔ جب اسے پیئے گا تو اس کی آنتوں کو کاٹ ڈالے گا جو اس کے پاخانے کی جگہ سے نکل پڑیں گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور وہ گرم پانی پلائے جائیں گے جو ان کی آنتیں کاٹ دے گا (۴۷: ۱۵، ۱۶) اور فرماتا ہے: اور اگر وہ پانی مانگیں گے تو انہیں تیل جیسا پانی دیا جائے گا جو برا پانی ہے۔ (۱۸: ۲۹۔ ترمذی)۔

۵۴۳۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَسُرَادِقُ النَّارِ أَرْبَعَةُ جُدُرٍ كِثَفُ كُلِّ جِدَارٍ مَسِيْرَةُ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم کے احاطے کی چار دیواریں ہیں۔ ہر دیوار کی موٹائی چالیس سال کی مسافت کے برابر ہے۔

(ترمذی)

۵۴۳۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ دَلْوًا مِّنْ غَسَّاقٍ يُهْرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَأَنْتَنَ أَهْلَ الدُّنْيَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ایک ڈول غساق کا دنیا میں بہا دیا جائے تو دنیا والے سارے بدبودار ہو جائیں۔

(ترمذی)

۵۴۳۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ قَطْرَةً مِّنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِي دَارِ الدُّنْيَا لَأَفْسَدَتْ عَلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ يَّكُوْنُ طَعَامَهٗ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی: اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور نہ مرنا مگر مسلمانی کی حالت میں۔ (۳: ۱۰۲) رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم الزقوم کا ایک قطرہ اس دنیا میں ڈال دیا جائے تو دنیا والوں کی زندگی برباد کر دے گا۔ اس کا کیا حال ہوگا جو اسے کھائے گا۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۴۳۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ قَالَ تَشْوِيْهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتّٰى تَبْلُغَ وَسْطَ رَأْسِهٖ وَيَسْتَرْخِيْ شَفَتُهُ السُّفْلٰى حَتّٰى تَضْرِبَ سُرَّتَهٗ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ (۲۳: ۱۰۴) کے متعلق فرمایا: آگ اسے بھون دے گی تو اس کا اوپر والا ہونٹ سکڑ کر سر سے جا لگے گا اور نیچے والا ہونٹ لٹک کر ناف تک جا پہنچے گا۔ (ترمذی)

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۵۴۴۰ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ ابْكُوْا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِيْعُوْا فَتَبَاكَوْا فَاِنَّ اَهْلَ النَّارِ يَبْكُوْنَ فِي النَّارِ حَتّٰى تَسِيْلَ دُمُوْعُهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ كَاَنَّهَا جَدَاوِلُ حَتّٰى يَنْقَطِعَ الدُّمُوْعُ فَتَسِيْلَ الدِّمَاءُ فَتَقَرَّحَ الْعُيُوْنُ فَلَوْ اَنَّ سُفُنًا اُرْجِيَتْ فِيْهَا لَجَرَتْ۔

(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! رویا کرو اور اگر نہ ہو سکے تو رونے کی کوشش کیا کرو کیونکہ جہنم میں جہنمی روئیں گے، یہاں تک کہ اُن کے آنسو اُن کے چہروں پر نالوں کی طرح بہیں گے۔ جب آنسو ختم ہو جائیں گے تو خون بہنے لگے گا اور آنکھیں زخمی ہو جائیں گی کہ اُن میں اگر کشتیاں ڈالی جائیں تو چلنے لگیں۔

(شرح السنہ)

۵۴۴۱ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْقٰى عَلٰى اَهْلِ النَّارِ الْجُوْعُ فَيَعْدِلُ مَا هُمْ فِيْهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ مِّنْ ضَرِيْعٍ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالطَّعَامِ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ ذِيْ غُصَّةٍ فَيَذْكُرُوْنَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُجِيْزُوْنَ الْغُصَصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالشَّرَابِ فَيُرْفَعُ اِلَيْهِمُ الْحَمِيْمُ بِكَلَالِيْبِ الْحَدِيْدِ فَاِذَا دَنَتْ مِنْ وُجُوْهِهِمْ شَوَتْ وُجُوْهَهُمْ فَاِذَا دَخَلَتْ بُطُوْنَهُمْ قَطَّعَتْ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا بَلٰى قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَا دُعَاءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا مَالِكًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ فَيُجِيْبُهُمْ اِنَّكُمْ مَّاكِثُوْنَ قَالَ الْاَعْمَشُ نُبِّئْتُ اَنَّ بَيْنَ دُعَائِهِمْ وَاِجَابَةِ مَالِكٍ اِيَّاهُمْ اَلْفَ عَامٍ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ فَلَا اَحَدٌ خَيْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظَالِمُوْنَ قَالَ فَيُجِيْبُهُمْ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَئِسُوْا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ وَّعِنْدَ ذٰلِكَ يَاْخُذُوْنَ فِي الزَّفِيْرِ وَالْحَسْرَةِ

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنمیوں پر بھوک ڈالی جائے گی جو اُن کے عذاب کے برابر ہوگی۔ وہ مدد مانگیں گے تو ضریع کھانے سے اُن کی مدد کی جائے گی جو نہ موٹا کرے نہ بھوک میں کام آئے (۸۸: ۶، ۷) پھر کھانا مانگیں گے تو انھیں گلے میں اٹکنے والا کھانا دیا جائے گا۔ پس یاد کریں گے کہ دنیا میں ایسے کھانے کے وقت وہ پانی پیا کرتے تھے۔ لوہے کی بالٹیوں سے اُن کے اوپر پانی ڈالا جائے گا۔ جب وہ چہروں کے نزدیک آئے گا تو چہروں کو بھون ڈالے گا۔ جب اُن کے پیٹوں میں داخل ہوگا تو سب کچھ کاٹ دے گا جو اُن کے اندر ہوگا۔ وہ کہیں گے کہ داروغۂ جہنم کو بلاؤ۔ کہیں گے کہ کیا رسول تمہارے پاس واضح نشانیاں لے کر نہیں آئے تھے؟ کہیں گے کیوں نہیں۔ کہیں گے کہ دعا کرو جبکہ نہیں ہے کافروں کی دعا مگر بربادی۔ پس وہ کہیں گے کہ مالک کو بلاؤ۔ چنانچہ کہیں گے کہ اے مالک! آپ کا رب ہماری موت کا فیصلہ فرما دے انھیں جواب دیا جائے گا کہ وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ اعمش کا بیان ہے کہ مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ اُن کے پکارنے اور مالک کے جواب دینے میں ہزار سال کا وقفہ ہوگا۔ وہ کہیں گے کہ اپنے رب سے دعا کرو اور تمہارے رب سے بہتر کوئی نہیں ہے۔ عرض کریں گے کہ اے ہمارے رب! ہماری بدبختی ہم پر غالب آگئی اور ہم بھٹکے ہوئے آدمی ہیں۔ اے ہمارے رب! ہمیں اس سے نکال دے۔ اگر ہم دوبارہ ایسا کریں تو ہم ظالم ہوں گے (۲۳: ۱۰۷) انھیں جواب دیا جائے گا کہ دور ہو جاؤ اور کلام نہ کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ اُس وقت وہ آہ وزاری اور حسرت و واویلا کریں گے۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن راوی کا بیان ہے کہ بعض لوگ اس حدیث کو مرفوعاً

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

وَالْوَلِيْدِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالنَّاسُ لَا يَرْفَعُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

بیان نہیں کرتے۔

(ترمذی)

۵۴۴۲ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى لَوْ كَانَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا سَمِعَهُ اَهْلُ السُّوْقِ وَحَتّٰى سَقَطَتْ خَمِيْصَةٌ كَانَتْ عَلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت نعمان بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میں تمہیں جہنم سے ڈراتا ہوں۔ آپ بار بار یہی فرماتے رہے، یہاں تک کہ اگر حضور میری جگہ پر ہوتے تو بازار والے بھی سن لیتے اور آپ کے اوپر جو چادر مبارک تھی وہ مقدس قدموں پر گر پڑی۔

(دارمی)

۵۴۴۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ رَصَاصَةً مِثْلَ هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلٰى مِثْلِ الْجُمْجُمَةِ اُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ وَهِيَ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ لَبَلَغَتِ الْاَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ وَلَوْ اَنَّهَا اُرْسِلَتْ مِنْ رَأْسِ السِّلْسِلَةِ لَسَارَتْ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَبْلَ اَنْ تَبْلُغَ اَصْلَهَا اَوْ قَعْرَهَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اتنا بڑا پتھر اور سر مبارک کی طرف اشارہ فرمایا، آسمان سے زمین کی طرف چھوڑا جائے جو پانچ سو برس کی راہ ہے تو رات آنے سے پہلے وہ زمین پر آجائے گا اور اگر اسے زنجیر کے سرے سے چھوڑا جائے تو رات دن کے چالیس سال برابر چلتا رہے گا، اس سے پہلے کہ وہ اس کی جڑ یا تہ میں پہنچے۔

(ترمذی)

۵۴۴۴ وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِيْ جَهَنَّمَ لَوَادِيًا يُقَالُ لَهٗ هَبْهَبٌ يَسْكُنُهٗ كُلُّ جَبَّارٍ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

ابو بردہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم میں ایک وادی ہے جس کو ہبہب کہا جاتا ہے۔ ہر متکبر اسی میں رہے گا۔

(دارمی)

تیسری فصل

۵۴۴۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْظُمُ اَهْلُ النَّارِ فِي النَّارِ حَتّٰى اِنَّ بَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنِ اَحَدِهِمْ اِلٰى عَاتِقِهٖ مَسِيْرَةُ سَبْعِ مِائَةِ عَامٍ وَاِنَّ غِلَظَ جِلْدِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا وَاِنَّ ضِرْسَهٗ مِثْلُ اُحُدٍ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنمی جہنم میں بڑے ہوجائیں گے یہاں تک کہ ان میں سے ایک آدمی کے کان کی لو سے کندھے تک سو برس کی مسافت کے برابر فاصلہ ہوگا اور اس کی کھال ستر گز موٹی ہوگی اور اس کی داڑھ کوہ احد جیسی ہوگی۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۵۴۴۶/۲۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي النَّارِ حَيَّاتٍ كَاَمْثَالِ الْبُخْتِ تَلْسَعُ اِحْدَاهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حُمُوْتَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا وَاِنَّ فِي النَّارِ عَقَارِبَ كَاَمْثَالِ الْبِغَالِ الْمُوْكَفَةِ تَلْسَعُ اِحْدَاهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حُمُوْتَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا۔

(رَوَاهُمَا اَحْمَدُ)

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم میں بُختی اونٹوں جیسے سانپ ہیں۔ اُن میں سے ایک ڈسے گا تو چالیس سال تک اُس کے زہر کو محسوس کیا جائے گا اور جہنم میں بچھو ہیں جیسے پالان بند خچر۔ جب اُن میں سے کوئی ڈسے گا تو اُس کے زہر کا اثر بھی چالیس سال تک محسوس کیا جائے گا۔ اِن دونوں کو احمد نے روایت کیا ہے۔

۵۴۴۷/۲۸ وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ثَوْرَانِ مُكَوَّرَانِ فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ الْحَسَنُ وَمَا ذَنْبُهُمَا فَقَالَ اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ الْحَسَنُ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

حسن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز سورج اور چاند جہنم میں گھنائے ہوئے پہیے کے دو ٹکڑوں کی طرح ہوں گے۔ حسن نے کہا کہ ان دونوں کا گناہ کیا ہے؟ فرمایا کہ میں تم سے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کر رہا ہوں۔ پس امام حسن بصری خاموش ہو گئے روایت کیا اسے بیہقی نے کتاب البعث النشور میں۔

۵۴۴۸/۲۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اِلَّا شَقِيٌّ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنِ الشَّقِيُّ قَالَ مَنْ لَمْ يَعْمَلْ لِلّٰهِ بِطَاعَةٍ وَلَمْ يَتْرُكْ لَهُ بِمَعْصِيَةٍ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم میں داخل نہیں ہوگا مگر بدبخت۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! بدبخت کون ہے؟ فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق عمل نہ کرے اور اُس کی نافرمانی نہ چھوڑے۔

(ابن ماجہ)

بَابُ خَلْقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

جنت اور دوزخ کی پیدائش کا بیان

پہلی فصل

۵۴۴۹ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ وَالْمُتَجَبِّرِيْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَالِيْ لَا يَدْخُلُنِيْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغِرَّتُهُمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْجَنَّةِ اِنَّمَا اَنْتِ رَحْمَتِيْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِيْ وَقَالَ لِلنَّارِ اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابِيْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت اور دوزخ میں بحث ہو گئی۔ دوزخ نے کہا کہ مجھے متکبروں اور جابروں کے ذریعے ترجیح دی گئی ہے۔ جنت نے کہا کہ: مجھے کیا ہوا کہ نہیں داخل ہوں گے مجھ میں مگر کمزور، گرے پڑے اور سیدھے سادے لوگ۔ اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا: تو میری رحمت ہے میں تیرے ذریعے اپنے جس بندے پر چاہوں رحم کرتا ہوں اور دوزخ سے فرمایا: کہ تو میرا عذاب

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا فَأَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتَّى يَضَعَ اللّٰهُ رِجْلَهُ يَقُوْلُ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَ يُزْوٰى بَعْضُهَا إِلٰى بَعْضٍ فَلَا يَظْلِمُ اللّٰهُ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا وَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللّٰهَ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہے تیرے ذریعے اپنے جس بندے کو میں چاہوں عذاب دیتا ہوں۔ تم میں سے ہر ایک کے لیے ایک بھرنا ہے۔ پس جہنم نہیں بھرے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا پیر اُس میں رکھے گا اور فرمائے گا۔ بس، بس۔ اُس وقت وہ بھر جائے گی اور اُس کے بعض حصے دوسرے بعض سے مل جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر بھی ظلم نہیں کرتا۔ رہی جنت تو اُس کے لیے اللہ تعالیٰ ایک مخلوق اور پیدا فرمائے گا۔ (متفق علیہ)

۵۴۵۰ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ يُلْقٰى فِيهَا وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَزِيْدٍ حَتّٰى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا قَدَمَهُ فَيُزْوٰى بَعْضُهَا إِلٰى بَعْضٍ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ وَلَا يَزَالُ فِي الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتّٰى يُنْشِئَ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنُهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَذُكِرَ حَدِيْثُ أَنَسٍ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ فِي كِتَابِ الرِّقَاقِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دوزخ میں لوگ برابر ڈالے جائیں گے اور وہ کہے گی: کیا اور بھی؟ یہاں تک کہ اللہ رب العزت اُس میں اپنا قدم مبارک رکھے گا تو اُس کا ایک حصہ دوسرے کے نزدیک ہو جائے گا۔ فرمائے گا: بس، بس۔ تیری عزت اور تیری بزرگی کی قسم، جنت میں ہمیشہ وسعت رہے گی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اُس کے لیے ایک مخلوق پیدا کر کے اُسے جنت کے زائد حصے میں ٹھہرائے گا (متفق علیہ) اور حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ والی حدیث انس پیچھے باب الرقاق میں مذکور ہو چکی ہے۔

دوسری فصل

۵۴۵۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قَالَ لِجِبْرَئِيْلَ اِذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَإِلٰى مَا أَعَدَّ اللّٰهُ لِأَهْلِهَا فِيهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا ثُمَّ حَفَّهَا بِالْمَكَارِهِ ثُمَّ قَالَ يَا جِبْرَئِيْلُ اِذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا قَالَ فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ قَالَ فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ يَا جِبْرَئِيْلُ اِذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا قَالَ فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلُهَا فَحَفَّهَا بِالشَّهَوَاتِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے جنت پیدا کی تو جبرائیل سے فرمایا: جا کر اُس میں دیکھو۔ پس اُنھوں نے جا کر اُسے دیکھا اور جو اُس کے رہنے والوں کے لیے تیار کیا تھا۔ واپس آ کر عرض گزار ہوئے کہ اے رب! تیری عزت کی قسم، کوئی ایسا نہیں سُنا جائے گا جو اس میں داخل نہ ہو جائے۔ پھر اُسے مشقتوں سے ڈھانپ دیا۔ پھر فرمایا کہ اے جبرئیل! جا کر اُسے دیکھو۔ وہ گئے اور اُسے جا کر دیکھا۔ واپس آ کر عرض گزار ہوئے کہ اے رب! تیری عزت کی قسم، میں تو ڈرتا ہوں کہ مبادا اس میں ایک بھی داخل نہ ہو۔ جب اللہ تعالیٰ نے جہنم کو پیدا کیا تو جبرئیل سے کہا کہ اُسے جا کر دیکھو۔ پس وہ گئے اور اُسے دیکھا۔ پھر واپس آ کر عرض گزار ہوئے کہ اے رب! تیری عزت کی قسم، نہیں سُنا جائے گا کہ اس میں ایک بھی داخل ہو۔ پس اُسے خواہشات سے ڈھانپ دیا۔ پھر فرمایا: اے جبرئیل! جاؤ اور اُسے دیکھو۔ وہ گئے اور

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ثُمَّ قَالَ يَا جِبْرَئِيلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَقَالَ فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

اُسے دیکھا تو عرض گزار ہوئے بار اے رب! تیری عزت کی قسم، میں تو ڈرتا ہوں کہ مبادا اُس میں داخل ہونے سے ایک بھی باقی نہ رہے۔
(ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

تیسری فصل

۵۴۵۲ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى لَنَا يَوْمًا الصَّلَاةَ ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَأَشَارَ بِيَدِهِ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ أُرِيتُ الْآنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلَاةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِي قِبَلِ هٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک روز ہمیں نماز پڑھائی اور منبر پر جلوہ افروز ہو گئے۔ پس دست مبارک سے مسجد کے قبلے کی جانب اشارہ کر کے فرمایا کہ جب میں تمہیں نماز پڑھا رہا تھا تو ابھی ابھی اس دیوار کی جانب مجھے جنت اور دوزخ اُن کی شبیہ صورت میں دکھائی گئیں۔ میں نے نیکی اور بدی میں آج جیسا دن نہیں دیکھا۔
(بخاری)

بَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ وَذِكْرِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

مخلوق کی پیدائش اور انبیاء علیہم السلام کا بیان

پہلی فصل

۵۴۵۳ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا فَدَخَلَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا أَهْلَ الْيَمَنِ إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَبِلْنَا جِئْنَاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّينِ وَلِنَسْأَلَكَ عَنْ أَوَّلِ هٰذَا الْأَمْرِ مَا كَانَ قَالَ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا کہ بنی تمیم کے کچھ افراد حاضر بارگاہ ہوئے۔ فرمایا کہ بنی تمیم! بشارت قبول کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ بشارت دیجیے اور مال عطا فرمایئے۔ پس یمن کے کچھ لوگ دربار میں حاضر ہوئے۔ فرمایا اے اہل یمن! بشارت قبول کرو جبکہ بنو تمیم نے اسے قبول نہیں کیا۔ عرض گزار ہوئے کہ ہم قبول کرتے ہیں کیونکہ ہم دین کی فقہ حاصل کرنے کے لیے حاضر خدمت ہوئے ہیں اور یہ دریافت کرنے کہ اس دنیا کی ابتداء کیسے ہوئی۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تھا اور اُس سے پہلے کوئی چیز نہیں تھی اور اُس کا عرش پانی کے اوپر تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور لوح محفوظ میں ہر ہر چیز لکھ دی۔ پھر ایک آدمی نے میرے پاس آ کر کہا: اے عمران! اپنی اونٹنی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ اَتَانِيْ رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ اَدْرِكْ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ فَانْطَلَقْتُ اَطْلُبُهَا وَايْمُ اللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ اَقُمْ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کوتلاش کرکے لاؤ۔ پس میں اُسے تلاش کرنے چلا گیا۔ خدا کی قسم، میں چاہتا ہوں کہ اگر پھر وہ چلی گئی تھی لیکن میں کھڑا نہ ہوتا۔

(بخاری)

۵۴۵۴ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے درمیان ایک جگہ پر کھڑے ہوئے۔ پس ہمیں مخلوق کی پیدائش سے بتانا شروع کیا، یہاں تک کہ جنتی اپنے منازل پر جنت میں داخل ہو گئے اور جہنمی اپنے ٹھکانوں پر جہنم میں پہنچ گئے۔ اسے یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور وہ بھول گیا جو بھول گیا۔ (بخاری)۔

۵۴۵۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ الْخَلْقَ اِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ فَهُوَ مَكْتُوْبٌ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ایک تحریر لکھی کہ میری رحمت میرے غضب سے بڑھ گئی ہے۔ پس وہ لکھا ہوا اُس کے پاس عرش پر ہے۔

(متفق علیہ)

۵۴۵۶ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُلِقَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ نُّوْرٍ وَّخُلِقَ الْجَآنُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَّخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا ہے اور جنات کو خالص آگ سے پیدا کیا ہے۔ اور آدم کو جس چیز سے پیدا کیا وہ تم سے بیان کر دی گئی ہے۔ (مسلم)

۵۴۵۷ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ اٰدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهٗ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّتْرُكَهٗ فَجَعَلَ اِبْلِيْسُ يُطِيْفُ بِهٖ يَنْظُرُ مَا هُوَ فَلَمَّا رَاٰهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهٗ خُلِقَ خَلْقًا لَّا يَتَمَالَكُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے جنت میں حضرت آدم کی صورت بنائی تو جب تک چاہا اُسے چھوڑے رکھا۔ ابلیس اُس کے پاس یہ دیکھنے کے لیے پھرنے لگا کہ وہ کیا ہے؟ جب اُس نے دیکھا کہ وہ اندر سے خالی ہے تو جان گیا کہ یہ ایسی مخلوق پیدا کی ہے جس کو اپنے آپ پر قابو نہیں ہوگا (مسلم)

۵۴۵۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْتَتَنَ اِبْرَاهِيْمُ النَّبِيُّ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً بِالْقَدُوْمِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابراہیم نبی نے قدوم کے مقام پر اسّی سال کی عمر میں اپنا ختنہ خود کیا۔

(متفق علیہ)۔

۵۴۵۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ اِلَّا ثَلٰثَ كَذَبَاتٍ

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں بات کی حضرت ابراہیم نے کبھی ظاہر کے خلاف مگر تین مواقع پر۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِي ذَاتِ اللّٰهِ قَوْلُهُ إِنِّي سَقِيمٌ وَقَوْلُهُ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هٰذَا وَقَالَ بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَارَةُ إِذْ أَتَى عَلَى جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ هٰهُنَا رَجُلًا مَعَهُ امْرَأَةٌ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْهَا مَنْ هٰذِهِ قَالَ أُخْتِي فَأَتَى سَارَةَ فَقَالَ لَهَا إِنَّ هٰذَا الْجَبَّارَ إِنْ يَعْلَمْ أَنَّكِ امْرَأَتِي يَغْلِبْنِي عَلَيْكِ فَإِنْ سَأَلَكِ فَأَخْبِرِيهِ أَنَّكِ أُخْتِي فَإِنَّكِ أُخْتِي فِي الْإِسْلَامِ لَيْسَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِي وَغَيْرُكِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَأُتِيَ بِهَا قَامَ إِبْرَاهِيمُ يُصَلِّي فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ذَهَبَ تَنَاوَلُهَا بِيَدِهِ فَأُخِذَ وَيُرْوَى فَغُطَّ حَتَّى رَكَضَ بِرِجْلِهِ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ لِي وَلَا أَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللّٰهَ فَأُطْلِقَ ثُمَّ تَنَاوَلَهَا الثَّانِيَةَ فَأُخِذَ مِثْلَهَا أَوْ أَشَدَّ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ لِي وَلَا أَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللّٰهَ فَأُطْلِقَ فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِهِ فَقَالَ إِنَّكَ لَمْ تَأْتِنِي بِإِنْسَانٍ إِنَّمَا أَتَيْتَنِي بِشَيْطَانٍ فَأَخْدَمَهَا جَرْ فَأَتَتْهُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ مَهْيَمْ قَالَتْ رَدَّ اللّٰهُ كَيْدَ الْكَافِرِ فِي نَحْرِهِ وَأَخْدَمَ هَاجَرَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ تِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۶۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتٰى وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُولَ مَا لَبِثَ يُوسُفُ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۶۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مُوسٰى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سِتِّيرًا لَا

دو اُن میں سے ذات باری تعالیٰ کے متعلق ہیں کہ: میں بیمار ہوں (۲۷: ۸۹) اور بلکہ ان کے اس بڑے نے کیا ہوگا (۲۱: ۶۳)۔ فرمایا کہ ایک دفعہ وہ سارہ کو لے کر جا رہے تھے کہ ایک ظالم بادشاہ کے پاس سے گزر ہوا۔ اُسے بتلایا گیا کہ یہاں ایک آدمی ہے جس کے پاس سب سے خوبصورت عورت ہے۔ اُس نے آپ کو بُلوایا اور پوچھا کہ یہ کون ہے؟ فرمایا میری بہن ہے۔ پس وہ سارہ کے پاس آئے اور فرمایا کہ اگر اُس ظالم کو معلوم ہو گیا کہ تم میری بیوی ہو تو تمہیں مجھ سے چھین لے گا۔ اگر وہ تم سے پوچھے تو بتا دینا کہ تم میری بہن ہو کیونکہ تم میری اسلامی بہن تو ہو جبکہ زمین پر میرے اور تمہارے سوا اور کوئی ایمان والا نہیں ہے۔ اُس نے انھیں بھی بُلوایا۔ انھیں لے جایا گیا اور حضرت ابراہیم نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ جب یہ اندر گئیں تو اُس نے چاہا کہ دست درازی کرے تو پکڑا گیا۔ دوسری روایت میں ہے کہ وہ گر پڑا اور ایڑیاں رگڑنے لگا۔ کہا کہ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، میں تمہیں کوئی تکلیف نہیں دوں گا۔ اُنھوں نے اللہ سے دعا کی تو وہ چھوڑ دیا گیا۔ پھر اُس نے دوبارہ دست درازی کی تو پہلے کی طرح یا اُس سے بھی مضبوطی کے ساتھ پکڑا گیا۔ کہا کہ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے دعا کرو، میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ اُنھوں نے اللہ سے دعا کی تو وہ چھوڑ دیا گیا۔ اُس نے اپنے ایک دربان کو بُلا کر کہا کہ تم میرے پاس کسی انسان کو نہیں لائے بلکہ شیطان کو لائے ہو۔ پس حضرت ہاجرہ انھیں خدمت کے لیے دیں۔ وہ واپس آئیں تو یہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ ہاتھ سے اشارہ کیا کہ کیا ہوا؟ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کا فریب اُس کے گلے کی طرف لوٹا دیا اور خدمت کے لیے ہاجرہ دے دی۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ اے بنی ماء السماء! یہی تمہاری ماں ہیں۔ (متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابراہیم کی نسبت شک کرنے کے ہم زیادہ مستحق ہیں جبکہ وہ عرض گزار ہوئے: اے رب! مجھے دکھا کہ تو کس طرح مُردے زندہ کرے گا (۲: ۲۶۰) اور اللہ تعالیٰ حضرت لوط پر رحم فرمائے کہ وہ سخت رکن کو تلاش کرتے تھے (۱۱: ۸۰) اور اگر میں قید خانے میں اتنا عرصہ رہتا جتنے حضرت یوسف رہے تو میں بُلانے والے کی دعوت کو قبول کر لیتا۔ (متفق علیہ)۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک حضرت موسیٰ بڑے باحیا اور شرمیلے تھے۔ حیا کے باعث کسی کو اپنے جسم کا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

يُرَى مِنْ جِلْدِهٖ شَيْءٌ اِسْتِحْيَاءً فَاٰذَاهُ مَنْ اٰذَاهُ مِنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ فَقَالُوْا مَا تَسَتَّرَ هٰذَا التَّسَتُّرَ اِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهٖ اِمَّا بَرَصٌ اَوْ اُدْرَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ اَرَادَ اَنْ يُّبَرِّئَهٗ فَخَلَا يَوْمًا وَحْدَهٗ لِيَغْتَسِلَ فَوَضَعَ ثَوْبَهٗ عَلٰى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهٖ وَجَمَحَ مُوْسٰى فِيْ اَثَرِهٖ يَقُوْلُ ثَوْبِيْ يَا حَجَرُ ثَوْبِيْ يَا حَجَرُ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى مَلَاٍ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ فَرَاَوْهُ عُرْيَانًا اَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ وَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا بِمُوْسٰى مِنْ بَاْسٍ وَّاَخَذَ ثَوْبَهٗ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا فَوَاللّٰهِ اِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِّنْ اَثَرِ ضَرْبِهٖ ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ظاہر حصہ بھی نہیں دکھاتے تھے۔ بنی اسرائیل میں سے ایک آدمی نے انھیں اذیت پہنچائی کہ وہ اپنا جسم صرف اس لیے چھپاتے ہیں کہ ان کی جلد خراب ہے یا کوڑھ ہے یا ان کے نوطے بڑھ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں اس الزام سے بری کرنا چاہا۔ چنانچہ ایک روز وہ نہانے کے لیے تنہائی میں گئے اور اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ دیے۔ پتھر کپڑے لے کر بھاگ کھڑا ہوا۔ حضرت موسیٰ اس کے پیچھے میرے کپڑے میرے کپڑے کہتے ہوئے دوڑے، یہاں تک کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ کے پاس پہنچ گئے اور انھوں نے عریاں دیکھ لیا کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں جیسا حسین پیدا فرمایا تھا۔ انھوں نے کہا کہ خدا کی قسم، حضرت موسیٰ میں تو کوئی خرابی نہیں۔ انھوں نے اپنے کپڑے لے لیے اور پتھر کو مارنے لگے۔ خدا کی قسم اُن کے مارنے کے باعث پتھر میں تین یا چار یا پانچ نشانات پڑ گئے۔

(متفق علیہ)۔

۵۴۶۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ اَيُّوْبُ يَحْتَثِيْ فِيْ ثَوْبِهٖ فَنَادَاهُ رَبُّهٗ يَا اَيُّوْبُ اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى وَعِزَّتِكَ وَلٰكِنْ لَّا غِنٰى بِيْ عَنْ بَرَكَتِكَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دفعہ حضرت ایوب برہنہ غسل کر رہے تھے کہ ان پر سونے کی ٹڈیاں گرنے لگیں۔ حضرت ایوب انھیں سمیٹنے لگے۔ اُن کے رب نے ندا فرمائی: اے ایوب! جو تم دیکھ رہے ہو کیا میں نے تمہیں اس سے بے نیاز نہیں کر دیا؟ عرض گزار ہوئے کہ خدا کی قسم کیوں نہیں لیکن میں تیری برکت سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔

(متفق علیہ)

۵۴۶۳ وَعَنْهُ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِيْنَ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْعَالَمِيْنَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهٗ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُوْدِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُوْدِيُّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ وَاَمْرِ الْمُسْلِمِ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَسَاَلَهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُوْنِيْ عَلٰى

اُن سے ہی روایت ہے کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی کی آپس میں تُو تُو مَیں مَیں ہو گئی۔ مسلمان نے کہا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس نے محمد مصطفیٰ کو تمام جہانوں سے چن لیا۔ یہودی نے کہا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس نے حضرت موسیٰ کو تمام جہانوں سے چنا۔ اس پر مسلمان نے دست درازی کی اور یہودی کے منہ پر تھپڑ مار دیا۔ یہودی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو بتا دیا جو اُس کے اور مسلمان کے درمیان واقع ہوا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسلمان کو بلایا اور اس بارے میں اُس سے دریافت فرمایا۔ انھوں نے عرض کر دیا تو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے موسیٰ پر ترجیح نہ دو کیونکہ قیامت کے روز تمام انسان بے ہوش

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

مُوْسٰى فَاِنَّ النَّاسَ يُصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَصْعَقُ مَعَهُمْ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُفِيْقُ فَاِذَا مُوْسٰى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِيْ كَانَ فِيْ مَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِيْ اَوْ كَانَ فِيْ مَنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَلَا اَدْرِيْ اَحُوْسِبَ بِصَعْقَةِ يَوْمِ الطُّوْرِ اَوْ بُعِثَ قَبْلِيْ وَلَا اَقُوْلُ اِنَّ اَحَدًا اَفْضَلُ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ اِلٰى سَعِيْدٍ قَالَ لَا تُخَيِّرُوْا بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا تُفَضِّلُوْا بَيْنَ اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ۔

کر دیے جائیں گے۔ میں بھی اُن کے ساتھ بے ہوش جاؤں گا۔ سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا۔ پس حضرت موسیٰ عرش کا پایہ پکڑے کھڑے ہوں گے۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ بے ہوش ہوئے یا مجھ سے پہلے ہوش میں آئے یا وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ رکھا۔ دوسری روایت میں ہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ طور کے روز کی بے ہوشی کا حساب کیا گیا یا مجھ سے پہلے کھڑے کیے گئے اور میں نہیں کہتا کہ کوئی حضرت یونس بن متیٰ سے افضل ہے۔ حضرت ابوسعید کی ایک روایت میں فرمایا: انبیائے کرام میں ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دو۔ (متفق علیہ) حضرت ابوہریرہ کی روایت میں ہے کہ ایک نبی پر دوسرے کو اپنی طرف سے فضیلت نہ دو۔

۵۴۶۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْبَغِيْ لِعَبْدٍ اَنْ يَّقُوْلَ اِنِّيْ خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ قَالَ مَنْ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی بندے کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ مجھے حضرت یونس بن متیٰ سے بہتر کہے (متفق علیہ) اور بخاری کی روایت میں فرمایا کہ جس نے یہ کہا کہ میں یونس بن متیٰ سے بہتر ہوں تو اُس نے جھوٹ کہا۔

۵۴۶۵ وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغُلَامَ الَّذِيْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ كَافِرًا لَوْ عَاشَ لَاَرْهَقَ اَبَوَيْهِ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لڑکا جس کو خضر نے قتل کر دیا تھا، پیدائشی کافر تھا۔ اگر وہ زندہ رہتا تو اپنی سرکشی اور کفر پر اپنے والدین کو چڑھاتا۔ (۱۸: ۸۰۔ متفق علیہ)۔

۵۴۶۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرَ لِاَنَّهٗ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَاِذَا هِيَ تَهْتَزُّ مِنْ خَلْفِهٖ خَضْرَاءَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اُن کا نام خضر اس لیے پڑ گیا ہے کہ اگر وہ سفید زمین پر بیٹھیں تو فوراً اُن کے پیچھے سبزہ لہلہانے لگتا ہے۔ (بخاری)

۵۴۶۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسَى ابْنِ عِمْرَانَ فَقَالَ لَهٗ اَجِبْ رَبَّكَ قَالَ فَلَطَمَ مُوْسٰى عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَأَهَا قَالَ فَرَجَعَ الْمَلَكُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ اِنَّكَ اَرْسَلْتَنِيْ اِلٰى عَبْدٍ لَّكَ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَأَ عَيْنِيْ قَالَ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ عَيْنَهٗ وَقَالَ ارْجِعْ اِلٰى عَبْدِيْ فَقُلِ الْحَيٰوةَ تُرِيْدُ

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ملک الموت نے حضرت موسیٰ بن عمران کے پاس آکر کہا کہ اپنے رب کا حکم قبول فرمایئے۔ حضرت موسیٰ نے طمانچہ مار کر ملک الموت کی آنکھ نکال دی۔ ملک الموت بارگاہِ خداوندی میں جا کر عرض گزار ہوئے: تُو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا ہے جو مرنا نہیں چاہتا اور اُس نے میری آنکھ نکال دی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی آنکھ درست کر دی اور فرمایا: میرے بندے کے پاس جاؤ اور عرض کرو: کیا آپ زندہ رہنا چاہتے ہیں؟

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

فَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْحَيْوَةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرِهِ فَإِنَّكَ تَعِيشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ تَمُوتُ قَالَ فَالْآنَ مِنْ قَرِيبٍ رَبِّ أَمِتْنِي مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَوْ أَنِّي عِنْدَهُ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَنْبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

مگر آپ زندہ ہی رہنا چاہتے ہیں تو کسی بیل کی پیٹھ پر ہاتھ رکھیے۔ جتنے بالوں کو آپ کا ہاتھ لگے گا اتنے ہی سال زندہ رہیں گے۔ فرمایا کہ پھر کیا ہوگا؟ عرض گزار ہوئے کہ آپ وفات پائیں گے۔ فرمایا کہ قریب ہی ٹھیک ہے۔ اے رب! مجھے ارض مقدس کے اتنا نزدیک کر دے کہ صرف پتھر پھینکنے کا فاصلہ رہ جائے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں ہوتا تو تمہیں اُن کی قبر دکھاتا جو راستے کے ایک جانب سرخ ٹیلے کے پاس ہے۔

(متفق علیہ)۔

۵۴۶۸ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ فَإِذَا مُوسَى ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ وَرَأَيْتُ جِبْرَئِيلَ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا دِحْيَةُ ابْنُ خَلِيفَةَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیائے کرام میرے سامنے پیش کیے گئے تو حضرت موسیٰ درمیانے قد کے ہیں گویا وہ شنوءہ قبیلے کے مردوں سے ہیں اور میں نے حضرت عیسیٰ بن مریم کو دیکھا کہ جن کو میں نے دیکھا ہے اُن میں وہ عروہ بن مسعود سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں اور میں نے حضرت ابراہیم کو دیکھا تو وہ تمہارے صاحب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں یعنی اپنی ذات مراد لی اور میں نے حضرت جبرئیل کو دیکھا تو جن کو میں نے دیکھا ہے اُن میں وہ دحیہ بن خلیفہ سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔

(مسلم)۔

۵۴۶۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي مُوسَى رَجُلًا آدَمَ طُوَالًا جَعْدًا كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى رَجُلًا مَرْبُوعَ الْخَلْقِ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبْطَ الرَّأْسِ وَرَأَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِي آيَاتٍ أَرَاهُنَّ اللّٰهُ إِيَّاهُ فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے شب معراج حضرت موسیٰ کو دیکھا۔ وہ گندمی رنگ کے دراز قد ہیں گویا کہ شنوءہ کے مردوں سے ہیں اور میں نے حضرت عیسیٰ کو دیکھا جو درمیانے جسم والے، سرخی مائل سفید رنگ اور سیدھے بالوں والے ہیں اور میں نے مالک داروغہ جہنم اور دجال کو دیکھا، اُن نشانیوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے صرف مجھے دکھائیں۔ پس تو اُن کے دیکھنے سے متعلق شک میں مبتلا نہ ہو۔

(متفق علیہ)۔

۵۴۷۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي لَقِيتُ مُوسَى فَنَعَتَهُ فَإِذَا رَجُلٌ مُضْطَرِبٌ رَجُلُ الشَّعْرِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَلَقِيتُ عِيسَى رَبْعَةً أَحْمَرَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شب معراج میری حضرت موسیٰ سے ملاقات ہوئی۔ اُن کی صفت بیان فرمائی کہ وہ میانہ قد، سیدھے بالوں والے ہیں، گویا کہ قبیلہ شنوءہ کے مردوں سے ہیں اور میں حضرت عیسیٰ سے ملا جو درمیانے قد کے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

أَحْمَرَ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ يَعْنِي الْحَمَّامَ وَ رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهِ قَالَ فَأُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ أَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْآخَرُ خَمْرٌ فَقِيلَ لِي خُذْ أَيَّهُمَا شِئْتَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيلَ لِي هُدِيتَ الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سرخ رنگ ہیں گویا کہ ابھی حمام سے نکلے ہیں اور میں نے حضرت ابراہیم کو دیکھا کہ اُن کی اولاد میں سب سے زیادہ اُن کے ساتھ مشابہت میں رکھتا ہوں۔ پس میری خدمت میں دو پیالے پیش کیے گئے۔ ایک میں دودھ تھا اور ایک میں شراب۔ مجھ سے کہا گیا کہ دونوں میں سے جس کو آپ چاہیں پسند فرمالیں۔ میں نے دودھ کو پسند فرمایا اور پی لیا۔ مجھ سے کہا گیا کہ آپ کو فطرت کی جانب ہدایت فرمائی گئی ہے اگر آپ شراب کو اختیار کرتے تو آپ کی اُمت گمراہ ہو جاتی۔

(متفق علیہ)

۵۴۷۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَمَرَرْنَا بِوَادٍ فَقَالَ أَيُّ وَادٍ هٰذَا فَقَالُوا وَادِي الْأَزْرَقِ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسٰى فَذَكَرَ مِنْ لَوْنِهِ وَشَعْرِهِ شَيْئًا وَاضِعًا إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ لَهُ جُؤَارٌ إِلَى اللّٰهِ بِالتَّلْبِيَةِ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِي قَالَ ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا عَلٰى ثَنِيَّةٍ فَقَالَ أَيُّ ثَنِيَّةٍ هٰذِهِ قَالُوا هَرْشَا أَوْ لِفْتٌ فَقَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يُونُسَ عَلٰى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوفٍ خِطَامُ نَاقَتِهِ خُلْبَةٌ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِي مُلَبِّيًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان سفر کر رہے تھے کہ ایک وادی کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: یہ کونسی وادی ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ وادیٔ ازرق۔ فرمایا کہ گویا میں حضرت موسیٰ کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ پھر اُن کے رنگ اور بالوں کا کچھ ذکر کر کے فرمایا انھوں نے دونوں کانوں میں انگلیاں دے رکھی ہیں۔ قربِ خداوندی کے لیے تلبیہ کہتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں۔ پھر ہم چلتے رہے یہاں تک کہ ثنیہ کے مقام پر پہنچے۔ فرمایا کہ یہ کونسی گھاٹی ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ ہرشا یا لفت۔ فرمایا کہ گویا میں حضرت یونس کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنے سرخ اُونٹ پر ہیں۔ انھوں نے صوف کا (اونی) جبہ پہن رکھا ہے۔ اُن کی اُونٹنی کی مہار پوست خرما کی ہے اور تلبیہ کہتے ہوئے اس جنگل سے گزر رہے ہیں۔

(مسلم)

۵۴۷۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلٰى دَاوُدَ الْقُرْآنُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهِ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَبْلَ أَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهُ وَلَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت داؤد پر زبور کا پڑھنا آسان فرما دیا گیا تھا۔ وہ اپنی سواری پر زین کسنے کا حکم فرماتے اور سواری پر زین کسنے سے پہلے زبور پڑھ لیتے تھے۔ اور وہ نہیں کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کی کمائی سے۔

(بخاری)

۵۴۷۳ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ قَالَتِ الْأُخْرٰى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا إِلٰى دَاوُدَ فَقَضٰى بِهِ لِلْكُبْرٰى فَخَرَجَتَا

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دو عورتیں تھیں جن کے ساتھ اُن دونوں کے بیٹے تھے۔ ایک بھیڑیا آیا اور دونوں میں سے ایک کے بیٹے کو لے گیا۔ ایک نے کہا کہ تیرے بیٹے کو لے گیا ہے اور دوسری نے کہا کہ تیرے بیٹے کو لے گیا۔ دونوں حضرت داؤد کی بارگاہ میں حاضر ہو گئیں اور آپ نے بڑی کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ دونوں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عَلٰی سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ فَاَخْبَرَتَاہُ فَقَالَ ائْتُوْنِیْ بِالسِّکِّیْنِ اَشُقُّہٗ بَیْنَکُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰی لَا تَفْعَلْ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ ھُوَ ابْنُھَا فَقَضٰی بِہٖ لِلصُّغْرٰی (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

باہر حضرت سلیمان کے پاس آئیں اور انھیں بتایا۔ انھوں نے فرمایا کہ چھری لاؤ، میں تمہارے لیے اس کے ٹکڑے کر دوں گا۔ چھوٹی عرض گزار ہوئی، اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، ایسا نہ کیجئے، یہ اسی کا بیٹا ہے۔ پس انھوں نے چھوٹی کے حق میں فیصلہ فرما دیا۔ (متفق علیہ)

۵۴۷۴ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سُلَیْمَانُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّیْلَۃَ عَلٰی تِسْعِیْنَ امْرَاَۃً وَفِیْ رِوَایَۃٍ بِمِائَۃِ امْرَاَۃٍ کُلُّھُنَّ تَاْتِیْ بِفَارِسٍ یُجَاھِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَالَ لَہُ الْمَلَکُ قُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ فَلَمْ یَقُلْ وَنَسِیَ فَطَافَ عَلَیْھِنَّ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْھُنَّ اِلَّا امْرَاَۃٌ وَّاحِدَۃٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَاَیْمُ الَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ لَجَاھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، حضرت سلیمان نے فرمایا کہ آج میں اپنی نوّے بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ایک روایت میں ہے کہ سو بیویوں کے پاس، جن میں سے ہر ایک شہسوار جنے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ فرشتے نے کہا کہ اِن شاء اللہ کہہ لیجیے۔ انھوں نے نہ کہا اور بھول گئے۔ پس اُن کے پاس تشریف لے گئے لیکن اُن میں سے ایک کے سوا کوئی حاملہ نہ ہوئی اور وہ بھی ناتمام بچہ پیدا ہوا۔ قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں محمد مصطفیٰ کی جان ہے، اگر وہ اِن شاء اللہ کہتے تو سارے اللہ کی راہ میں سوار ہو کر جہاد کرتے۔ (متفق علیہ)

۵۴۷۵ وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ زَکَرِیَّاءُ نَجَّارًا۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، حضرت زکریا بڑھئی کا کام کرتے تھے۔ (مسلم)

۵۴۷۶ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ فِی الْاُوْلٰی وَالْاٰخِرَۃِ الْاَنْبِیَاءُ اِخْوَۃٌ مِّنْ عَلَّاتٍ اُمَّھَاتُھُمْ شَتّٰی وَدِیْنُھُمْ وَاحِدٌ وَلَیْسَ بَیْنَنَا نَبِیٌّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، دنیا اور آخرت میں حضرت عیسیٰ بن مریم کا سب لوگوں سے زیادہ نزدیک والا میں ہوں۔ سارے انبیاء سوتیلے بھائی ہیں کہ اُن کی مائیں الگ الگ ہیں لیکن اُن کا دین ایک ہے اور ہم دونوں کے درمیان کوئی اور نبی نہیں ہے۔ (متفق علیہ)

۵۴۷۷ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ یَطْعَنُ الشَّیْطَانُ فِیْ جَنْبَیْہِ بِاِصْبَعَیْہِ حِیْنَ یُوْلَدُ غَیْرَ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ذَھَبَ یَطْعَنُ فَطَعَنَ فِی الْحِجَابِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر آدمی کی کروٹ میں اُس کی پیدائش کے وقت شیطان اپنی دو انگلیاں مارتا ہے، سوائے حضرت عیسیٰ ابن مریم کے کہ جب وہ مارنے لگا تو پردے میں جا لگیں۔ (متفق علیہ)

۵۴۷۸ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ کَثِیْرٌ وَلَمْ یَکْمُلْ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مردوں میں بہت سے کامل ہوئے لیکن عورتوں میں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ وَاٰسِيَةَ امْرَاَةَ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَآئِشَةَ عَلَى النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَآئِرِ الطَّعَامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَيُّ النَّاسِ اَكْرَمُ وَحَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ الْكَرِيْمُ ابْنُ الْكَرِيْمِ فِي الْمُفَاخَرَةِ وَالْعَصَبِيَّةِ۔

سے کوئی کامل نہ ہوئی سوائے مریم بنت عمران اور آسیہ زوجۂ فرعون کے اور تمام عورتوں پر عائشہ کی فضیلت ایسی ہے جیسی ثرید کو تمام کھانوں پر (متفق علیہ) اور یَا خَیْرَ الْبَرِیَّۃِ والی حدیث انس نیز اَیُّ النَّاسِ اَکْرَمُ والی حدیث ابوہریرہ نیز اَلْکَرِیْمُ بْنُ الْکَرِیْمِ والی حدیث ابن عمر پیچھے فی المفاخرۃ والعصبیۃ میں مذکور ہوئی۔

دوسری فصل

۵۴۷۹ عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ خَلْقَهٗ قَالَ كَانَ فِيْ عَمَآءٍ مَا تَحْتَهٗ هَوَآءٌ وَمَا فَوْقَهٗ هَوَآءٌ وَّخَلَقَ عَرْشَهٗ عَلَى الْمَآءِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ قَالَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ الْعَمَآءُ اَيْ لَيْسَ مَعَهٗ شَيْءٌ)

حضرت ابورزین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عرض گزار ہوا۔ یارسول اللہ! مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ہمارا رب کہاں تھا؟ فرمایا کہ وہ پردۂ غیب میں تھا۔ نہ اُس کے نیچے ہوا تھی اور نہ اُس کے اُوپر ہوا تھی اور اپنے عرش کو پانی پر پیدا فرمایا (ترمذی) اور کہا کہ یزید بن ہارون کا قول ہے اَلْعَمَآءُ سے مراد ہے کہ اُس کے ساتھ کوئی دوسرا نہ تھا۔

۵۴۸۰ وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا فِي الْبَطْحَآءِ فِيْ عِصَابَةٍ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيْهِمْ فَمَرَّتْ سَحَابَةٌ فَنَظَرُوْا اِلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تُسَمُّوْنَ هٰذِهٖ قَالُوا السَّحَابَ قَالَ وَالْمُزْنَ قَالُوْا وَالْمُزْنَ قَالَ وَالْعَنَانَ قَالُوْا وَالْعَنَانَ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ قَالُوْا لَا نَدْرِيْ قَالَ اِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا اِمَّا وَاحِدَةٌ وَّاِمَّا اثْنَتَانِ اَوْ ثَلٰثٌ وَّسَبْعُوْنَ سَنَةً وَالسَّمَآءُ الَّتِيْ فَوْقَهَا كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ثُمَّ فَوْقَ السَّمَآءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ اَعْلَاهُ وَاَسْفَلِهٖ كَمَا بَيْنَ سَمَآءٍ اِلٰى سَمَآءٍ ثُمَّ فَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ اَوْعَالٍ بَيْنَ اَظْلَافِهِنَّ وَرُكَبِهِنَّ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَآءٍ اِلٰى سَمَآءٍ ثُمَّ عَلٰى ظُهُوْرِهِنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ اَسْفَلِهٖ وَاَعْلَاهُ مَا بَيْنَ سَمَآءٍ اِلٰى سَمَآءٍ ثُمَّ اللّٰهُ فَوْقَ ذٰلِكَ (رَوَاهُ

حضرت ابن عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ بطحا میں ایک جماعت کے اندر بیٹھے ہوئے تھے اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اُن کے درمیان جلوہ افروز تھے۔ پس ایک بادل گزرا تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کی طرف دیکھ کر فرمایا، تم اِسے کیا کہتے ہو؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ بادل۔ فرمایا کہ اَلْمُزْنَ؟ عرض گزار ہوئے اَلْمُزْنَ بھی کہتے ہیں۔ فرمایا کہ اَلْعَنَانُ؟ عرض گزار ہوئے کہ اَلْعَنَانُ بھی کہتے ہیں۔ فرمایا، کیا تم جانتے ہو کہ آسمان اور زمین کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ ہمیں تو معلوم نہیں۔ فرمایا کہ اِن دونوں کے درمیان ایک یا دو یا تین اور ستر برس کی مسافت کے برابر فاصلہ ہے۔ اُس سے اُوپر والا آسمان اِتنے ہی فاصلے پر ہے یہاں تک کہ ساتوں آسمان گنے۔ پھر ساتویں آسمان کے اُوپر سمندر ہے، جس کی اُوپر اور نیچے کی سطح میں ایک آسمان سے دوسرے جتنا فاصلہ ہے، پھر اُس کے اُوپر آٹھ فرشتے پہاڑی بکریوں کی شکل کے ہیں۔ اُن کے کھُروں اور گھٹنوں کے درمیان اِتنا فاصلہ ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے کا۔ پھر اُس کے اُوپر عرش ہے جس کی اُوپر والی سطح سے نچلی اتنی دُور ہے، جتنا ایک آسمان سے دوسرا۔ پھر اُس کے اُوپر اللہ تعالیٰ ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

الترمذی وابوداؤد۔

۵۴۸۱ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ جُهِدَتِ الْأَنْفُسُ وَجَاعَ الْعِيَالُ وَنُهِكَتِ الْأَمْوَالُ وَهَلَكَتِ الْأَنْعَامُ فَاسْتَسْقِ اللّٰهَ لَنَا فَإِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِكَ عَلَى اللّٰهِ وَنَسْتَشْفِعُ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتّٰى عُرِفَ ذٰلِكَ فِي وُجُوهِ أَصْحَابِهِ ثُمَّ قَالَ وَيْحَكَ إِنَّهُ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللّٰهِ عَلٰى أَحَدٍ شَأْنُ اللّٰهِ أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَيْحَكَ أَتَدْرِي مَا اللّٰهُ إِنَّ عَرْشَهُ عَلٰى سَمٰوَاتِهِ لَهٰكَذَا وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ مِثْلَ الْقُبَّةِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَيَئِطُّ بِهِ أَطِيطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

(ترمذی، ابوداؤد)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ جانیں مشقت میں پڑ گئیں، بال بچے بھوکے مر رہے ہیں، مال کا نقصان ہو رہا ہے اور مویشی ہلاک ہو رہے ہیں، اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے بارش مانگیے۔ ہم اللہ کی بارگاہ میں آپ کو سفارشی بناتے ہیں اور آپ کی بارگاہ میں اللہ کو سفارشی بناتے ہیں۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ آپ برابر سُبْحَانَ اللّٰهِ کہتے رہے یہاں تک کہ آپ کے اصحاب کے چہروں پر اس کا اثر نمایاں ہو گیا۔ فرمایا کہ تم پر افسوس! اللہ تعالیٰ کو کسی کی بارگاہ میں سفارشی نہیں بنایا جاتا۔ اس کی شان اس بات سے بلند ہے۔ تم پر افسوس! کیا تم جانتے ہو کہ اس کا عرش آسمانوں کے اوپر ہے اور انگشت ہائے مبارک کے اشارے سے بتایا کہ قبے کی طرح ان پر محیط ہے اور اس سے آواز نکلتی ہے جیسے کجاوہ سوار کی وجہ سے چرچراتا ہے۔

(ابوداؤد)

۵۴۸۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُذِنَ لِي أَنْ أُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ مِنْ مَلَائِكَةِ اللّٰهِ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ إِنَّ مَا بَيْنَ شَحْمَةِ أُذُنِهِ إِلٰى عَاتِقِهِ مَسِيرَةُ سَبْعِ مِائَةِ عَامٍ۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے اجازت مرحمت فرمائی گئی ہے کہ عرش کو اٹھانے والے فرشتوں میں سے ایک کے متعلق بتاؤں کہ اس کے دونوں کانوں کی لو اور کندھوں کے درمیان سات سو برس کی مسافت جتنا فاصلہ ہے۔

(ابوداؤد)

۵۴۸۳ وَعَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجِبْرَئِيلَ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ فَانْتَفَضَ جِبْرَئِيلُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سَبْعِينَ حِجَابًا مِنْ نُورٍ لَوْ دَنَوْتُ مِنْ بَعْضِهَا لَاحْتَرَقْتُ هٰكَذَا فِي الْمَصَابِيحِ وَرَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ أَنَسٍ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فَانْتَفَضَ جِبْرَئِيلُ۔

حضرت زرارہ بن اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل سے فرمایا۔ کیا تم نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ حضرت جبرئیل کانپنے لگے اور عرض گزار ہوئے۔ اے محمد مصطفیٰ! میرے اور اس کے درمیان نور کے ستر حجاب ہیں۔ اگر میں کسی کے نزدیک جاؤں تو جل جاؤں گا۔ مصابیح میں اسی طرح ہے اور روایت کیا ہے اسے ابونعیم نے حلیہ میں حضرت انس سے لیکن انھوں نے یہ ذکر نہیں کیا کہ حضرت جبرئیل کانپنے لگے۔

۵۴۸۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ إِسْرَافِيلَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے جس روز حضرت اسرافیل

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

يَوْمِ خَلَقَهُ صَافُّونَ قَدَمَيْهِ لَا يَرْفَعُ بَصَرَهُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَبْعُونَ نُورًا مَا مِنْهَا وَمِنْ نُورٍ يَدْنُو مِنْهُ إِلَّا احْتَرَقَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ)

کو پیدا فرمایا اُسی روز سے اپنے قدموں پر کھڑے ہیں اور اوپر نظر نہیں اٹھاتے۔ اُن کے اور رب تبارک وتعالیٰ کے درمیان ستر نور ہیں۔ اُن میں سے کوئی نور ایسا نہیں کہ کوئی اُس کے قریب جائے مگر جل جائے گا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور صحیح بتایا۔

۵۴۸۵ (۳۳) وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللهُ آدَمَ وَذُرِّيَّتَهُ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا رَبِّ خَلَقْتَهُمْ يَأْكُلُونَ وَيَشْرَبُونَ وَيَنْكِحُونَ وَيَرْكَبُونَ فَاجْعَلْ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةَ قَالَ اللهُ تَعَالَى لَا أَجْعَلُ مَنْ خَلَقْتُهُ بِيَدِي وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي كَمَنْ قُلْتُ لَهُ كُنْ فَكَانَ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور اُن کی اولاد کو پیدا فرمایا تو فرشتے عرض گزار ہوئے۔ اے رب تو نے انھیں پیدا فرمایا کھاتے، پیتے، نکاح کرتے اور سوار ہوتے۔ پس دنیا ان کے لیے اور آخرت ہمارے لیے مقرر فرما دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس کو میں نے اپنے دست قدرت سے پیدا کیا اور اُس میں اپنی روح پھونکی اُسے اُن جیسا نہیں کر دوں گا جس کے لیے میں نے کہا کہ ہو جا اور وہ ہو گیا۔ روایت کیا اسے بیہقی نے شعب الایمان میں۔

تیسری فصل

۵۴۸۶ (۳۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ أَكْرَمُ عَلَى اللهِ مِنْ بَعْضِ مَلَائِكَتِهِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن اللہ تعالیٰ کے نزدیک بعض فرشتوں سے زیادہ عزت والا ہے۔ (ابن ماجہ)

۵۴۸۷ (۳۵) وَعَنْهُ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي فَقَالَ خَلَقَ اللهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْأَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوهَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَخَلَقَ النُّورَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ وَبَثَّ فِيهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَخَلَقَ آدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِي آخِرِ الْخَلْقِ وَآخِرِ سَاعَةٍ مِنَ النَّهَارِ فِيمَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مٹی کو ہفتے کے روز پیدا فرمایا اور اُس میں پہاڑوں کو اتوار کے روز، درختوں کو پیر کے روز، بُری چیزوں کو منگل کے روز، نُور کو بدھ کے روز، جانوروں کو جمعرات کے روز اور حضرت آدم کو جمعہ کے روز عصر کے بعد۔ یہ آخری مخلوق اور وہ دن کی آخری ساعت ہے یعنی عصر اور شام کے درمیان۔

(مسلم)

۵۴۸۸ (۳۶) وَعَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَأَصْحَابُهُ إِذْ أَتَى عَلَيْهِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز تھے آپ کے کچھ اصحاب حاضر بارگاہ تھے کہ اُن کے اوپر ایک بادل آگیا۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جانتے ہو یہ کیا ہے؟

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تَدْرُوْنَ مَا هٰذَا قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذِهِ الْعَنَانُ هٰذِهٖ رَوَايَا الْاَرْضِ يَسُوْقُهَا اللّٰهُ اِلٰى قَوْمٍ لَا يَشْكُرُوْنَهٗ وَلَا يَدْعُوْنَهٗ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَكُمْ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا الرَّقِيْعُ سَقْفٌ مَحْفُوْظٌ وَمَوْجٌ مَكْفُوْفٌ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا بُعْدُ مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ بُعْدُ مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذَالِكَ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ سَمَاءٌ اِنْ بُعْدُ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ كَذَالِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ مَا بَيْنَ كُلِّ سَمَائَيْنِ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذَالِكَ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّ فَوْقَ ذَالِكَ الْعَرْشُ وَبَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَآءِ بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَآئَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الَّذِيْ تَحْتَكُمْ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّهَا الْاَرْضُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا تَحْتَ ذَالِكَ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّ تَحْتَهَا اَرْضًا اُخْرٰى بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ اَرَضِيْنَ بَيْنَ كُلِّ اَرْضَيْنِ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّكُمْ دَلَّيْتُمْ بِحَبْلٍ اِلَى الْاَرْضِ السُّفْلٰى لَهَبَطَ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ قَرَأَ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاٰيَةَ تَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ اَرَادَ الْهُبُوْطَ عَلٰى

عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ عنان بھی ہے اور یہ زمین کے ساتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے ایسی قوم کو پانی چلاتا ہے جو نہ اُس کا شکر ادا کریں اور نہ اُس سے دعا مانگیں۔ پھر فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے اُوپر کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ الرقیع بھی ہے جو محفوظ چھت اور روکی ہوئی موج ہے۔ پھر فرمایا:۔ کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے اور اُس کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ تمہارے اور اُس کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔ پھر فرمایا:۔ کیا تم جانتے ہو کہ اُس کے اُوپر کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اُس کے اُوپر عرش ہے۔ اُس کے اور آخری آسمان کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا دو آسمانوں کے درمیان ہے۔ یا جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے۔ پھر فرمایا:۔ کیا تم جانتے ہو کہ اس کے اوپر کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اس کے اوپر عرش ہے۔ اس کے اور آسمان کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا دو آسمانوں کے درمیان۔ پھر فرمایا:۔ کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے نیچے کیا ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اس کے نیچے دوسری زمین ہے اور دونوں کے درمیان پانچ سو برس کی مسافت ہے۔ یہاں تک کہ سات زمینیں گنیں اور ہر دو زمینوں کے درمیان پانچ سو برس کی مسافت۔ پھر فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں محمد مصطفےٰ کی جان ہے، اگر تم سب سے نیچے والی زمین تک ایک رسی لٹکاؤ تب بھی وہ ٹھیک خدا پر گرے گی۔ پھر آپ نے تلاوت کی: وہی اوّل ہے اور آخر اور ظاہر اور باطن ہے اور وہی ہر چیز کا علم رکھتا ہے (۵۷:۳) (احمد، ترمذی) اور ترمذی نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے آیت پڑھنے سے مراد یہ ہے کہ آپ نے یہ بتانا چاہا کہ وہ اللہ کے علم، اُس کی قدرت اور اُس کے ملک پر گرے گی۔ کیونکہ اللہ کا علم، اُس کی قدرت اور اُس کی بادشاہی ہر جگہ ہے۔ جبکہ وہ عرش کے اُوپر ہے جیسا کہ اپنی کتاب میں اُس نے اپنے متعلق فرمایا ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عِلْمِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ وَعِلْمُ اللّٰهِ وَقُدْرَتُهٗ وَسُلْطَانُهٗ فِیْ کُلِّ مَکَانٍ وَّهُوَ عَلَی الْعَرْشِ کَمَا وَصَفَ نَفْسَهٗ فِیْ کِتَابِهٖ۔

۵۴۸۹ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ طُوْلُ اٰدَمَ سِتِّیْنَ ذِرَاعًا فِیْ سَبْعِ اَذْرُعٍ عَرْضًا۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت آدم کا قد ساٹھ ہاتھ اور چوڑائی سات ہاتھ تھی۔

۵۴۹۰ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْاَنْبِیَآءِ کَانَ اَوَّلَ قَالَ اٰدَمُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَنَبِیٌّ کَانَ قَالَ نَعَمْ نَبِیٌّ مُکَلَّمٌ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَمِ الْمُرْسَلُوْنَ قَالَ ثَلٰثُ مِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِیْرًا وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَمْ وَفَاءُ عِدَّةِ الْاَنْبِیَآءِ قَالَ مِائَةُ اَلْفٍ وَّاَرْبَعَةٌ وَعِشْرُوْنَ اَلْفًا اَلرُّسُلُ مِنْ ذَالِكَ ثَلٰثُ مِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِیْرًا۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عرض گزار ہوا: یارسول اللہ! سب سے پہلا نبی کون ہے؟ فرمایا کہ حضرت آدم۔ عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! وہ نبی تھے؟ فرمایا: ہاں وہ نبی جن سے کلام فرمایا گیا۔ عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! رسول کتنے ہیں؟ فرمایا کہ تین سو دس سے کچھ زیادہ یعنی بہت بڑا گروہ۔ حضرت ابوامامہ کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابوذر نے فرمایا: میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! جملہ انبیائے کرام کی تعداد کتنی ہے فرمایا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار جن میں سے تین سو پندرہ رسول ہیں یعنی کافی بڑا گروہ۔

۵۴۹۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْخَبَرُ کَالْمُعَایَنَةِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اَخْبَرَ مُوْسٰی بِمَا صَنَعَ قَوْمُهٗ فِی الْعِجْلِ فَلَمْ یُلْقِ الْاَلْوَاحَ فَلَمَّا عَایَنَ مَا صَنَعُوْا اَلْقَی الْاَلْوَاحَ فَانْکَسَرَتْ رَوَی الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَةَ اَحْمَدُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خبر آنکھوں دیکھے کے برابر نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو بتایا جو اُن کی قوم نے بچھڑے کے ساتھ کیا لیکن تختیاں نہیں ڈالیں۔ جب اپنی آنکھوں سے دیکھا جو وہ کرتے تھے تو تختیاں ڈال دیں اور وہ ٹوٹ گئیں۔ اِن تینوں حدیثوں کو احمد نے روایت کیا ہے۔

بَابُ فَضَائِلِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَوٰتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَیْهِ

سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل کا بیان

پہلی فصل

۵۴۹۲ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ مِنْ خَیْرِ قُرُوْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے آدمیوں کے بہتر زمانے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بَنِيْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْ كُنْتُ مِنْهُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

میں پیدا فرمایا گیا ہے۔ زمانے کے بعد زمانہ گزرتا آیا۔ یہاں تک کہ میری جلوہ گری اس زمانے میں ہوئی۔

(بخاری)

۵۴۹۳ وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى مِنْ وُلْدِ اِبْرَاهِيْمَ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ بَنِيْ كِنَانَةَ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد اسمٰعیل سے کنانہ کو چنا اور کنانہ سے قریش کو چنا اور قریش سے بنی ہاشم کو چنا اور بنی ہاشم سے مجھے چنا (مسلم) ترمذی کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد ابراہیم سے اسمٰعیل کو چنا اور اولاد اسمٰعیل سے بنی کنانہ کو چنا۔

۵۴۹۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز اولاد آدم کا سردار میں ہوں۔ سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی۔ سب سے پہلے شفاعت کرنے والا میں ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت منظور ہوگی۔

(مسلم)

۵۴۹۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَكْثَرُ الْاَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يَّقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز میرے امتی تمام نبیوں سے زیادہ ہوں گے اور سب سے پہلا میں ہوں جو جنت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا۔ (مسلم)۔

۵۴۹۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰتِيْ بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَسْتَفْتِحُ فَيَقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ اَنْتَ فَاَقُوْلُ مُحَمَّدٌ فَيَقُوْلُ بِكَ اُمِرْتُ اَنْ لَّا اَفْتَحَ لِاَحَدٍ قَبْلَكَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز میں دروازۂ جنت کے پاس جاکر اُسے کھولنے کے لیے کہوں گا۔ خازن کہے گا کہ آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا کہ محمد ہوں۔ پس وہ کہے گا: مجھے حکم فرمایا گیا ہے کہ آپ سے پہلے کسی کے لیے بھی نہ کھولوں۔ (مسلم)

۵۴۹۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ شَفِيْعٍ فِي الْجَنَّةِ لَمْ يُصَدَّقْ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ مَا صُدِّقْتُ وَاِنَّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ نَبِيًّا مَا صَدَّقَهٗ مِنْ اُمَّتِهٖ اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں پہلا شفاعت کرنے والا میں ہوں۔ کسی نبی کی اتنی تصدیق نہیں کی گئی جتنی میری کی گئی ہے۔ انبیائے کرام میں سے ایک ایسے بھی ہیں جن کی تصدیق صرف ایک آدمی نے کی۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

(رواہ مسلم)

۵۴۹۸ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَآءِ کَمَثَلِ قَصْرٍ اُحْسِنَ بُنْیَانُهٗ تُرِکَ مِنْهُ مَوْضِعُ لَبِنَةٍ فَطَافَ بِهِ النُّظَّارُ یَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ حُسْنِ بُنْیَانِهٖ اِلَّا مَوْضِعَ تِلْکَ اللَّبِنَةِ فَکُنْتُ اَنَا سَدَدْتُ مَوْضِعَ اللَّبِنَةِ خُتِمَ بِیَ الْبُنْیَانُ وَخُتِمَ بِیَ الرُّسُلُ وَ فِیْ رِوَایَةٍ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اور دوسرے انبیائے کرام کی مثال ایک خوبصورت عمارت جیسی ہے جس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی گئی ہو۔ دیکھنے والے اس کے گرد گھومے اور اس کے حسن تعمیر پر تعجب کرنے لگے، سوائے اس اینٹ کی جگہ کے۔ وہ میں ہوں جس نے اس اینٹ کی جگہ پُر کر دی ہے۔ مجھ پر عمارت مکمل ہو گئی اور رسول پورے ہو گئے۔ دوسری روایت میں ہے کہ وہ اینٹ میں ہوں اور میں سب نبیوں میں آخری ہوں۔

(متفق علیہ)

۵۴۹۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ الْاَنْبِیَآءِ مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا قَدْ اُعْطِیَ مِنَ الْاٰیَاتِ مَا مِثْلُهٗ اٰمَنَ عَلَیْهِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا کَانَ الَّذِیْ اُوْتِیْتُ وَحْیًا اَوْحَی اللّٰهُ اِلَیَّ فَاَرْجُوْا اَنْ اَکُوْنَ اَکْثَرَهُمْ تَابِعًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔

(متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیائے کرام میں سے کوئی نبی نہیں مگر انہیں معجزے عطا فرمائے گئے کہ انہیں دیکھ کر لوگ ایمان لے آتے اور مجھے وحی دی گئی ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف فرمائی۔ پس میں اُمید کرتا ہوں کہ قیامت کے روز میری پیروی کرنے والے زیادہ ہوں گے۔

(متفق علیہ)

۵۵۰۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِیْتُ خَمْسًا لَمْ یُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِیْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا فَاَیُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِیْ اَدْرَکَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْیُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَةَ وَکَانَ النَّبِیُّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِهٖ خَآصَّةً وَّبُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ عَآمَّةً۔

(متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا فرمائی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں۔ میری ایک مہینے کی مسافت تک کے رعب سے مدد فرمائی گئی ہے، ساری زمین میرے لیے مسجد اور پاک قرار دی کہ میرا اُمتی جہاں نماز کا وقت پائے تو وہیں پڑھ لے۔ غنیمتیں میرے لیے حلال فرمائی گئیں جبکہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں فرمائی گئیں، مجھے شفاعت عطا فرمائی اور ہر نبی اپنی قوم کی صرف مبعوث فرمایا جاتا تھا لیکن مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا ہے۔

(متفق علیہ)

۵۵۰۱ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَآءِ بِسِتٍّ اُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَآئِمُ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ

(مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے چھ چیزوں کے ساتھ دیگر انبیائے کرام پر فضیلت دی گئی ہے۔ مجھے جامع گفتگو عطا فرمائی۔ رعب کے ساتھ میری مدد فرمائی گئی۔ غنیمتیں میرے لیے حلال کی گئیں اور زمین میرے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا وَّاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَآفَّةً وَّخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۵۰۲ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا اَنَا نَآئِمٌ رَاَيْتُنِيْ اُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَآئِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِيْ يَدَيَّ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۵۰۳ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْاَرْضَ فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَاِنَّ اُمَّتِيْ سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِيْ مِنْهَا وَاُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ وَاِنِّيْ سَاَلْتُ رَبِّيْ لِاُمَّتِيْ اَنْ لَّا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَّاَنْ لَّا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ وَاِنَّ رَبِّيْ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اِذَا قَضَيْتُ قَضَآءً فَاِنَّهٗ لَا يُرَدُّ وَاِنِّيْ اَعْطَيْتُكَ لِاُمَّتِكَ اَنْ لَّا اُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَّاَنْ لَّا اُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِاَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَّيَسْبِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۵۰۴ وَعَنْ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِيْ مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهٗ وَدَعَا رَبَّهٗ طَوِيْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ سَاَلْتُ رَبِّيْ ثَلٰثًا فَاَعْطَانِيْ ثِنْتَيْنِ وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً سَاَلْتُ رَبِّيْ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِالسَّنَةِ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِالْغَرَقِ فَاَعْطَانِيْهَا

لیے مسجد اور پاک بنادی، مجھے ساری مخلوق کے لیے رسول بنا کر بھیجا گیا اور میرے ساتھ نبیوں کا آنا ختم کر دیا گیا۔

(مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث فرمایا گیا ہے۔ رُعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے اور میں سویا ہوا تھا تو میں نے دیکھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں مجھے دی گئیں اور میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔

(متفق علیہ)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین سمیٹ دی ہے تو میں نے اس کی دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کو دیکھ لیا ہے اور عنقریب میری اُمت کی حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک یہ میرے لیے سمیٹی گئی ہے اور مجھے دو خزانے عطا فرمائے گئے ہیں یعنی سرخ اور سفید اور میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ انھیں عام قحط سے ہلاک نہ کرے اور دشمنوں کو اُن پر مسلط نہ کرے، اُن کے علاوہ کہ انھیں جڑ سے اکھاڑ ڈالے۔ میرے رب نے فرمایا: اے محمد! میں جب فیصلہ فرما لیتا ہوں تو وہ بدلا نہیں جاتا اور میں نے تمہاری اُمت کے لیے تمہیں یہ چیز عطا فرمائی کہ انھیں قحط سے ہلاک نہ کروں اور یہ کہ اُن پر اُن کے نفوس کے سوا دشمن کو مسلط نہ کروں کہ اُن کی جڑ اُکھاڑ دے، اگرچہ وہ اُن کے لیے چاروں طرف سے اکٹھے ہو جائیں لیکن یہ آپس میں ایک دوسرے کو قتل کریں گے اور ایک دوسرے کو قیدی بنائیں گے۔

(مسلم)

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی معاویہ کی مسجد کے پاس سے گزرے تو آپ نے اُس میں دو رکعتیں پڑھیں اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ پڑھیں اور اپنے رب سے طویل دعا مانگی۔ پھر فارغ ہو کر فرمایا: میں نے اپنے رب سے تین چیزیں مانگیں۔ پس دو مجھے عطا کر دیں اور ایک سے مجھے منع فرما دیا۔ میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میری اُمت کو قحط سے ہلاک نہ کرے تو یہ چیز مجھے عطا فرما دی گئی۔ میں نے سوال کیا کہ میری اُمت کو

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَّا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمُنِعَنِيهَا۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

غرق کرکے ہلاک نہ کرے تو یہ چیز بھی مجھے عطا فرمادی گئی۔ میں نے سوال کیا کہ وہ آپس میں جنگ آزما نہ ہوں تو اس سے مجھے روک دیا گیا۔ (مسلم)

۵۵۰۵ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقِيتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرَاةِ قَالَ أَجَلْ وَاللّٰهِ إِنَّهُ لَمَوْصُوفٌ فِي التَّوْرَاةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُو وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُقِيمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِأَنْ يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيَفْتَحَ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا وَآذَانًا صُمًّا وَقُلُوبًا غُلْفًا۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَكَذَا الدَّارِمِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ نَحْوَهُ وَذَكَرَ حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْنُ الْآخِرُونَ فِي بَابِ الْجُمُعَةِ)

عطاء بن یسار کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ مجھے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وہ اوصاف بتایئے جو توریت میں ہیں۔ فرمایا، ہاں خدا کی قسم، توریت میں بھی اُن کے اوصاف ہیں جیسے قرآن مجید میں بعض ہیں یعنی اے غیب کی خبریں بتانے والے! بیشک ہم نے تمہیں بھیجا ہے، نگہبان، خوشخبری دینا، ڈر سنانا اور اَن پڑھوں کی پناہ۔ تم میرے بندے اور میرے رسول ہو۔ میں نے تمہارا نام متوکل رکھا ہے۔ متوکل وہ ہوتا ہے جو بدخو، سخت گیر اور بازار میں چلّانے والا نہ ہو، اور نہ ایسا کہ برائی کا بدلہ برائی سے دے بلکہ درگزر کرے اور معاف کر دے اور اللہ تعالیٰ اس کو وفات نہیں دے گا جب تک اُس کے ذریعے ٹیڑھی ملت کو سیدھی نہ کر دے اور وہ کہہ اٹھیں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اُس کے ذریعے اندھی آنکھوں، بہرے کانوں اور پردے پڑے ہوئے دلوں کو کھول دے گا (بخاری) اور اسی طرح دارمی میں عطاء سے بواسطہ ابن سلام مروی ہے اور نَحْنُ الْآخِرُونَ والی حدیث ابوہریرہ پیچھے باب الجمعہ میں ذکر کی جا چکی ہے۔

دوسری فصل

۵۵۰۶ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً فَأَطَالَهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّيْتَ صَلٰوةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيهَا قَالَ أَجَلْ إِنَّهَا صَلٰوةُ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ وَإِنِّي سَأَلْتُ اللّٰهَ فِيهَا ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُهُ أَنْ لَّا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِسَنَةٍ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَّا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَّا يُذِيقَ بَعْضَهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ فَمَنَعَنِيهَا۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ایک نماز پڑھائی اور وہ بہت لمبی کر دی تو لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ نے ایسی نماز پڑھائی ہے کہ پہلے کبھی نہیں پڑھائی۔ فرمایا یہ ہاں یہ نماز رغبت اور ڈر والی تھی۔ میں نے اپنے اللہ تعالیٰ سے تین باتوں کا سوال کیا تو دو چیزیں مجھے عطا فرما دیں اور ایک سے مجھے منع فرما دیا گیا۔ میں نے اُس سے سوال کیا کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ کرے تو یہ چیز مجھے عطا فرما دی اور میں نے اُس سے سوال کیا کہ کوئی دوسرا شخص ان پر مسلط نہ ہو تو یہ چیز مجھے عطا فرما دی اور میں نے اُس سے سوال کیا کہ ان میں سے بعض کو بعض کے عذاب کا ذائقہ نہ چکھائے تو اس سے مجھے منع فرما دیا گیا۔
(ترمذی، نسائی۔)

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۵۵۰۷ وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَجَارَكُمْ مِنْ ثَلَاثِ خِلَالٍ أَنْ لَا يَدْعُوَ عَلَيْكُمْ نَبِيُّكُمْ فَتَهْلِكُوا جَمِيعًا وَأَنْ لَا يَظْهَرَ أَهْلُ الْبَاطِلِ عَلَى أَهْلِ الْحَقِّ وَأَنْ لَا تَجْتَمِعُوا عَلَى ضَلَالَةٍ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں تین آفتوں سے بچا لیا ہے کہ تمہارا نبی تمہارے خلاف دعا نہ کرے کہ تم سارے ہلاک ہو جاؤ اور اہل باطل کو اہل حق پر غالب نہ کرے اور تمہیں گمراہی پر جمع نہ کرے۔

(ابو داؤد)

۵۵۰۸ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَجْمَعَ اللّٰهُ عَلَى هٰذِهِ الْأُمَّةِ سَيْفَيْنِ سَيْفًا مِنْهَا وَسَيْفًا مِنْ عَدُوِّهَا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت پر دو تلواریں جمع نہیں کرے گا کہ ایک تلوار ان کی ہو اور ایک ان کے دشمن کی۔

(ابو داؤد)

۵۵۰۹ وَعَنِ الْعَبَّاسِ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَأَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ أَنَا فَقَالُوا أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبِيلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا فَأَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، گویا انہوں نے کوئی نامناسب بات سنی تھی۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: میں کون ہوں؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ فرمایا کہ میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو اس نے مجھے بہترین مخلوق میں رکھا۔ پھر ان کے گروہ بنائے تو مجھے بہتر گروہ میں رکھا۔ پھر ان کے قبیلے بنائے تو مجھے ان کے بہتر قبیلے میں رکھا۔ پھر ان کے گھرانے بنائے تو مجھے ان کے بہتر گھرانے میں رکھا۔ پس میں ان میں ذاتی طور پر اور گھرانے کے لحاظ سے بہتر ہوں۔

(ترمذی)

۵۵۱۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَتَى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! آپ کے لیے نبوت کب ثابت ہوئی؟ فرمایا کہ جب حضرت آدم روح اور جسم کے درمیان تھے۔

(ترمذی)

۵۵۱۱ وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي عِنْدَ اللّٰهِ مَكْتُوبٌ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِينَتِهِ وَسَأُخْبِرُكُمْ بِأَوَّلِ أَمْرِي دَعْوَةُ

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب نبیوں سے آخری لکھا ہوا تھا جب حضرت آدم اپنے خمیر میں گوندھے ہوئے تھے، اور میں تمہیں اپنے معاملے کی ابتدا بتاتا ہوں کہ میں حضرت ابراہیم کی دعا، حضرت

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

إِبْرَاهِيمَ وَبِشَارَةُ عِيسَى وَرُؤْيَا أُمِّي الَّتِي رَأَتْ حِينَ وَضَعَتْنِي وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُورٌ أَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُورُ الشَّامِ۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ مِنْ قَوْلِهِ سَأُخْبِرُكُمْ إِلَى آخِرِهِ)

عیسیٰ کی بشارت اور اپنی والدہ ماجدہ کا خواب ہوں جو انھوں نے میری پیدائش کے وقت دیکھا تھا اور ان کے لیے ایک نور خارج ہوا تھا جس سے شام کے محل چمک اٹھے تھے۔ (شرح السنہ) اور روایت کیا اسے احمد نے حضرت ابو امامہ سے سَأُخْبِرُكُمْ تک۔

۵۵۱۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِوَائِي وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز اولاد آدم کا سردار میں ہوں گا اور یہ فخر یہ نہیں کہتا اور لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا مگر فخر یہ نہیں کہتا اور اس روز کوئی نبی نہیں خواہ وہ حضرت آدمؑ ہوں یا کوئی دوسرا مگر میرے جھنڈے کے نیچے ہوگا۔ اور میں ہوں جس کی قبر سب سے پہلے شق ہوگی مگر فخر یہ نہیں کہتا۔ (ترمذی)

۵۵۱۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ حَتّٰى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُونَ قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا وَقَالَ آخَرُ مُوسٰى كَلَّمَهُ تَكْلِيمًا وَقَالَ آخَرُ عِيسٰى كَلِمَةُ اللّٰهِ وَرُوحُهُ وَقَالَ آخَرُ آدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلُ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَمُوسٰى نَجِيُّ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَعِيسٰى رُوحُهُ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ أَلَا وَأَنَا حَبِيبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَهُ آدَمُ فَمَنْ دُونَهُ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حَلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ لِي فَيُدْخِلُنِيهَا وَمَعِيَ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ عَلَى اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب بیٹھے تھے کہ آپ باہر نکلے، یہاں تک کہ کچھ نزدیک پہنچے تو انھیں گفتگو کرتے ہوئے سنا۔ ایک نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو خلیل ٹھہرایا۔ دوسرے نے کہا کہ حضرت موسیٰ سے کلام فرمایا۔ تیسرے نے کہا کہ حضرت عیسیٰ اللہ کا کلمہ اور اس کی طرف کی روح ہیں۔ چوتھے نے کہا کہ حضرت آدم کو اللہ نے چنا۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے آئے اور فرمایا: میں نے تمہاری گفتگو سن لی ہے اور تعجب کرنا کہ حضرت ابراہیم اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں اور وہ ایسے ہی ہیں اور حضرت موسیٰ سے راز کی باتیں کیں اور وہ ایسے ہی ہیں اور حضرت عیسیٰ روح اللہ اور اس کا کلمہ ہیں اور وہ ایسے ہی ہیں اور حضرت آدم کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا تھا اور وہ ایسے ہی ہیں لیکن آگاہ رہو کہ میں اللہ کا حبیب ہوں اور یہ فخر یہ نہیں کہتا اور قیامت کے روز لواء الحمد اٹھانے والا میں ہوں جس کے نیچے حضرت آدم اور ان کے سوا سارے انبیاء ہوں گے اور یہ فخر یہ نہیں کہتا اور قیامت کے روز سب سے پہلے شفاعت کرنے والا میں ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول فرمائی جائے گی اور یہ فخر یہ نہیں کہتا اور سب سے پہلا میں ہوں جو جنت کے دروازے کو کھٹکھٹائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ میرے لیے کھول دے گا اور مجھے اس میں داخل کر دے گا اور میرے ساتھ فقرائے مؤمنین ہوں گے اور یہ فخر یہ نہیں کہتا اور میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام اگلے پچھلے لوگوں سے عزت

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۵۵۱۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَنَا قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَمُوْسٰى صَفِيُّ اللّٰهِ وَاَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَمَعِيَ لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ وَعَدَنِيْ فِيْ اُمَّتِيْ وَاَجَارَهُمْ مِنْ ثَلٰثٍ لَا يَعُمَّهُمْ بِسَنَةٍ وَّلَا يَسْتَاْصِلَهُمْ عَدُوٌّ وَّلَا يَجْمَعُهُمْ عَلٰى ضَلَالَةٍ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت عمرو بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم سب سے آخری ہیں اور قیامت میں سب سے سبقت لے جانے والے ہیں اور میں یہ بات بغیر کسی فخر کے کہتا ہوں کہ ابراہیم خلیل اللہ اور موسیٰ صفی اللہ ہیں لیکن میں حبیب اللہ ہوں اور قیامت کے روز لواء الحمد میرے ساتھ ہوگا اور میری امت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے اور تین آفتوں سے اُن کو بچا دیا ہے اور اُنھیں قحط سے نہ مارے اور دشمن اُن کی جڑ نہ کاٹ ڈالے اور اُنھیں گمراہی پر جمع نہ کرے۔

(دارمی)

۵۵۱۵ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَّمُشَفَّعٍ وَّلَا فَخْرَ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں رسولوں کا قائد ہوں اور یہ فخر یہ نہیں کہتا۔ میں نبیوں میں سے آخری ہوں اور یہ فخر کے طور پر نہیں کہتا اور میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا اور مقبول الشفاعہ ہوں اور یہ فخر یہ نہیں کہتا۔

(دارمی)

۵۵۱۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا وَاَنَا قَائِدُهُمْ اِذَا وَفَدُوْا وَاَنَا خَطِيْبُهُمْ اِذَا اَنْصَتُوْا وَاَنَا مُسْتَشْفَعُهُمْ اِذَا حُبِسُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا اٰيِسُوْا الْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيْحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِيْ وَلِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِيْ وَاَنَا اَكْرَمُ وُلْدِ اٰدَمَ عَلٰى رَبِّيْ يَطُوْفُ عَلَيَّ اَلْفُ خَادِمٍ كَاَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْنُوْنٌ اَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُوْرٌ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمام لوگوں سے پہلے تشریف لانے والا ہوں۔ جب وہ اُٹھائے جائیں گے اور میں اُن کا قائد ہوں گا جب وہ پیش کیے جائیں گے اور میں اُن کی طرف سے عرض کروں گا جب وہ خاموش ہو جائیں گے اور میں اُن کے لیے شفاعت طلب کروں گا جب اُنھیں روک لیا جائے گا اور میں اُنھیں خوشخبری دینے والا ہوں جب وہ مایوس ہو جائیں گے۔ عزت اور کنجیاں اُس روز میرے ہاتھ میں ہوں گی اور لواء الحمد اُس روز میرے ہاتھ میں ہوگا۔ میں اپنے رب کے نزدیک ساری اولاد آدم سے زیادہ عزت والا ہوں۔ ایک ہزار خادم میرے ارد گرد پھرتے ہوں گے گویا وہ چھپائے ہوئے انڈے یا بکھرے موتی ہیں۔ روایت کیا اسے ترمذی اور دارمی نے اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۵۱۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاُكْسٰى حُلَّةً مِّنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنَ الْخَلَائِقِ يَقُوْمُ ذٰلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِيْ (رَوَاهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے جنت کے جوڑوں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا۔ پھر میں عرش کے دائیں جانب کھڑا ہو جاؤں گا اور اُس مقام پر مخلوق کا کوئی فرد میرے سوا کھڑا نہیں ہوگا (ترمذی) اور اُن سے ہی جامع الاصول کی ایک

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ جَامِعِ الْأُصُولِ عَنْهُ أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ فَأُكْسَى

روایت میں ہے کہ سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی تو مجھے لباس پہنایا جائے گا۔

۵۵۱۸ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الْوَسِيلَةُ قَالَ أَعْلَى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ کا سوال کیا کرو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وسیلہ کیا ہے؟ فرمایا کہ جنت میں سب سے اونچا درجہ ہے جو ایک ہی شخص کو حاصل ہوگا اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہوں۔ (ترمذی)

۵۵۱۹ وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ وَخَطِيبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز میں نبیوں کا امام، سب کا خطیب اور اُن کی شفاعت کرنے والا ہوں گا اور یہ فخر یہ نہیں کہتا۔ (ترمذی)

۵۵۲۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وَلَايَةً مِنَ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ وَلِيِّيَ أَبِي وَخَلِيلُ رَبِّي ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کا نبیوں میں سے کوئی دوست ہوتا ہے، میرا دوست میرے جدِ امجد اور میرے رب کے خلیل ہیں۔ پھر آپ نے تلاوت کی: بیشک لوگوں میں سے ابراہیم کے سب سے زیادہ نزدیک وہ لوگ ہیں جنھوں نے اُس کی پیروی کی اور یہ نبی اور جو لوگ ایمان لائے اور اللہ ایمان والوں کا دوست ہے۔ (۳: ۶۸۔ ترمذی)

۵۵۲۱ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِي لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ وَكَمَالَ مَحَاسِنِ الْأَفْعَالِ۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے پسندیدہ اخلاق کی تکمیل اور اچھے افعال کو درجۂ کمال تک پہنچانے کے لیے مبعوث فرمایا ہے۔ (شرح السنہ)

۵۵۲۲ وَعَنْ كَعْبٍ يَحْكِي عَنِ التَّوْرَاةِ قَالَ نَجِدُ مَكْتُوبًا مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ عَبْدِي الْمُخْتَارُ لَا فَظٌّ وَلَا غَلِيظٌ وَلَا سَخَّابٌ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُو وَيَغْفِرُ مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ وَهِجْرَتُهُ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهُ بِالشَّامِ وَأُمَّتُهُ الْحَمَّادُونَ يَحْمَدُونَ اللّٰهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ يَحْمَدُونَ اللّٰهَ فِي كُلِّ

حضرت کعب احبار نے توریت کے حوالے سے فرمایا کہ ہم لکھا ہوا پاتے ہیں: محمد اللہ کے رسول ہیں۔ میرے صاحبِ اختیار بندے ہیں، نہ تند خو، نہ فحش گو اور نہ بازاروں میں چلّانے والے اور نہ وہ برائی کا بدلہ برائی سے دیتے ہیں بلکہ درگزر کرتے اور معاف فرماتے ہیں۔ اُن کی جائے پیدائش مکہ مکرمہ، جائے ہجرت طیبہ (مدینہ منورہ) اور ان کا ملک ہے۔ ان کی امت الحمادون ہے یعنی سکھ اور دکھ میں اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے اور ہر مقام پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں اور ہر بلندی پر تکبیر کہیں گے، سورج کا خیال رکھیں گے،

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

وَيُكَبِّرُونَهُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ رُعَاةُ الشَّمْسِ يُصَلُّونَ الصَّلٰوةَ إِذَا جَاءَ وَقْتُهَا يَتَأَزَّرُونَ عَلَى أَنْصَافِهِمْ وَيَتَوَضَّئُونَ عَلَى أَطْرَافِهِمْ مَنَادِيهِمْ يُنَادِي فِي جَوِّ السَّمَاءِ صَفُّهُمْ فِي الْقِتَالِ وَصَفُّهُمْ فِي الصَّلٰوةِ سَوَاءٌ لَهُمْ بِاللَّيْلِ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيحِ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ مَعَ تَغْيِيرٍ يَسِيرٍ۔

وقت آنے پر نماز پڑھیں گے، اُن کے تہمد نصف پنڈلیوں تک ہوں گے، وہ اپنے اعضاء پر وضو کریں گے۔ اُن کا موذن فضا میں آواز بلند کیا کرے گا۔ جہاد میں اُن کی صف اور نماز میں اُن کی صف برابر ہوگی۔ رات کے وقت اُن کی گنگناہٹ شہد کی مکھی کے بھنبھنانے جیسی ہوگی۔ یہ مصابیح کے الفاظ ہیں اور دارمی نے تھوڑے سے تغیر کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۵۵۲۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهُ قَالَ أَبُو مَوْدُودٍ وَقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ توریت میں محمد مصطفےٰ کی صفات لکھی ہوئی ہیں اور حضرت عیسیٰ بن مریم اُن کے پاس دفن ہوں گے۔ ابو مودود نے فرمایا کہ گھر میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔

(ترمذی)

تیسری فصل

۵۵۲۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَضَّلَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَعَلٰى أَهْلِ السَّمَاءِ فَقَالُوا يَا أَبَا عَبَّاسٍ بِمَ فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلٰى أَهْلِ السَّمَاءِ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِأَهْلِ السَّمَاءِ وَمَنْ يَقُلْ مِنْكُمْ إِنِّي إِلٰهٌ مِنْ دُونِهِ فَذٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِينَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالُوا وَمَا فَضَّلَهُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَشَاءُ الْآيَةَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ فَأَرْسَلَهُ إِلَى الْجِنِّ وَالْإِنْسِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو انبیائے کرام پر فضیلت دی اور آسمان والوں پر۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اے ابو عباس! آسمان والوں پر کس طرح فضیلت دی؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان والوں سے فرمایا ہے: جو اُن میں سے کہے کہ میں اُس کے سوا معبود ہوں تو ہم بدلے میں اُسے جہنم دیں گے اور ہم ظالموں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں (۲۱ : ۲۹) اور اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا: بیشک ہم نے تمہارے لیے روشن فتح فرما دی تاکہ اللہ تمہاری وجہ سے تمہارے اگلوں اور تمہارے پچھلوں کے گناہ معاف فرما دے (۴۸ : ۲) عرض گزار ہوئے کہ انبیائے کرام پر کیسے فضیلت دی؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر اُسی قوم کی زبان میں تاکہ اُن کے لیے بیان کر دے۔ پس اللہ گمراہ رکھتا ہے جس کو چاہے .... (۱۴ : ۴) اور اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا ہے اور نہیں بھیجا ہم نے تمہیں مگر تمام انسانوں کے لیے (۳۴ : ۲۸) پس آپ کو جنوں اور انسانوں کا رسول بنایا ہے۔

۵۵۲۵ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اللّٰہِ کَیْفَ عَلِمْتَ اَنَّکَ نَبِیٌّ حَتّٰی اسْتَیْقَنْتَ فَقَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ اَتَانِیْ مَلَکَانِ فَوَقَعَ اَحَدُھُمَا اِلَی الْاَرْضِ وَکَانَ الْاٰخَرُ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَقَالَ اَحَدُھُمَا لِصَاحِبِہٖ اَھُوَ ھُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَزِنْہُ بِرَجُلٍ فَوُزِنْتُ بِہٖ فَوَزَنْتُہٗ ثُمَّ قَالَ زِنْہُ بِعَشَرَۃٍ فَوُزِنْتُ بِھِمْ فَرَجَحْتُھُمْ ثُمَّ قَالَ زِنْہُ بِمِائَۃٍ فَوُزِنْتُ بِھِمْ فَرَجَحْتُھُمْ ثُمَّ قَالَ زِنْہُ بِاَلْفٍ فَوُزِنْتُ بِھِمْ فَرَجَحْتُھُمْ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْھِمْ یَنْتَثِرُوْنَ عَلَیَّ مِنْ خِفَّۃِ الْمِیْزَانِ قَالَ فَقَالَ اَحَدُھُمَا لِصَاحِبِہٖ لَوْ وَزَنْتَہٗ بِاُمَّتِہٖ لَرَجَحَھَا۔

(رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ)

عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! آپ کو یقین کے ساتھ کیسے معلوم ہوا کہ آپ نبی ہیں؟ فرمایا کہ اے ابوذر! میرے پاس دو فرشتے آئے اور میں مکہ مکرمہ کی کسی وادی میں تھا۔ اُن میں سے ایک زمین پر اُتر آیا اور دوسرا زمین و آسمان کے درمیان رہا۔ ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: کیا یہ وہی ہے؟ اُس نے کہا: ہاں۔ کہا کہ اس کو ایک آدمی کے ساتھ تولو۔ پس مجھے تولا۔ پھر کہا کہ اسے سو کے ساتھ تولو۔ مجھے اُن کے ساتھ تولا گیا تو میں اُن سے بھاری رہا۔ گویا میں انھیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ وزن کی کمی کے باعث مجھ پر گرے جا رہے تھے۔ اُن میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: اگر ان کو ان کی ساری اُمت کے ساتھ تولا جائے تب بھی یہی بھاری رہیں گے۔

(دارمی)

۵۵۲۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُتِبَ عَلَیَّ النَّحْرُ وَلَمْ یُکْتَبْ عَلَیْکُمْ وَاُمِرْتُ بِصَلٰوۃِ الضُّحٰی وَلَمْ تُؤْمَرُوْا بِھَا۔

(رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قربانی کرنا مجھ پر فرض فرمایا گیا ہے جبکہ تم پر فرض نہیں کی گئی اور نماز چاشت کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور تمہیں اس کا حکم نہیں فرمایا گیا۔

(دارقطنی)

بَابُ اَسْمَآءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِہٖ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک ناموں اور صفتوں کا بیان

پہلی فصل

۵۵۲۷ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ لِیْ اَسْمَآءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِیْ الَّذِیْ یَمْحُو اللّٰہُ بِیَ الْکُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمَیَّ وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میرے کتنے ہی نام ہیں۔ میں محمد ہوں، میں احمد ہوں اور میں الماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے کفر کو مٹاتا ہے اور میں الحاشر ہوں کہ لوگوں کو میرے قدموں پر اکٹھا کرے گا اور میں العاقب ہوں اور العاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ (متفق علیہ)۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۵۵۲۸ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسَمِّیْ لَنَا نَفْسَہٗ اَسْمَاءً فَقَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَحْمَدُ وَالْمُقَفِّیْ وَالْحَاشِرُ وَنَبِیُّ التَّوْبَۃِ وَنَبِیُّ الرَّحْمَۃِ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اپنے کئی اسمائے گرامی بتلاتے ہوئے فرمایا: میں محمدؐ، احمد، مقفی، الحاشر، نبی توبہ اور نبی رحمت ہوں (مسلم)

۵۵۲۹ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا تَعْجَبُوْنَ کَیْفَ یَصْرِفُ اللّٰہُ عَنِّیْ شَتْمَ قُرَیْشٍ وَلَعْنَھُمْ یَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَّیَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَاَنَا مُحَمَّدٌ۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں اس بات پر تعجب نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ قریش کی بدزبانی اور لعنت کرنے کو مجھ سے کیسے پھیرتا ہے؟ وہ مذمم کو برا بھلا کہتے ہیں اور مذمم پر لعنت کرتے ہیں جبکہ میں محمدؐ ہوں۔ (بخاری)

۵۵۳۰ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَاْسِہٖ وَلِحْیَتِہٖ وَکَانَ اِذَا دَھَنَ لَمْ یَتَبَیَّنْ وَاِذَا شَعِثَ رَاْسُہٗ تَبَیَّنَ وَکَانَ کَثِیْرَ شَعْرِ اللِّحْیَۃِ فَقَالَ رَجُلٌ وَجْھُہٗ مِثْلُ السَّیْفِ قَالَ لَا بَلْ کَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَکَانَ مُسْتَدِیْرًا وَرَاَیْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ کَتِفِہٖ مِثْلَ بَیْضَۃِ الْحَمَامَۃِ یُشْبِہُ جَسَدَہٗ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر اقدس کے اگلے حصے اور ریش مبارک کے کچھ بال سفید تھے جب آپ تیل لگاتے تو محسوس نہ ہوتا لیکن گیسو مبارک بکھر جاتے تو ظاہر ہو جاتا۔ آپ کی ریش مبارک کے بال گھنے تھے۔ ایک آدمی نے کہا کہ آپ کا چہرہ مبارک تلوار جیسا ہوگا۔ فرمایا: نہیں بلکہ وہ سورج اور چاند جیسا تھا اور قدرے گول تھا۔ میں نے کندھوں کے قریب مہر نبوت دیکھی جو کبوتر کے انڈے جیسی ہم رنگ جسم اطہر تھی۔

(مسلم)

۵۵۳۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسٍ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَکَلْتُ مَعَہٗ خُبْزًا وَّلَحْمًا اَوْ قَالَ ثَرِیْدًا ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَہٗ فَنَظَرْتُ اِلٰی خَاتَمِ النُّبُوَّۃِ بَیْنَ کَتِفَیْہِ عِنْدَ نَاغِضِ کَتِفِہِ الْیُسْرٰی جُمْعًا عَلَیْہِ خِیَلَانٌ کَاَمْثَالِ الثَّآلِیْلِ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کے ساتھ گوشت سے روٹی کھائی یا ثرید کھایا۔ پھر میں پیچھے کی جانب گیا اور میں نے مہر نبوت دیکھی جو دونوں کندھوں کے درمیان بائیں کندھے کی نرم ہڈی کے پاس تھی۔ اس پر مسوں کے مانند تل تھے۔

(مسلم)

۵۵۳۲ وَعَنْ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِیْدٍ قَالَتْ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِثِیَابٍ فِیْھَا خَمِیْصَۃٌ سَوْدَاءُ صَغِیْرَۃٌ فَقَالَ ائْتُوْنِیْ

حضرت ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کچھ کپڑے پیش ہوئے جن میں ایک چھوٹی سی سیاہ چادر تھی۔ فرمایا کہ ام خالد کو میرے پاس لاؤ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بِأُمِّ خَالِدٍ فَأُتِيَ بِهَا تُحْمَلُ فَأَخَذَ الْخَمِيصَةَ بِيَدِهِ فَأَلْبَسَهَا قَالَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي وَكَانَ فِيهَا عَلَمٌ أَخْضَرُ أَوْ أَصْفَرُ فَقَالَ يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَاهُ وَهِيَ بِالْحَبَشَةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِي أَبِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

مجھے اٹھا کر لے جایا گیا۔ آپ نے چادر لے کر اپنے دست مبارک سے مجھے اڑھائی اور فرمایا: پرانی کرو اور پھاڑو۔ پھر پرانی کرو اور پھاڑو۔ اس میں سبز یا زرد بیل بوٹے تھے۔ فرمایا: اے ام خالد! یہ سَنَاہ ہے۔ حبشہ میں اچھی چیز کو سَنَاہ کہتے ہیں۔ اُن کا بیان ہے کہ پھر میں مہر نبوت سے کھیلنے لگی تو والد ماجد نے مجھے جھڑکا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے رہنے دو۔

(بخاری)

۵۵۳۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ وَفِي رِوَايَةٍ يَصِفُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ أَزْهَرَ اللَّوْنِ وَقَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْأَنْصَافِ أُذُنَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ كَانَ ضَخْمَ الرَّأْسِ وَالْقَدَمَيْنِ لَمْ أَرَ بَعْدَهُ وَلَا قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَكَانَ بَسْطَ الْكَفَّيْنِ وَفِي أُخْرٰى قَالَ كَانَ شَثْنَ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَّيْنِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ بہت دراز قد تھے اور بالکل پست قد۔ نہ بالکل سفید تھے اور نہ پوری طرح گندمی رنگ۔ نہ تو آپ زیادہ گھنگریالے بالوں والے تھے اور نہ سیدھے بالوں والے۔ عمر مبارک پورے چالیس سال ہونے پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا۔ پھر دس سال مکہ مکرمہ میں رہے اور دس سال مدینہ منورہ میں۔ ساٹھ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی۔ آپ کے سر اقدس اور ریش مبارک میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔ دوسری روایت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا: آپ لوگوں میں میانہ قد تھے۔ نہ لمبے، نہ ٹھگنے۔ رنگت چمک والی اور فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوئے مبارک آدھے کانوں تک ہوتے۔ دوسری روایت میں ہے کہ گوش مبارک اور دوش مبارک کے درمیان ہوتے۔ (متفق علیہ) اور بخاری کی روایت میں فرمایا: سر اقدس اور قدم مبارک موٹے تھے۔ آپ جیسا پہلے اور آپ کے بعد کسی کو نہیں دیکھا۔ ہتھیلیاں فراخ تھیں اور دوسری روایت میں فرمایا: آپ کے قدم مبارک اور مقدس ہتھیلیاں موٹی تھیں۔

۵۵۳۴ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَهُ شَعْرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ أَرَ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میانہ قد تھے۔ دوش مبارک فاصلے والے تھے۔ گیسوئے مبارک کانوں کی لو تک ہوتے۔ میں نے آپ کو سرخ جوڑے میں دیکھا اور آپ سے حسین قطعاً کسی کو نہیں دیکھا (متفق علیہ) اور مسلم کی روایت میں فرمایا: میں نے کسی تا بدوش گیسوؤں والے کو سرخ جوڑے میں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ أَحْسَنَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرُهُ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ۔

رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑھ کر حسین نہیں دیکھا۔ گیسو مبارک اطر مبارک کندھوں کو چھو جاتے تھے۔ دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا۔ نہ دراز قد تھے اور نہ ٹھگنے۔

۵۵۳۵ وَعَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيْعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوْشَ الْعَقَبَيْنِ قِيْلَ لِسِمَاكٍ مَا ضَلِيْعُ الْفَمِ قَالَ عَظِيْمُ الْفَمِ قِيْلَ مَا أَشْكَلُ الْعَيْنِ قَالَ طَوِيْلُ شَقِّ الْعَيْنِ قِيْلَ مَا مَنْهُوْشُ الْعَقَبَيْنِ قَالَ قَلِيْلُ لَحْمِ الْعَقِبِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

سماک بن حرب نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کشادہ دہن تھے۔ آنکھیں سرخ ڈوروں والی اور ایڑیاں پُر گوشت تھیں۔ سماک سے کہا گیا کہ.. اَلضَّلِيْعُ الْفَمِ کیا ہے؟ فرمایا کہ کشادہ دہن۔ عرض کی گئی اَشْكَلُ الْعَيْنِ ـــــ کیا ہے؟ فرمایا کہ گوشۂ چشم کی زیادہ لمبائی۔ عرض کی گئی کہ... مَنْهُوْشُ الْعَقَبَيْنِ ۔کیا ہے؟ فرمایا کہ تھوڑے گوشت والی ایڑیاں۔

(مسلم)

۵۵۳۶ وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَبْيَضَ مَلِيْحًا مُقَصَّدًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوالطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ رنگ سفید نمکین اور قد میانہ تھا۔ (مسلم)

۵۵۳۷ وَعَنْ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ خِضَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ مَا يَخْضِبُ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتِهِ فِيْ لِحْيَتِهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِيْ رَأْسِهِ فَعَلْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ إِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِيْ عَنْفَقَتِهِ وَفِي الصُّدْغَيْنِ وَفِي الرَّأْسِ نَبْذٌ۔

ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خضاب سے متعلق پوچھا گیا۔ فرمایا کہ وہ خضاب کی حالت کو نہیں پہنچے تھے۔ اگر میں آپ کی ریش مبارک کے سفید بالوں کو شمار کرنا چاہتا۔ دوسری روایت میں ہے کہ اگر سر مبارک کے سفید بالوں کو شمار کرنا چاہتا تو کر لیتا۔ (متفق علیہ) اور مسلم کی روایت میں فرمایا: آپ کی ریش، کنپٹیوں اور سر مبارک میں چند سفید بال تھے۔

۵۵۳۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْهَرَ اللَّوْنِ كَأَنَّ عَرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ إِذَا مَشٰى تَكَفَّأَ وَمَا مَسِسْتُ دِيْبَاجَةً وَلَا حَرِيْرَةً أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكًا وَلَا عَنْبَرَةً أَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چمک دار رنگ والے تھے اور پسینہ مبارک موتیوں جیسا ہوتا جھلک کر چلتے تھے۔ میں نے دیبا اور ریشم کو ہاتھ لگا کر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہتھیلی مبارک سے زیادہ نرم محسوس نہیں کیا اور میں نے مشک اور عنبر سے بھی وہ خوشبو نہیں سونگھی جو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے آتی تھی۔

(متفق علیہ)

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۵۵۳۹ وَعَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِيهَا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا فَبَسَطَتْ نِطَعًا فَيَقِيلُ عَلَيْهِ وَكَانَ كَثِيرَ الْعَرَقِ فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهُ فَتَجْعَلُهُ فِي الطِّيبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا هٰذَا قَالَتْ عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِي طِيبِنَا وَهُوَ مِنْ اَطْيَبِ الطِّيبِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَرْجُو بَرَكَتَهُ لِصِبْيَانِنَا فَقَالَ اَصَبْتِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت اُمّ سُلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لایا کرتے اور قیلولہ فرماتے۔ وہ چمڑے کا بستر بچھا دیتیں تو اُس پر قیلولہ فرماتے۔ آپ کو پسینہ بہت آتا تھا لہٰذا یہ آپ کا پسینہ جمع کر لیتیں اور اُسے خوشبو میں ڈال لیتیں۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُمّ سُلیم! یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ آپ کا پسینہ ہے اور میں نے خوشبو میں ڈال لیا ہے اور یہ خوشبو سے زیادہ خوشبودار ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! ہم اس سے اپنے بچوں کے لیے برکت کی اُمید رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ تم نے اچھا کیا۔ (متفق علیہ)۔

۵۵۴۰ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْاُولٰى ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَخَرَجْتُ مَعَهٗ فَاسْتَقْبَلَهٗ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ اَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا وَاَمَّا اَنَا فَمَسَحَ خَدَّيَّ فَوَجَدْتُ لِيَدِهٖ بَرْدًا وَرِيحًا كَاَنَّمَا اَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذَكَرَ حَدِيثَ جَابِرٍ سَمُرَةَ يَا سِينَ فِي بَابِ الْاَسَامِي وَحَدِيثَ السَّائِبِ ابْنِ يَزِيدَ نَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ فِي بَابِ اَحْكَامِ الْمِيَاهِ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ فجر ادا کی پھر آپ گھر والوں کی طرف نکلے اور آپ کے ساتھ میں بھی نکلا۔ آگے آپ کو بچے ملے تو آپ اُن میں سے ایک ایک کے رخسار پر دستِ کرم پھیرنے لگے۔ رہا میں تو میرے رخسار پر بھی پھیرا۔ میں نے آپ کے دستِ اقدس میں وہ ٹھنڈک اور خوشبو پائی کہ گویا عطّار کی پٹاری سے نکالا ہے (مسلم) اور سَمُرَةَ یا سِینَ والی حدیث جابر پیچھے باب الاسامی میں اور نَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ۔ والی سائب بن یزید کی حدیث باب احکام المیاہ میں مذکور ہوئی۔

دوسری فصل

۵۵۴۱ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ ضَخْمَ الرَّاْسِ وَاللِّحْيَةِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ سُرْبَاتَ الْحُمْرَةِ ضَخْمَ الْكَرَادِيسِ طَوِيلَ الْمَسْرُبَةِ اِذَا مَشٰى تَكَفَّاَ تَكَفُّؤًا كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دراز قد اور پست قامت نہیں تھے۔ سر اقدس بڑا اور ریش مبارک گھنی تھی۔ ہتھیلیاں اور تلوے پُر گوشت تھے۔ رنگ سفید سرخی مائل جوڑ موٹے، سینہ و شکم پہ لمبی لکیر، چلتے تو آگے کو جھکے ہوئے گویا بلندی سے اُتر رہے ہیں۔ میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ جیسا شخص نہیں دیکھا۔ اِسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۵۵۴۲ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ إِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيلِ الْمُمَّغَطِ وَلَا بِالْقَصِيرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِي الْوَجْهِ تَدْوِيرٌ أَبْيَضُ مُشْرَبٌ أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبُ الْأَشْفَارِ جَلِيلُ الْمَشَاشِ وَالْكَتِدِ أَجْرَدُ ذُو مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشَى يَتَقَلَّعُ كَأَنَّمَا يَمْشِي فِي صَبَبٍ وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتِمُ النَّبِيِّينَ أَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَأَلْيَنُهُمْ عَرِيكَةً وَأَكْرَمُهُمْ عِشْرَةً مَنْ رَآهُ بَدِيهَةً هَابَهُ وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ يَقُولُ نَاعِتُهُ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۶

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے فرمایا: آپ نہ بہت زیادہ لمبے تھے اور نہ زیادہ پست قد۔ آپ لوگوں میں میانہ قد تھے۔ نہ بالکل مڑے ہوئے بالوں والے تھے اور نہ بالکل سیدھے بالوں والے بلکہ قدرے خمدار بالوں والے تھے۔ رنگ سرخی کی طرف مائل سفید تھا۔ سیاہ آنکھوں، دراز پلکوں، موٹے جوڑوں اور سینے سے ناف تک لمبی لکیر والے تھے۔ ہتھیلیاں اور قدم مبارک پر گوشت تھے۔ چلتے تو طاقت سے چلتے گویا بلندی سے اتر رہے ہیں۔ کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو پوری طرح متوجہ ہوتے۔ دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ آپ سارے نبیوں سے آخری، تمام لوگوں سے زیادہ سخی، سب سے زیادہ سچی بات کہنے والے، نرم طبیعت والے، اچھا برتاؤ کرنے والے، اگر کوئی آپ کو اچانک دیکھتا تو مرعوب ہو جاتا اور جب آپ سے خلط ملط ہوتا تو محبت کرنے لگتا۔ آپ کی تعریف کرنے والا کہتا کہ آپ سے پہلے اور آپ کے بعد نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جیسا نہیں دیکھا۔

(ترمذی)

۵۵۴۳ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْلُكْ طَرِيقًا فَيَتْبَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا عَرَفَ أَنَّهُ قَدْ سَلَكَهُ مِنْ طِيبِ عَرَقِهِ أَوْ قَالَ مِنْ رِيحِ عَرَقِهِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۷

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی راستے سے گزرتے تو اگر کوئی آپ کے بعد گزرتا وہ پسینے کی خوشبو کے باعث جان لیتا کہ آپ ادھر سے گزرے ہیں

(ترمذی)

۵۵۴۴ وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قُلْتُ لِلرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ صِفِي لَنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا بُنَيَّ لَوْ رَأَيْتَهُ رَأَيْتَ الشَّمْسَ طَالِعَةً۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۱۸

ابو عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر کا بیان ہے کہ میں حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہمارے لیے حلیہ بیان فرمایئے۔ فرمایا اے بیٹے! اگر تم انہیں دیکھتے تو گویا طلوع ہوتا ہوا سورج دیکھ لیا۔ (دارمی)۔

۵۵۴۵ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَانٍ

۱۹

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے چاندنی رات میں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔ پس میں کبھی رسول اللہ صلی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَإِذَا هُوَ أَحْسَنُ فِي عَيْنِي مِنَ الْقَمَرِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف دیکھتا اور کبھی چاند کی طرف اور آپ کے اوپر سرخ حلہ تھا۔ اُس وقت میرے نزدیک تو آپ چاند سے زیادہ خوبصورت تھے۔

(ترمذی، دارمی)

۵۰۴۶ ۲۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِي فِي وَجْهِهِ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَسْرَعَ فِي مَشْيِهِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّمَا الْأَرْضُ تُطْوَى لَهُ إِنَّا لَنُجْهِدُ أَنْفُسَنَا وَإِنَّهُ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا۔ گویا سورج چہرۂ انور میں پھرتا تھا اور نہ میں نے کسی کو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تیز رفتار دیکھا۔ گویا زمین آپ کے لیے سمیٹ دی جاتی تھی۔ ہم تو اپنی جانوں کو مشقت میں ڈال دیتے اور آپ کا وہ حسب معمول چلنا ہوتا تھا۔

(ترمذی)

۵۰۴۷ ۲۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ فِي سَاقَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوشَةٌ وَكَانَ لَا يَضْحَكُ إِلَّا تَبَسُّمًا وَكُنْتُ إِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهِ قُلْتُ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِأَكْحَلَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک پنڈلیاں قدرے پتلی تھیں۔ آپ کا ہنسنا صرف تبسم کی حد تک ہوتا۔ جب میں آپ کی طرف دیکھتا تو کہتا کہ دونوں آنکھوں میں سرمہ ہے لیکن سرمہ نہیں لگایا ہوتا تھا۔

(ترمذی)

تیسری فصل

۵۵۴۸ ۲۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ إِذَا تَكَلَّمَ رُئِيَ كَالنُّورِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوپر کے دونوں اگلے دندان مبارک کے درمیان معمولی سا فاصلہ تھا۔ جب گفتگو فرماتے تو دیکھا جاتا کہ گویا اُن دونوں دندانِ مبارک کے درمیان سے نور نکل رہا ہے۔ (دارمی)

۵۵۴۹ ۲۳ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّ وَجْهَهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب خوش ہوتے تو چہرۂ انور دمک اٹھتا تھا۔ پُرنور چہرہ یوں محسوس ہوتا کہ گویا چاند کا ٹکڑا ہے اور ہم اس بات کو پہچان لیا کرتے۔ (متفق علیہ)

۵۵۵۰ ۲۴ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ غُلَامًا يَهُودِيًّا كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَوَجَدَ أَبَاهُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار پڑ گیا تو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کی عیادت کے لیے تشریف لے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عِنْدَ رَأْسِهٖ يَقْرَأُ التَّوْرَاةَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا يَهُوْدِيُّ أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ الَّذِيْ أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰى مُوْسٰى هَلْ تَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ نَعْتِيْ وَصِفَتِيْ وَمَخْرَجِيْ قَالَ لَا قَالَ الْفَتٰى بَلٰى وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا نَجِدُ لَكَ فِي التَّوْرَاةِ نَعْتَكَ وَصِفَتَكَ وَمَخْرَجَكَ وَإِنِّيْ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهٖ أَقِيْمُوْا هٰذَا مِنْ عِنْدِ رَأْسِهٖ وَلُوْا أَخَاكُمْ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

گئے۔ پس اُس کے باپ کو اُس کے سرہانے پایا۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا:۔ اے یہودی! میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے حضرت موسیٰ پر توریت نازل فرمائی۔ کیا تم توریت میں میری تعریف و توصیف اور میری آمد کا ذکر پاتے ہو؟ اُس نے کہا، نہیں۔ لڑکے نے کہا کیوں نہیں۔ یا رسول اللہ! خدا کی قسم، ہم آپ کی تعریف و توصیف اور آمد کا ذکر توریت میں پاتے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ اِسے اِس کے سرہانے سے اُٹھا دو کیونکہ یہ تمہارا بھائی ہے۔ روایت کیا اِسے بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

۵۵۵۱ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَحْمَةٌ مُّهْدَاةٌ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بیشک میں رحمت اور تحفہ ہوں۔ روایت کیا اِسے دارمی اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

بَابُ فِيْ أَخْلَاقِهٖ وَشَمَائِلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخلاق و عادات کا بیان

پہلی فصل

۵۵۵۲ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِيْ أُفٍّ وَلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا أَلَّا صَنَعْتَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی۔ آپ نے مجھ سے اُف تک نہ کہا۔ نہ یہ کہ کیوں کیا اور کیوں نہ کیا۔

(متفق علیہ)

۵۵۵۳ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَأَرْسَلَنِيْ يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا أَذْهَبُ وَفِيْ نَفْسِيْ أَنْ أَذْهَبَ لِمَا أَمَرَنِيْ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ حَتّٰى أَمُرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي السُّوْقِ فَإِذَا

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ حسن خلق والے تھے۔ ایک روز آپ نے مجھے کسی کام کے لیے بھیجا۔ میں نے کہا کہ خدا کی قسم، نہیں جاؤں گا اور میرے دل میں یہی تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے تو ضرور جاؤں گا۔ پس میں باہر نکلا تو ایسے لڑکوں کے پاس کھڑا ہو گیا جو بازار میں کھیل رہے تھے۔ اُس وقت رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَبَضَ بِقَفَايَ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ قَالَ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ يَا أُنَيْسُ ذَهَبْتَ حَيْثُ أَمَرْتُكَ قُلْتُ نَعَمْ أَنَا أَذْهَبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نے پیچھے سے میرے دونوں کندھے پکڑ لیے۔ میں نے اُن کی طرف دیکھا تو آپ ہنس رہے تھے۔ فرمایا: اے اُنیس! تم وہاں گئے جہاں کے لیے میں نے کہا تھا؟ عرض گزار ہوا: ہاں یا رسول اللہ! میں جا رہا ہوں۔

(مسلم)

۵۵۵۴ وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيْدَةً فَرَجَعَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَحْرِ الْأَعْرَابِيِّ حَتّٰى نَظَرْتُ إِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِيْ مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِيْ عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ کے اوپر گھرے حاشیے والی نجرانی چادر تھی۔ ایک اعرابی آپ کے پاس آیا اور اُس نے آپ کی چادر پکڑ کر پوری شدت سے اُسے کھینچا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس اعرابی کی تہہ تک پہنچ گئے۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گردن کے کنارے پر چادر کے حاشیے کے نشانات دیکھے اُسے شدت کے ساتھ کھینچنے کے باعث۔ پھر اُس نے کہا: اے محمد! میرے لیے مال کا حکم فرمائیے، اللہ کے اُس مال سے جو آپ کے پاس ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کی طرف متوجہ ہوئے اور ہنس پڑے۔ پھر اُسے دینے کا حکم فرمایا۔

(متفق علیہ)

۵۵۵۵ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ إِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُوْلُ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لِأَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ وَفِيْ عُنُقِهِ سَيْفٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُّهُ بَحْرًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ حسین، تمام لوگوں سے زیادہ سخی اور تمام لوگوں سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات اہل مدینہ کو خطرہ محسوس ہوا تو آواز کی جانب لپکے۔ راستے میں اُنھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سامنے سے آتے ہوئے ملے جو آواز کی طرف سب سے پہلے چلے گئے تھے اور فرما رہے تھے: نہ گھبراؤ، نہ گھبراؤ۔ آپ حضرت ابوطلحہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر زین کے بغیر سوار تھے اور آپ کی گردن میں تلوار تھی۔ فرمایا کہ میں نے تو اسے دریا پایا ہے۔

(متفق علیہ)

۵۵۵۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہرگز کوئی بات نہیں پوچھی گئی کہ آپ نے نفی نہیں فرمایا ہو۔ (متفق علیہ)۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۵۵۵۷ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَنَمًا بَیْنَ جَبَلَیْنِ فَاَعْطَاہُ اِیَّاہُ فَاَتٰی قَوْمَہٗ فَقَالَ اَیْ قَوْمِ اَسْلِمُوْا فَوَاللّٰہِ اِنَّ مُحَمَّدًا لَیُعْطِیْ عَطَاءً مَا یَخَافُ الْفَقْرَ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دو پہاڑیوں کے درمیان پھیلی ہوئی بکریاں مانگیں تو آپ نے اسے عطا فرما دیں۔ وہ اپنی قوم کے پاس گیا اور کہا اے لوگو! مسلمان ہو جاؤ کیونکہ خدا کی قسم، محمد مصطفےٰ اتنا عطا فرماتے ہیں کہ فقر سے ڈرتے ہی نہیں۔ (مسلم)

۵۵۵۸ وَعَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ بَیْنَمَا ھُوَ یَسِیْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُنْصَلَہٗ مِنْ حُنَیْنٍ فَعَلَقَتِ الْاَعْرَابُ یَسْاَلُوْنَہٗ حَتّٰی اضْطَرُّوْہُ اِلٰی سَمُرَۃٍ فَخَطَفَتْ رِدَائَہٗ فَوَقَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْطُوْنِیْ رِدَائِیْ لَوْ کَانَ لِیْ عَدَدُ ھٰذِہِ الْعِضَاہِ نَعَمًا لَقَسَمْتُہٗ بَیْنَکُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِیْ بَخِیْلًا وَّلَا کَذُوْبًا وَّلَا جَبَانًا۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حنین سے لوٹتے وقت رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا بعض اعراب سوال کرتے ہوئے آپ سے آ چمٹے، یہاں تک کہ آپ ایک کیکر کی طرف مجبور ہوتے چلے گئے۔ آپ کی چادر مبارک اٹک گئی تو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹھہر گئے اور فرمایا: میری چادر دے دو۔ اگر میرے پاس ان کانٹوں کے برابر بھی اونٹ ہوتے تب بھی تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا اور تم مجھے بخیل، جھوٹا اور بزدل نہیں پاؤ گے۔

(بخاری)

۵۵۵۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّی الْغَدَاۃَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِیْنَۃِ بِاٰنِیَتِھِمْ فِیْھَا الْمَاءُ فَمَا یُؤْتٰی بِاِنَاءٍ اِلَّا غَمَسَ یَدَہٗ فِیْھَا فَرُبَّمَا جَاءُوْہُ بِالْغَدَاۃِ الْبَارِدَۃِ فَیَغْمِسُ یَدَہٗ فِیْھَا۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز فجر ادا کر لیتے تو مدینہ منورہ کے خدام برتنوں میں پانی لے کر حاضر بارگاہ ہو جاتے۔ وہ اس لیے برتن لاتے کہ آپ ان میں دست مبارک ڈبو دیتے۔ بعض اوقات دوسری صبح کو آتے تب آپ ان میں دست مبارک ڈبو دیتے تھے۔

(مسلم)

۵۵۶۰ وَعَنْہُ قَالَ کَانَتْ اَمَۃٌ مِنْ اِمَاءِ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ تَاْخُذُ بِیَدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ بِہٖ حَیْثُ شَاءَتْ۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ اہل مدینہ کی کوئی لونڈی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر جہاں لے جانا چاہتی لے جاتی۔

(بخاری)

۵۵۶۱ وَعَنْہُ اَنَّ امْرَاَۃً کَانَتْ فِیْ عَقْلِھَا شَیْءٌ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ اِلَیْکَ حَاجَۃً فَقَالَ یَا اُمَّ فُلَانٍ انْظُرِیْ اَیَّ السِّکَکِ شِئْتِ حَتّٰی اَقْضِیَ لَکِ حَاجَتَکِ فَخَلَا مَعَھَا فِیْ بَعْضِ الطُّرُقِ حَتّٰی فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِھَا۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ ایک عورت جس کی عقل میں کچھ کمی تھی، عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! مجھے آپ سے کام ہے۔ فرمایا اے ام فلاں! میں کس گلی میں آؤں کہ تمہاری حاجت پوری ہو جائے! پس کسی راستے میں آپ اس کے ساتھ تنہا ہوئے یہاں تک کہ اس نے عرض معروض کی حاجت پوری کر لی۔ (مسلم)۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۵۵۶۲ وَعَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا لَعَّانًا وَّلَا سَبَّابًا كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ مَالَهٗ تَرِبَ جَبِيْنُهٗ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اُنہوں نے ہی فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فحش گو، لعنت کرنے والے اور گالیاں دینے والے نہیں تھے۔ ناراضگی کے وقت آپ فرمایا کرتے: اُسے کیا ہو گیا ہے اُس کی پیشانی خاک آلودہ ہو۔

(بخاری)

۵۵۶۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ اِنِّيْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَّاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عرض کی گئی: یارسول اللہ! مشرکین کے خلاف دُعا کیجیے۔ فرمایا مجھے لعنت کرنے کے لیے مبعوث نہیں کیا بلکہ مجھے رحمت بانٹنے کے لیے مبعوث فرمایا گیا ہے۔

(مسلم)

۵۵۶۴ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَيَاءً مِّنَ الْعَذْرَاءِ فِيْ خِدْرِهَا فَاِذَا رَاٰى شَيْئًا يَكْرَهُهٗ عَرَفْنَاهُ فِيْ وَجْهِهٖ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کنواری پردہ نشین لڑکی سے بھی زیادہ باحیا تھے۔ جب آپ ناپسندیدہ چیز دیکھتے تو ہم آپ کے چہرۂ انور سے جان لیتے۔

(متفق علیہ)

۵۵۶۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتّٰى اَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهٖ وَاِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کبھی کھلکھلا کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ حلق مبارک بھی نظر آنے لگتا۔ آپ صرف تبسم فرمایا کرتے تھے۔

(بخاری)

۵۵۶۶ وَعَنْهَا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيْثَ كَسَرْدِكُمْ كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيْثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَاَحْصَاهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ بات کرنے میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہاری طرح تیزی نہیں دکھاتے تھے۔ آپ بات کرتے تو لفظوں کو گننے والا گن سکتا تھا۔

(متفق علیہ)

۵۵۶۷ وَعَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِيْ بَيْتِهٖ قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ فِيْ مِهْنَةِ اَهْلِهٖ تَعْنِيْ خِدْمَةَ اَهْلِهٖ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اسود سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کاشانۂ اقدس میں کیا کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ آپ گھر کا کام کرتے یعنی کسی گھر والے کا اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔

(بخاری)

۵۵۶۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَمْرَيْنِ قَطُّ اِلَّا اَخَذَ اَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ اِثْمًا فَاِنْ كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب بھی دو کاموں میں سے ایک کا اختیار دیا گیا تو آپ نے اُن میں سے آسان کو اختیار فرمایا جبکہ اُس میں گناہ نہ ہو۔ اگر اُس میں گناہ ہوتا تو آپ اُس سے سب کی نسبت زیادہ دُور رہتے اور رسول اللہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِہٖ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا اَنْ تُنْتَھَکَ حُرْمَۃُ اللّٰہِ فَیَنْتَقِمُ لِلّٰہِ بِھَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ذات کا ہرگز کبھی بدلہ نہیں لیا ماسوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی حرام فرمائی ہوئی حد کو توڑا جاتا تو اس کا اللہ کے لیے بدلہ لیا کرتے۔ (متفق علیہ)۔

۵۵۶۹ وَعَنْھَا قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا قَطُّ بِیَدِہٖ وَلَا امْرَأَۃً وَّلَا خَادِمًا اِلَّا اَنْ یُّجَاھِدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَمَا نِیْلَ مِنْہُ شَیْءٌ قَطُّ فَیَنْتَقِمُ مِنْ صَاحِبِہٖ اِلَّا اَنْ یُّنْتَھَکَ شَیْءٌ مِّنْ مَّحَارِمِ اللّٰہِ فَیَنْتَقِمُ لِلّٰہِ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

انھوں نے ہی فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی کو اپنے دست مبارک سے نہیں مارا، نہ کسی عورت کو اور نہ کسی خادم کو ماسوائے خدا کی راہ میں جہاد کرنے کے اور جو آپ کو کسی سے نقصان پہنچا تو اپنے اس ساتھی سے انتقام نہیں لیا مگر جبکہ اللہ تعالیٰ کی حرام فرمائی ہوئی حدوں کو توڑا جاتا تو اللہ کے لیے انتقام لیتے۔

(مسلم)

دوسری فصل

۵۵۷۰ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِیْنَ خَدَمْتُہٗ عَشْرَ سِنِیْنَ فَمَا لَامَنِیْ عَلٰی شَیْءٍ قَطُّ اُفِّیْ قَبِیْرٍ عَلٰی یَدَیَّ فَاِنْ لَامَنِیْ لَامَنِیْ مِنْ اَھْلِہٖ قَالَ دَعُوْہُ فَاِنَّہٗ لَوْ قُضِیَ شَیْءٌ کَانَ ھٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ

(رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مَعَ تَغْیِیْرٍ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آٹھ سال کی عمر سے میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی۔ میرے ہاتھوں جو نقصان ہوا اس پر آپ نے کبھی مجھے ملامت نہیں کی۔ اگر آپ کے گھر کا کوئی فرد مجھے ملامت کرتا تو فرماتے: اسے چھوڑو، اگر قسمت میں ہوا تو ہو جائے گا۔ یہ مصابیح کے لفظ ہیں۔ اسے کچھ تبدیلی کے ساتھ بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

۵۵۷۱ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَّلَا سَخَّابًا فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یَجْزِیْ بِالسَّیِّئَۃِ السَّیِّئَۃَ وَلٰکِنْ یَّعْفُوْ وَیَصْفَحُ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ عادتاً بے ہودہ سے الفاظ استعمال کرتے اور نہ تکلفاً اور نہ آپ بازاروں میں چلاتے اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیتے۔ بلکہ معاف کرتے اور درگزر فرمایا کرتے تھے۔

(ترمذی)

۵۵۷۲ وَعَنْ اَنَسٍ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَعُوْدُ الْمَرِیْضَ وَیَتْبَعُ الْجَنَازَۃَ وَیُجِیْبُ دَعْوَۃَ الْمَمْلُوْکِ وَیَرْکَبُ الْحِمَارَ لَقَدْ رَاَیْتُہٗ یَوْمَ خَیْبَرَ عَلٰی حِمَارٍ خِطَامُہٗ لِیْفٌ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار کی عیادت کرتے، جنازے کے پیچھے چلتے، غلام کی دعوت بھی قبول فرماتے اور گدھے پر سواری کر لیا کرتے تھے۔ خیبر کے روز میں نے آپ کو گدھے پر دیکھا جس کی لگام کھجور کے پوست کی تھی۔ روایت کیا اسے ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۵۵۷۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْصِفُ نَعْلَهٗ وَيَخِيْطُ ثَوْبَهٗ وَ يَعْمَلُ فِيْ بَيْتِهٖ كَمَا يَعْمَلُ اَحَدُكُمْ فِيْ بَيْتِهٖ وَ قَالَتْ كَانَ بَشَرًا مِّنَ الْبَشَرِ يَفْلِيْ ثَوْبَهٗ وَ يَحْلُبُ شَاتَهٗ وَيَخْدُمُ نَفْسَهٗ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے مبارک جوتوں کو گانٹھ لیتے اور اپنے کپڑے کو ہی لیتے اور اپنے گھر کا کام کر لیتے جیسے کوئی دوسرا اپنے گھر کا کام کرتا ہے اور فرمایا کہ آپ بھی بشروں میں سے ایک بشر تھے۔ اپنے کپڑوں سے دوسروں کی جوئیں نکال دیتے، اپنی بکری دوہ لیتے اور اپنے ذاتی کام خود کر لیا کرتے۔ (ترمذی)۔

۵۵۷۴ وَعَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلَ نَفَرٌ عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَقَالُوْا لَهٗ حَدِّثْنَا اَحَادِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ جَارَهٗ فَكَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بُعِثَ اِلَيَّ فَكَتَبْتُهٗ لَهٗ

فَكَانَ اِذَا ذَكَرْنَا الدُّنْيَا ذَكَرَهَا مَعَنَا وَاِذَا ذَكَرْنَا الْاٰخِرَةَ ذَكَرَهَا مَعَنَا وَاِذَا ذَكَرْنَا الطَّعَامَ ذَكَرَهٗ مَعَنَا فَكُلُّ هٰذَا اُحَدِّثُكُمْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

خارجہ بن زید بن ثابت سے روایت ہے کہ کچھ لوگ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ ہمیں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیثیں سنائیے۔ فرمایا کہ میں حضور کا ہمسایہ تھا جب آپ پر وحی نازل ہوتی تو میرے لیے پیغام بھیجتے اور میں آپ کو لکھ دیتا۔ جب ہم دنیا کا ذکر کرتے تو آپ بھی ہمارے ساتھ اس کا ذکر فرماتے اور جب ہم آخرت کا ذکر کرتے تو آپ بھی ہمارے ساتھ اس کا ذکر فرماتے اور جب ہم کھانے کا ذکر کرتے تو آپ بھی ہمارے ساتھ اس کا ذکر فرماتے۔ یہ تمام باتیں میں تمہیں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق بتا رہا ہوں۔ (ترمذی)

۵۵۷۵ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَافَحَ الرَّجُلَ لَمْ يَنْزِعْ يَدَهٗ مِنْ يَدِهٖ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِيْ يَنْزِعُ يَدَهٗ وَلَا يَصْرِفُ وَجْهَهٗ عَنْ وَّجْهِهٖ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِيْ يَصْرِفُ وَجْهَهٗ عَنْ وَّجْهِهٖ وَلَمْ يُرَ مُقَدِّمًا رُكْبَتَيْهِ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيْسٍ لَّهٗ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی آدمی سے مصافحہ کرتے تو اپنے دست مبارک کو اس کے ہاتھ سے نہ کھینچتے یہاں تک کہ وہی آدمی اپنے ہاتھ کو کھینچ لیتا اور اس کی طرف سے اپنا رخ انور نہ پھیرتے یہاں تک کہ وہی آدمی اپنا منہ پھیر لیتا اور کسی نے نہیں دیکھا کہ آپ نے اپنے ہم جلیس کے سامنے اپنے گھٹنے پھیلاتے ہوں۔

(ترمذی)

۵۵۷۶ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اس سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوئی چیز کل کے لیے اٹھا کر نہیں رکھتے تھے۔

(ترمذی)

۵۵۷۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيْلَ الصَّمْتِ۔

(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لمبی خاموشی والے تھے۔

(شرح السنہ)

۵۵۷۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ فِيْ كَلَامِ رَسُوْلِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرْتِیْلٌ وَّتَرْسِیْلٌ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

علیہ وسلم کے کلام میں آہستگی اور ٹھہراؤ تھا۔

(ابوداؤد)

۵۵۷۹ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْرُدُ سَرْدَکُمْ ھٰذَا وَلٰکِنَّہٗ کَانَ یَتَکَلَّمُ بِکَلَامٍ بَیِّنٍ فَصْلٍ یَحْفَظُہُ مَنْ جَلَسَ اِلَیْہِ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہاری طرح متواتر گفتگو نہیں کیے جاتے تھے بلکہ آپ کے کلام میں وقفے ہوتے تھے تاکہ آپ کی بارگاہ میں بیٹھنے والا اُسے یاد کرلے۔

(ترمذی)

۵۵۸۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَکْثَرَ تَبَسُّمًا مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو تبسم ریزی کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(ترمذی)

۵۵۸۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ یَتَحَدَّثُ یُکْثِرُ اَنْ یَّرْفَعَ طَرْفَہٗ اِلَی السَّمَآءِ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب گفتگو کرنے کے لیے بیٹھتے تو نظر مبارک کو اکثر آسمان کی طرف اٹھایا کرتے تھے۔

(ابوداؤد)

تیسری فصل

۵۵۸۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا رَاَیْتُ اَحَدًا کَانَ اَرْحَمَ بِالْعِیَالِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِبْرَاھِیْمُ اِنْ کَانَ مُسْتَرْضِعًا فِیْ عَوَالِی الْمَدِیْنَۃِ فَکَانَ یَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَہٗ فَیَدْخُلُ الْبَیْتَ وَاِنَّہٗ لَیُدَخِّنُ وَکَانَ ظِئْرُہٗ قَیْنًا فَیَاْخُذُہٗ فَیُقَبِّلُہٗ ثُمَّ یَرْجِعُ قَالَ عَمْرٌو فَلَمَّا تُوُفِّیَ اِبْرَاھِیْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ ابْنِیْ وَاِنَّہٗ مَاتَ فِی الثَّدْیِ وَاِنَّ لَہٗ لَظِئْرَیْنِ تُکَمِّلَانِ رَضَاعَہٗ فِی الْجَنَّۃِ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

عمرو بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی کو اپنے اہل وعیال پر مہربان نہیں دیکھا۔ آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کو مدینہ منورہ کے حوالی میں دودھ پلایا جاتا تھا۔ آپ تشریف لے گئے تو ہم بھی آپ کے ساتھ گئے۔ آپ اندر داخل ہوتے تو دھواں بھرا ہوتا کیونکہ اُس کا رضاعی باپ لوہار تھا۔ آپ اُسے لے کر بوسہ دیتے پھر لوٹ آتے۔ عمرو کا بیان ہے کہ جب حضرت ابراہیم کی وفات ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا بیٹا ابراہیم ایام شیر خوارگی میں فوت ہوگیا۔ اُس کی دو دودھ پلانے والی ہیں جو جنت میں اُس کی رضاعت کو پورا کر رہی ہیں۔

(مسلم)

۵۵۸۳ وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّ یَھُوْدِیًّا کَانَ یُقَالُ لَہٗ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

فُلَانٌ حَبْرٌ كَانَ لَهٗ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَنَانِيْرُ فَتَقَاضَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ يَا يَهُوْدِيُّ مَا عِنْدِيْ مَا أُعْطِيْكَ قَالَ فَإِنِّيْ لَا أُفَارِقُكَ يَا مُحَمَّدُ حَتّٰى تُعْطِيَنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذًا أَجْلِسَ مَعَكَ فَجَلَسَ مَعَهٗ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ الْآخِرَةَ وَالْغَدَاةَ وَكَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَدَّدُوْنَهٗ وَيَتَوَعَّدُوْنَهٗ فَفَطِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا الَّذِيْ يَصْنَعُوْنَ بِهٖ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَهُوْدِيٌّ يَحْبِسُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَنِيْ رَبِّيْ أَنْ أَظْلِمَ مُعَاهِدًا وَغَيْرَهٗ فَلَمَّا ارْتَجَلَ النَّهَارُ قَالَ الْيَهُوْدِيُّ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَشَطْرُ مَالِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَمَا وَاللّٰهِ مَا فَعَلْتُ بِكَ الَّذِيْ فَعَلْتُ بِكَ إِلَّا لِأَنْظُرَ إِلٰى نَعْتِكَ فِي التَّوْرَاةِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلِدُهٗ بِمَكَّةَ وَمُهَاجَرُهٗ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهٗ بِالشَّامِ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيْظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا مُتَزَيٍّ بِالْفُحْشِ وَلَا قَوْلِ الْخَنَاءِ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَهٰذَا مَالِيْ فَاحْكُمْ فِيْهِ بِمَا أَرَاكَ اللّٰهُ وَكَانَ الْيَهُوْدِيُّ كَثِيْرَ الْمَالِ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

جس کو فلاں عالم کہا جاتا تھا، اُس کے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف کچھ دینا تھے۔ اُس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تقاضا کیا تو آپ نے فرمایا: اے یہودی! میرے پاس کچھ نہیں ہے کہ تمہیں دوں۔ اُس نے کہا: میں آپ سے اُس وقت تک جُدا نہیں ہوں گا جب تک آپ جُدا نہ کر دیں گے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا تو میں تمہارے پاس بیٹھا رہتا ہوں۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نماز پڑھی اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب اُسے ڈراتے اور دھمکاتے رہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جان گئے جو یہ حضرات اُس کے ساتھ کر رہے تھے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہودی نے آپ کو روک رکھا ہے؟ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے رب نے مجھے منع فرمایا ہے کہ کسی ذمی وغیرہ پر ظلم کروں۔ جب دن چڑھ گیا تو یہودی نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ میں اپنا نصف مال راہِ خدا میں پیش کرتا ہوں۔ خدا کی قسم، میں نے آپ کے ساتھ جو کیا وہ میں نے یہ دیکھنے کے لیے کیا کہ تورات میں آپ کی خُو کیوں بیان فرمائی گئی ہے: محمد بن عبداللہ کی جائے پیدائش مکہ مکرمہ، ہجرت کرنے کی جگہ طیبہ اور اُن کا ملک شام ہے۔ نہ وہ بدزبان ہیں، نہ فحش گو، نہ بازاروں میں چلّانے والے، نہ فحش گو کی وضع کرنے والے اور نہ بدکلام ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ یہ میرا مال ہے، اِسے آپ اللہ کے حکم سے جس طرح چاہیں خرچ کریں۔ وہ یہودی مال دار آدمی تھا۔ اِسے بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا ہے۔

۵۵۸۴/۳۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الذِّكْرَ وَيُقِلُّ اللَّغْوَ وَيُطِيْلُ الصَّلَاةَ وَيُقَصِّرُ الْخُطْبَةَ وَلَا يَأْنَفُ أَنْ يَّمْشِيَ مَعَ الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذکر زیادہ کرتے، باتیں کم کرتے، نماز لمبی پڑھتے، خطبہ مختصر دیتے اور کسی بیوہ یا مسکین کے ساتھ چلنے میں عار محسوس نہ کرتے بلکہ اُن کی حاجت پوری فرما دیا کرتے تھے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

فَيَقْضِيَ لَهُ الْحَاجَةَ ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

(نسائی، دارمی)

۵۵۸۵ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ أَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نُكَذِّبُكَ وَلٰكِنْ نُكَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيهِمْ فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلٰكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللّٰهِ يَجْحَدُونَ ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابوجہل نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا: ہم آپ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ اُس چیز کو جھٹلاتے ہیں جو آپ لے کر آئے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُن کے متعلق یہ وحی نازل فرمائی: وہ تمہیں نہیں جھٹلاتے بلکہ ظالم اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں۔

(ترمذی)

۵۵۸۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِيَ جِبَالُ الذَّهَبِ جَاءَنِي مَلَكٌ فَإِنَّ حُجْزَتَهُ لَتُسَاوِي الْكَعْبَةَ فَقَالَ إِنَّ رَبَّكَ يُقْرِءُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ إِنْ شِئْتَ نَبِيًّا عَبْدًا وَإِنْ شِئْتَ نَبِيًّا مَلِكًا فَنَظَرْتُ إِلٰى جِبْرَئِيلَ فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنْ ضَعْ نَفْسَكَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَالْتَفَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى جِبْرَئِيلَ كَالْمُسْتَشِيرِ لَهُ فَأَشَارَ جِبْرَئِيلُ بِيَدِهِ أَنْ تَوَاضَعْ فَقُلْتُ نَبِيًّا عَبْدًا قَالَتْ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يَأْكُلُ مُتَّكِئًا يَقُولُ آكُلُ كَمَا يَأْكُلُ الْعَبْدُ وَأَجْلِسُ كَمَا يَجْلِسُ الْعَبْدُ ۔

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلیں۔ ایک فرشتہ میری بارگاہ میں حاضر ہوا جس کی کمر کعبہ کے برابر تھی اور کہا کہ آپ کا رب آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ آپ نبی بندہ بننا چاہتے ہیں کہ نبی بادشاہ۔ پس میں نے جبرائیل کی طرف دیکھا تو اُنھوں نے میری طرف اشارہ کیا کہ تواضع اختیار کیجئے اور حضرت ابن عباس کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مشورہ لینے کی غرض سے حضرت جبرئیل کی طرف متوجہ ہوئے۔ حضرت جبرئیل نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ تواضع اختیار فرمایئے۔ پس میں نے کہا کہ نبی بندہ۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتے تھے اور فرماتے: میں اسی طرح کھاؤں گا جیسے عبد کھاتا ہے اور اسی طرح بیٹھوں گا جیسے عبد بیٹھتا ہے۔

(شرح السنہ)

بَابُ الْمَبْعَثِ وَبَدْءِ الْوَحْيِ

آپ کی بعثت اور وحی کی ابتدا

پہلی فصل

۵۵۸۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بُعِثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعِينَ سَنَةً فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوحٰى إِلَيْهِ ثُمَّ أُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ عَشْرَ سِنِينَ وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث فرمایا گیا۔ آپ تیرہ سال مکہ مکرمہ میں رہے اور وحی نازل ہوتی رہی۔ پھر ہجرت کا حکم فرمایا گیا تو دس سال وہاں اقامت پذیر رہے اور وصال کے وقت آپ کی عمر مبارک تریسٹھ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

وَسِتِّيْنَ سَنَةً۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۵۸۸ وَعَنْهُ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيَرَى الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِيْنَ وَلَا يَرٰى شَيْئًا وَّ ثَمَانَ سِنِيْنَ يُوْحٰى اِلَيْهِ وَاَقَامَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَّتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً۔

(متفق علیہ)

انھوں نے ہی فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پندرہ سال مکہ مکرمہ میں اقامت پذیر رہ کر آواز سنتے رہے اور سات سال تک روشنی دیکھتے رہے اور دوسری کوئی چیز نہ دیکھی اور آٹھ سال آپ کی طرف وحی ہوتی رہی اور دس سال مدینہ منورہ میں رہے اور پینسٹھ سال کی عمر میں آپ نے وفات پائی۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۵۸۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ تَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً۔

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ساٹھ سال کے سر سے پر وفات دی۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۵۹۰ وَعَنْهُ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْبُخَارِيُّ ثَلٰثٌ وَّسِتِّيْنَ اَكْثَرُ)

انھوں نے ہی فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ کی عمر ترسیٹھ سال تھی حضرت ابوبکر کی عمر بھی ترسیٹھ سال اور حضرت عمر فاروق کی عمر بھی ترسیٹھ سال تھی۔ (مسلم) اور محمد بن اسمٰعیل بخاری نے فرمایا کہ ترسیٹھ کی روایتیں زیادہ ہیں۔

۵۵۹۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُوْ بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِعَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتّٰى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ فَقَالَ مَا اَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَأْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی کی ابتدا نہیں ہوئی مگر نیند میں سچے خوابوں سے۔ آپ کوئی خواب نہ دیکھتے مگر وہ صبح کی روشنی میں ظاہر ہو جاتا۔ پھر آپ تنہائی کو پسند کرنے لگے اور غار حرا میں خلوت گزین رہتے۔ آپ کئی کئی راتیں اس میں عبادت کرتے ہوئے گزار دیا کرتے تھے اور پھر اپنے گھر والوں کی طرف لوٹتے اور کھانے پینے کی چیزیں لے جایا کرتے تھے۔ پھر حضرت خدیجہ کی طرف لوٹتے اور اتنی ہی راتوں کے لیے کھانا پینا لے جاتے یہاں تک کہ حق آگیا جبکہ آپ غار حرا میں تھے۔ آپ کے پاس ایک فرشتہ آیا اور کہا: پڑھیے۔ میں نے کہا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اس نے مجھے پکڑا اور دبایا یہاں تک کہ مجھ سے اسے مشقت پہنچی۔ پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہا: پڑھیے میں نے کہا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ پس مجھے پکڑ کر دوبارہ دبایا، یہاں تک کہ مجھ سے اسے مشقت پہنچی۔ پھر مجھے چھوڑ کر کہا: پڑھیے۔ میں نے کہا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ پس مجھے پکڑ کر تیسری دفعہ دبایا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ فَرَجَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ فَدَخَلَ عَلٰى خَدِيْجَةَ فَقَالَ زَمِّلُوْنِي زَمِّلُوْنِي فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ لِخَدِيْجَةَ وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ لَقَدْ خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِي فَقَالَتْ خَدِيْجَةُ كَلَّا وَاللّٰهِ لَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ أَبَدًا إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيْثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيْجَةُ إِلٰى وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَمِّ خَدِيْجَةَ فَقَالَتْ لَهُ يَا ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيْكَ فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرٰى فَأَخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَأٰى فَقَالَ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِي أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى مُوْسٰى يَا لَيْتَنِي كُنْتُ فِيْهَا جَذَعًا يَا لَيْتَنِي أَكُوْنُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُوْدِيَ وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ حَتّٰى حَزِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا بَلَغَنَا حُزْنًا غَدَا مِنْهُ مِرَارًا كَيْ يَتَرَدّٰى مِنْ رُءُوْسِ شَوَاهِقِ الْجِبَالِ فَكُلَّمَا أَوْفٰى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ لِكَيْ يُلْقِيَ نَفْسَهُ مِنْهُ تَبَدّٰى لَهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ رَسُوْلُ

یہاں تک کہ مجھ سے اُسے مشقت پہنچی۔ پھر مجھے چھوڑ کر کہا: پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا انسان کو سکھا دیا جو وہ نہیں جانتا تھا (۹۶: ۱ تا ۵) رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُسے لے کر لوٹے اور آپ کا دل کانپ رہا تھا۔ حضرت خدیجہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھے کمبل اُڑھا دو، مجھے کمبل اُڑھا دو۔ پس کمبل اڑھا دیا گیا، یہاں تک آپ سے خوف دُور ہو گیا۔ آپ نے حضرت خدیجہ کو واقعہ بتایا اور فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا ڈر ہے۔ حضرت خدیجہ نے کہا: خدا کی قسم، ہرگز ایسا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رُسوا نہیں کرے گا۔ آپ صلہ رحمی کرتے، سچی بات کہتے، دوسروں کے بوجھ اُٹھاتے، محتاجوں کو کما کر دیتے، مہمان نوازی کرتے اور حق کی طرف جانے والوں کی مدد کرتے ہیں۔ پھر حضرت خدیجہ آپ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں جو حضرت خدیجہ کے چچا زاد بھائی تھے۔ کہا اے بھائی! ذرا اپنے بھتیجے کی بات تو سُنیے۔ ورقہ نے آپ سے کہا: اے بھتیجے آپ کیا دیکھتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کچھ دیکھا تھا اُنھیں بتا دیا۔ پس ورقہ نے کہا کہ یہ تو وہی فرشتہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر اُتارا تھا۔ کاش! میں طاقتور ہوتا۔ کاش! میں اُس وقت تک زندہ رہتا۔ جب آپ کی قوم آپ کو نکالے گی۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وہ مجھے نکالیں گے؟ کہا، ہاں۔ کوئی ایسا فرد نہیں آیا جو آپ جیسی چیز لے کر آیا ہو مگر اُس سے دشمنی رکھی گئی۔ اگر میں نے اُس دن کو پایا تو پوری قوت سے آپ کی مدد کروں گا۔ پھر چند روز کے بعد ورقہ فوت ہو گئے اور وحی کا سلسلہ بھی بند ہو گیا (متفق علیہ) اور بخاری نے یہ بھی کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غمگین ہوئے اور ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ کئی مرتبہ آپ نے ارادہ کیا کہ کسی پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر اپنے آپ کو گرا دیں۔ ایک دفعہ آپ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچے کہ اپنے آپ کو گرا دیں کہ آپ کو حضرت جبرئیل نظر آئے اور اُنھوں نے کہا: یا محمد! آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اس سے آپ کا غم جاتا رہا اور دل مطمئن ہو گیا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اللّٰہِ حَقًّا فَیَسْکُنُ لِذٰلِکَ جَاشُہٗ وَتَقِرُّ نَفْسُہٗ۔

۵۵۹۲ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَۃِ الْوَحْیِ قَالَ فَبَیْنَا اَنَا اَمْشِیْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَآءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِیْ فَاِذَا الْمَلَکُ الَّذِیْ جَآءَنِیْ بِحِرَاءَ قَاعِدٌ عَلٰی کُرْسِیٍّ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْہُ رُعْبًا حَتّٰی ھَوَیْتُ اِلَی الْاَرْضِ فَجِئْتُ اَھْلِیْ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ فَزَمَّلُوْنِیْ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ وَثِیَابَکَ فَطَھِّرْ وَالرُّجْزَ فَاھْجُرْ ثُمَّ حَمِیَ الْوَحْیُ وَتَتَابَعَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وحی رک جانے کے متعلق بیان فرماتے ہوئے سنا: فرمایا کہ ایک دفعہ میں جا رہا تھا کہ آسمان سے ایک آواز سنی۔ نظر اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ کرسی پر زمین و آسمان کے درمیان بیٹھا ہوا ہے جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا۔ مجھے اُس سے خوف آیا یہاں تک کہ میں زمین کی طرف مائل ہوا۔ میں اپنی اہلیہ محترمہ کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے کمبل اڑھا دو، مجھے کمبل اڑھا دو، مجھے کمبل اڑھا دو۔ پس یہ وحی نازل ہوئی :۔ اے چادر اوڑھنے والے محبوب! کھڑے ہو جاؤ اور لوگوں کو ڈراؤ اور اپنے رب کی بڑائی بیان کرو اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور بتوں سے دور رہو (۷۴: ۱تا۵) پھر پے در پے اور متواتر وحی آنے لگی۔

(متفق علیہ)

۵۵۹۳ وَعَنْ عَآئِشَۃَ اَنَّ الْحَارِثَ ابْنَ ھِشَامٍ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ یَاْتِیْکَ الْوَحْیُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْیَانًا یَّاْتِیْنِیْ مِثْلَ صَلْصَلَۃِ الْجَرَسِ وَھُوَ اَشَدُّہٗ عَلَیَّ فَیُفْصَمُ عَنِّیْ وَقَدْ وَعَیْتُ عَنْہُ مَا قَالَ وَاَحْیَانًا یَّتَمَثَّلُ لِیَ الْمَلَکُ رَجُلًا فَیُکَلِّمُنِیْ فَاَعِیْ مَا یَقُوْلُ قَالَتْ عَآئِشَۃُ وَلَقَدْ رَاَیْتُہٗ یَنْزِلُ عَلَیْہِ الْوَحْیُ فِی الْیَوْمِ الشَّدِیْدِ الْبَرْدِ فَیَفْصِمُ عَنْہُ وَاِنَّ جَبِیْنَہٗ لَیَتَفَصَّدُ عَرَقًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! آپ کے پاس وحی کس طرح آتی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کبھی تو یوں آتی ہے جیسے گھنٹی کی آواز اور یہ مجھ پہ سب سے سخت ہوتی ہے۔ جب یہ ختم ہو جاتی ہے تو میں اُسے یاد کر لیتا ہوں اور فرمایا کہ کبھی فرشتہ آدمی کی شکل میں آکر مجھ سے کلام کرتا ہے تو میں یاد کر لیتا ہوں جو وہ کہتا ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے سخت سردی کے دن میں آپ پہ وحی نازل ہوتی ہوئی دیکھی ہے اور جب وہ ختم ہو گئی تو آپ کی مبارک پیشانی سے پسینہ ٹپک رہا تھا۔

(متفق علیہ)

۵۵۹۴ وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَیْہِ الْوَحْیُ کُرِبَ لِذٰلِکَ وَتَرَبَّدَ وَجْھُہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ نَکَسَ رَاْسَہٗ وَنَکَسَ اَصْحَابُہٗ رُءُوْسَھُمْ فَلَمَّا اُتْلِیَ عَنْہُ رَفَعَ رَاْسَہٗ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی تو آپ کو جسمانی طور پہ تکلیف ہوتی اور چہرہ انور کا رنگ بدل جاتا۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ سر جھکا لیتے اور آپ کے اصحاب بھی اپنے سروں کو جھکا لیتے۔ جب ختم ہوتی تو سر مبارک کو اُٹھاتے۔

(مسلم)

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۵۵۹۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى صَعِدَ الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِيْ يَا بَنِيْ فِهْرٍ يَا بَنِيْ عَدِيٍّ لِبُطُوْنِ قُرَيْشٍ حَتّٰى اجْتَمَعُوْا فَجَعَلَ الرَّجُلُ اِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَّخْرُجَ اَرْسَلَ رَسُوْلًا لِيَنْظُرَ مَا هُوَ فَجَاءَ اَبُوْلَهَبٍ وَقُرَيْشٌ فَقَالَ اَرَاَيْتَكُمْ اِنْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ سَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ بِالْوَادِيْ تُرِيْدُ اَنْ تُغِيْرَ عَلَيْكُمْ اَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوْا نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ اِلَّا صِدْقًا قَالَ فَاِنِّيْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ قَالَ اَبُوْلَهَبٍ تَبًّا لَّكَ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب آیت وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ۔ (۲۶:۲۱۴) نازل ہوئی تو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر نکلے اور صفا پہاڑی پر چڑھ کر پکارنے لگے: اے بنی فہر! اے بنی عدی یعنی قریش کی شاخیں یہاں تک کہ لوگ جمع ہو گئے اور جو نہ نکل سکا اُس نے اپنی جگہ آدمی بھیجا تاکہ دیکھے کہ بات کیا ہے۔ پس ابولہب اور دوسرے قریش آ گئے۔ فرمایا کہ تمہارا کیا خیال ہے جبکہ میں تمہیں خبر دوں کہ اس پہاڑ کے پرے سوار ہیں۔ دوسری روایت میں ہے کہ بتاؤ اگر میں تمہیں خبر دوں کہ سوار اس وادی سے نکل کر تم پر حملہ کرنا چاہتے ہیں تو کیا تم مجھے سچا جانو گے؟ سب نے کہا: ہاں کیونکہ ہم نے آپ کو ہمیشہ سچ ہی بولتے سنا ہے۔ فرمایا تو میں تمہیں اُس سخت عذاب سے ڈرانے والا ہوں جو تمہارے سامنے ہے۔ ابولہب نے کہا: تو برباد ہو، کیا ہمیں اسی لیے جمع کیا تھا؟۔ پس سورۂ لہب نازل ہوئی۔

(متفق علیہ)

۵۵۹۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَجَمْعُ قُرَيْشٍ فِيْ مَجَالِسِهِمْ اِذْ قَالَ قَائِلٌ اَيُّكُمْ يَقُوْمُ اِلٰى جَزُوْرِ اٰلِ فُلَانٍ فَيَعْمِدُ اِلٰى فَرْثِهَا وَدَمِهَا وَسَلَاهَا ثُمَّ يُمْهِلُهٗ حَتّٰى اِذَا سَجَدَ وَضَعَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَانْبَعَثَ اَشْقَاهُمْ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا فَضَحِكُوْا حَتّٰى مَالَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِّنَ الضَّحِكِ فَانْطَلَقَ مُنْطَلِقٌ اِلٰى فَاطِمَةَ فَاَقْبَلَتْ تَسْعٰى وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا حَتّٰى اَلْقَتْهُ عَنْهُ وَاَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلٰثًا وَكَانَ اِذَا دَعَا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دفعہ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے کہ کسی کہنے والے نے کہا: اے لوگو! تم میں سے کون ہے جو آلِ فلاں کے مذبحخانے تک جائے اور وہاں سے لید، خون اور اوجھڑی لائے اور اسے مہلت دے، یہاں تک کہ یہ سجدے میں جائے تو اس کے کندھوں کے درمیان رکھ دے۔ اُن میں سے ایک بہت بڑا بدبخت اُٹھ کھڑا ہوا اور اُسے حضور کے کندھوں کے درمیان رکھ دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدے میں ہی رہے اور وہ ہنسنے لگے کہ مارے ہنسی کے ایک دوسرے پر جھک گئے۔ کوئی جانے والا حضرت فاطمہ کے پاس گیا اور وہ جلدی سے آئیں اور آپ سجدے میں ہی موجود تھے، یہاں تک کہ گندگی کو دُور کیا اور اُن کی طرف متوجہ ہو کر اُنہیں بُرا بھلا کہنے لگیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو تین دفعہ کہا: اے اللہ! قریش کو تجھ پر چھوڑا اور جب آپ دعا کرتے اور جب سوال کرتے تو تین دفعہ کیا کرتے تھے۔ اللّٰھم علیک عمرو بن ہشام کو سنبھال نیز عتبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف، عقبہ بن ابی معیط

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

دَعَا ثَلٰثًا وَاِذَا سَاَلَ سَاَلَ ثَلٰثًا اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِعَمْرِو بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَاُمَيَّةَ ابْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ ابْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَعُمَارَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُهُمْ صَرْعٰى يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوْا اِلَى الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُتْبِعَ اَصْحَابُ الْقَلِيْبِ لَعْنَةً۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور عمارہ بن ولید کو۔ حضرت عبداللہ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم، میں نے بدر کے روز انہیں پچھڑے ہوئے دیکھا۔ پھر کھینچ کر انہیں بدر کے ایک کنوئیں میں ڈال دیا گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کنوئیں میں ڈالے گئے لوگوں پر لعنت کی گئی ہے۔

(متفق علیہ)

۵۵۹۷ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ اَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ اَشَدَّ مِنْ يَوْمِ اُحُدٍ فَقَالَ لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكَ وَكَانَ اَشَدَّ مَا لَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ اِذْ عَرَضْتُ نَفْسِيْ عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ بْنِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِيْ اِلٰى مَا اَرَدْتُّ فَانْطَلَقْتُ وَاَنَا مَهْمُوْمٌ عَلٰى وَجْهِيْ فَلَمْ اَسْتَفِقْ اِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَاِذَا اَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ اَظَلَّتْنِيْ فَنَظَرْتُ فَاِذَا فِيْهَا جِبْرَئِيْلُ فَنَادَانِيْ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ اِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَاْمُرَهٗ بِمَا شِئْتَ فِيْهِمْ قَالَ فَنَادَانِيْ مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ اَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِيْ رَبُّكَ اِلَيْكَ لِتَاْمُرَنِيْ بِاَمْرِكَ اِنْ شِئْتَ اَنْ اُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَرْجُوْا اَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَلَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! کیا آپ پر ایسا دن بھی آیا ہے جو اُحد کے روز سے سخت ہو۔ فرمایا کہ تمہاری قوم کی طرف سے جس روز مجھے سب سے زیادہ تکلیف پہنچی وہ روز عقبہ ہے۔ جبکہ میں نے اپنی جان کو ابن عبد یالیل بن کلال پر پیش کیا تھا، لیکن اُس نے قبول نہ کیا جو میں نے چاہا تھا۔ پس میں مغموم ہو کر ایک جانب چل دیا۔ میں نے قرن الثعالب میں سر اٹھا کر دیکھا تو میرے سر پر بادل کے ایک ٹکڑے نے سایہ کر رکھا تھا۔ دیکھا تو اُس میں جبرئیل تھے۔ اُنھوں نے آواز دیتے ہوئے کہا: بیشک اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کی بات سن لی ہے اور جو انھوں نے جواب دیا ہے۔ آپ کی طرف ملک الجبال کو بھیجا ہے کہ اُن کے متعلق جو چاہیں انہیں حکم فرمائیے پس ملک الجبال نے پکارتے ہوئے مجھے سلام کیا، پھر کہا: یا محمد! بیشک اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کی بات سن لی ہے اور آپ کے رب نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے تاکہ آپ مجھے کسی کام کا حکم فرمائیں۔ اگر آپ چاہیں تو میں ان کے اوپر دونوں اخشب پہاڑیوں کو رکھ دوں، رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ مجھے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کی پشتوں سے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو اکیلے خدا کی عبادت کریں گے اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔

(متفق علیہ)

۵۵۹۸ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صل

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَشُجَّ فِي رَأْسِهِ فَجَعَلَ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْهُ وَيَقُولُ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا رَأْسَ نَبِيِّهِمْ وَكَسَرُوا رَبَاعِيَتَهُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غزوۂ اُحد میں جب دندان مبارک شہید کیے گئے اور سر مبارک بھی زخمی کر دیا گیا تو آپ خون مبارک پر پونچھتے جاتے اور فرماتے جاتے وہ قوم کیسے نجات پائے گی جس نے اپنے نبی کے سر کو زخمی کر دیا اور اُس کے دانت شہید کر دیے۔ (مسلم)

۵۵۹۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلَى قَوْمٍ فَعَلُوا بِنَبِيِّهِ يُشِيرُ إِلَى رَبَاعِيَتِهِ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلَى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ کا غصہ اُس قوم پر بھڑک اُٹھا ہے جس نے اپنے نبی کے ساتھ یہ کیا اور اپنے دندان مبارک کی طرف اشارہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا اُس شخص پر بڑا غصہ ہے جس کو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راہ خدا میں قتل کریں۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي۔

اور یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

تیسری فصل

۵۶۰۰ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُلْتُ يَقُولُونَ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ ذٰلِكَ وَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ الَّذِي قُلْتَ لِي فَقَالَ لِي جَابِرٌ لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا بِمَا حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاوَرْتُ بِحِرَاءَ شَهْرًا فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِي هَبَطْتُ فَنُودِيتُ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ خَلْفِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ شَيْئًا فَأَتَيْتُ خَدِيجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُونِي فَدَثَّرُونِي وَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَ

یحییٰ بن ابوکثیر کا بیان ہے کہ میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے پوچھا کہ قرآن مجید کی سب سے پہلے کیا چیز نازل ہوئی؟ فرمایا کہ سورۂ المدثر۔ میں نے کہا کہ لوگ تو سورۂ العلق کے متعلق کہتے ہیں۔ ابوسلمہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت جابر سے اس کے متعلق پوچھا اور یہی عرض کیا جو تم نے مجھ سے کہا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں وہی بتا رہا ہوں جو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بتایا۔ حضور نے فرمایا کہ میں ایک مہینہ غار حرا میں رہا۔ جب میں اپنی خلوت پوری کر چکا تو نیچے اُترا۔ مجھے آواز دی گئی تو میں نے اپنے دائیں جانب دیکھا لیکن کوئی چیز نظر نہ آئی۔ اپنے بائیں جانب دیکھا تب بھی کوئی چیز نظر نہ آئی۔ اپنے پیچھے دیکھا لیکن کوئی چیز نظر نہ آئی تو میں نے سر اوپر اُٹھایا اور کوئی چیز دیکھی۔ میں خدیجہ کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے چادر اُڑھاؤ۔ پس مجھے چادر اُڑھا دی گئی اور میرے اوپر ٹھنڈا پانی ڈالا گیا۔ پس یہ وحی نازل ہوئی:۔ اے چادر اُوڑھنے والے! کھڑے ہو جاؤ اور لوگوں کو ڈراؤ اور اپنے رب کی بڑائی بیان کرو اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور بتوں سے دور رہو۔ (۷۴: ۱ تا ۵) اور یہ نماز فرض

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ وَذَالِكَ قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ (متفق علیہ)

بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ

نبوّت کی نشانیوں کا بیان

پہلی فصل

۵۶۰۱ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ جِبْرِيلُ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَهُ فَصَرَعَهُ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً فَقَالَ هٰذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ ثُمَّ غَسَلَهُ فِي طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ لَأَمَهُ وَأَعَادَهُ فِي مَكَانِهِ وَجَاءَ الْغِلْمَانُ يَسْعَوْنَ إِلٰى أُمِّهِ يَعْنِي ظِئْرَهُ فَقَالُوا إِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ فَاسْتَقْبَلُوهُ وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ قَالَ أَنَسٌ فَكُنْتُ أَرٰى أَثَرَ الْمِخْيَطِ فِي صَدْرِهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت جبرئیل حاضر ہوئے اور آپ لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ آپ کو پکڑ کر چت لٹا لیا۔ پھر آپ کے قلب اطہر کو نکالا اور اُس سے گوشت کا ایک ٹکڑا نکال کر کہا کہ یہ آپ میں شیطان کا حصہ ہے۔ پھر اُسے سونے کے طشت میں آبِ زمزم سے دھویا اور اُسے جوڑ کر اُس جگہ پر رکھ دیا۔ لڑکے دوڑتے ہوئے اپنی والدہ یعنی آپ کی دایہ کے پاس آئے اور کہا کہ محمد کو قتل کر دیا گیا ہے۔ لوگ آپ کی طرف دوڑے اور آپ کا رنگ بدلا ہوا تھا۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ سوئی کا نشان میں آپ کے سینۂ اطہر پر دیکھا کرتا تھا۔ (مسلم)

۵۶۰۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میں مکہ مکرمہ کے اُس پتھر کو اچھی طرح جانتا ہوں جو میری بعثت سے پہلے مجھے سلام کیا کرتا تھا اور اُسے اب بھی جانتا ہوں۔ (مسلم)۔

۵۶۰۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ حَتّٰى رَأَوْا حِرَاءً بَيْنَهُمَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اہل مکہ نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ انھیں کوئی معجزہ دکھایا جائے۔ آپ نے انھیں چاند کے دو ٹکڑے دکھائے یہاں تک کہ انھوں نے حرا کو اُن دونوں کے درمیان دیکھا۔ (متفق علیہ)

۵۶۰۴ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةً فَوْقَ الْجَبَلِ وَفِرْقَةً دُونَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں چاند کے دو ٹکڑے ہوئے۔ ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر رہا اور دوسرا اُس کے نیچے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گواہ رہنا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اشْهَدُوا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۶۰۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُوْجَهْلٍ هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ فَقِيْلَ نَعَمْ فَقَالَ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى لَئِنْ رَأَيْتُهُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لَأَطَأَنَّ عَلٰى رَقَبَتِهٖ فَأَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ زَعَمَ لِيَطَأَ عَلٰى رَقَبَتِهٖ فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ إِلَّا وَهُوَ يَنْكِصُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَيَتَّقِيْ بِيَدَيْهِ فَقِيْلَ لَهٗ مَا لَكَ فَقَالَ إِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ لَخَنْدَقًا مِّنْ نَّارٍ وَّهَوْلًا وَّ أَجْنِحَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دَنَا مِنِّيْ لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلٰئِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابوجہل نے کہا، کیا محمد تمہاری موجودگی میں اپنے چہرے کو خاک آلودہ کرتا ہے؟ کہا گیا، ہاں۔ اُس نے کہا، لات اور عزیٰ کی قسم، اگر میں اُسے ایسا کرتا ہوا دیکھ لوں تو اُس کی گردن کچل ڈالوں گا، وہ آیا اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے تو گمان کیا کہ حضور کی گردن روند ڈالے۔ وہ آپ کے پاس آیا لیکن اُلٹے پاؤں دوڑ گیا اور اپنے ہاتھوں سے رکاوٹ کرتا تھا۔ اُس سے کہا گیا کہ آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ اُس نے کہا کہ میرے اور اُس کے درمیان آگ کی ایک خندق ہے نیز دہشت ہے اور پر ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ میرے نزدیک آتا تو فرشتے اُس کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے رکھ دیتے۔

(رواہ مسلم)

۵۶۰۶ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ أَتَاهُ الْآخَرُ فَشَكَا إِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيْلِ فَقَالَ يَا عَدِيُّ هَلْ رَأَيْتَ الْحِيْرَةَ قُلْتُ لَمْ أَرَهَا وَقَدْ أُنْبِئْتُ عَنْهَا قَالَ فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللّٰهَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوْزُ كِسْرٰى وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهٖ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهٗ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهٗ مِنْهُ وَلَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهٗ فَلَيَقُوْلَنَّ أَلَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ رَسُوْلًا فَيُبَلِّغُكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَقُوْلُ أَلَمْ أُعْطِكَ مَالًا وَّأُفْضِلْ عَلَيْكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَنْظُرُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَلَا يَرٰى إِلَّا جَهَنَّمَ وَ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں موجود تھا کہ ایک شخص نے حاضر بارگاہ ہو کر فاقے کی شکایت کی۔ پھر دوسرے نے حاضر خدمت ہو کر رہزنی کی شکایت کی۔ فرمایا کہ اے عدی! کیا تم نے حیرہ دیکھا ہے؟ اگر تمہاری زندگی اتنی لمبی ہوئی تو تم دیکھو گے کہ ایک عورت قادسیہ سے سوار ہو کر چلے گی اور کعبہ کا طواف کرے گی اور اُسے اللہ کے سوا کسی اور کا خوف نہیں ہوگا اور اگر تمہاری زندگی اتنی لمبی ہوئی تو کسریٰ کے خزانے ضرور کھولے جائیں گے اور اگر تمہاری زندگی اتنی لمبی ہوئی تو تم دیکھو گے کہ ایک آدمی مٹھی بھر سونا یا چاندی لے کر نکلے گا اور تلاش کرے گا کہ کوئی اسے قبول کرے لیکن ایک شخص بھی نہیں پائے گا جو اُسے قبول کرے اور تم میں سے ایک شخص حاضری کے روز اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا کہ اُس کے اور خدا کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا جو مطلب بیان کرے تو فرمائے گا کہ کیا میں نے تیری طرف رسول نہیں بھیجا تھا جس نے تجھ تک احکام پہنچائے؟ عرض گزار ہوگا کیوں نہیں۔ فرمائے گا کہ کیا میں نے تجھے مال نہ دیا اور تجھ پر فضل نہ کیا؟ عرض کرے گا، کیوں نہیں۔ پس اپنے دائیں جانب دیکھے گا تو جہنم کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا اور اپنے بائیں جانب دیکھے گا تب بھی جہنم کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا۔ لہٰذا جہنم سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

يَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا جَهَنَّمَ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ قَالَ عَدِيٌّ فَرَاَيْتُ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتّٰى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ وَكُنْتُ فِيمَنِ افْتَتَحَ كُنُوزَ كِسْرٰى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيَاةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِلْءُ كَفِّهٖ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

جس کو یہ میسر نہ آئے تو ایک اچھے کلمے کے ذریعے ہی سہی۔ حضرت عدی کا بیان ہے کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ حیرہ سے سوار ہوئی اور اس نے کعبہ کا طواف کیا اور خدا کے سوا اسے کسی کا خوف نہیں تھا اور میں ان میں شامل تھا جنھوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانے کھولے اور اگر تمہاری زندگی اتنی لمبی ہوئی تو تم دیکھ لوگے جو ابوالقاسم نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی مٹھی بھر کر نکلے گا۔

(بخاری)

۵۶۰۷ وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَلَقَدْ لَقِينَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ شِدَّةً فَقُلْنَا اَلَا تَدْعُو اللّٰهَ فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهٗ وَقَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهٗ فِي الْاَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهِ فَيُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوضَعُ فَوْقَ رَاْسِهٖ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ فَمَا يَصُدُّهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِينِهٖ وَيُمْشَطُ بِاَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْمِهٖ مِنْ عَظْمٍ وَعَصَبٍ فَمَا يَصُدُّهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِينِهٖ وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ هٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ اَوِ الذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں شکایت کرنے کی غرض سے حاضر ہوئے اور آپ کمبل سے ٹیک لگا کر کعبہ کے سائے میں جلوہ افروز تھے ہمیں مشرکین سے بڑی تکلیف پہنچی تھی۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے ان کے خلاف دعا کیوں نہیں کرتے؟ آپ بیٹھ گئے، چہرہ انور سرخ ہو گیا اور فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی کے لیے زمین میں گڑھا کھودا جاتا اور اس میں کھڑا کر کے آرا لایا جاتا جو اس کے سر پر رکھا جاتا۔ پھر چیر کر دو ٹکڑے کر دیے جاتے اور یہ بات بھی اسے دین سے نہیں پھیرتی تھی اور کسی کو لوہے کی کنگھی سے گوشت کے نیچے ہڈیوں اور پٹھوں تک کنگھی کی جاتی لیکن یہ بات بھی اسے دین سے نہ پھیرتی۔ خدا کی قسم، یہ کام پورا ہو کر رہے گا یہاں تک کہ ایک سوار صنعاء سے حضرموت تک جائے گا اور خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرے گا یا اپنی بکریوں کے متعلق بھیڑیے سے لیکن تم جلدی کرتے ہو۔

(بخاری)

۵۶۰۸ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ ثُمَّ جَلَسَتْ تَفْلِي رَاْسَهٗ فَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت اُمّ حرام بنت ملحان کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے جو حضرت عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں۔ ایک روز آپ ان کے پاس تشریف لے گئے تو انھوں نے کھانا کھلایا پھر بیٹھ کر سر مبارک سے جوئیں نکالنے لگیں۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سو گئے۔ پھر ہنستے ہوئے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أُنَاسٌ مِّنْ أُمَّتِي عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُضْحِكُكَ قَالَ أُنَاسٌ مِّنْ أُمَّتِي عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا قَالَ فِي الْأُوْلٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ فَرَكِبَتْ أُمُّ حَرَامٍ بِالْبَحْرِ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

بیدار ہوئے۔ عرض گزار ہوئیں کہ یارسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ فرمایا کہ میری اُمت کے کچھ لوگ مجھ پر پیش کیے گئے جو سمندر کی پشت پر سوار ہو کر راہِ خدا میں جہاد کر رہے ہیں۔ گویا وہ بادشاہ ہیں۔ تختوں پر یا تختوں پر بادشاہوں کی طرح ہیں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ مجھے اُن میں شامل فرمالے۔ آپ نے اُن کے لیے دعا فرمادی۔ پھر سر مبارک رکھ کر سو گئے۔ پھر ہنستے ہوئے بیدار ہو گئے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یارسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ فرمایا کہ میری اُمت کے کچھ لوگ مجھ پر پیش کیے گئے جو راہِ خدا میں جہاد کر رہے ہیں اور آگے پہلی طرح ہی فرمایا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ مجھے ان میں شامل فرمالے۔ فرمایا کہ تم پہلے گروہ میں ہو۔ پس حضرت اُمِّ حرام سمندری سفر پر حضرت معاویہ کے زمانے میں نکلیں اور سمندر سے نکلتے وقت اپنی سواری سے گر کر جاں بحق ہو گئیں۔

(متفق علیہ)

۵۶۰۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ أَزْدِ شَنُوْءَةَ وَكَانَ يَرْقِي مِنْ هٰذَا الرِّيْحِ فَسَمِعَ سُفَهَاءَ أَهْلِ مَكَّةَ يَقُوْلُوْنَ إِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُوْنٌ فَقَالَ لَوْ أَنِّي رَأَيْتُ هٰذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللّٰهَ يَشْفِيْهِ عَلَى يَدَيَّ قَالَ فَلَقِيَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَرْقِي مِنْ هٰذَا الرِّيْحِ فَهَلْ لَكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَقَالَ أَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ فَأَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ وَقَوْلَ السَّحَرَةِ وَقَوْلَ الشُّعَرَاءِ فَمَا سَمِعْتُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ضماد ایک دفعہ مکہ مکرمہ میں آیا اور وہ ازدِ شنوءہ قبیلے سے تھا جو آسیب کا دم کیا کرتا تھا۔ اُس نے اہلِ مکہ کے بے وقوفوں کو کہتے ہوئے سُنا کہ محمد مصطفیٰ دیوانہ ہو گیا ہے۔ اُس نے کہا کہ اگر میں اُس آدمی کو دیکھوں تو شاید اُسے میرے ہاتھ سے شفا ہو جائے۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ آپ سے ملا اور کہا: اے محمد! میں اس آسیب کا دم کیا کرتا ہوں، کیا آپ کو ضرورت ہے؟ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، ہم اُسی کی تعریف کرتے اور اُسی سے مدد چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت دے اُسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو وہ گمراہ کرے اُسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں اما بعد۔ اُس نے کہا کہ اپنے یہ الفاظ پھر دہراتے۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں تین دفعہ دہرایا۔ اُس نے کہا کہ میں نے کاہنوں کا کلام سُنا ہے، نیز جادوگروں اور شاعروں کی باتیں بھی سنی ہیں لیکن آپ کے ان کلمات جیسے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ وَلَقَدْ بَلَغْنَ قَامُوسَ الْبَحْرِ هَاتِ يَدَكَ أُبَايِعْكَ عَلَى الْإِسْلَامِ قَالَ فَبَايَعَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيحِ بَلَغْنَ نَاعُوسَ الْبَحْرِ وَذُكِرَ حَدِيثَا أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَهْلِكُ كِسْرَى وَالْآخَرُ لَتُفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ فِي بَابِ الْمَلَاحِمِ۔

نہیں سُنے۔ یہ تو سمندر کی تہہ تک پہنچے ہوئے ہیں۔ دستِ مبارک بڑھائیے کہ میں اسلام پر آپ کی بیعت کرتا ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ اُس نے بیعت کر لی (مسلم) اور مصابیح کے بعض نسخوں میں بَلَغْنَا نَاعُوسَ الْبَحْرِ ہے۔ اور حضرت ابوہریرہ کی دو حدیثیں نیز حضرت جابر بن سمرہ کی يَهْلِكُ كِسْرَىٰ والی اور دوسری لَتُفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ والی حدیث باب الملاحم میں ذکر کی جا چکی ہے۔

دوسری فصل

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي۔

یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

تیسری فصل

۵۶۱۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ مِنْ فِيهِ إِلَى فِيَّ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا بِالشَّامِ إِذْ جِيءَ بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ قَالَ وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرَى إِلَى هِرَقْلَ فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هٰهُنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالُوا نَعَمْ فَدُعِيتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ فَأَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا فَأَجْلَسُونِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَجْلَسُوا أَصْحَابِي خَلْفِي ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ وَأَيْمُ اللّٰهِ لَوْلَا مَخَافَةُ أَنْ يُؤْثَرَ عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُهُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ سَلْهُ كَيْفَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت ابوسفیان بن حرب منہ در منہ بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ میں اُس مدت کے دوران سفر کیا جبکہ میرے اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان معاہدہ تھا۔ میں شام ہی میں تھا جبکہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گرامی نامہ ہرقل کے پاس پہنچایا گیا۔ حضرت دحیہ کلبی نے وہ گورنر بصرہ تک پہنچایا تھا اور گورنر بصرہ نے ہرقل تک۔ ہرقل نے کہا کہ جس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے کیا اُس کی قوم کا کوئی آدمی یہاں ہے؟ لوگوں نے کہا۔ ہاں۔ پس مجھے قریش کی ایک جماعت میں بلایا گیا۔ ہم ہرقل کے پاس پہنچے تو ہمیں اُس کے پاس بٹھا دیا گیا۔ اُس نے کہا کہ تم میں سے بلحاظ نسب اُس شخص سے زیادہ قریب کون ہے جس نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے؟ چنانچہ ابوسفیان نے کہا کہ میں ہوں۔ پس مجھے اُس کے سامنے بٹھا دیا گیا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے رکھا۔ پھر اُس نے ترجمان کو بلا کر کہا۔ میں اس سے مدعیٔ نبوت کے متعلق کچھ پوچھنے لگا ہوں، اگر یہ غلط بیانی کرے تو اس کی تکذیب کر دینا۔ ابوسفیان کا بیان ہے کہ خدا کی قسم، اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ میرا جھوٹ مشتہر ہو جائے گا تو میں ضرور جھوٹ بولتا۔ پھر اُس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس سے پوچھو۔ تمہارے درمیان اُس کا حسب و نسب کیسا ہے؟ میں نے کہا کہ وہ ہم میں عالی نسب ہے۔ کہا۔ کیا اُس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہے؟ میں نے کہا۔ نہیں۔ اُس نے کہا۔ کیا تم اُس پر جھوٹ کی تہمت لگاتے تھے، اس سے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

حَسَبُهٗ فِيْكُمْ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِيْنَا ذُوْ حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مِنْ مَّلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ يَّتَّبِعُهٗ اَشْرَافُ النَّاسِ اَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ اَيَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ دِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً لَّهٗ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ اِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ يَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ سِجَالًا يُصِيْبُ مِنَّا وَنُصِيْبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِيْ هٰذِهِ الْمُدَّةِ لَا نَدْرِيْ مَا هُوَ صَانِعٌ فِيْهَا قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَمْكَنَنِيْ مِنْ كَلِمَةٍ اُدْخِلُ فِيْهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهٖ قَالَ فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ قُلْ لَّهٗ اِنِّيْ سَاَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهٖ فِيْكُمْ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ ذُوْ حَسَبٍ وَّكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِيْ اَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَاَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِيْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ يَّطْلُبُ مُلْكَ اٰبَائِهٖ وَسَاَلْتُكَ عَنْ اَتْبَاعِهٖ اَضُعَفَاؤُهُمْ اَمْ اَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبُ فَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ دِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً لَّهٗ فَزَعَمْتَ

پہلے جو اُس نے کہا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ اُس نے کہا کہ اُس کے پیرو صاحب حیثیت ہیں یا کمزور؟ میں نے کہا کہ کمزور ہیں۔ اُس نے کہا:۔ وہ بڑھ رہے ہیں یا گھٹتے ہیں؟ میں نے کہا: بلکہ بڑھ رہے ہیں۔ اُس نے کہا: کیا اُس کے دین میں داخل ہونے کے بعد اُس سے ناراض ہو کر کوئی اُس کے دین سے پھرا بھی ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ اُس نے کہا: کیا تمہاری اُس سے لڑائی ہوئی ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ کہا کہ تمہاری لڑائیوں کا انجام کیا نکلا؟ میں نے کہا کہ لڑائی اُس کے ہمارے درمیان ڈول کی طرح ہے، کبھی ہمارے ہاتھ اور کبھی اُس کے ہاتھ۔ اُس نے کہا کہ کیا اُس نے کبھی عہد شکنی کی ہے؟ میں نے کہا: نہیں لیکن اب ہم مدتِ معاہدہ میں ہیں، نہیں معلوم کہ اس میں وہ کیا کرے۔ اُن کا بیان ہے کہ خدا کی قسم، اس کے سوا میں کوئی ایک بھی غلط لفظ شامل نہ کر سکا۔ اُس نے کہا کہ کیا یہ بات اُس سے پہلے بھی کسی نے کہی ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ پھر اُس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس سے کہو:۔ میں نے تم سے اُس کے حسب کے متعلق پوچھا تو تم نے کہا کہ عالی نسب ہے اور رسول اپنی قوم کے ایسے ہی حسب و نسب میں مبعوث فرمائے جاتے ہیں۔ میں نے تم سے پوچھا کہ کیا اُس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہے تو تم نے نفی میں جواب دیا۔ میں کہتا ہوں کہ اگر اُس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوتا تو میں کہتا کہ وہ اپنے بڑوں کا ملک حاصل کرنا چاہتا ہے۔ میں نے تم سے اُس کے پیروکاروں کے متعلق پوچھا کہ وہ کمزور ہیں یا معززین تو تم نے کہا کہ کمزور ہیں اور رسولوں کے پیروکار وہی ہوتے ہیں۔ میں نے تم سے پوچھا کہ ایسا کہنے سے پہلے کیا تم نے اُسے جھوٹ بولتے دیکھا ہے تو تم نے نفی میں جواب دیا۔ میں نے جان لیا کہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ وہ لوگوں سے تو جھوٹ نہ بولے اور خدا کے متعلق جھوٹ بولنے لگے۔ میں نے تم سے پوچھا کہ کیا اُس کے دین میں داخل ہونے کے بعد کوئی اُس سے ناراض ہو کر اُس دین سے پھرا ہے تو تم نے کہا: نہیں۔ واقعی ایمان کی یہی خاصیت ہے جبکہ اُس کی لذت دلوں میں گھر کر جاتی ہے۔ میں نے تم سے پوچھا کہ وہ بڑھ رہے ہیں یا گھٹتے ہیں تو تم نے کہا کہ بڑھ رہے ہیں۔ ایمان کا یہی حال ہے یہاں تک کہ مکمل ہو جاتا ہے۔ میں نے تم سے پوچھا کہ کیا تم اُس سے لڑے ہو اور تمہارے درمیان

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اَنْ لَّا وَكَذَا لِكَ الْاِيْمَانُ اِذَا خَالَطَ بَشَاشَتُهٗ
الْقُلُوْبَ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ
فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ وَكَذَا لِكَ الْاِيْمَانُ
حَتّٰى يَتِمَّ وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَزَعَمْتَ
اَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَتَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ
سِجَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُوْنَ مِنْهُ وَكَذَا لِكَ الرُّسُلُ
تُبْتَلٰى ثُمَّ تَكُوْنُ لَهَا الْعَاقِبَةُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ
يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ لَا يَغْدِرُ وَكَذَا لِكَ الرُّسُلُ
لَا تَغْدِرُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ
قَبْلَهٗ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ
هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قُلْتُ رَجُلٌ اِئْتَمَّ
بِقَوْلٍ قِيْلَ قَبْلَهٗ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَا يَاْمُرُكُمْ
قُلْنَا يَاْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ
وَالْعَفَافِ قَالَ اِنْ يَّكُ مَا تَقُوْلُ حَقًّا فَاِنَّهٗ
نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهٗ خَارِجٌ وَلَمْ اَكُ اَظُنُّهٗ
مِنْكُمْ وَلَوْ اَنِّيْ اَعْلَمُ اَنِّيْ اَخْلُصُ اِلَيْهِ لَاَحْبَبْتُ
لِقَآئَهٗ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهٗ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ
وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهٗ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ ثُمَّ دَعَا
بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهٗ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فَقَدْ سَبَقَ تَمَامُ الْحَدِيْثِ فِيْ
بَابِ الْكِتَابِ اِلَى الْكُفَّارِ۔

لڑائی ڈول کی طرح رہی ہے کہ کبھی تمہارے ہاتھ میں اور کبھی اُس کے ہاتھ میں۔ رسولوں کو اسی طرح آزمایا جاتا ہے اور انجام رسولوں کے حق میں ہوتا ہے۔ میں نے تم سے پوچھا کہ کیا وہ عہد شکنی کرتا ہے تو تم نے کہا کہ وہ عہد شکنی نہیں کرتا۔ واقعی رسول عہد شکنی نہیں کیا کرتے۔ میں نے تم سے پوچھا کہ کیا یہ بات پہلے کسی اور نے بھی کہی ہے تو تم نے کہا کہ نہیں کہی۔ اگر کسی نے یہ بات کہی ہوتی تو میں کہتا کہ یہ اس بات میں اُس پہلی بات کی پیروی کر رہا ہے۔ پھر کہا کہ وہ تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے؟ تم نے کہا کہ وہ ہمیں نماز، زکوٰۃ، صلہ رحمی اور پاک دامنی کا حکم دیتا ہے۔ اُس نے کہا۔ جو کچھ تم کہہ رہے ہو اگر یہ درست ہے تو واقعی وہ نبی ہے۔ اور میں جانتا تھا کہ وہ ظاہر ہونے والے ہیں لیکن میرا یہ گمان نہیں تھا کہ وہ تم میں سے ہوں گے۔ اگر میں اُن تک پہنچ سکتا تو اُن کی زیارت کرنا پسند کرتا۔ اگر میں اُن کے پاس ہوتا تو اُن کے قدم دھوتا اور عنقریب اُن کا ملک میرے قدموں کے نیچے تک پہنچے گا۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گرامی نامہ منگوا کر اُسے پڑھا (متفق علیہ)

مکمل حدیث باب الکتابت الی الکفار میں گزر چکی ہے۔

بَابُ فِي الْمِعْرَاجِ

معراج کا بیان

پہلی فصل

۵۶۱۱ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ
مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِيَ بِهٖ
بَيْنَمَا اَنَا فِي الْحَطِيْمِ رُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ

قتادہ نے حضرت انس بن مالک اور انھوں نے حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب معراج کے واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ میں حطیم میں تھا اور کئی دفعہ راوی نے کہا کہ حجر میں لیٹا ہوا تھا کہ میرے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

مُضْطَجِعًا إِذْ أَتَانِي آتٍ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهِ إِلَى هٰذِهِ يَعْنِي مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهِ إِلَى شِعْرَتِهِ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِي ثُمَّ أُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوءٍ إِيمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِي ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ أُعِيدَ وَفِي رِوَايَةٍ ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ إِيمَانًا وَحِكْمَةً ثُمَّ أُتِيتُ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ أَبْيَضَ يُقَالُ لَهُ الْبُرَاقُ يَضَعُ خَطْوَهُ عِنْدَ أَقْصَى طَرْفِهِ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِي جِبْرِيلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا فِيهَا آدَمُ فَقَالَ هٰذَا أَبُوكَ آدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالِابْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يَحْيٰى وَعِيسٰى وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ قَالَ هٰذَا يَحْيٰى وَهٰذَا عِيسٰى فَسَلَّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يُوسُفُ قَالَ هٰذَا يُوسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ

پاس ایک آنے والا آیا اور میرے اس مقام سے اس مقام تک چیر الیعنی حلق کی گھنڈی سے موئے زیر ناف تک اور میرے دل کو نکالا۔ پھر سونے کا ایک طشت لایا گیا جو ایمان سے بھرا ہوا تھا اور میرے دل کو دھویا اور بھر پور کر کے اسی جگہ رکھ دیا گیا۔ ایک روایت میں ہے کہ میرے پیٹ کو آب زمزم سے دھویا گیا اور ایمان و حکمت سے بھر دیا گیا۔ پھر میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا سفید رنگ تھا جس کو براق کہا جاتا ہے۔ حد نظر پر اس کا ایک قدم پڑتا ہے۔ پس مجھے اس پر سوار کیا گیا۔ جبرئیل میرے ساتھ چلے یہاں تک کہ آسمان دنیا آگیا اسے کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا کہ کون ہے۔ فرمایا کہ جبرئیل۔ کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا کہ محمد مصطفیٰ ہیں۔ کہا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا گیا کہ خوش آمدید اچھا آنے والا آیا اور کھول دیا گیا۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت آدم تھے۔ کہا گیا کہ یہ آپ کے جد امجد حضرت آدم ہیں انہیں سلام کر لیجیے۔ پس میں نے سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا۔ پھر کہا: اچھے بیٹے اور اچھے نبی کو خوش آمدید۔ پھر مجھے لے کر چڑھے یہاں تک کہ دوسرا آسمان آگیا۔ اسے کھولنے کے لیے کہا۔ کہا گیا کہ کون ہیں؟ فرمایا کہ جبرئیل ہوں۔ کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا کہ محمد مصطفیٰ ہیں۔ کہا گیا کہ انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا کہ خوش آمدید، اچھا آنے والا آیا، اور کھول دیا گیا۔ جب میں داخل ہوا تو حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ دونوں خالہ زاد بھائی تھے۔ کہا کہ یہ حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ ہیں، دونوں کو سلام کر لیجیے۔ میں نے سلام کیا اور دونوں نے جواب دیا۔ پھر کہا کہ صالح بھائی اور صالح نبی خوش آمدید۔ پھر مجھے لے کر تیسرے آسمان کی طرف چڑھے اور کھولنے کے لیے کہا۔ کہا گیا کہ کون ہے؟ فرمایا کہ جبرئیل ہوں۔ کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا کہ محمد مصطفیٰ ہیں۔ کہا گیا کہ کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا گیا کہ خوش آمدید اچھا آنے والا آیا پس کھول دیا اور میں داخل ہوا تو وہاں حضرت یوسف تھے۔ کہا کہ یہ حضرت یوسف ہیں انہیں سلام کر لیجیے۔ میں نے سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا۔ پھر کہا خوش آمدید صالح بھائی اور صالح نبی۔ پھر مجھے لے کر چڑھے آسمان تک پہنچے اور کھولنے کے لیے کہا۔ کہا کون ہے؟

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِدْرِيسُ فَقَالَ هٰذَا إِدْرِيسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا هَارُونُ قَالَ هٰذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا مُوسٰى قَالَ هٰذَا مُوسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكٰى قِيلَ لَهُ مَا يُبْكِيكَ قَالَ أَبْكِي لِأَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَكْثَرُ مِمَّنْ يَدْخُلُهَا مِنْ أُمَّتِي ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرَئِيلُ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ هٰذَا أَبُوكَ إِبْرَاهِيمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ

فرمایا کہ جبرئیل ہوں۔ کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا کہ محمد مصطفےٰ ہیں۔ کہا گیا کہ کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا، ہاں۔ کہا گیا کہ خوش آمدید، اچھا آنے والا آیا۔ پس کھول دیا گیا اور میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ادریس تھے۔ کہا کہ یہ حضرت ادریس ہیں، انہیں سلام کریجیے۔ پس میں نے سلام کیا اور انھوں نے جواب دیا۔ پھر کہا: خوش آمدید، صالح بھائی اور صالح نبی۔ پھر مجھے پانچویں آسمان تک لے کر چڑھے اور کھولنے کے لیے کہا۔ کہا گیا کہ کون ہے؟ فرمایا، جبرئیل ہوں۔ کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا محمد مصطفےٰ ہیں۔ کہا گیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا، ہاں۔ کہا گیا کہ خوش آمدید، اچھا آنے والا آیا۔ پس کھول دیا گیا اور میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ہارون تھے۔ کہا کہ یہ حضرت ہارون ہیں انہیں سلام کریجیے۔ پس میں نے سلام کیا اور انھوں نے جواب دیا۔ پھر کہا: خوش آمدید صالح بھائی اور صالح نبی۔ پھر مجھے لے کر چھٹے آسمان تک گئے اور کھولنے کے لیے کہا۔ کہا گیا کہ کون ہے؟ فرمایا کہ جبرئیل ہوں۔ کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا کہ محمد مصطفےٰ ہیں کہا گیا کہ انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا، ہاں۔ کہا گیا کہ خوش آمدید، اچھا آنے والا آیا۔ پس کھول دیا گیا اور میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت موسیٰ تھے۔ کہا کہ یہ حضرت موسیٰ ہیں۔ انہیں سلام کریجیے۔ میں نے سلام کیا اور انھوں نے جواب دیا۔ پھر کہا: خوش آمدید صالح بھائی اور صالح نبی۔ میں آگے بڑھا تو وہ رو دیئے۔ کہا گیا کہ آپ کس بات پر روئے؟ فرمایا کہ یہ نوجوان میرے بعد مبعوث فرمائے گئے اور میری اُمت کی نسبت ان کی اُمت کے زیادہ افراد جنت میں داخل ہوں گے۔ پھر مجھے ساتویں آسمان تک لے گئے اور کھولنے کے لیے کہا۔ کہا گیا کہ کون ہے؟ فرمایا کہ جبرئیل ہوں۔ کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا کہ محمد مصطفےٰ ہیں۔ کہا گیا کہ انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا، ہاں۔ کہا گیا کہ خوش آمدید، اچھا آنے والا آیا۔ میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ابراہیم تھے۔ کہا کہ یہ آپ کے باپ حضرت ابراہیم ہیں انہیں سلام کریجیے۔ پس میں نے سلام کیا اور انھوں نے جواب دیا۔ پھر کہا خوش آمدید صالح بیٹے اور صالح نبی۔ پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا۔ جس کے بیر ہجر کے گھڑوں جیسے تھے اور اُس کے پتے ہاتھی کے کانوں جیسے۔ کہا کہ یہ سدرۃ المنتہیٰ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ رُفِعْتُ اِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى فَاِذَا نَبْقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ وَاِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ اٰذَانِ الْفِيَلَةِ قَالَ هٰذَا سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَاِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَقُلْتُ مَا هٰذَانِ يَا جِبْرِيْلُ قَالَ اَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَاَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ رُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ ثُمَّ اُتِيْتُ بِاِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَاِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ وَاِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ قَالَ هِيَ الْفِطْرَةُ اَنْتَ عَلَيْهَا وَاُمَّتُكَ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلٰوةُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى فَقَالَ بِمَا اُمِرْتَ قُلْتُ اُمِرْتُ بِخَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ قَالَ اِنِّيْ وَاللّٰهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْئَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِاُمَّتِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَاُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَاُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ بِمَا اُمِرْتَ قُلْتُ اُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَّاِنِّيْ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ

ہے۔ وہاں چار نہریں تھیں، دو باطنی اور دو ظاہری۔ میں نے کہا کہ اے جبرئیل! یہ کیا ہیں؟ کہا کہ دونوں باطنی نہریں تو جنت میں ہیں جبکہ ظاہری نہریں نیل اور فرات ہیں۔ پھر مجھے بیت المعمور تک لے گئے۔ پھر میری خدمت میں ایک شراب کا برتن، ایک دودھ کا برتن اور ایک شہد کا برتن لایا گیا۔ میں نے دودھ کو اختیار کیا۔ کہا کہ یہ تو فطرت ہے جس پر آپ ہیں اور آپ کی اُمت رہے گی۔ پھر مجھ پر روزانہ پڑھنے کے لیے پچاس نمازیں فرض فرمائی گئیں۔ میں واپس لوٹا اور حضرت موسیٰ کے پاس سے گزرا تو کہا: آپ کو کس چیز کا حکم فرمایا گیا ہے؟ میں نے کہا کہ روزانہ پچاس نمازوں کا حکم فرمایا گیا ہے۔ کہا کہ آپ کی اُمت روزانہ پچاس نمازیں پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتی جبکہ خدا کی قسم، میں آپ سے پہلے لوگوں کا تجربہ کر چکا ہوں اور بنی اسرائیل کو پوری طرح آزمایا ہے۔ اپنے رب کی طرف لوٹیے اور اپنی اُمت کے لیے تخفیف کا سوال کیجیے۔ میں واپس لوٹا تو دس کم کر دی گئیں۔ حضرت موسیٰ کی طرف آیا تو اُنھوں نے وہی کہا۔ واپس گیا تو دس اور کم کر دی گئیں۔ حضرت موسیٰ کی طرف آیا تو اُنھوں نے پھر وہی کہا۔ واپس گیا تو دس اور کم کر دی گئیں۔ حضرت موسیٰ کی طرف آیا تو اُنھوں نے پھر وہی کہا۔ واپس گیا تو دس اور کم کر دی گئیں۔ حضرت موسیٰ کی طرف آیا تو اُنھوں نے اسی طرح کہا۔ واپس گیا تو پانچ اور کم کر دی گئیں۔ حضرت موسیٰ کی طرف آیا تو کہا کہ کیا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے روزانہ پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا ہے۔ کہا کہ آپ کی اُمت روزانہ پانچ نمازوں کی طاقت نہیں رکھتی اور میں لوگوں کا آپ سے پہلے تجربہ کر چکا ہوں اور بنی اسرائیل کو خوب آزمایا ہے۔ لہٰذا اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنی امت کے لیے تخفیف کا سوال کیجیے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے اتنی دفعہ سوال کیا کہ مجھے حیا آتی ہے، لہٰذا میں راضی ہوں اور سر تسلیم خم کرتا ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ جب آپ آگے بڑھے تو آواز آئی: میں نے اپنا فریضہ جاری کر دیا اور اپنے بندوں پر تخفیف فرما دی۔

(متفق علیہ)

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

فَسَأَلْتُهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ قَالَ سَأَلْتُ رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ وَلَكِنِّي أَرْضَى وَأُسَلِّمُ قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادَى مُنَادٍ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۶۱۲ وَعَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُتِيتُ بِالْبُرَاقِ وَهُوَ دَابَّةٌ أَبْيَضُ طَوِيلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ دُونَ الْبَغْلِ يَقَعُ حَافِرُهُ عِنْدَ مُنْتَهَى طَرْفِهِ فَرَكِبْتُهُ حَتَّى أَتَيْتُ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ فَرَبَطْتُهُ بِالْحَلْقَةِ الَّتِي تَرْبِطُ بِهَا الْأَنْبِيَاءُ قَالَ ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَاءَنِي جِبْرَئِيلُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرَئِيلُ اخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ وَسَاقَ مِثْلَ مَعْنَاهُ قَالَ فَإِذَا أَنَا بِآدَمَ فَرَحَّبَ بِي وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ وَقَالَ فِي السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَإِذَا أَنَا بِيُوسُفَ إِذَا هُوَ قَدْ أُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ فَرَحَّبَ بِي وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ بُكَاءَ مُوسَى وَقَالَ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَإِذَا أَنَا بِإِبْرَاهِيمَ مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ وَإِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُودُونَ إِلَيْهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِي إِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهَى فَإِذَا وَرَقُهَا كَآذَانِ الْفِيَلَةِ وَإِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلَالِ فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ مَا غَشِيَ تَغَيَّرَتْ فَمَا أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا وَأَوْحَى إِلَيَّ مَا أَوْحَى فَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِينَ صَلَاةً فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَنَزَلْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلَى أُمَّتِكَ قُلْتُ

ثابت بنانی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس براق لایا گیا جو سفید اور طویل جانور ہے، گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا۔ حدِ نظر پر ایک قدم رکھتا ہے۔ میں اس پر سوار ہو کر بیت المقدس پہنچا تو اسے ایک حلقے سے باندھ دیا جس سے دوسرے انبیاء باندھا کرتے تھے۔ پھر میں مسجد میں داخل ہوا اور دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر باہر نکلا تو جبرئیل دو برتن لے کر آئے۔ ایک برتن میں شراب تھی اور دوسرے میں دودھ۔ میں نے دودھ کو اختیار کیا۔ جبرئیل نے کہا کہ آپ نے فطرت کو اختیار فرمایا ہے پھر مجھے لے کر آسمان کی طرف چڑھے۔ باقی حدیث منشا اسی طرح بیان کر کے فرمایا۔ وہاں حضرت آدم تھے۔ انھوں نے مجھے مرحبا کہا اور دعائے خیر دی۔ اور فرمایا کہ تیسرے آسمان میں حضرت یوسف تھے جنھیں نصف حسن عطا فرمایا گیا تھا۔ انھوں نے بھی اچھی طرح مرحبا کہا اور حضرت موسیٰ کے رونے کا ذکر نہیں کیا اور ساتویں آسمان کے متعلق فرمایا کہ وہاں حضرت ابراہیم بیٹھے تھے اور اپنی کمر بیت المعمور سے لگائی ہوئی تھی جس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور کسی کی دوبارہ باری نہیں آتے گی۔ پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے گئے، جس کے پتے ہاتھی کے کانوں جیسے، اور جس کے پھل گھڑوں جیسے تھے۔ جب اسے ڈھانپ لیا اللہ کے حکم سے جس نے ڈھانپا تو اس کا رنگ بدل گیا اور اللہ کی مخلوق میں سے کوئی اس کے محاسن بیان نہیں کر سکتا اور مجھ پر وحی فرمائی گئی جو بھی فرمائی گئی اور روزانہ پچاس نمازیں پڑھنا فرض فرمایا گیا۔ میں حضرت موسیٰ کی طرف اترا تو انھوں نے کہا: آپ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض فرمایا؟ میں نے کہا کہ روزانہ پچاس نمازیں پڑھنا۔ کہا کہ اپنے رب کی طرف جائیے اور تخفیف کا سوال کیجئے کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْئَلْهُ التَّخْفِيْفَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَاِنِّيْ بَلَوْتُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَخَبَرْتُهُمْ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلٰى رَبِّيْ فَقُلْتُ يَا رَبِّ خَفِّفْ عَلٰى اُمَّتِيْ فَحَطَّ عَنِّيْ خَمْسًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقُلْتُ حَطَّ عَنِّيْ خَمْسًا قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْئَلْهُ التَّخْفِيْفَ قَالَ فَلَمْ اَزَلْ اَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّيْ وَبَيْنَ مُوْسٰى حَتّٰى قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ لِكُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرٌ فَذٰلِكَ خَمْسُوْنَ صَلٰوةً مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهٗ حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهٗ عَشْرًا وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ لَهٗ شَيْئًا فَاِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهٗ سَيِّئَةً وَّاحِدَةً قَالَ فَنَزَلْتُ حَتّٰى انْتَهَيْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْئَلْهُ التَّخْفِيْفَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ رَجَعْتُ اِلٰى رَبِّيْ حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

میں نے بنی اسرائیل کو آزمایا ہے اور اُن پر تجربہ کر چکا ہوں۔ پس میں اپنے رب کی طرف لوٹا اور عرض گزار ہوا: اے رب! میری اُمت پر تخفیف فرما دے۔ پس مجھ سے پانچ کم کر دی گئیں۔ میں حضرت موسیٰ کی طرف لوٹا اور میں نے کہا کہ میرے لیے پانچ نمازیں کم ہو گئی ہیں۔ کہا کہ آپ کی اُمت اِس کی طاقت نہیں رکھتی لہٰذا اپنے رب کی طرف جائیے اور تخفیف کا سوال کیجیے۔ فرمایا کہ میں برابر اپنے رب اور حضرت موسیٰ کی طرف آتا جاتا رہا، یہاں تک کہ فرمایا: اے محمد! یہ روزانہ پانچ نمازیں ہیں لیکن ہر ایک کا ثواب دس گنا ہے، لہٰذا یوں یہ پچاس نمازیں ہیں۔ جس نے نیکی کا ارادہ کیا اور اُسے نہ کیا تو اُس کے لیے نیکی لکھ لی جاتی ہے اور اگر اُسے کر لے تو دس لکھی جاتی ہیں۔ جو برائی کا ارادہ کرے اور اُسے کر نہ سکے تو اُس کے لیے کچھ نہیں لکھا جاتا اور اگر اُسے کر لے تو اُس کی ایک برائی لکھ لی جاتی ہے۔ فرمایا کہ میں اترا یہاں تک کہ حضرت موسیٰ کے پاس پہنچا اور اُنھیں بتایا تو کہا: اپنے رب کی طرف جائیے اور تخفیف کا سوال کیجیے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اِس غرض سے اتنی دفعہ اپنی رب کی بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں کہ اب مجھے شرم آتی ہے۔

(مسلم)

۵۶۱۳ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَبُوْ ذَرٍّ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ عَنِّيْ سَقْفُ بَيْتِيْ وَاَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرَئِيْلُ فَفَرَجَ صَدْرِيْ ثُمَّ غَسَلَهٗ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَآءَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَّاِيْمَانًا فَاَفْرَغَهٗ فِيْ صَدْرِيْ ثُمَّ اَطْبَقَهٗ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِيْ فَعَرَجَ بِيْ اِلَى السَّمَآءِ فَلَمَّا جِئْتُ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ لِخَازِنِ السَّمَآءِ افْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا

ابن شہاب نے حضرت انس سے روایت کی کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث بیان کیا کرتے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے اُوپر سے میرے گھر کی چھت کھولی گئی جبکہ میں مکہ مکرمہ میں تھا اور جبرئیل نازل ہوئے۔ اُنھوں نے میرے سینے کو کھولا اور اُسے آبِ زمزم سے غسل دیا۔ پھر ایک سونے کا طشت لائے جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا اور اُسے میرے سینے میں اُنڈیل دیا۔ پھر اُسے ملا دیا اور میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان کی طرف لے گئے۔ جب آسمانِ دنیا آیا تو جبرئیل نے خازنِ آسمان سے کہا کہ کھولو۔ پوچھا کون ہے؟ فرمایا کہ جبرئیل ہوں۔ کہا کیا آپ کے ساتھ کوئی ہے؟ فرمایا: ہاں میرے ساتھ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

قَالَ هٰذَا جِبْرَئِيْلُ قَالَ هَلْ مَعَكَ اَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَعِيَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَآءَ الدُّنْيَا اِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ عَلٰى يَمِيْنِهٖ اَسْوِدَةٌ وَعَلٰى يَسَارِهٖ اَسْوِدَةٌ اِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهٖ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَكٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ لِجِبْرَئِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اٰدَمُ وَهٰذِهِ الْاَسْوِدَةُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ نَسَمُ بَنِيْهِ فَاَهْلُ الْيَمِيْنِ مِنْهُمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْاَسْوِدَةُ الَّتِيْ عَنْ شِمَالِهٖ اَهْلُ النَّارِ فَاِذَا نَظَرَ عَنْ يَمِيْنِهٖ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَكٰى حَتّٰى عُرِجَ بِيْ اِلَى السَّمَآءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ فَقَالَ لَهٗ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُ قَالَ اَنَسٌ فَذَكَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ فِي السَّمٰوٰتِ اٰدَمَ وَاِدْرِيْسَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى وَاِبْرَاهِيْمَ وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ اَنَّهٗ ذَكَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ اٰدَمَ فِي السَّمَآءِ الدُّنْيَا وَاِبْرَاهِيْمَ فِي السَّمَآءِ السَّادِسَةِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ ابْنُ حَزْمٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا حَبَّةَ الْاَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُوْلَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عُرِجَ بِيْ حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوٰى اَسْمَعُ فِيْهِ صَرِيْفَ الْاَقْلَامِ وَقَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَاَنَسٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى اُمَّتِيْ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَكَ عَلٰى اُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً قَالَ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ فَرَاجَعَنِيْ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقُلْتُ

ہیں۔ کہا، انھیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا، ہاں۔ جب وہ کھولا تو ہم آسمانِ دنیا کے اوپر چلے گئے تو وہاں ایک آدمی بیٹھا تھا جس کے دائیں جانب کچھ جماعتیں تھیں، اور بائیں جانب کچھ جماعتیں تھیں۔ جب وہ اپنے دائیں جانب دیکھتا تو ہنسنے لگتا اور جب اپنے بائیں دیکھتا تو رو پڑتا۔ اس نے کہا:۔ خوش آمدید، صالح نبی اور صالح بیٹے۔ میں نے جبرئیل سے کہا کہ یہ کون ہے؟ کہا کہ یہ حضرت آدم ہیں اور ان کے دائیں بائیں ان کی اولاد کی روحیں ہیں دائیں جانب والوں میں اہلِ جنت ہیں اور بائیں جانب کی جماعتیں اہلِ جہنم ہیں۔ لہٰذا جب دائیں جانب دیکھتے ہیں تو ہنستے ہیں اور جب بائیں جانب دیکھتے ہیں تو رونے لگتے ہیں۔ یہاں تک کہ مجھے دوسرے آسمان تک لے گئے اور اس کے خازن سے کھولنے کے لیے کہا اور اس کے خازن نے اسی طرح کہا جیسے پہلے نے کہا تھا۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ حضور نے آسمانوں میں حضرت آدم، حضرت ادریس، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضرت ابراہیم کا ذکر فرمایا اور ان کے مقامات کی کیفیت بیان نہیں فرمائی۔ بس اتنا ذکر فرمایا کہ حضرت آدم آسمانِ دنیا پر ملے اور حضرت ابراہیم چھٹے آسمان پر۔ ابن شہاب نے کہا کہ مجھے ابن حزم نے خبر دی کہ حضرت ابن عباس اور حضرت ابو حبہ انصاری کہا کرتے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ پھر مجھے اوپر لے گئے یہاں تک کہ ایک میدان ظاہر ہوا جہاں میں قلموں کے چلنے کی آواز سنتا تھا۔ ابن حزم اور حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ پس میری امت پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔ میں واپس لوٹا، یہاں تک کہ حضرت موسیٰ کے پاس سے گزرا۔ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت کے لیے کیا فرض فرمایا ہے؟ میں نے کہا کہ پچاس نمازیں فرض فرمائی ہیں۔ کہا کہ اپنے رب کی طرف واپس جائیے کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ میں واپس گیا تو نصف کم کر دیں۔ پس میں حضرت موسیٰ کی طرف لوٹا اور ان سے کہا کہ نصف کم کر دی ہیں۔ کہا کہ اپنے رب کی طرف جائیے کیونکہ آپ کی امت میں اتنی طاقت نہیں ہے۔ میں واپس لوٹا تو اس کا نصف معاف فرما دیں۔ ان کے پاس واپس آیا تو کہا:۔ اپنے رب کی طرف واپس جائیے کیونکہ آپ کی امت میں یہ طاقت نہیں ہے۔ میں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

وَضَمَّ شُطْرَهَا فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَالِكَ فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شُطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَالِكَ فَرَاجَعْتُهُ فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتَّى انْتَهَى بِي إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِي مَا هِيَ ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

واپس لوٹا تو فرمایا کہ یہ پانچ ہیں اور یہی پچاس ہیں اور میرے نزدیک بات تبدیل نہیں ہوا کرتی۔ میں حضرت موسیٰ کے پاس آیا تو انھوں نے کہا کہ اپنے رب کی طرف جائیے۔ میں نے کہا کہ مجھے اپنے رب سے حیا آتی ہے۔ پھر مجھے لے جایا گیا یہاں تک کہ سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے اور اُسے رنگوں نے ڈھانپ رکھا تھا۔ مجھے نہیں معلوم وہ کیا چیز ہے۔ پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا تو اُس میں موتیوں کے گنبد تھے اور اُس کی مٹی مشک تھی۔

(متفق علیہ)

۵۶۱۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَهَى بِهِ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ إِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُعْرَجُ بِهِ مِنَ الْأَرْضِ فَيُقْبَضُ مِنْهَا وَإِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُهْبَطُ بِهِ مِنْ فَوْقِهَا فَيُقْبَضُ مِنْهَا قَالَ إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى قَالَ فَرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَأُعْطِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا أُعْطِيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَأُعْطِيَ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَغُفِرَ لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ مِنْ أُمَّتِهِ شَيْئًا الْمُقْحِمَاتُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معراج کرائی گئی تو سدرۃ المنتہیٰ پر اُس کی انتہا ہوگئی اور وہ چھٹے آسمان پر ہے۔ جو چیز آسمان سے چڑھتی ہے اُس کی یہاں انتہا ہو جاتی ہے اور پھر اُس سے لے لی جاتی ہے اور جو چیز اُوپر سے اُتاری جاتی ہے اُس کی بھی یہاں انتہا ہو جاتی ہے اور یہاں سے لے لی جاتی ہے۔ فرمایا کہ جب سدرہ کو ڈھانپا جس چیز نے ڈھانپا وہ سونے کے پروانے تھے۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین چیزیں عطا فرمائی گئیں یعنی آپ کو پانچ نمازیں دی گئیں اور سورہ البقرہ کی آخری آیتیں دی گئیں اور اُس کو بخش دیا گیا جو آپ کی امت سے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے اور اُس کے گناہ معاف فرما دیے گئے (مسلم)

۵۶۱۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْأَلُنِي عَنْ مَسْرَايَ فَسَأَلَتْنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ أُثْبِتْهَا فَكُرِبْتُ كُرْبَةً مَا كُرِبْتُ مِثْلَهُ قَطُّ فَرَفَعَهُ اللّٰهُ لِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ مَا يَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَإِذَا مُوسَى قَائِمٌ يُصَلِّي فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے خود کو حجر میں دیکھا اور قریش میری معراج کے باعث مجھ سے بیت المقدس کی بعض ایسی چیزیں پوچھ رہے تھے جن کو میں نے دیکھا نہیں تھا۔ مجھے بڑی کوفت ہوئی کہ پہلے ایسی ہوئی نہیں تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُسے اُٹھا کر میرے پاس پہنچا دیا کہ جس چیز کے متعلق مجھ سے پوچھتے میں دیکھ کر انھیں بتا دیتا اور میں نے خود کو انبیائے کرام کی جماعت میں دیکھا اور حضرت موسیٰ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔ وہ میانہ قد اور گھنگریالے بالوں والے تھے گویا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَإِذَا عِيسَى قَائِمٌ يُصَلِّي أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ وَإِذَا إِبْرَاهِيمُ قَائِمٌ يُصَلِّي أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَأَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ لِي قَائِلٌ يَا مُحَمَّدُ هَذَا مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

شنوءہ قبیلے کے ایک فرد ہیں۔ حضرت عیسیٰ لوگوں کے قریب کھڑے ہو نماز پڑھ رہے تھے اور وہ بلحاظ شکل و شباہت عروہ بن مسعود ثقفی سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔ حضرت ابراہیم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے اور وہ سب لوگوں میں تمہارے صاحب یعنی حضور سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔ پس نماز کا وقت ہو گیا تو میں نے اُن کی امامت کی۔ جب میں نماز سے فارغ ہو گیا تو ایک کہنے والے نے مجھ سے کہا: اے محمدؐ! یہ مالک یعنی داروغۂ جہنم ہیں، انھیں سلام کر لیجیے۔ میں نے اُس کی طرف توجہ کی تو اُس نے پہلے مجھے سلام کیا۔ (مسلم)۔

دوسری فصل

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي۔

یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

تیسری فصل

۵۶۱۶ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَّا كَذَّبَنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللّٰهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: جب قریش نے مجھے جھٹلایا تو میں حجر میں کھڑا ہو گیا تو بیت المقدس کو اللہ تعالیٰ نے میرے لیے ظاہر کر دیا تو اُس کی جو نشانیاں وہ پوچھتے میں دیکھ کر انھیں بتا دیتا۔ (متفق علیہ)

بَابُ فِي الْمُعْجِزَاتِ

معجزات کا بیان

پہلی فصل

۵۶۱۷ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَالَ نَظَرْتُ إِلَى أَقْدَامِ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رُءُوسِنَا وَنَحْنُ فِي الْغَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمَيْهِ أَبْصَرَنَا فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب میں نے اپنے سروں پر مشرکوں کے قدم دیکھے اور ہم غار میں تھے تو میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! اگر کسی نے ہمارے قدموں کی طرف دیکھا تو وہ ہمیں دیکھ لیں گے۔ فرمایا: اے ابوبکر! اُن دو کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالیٰ ہو؟ (متفق علیہ)

۵۶۱۸ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والد ماجد سے روایت

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

قَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ یَا اَبَا بَکْرٍ حَدِّثْنِیْ کَیْفَ صَنَعْتُمَا حِیْنَ سَرَیْتُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْرَیْنَا لَیْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتّٰی قَامَ قَائِمُ الظَّھِیْرَۃِ وَخَلَا الطَّرِیْقُ لَا یَمُرُّ فِیْہِ اَحَدٌ فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَۃٌ طَوِیْلَۃٌ لَھَا ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ عَلَیْھَا الشَّمْسُ فَنَزَلْنَا عِنْدَھَا وَسَوَّیْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَکَانًا بِیَدِیْ یَنَامُ عَلَیْہِ وَبَسَطْتُ عَلَیْہِ فَرْوَۃً وَقُلْتُ نَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاَنَا اَنْفُضُ مَا حَوْلَکَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ اَنْفُضُ مَا حَوْلَہٗ وَاِذَا اَنَا بِرَاعِیْ مُعْزٍ قُلْتُ لِرَاعِیْ غَنَمِکَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَفَتَحْلُبُ قَالَ نَعَمْ فَاَخَذَ شَاۃً فَحَلَبَ فِیْ قَعْبٍ کُثْبَۃً مِنْ لَبَنٍ وَمَعِیْ اِدَاوَۃٌ حَمَلْتُھَا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْتَوِیْ مِنْھَا یَشْرَبُ وَیَتَوَضَّأُ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَرِھْتُ اَنْ اُوْقِظَہٗ فَوَافَقْتُہٗ حَتّٰی اسْتَیْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَی اللَّبَنِ حَتّٰی بَرَدَ اَسْفَلَہٗ فَقُلْتُ اشْرَبْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَشَرِبَ حَتّٰی رَضِیْتُ ثُمَّ قَالَ اَلَمْ یَاْنِ لِلرَّحِیْلِ قُلْتُ بَلٰی قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَا مَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَۃُ ابْنُ مَالِکٍ فَقُلْتُ اُتِیْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ بِہٖ فَرَسُہٗ اِلٰی بَطْنِھَا فِیْ جَلَدٍ مِنَ الْاَرْضِ فَقَالَ اِنِّیْ اَرَاکُمَا دَعَوْتُمَا عَلَیَّ فَادْعُوَا لِیْ فَاللّٰہِ لَکُمَا اَنْ اَرُدَّ عَنْکُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَجَا فَجَعَلَ لَا یَلْقٰی اَحَدًا اِلَّا قَالَ کُفِیْتُمْ مَا ھٰھُنَا فَلَا یَلْقٰی اَحَدًا اِلَّا رَدَّہٗ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

ہے کہ انھوں نے حضرت ابوبکر سے گزارش کی کہ مجھے بتائیے آپ دونوں حضرات نے کیسے کیا جبکہ آپ نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر ہجرت کیا تھا، فرمایا کہ ہم رات بھر چلے اور اگلے روز بھی، یہاں تک کہ دوپہر کو ٹھیک جبکہ راستہ خالی ہو گیا اور کوئی نہیں گزر رہا تھا۔ ہمیں ایک بڑا سا پتھر نظر آیا جس کا سایہ تھا اور اس پر دھوپ نہیں آئی تھی۔ ہم اس کے پاس اترے اور میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ایک جگہ اپنے ہاتھ سے صاف کر دی تاکہ اس پر سو جائیں اور اس پر پوستین بچھا دی۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! سو جائیے، میں آپ کے گرد پہرہ دیتا رہوں گا۔ چنانچہ میں ادھر گرد پہرہ دینے کے لیے نکلا تو میں نے ایک چرواہے کو آتے ہوئے دیکھا۔ کہا، کیا تمہاری بکریاں دودھ دیتی ہیں؟ اس نے کہا، ہاں۔ میں نے کہا، کیا تم دودھ دوگے؟ اس نے کہا، ہاں۔ اس نے ایک بکری پکڑی اور لکڑی کے پیالے میں دودھ نکالا اور میرے پاس ایک برتن تھا جو میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پانی پینے اور وضو کرنے کے لیے لیا تھا۔ پس میں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو جگانا ناپسند کیا، اس لیے ٹھہرا رہا، یہاں تک کہ آپ خود بیدار ہو گئے تو میں نے ٹھنڈا کرنے کے لیے دودھ میں پانی ڈالا اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول! نوش فرمائیے۔ آپ نے نوش فرمایا تو میں خوش ہو گیا۔ پھر فرمایا کہ چلنے کا وقت ہو گیا؟ میں عرض گزار ہوا، کیوں نہیں۔ پس سورج ڈھلنے کے بعد ہم چل دیے تو ہمارے پیچھے سراقہ بن مالک آ گیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کوئی ہم تک آ گیا ہے۔ فرمایا کہ غم نہ کھا، اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے خلاف دعا کی تو اس کے ساتھ اس کا گھوڑا بھی پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ عرض گزار ہوا کہ میرے خیال میں آپ نے میرے خلاف دعا کی ہے، اب میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعائے خیر کیجیے، میں تلاش کرنے والوں کو آپ کی طرف سے پھیر دوں گا۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا فرمائی اور وہ نجات پا گئے جب بھی انھیں کوئی ملتا تو کہتے کہ ادھر ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں۔ پس جو بھی انھیں ملتا اسے اسی طرح لوٹا دیتے۔

(متفق علیہ)

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۵۶۱۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ بِمَقْدَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ اَرْضٍ يَخْتَرِفُ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ ثَلٰثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا نَبِيٌّ مَا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا اَوَّلُ طَعَامٍ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَمَا يَنْزِعُ الْوَلَدَ اِلٰى اَبِيْهِ اَوْ اِلٰى اُمِّهٖ قَالَ اَخْبَرَنِيْ بِهِنَّ جِبْرَئِيْلُ اٰنِفًا اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ يَاْكُلُهُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوْتٍ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْاَةِ نَزَعَتْ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ بُهْتٌ وَاِنَّهُمْ اِنْ يَعْلَمُوْا بِاِسْلَامِيْ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَسْاَلَهُمْ يَبْهَتُوْنِيْ فَجَاءَتِ الْيَهُوْدُ فَقَالَ اَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ فِيْكُمْ قَالُوْا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا فَقَالَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوْا اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا فَانْتَقَصُوْهُ قَالَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُ اَخَافُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے متعلق سنا۔ تو زمین میں چل چن رہے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ میں آپ سے تین چیزیں پوچھتا ہوں جنہیں نبی کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ قیامت کی سب سے پہلی نشانی کیا ہے؟ اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا کیا ہے۔ بچے کو اس کے باپ یا ماں کی طرف کونسی چیز کھینچتی ہے؟ فرمایا کہ جبرئیل نے یہ چیزیں مجھے ابھی بتائی ہیں کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانی وہ آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائے گی اور وہ کھانا جس کو اہل جنت سب سے پہلے کھائیں گے، وہ مچھلی کے جگر کا زائد حصہ ہے۔ اور جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب رہے تو بچے کو کھینچتا ہے اور جب عورت کا پانی غالب رہے تو ادھر کھینچتا ہے۔ کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ یا رسول اللہ! بیشک یہودی بہتان تراش ہیں، اگر سے آپ کے سوال کرنے سے پہلے میرے مسلمان ہو جانے کا علم ہو گیا تو مجھ پر بہتان باندھیں گے۔ یہودی حاضر بارگاہ ہوئے تو آپ نے فرمایا: عبداللہ تم میں کیسا آدمی ہے؟ کہا کہ ہم میں اچھا ہے اور اچھے باپ کا بیٹا ہے۔ ہمارا سردار ہے اور ہمارے سردار کا بیٹا ہے۔ فرمایا: کیا خیال ہے کہ اگر عبداللہ بن سلام مسلمان ہو جائے؟ کہنے لگے کہ اللہ اسے اس بات سے بچائے۔ پس حضرت عبداللہ باہر نکل آئے اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بیشک محمد مصطفےٰ اللہ کے رسول ہیں۔ کہنے لگے کہ یہ ہم برا آدمی ہے اور برے آدمی کا بیٹا ہے اور تنقیص کی۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں اسی چیز سے ڈرتا تھا۔

(بخاری)

۵۶۲۰ وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِيْنَ بَلَغَنَا اِقْبَالُ اَبِيْ سُفْيَانَ وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَاَخَضْنَاهَا وَلَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَضْرِبَ اَكْبَادَهَا اِلٰى

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشورہ فرمایا جبکہ ہم تک ابوسفیان کے آنے کی خبر پہنچی۔ حضرت سعد بن عبادہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر آپ حکم فرمائیں کہ ہم سمندر میں گھوڑے ڈالیں تو ضرور ڈال دیں گے اور حکم فرمائیں کہ ہم برک غماد تک اُن کے سینے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بِرَكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا فَقَالَ فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى نَزَلْنَا بَدْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَيَضَعُ يَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ هٰهُنَا وَهٰهُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ اَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ماریں تو ضرور ایسا کریں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جہاد کے لیے لوگوں کو بلایا اور چلے یہاں تک کہ بدر کے مقام پر اتر پڑے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ فلاں کے ڈھیر ہونے کی جگہ ہے اور دست مبارک زمین پر رکھتے ہوئے بتایا کہ یہاں اور یہاں۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک رکھنے کی جگہ سے کوئی ادھر اُدھر نہ ہوا۔

(مسلم)

۵۶۲۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ يَوْمَ بَدْرٍ اَللّٰهُمَّ اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ تَشَاْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَاَخَذَ اَبُوْ بَكْرٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْحَحْتَ عَلٰى رَبِّكَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَثِبُ فِي الدِّرْعِ وَهُوَ يَقُوْلُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا جبکہ بدر کے روز آپ کے ایک خیمے میں تھے: اے اللہ! میں تجھ سے تیرا عہد اور تیرا وعدہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ اگر تو یہ چاہتا ہے کہ آج کے بعد تیری عبادت نہ ہو۔ حضرت ابوبکر آپ کا دست مبارک پکڑ کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! اسکافی ہے جو آپ نے اپنے رب سے لاری کر لی ہے۔ آپ باہر تشریف لائے اور زرہ پہن رکھی تھی اور فرما رہے تھے: عنقریب جمع ہونے والے شکست کھائیں گے اور پیٹھ پھیریں گے۔ (بخاری)

۵۶۲۲ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ هٰذَا جِبْرِيْلُ اٰخِذٌ بِرَاْسِ فَرَسِهٖ عَلَيْهِ اَدَاةُ الْحَرْبِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدر کے روز فرمایا: یہ جبرئیل ہیں جنھوں نے اپنے گھوڑے کا سر پکڑ رکھا ہے اور جنگی ہتھیار زیب تن ہیں۔

(بخاری)

۵۶۲۳ وَعَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ يَشْتَدُّ فِيْ اَثَرِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اَمَامَهٗ اِذْ سَمِعَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ فَوْقَهٗ وَصَوْتَ الْفَارِسِ يَقُوْلُ اَقْدِمْ حَيْزُوْمُ اِذْ نَظَرَ اِلَى الْمُشْرِكِ اَمَامَهٗ خَرَّ مُسْتَلْقِيًا فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ قَدْ خُطِمَ اَنْفُهٗ وَشُقَّ وَجْهُهٗ كَضَرْبَةِ السَّوْطِ فَاخْضَرَّ ذٰلِكَ اَجْمَعُ فَجَاءَ الْاَنْصَارِيُّ فَحَدَّثَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقْتَ ذٰلِكَ مِنْ مَّدَدِ السَّمَآءِ الثَّالِثَةِ فَقَتَلُوْا يَوْمَئِذٍ سَبْعِيْنَ وَاَسَرُوْا سَبْعِيْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ مسلمانوں میں سے ایک آدمی اُس روز ایک مشرک کا پیچھا کر رہا تھا۔ جبکہ اُس کے اوپر کوڑا مارنے کی آواز سُنی اور سوار کی جو کہہ رہا تھا: حیزوم آگے بڑھو۔ جب اپنے سامنے مشرک کی طرف دیکھا تو وہ چت پڑا ہوا تھا۔ غور سے اُس کی طرف دیکھا تو اُس کی ناک پر نشان تھا اور کوڑے کی ضرب سے اُس کا چہرہ پھٹ گیا تھا اور ساری جگہ سبز ہو گئی تھی۔ انصاری نے حاضر بارگاہ ہو کر یہ بات رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتائی تو آپ نے فرمایا: تم سچ کہتے ہو یہ تیسرے آسمان کی مدد ہے۔ اُس روز ستر کو قتل کیا اور ستر کو قید کیا گیا تھا۔

(مسلم)

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۵۶۲۴ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ رَاَیْتُ عَنْ یَّمِیْنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَنْ شِمَالِہٖ یَوْمَ اُحُدٍ رَجُلَیْنِ عَلَیْہِمَا ثِیَابٌ بِیْضٌ یُقَاتِلَانِ کَاَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَاَیْتُہُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ یَعْنِیْ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دائیں اور بائیں جانب غزوۂ اُحد کے روز دو آدمی دیکھے جن کے اوپر سفید لباس تھا اور دونوں بڑی بہادری سے لڑ رہے تھے۔ میں نے اس سے پہلے اور اس کے بعد انھیں نہیں دیکھا یعنی حضرت جبرئیل و حضرت میکائیل۔

(متفق علیہ)

۵۶۲۵ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَھْطًا اِلٰی اَبِیْ رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَیْہِ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَتِیْکٍ بَیْتَہٗ لَیْلًا وَّھُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَہٗ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَتِیْکٍ فَوَضَعْتُ السَّیْفَ فِیْ بَطْنِہٖ حَتّٰی اَخَذَ فِیْ ظَھْرِہٖ فَعَرَفْتُ اَنِّیْ قَتَلْتُہٗ فَجَعَلْتُ اَفْتَحُ الْاَبْوَابَ حَتّٰی انْتَھَیْتُ اِلٰی دَرَجَۃٍ فَوَضَعْتُ رِجْلِیْ فَوَقَعْتُ فِیْ لَیْلَۃٍ مُقْمِرَۃٍ فَانْکَسَرَتْ سَاقِیْ فَعَصَبْتُھَا بِعِمَامَۃٍ فَانْطَلَقْتُ اِلٰی اَصْحَابِیْ فَاَنْتَھَیْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُہٗ فَقَالَ ابْسُطْ رِجْلَکَ فَبَسَطْتُ رِجْلِیْ فَمَسَحَھَا فَکَاَنَّمَا لَمْ اَشْتَکِھَا قَطُّ۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ ابو رافع کی طرف بھیجا۔ پس حضرت عبداللہ بن عتیک رات کے وقت اُس کے گھر میں داخل ہوئے جبکہ وہ سویا ہوا تھا تو اُسے قتل کر دیا۔ حضرت عبداللہ نے کہا کہ میں نے اپنی تلوار اُس کے پیٹ پر رکھی جو کمر تک پہنچ گئی تو میں نے جان لیا کہ وہ قتل ہو گیا ہے۔ میں نے دروازے کھولنے شروع کیے یہاں تک کہ زینے تک پہنچ گیا۔ میں نے پیر آگے رکھا تو چاندنی رات کے باعث گر پڑا اور میری پنڈلی ٹوٹ گئی۔ میں نے اُسے عمامے کے ساتھ باندھا اور اپنے ساتھیوں تک پہنچا۔ پس ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور میں نے واقعہ عرض کر دیا۔ فرمایا کہ اپنا پیر پھیلاؤ۔ میں نے اپنا پیر پھیلایا تو آپ نے دستِ کرم پھیر دیا۔ چنانچہ یوں ہو گیا کہ گویا اُس میں کوئی شکایت ہوئی ہی نہیں تھی۔ (بخاری)

۵۶۲۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اِنَّا یَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ کُدْیَۃٌ شَدِیْدَۃٌ فَجَآءُ وا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا ھٰذِہٖ کُدْیَۃٌ عَرَضَتْ فِی الْخَنْدَقِ فَقَالَ اَنَا نَازِلٌ ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُہٗ مَعْصُوْبٌ بِحَجَرٍ وَلَبِثْنَا ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ لَّا نَذُوْقُ ذَوَاقًا فَاَخَذَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فَعَادَ کَثِیْبًا اَھْیَلَ فَانْکَفَاتُ اِلٰی امْرَاَتِیْ فَقُلْتُ ھَلْ عِنْدَکِ شَیْءٌ فَاِنِّیْ رَاَیْتُ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمْصًا شَدِیْدًا فَاَخْرَجَتْ جِرَابًا فِیْہِ صَاعٌ مِّنْ شَعِیْرٍ وَّلَنَا بُھَیْمَۃٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُھَا وَطَحَنَتِ الشَّعِیْرَ حَتّٰی جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِی الْبُرْمَۃِ ثُمَّ جِئْتُ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم خندق کھود رہے تھے کہ ایک بہت ہی سخت پتھر آ گیا۔ لوگ حاضرِ بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئے کہ خندق میں ایک بڑا سا پتھر آ گیا ہے۔ فرمایا کہ میں اترتا ہوں۔ چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور شکمِ اطہر پر پتھر بندھے ہوئے تھے اور ہمیں تین روز ہو گئے تھے کہ کوئی چیز چکھی نہیں تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کدال سے ضرب لگائی تو وہ ریت کی طرح ہو گیا۔ میں اپنی بیوی کے پاس گیا اور کہا کہ کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے کیونکہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سخت بھوک میں دیکھا ہے۔ انھوں نے تھیلی نکالی جس میں ایک صاع جَو تھے اور ہمارے پاس ایک بکری کا بچہ تھا جس کو ذبح کر لیا اور جَو پیس لیے، یہاں تک کہ گوشت ہانڈی میں ڈال دیا۔ پھر میں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر چکے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنَتْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا صَنَعَ سُوْرًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْزِلَنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِيْنَكُمْ حَتّٰى آتِيَ وَجَاءَ فَأَخْرَجْتُ لَهُ عَجِيْنًا فَبَصَقَ فِيْهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ إِلٰى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ ادْعِي خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ وَاقْدِحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوْهَا وَهُمْ أَلْفٌ فَأُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَأَكَلُوْا حَتّٰى تَرَكُوْهُ وَانْحَرَفُوْا وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَإِنَّ عَجِيْنَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سے عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں نے بکری کا ایک بچہ ذبح کیا ہے۔ اور ایک صاع جو پیسے ہیں لہٰذا چند حضرات کو لے کر تشریف لے چلیے۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باآواز بلند فرمایا: اے خندق والو! جابر نے تمہارے لیے ضیافت کا بندوبست کیا ہے، آؤ جلدی کرو۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی ہانڈی کو چولہے سے نہ اتارنا اور آٹے کی روٹیاں نہ پکانا، یہاں تک کہ میں آجاؤں۔ آپ تشریف لائے تو میں نے آٹا آپ کے حضور پیش کر دیا۔ آپ نے اس میں لعاب دہن ڈالا اور دعائے برکت فرمائی۔ پھر ہماری ہانڈی کے پاس تشریف لے گئے، اس میں لعاب دہن ڈالا اور دعائے برکت فرمائی۔ پھر فرمایا کہ روٹیاں پکانے والی کو بلاؤ کہ تمہارے ساتھ روٹیاں پکائے۔ ہانڈی سے گوشت نکالتے رہنا اور اسے نیچے نہ اتارنا۔ وہ ایک ہزار تھے۔ خدا کی قسم انھوں نے کھا لیا اور باقی چھوڑ کر چلے گئے جبکہ ہماری ہانڈی اسی طرح جوش مار رہی تھی اور روٹیاں پکانے کے باوجود ہمارا آٹا اتنا ہی تھا۔

(متفق علیہ)

۵۶۲۷ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ حِيْنَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ وَيَقُوْلُ بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمار سے فرمایا جبکہ وہ خندق کھود رہے تھے۔ آپ اُن کے سر پہ دست مبارک پھیرتے اور فرماتے جاتے تھے: ابن سمیہ کی سختی کہ تمہیں باغی گروہ قتل کرے گا۔

(مسلم)

۵۶۲۸ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أُجْلِيَ الْأَحْزَابُ عَنْهُ الْآنَ نَغْزُوْهُمْ وَلَا يَغْزُوْنَنَا نَحْنُ نَسِيْرُ إِلَيْهِمْ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ احزاب آپ سے دور کر دیے گئے۔ اب ہم ان سے لڑا کریں گے یہ ہم سے نہیں لڑ سکیں گے یعنی ہم ان کی طرف سفر کیا کریں گے۔ (بخاری)۔

۵۶۲۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ أَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللّٰهِ مَا وَضَعْتُهُ أُخْرُجْ إِلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْنَ فَأَشَارَ إِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ خندق سے لوٹے اور ہتھیار رکھ دیے اور غسل فرمایا تو حضرت جبرئیل حاضر بارگاہ ہوئے اور وہ گرد و غبار سے اپنا سر جھاڑ رہے تھے۔ عرض گزار ہوئے کہ آپ نے تو ہتھیار رکھ دیے۔ لیکن خدا کی قسم، میں نے نہیں رکھے ہیں۔ اُن کی طرف نکلیے۔ چنانچہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کدھر؟ پس بنی قریظہ کی طرف اشارہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ أَنَسٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْغُبَارِ سَاطِعًا فِي زُقَاقِ بَنِي غَنْمٍ مَوْكِبَ جِبْرَئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ سَارَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ۔

کیا۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کی طرف نکلے (متفق علیہ) اور بخاری کی روایت میں حضرت انس نے فرمایا: گویا اُس غبار کو میں اب بھی دیکھ رہا ہوں جو بنی غنم کے کوچوں سے اُٹھا تھا، حضرت جبرئیل علیہ السلام کے سواروں کا جبکہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کی طرف سفر کیا تھا۔

۵۶۳۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهُ فَقَالُوا لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ بِهِ وَنَشْرَبُ إِلَّا مَا فِي رَكْوَتِكَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ قَالَ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قِيلَ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے روز لوگوں کو پیاس لگی اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ایک بڑا لوٹا تھا جس سے وضو فرما رہے تھے۔ پھر لوگ آپ کی جانب بڑھے اور عرض گزار ہوئے کہ ہمارے پاس پانی نہیں ہے کہ وضو کریں اور پئیں سوائے اُس کے جو اس لوٹے میں تھا۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دست مبارک لوٹے میں ڈالا تو پانی آپ کی انگشت ہائے مبارک کے درمیان سے چشموں کی طرح پھوٹ نکلا۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم نے پیا اور وضو کیا۔ حضرت جابر سے کہا گیا کہ آپ کتنے تھے؟ فرمایا اگر ہم لاکھ بھی ہوتے تب بھی کافی ہوتا لیکن ہم پندرہ سو تھے۔

(متفق علیہ)

۵۶۳۱ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا فَلَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهَا فَجَلَسَ عَلَى شَفِيرِهَا ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَدَعَا ثُمَّ صَبَّهُ فِيهَا ثُمَّ قَالَ دَعُوهَا سَاعَةً فَارْتَوَوْا أَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتَّى ارْتَحَلُوا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے روز ہم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ چودہ سو افراد تھے۔ اور حدیبیہ ایک کنواں ہے۔ ہم نے اُس کا پانی نکالا تو ایک قطرہ بھی باقی نہیں چھوڑا۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک یہ خبر پہنچی تو آپ تشریف لائے اور اُس کی منڈیر پر جلوہ افروز ہو گئے۔ پھر آپ نے پانی کا برتن منگایا، وضو کیا۔ پھر کلی کی اور دعا فرمائی۔ پھر وہ اُس میں ڈال دیا۔ پھر فرمایا کہ گھڑی بھر اسے رہنے دو۔ پس لوگوں نے خوب پیا اور سواریوں کو بھی پلایا یہاں تک کہ کوچ کر آئے۔

(بخاری)

۵۶۳۲ وَعَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَكَى إِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا كَانَ يُسَمِّيهِ أَبُو رَجَاءٍ وَنَسِيَهُ عَوْفٌ وَدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ اذْهَبَا فَابْتَغِيَا

حوف، ابو رجاء حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو لوگوں نے پیاس کی آپ سے شکایت کی۔ آپ اُترے اور فلاں کو بلایا جن کو ابو رجاء کا نام دیا جاتا تھا اور عوف اُن کا نام بھول گئے تھے اور حضرت علی کو بلایا۔ فرمایا کہ دونوں جاؤ اور پانی تلاش کرو۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

الْمَآءَ فَانْطَلَقَا فَتَلَقَّيَا امْرَاَةً بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ اَوْ سَطِيْحَتَيْنِ مِنْ مَّآءٍ فَجَاءَا بِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنْزَلُوْهَا عَنْ بَعِيْرِهَا وَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَآءٍ فَفَرَّغَ فِيْهِ مِنْ اَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ وَاَوْكَاِ يَتِهِمَا وَاَوْرَوَى فِي النَّاسِ اسْقُوْا فَاسْتَقَوْا قَالَ فَسَقَى مَنْ شَآءَ عَطَاشًا اَرْبَعِيْنَ رَجُلًا حَتّٰى رَوِيَ فَمَلَاُوْا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَهُمَا وَاِدَاوَةٍ وَ اَيْمُ اللّٰهِ لَقَدْ اُقْلِعَ عَنْهَا وَاِنَّهٗ لَيُخَيَّلُ اِلَيْنَا اَنَّهَا اَشَدُّ مِلْئَةً مِّنْهَا حِيْنَ ابْتَدَاَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وہ گئے تو ایک عورت ملی جو پانی کے دو چھوٹے یا بڑے مشکیزوں کے درمیان تھی۔ پس اُسے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے آئے۔ اُسے اُونٹ سے اُتار لیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک برتن منگوایا اور مشکیزوں کے منہ اُس میں کھول دیے اور لوگوں میں اعلان کر دیا گیا کہ خود پیو اور پلاؤ۔ راوی کا بیان کہ ہم چالیس پیاسے آدمیوں نے پیا کہ شکم سیر ہو گئے یہاں تک کہ ہمارے پاس جو برتن تھے وہ بھی بھر لیے۔ خدا کی قسم، جب ہم اُن سے جدا ہوتے تو ہمارے خیال میں ابتدا کرنے کی نسبت وہ اب زیادہ بھرے ہوئے تھے۔

(متفق علیہ)

۵۶۳۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَزَلْنَا وَادِيًا اَفْيَحَ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِيْ حَاجَتَهٗ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهٖ وَاِذَا شَجَرَتَيْنِ بِشَاطِئِ الْوَادِيْ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اِحْدٰهُمَا فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْ اَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِيْ عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَانْقَادَتْ مَعَهٗ كَالْبَعِيْرِ الْمَخْشُوْشِ الَّذِيْ يُصَانِعُ قَآئِدَهٗ حَتّٰى اَتَى الشَّجَرَةَ الْاُخْرٰى فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْ اَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِيْ عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَانْقَادَتْ مَعَهٗ كَذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا قَالَ الْتَئِمَا عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَالْتَاَمَتَا فَجَلَسْتُ اُحَدِّثُ نَفْسِيْ فَحَانَتْ مِنِّيْ لَفْتَةٌ فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا وَاِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا عَلٰى سَاقٍ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے، یہاں تک کہ ایک فراخ وادی میں اُترے۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے لیکن آڑ لینے کے لیے کوئی چیز نظر نہ آئی۔ جبکہ وادی کے کناروں پر دو درخت تھے۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن میں سے ایک کے پاس گئے اور اُس کی ایک ٹہنی پکڑ کر فرمایا کہ اللہ کے حکم سے میری اطاعت کرو۔ وہ مطیع ہو کہ چل دیا جیسے نکیل والے اُونٹ کو اُس کا چلانے والا چلاتا ہے یہاں تک کہ دوسرے درخت کے پاس تشریف فرما ہوئے اور اُس کی ایک ٹہنی پکڑ کر فرمایا کہ اللہ کے حکم سے میری فرمانبرداری کرو۔ وہ بھی مطیع ہو کہ آپ کے ساتھ اُسی طرح چل دیا۔ آپ دونوں کے درمیان میں ہو گئے اور فرمایا کہ اللہ کے حکم سے دونوں میرے لیے مل جاؤ۔ پس وہ مل گئے۔ میں بیٹھ گیا اور اپنے دل میں کچھ سوچنے لگا کہ میری اُدھر سے توجہ ہٹ گئی۔ دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سامنے سے تشریف لا رہے تھے اور دونوں درخت جدا ہو گئے اور ہر ایک اپنی جگہ پر جا کھڑا ہوا تھا۔

(مسلم)

۵۶۳۴ وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ رَاَيْتُ اَثَرَ ضَرْبَةٍ فِيْ سَاقِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ فَقُلْتُ

یزید بن ابو عبید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پنڈلی میں زخم کا نشان دیکھا تو عرض گزار ہوا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

يَا أَبَا مُسْلِمٍ مَا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ قَالَ ضَرْبَةٌ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ أُصِيبَ سَلَمَةُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِيهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اے ابو مسلم! یہ کیسی ضرب ہے؟ فرمایا کہ وہ زخم ہے جو مجھے غزوۂ خیبر کے روز آیا تھا۔ لوگوں نے کہا کہ سلمہ کو بڑی تکلیف پہنچی ہے۔ پس میں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے تین دفعہ اس پر پھونک ماری تو مجھے اب تک اس کی کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ (بخاری)۔

۵۶۳۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ نَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتَّى أَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ يَعْنِي خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ حَتَّى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو حضرت زید، حضرت جعفر اور حضرت ابن رواحہ کی خبر آنے سے پہلے اُن کی شہادت کی خبر دی اور فرمایا کہ جھنڈا زید نے اٹھایا اور شہید کر دیے گئے۔ جھنڈا جعفر نے سنبھالا اور شہید کر دیے گئے۔ جھنڈا ابن ارواحہ نے لیا اور شہید کر دیے گئے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے یہاں تک کہ جھنڈا اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار یعنی خالد بن ولید نے لیا اور اللہ تعالیٰ نے دشمنوں پر فتح عطا فرمائی۔ (بخاری)

۵۶۳۶ وَعَنْ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُونَ وَالْكُفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُونَ مُدْبِرِينَ فَطَفِقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ قِبَلَ الْكُفَّارِ وَأَنَا آخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُفُّهَا إِرَادَةَ أَنْ لَا تُسْرِعَ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذٌ بِرِكَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ عَبَّاسُ نَادِ أَصْحَابَ السَّمُرَةِ فَقَالَ عَبَّاسٌ وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ بِأَعْلَى صَوْتِي أَيْنَ أَصْحَابُ السَّمُرَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَكَأَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِينَ سَمِعُوا صَوْتِي عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلَى أَوْلَادِهَا فَقَالُوا يَا لَبَّيْكَ يَا لَبَّيْكَ قَالَ فَاقْتَتَلُوا وَالْكُفَّارُ وَالدَّعْوَةُ فِي الْأَنْصَارِ يَقُولُونَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ حُنین میں شریک ہوا جب مسلمانوں اور کافروں کی ٹکر ہوئی تو مسلمان پیٹھ پھیر گئے۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے خچر کو کفار کی جانب ایڑ لگاتے جاتے تھے اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خچر کی لگام میں نے تھام رکھی تھی، اس ارادے سے کہ جلدی نہ کریں اور ابو سفیان بن حارث نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رکاب تھامی ہوئی تھی۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عباس! بیعت رضوان والوں کو آواز دو۔ حضرت عباس بلند آواز آدمی تھے لہٰذا انہوں نے پورے زور سے آواز دی۔ بیعت رضوان والے کہاں ہیں؟ ان کا بیان ہے کہ خدا کی قسم، وہ میری آواز سن کر یوں پھرے جیسے گائے اپنے بچھڑے کو پھیر لیتی ہے اور انھوں نے کہا: ہم حاضر ہیں، ہم حاضر ہیں۔ اور کفار سے لڑے۔ انصار کا بلانا یہ تھا کہ وہ کہتے: اے گروہ انصار! اے گروہ انصار۔ پھر بلحارث بن خزرج پر کم ہو گیا۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نظر دوڑائی اور آپ اپنے خچر پر تھے جیسے کوئی گردن لمبی کر کے دیکھتا ہے اور فرمایا کہ یہ لڑائی گرم ہونے کا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

الْاَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلٰى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهٖ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا اِلٰى قِتَالِهِمْ فَقَالَ هٰذَا حِيْنَ حَمِيَ الْوَطِيْسُ ثُمَّ اَخَذَ حَصَيَاتٍ فَرَمٰى بِهِنَّ وُجُوْهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ انْهَزَمُوْا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهٖ فَمَا زِلْتُ اَرٰى حَدَّهُمْ كَلِيْلًا وَّاَمْرَهُمْ مُدْبِرًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وقت ہے۔ پھر آپ نے کنکریاں لیں اور انھیں کافروں کے منہ پر مارا اور فرمایا: رب محمد کی قسم، انھوں نے شکست کھائی۔ خدا کی قسم، یہ صرف کنکریاں پھینکنے کے باعث ہوا۔ میں برابر اُن کی دھار کو کند اور معاملے کو ذلت آمیز دیکھتا رہا۔

(مسلم)

۵۶۳۷ وَعَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَآءِ يَا اَبَا عُمَارَةَ فَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ خَرَجَ شُبَّانُ اَصْحَابِهٖ لَيْسَ عَلَيْهِمْ كَثِيْرُ سِلَاحٍ فَلَقُوْا قَوْمًا رُمَاةً لَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ فَرَشَقُوْهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُوْنَ يُخْطِئُوْنَ فَاَقْبَلُوْا هُنَاكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَاَبُوْ سُفْيَانَ ابْنُ الْحَارِثِ يَقُوْدُهٗ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ وَقَالَ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ ثُمَّ صَفَّهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلِلْبُخَارِيِّ مَعْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ الْبَرَآءُ كُنَّا وَاللّٰهِ اِذَا احْمَرَّ الْبَاْسُ نَتَّقِيْ بِهٖ وَاِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا لَلَّذِيْ يُحَاذِيْ بِهٖ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابو اسحاق سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ اے ابو عمارہ! کیا آپ حنین کے روز بھاگ گئے تھے؟ فرمایا، نہیں، خدا کی قسم، رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہیں بھاگے تھے، لیکن آپ کے نوجوان اصحاب نکلے جن پر زیادہ ہتھیار نہیں تھے۔ اُن کا مقابلہ ایک ایسی تیر انداز قوم سے ہوا جن کا نشانہ کبھی خطا نہیں جاتا تھا۔ لہٰذا انھوں نے تیر اندازی کی اور اُن کے تیر خطا نہیں ہو رہے تھے۔ اُس وقت وہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب متوجہ ہوئے اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے سفید خچر پر جلوہ افروز تھے اور حضرت ابو سفیان بن حارث اُسے چلا رہے تھے۔ آپ اُتر گئے اور مدد طلب کی اور فرمایا: میں نبی ہوں یہ جھوٹی بات نہیں اور میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔ پھر اُن کی صف بندی فرمائی (مسلم) اور بخاری نے اسے مثل روایت کیا۔ دونوں کی ایک روایت میں حضرت براء نے فرمایا: خدا کی قسم جب میدان کارزار گرم ہو جاتا تو ہم آپ سے بچاؤ حاصل کرتے اور ہم میں سے بہت بڑا بہادر وہ شمار ہوتا جو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شانہ بشانہ کھڑا رہتا۔

۵۶۳۸ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَوَلّٰى صَحَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَشُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِّنْ تُرَابِ مِّنَ الْاَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهٖ وُجُوْهَهُمْ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں ہم نے غزوۂ حنین کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض اصحاب پیٹھ پھیر گئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گھیراؤ کر لیا گیا تو آپ خچر سے اُتر پڑے پھر زمین سے ایک مٹھی مٹی لی اور اُن کے چہروں پر ماری اور فرمایا: چہرے بگڑ گئے۔ پس اُن میں سے اللہ تعالیٰ نے کوئی آدمی پیدا نہیں کیا مگر اُس کی آنکھوں میں وہ مٹھی والی مٹی پہنچی تو

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

فَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوهُ فَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهُمْ إِنْسَانًا إِلَّا مَلَأَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ فَوَلَّوْا مُدْبِرِينَ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ وَقَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے اور اللہ تعالیٰ نے انھیں شکست دی اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے مالِ غنیمت کو مسلمانوں میں تقسیم فرمایا۔

(مسلم)

۵۶۳۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ۲۳ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ هٰذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ وَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ الَّذِي تَحَدَّثْتَ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَدْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذٰلِكَ إِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ أَلَمَ الْجِرَاحِ فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى كِنَانَتِهِ فَانْتَزَعَ سَهْمًا فَانْتَحَرَ بِهَا فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَدَّقَ اللّٰهُ حَدِيثَكَ قَدِ انْتَحَرَ فُلَانٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ يَا بِلَالُ قُمْ فَأَذِّنْ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَإِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ حُنین میں شریک ہوئے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ایک ساتھی مدعیِ اسلام کے متعلق فرمایا کہ وہ جہنمی ہے۔ جب جنگ شروع ہوئی تو اُس آدمی نے بڑی شدت سے لڑنا شروع کیا اور بہت آدمیوں کو زخمی کیا۔ ایک شخص حاضرِ بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! جس کے متعلق آپ نے بتایا تھا کہ وہ جہنمی ہے اُس نے تو اللہ کی راہ میں بڑی شدت سے جنگ کی ہے اور بہت سے آدمیوں کو زخمی کیا ہے۔ فرمایا کہ پھر بھی وہ جہنمی ہے۔ قریب تھا کہ اُس کے باعث بعض لوگ شک میں مبتلا ہو جاتے کہ اُسی دوران وہ زخموں سے بے چین ہو گیا تو اُس نے اپنے ہاتھ سے ترکش سے ایک تیر نکالا اور اُس سے اپنا گلا کاٹ لیا۔ کتنے ہی مسلمان رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف دوڑے اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کا ارشاد سچا کر دکھایا کیونکہ فلاں نے خودکشی کر لی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ بہت بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اُس کا رسول ہوں۔ اے بلال! کھڑے ہو کر اعلان کر دو کہ جنت میں داخل نہیں ہوگا مگر مومن اور بیشک اللہ تعالیٰ اِس دین کی فاسق و فاجر آدمی کے ذریعے بھی مدد کرتا ہے۔

(بخاری)

۵۶۴۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ رَسُولُ اللّٰهِ ۲۴ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ فَعَلَ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدِي دَعَا اللّٰهَ وَدَعَاهُ ثُمَّ قَالَ أَشَعَرْتِ يَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جادو کر دیا گیا یہاں تک کہ آپ سمجھنے لگتے کہ میں نے فلاں کام کر لیا ہے اور کیا نہ ہوتا۔ ایک روز جبکہ آپ میرے پاس تھے تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے بار بار دعا کی۔ پھر فرمایا کہ اے عائشہ!

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عَائِشَةُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَفْتَانِیْ فِیْمَا اسْتَفْتَیْتُهٗ جَآءَنِیْ رَجُلَانِ جَلَسَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِیْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلِیْ ثُمَّ قَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهٗ قَالَ لَبِیْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ الْیَهُوْدِیُّ قَالَ فِیْمَا ذَا قَالَ فِیْ مُشْطٍ وَّمُشَاطَةٍ وَّجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ قَالَ فَاَیْنَ هُوَ قَالَ فِیْ بِئْرِ ذَرْوَانَ فَذَهَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ اِلَی الْبِئْرِ فَقَالَ هٰذِهِ الْبِئْرُ الَّتِیْ اُرِیْتُهَا وَكَاَنَّ مَآءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَكَاَنَّ نَخْلَهَا رُءُوْسُ الشَّیَاطِیْنِ فَاسْتُخْرِجَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وہ بات مجھے بتا دی ہے جو میں اُس سے پوچھتا تھا۔ میرے پاس دو آدمی آئے اور اُن میں سے ایک میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا پیروں کے پاس۔ پھر اُن میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: اِنھیں کیا تکلیف ہے؟ کہا کہ جادو کیا گیا ہے۔ کہا کہ کس نے جادو کیا ہے؟ کہا کہ لبید بن اعصم یہودی نے۔ کہا کہ کس چیز میں؟ کہا کہ کنگھی سر کے بالوں اور نر کھجور کے خلاف شگوفہ میں۔ کہا کہ وہ کہاں ہے؟ کہا کہ ذروان کنوئیں میں۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کے ساتھ اُس کنوئیں کے پاس گئے اور فرمایا کہ یہی کنواں ہے جو مجھے دکھایا گیا ہے۔ اُس کا پانی مہندی کے پانی جیسا تھا اور وہاں کے پھل گویا شیطانوں کے سر تھے۔ پھر اُسے نکال لیا۔

(متفق علیہ)

۵۶۴۱ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَقْسِمُ قَسْمًا اَتَاهُ ذُو الْخُوَیْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِعْدِلْ فَقَالَ وَیْلَكَ فَمَنْ یَّعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ قَدْ خِبْتُ وَ خَسِرْتُ اِنْ لَّمْ اَكُنْ اَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ ائْذَنْ لِّیْ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهٗ فَقَالَ دَعْهُ فَاِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا یَحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلٰوتَهٗ مَعَ صَلٰوتِهِمْ وَصِیَامَهٗ مَعَ صِیَامِهِمْ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ كَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ یَنْظُرُ اِلٰی نَصْلِهٖ اِلٰی رِصَافِهٖ اِلٰی نَضِیِّهٖ وَهُوَ قِدْحُهٗ اِلٰی قُذَذِهٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْهِ شَیْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ اٰیَتُهُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدٰی عَضُدَیْهِ مِثْلُ ثَدْیِ الْمَرْاَةِ اَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ وَیَخْرُجُوْنَ عَلٰی خَیْرِ فُرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ اَشْهَدُ اَنِّیْ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِیْثَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے اور آپ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ ذوالخویصرہ آگیا جو بنی تمیم کا ایک فرد تھا۔ اُس نے کہا: یا رسول اللہ! انصاف کیجیے۔ فرمایا کہ تیری خرابی ہو اگر میں انصاف نہیں کرتا تو اور کون انصاف کرے گا؟ اگر میں انصاف نہ کروں تو خائب و خاسر رہ جاؤں گا۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ مجھے اجازت دیجیے تاکہ اس کی گردن اڑا دوں؛ فرمایا اسے جانے دو کیونکہ اس کے ساتھی ہیں، تمہارا آدمی اُن کی نمازوں سے اپنی نمازوں کو حقیر جانے گا اور اُن کے روزوں سے اپنے روزوں کو۔ وہ قرآن پڑھیں گے لیکن اُن کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا۔ دین سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے کہ اُس کی نوک پر، اُس کی لکڑی پر اور نوک کے نیچے دیکھو تو کسی چیز کا نشان نہیں ملتا حالانکہ وہ گوبر اور خون میں سے گزرا ہے۔ اُن کی نشانی ایک کالا آدمی ہے جس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح ہوگا یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح ہلے گا۔ یہ لوگوں کی بہترین جماعت سے خروج کریں گے۔ حضرت ابو سعید نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ حدیث میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی نے اُن سے جنگ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَشْھَدُ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ قَاتَلَھُمْ وَاَنَا مَعَہٗ فَاَمَرَ بِذٰلِکَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَاُتِیَ بِہٖ حَتّٰی نَظَرْتُ اِلَیْہِ عَلٰی نَعْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ نَعَتَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَیْنَیْنِ نَاتِیُ الْجَبْھَۃِ کَثُّ اللِّحْیَۃِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَیْنِ مَحْلُوْقُ الرَّاْسِ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللّٰہَ فَقَالَ فَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ اِذَا عَصَیْتُہٗ فَیَاْمَنُنِیَ اللّٰہُ عَلٰی اَھْلِ الْاَرْضِ وَلَا تَاْمَنُوْنِیْ فَسَاَلَ رَجُلٌ قَتْلَہٗ فَمَنَعَہٗ فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ اِنَّ مِنْ ضِئْضِیْ ھٰذَا قَوْمًا یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَھُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ مُرُوْقَ السَّھْمِ مِنَ الرَّمِیَّۃِ فَیَقْتُلُوْنَ اَھْلَ الْاِسْلَامِ وَیَدَعُوْنَ اَھْلَ الْاَوْثَانِ لَئِنْ اَدْرَکْتُھُمْ لَاَقْتُلَنَّھُمْ قَتْلَ عَادٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

کی ہے اور میں اُن کے ساتھ تھا۔ آپ نے اُس آدمی کا حکم فرمایا تو تلاش کرکے لایا گیا۔ میں نے اُسے دیکھا تو وہی نشانیاں اُس میں موجود پائیں جو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتائی تھیں۔ دوسری روایت میں ہے کہ ایک آدمی آگے بڑھا جس کی آنکھیں بیٹھی ہوئی تھیں، پیشانی اُبھری ہوئی، داڑھی گھنی، گنجی اور سر منڈا ہوا۔ اُس نے کہا: اے محمد! اللہ سے ڈریئے۔ فرمایا کہ اگر میں اُس کی نافرمانی کرتا ہوں تو اُس کی اطاعت کون کرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے تو مجھے اہلِ زمین پر امین بنایا ہے اور تم مجھے امین نہیں مانتے۔ ایک آدمی نے اُسے قتل کر دینے کا سوال کیا تو آپ نے منع فرما دیا، جب وہ پیٹھ پھیر کر چلا گیا تو فرمایا: اِس کی نسل سے ایک قوم ہوگی جو قرآن پڑھیں گے لیکن اُن کے حلق سے نہیں اُترے گا۔ اسلام سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے۔ اہلِ اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو نظر انداز کریں گے۔ اگر میں انھیں پاؤں تو قومِ عاد کی طرح قتل کر دوں۔

(متفق علیہ)

۵۶۴۲/۲۶ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کُنْتُ اَدْعُوْ اُمِّیْ اِلَی الْاِسْلَامِ وَھِیَ مُشْرِکَۃٌ فَدَعَوْتُھَا یَوْمًا فَاَسْمَعَتْنِیْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَکْرَہُ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْکِیْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُدْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّھْدِیَ اُمَّ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اھْدِ اُمَّ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جِئْتُ اِلَی الْبَابِ فَاِذَا ھُوَ مُجَافٌ فَسَمِعَتْ اُمِّیْ خَشْفَ قَدَمَیَّ فَقَالَتْ مَکَانَکَ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَۃَ الْمَاءِ فَاغْتَسَلَتْ فَلَبِسَتْ دِرْعَھَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِھَا فَفَتَحَتِ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنی ماں کو دعوتِ اسلام دی اور وہ مشرکہ تھیں۔ ایک روز جب میں نے اُنھیں دعوت دی تو میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق ایسی بات سنی جو مجھے ناپسند ہوئی۔ میں روتا ہوا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت فرما دے۔ آپ نے دعا کی: اے اللہ! ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت فرما۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دعا فرمانے کے باعث میں خوش ہو کر باہر نکلا۔ جب دروازے پر پہنچا تو وہ بند تھا۔ میری ماں نے میرے پاؤں کی آہٹ سن لی اور کہا: اے ابوہریرہ! ٹھہرے رہو۔ میں نے پانی کے گرنے کی آواز سنی۔ غسل کر کے اُنھوں نے کپڑے پہنے، دوپٹہ اوڑھا اور دروازہ کھول دیا۔ پھر کہا: اے ابوہریرہ! میں گواہی دیتی ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد مصطفےٰ اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ میں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَرَجَعْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ مِنَ الْفَرَحِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَقَالَ خَيْرًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب لوٹا اور خوشی کے مارے رو رہا تھا۔ آپ نے خدا کی تعریف کی اور فرمایا کہ اچھا ہوا۔

(مسلم)

۵۶۴۳ وَعَنْهُ قَالَ اِنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ اَكْثَرَ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ الْمُوْعِدُ وَاِنَّ اِخْوَتِيْ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَاِنَّ اِخْوَتِيْ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ اَمْوَالِهِمْ وَكُنْتُ امْرَءًا مِسْكِيْنًا اَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مِلْءِ بَطْنِيْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا لَنْ يَبْسُطَ اَحَدٌ مِنْكُمْ ثَوْبَهٗ حَتّٰى اَقْضِيَ مَقَالَتِيْ هٰذِهٖ ثُمَّ يَجْمَعُهٗ اِلٰى صَدْرِهٖ فَيَنْسٰى مِنْ مَقَالَتِيْ شَيْئًا اَبَدًا فَبَسَطْتُ نَمِرَةً لَيْسَ عَلَيَّ ثَوْبٌ غَيْرُهَا حَتّٰى قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهٗ ثُمَّ جَمَعْتُهَا اِلٰى صَدْرِيْ فَوَالَّذِيْ بَعَثَهٗ بِالْحَقِّ مَا نَسِيْتُ مِنْ مَقَالَتِهٖ ذٰلِكَ اِلٰى يَوْمِيْ هٰذَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ آپ حضرات کہا کرتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ابوہریرہ بڑی کثرت سے حدیثیں روایت کرتا ہے حالانکہ وعدہ فرمانے والے اللہ تعالیٰ کی قسم، میرے مہاجر بھائیوں کو بازار کی بیع و پکار مشغول رکھتی تھی اور میرے انصار بھائیوں کو اُن کے کھیت اور باغ مشغول رکھتے اور میں مسکین آدمی تھا جس نے پیٹ بھرنے کے لیے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں رہنا اپنے اوپر لازم کر لیا تھا۔ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی اپنے کپڑے کو نہیں پھیلائے گا یہاں تک کہ میں اپنی بات پوری کر لوں اور پھر اُسے اکٹھا کر کے اپنے سینے سے لگائے تو وہ کبھی بھی میرے ارشادات میں سے کچھ نہیں بھولے گا۔ پس میں نے اپنا کمبل بچھا دیا اور اُس کے سوا میرے پاس اور کپڑا نہیں تھا۔ یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی گفتگو پوری فرما چکے۔ پس میں نے کپڑے کو اکٹھا کر کے اپنے سینے سے لگا لیا۔ خدا کی قسم، جس نے حضور کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میں حضور کے ارشادات میں سے آج تک کوئی چیز نہیں بھولا ہوں۔

(متفق علیہ)

۵۶۴۴ وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تُرِيْحُنِيْ مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ قُلْتُ بَلٰى وَكُنْتُ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ يَدَهٗ عَلٰى صَدْرِيْ حَتّٰى رَاَيْتُ اَثَرَ يَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا قَالَ فَمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرَسِيْ بَعْدُ فَانْطَلَقَ فِيْ مِائَةٍ وَخَمْسِيْنَ فَارِسًا مِّنْ اَحْمَسَ فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ وَكَسَرَهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، کیا تم ذی الخلصہ کی طرف سے مجھے راحت نہیں پہنچاؤ گے؟ میں عرض گزار ہوا، کیوں نہیں اور میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا تو اس بات کا نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کر دیا۔ حضور نے اپنا دستِ مبارک میرے سینے پر مارا اور آپ کے دستِ اقدس کا اثر میں نے اپنے سینے میں رکھا اور دعا کی، اے اللہ! اسے ثابت رکھ میرا اسے ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں کبھی اپنے گھوڑے سے نہیں گرا۔ میں قبیلہ احمس کے ڈیڑھ سو سواروں میں گیا اور اُسے آگ سے جلا دیا نیز توڑ پھوڑ ڈالا۔ (متفق علیہ)

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۵۶۴۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا كَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ ۲۸ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ وَلَحِقَ بِالْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَرْضَ لَا تَقْبَلُهٗ فَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ اَتَى الْاَرْضَ الَّتِيْ مَاتَ فِيْهَا فَوَجَدَهٗ مَنْبُوْذًا فَقَالَ مَا شَاْنُ هٰذَا فَقَالُوْا دَفَنَّاهُ مِرَارًا فَلَمْ تَقْبَلْهُ الْاَرْضُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک کاتب اسلام سے پھر کر مشرکوں سے جا ملا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین اُسے قبول نہیں کرے گی۔ حضرت ابوطلحہ نے مجھے بتایا کہ میں اُس زمین میں گیا جہاں وہ فوت ہوا تھا تو میں نے اُسے قبر سے باہر پڑا ہوا پایا۔ پوچھا کہ یہ کیا بات ہے۔ لوگوں نے کہا کہ ہم نے اسے کئی دفعہ دفن کیا ہے لیکن زمین اسے قبول نہیں کرتی۔

(متفق علیہ)

۵۶۴۵ وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ ۲۹ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُوْدُ تُعَذَّبُ فِيْ قُبُوْرِهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور سورج غروب ہونے والا تھا تو ایک آواز سنی۔ فرمایا کہ یہود کو اُن کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا ہے۔

(متفق علیہ)

۵۶۴۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ ۳۰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِيْنَةِ هَاجَتْ رِيْحٌ تَكَادُ اَنْ تَدْفِنَ الرَّاكِبَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّيْحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَاِذَا عَظِيْمٌ مِّنَ الْمُنَافِقِيْنَ قَدْ مَاتَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر سے واپس آ رہے تھے۔ جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو آندھی آئی کہ قریب تھا وہ مسافر کو دفن کر دے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ آندھی ایک منافق کی موت پر بھیجی گئی ہے۔ اُس روز ایک بہت بڑا منافق مر گیا تھا۔

(مسلم)

۵۶۴۷ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ۳۱ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَدِمْنَا عُسْفَانَ فَاَقَامَ بِهَا لَيَالِيَ فَقَالَ النَّاسُ مَا نَحْنُ هٰهُنَا فِيْ شَيْءٍ وَاِنَّ عِيَالَنَا لَيَخْلُفُوْنَ مَا نَا مِنْ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا فِي الْمَدِيْنَةِ شِعْبٌ وَلَا نَقْبٌ اِلَّا عَلَيْهِ مَلَكَانِ يَحْرُسَانِهَا حَتّٰى تَقْدَمُوْا اِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ اِرْتَحِلُوْا فَارْتَحَلْنَا وَاَقْبَلْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَوَالَّذِيْ يُحْلَفُ بِهٖ مَا وَضَعْنَا رِحَالَنَا حِيْنَ دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ حَتّٰى

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ عسفان کے مقام پر پہنچے اور وہاں کئی روز ٹھہرے۔ لوگوں نے کہا کہ اس جگہ تو ہمیں کوئی کام نہیں ہے جبکہ ہمارے بال بچے تنہا ہیں اور ہم اُن کی طرف سے مطمئن نہیں ہیں۔ یہ بات نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا: قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، مدینہ منورہ کا کوئی راستہ اور کوئی گلی ایسی نہیں جس پر دو فرشتے اُس کا پہرہ نہ دیتے ہوں۔ یہاں تک کہ تم اُس میں پہنچو۔ پھر فرمایا کہ کوچ کرو تو ہم نے کوچ کیا اور مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے، ہم نے مدینہ منورہ میں داخل ہو کر ابھی کجاوے اُتارے بھی نہیں تھے کہ [illegible]

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اَغَارَ عَلَيْنَا بَنُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمَا يُهَيِّجُهُمْ قَبْلَ ذَالِكَ شَيْءٌ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

بن غطفان نے ہم پر حملہ کر دیا جبکہ قبل ازیں انکیں ایسی جرأت نہیں ہوئی تھی۔

(مسلم)

۵۶۴۸ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرٰى فِي السَّمَآءِ قَزَعَةً فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا وَضَعَهَا حَتّٰى ثَارَ السَّحَابُ اَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهٖ حَتّٰى رَاَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذَالِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى وَقَامَ ذَالِكَ الْاَعْرَابِيُّ اَوْ غَيْرُهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيْرُ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ السَّحَابِ اِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِيْنَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِيْ قَنَاةُ شَهْرًا وَلَمْ يَجِئْ اَحَدٌ مِّنْ نَاحِيَةٍ اِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَاَقْلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِيْ فِي الشَّمْسِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں لوگوں پر قحط آیا تو جمعہ کے روز نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ ایک اعرابی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! مال برباد ہو گیا، بچے بھوکوں مر گئے، لہٰذا اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے۔ آپ نے دست مبارک اٹھائے اور اس وقت آسمان پر بادل کا کوئی ٹکڑا نہیں تھا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، دست مبارک ابھی نیچے نہیں کیے تھے کہ پہاڑوں جیسے بادل اُمڈ آئے اور منبر سے اترے نہیں تھے کہ ریش مبارک سے بارش کے قطرے ٹپکتے دیکھے۔ بارش اس روز اور اگلے روز ہوتی رہی۔ یہاں تک کہ اگلا جمعہ آ گیا۔ وہی اعرابی یا کوئی دوسرا کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! مکانات گر گئے اور مال ڈوب گیا۔ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے۔ آپ نے دست مبارک اٹھائے اور کہا۔ اے اللہ! ہمارے ارد گرد اور ہم پر نہیں۔ آپ جس جانب بادلوں کو اشارہ کرتے اُدھر سے پھٹ جاتے اور مدینہ منورہ جوہڑ کی طرح ہو گیا اور قناۃ نالہ ایک مہینے تک چلتا رہا اور جس گوشے سے کوئی آدمی آتا وہ زبردست بارش کی خبر دیتا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے کہا۔ اے اللہ! ہمارے ارد گرد اور ہم پر نہ برسا۔ اے اللہ! ٹیلوں، پہاڑیوں، نالوں کے اندر اور درختوں کے اگنے والی جگہوں پر برسا۔ راوی کا بیان ہے کہ بادل کھل گئے اور ہم دھوپ میں چلنے لگے۔

(متفق علیہ)

۵۶۴۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اسْتَنَدَ اِلٰى جِذْعٍ نَخْلَةٍ مِّنْ سَوَارِيِ الْمَسْجِدِ فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ فَاسْتَوٰى عَلَيْهِ صَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِيْ كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتّٰى كَادَتْ اَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے تو مسجد کے ستونوں میں سے کھجور کے ایک تنے سے ٹیک لگا لیا کرتے۔ جب آپ کے لیے منبر تیار کر دیا گیا تو اس پر جلوہ افروز ہوئے۔ وہ تنا چیخا چلایا جس کے پاس آپ خطبہ دیا کرتے تھے یہاں تک کہ پھٹنے والا ہو گیا۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیچے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

وَسَلَّمَ حَتّٰى اَخَذَهَا فَضَمَّهَا اِلَيْهِ فَجَعَلَتْ تَرَاتُ اَرِيْنَ الصَّبِيِّ الَّذِيْ يُسْكَتُ حَتّٰى اسْتَقَرَّتْ قَالَ بَكَتْ عَلٰى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اُترے، اُسے پکڑا اور سینے سے لگا لیا۔ وہ ایسے سسکیاں لے رہا تھا جیسے بچہ سسکیاں لیتا ہے، جس کو چپ کرایا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ قرار پکڑ گیا۔ راوی کا بیان ہے، وہ اس لیے رویا کہ ذکر سنا کرتا تھا۔

(بخاری)

۵۶۵۰ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّ رَجُلًا اَكَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهٖ فَقَالَ كُلْ بِيَمِيْنِكَ قَالَ لَا اَسْتَطِيْعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهٗ اِلَّا الْكِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی بائیں ہاتھ سے کھا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔ عرض گزار ہوا کہ مجھے اس کی طاقت نہیں ہے۔ فرمایا کہ ایسا کر ہی نہ سکو گے۔ اس نے تکبر کی وجہ سے انکار کیا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ اسے اپنے منہ تک نہیں اٹھا سکتا تھا۔ (مسلم)۔

۵۶۵۱ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَزِعُوْا مَرَّةً فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ بَطِيْئًا وَكَانَ يَقْطِفُ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هٰذَا بَحْرًا فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يُجَارٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ اہل مدینہ کو خطرہ محسوس ہوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوطلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے جو سست رفتار اور اڑیل تھا۔ جب واپس لوٹے تو فرمایا، ہم نے تو تمہارے گھوڑے کو دریا پایا ہے۔ اس کے بعد اس کا مقابلہ نہیں کیا جاتا تھا۔ دوسری روایت میں ہے کہ اس روز کے بعد کوئی اس سے سبقت نہیں لے جا سکا۔ (بخاری)

۵۶۵۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ تُوُفِّيَ اَبِيْ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَرَضْتُ عَلٰى غُرَمَائِهٖ اَنْ يَّاْخُذُوا التَّمْرَ بِمَا عَلَيْهِ فَاَبَوْا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ وَالِدِيْ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّتَرَكَ دَيْنًا كَثِيْرًا وَّاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ يَّرَاكَ الْغُرَمَاءُ فَقَالَ لِيْ اِذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلٰى نَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهٗ فَلَمَّا نَظَرُوْا اِلَيْهِ كَاَنَّهُمْ اَغْرَوْا بِيْ تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَاٰى مَا يَصْنَعُوْنَ طَافَ حَوْلَ اَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِيْ اَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيْلُ لَهُمْ حَتّٰى اَدّٰى اللّٰهُ عَنْ وَالِدِيْ اَمَانَتَهٗ وَاَنَا اَرْضٰى اَنْ يُّؤَدِّيَ اللّٰهُ اَمَانَةَ وَالِدِيْ وَلَا اَرْجِعُ اِلٰى اَخَوَاتِيْ بِتَمْرَةٍ فَسَلَّمَ اللّٰهُ الْبَيَادِرَ كُلَّهَا حَتّٰى اَنِّيْ اَنْظُرُ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد ماجد فوت ہو گئے اور ان کے اوپر قرض تھا۔ میں نے قرض خواہوں سے کہا کہ درختوں پر جتنے پھل ہیں سارے لے لیں۔ انھوں نے انکار کر دیا۔ میں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا حضور کو معلوم ہے کہ میرے والد محترم غزوۂ احد میں شہید ہو گئے تھے۔ انھوں نے بہت زیادہ قرض چھوڑا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ قرض خواہ آپ کو دیکھیں۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: جاؤ اور ہر قسم کے پھلوں کی علیحدہ ڈھیری بنانا۔ میں نے یہی کیا اور آپ کو بلا لیا۔ جب انھوں نے آپ کو دیکھا تو اس وقت اور بھی مجھ پر بھڑکے۔ جب حضور نے ان کا رویہ ملاحظہ فرمایا تو بڑے ڈھیر کے گرد تین دفعہ پھرے اور اس پر بیٹھ کر فرمایا کہ اپنے قرض خواہوں کو بلا لو۔ آپ انھیں برابر ماپ کر دیتے رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے والد کرم کا قرض ادا کروا دیا اور میں راضی تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے والد ماجد کے قرض کو ادا کروا دے خواہ میں اپنی بہنوں کے پاس ایک کھجور بھی لے کر نہ جاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے تمام ڈھیریاں سلامت رکھیں۔ یہاں تک کہ جب میں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

إِلَى الْبَيْدَرِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهَا لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَةً وَاحِدَةً۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

نے اُس ڈھیری کو دیکھا جس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز تھے تو گویا اُس میں سے ایک بھی کھجور کم نہیں ہوئی تھی۔

(بخاری)

۵۶۵۳ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ أُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُكَّةٍ لَهَا سَمْنًا فَيَأْتِيهَا بَنُوهَا فَيَسْأَلُونَ الْأُدْمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ فَتَعْمِدُ إِلَى الَّذِي كَانَتْ تُهْدِي فِيهِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَجِدُ فِيهِ سَمْنًا فَمَا زَالَ يُقِيمُ لَهَا أُدْمَ بَيْتِهَا حَتَّى عَصَرَتْهُ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَصَرْتِيهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَوْ تَرَكْتِيهَا مَا زَالَ قَائِمًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ حضرت اُم مالک ایک کُپی میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے گھی کا تحفہ بھیجا کرتی تھیں۔ اُن کے صاحبزادے اُن سے سالن مانگنے آتے کیونکہ اُن کے پاس کوئی چیز نہ تھی۔ پس اُنھوں نے اُسی کُپی کا قصد کیا جس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے تحفہ بھیجا کرتی تھیں تو اُس میں گھی پایا۔ وہ ہمیشہ اُنھیں نچوڑنے تک گھر کے سالن کا کام دیتا رہا تھا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئیں۔ فرمایا تم نے اُسے نچوڑ لیا؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ اُسی طرح رہنے دیتیں تو ہمیشہ باقی رہتا۔

(مسلم)

۵۶۵۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِي وَلَاثَتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتِ اللهُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوطلحہ نے حضرت اُم سُلیم سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز میں کمزوری سُنی ہے جس سے میں نے بھوک کا اندازہ کیا ہے، اللہٰذا کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ عرض کی، ہاں اور جَو کی چند روٹیاں نکالیں۔ پھر اپنا دوپٹہ نکالا اور اُس کے ایک ٹکڑے میں روٹیاں لپیٹ کر میری بغل میں دبا دیں، باقی کپڑا بھی لپیٹ دیا اور مجھے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف روانہ کر دیا۔ میں اُنھیں لے کر گیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مسجد میں پایا اور آپ کے ساتھ اور لوگ بھی تھے۔ میں نے سلام عرض کیا تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، تمہیں ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟۔ عرض کی، ہاں۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ والوں سے فرمایا، کھڑے ہو جاؤ اور چلو۔ میں اُن کے آگے آگے چل دیا یہاں تک کہ میں حضرت ابوطلحہ کے پاس پہنچا اور اُنھیں بتایا۔ حضرت ابوطلحہ نے فرمایا، اے اُم سُلیم! رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کو لے کر تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس اُنھیں کھلانے کے لیے کچھ نہیں۔ عرض گزار ہوئیں، اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ حضرت ابوطلحہ چل دیے یہاں تک کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچ گئے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے بڑھتے رہے اور حضرت ابوطلحہ آپ کے ساتھ تھے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَانْطَلَقَ اَبُوْ طَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ مَعَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّيْ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَاَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَاَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ ثُمَّ لِعَشَرَةٍ فَاَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ اَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ اَنَّهٗ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَدَخَلُوْا فَقَالَ كُلُوْا وَسَمُّوا اللّٰهَ فَاَكَلُوْا حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ بِثَمَانِيْنَ رَجُلًا ثُمَّ اَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكَ سُؤْرًا وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ قَالَ ادْخُلْ عَلَيَّ عَشَرَةً حَتّٰى عَدَّ اَرْبَعِيْنَ ثُمَّ اَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ ثُمَّ اَخَذَ مَا بَقِيَ فَجَمَعَهٗ ثُمَّ دَعَا فِيْهِ بِالْبَرَكَةِ فَعَادَ كَمَا كَانَ فَقَالَ دُوْنَكُمْ هٰذَا۔

رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُمِّ سُلیم! جو کچھ تمہارے پاس ہے لے آؤ۔ انھوں نے وہی روٹیاں پیش کر دیں۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو انھیں چورا کر دیا گیا اور حضرت اُمِّ سلیم نے اس پر گھی کی کُپی نچوڑ دی۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر جو پڑھا جو اللہ تعالیٰ نے چاہا اور فرمایا کہ دس آدمیوں کو اجازت دے دو۔ چنانچہ انھیں اجازت دی گئی۔ انھوں نے کھایا اور شکم سیر ہو کر چلے گئے۔ پھر فرمایا کہ اور دس کو اجازت دے دو۔ اسی طرح تمام لوگوں نے کھانا کھایا اور شکم سیر ہو کر چلے گئے اور سارے ستر یا اسّی افراد تھے (متفق علیہ) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: دس آدمیوں کو اجازت دے دو۔ پس وہ اندر داخل ہوئے تو فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر کھاؤ۔ انھوں نے کھایا یہاں تک کہ اسّی آدمیوں نے کھایا۔ پھر نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور گھر والوں نے کھایا اور باقی بچ رہا۔ اور بخاری کی روایت میں فرمایا: دس آدمیوں کو میرے پاس لے آؤ۔ یہاں تک کہ چالیس شمار کیے گئے۔ پھر نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھایا اور میں دیکھ رہا تھا کہ کیا اس میں سے کچھ کم ہوا ہے۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے باقی کو لے کر اکٹھا کیا۔ اس پر دعائے برکت فرمائی تو وہ اسی طرح ہو گیا جیسے تھا اور فرمایا: اسے لے لو۔

۵۶۵۵ وَعَنْهُ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ فَوَضَعَ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّاَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِاَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَلٰثَ مِائَةٍ اَوْ زُهَاءَ ثَلٰثِ مِائَةٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک برتن پیش کیا گیا جبکہ آپ زوراء کے مقام پر تھے۔ آپ نے برتن میں دستِ مبارک رکھا تو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی پھوٹ کر نکلنے لگا۔ پس لوگوں نے وضو کر لیا۔ قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے کہا کہ آپ حضرات کتنے تھے؟ فرمایا کہ تین سو یا تین سو کے لگ بھگ (متفق علیہ)

۵۶۵۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْاٰيَاتِ بَرَكَةً وَاَنْتُمْ تَعُدُّوْنَهَا تَخْوِيْفًا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم معجزات کو برکت کے لیے شمار کرتے ہیں اور تم خوف دلانے کے لیے۔ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ پانی کی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ اطْلُبُوْا فَضْلَةً مِّنْ مَّاءٍ فَجَاءُوْا بِإِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ قَلِيْلٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الطَّهُوْرِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

تلت ہوگئی۔ فرمایا کہ بچا ہوا پانی لے آؤ۔ لوگ تھوڑا سا پانی ایک برتن میں لائے۔ آپ نے برتن میں دست مبارک داخل کیا اور فرمایا: آؤ پانی کی طرف جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پاک، مبارک اور برکت والا ہے۔ میں نے دیکھا کہ پانی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک انگلیوں سے پھوٹ رہا تھا اور ہم کھانے کی تسبیح سنا کرتے جبکہ وہ کھایا جاتا۔

(بخاری)

۵۶۵۷ وَعَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكُمْ تَسِيْرُوْنَ عَشِيَّتَكُمْ وَلَيْلَتَكُمْ وَتَأْتُوْنَ الْمَاءَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَدًا فَانْطَلَقَ النَّاسُ لَا يَلْوِيْ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ قَالَ أَبُوْ قَتَادَةَ فَبَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ حَتَّى ابْهَارَّ اللَّيْلُ فَمَالَ عَنِ الطَّرِيْقِ فَوَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ احْفَظُوْا عَلَيْنَا صَلَاتَنَا فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالشَّمْسُ فِيْ ظَهْرِهِ ثُمَّ قَالَ ارْكَبُوْا فَرَكِبْنَا فَسِرْنَا حَتّٰى إِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ ثُمَّ دَعَا بِمِيْضَأَةٍ كَانَتْ مَعِيْ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ مَّاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا وُضُوْءًا دُوْنَ وُضُوْءٍ قَالَ وَبَقِيَ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ مَّاءٍ ثُمَّ قَالَ احْفَظْ عَلَيْنَا مِيْضَأَتَكَ فَسَيَكُوْنُ لَهَا نَبَأٌ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ وَرَكِبَ وَرَكِبْنَا مَعَهُ فَأَتَيْنَا إِلَى النَّاسِ حِيْنَ امْتَدَّ النَّهَارُ وَحَمِيَ كُلُّ شَيْءٍ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْنَا وَعَطِشْنَا فَقَالَ لَا هُلْكَ عَلَيْكُمْ وَدَعَا بِالْمِيْضَأَةِ فَجَعَلَ يَصُبُّ وَأَبُوْ قَتَادَةَ يَسْقِيْهِمْ فَلَمْ يَعْدُ أَنْ رَأَى النَّاسُ مَاءً فِي الْمِيْضَأَةِ تَكَابُّوْا عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: تم شام کو رات بھر چلو گے تو پانی تک ان شاء اللہ تعالیٰ صبح کے وقت پہنچو گے۔ لوگ چلتے رہے اور کوئی دوسرے کی طرف دیکھتا بھی نہیں تھا۔ حضرت ابو قتادہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چل رہے تھے یہاں تک کہ آدھی رات کے وقت راستے سے ہٹ گئے۔ آپ نے سر مبارک رکھ کر فرمایا کہ ہماری نماز کا خیال رکھنا۔ چنانچہ سب سے پہلے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی بیدار ہوئے اور دھوپ آپ کی پشت مبارک پر تھی۔ پھر فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔ ہم سوار ہو گئے اور چلتے رہے یہاں تک کہ سورج بلند ہو گیا چنانچہ آپ اتر پڑے اور آپ نے پانی کا برتن مانگا جو میرے پاس تھا اور اس میں کچھ پانی تھا۔ آپ نے کم پانی کے ساتھ وضو فرمایا اور کچھ پانی بچ رہا۔ پھر فرمایا کہ ہمارے لیے اپنے اس برتن کی حفاظت کرنا، عنقریب اس سے ایک عجوبہ وابستہ ہوگی۔ پھر حضرت بلال نے نماز کی اذان کہی اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھیں اور پھر نماز فجر پڑھائی۔ آپ سوار ہو گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سوار ہو گئے۔ ہم دوسرے حضرات کے پاس اس وقت پہنچے جب دن خوب چڑھ گیا اور ہر چیز تپ گئی۔ لوگ کہہ رہے تھے کہ یا رسول اللہ! ہم ہلاک ہو گئے، ہم پیاسے ہیں۔ فرمایا کہ ہلاکت تمہارے لیے نہیں ہے اور وضو کا برتن منگایا۔ آپ پانی ڈالتے اور حضرت ابو قتادہ انھیں پلاتے جاتے۔ تھوڑی ہی دیر میں لوگوں نے برتن میں پانی دیکھ لیا اور ٹوٹ پڑے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرو تم سب سیراب ہو جاؤ گے۔ لوگوں نے یہی کیا اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِحْسُوا الْمَلَأَ کُلُّکُمْ سَیَرْوٰی قَالَ فَفَعَلُوْا فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُبُّ وَاَسْقِیْھِمْ حَتّٰی مَا بَقِیَ غَیْرِیْ وَغَیْرُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ فَقَالَ لِیْ اِشْرَبْ فَقُلْتُ لَا اَشْرَبُ حَتّٰی تَشْرَبَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اِنَّ سَاقِیَ الْقَوْمِ اٰخِرُھُمْ قَالَ فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ قَالَ فَاَتَی النَّاسُ الْمَاءَ جَامِّیْنَ رِوَاءً رَوَاہُ مُسْلِمٌ ھٰکَذَا فِیْ صَحِیْحِہٖ وَکَذَا فِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ وَجَامِعِ الْاُصُوْلِ وَزَادَ فِی الْمَصَابِیْحِ بَعْدَ قَوْلِہٖ اٰخِرُھُمْ لَفْظَۃَ شُرْبًا۔

علیہ وسلم انڈیلتے اور میں پلاتا رہا یہاں تک کہ میرے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا باقی نہ رہا۔ پھر آپ نے انڈیلا اور مجھ سے فرمایا کہ پئو۔ میں عرض گزار ہوا کہ اس وقت تک نہیں پیوں گا جب تک یا رسول اللہ آپ نہ پی لیں۔ فرمایا کہ ساقی لوگوں کے بعد پیتا ہے۔ پس آپ نے پیا اور میں نے پیا۔ راوی کا بیان ہے کہ سیراب ہونے کے باوجود لوگ پھر دریائے رحمت پر آئے (مسلم) اسی طرح ان کی صحیح میں ہے اور اسی طرح کتاب الحمیدی اور جامع الاصول میں لیکن مصابیح میں اٰخرھم کے بعد شربا کا لفظ بھی ہے۔

۵۶۵۸ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ اَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَۃٌ فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُدْعُ اللّٰہَ لَھُمْ بِفَضْلِ اَزْوَادِھِمْ ثُمَّ ادْعُ اللّٰہَ لَھُمْ عَلَیْھَا بِالْبَرَکَۃِ فَقَالَ نَعَمْ فَدَعَا بِنِطَعٍ فَبُسِطَ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ اَزْوَادِھِمْ فَجَعَلَ الرَّجُلُ یَجِیْءُ بِکَفِّ ذُرَّۃٍ وَیَجِیْءُ الْاٰخَرُ بِکَفِّ تَمْرٍ وَیَجِیْءُ الْاٰخَرُ بِکَسْرَۃٍ حَتّٰی اجْتَمَعَ عَلَی النِّطَعِ شَیْءٌ یَسِیْرٌ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَکَۃِ ثُمَّ قَالَ خُذُوْا فِیْ اَوْعِیَتِکُمْ فَاَخَذُوْا فِیْ اَوْعِیَتِھِمْ حَتّٰی مَا تَرَکُوْا فِی الْعَسْکَرِ وِعَاءً اِلَّا مَلَاُوْہُ قَالَ فَاَکَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا وَفَضَلَتْ فَضْلَۃٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَا یَلْقَی اللّٰہَ بِھِمَا عَبْدٌ غَیْرُ شَاکٍّ فَیُحْجَبُ عَنِ الْجَنَّۃِ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ تبوک کے روز لوگوں کو سخت بھوک کا سامنا ہوا تو حضرت عمر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! لوگوں سے باقی زادِ راہ منگائیے اور اس پر اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا کیجیے۔ فرمایا ہاں۔ پس دسترخوان منگایا جو بچھایا گیا۔ پھر بچا ہوا زادِ راہ منگایا گیا۔ پس کوئی مٹھی بھر جوار لانے لگا اور کوئی مٹھی بھر کھجوریں اور کوئی روٹی کا ٹکڑا۔ یہاں تک کہ دسترخوان پر تھوڑا سا راشن جمع ہو گیا۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعائے برکت فرمائی۔ پھر فرمایا کہ اپنے برتن لو اور برتنوں میں بھر لو، یہاں تک کہ لشکر میں کوئی برتن نہ رہا مگر اسے بھر لیا گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگوں نے کھایا، لشکر سیر ہو گئے اور باقی بھی بچا رہا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور بیشک میں اللہ کا رسول ہوں۔ کوئی بندہ ان دونوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے نہیں ملے گا کہ ان میں شک نہ کرتا ہو اور پھر بھی اسے جنت سے روکا جائے۔

(مسلم)

۵۶۵۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَرُوْسًا بِزَیْنَبَ فَصَنَعَتْ اُمِّیْ اُمُّ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت زینب سے نکاح کر کے عروسی حالت میں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

سُلَيْمٍ إِلَى تَمْرٍ وَسَمْنٍ وَأَقِطٍ فَصَنَعَتْ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِي تَوْرٍ فَقَالَتْ يَا أَنَسُ اذْهَبْ بِهٰذَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ بَعَثَتْ بِهٰذَا إِلَيْكَ أُمِّي وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَذَهَبْتُ فَقُلْتُ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ لِي فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا رِجَالًا سَمَّاهُمْ وَادْعُ لِي مَنْ لَقِيتَ فَدَعَوْتُ مَنْ سَمَّى وَمَنْ لَقِيتُ فَرَجَعْتُ فَإِذَا الْبَيْتُ غَاصٌّ بِأَهْلِهِ قِيلَ لِأَنَسٍ عَدَدُكُمْ كَانُوا قَالَ زُهَاءَ ثَلَاثِمِائَةٍ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَيْسَةِ وَتَكَلَّمَ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُو عَشَرَةً عَشَرَةً يَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَقُولُونَ لَهُ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ قَالَ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتَّى أَكَلُوا كُلُّهُمْ قَالَ لِي يَا أَنَسُ ارْفَعْ فَرَفَعْتُ فَمَا أَدْرِي حِينَ وَضَعْتُ كَانَ أَكْثَرُ أَمْ حِينَ رَفَعْتُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

تھے تو میری والدہ ماجدہ حضرت اُمِّ سُلَیم نے کھجوریں، گھی اور پنیر سے حیس بنانے کا ارادہ کیا اور اُنھیں ایک بڑے پیالے میں ڈالا۔ فرمایا اے انس! اسے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے جاؤ۔ اور عرض کرنا کہ یہ میری امی جان نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے۔ وہ آپ کی خدمت میں سلام عرض کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ یارسول اللہ! آپ کی بارگاہ میں یہ ہمارا قلیل سا نذرانہ ہے۔ میں گیا اور عرض کر دیا۔ فرمایا کہ رکھ دو۔ پھر فرمایا جاؤ اور فلاں فلاں آدمیوں کو بُلا لاؤ، اُن کے نام لیے نیز جو بھی ملے اُسے بُلا لانا۔ پس جن کے نام لیے تھے وہ میں نے بُلائے نیز جو بھی ملا۔ میں واپس لوٹا تو کاشانۂ اقدس لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ حضرت انس سے کہا گیا کہ آپ کتنے حضرات تھے؟ فرمایا کہ تین سَو کے لگ بھگ۔ پس میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اُس حیس پر اپنا دستِ مبارک رکھا اور جو اللہ تعالیٰ نے چاہا اُس پر کچھ کہا۔ پھر دس دس کو بلاتے رہے جو اُس سے کھاتے رہے۔ آپ اُن سے فرماتے کہ اللہ کا نام لو اور کھاؤ اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے راوی کا بیان ہے کہ وہ کھا کر شکم سیر ہو گئے۔ پس ایک جماعت جاتی اور دوسری آتی، یہاں تک کہ سارے کھا چکے۔ آپ نے فرمایا: اے انس! اُٹھا لو۔ پس میں نے اُٹھا لیا اور مجھے معلوم نہیں کہ جب میں نے رکھا تھا اُس وقت زیادہ تھا یا جبکہ میں نے اُٹھایا

(متفق علیہ)

۵۶۶۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ قَدْ أَعْيَى فَلَا يَكَادُ يَسِيرُ فَلَحِقَ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِبَعِيرِكَ قُلْتُ قَدْ عَيِيَ فَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَهُ فَدَعَا لَهُ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْإِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيرُ فَقَالَ لِي كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ أَفَتَبِيعُنِيهِ بِوُقِيَّةٍ فَبِعْتُهُ عَلَى أَنَّ لِي فَقَارَ ظَهْرِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کیا اور میں اونٹ پر سوار تھا جو تھک گیا تھا اور اُس سے چلا نہیں جا رہا تھا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ سے آ ملے اور فرمایا: تمہارے اُونٹ کو کیا ہے؟ عرض گزار ہوا کہ تھک گیا ہے۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیچھے ہوئے، ڈانٹا اور دعائے برکت فرمائی۔ اُس وقت سے وہ اُونٹوں کے آگے چلنے لگا۔ چنانچہ مجھ سے فرمایا کہ تم اپنے اونٹ کو کیسا پاتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ بہت بہتر کیونکہ آپ کی برکت اسے پہنچ گئی ہے۔ فرمایا کہ کیا تم ایک اوقیہ کے بدلے میرے ہاتھوں فروخت

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ غَدَوْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيْرِ فَاَعْطَانِيْ ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کرتے ہو؟ میں نے اس شرط پر بیچ دیا کہ مدینہ منورہ تک اس کی پیٹھ پر سوار رہوں گا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو اگلے روز میں اونٹ کو آپ کی خدمت میں لے گیا۔ آپ نے قیمت عطا فرمادی اور وہ بھی مجھے واپس دے دیا۔ (متفق علیہ)۔

۵۶۶۱ وَعَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوْكَ فَاَتَيْنَا وَادِي الْقُرٰى عَلٰى حَدِيْقَةٍ لِاِمْرَاَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْرُصُوْهَا فَخَرَصْنَاهَا وَخَرَصَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ اَوْسُقٍ وَقَالَ اَحْصِيْهَا حَتّٰى نَرْجِعَ اِلَيْكِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَانْطَلَقْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا تَبُوْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَهُبُّ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةَ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ فَلَا يَقُمْ فِيْهَا اَحَدٌ فَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيْرٌ فَلْيَشُدَّ عِقَالَهُ فَهَبَّتْ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْهُ الرِّيْحُ حَتّٰى اَلْقَتْهُ بِجَبَلَيْ طَيِّءٍ ثُمَّ اَقْبَلْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا وَادِي الْقُرٰى فَسَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْاَةَ عَنْ حَدِيْقَتِهَا كَمْ بَلَغَ ثَمَرُهَا فَقَالَتْ عَشَرَةَ اَوْسُقٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ تبوک کے لیے نکلے۔ جب وادی القریٰ میں ہم ایک عورت کے باغیچے کے پاس سے گزرے تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے پھلوں کا اندازہ کرو۔ چنانچہ ہم نے اندازہ کیا اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دس وسق کا اندازہ کیا اور فرمایا کہ اسے یاد رکھنا۔ یہاں تک کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اس کی طرف لوٹیں۔ چنانچہ ہم چل دیے یہاں تک کہ تبوک کے مقام پر پہنچ گئے تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب آج رات کو سخت آندھی آئے گی اور اس میں کوئی کھڑا نہ ہو اور جس کے پاس اونٹ ہو تو اس کی رسی کو مضبوطی سے باندھے۔ پس سخت آندھی آئی اور ایک آدمی کھڑا ہو گیا جس کو اٹھا کر طی کی دونوں پہاڑیوں کے درمیان پھینک دیا۔ پھر ہم آئے یہاں تک کہ وادی القریٰ میں پہنچے۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باغیچے والی عورت سے پوچھا کہ اس کا پھل کتنا ہوا؟ اس نے کہا: دس وسق (متفق علیہ)

۵۶۶۲ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ وَهِيَ اَرْضٌ يُسَمّٰى فِيْهَا الْقِيْرَاطَ فَاِذَا فَتَحْتُمُوْهَا فَاَحْسِنُوْا اِلٰى اَهْلِهَا فَاِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا اَوْ قَالَ ذِمَّةً وَصِهْرًا فَاِذَا رَاَيْتَ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا قَالَ فَرَاَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ حَسَنَةَ وَاَخَاهُ رَبِيْعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِيْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنْهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب تم مصر کو فتح کرو گے اور ایسی زمین ہے جس میں قیراط کا لفظ بولا جاتا ہے۔ جب تم اسے فتح کر لو تو اس کے باشندوں سے حسن سلوک کرنا کیونکہ ان کے لیے امان اور رحم کا رشتہ ہے یا فرمایا کہ امان اور سسرالی رشتہ ہے۔ جب تم اس میں دو آدمیوں کو ایک اینٹ بھر جگہ پر جھگڑتے دیکھو تو اس سے نکل آنا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے عبدالرحمٰن بن شرحبیل بن حسنہ اور اس کے بھائی ربیعہ کو ایک اینٹ جتنی جگہ پر جھگڑتے ہوئے دیکھا تو میں اس سے نکل آیا۔ (مسلم)

۵۶۶۳ وَعَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي أَصْحَابِي وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ فِي أُمَّتِي اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدُونَ رِيحَهَا حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيهِمُ الدُّبَيْلَةُ سِرَاجٌ مِنْ نَارٍ يَظْهَرُ فِي أَكْتَافِهِمْ حَتَّى تَنْجُمَ فِي صُدُورِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا فِي بَابِ مَنَاقِبِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَحَدِيثَ جَابِرٍ مَنْ يَصْعَدُ الثَّنِيَّةَ فِي جَامِعِ الْمَنَاقِبِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے ساتھیوں میں اور ایک دوسری روایت میں فرمایا کہ میری اُمت میں بارہ منافق ہیں جو نہ جنت میں داخل ہوں گے اور نہ اُس کی خوشبو تک پائیں گے یہاں تک کہ سوئی کے ناکے سے اونٹ گزر جائے۔ اُن میں سے آٹھ کے لیے ایک پھوڑا کافی ہوگا جو آگ کا شعلہ ہوگا اُن کے کندھوں کے درمیان یہاں تک کہ اُن کے سینوں سے پار ہو جائے گا۔ (مسلم) اور لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا والی حدیث سہل بن سعد کو عنقریب ہم باب مناقب علی میں ذکر کریں گے اور مَنْ يَصْعَدُ الثَّنِيَّةَ والی حدیث جابر کو اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تعالیٰ باب جامع المناقب میں۔

دوسری فصل

۵۶۶۴ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ خَرَجَ أَبُو طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا أَشْرَفُوا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوا فَحَلُّوا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوا قَبْلَ ذٰلِكَ يَمُرُّونَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَفِتُ فَهُمْ يَحُلُّونَ رِحَالَهُمْ لِكَيْ يَرَاهُمُ الرَّاهِبُ حَتَّى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذَا سَيِّدُ الْعٰلَمِينَ هٰذَا رَسُولُ رَبِّ الْعٰلَمِينَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِلْعٰلَمِينَ فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ إِنَّكُمْ حِينَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيٍّ وَإِنِّي أَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوفِ كَتِفِهِ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا أَتَاهُمْ بِهِ وَكَانَ هُوَ فِي رِعْيَةِ الْإِبِلِ فَقَالَ أَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ فَلَمَّا دَنَا

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو طالب شام کی طرف نکلے اور نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے ساتھ تھے۔ جب قریش کی شاخوں سے گزرتے ہوئے ایک راہب کے پاس پہنچے تو اتر پڑے اور اپنے کجاوے کھول دیے۔ پس راہب اُن کی طرف نکلا جبکہ وہ اُس کے پاس سے گزرا کرتے لیکن وہ اُن کے پاس نہیں آیا کرتا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ اپنے کجاوے کھول رہے تھے کہ راہب کسی کو تلاش کرتا ہوا آیا یہاں تک کہ اُس نے آکر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑ لیا اور کہا: یہ سب جہانوں کا سردار ہے۔ یہ رب العالمین کا رسول ہے، اِس کو اللہ تعالیٰ رحمت دو عالم بنا کر مبعوث فرمائے گا۔ قریش کے بعض بوڑھوں نے اُس سے کہا: آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ کہا کہ جب تم گھاٹی سے گزر رہے تھے تو کوئی درخت اور پتھر نہیں تھا مگر سجدہ ریز تھا اور وہ سجدہ نہیں کرتے مگر نبی کو اور میں انھیں مہر نبوت سے بھی پہچانتا ہوں جو ان کے شانے کی ہڈی کے نیچے سیب کی طرح ہے۔ پھر وہ واپس لوٹا اور اُن کے لیے کھانا تیار کیا۔ جب وہ لے کر آیا تو آپ اونٹ چرانے والوں میں تھے۔ کہا انھیں بلائیے۔ جب آپ تشریف لائے تو آپ کے اوپر ابر کا ٹکڑا سایہ کر رہا تھا۔ جب آپ لوگوں کے نزدیک پہنچے تو لوگوں کو ایک درخت کے سائے میں پایا۔ جب آپ بیٹھ گئے تو درخت کا سایہ آپ کے اوپر ہو گیا۔ اُس

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ اِلٰى فَيْءِ شَجَرَةٍ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوْا اِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ اَيُّكُمْ وَلِيُّهٗ قَالُوْا اَبُوْ طَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهٗ حَتّٰى رَدَّهٗ اَبُوْ طَالِبٍ وَبَعَثَ مَعَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ بِلَالًا وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

نے کہا کہ دیکھو، درخت کا سایہ بھی اُن پر ہو گیا ہے۔ کہا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں، بتاؤ اِن کا ولی کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ابو طالب۔ وہ برابر قسمیں دیتا رہا یہاں تک کہ ابو طالب نے آپ کو واپس بھیج دیا اور حضرت ابو بکر نے آپ کے ساتھ حضرت بلال کو بھیجا اور راہب نے آپ کو نان اور روغن زیتون زادِ راہ دیا۔

(ترمذی)

۵۶۶۵ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِيْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهٗ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں مکہ مکرمہ میں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ ہم کسی نواحی بستی کی طرف نکلے تو کوئی پتھر اور درخت سامنے نہ آتا مگر وہ یہی کہتا تھا کہ اے اللہ کے رسول! آپ پر سلام ہو۔

(ترمذی، دارمی)

۵۶۶۶ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ مُلْجَمًا مُسْرَجًا فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ جِبْرَئِيْلُ اَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هٰذَا فَمَا رَكِبَكَ اَحَدٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنْهُ قَالَ فَارْفَضَّ عَرَقًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شب معراج نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لگام لگا ہوا اور زین کسا ہوا براق پیش کیا گیا تو وہ شوخی دکھانے لگا۔ حضرت جبرئیل نے اُس سے فرمایا: کیا محمد مصطفےٰ کے حضور ایسا کرتا ہے۔ تجھ پر کوئی ایسا شخص سوار نہیں ہوا جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اِن سے زیادہ عزت والا ہو راوی کا بیان ہے کہ وہ پسینہ پسینہ ہو گیا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۶۶۷ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيْنَا اِلٰى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ قَالَ جِبْرَئِيْلُ بِاِصْبَعِهٖ فَخَرَقَ بِهَا الْحَجَرَ فَشَدَّ بِهِ الْبُرَاقَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت بُریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم بیت المقدس پہنچے تو جبرئیل نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا اور پتھر میں سوراخ کر دیا۔ پس براق کو اُس کے ساتھ باندھا گیا۔ (ترمذی)

۵۶۶۸ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ قَالَ ثَلٰثَةُ اَشْيَاءَ رَاَيْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَهٗ اِذْ مَرَرْنَا بِبَعِيْرٍ يُسْقٰى عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰهُ الْبَعِيْرُ جَرْجَرَ فَوَضَعَ جِرَانَهٗ فَوَقَفَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْنَ صَاحِبُ هٰذَا الْبَعِيْرِ فَجَاءَهٗ فَقَالَ

حضرت یعلیٰ بن مُرّہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تین چیزیں دیکھیں جبکہ ہم آپ کے ساتھ سفر کر رہے تھے تو ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جس پر پانی لایا جاتا تھا۔ جب اونٹ نے آپ کو دیکھا تو بلبلایا اور اپنی گردن جھکا دی۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کے پاس ٹھہر گئے اور فرمایا کہ اس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟ وہ حاضرِ بارگاہ ہوا تو آپ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بِعَنِيزٍ فَقَالَ بَلْ نَهَبُهُ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لِأَهْلِ بَيْتٍ مَا لَهُمْ مَعِيشَةٌ غَيْرُهُ قَالَ أَمَا إِذْ ذَكَرْتَ هٰذَا مِنْ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ شَكَى كَثْرَةَ الْعَمَلِ وَقِلَّةَ الْعَلَفِ فَأَحْسِنُوْا إِلَيْهِ ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تَشُقُّ الْأَرْضَ حَتّٰى غَشِيَتْهُ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلٰى مَكَانِهَا فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ هِيَ شَجَرَةٌ اسْتَأْذَنَتْ رَبَّهَا فِي أَنْ تُسَلِّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لَهَا قَالَ ثُمَّ سِرْنَا فَمَرَرْنَا بِمَاءٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ بِابْنٍ لَهَا بِهِ جِنَّةٌ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْخِرِهِ ثُمَّ قَالَ اخْرُجْ فَإِنِّي مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ سِرْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مَرَرْنَا بِذٰلِكَ الْمَاءِ فَسَأَلَهَا عَنِ الصَّبِيِّ فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رَأَيْنَا مِنْهُ رَيْبًا بَعْدَكَ۔

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

۵۶۶۹/۵۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ بِابْنٍ لَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنِي هٰذَا بِهِ جُنُوْنٌ وَإِنَّهُ لَيَأْخُذُهُ عِنْدَ غَدَائِنَا وَعَشَائِنَا فَمَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهُ وَدَعَا فَثَعَّ ثَعَّةً وَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ مِثْلُ الْجِرْوِ الْأَسْوَدِ يَسْعٰى۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۵۶۷۰/۵۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ جِبْرِيْلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ حَزِيْنٌ قَدْ تَخَضَّبَ بِالدَّمِ مِنْ فِعْلِ أَهْلِ مَكَّةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ تُحِبُّ أَنْ تُرِيَكَ آيَةً قَالَ نَعَمْ فَنَظَرَ إِلٰى شَجَرَةٍ مِنْ وَرَائِهِ فَقَالَ ادْعُ بِهَا

نے فرمایا: اسے فروخت کر دو۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ آپ کی خدمت میں تحفہ پیش کیا۔ یہ گھر والوں کا ہے جن کا اس کے سوا اور کوئی ذریعہ معاش نہیں۔ فرمایا کہ تم نے تو اپنا معاملہ بیان کر دیا لیکن اس نے کام زیادہ لینے اور چارہ تھوڑا دینے کی شکایت کی ہے۔ اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ پھر ہم چل پڑے یہاں تک کہ ایک منزل پر اترے اور نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سو گئے تو ایک درخت زمین کو چیرتا ہوا آیا اور آپ پر سایہ فگن ہو گیا۔ پھر واپس چلا گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو آپ سے اس بات کا ذکر کیا گیا۔ فرمایا کہ اس درخت نے اپنے رب سے اجازت چاہی تھی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کرے تو اسے اجازت مل گئی۔ پھر فرمایا کہ ہم چل پڑے یہاں تک کہ ایک پانی کے پاس سے گزرے تو ایک عورت اپنے بیٹے کو لے کر حاضر ہوئی جو دیوانہ ہو گیا تھا۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے ناک کے بانسے سے پکڑ کر فرمایا: باہر نکل کہ میں اللہ کا رسول محمد مصطفےٰ ہوں۔ پھر ہم چل دیے۔ جب ہم واپس لوٹے اور اسی پانی کے پاس سے گزرے تو عورت سے بچے کے متعلق پوچھا: وہ عرض گزار ہوئی قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، ہم نے اس کے بعد اس کی کوئی مشکوک حرکت نہیں دیکھی۔ (شرح السنہ)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی: یا رسول اللہ! میرے بیٹے کو جنون ہے اور صبح و شام کھانے کے وقت دورہ ہوتا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے سینے پر دست مبارک پھیرا تو اس نے زور سے قے کی اور کتے کے پلے جیسی کوئی چیز باہر نکلی جو چلتی تھی۔

(دارمی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جبکہ آپ غمگین بیٹھے ہوئے تھے اور اہل مکہ کی کرتوت کے باعث آپ خون سے رنگین تھے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کوئی نشانی دیکھنا پسند فرماتے ہیں؟ فرمایا: ہاں۔ انہوں نے ایک درخت کی طرف دیکھا جو آپ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

فَدَعَاهَا فَجَاءَتْ فَقَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ مُرْهَا فَلْتَرْجِعْ فَأَمَرَهَا فَرَجَعَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبِيْ حَسْبِيْ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

کے پیچھے تھا اور کہا کہ اسے بلائیے۔ آپ نے اُسے بلایا تو وہ آکر سامنے کھڑا ہو گیا۔ پھر کہا کہ حکم فرمائیے کہ یہ واپس چلا جائے۔ آپ نے حکم فرمایا تو واپس چلا گیا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے لیے کافی ہے، میرے لیے کافی ہے۔ (دارمی)

۵۶۷۱ ۵۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَأَقْبَلَ أَعْرَابِيٌّ فَلَمَّا دَنَى قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ قَالَ وَمَنْ يَّشْهَدُ عَلٰى مَا تَقُوْلُ قَالَ هٰذِهِ السَّلَمَةُ فَدَعَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِشَاطِئِ الْوَادِيْ فَأَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْأَرْضَ حَتّٰى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلَاثًا فَشَهِدَتْ ثَلَاثًا أَنَّهُ كَمَا قَالَ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلٰى مَنْبِتِهَا۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ایک اعرابی آگے بڑھا جب نزدیک ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو اکیلا ہے، جس کا کوئی شریک نہیں، اور بیشک محمد مصطفےٰ اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں؟ اُس نے کہا: جو آپ فرما رہے ہیں اس کی اور کون گواہی دیتا ہے؟ فرمایا کہ گیرکا یہ درخت۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے بلایا اور وہ وادی کے کنارے پر تھا۔ وہ زمین کو چیرتا ہوا آپ کی جانب بڑھا یہاں تک کہ آپ کے سامنے آکھڑا ہوا۔ آپ نے تین دفعہ اُس سے گواہی لی اور اُس نے تین مرتبہ اُسی طرح کہا جیسے آپ نے فرمایا اور پھر اپنے اگنے کی جگہ کی طرف لوٹ گیا (دارمی)

۵۶۷۲ ۵۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمَا أَعْرِفُ أَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ إِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ يَشْهَدُ أَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَأَسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں کس چیز سے پہچانوں کہ آپ نبی ہیں؟ فرمایا کہ اگر میں اس کھجور کے اس خوشے کو بلاؤں اور وہ گواہی دے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے بلایا تو وہ کھجور سے اُترنے لگا اور نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آگیا۔ فرمایا کہ چلے جاؤ تو واپس چلا گیا۔ پس اعرابی مسلمان ہو گیا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور صحیح بتایا۔

۵۶۷۳ ۵۷ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ ذِئْبٌ إِلٰى رَاعِيْ غَنَمٍ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً وَطَلَبَهُ الرَّاعِيْ حَتّٰى انْتَزَعَهَا مِنْهُ قَالَ فَصَعِدَ الذِّئْبُ عَلٰى تَلٍّ فَأَقْعٰى وَاسْتَنْظَرَ وَقَالَ قَدْ عَمَدْتَ إِلٰى رِزْقٍ رَزَقَنِيَهُ اللّٰهُ أَخَذْتَهُ ثُمَّ انْتَزَعْتَهُ مِنِّيْ فَقَالَ الرَّجُلُ تَاللّٰهِ إِنْ رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک بھیڑیا چرواہے کی بکریوں کی طرف آیا اور اُن میں سے ایک بکری لے لی۔ چرواہے نے تلاش کر کے اُسے پھاڑ لیا۔ راوی کا بیان ہے کہ بھیڑیا ایک ٹیلے پر چڑھا۔ بیٹھا، دم نیچے دبائی اور کہا: میں نے اپنی روزی کا ارادہ کیا جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دے دی۔ پھر آپ نے مجھ سے چھین لی۔ اُس آدمی نے کہا کہ خدا کی قسم، میں نے آج جیسی بات نہیں دیکھی۔ بھیڑیے نے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ الذِّئْبُ أَعْجَبُ مِنْ هٰذَا رَجُلٌ فِي النَّخْلَاتِ بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ يُخْبِرُكُمْ بِمَا مَضٰى وَمَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَهُودِيًّا فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ وَأَسْلَمَ فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا أَمَارَاتٌ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ قَدْ أَوْشَكَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْرُجَ فَلَا يَرْجِعَ حَتّٰى يُحَدِّثَهُ نَعْلَاهُ وَسَوْطُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ۔

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

کہا کہ اس سے بھی عجیب وہ آدمی ہے جو دو پہاڑیوں کے درمیان نخلستان میں تمہیں ماضی کی خبریں دیتا ہے اور جو تمہارے بعد ہونے والا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ آدمی یہودی تھا۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ عرض کیا اور مسلمان ہو گیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق کی۔ پھر نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ قیامت سے پہلے ظاہر ہونے والی نشانیوں سے ہے اور قریب ہے کہ آدمی اپنے گھر سے نکلے اور جب واپس لوٹے تو اس کی جوتیاں اور اس کا کوڑا اسے بتائے گا جو اس کے بعد گھر والوں نے کیا ہوگا۔

(شرح السنہ)

۵۶۷۴ وَعَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَدَاوَلُ مِنْ قَصْعَةٍ مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّى اللَّيْلِ يَقُومُ عَشَرَةٌ وَيَقْعُدُ عَشَرَةٌ قُلْنَا فَمَا كَانَتْ تُمَدُّ قَالَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُ مَا كَانَتْ تُمَدُّ إِلَّا مِنْ هٰهُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى السَّمَاءِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

ابوالعلاء سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک پیالے سے صبح سے شام تک کھاتے رہتے کہ دس اٹھتے اور دس بیٹھتے تھے۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیا چیز بڑھا دیتی تھی؟ حضرت سمرہ نے فرمایا کہ تم کس بات پر تعجب کرتے ہو؟ اس میں اضافہ نہیں کیا جاتا تھا مگر ادھر سے اور اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔

(ترمذی، دارمی)

۵۶۷۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ بَدْرٍ فِي ثَلٰثِ مِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّهُمْ حُفَاةٌ فَاحْمِلْهُمْ اللّٰهُمَّ إِنَّهُمْ عُرَاةٌ فَاكْسُهُمْ اللّٰهُمَّ إِنَّهُمْ جِيَاعٌ فَاشْبِعْهُمْ فَفَتَحَ اللّٰهُ لَهُ فَانْقَلَبُوا وَمَا مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَقَدْ رَجَعَ بِجَمَلٍ أَوْ جَمَلَيْنِ وَاكْتَسَوْا وَشَبِعُوا۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ بدر کے لیے تین سو پندرہ افراد کے درمیان نکلے اور کہا: اے اللہ! یہ پیدل ہیں انہیں سواریاں دے۔ اے اللہ! یہ ننگے ہیں انہیں لباس پہنا۔ اے اللہ! یہ بھوکے ہیں انہیں شکم سیر فرما۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح عطا فرمائی اور وہ لوٹے تو ان میں کوئی نہ تھا مگر ایک یا دو اونٹوں کے ساتھ لوٹا اور انہیں لباس پہنایا اور شکم سیر کر دیا گیا۔

(ابوداؤد)

۵۶۷۶ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ مَنْصُورُونَ وَمُصِيبُونَ وَمَفْتُوحٌ لَكُمْ فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مدد کیے جاؤ گے، غنیمت پاؤ گے اور تمہارے لیے فتوحات کے دروازے کھول دیے جائیں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَلْيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

گے۔ تو تم میں سے یہ چیزیں پائے تو چاہیے کہ اللہ سے ڈرے، نیک کاموں کا حکم کرے اور بُرے کاموں سے روکے۔ (ابوداؤد)

۵۶۷۷ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً مِّنْ اَهْلِ خَيْبَرَ سَمَّتْ شَاةً مَصْلِيَّةً ثُمَّ اَهْدَتْهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذِّرَاعَ فَاَكَلَ مِنْهَا وَاَكَلَ رَهْطٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ مَعَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْفَعُوْا اَيْدِيَكُمْ وَاَرْسَلَ اِلَى الْيَهُوْدِيَّةِ فَدَعَاهَا فَقَالَ سَمَمْتِ هٰذِهِ الشَّاةَ فَقَالَتْ مَنْ اَخْبَرَكَ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ هٰذِهِ فِيْ يَدِيْ لِلذِّرَاعِ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ اِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَنْ تَضُرَّهٗ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ نَبِيًّا اِسْتَرَحْنَا مِنْهُ فَعَفَا عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُعَاقِبْهَا وَتُوُفِّيَ اَصْحَابُهُ الَّذِيْنَ اَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَاحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كَاهِلِهٖ مِنْ اَجْلِ الَّذِيْ اَكَلَ مِنَ الشَّاةِ حَجَمَهٗ اَبُوْ هِنْدٍ بِالْقَرْنِ وَالشَّفْرَةِ وَهُوَ مَوْلًى لِبَنِيْ بَيَاضَةَ مِنَ الْاَنْصَارِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خیبر کی ایک یہودی عورت نے بکری کے بھنے ہوئے گوشت میں زہر ملایا اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے بطور تحفہ بھیج دیا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دستی لی اور اس میں سے کھایا اور صحابہ سے آپ کے چند ساتھیوں نے بھی کھایا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ روک لو اور یہودیہ کو پیغام بھیج کر بلایا اور فرمایا: کیا تو نے اس بکری میں زہر ملایا؟ کہنے لگی کہ آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا کہ مجھے اس دستی نے بتایا جو میرے ہاتھ میں ہے۔ یہودیہ نے کہا، ہاں۔ میں نے سوچا کہ اگر نبی ہیں تو آپ کو نقصان نہیں دے گا اور اگر نبی نہیں ہیں تو ہمیں ان سے چھٹکارا مل جائے گا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے معاف فرما دیا اور کوئی سزا نہیں دی لیکن آپ کے وہ ساتھی وفات پا گئے جنہوں نے بکری سے کھایا تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بکری کا گوشت کھانے کے باعث کندھوں کے درمیان پچھنے لگوائے۔ آپ کو ابوہند نے سینگ اور چھری کے ساتھ پچھنے لگائے جو انصار سے بنی بیاضہ کا آزاد کردہ غلام تھے۔

(ابوداؤد، دارمی)

۵۶۷۸ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حَنْظَلِيَّةَ اَنَّهُمْ سَارُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَاَطْنَبُوا السَّيْرَ حَتّٰى كَانَ عَشِيَّةً فَجَاءَ فَارِسٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ طَلَعْتُ عَلٰى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَاِذَا اَنَا بِهَوَازِنَ عَلٰى بَكْرَةِ اَبِيْهِمْ بِظَعْنِهِمْ وَنَعَمِهِمْ اِجْتَمَعُوْا اِلٰى حُنَيْنٍ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ تِلْكَ غَنِيْمَةُ الْمُسْلِمِيْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ قَالَ اَنَسُ بْنُ اَبِيْ مَرْثَدٍ

حضرت سہل بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ غزوۂ حنین کے روز رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چلے اور بڑا سفر کیا کہ شام ہو گئی۔ پس ایک سوار آ کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں فلاں فلاں پہاڑیوں پر چڑھا تو میں نے قبیلہ ہوازن والوں کو دیکھا کہ سارا قبیلہ اپنے بال بچوں اور مویشیوں سمیت حنین میں جمع ہو گیا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبسم ریزی کرتے ہوئے فرمایا: ان شاء اللہ تعالیٰ کل یہ مسلمانوں کا مالِ غنیمت ہو گا۔ پھر فرمایا کہ آج رات ہمارا کون پہرہ دے گا؟ حضرت انس بن ابو مرثد غنوی عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں۔ فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔ وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

الْغَنَوِيُّ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ارْكَبْ فَرَكِبَ فَرَسًا لَهُ فَقَالَ اسْتَقْبِلْ هٰذَا الشِّعْبَ حَتّٰى تَكُونَ فِي أَعْلَاهُ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مُصَلَّاهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ حَسَسْتُمْ فَارِسَكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا حَسَسْنَا فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي يَلْتَفِتُ إِلَى الشِّعْبِ حَتّٰى إِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ أَبْشِرُوا فَقَدْ جَاءَ فَارِسُكُمْ فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ إِلَى خِلَالِ الشَّجَرِ فِي الشِّعْبِ فَإِذَا هُوَ قَدْ جَاءَ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي انْطَلَقْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِي أَعْلٰى هٰذَا الشِّعْبِ حَيْثُ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ طَلَعْتُ الشِّعْبَيْنِ كِلَيْهِمَا فَلَمْ أَرَ أَحَدًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَزَلْتَ اللَّيْلَةَ قَالَ لَا إِلَّا مُصَلِّيًا أَوْ قَاضِيَ حَاجَةٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْمَلَ بَعْدَهَا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۵۶۷۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ فِيهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِي فِيهِنَّ بِالْبَرَكَةِ قَالَ خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِي مِزْوَدِكَ كُلَّمَا أَرَدْتَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَأَدْخِلْ فِيهِ يَدَكَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حَقْوِي حَتّٰى كَانَ يَوْمُ قُتِلَ عُثْمَانُ فَإِنَّهُ انْقَطَعَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

گئے تو فرمایا: اس گھاٹی کی طرف جاؤ، یہاں تک کہ اس کی چوٹی پر پہنچ جانا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے لیے تشریف لائے۔ دو رکعتیں پڑھ کر فرمایا: کیا اپنے سوار کو دیکھتے ہو؟ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہمیں تو نظر نہیں آتا۔ پس نماز کی اقامت کہی گئی اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھاتے ہوئے گھاٹی کی طرف دیکھ لیا کرتے۔ یہاں تک کہ جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا: بشارت ہو کہ تمہارا سوار آگیا ہے۔ پس ہم درختوں کے درمیان سے گھاٹی کی طرف دیکھنے لگے۔ پس وہ آگئے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے: میں گیا، یہاں تک کہ میں اس گھاٹی کی سب سے اونچی چوٹی پر پہنچ گیا، جہاں کے لیے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا تھا۔ جب صبح ہوئی تو میں نے دونوں گھاٹیوں کو دیکھا لیکن کوئی ایک آدمی بھی میں نے نہیں دیکھا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ کیا رات کو تم اُترے تھے؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں مگر نماز پڑھنے اور قضائے حاجت کے لیے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے بعد جو عمل کرو گے اُس کا تم سے حساب نہیں لیا جائے گا۔

(ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں چند کھجوریں پیش کر کے عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے ان میں برکت کی دعا کیجیے۔ آپ نے انھیں دبایا پھر اُن میں میرے لیے دعائے برکت کی۔ فرمایا کہ انھیں لے کر اپنے توشہ دان میں ڈال لو۔ جب تم اُن میں سے لینے کا ارادہ کرو تو ہاتھ داخل کر کے لے لینا اور بالکل خالی نہ کرنا۔ میں نے اُن کھجوروں میں سے اتنے وسق تو اللہ کی راہ میں خرچ کیے اور ہم اُس میں سے کھاتے اور کھلاتے بھی رہے جبکہ کبھی وہ میری کمر سے جدا نہیں ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ حضرت عثمان کی شہادت کے روز وہ مجھ سے جدا کر دیا گیا۔

(ترمذی)

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تیسری فصل

۵۶۸۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ تَشَاوَرَتْ قُرَيْشٌ لَيْلَةً بِمَكَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا أَصْبَحَ فَاثْبُتُوهُ بِالْوَثَاقِ يُرِيدُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلِ اقْتُلُوهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ أَخْرِجُوهُ فَاطَّلَعَ اللهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ذٰلِكَ فَبَاتَ عَلِيٌّ عَلَى فِرَاشِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى لَحِقَ بِالْغَارِ وَبَاتَ الْمُشْرِكُونَ يَحْرُسُونَ عَلِيًّا يَحْسَبُونَهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحُوا ثَارُوا عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَوْا عَلِيًّا رَدَّ اللهُ عَلَيْهِمْ مَكْرَهُمْ فَقَالُوا أَيْنَ صَاحِبُكَ هٰذَا قَالَ لَا أَدْرِي فَاقْتَصُّوا أَثَرَهُ فَلَمَّا بَلَغُوا الْجَبَلَ اخْتَلَطَ عَلَيْهِمْ فَصَعِدُوا الْجَبَلَ فَمَرُّوا بِالْغَارِ فَرَأَوْا عَلَى بَابِهِ نَسْجَ الْعَنْكَبُوتِ فَقَالُوا لَوْ دَخَلَ هٰهُنَا لَمْ يَكُنْ نَسْجُ الْعَنْكَبُوتِ عَلَى بَابِهِ فَمَكَثَ فِيهِ ثَلٰثَ لَيَالٍ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک رات قریش مکہ نے باہمی مشورہ کیا۔ بعض نے کہا کہ صبح کے وقت اسے مضبوطی سے باندھ دینا یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو۔ بعض نے کہا کہ اسے قتل کر دینا۔ بعض نے کہا کہ اسے نکال دینا۔ پس اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس سے مطلع فرمادیا۔ چنانچہ حضرت علی نے وہ رات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر گزاری اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نکل کر ایک غار میں چلے گئے اور مشرکوں نے حضرت علی کی پاسبانی کرتے ہوئے رات گزاری کہ انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جانتے رہے۔ جب صبح ہوئی اور حملہ کرنے لگے تو دیکھا کہ وہ حضرت علی ہیں۔ یوں اللہ نے ان کا فریب مٹا دیا۔ انھوں نے کہا کہ تمہارے صاحب کہاں ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔ وہ آپ کا کھوج نکالنے لگے۔ جب پہاڑ پر چڑھ گئے اور غار کے پاس سے گزرے تو غار کے منہ پر مکڑی کا جالا دیکھا۔ آپ اس میں تین رات رہے۔

(احمد)

۵۶۸۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سَمٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوا لِي مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنَ الْيَهُودِ فَجُمِعُوا لَهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبُوكُمْ قَالُوا فُلَانٌ قَالَ كَذَبْتُمْ بَلْ أَبُوكُمْ فُلَانٌ قَالُوا صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ قَالَ فَهَلْ أَنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ وَإِنْ كَذَبْنَاكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب خیبر فتح کر لیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بکری بطور ہدیہ پیش کی گئی جس میں زہر تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو یہودی یہاں رہتے ہیں انہیں میرے پاس اکٹھے کرو۔ پس آپ کے پاس جمع کر دیے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا میں تم سے ایک بات پوچھنے والا ہوں تو کیا تم سچ سچ بتا دو گے؟ عرض گزار ہوئے کہ اے ابوالقاسم! ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تمہارا باپ کون ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ فلاں۔ فرمایا جھوٹ بولتے ہو بلکہ فلاں ہے۔ عرض کی کہ آپ نے سچ فرمایا اور درست فرمایا۔ ارشاد ہوا کہ اگر تم مجھے سچ سچ بتا دو گے اگر میں تم سے ایک بات پوچھوں؟ عرض گزار ہوئے کہ اے ابوالقاسم! ہاں اور اگر ہم نے جھوٹ کہا تو آپ جان لیں گے جیسے ہمارے باپ کے متعلق جان لیا تھا۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ جہنمی کون ہیں؟ وہ کہنے لگے کہ چند روز ہم رہیں گے اور ہمارے بعد آپ رہیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عَرَفْتَ كَمَا عَرَفْتُهُ فِي أَبِينَا فَقَالَ لَهُمْ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالُوا نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا ثُمَّ تَخْلُفُونَا فِيهَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَئُوا فِيهَا وَاللهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا ثُمَّ قَالَ هَلْ أَنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هٰذِهِ الشَّاةِ سَمًّا قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَمَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذٰلِكَ قَالُوا أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا أَنْ نَسْتَرِيحَ مِنْكَ وَإِنْ كُنْتَ صَادِقًا لَمْ يَضُرَّكَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

نے فرمایا کہ اسی میں پڑے رہو گے۔ خدا کی قسم، ہم اس میں کبھی بھی تمہارے بعد نہیں جائیں گے۔ پھر فرمایا، کیا تم مجھے سچ سچ بتاؤ گے اگر میں تم سے کسی بات کے متعلق پوچھوں؟ عرض گذار ہوئے کہ اے ابوالقاسم! ہاں۔ فرمایا کہ کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا تھا؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ عرض گزار ہوئے، ہمارا ارادہ یہ تھا کہ اگر آپ جھوٹے ہیں تو آپ سے ہمیں چھٹکارا مل جائے گا اور اگر آپ سچے ہیں تو یہ آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

(بخاری)

۵۶۸۲ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الْفَجْرَ وَصَعِدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک روز ہمیں نماز فجر پڑھائی تو منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور خطبہ دیتے رہے۔ یہاں تک کہ نماز ظہر کا وقت ہوا تو اترے۔ نماز پڑھائی اور پھر جلوہ افروز ہو گئے اور خطبہ دیا یہاں تک کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا تو اترے، نماز پڑھائی اور پھر جلوہ افروز ہو کر خطبہ دینے لگے۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ پس جو قیامت تک ہونے والا تھا وہ آپ نے ہمیں بتا دیا۔ لہٰذا ہم میں زیادہ علم والا وہ ہے جس کو وہ زیادہ باتیں یاد ہیں۔

(مسلم)

۵۶۸۳ وَعَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَأَلْتُ مَسْرُوقًا مَنْ أَذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْآنَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُوكَ يَعْنِي عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ أَذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

معن بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد سے مسروق سے دریافت کیا کہ جس رات جنات نے قرآن مجید سنا تو اس کی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کس نے خبر دی؟ فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی آپ والد محترم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ ان کی خبر ایک درخت نے دی تھی۔

(متفق علیہ)

۵۶۸۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَتَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ وَكُنْتُ رَجُلًا حَدِيدَ الْبَصَرِ فَرَأَيْتُهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَآهُ غَيْرِي فَجَعَلْتُ أَقُولُ لِعُمَرَ أَمَا تَرَاهُ فَجَعَلَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان حضرت عمر کے ساتھ تھے۔ ہم نے نیا چاند دیکھا۔ میں تیز نظر تھا لہٰذا میں نے چاند دیکھ لیا اور میرے سوا کسی نے چاند دیکھنے کا دعویٰ نہیں کیا۔ پس میں حضرت عمر سے کہنے لگا کہ کیا آپ نہیں دیکھتے اور انہیں نظر نہیں آیا تھا حضرت عمر

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

لَا یَرَاہُ قَالَ یَقُوْلُ عُمَرُ سَأَرَاہُ وَاَنَا مُسْتَلْقٍ عَلٰی فِرَاشِیْ ثُمَّ اَنْشَاءَ یُحَدِّثُنَا عَنْ اَھْلِ بَدْرٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُرِیْنَا مَصَارِعَ اَھْلِ بَدْرٍ بِالْاَمْسِ یَقُوْلُ ھٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ وَھٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ قَالَ عُمَرُ وَالَّذِیْ بَعَثَہٗ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَأُوا الْحُدُوْدَ الَّتِیْ حَدَّھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجُعِلُوْا فِیْ بِئْرٍ بَعْضُھُمْ عَلٰی بَعْضٍ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی انْتَھٰی اِلَیْھِمْ فَقَالَ یَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ وَیَا فُلَانُ ابْنَ فُلَانٍ ھَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ حَقًّا فَاِنِّیْ قَدْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِیَ اللّٰہُ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ تُکَلِّمُ اَجْسَادًا لَا اَرْوَاحَ فِیْھَا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْھُمْ غَیْرَ اَنَّھُمْ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ اَنْ یَرُدُّوْا عَلَیَّ شَیْئًا۔

کہنے لگے کہ جب میں اپنے بستر پر لیٹوں گا تو دیکھ لوں گا۔ پھر اہل بدر کے متعلق ہمیں بتانے لگے۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں وہ جگہیں دکھائیں جہاں اگلے روز اہل بدر پچھاڑے جانے والے تھے۔ فرماتے تھے کہ کل ان شاء اللہ یہ فلاں کے پچھڑنے جانے کی جگہ ہوگی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قسم اُس ذات کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی جگہ سے اِدھر اُدھر نہ ہوا پھر انہیں ایک کنوئیں میں ایک کو دوسرے کے اوپر ڈال دیا گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چلے، اُن کے پاس پہنچے اور فرمایا: اے فلاں بن فلاں اور اے فلاں بن فلاں! کیا تم نے اللہ اور اُس کے رسول کے وعدے کو ٹھیک ٹھیک پا لیا جب کہ میں نے تو اُس وعدے کو ٹھیک پا لیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا تھا۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ ان جسموں سے کیسے کلام فرماتے ہیں جن میں روحیں نہیں ہیں۔ فرمایا کہ میری بات کو تم اُن سے زیادہ نہیں سنتے ہو ماسوائے اس کے کہ وہ مجھے کسی بات کا جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

(مسلم)

۵۶۸۵/۶۹ وَعَنْ اُنَیْسَۃَ بِنْتِ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ عَنْ اَبِیْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰی زَیْدٍ یَعُوْدُہٗ مِنْ مَرَضٍ کَانَ بِہٖ قَالَ لَیْسَ عَلَیْکَ مِنْ مَرَضِکَ بَأْسٌ وَّلٰکِنْ کَیْفَ لَکَ اِذَا عُمِّرْتَ بَعْدِیْ فَعَمِیْتَ قَالَ اَحْتَسِبُ وَاَصْبِرُ قَالَ اِذًا تَدْخُلُ الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ قَالَتْ نَعَمِّیْ بَعْدَ مَا مَاتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَدَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ بَصَرَہٗ ثُمَّ مَاتَ۔

انیسہ بنت زید بن ارقم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت زید کی عیادت کے لیے اندر تشریف لائے جب کہ وہ بیمار تھے۔ فرمایا کہ اس بیماری سے تمہیں کوئی خطرہ نہیں لیکن اُس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب کہ تم میرے بعد نابینا ہو جاؤ گے، عرض گزار ہوئے کہ ثواب حاصل کروں گا اور صبر کروں گا۔ فرمایا کہ پھر تو بغیر حساب جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد یہ نابینا ہو گئے پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں بینائی واپس دے دی اور پھر فوت ہوئے

۵۶۸۶/۷۰ وَعَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَقَوَّلَ عَلَیَّ مَا لَمْ اَقُلْ فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ وَذٰلِکَ اَنَّہٗ بَعَثَ رَجُلًا فَکَذَبَ عَلَیْہِ فَدَعَا عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو میری طرف منسوب کر کے ایسی بات کہے کہ میں نے کہی نہ ہو تو اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے اور یہ اُس وقت فرمایا جب کہ آپ نے ایک آدمی کو بھیجا تو اُس آپ پر جھوٹ بولا۔ رسول اللہ صلی اللہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوُجِدَ مَيِّتًا وَقَدِ انْشَقَّ بَطْنُهُ وَلَمْ تَقْبَلْهُ الْاَرْضُ۔

(رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے خلاف دعا فرمائی تو اُسے مُردہ پایا گیا کہ اُس کا پیٹ پھٹ گیا تھا اور زمین نے اُسے قبول نہیں کیا تھا۔ ان دونوں کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا ہے۔

۵۶۸۷ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ رَجُلٌ يَسْتَطْعِمُهُ فَاَطْعَمَهُ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيْرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَاْكُلُ مِنْهُ وَامْرَاَتُهُ وَضَيْفُهُمَا حَتّٰى كَالَهُ فَفَنِيَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ سے کھانا مانگا تو آپ نے اُسے نصف وسق جَو عطا فرمائے۔ اُس کی بیوی اور اُس کے مہمان مدتوں اُس سے کھاتے رہے یہاں تک کہ اُس نے ماپ لیا تو وہ ختم ہو گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا، اگر تم اُسے نہ ماپتے تو اُس سے کھاتے رہتے اور وہ تمہارے لیے باقی رہتا۔ (مسلم)

۵۶۸۸ وَعَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْقَبْرِ يُوْصِي الْحَافِرَ يَقُوْلُ اَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ اَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رَاْسِهٖ فَلَمَّا رَجَعَ اسْتَقْبَلَهُ دَاعِيْ امْرَاَتِهٖ فَاَجَابَ وَنَحْنُ مَعَهٗ فَجِيْءَ بِالطَّعَامِ فَوَضَعَ يَدَهٗ ثُمَّ وَضَعَ الْقَوْمُ فَاَكَلُوْا فَنَظَرْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُوْكُ لُقْمَةً فِيْ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ اَجِدُ لَحْمَ شَاةٍ اُخِذَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ اَهْلِهَا فَاَرْسَلَتِ الْمَرْاَةُ تَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَرْسَلْتُ اِلَى النَّقِيْعِ وَهُوَ مَوْضِعٌ يُبَاعُ فِيْهِ الْغَنَمُ لِيُشْتَرٰى لِيْ شَاةٌ فَلَمْ تُوْجَدْ فَاَرْسَلْتُ اِلٰى جَارٍ لِيْ قَدِ اشْتَرٰى شَاةً اَنْ يُّرْسِلَ بِهَا اِلَيَّ بِثَمَنِهَا فَلَمْ يُوْجَدْ فَاَرْسَلْتُ اِلٰى امْرَاَتِهٖ فَاَرْسَلَتْ اِلَيَّ بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْعِمِيْ هٰذَا الطَّعَامَ الْاَسْرٰى۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

حضرت عاصم بن کلیب نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے میں نکلے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ قبر پر بیٹھ کر گورکن کو وصیت فرما رہے تھے کہ پیروں کی جانب سے اور کھلی کرو، سر کی جانب سے اور کھلی کرو۔ جب واپس لوٹے تو اُس کی بیوی کی طرف سے دعوت پر بلانے والا بلا۔ آپ نے دعوت قبول فرمائی اور ہم آپ کے ساتھ تھے۔ پس کھانا لایا گیا تو آپ نے دستِ مبارک ڈالا اور لوگوں نے بھی کھایا۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ لقمے کو دہن مبارک میں پھیر رہے ہیں۔ پھر فرمایا کہ میں اِس میں ایسی بکری کا گوشت محسوس کرتا ہوں جو اُس کے مالک کی اجازت کے بغیر لی گئی ہے۔ عورت نے یہ کہتے ہوئے ایک آدمی کو بھیجا کہ یا رسول اللہ! میں نے ایک آدمی کو نقیع بستی کی طرف بکری خریدنے کے لیے بھیجا جو ایسی بستی ہے جہاں بکریوں کی خرید و فروخت ہوتی ہے لیکن بکری نہ ملی تو پھر میں نے اپنے ہمسائے کے پاس بھیجا جس نے ایک بکری خریدی تھی کہ قیمت لے کر اُسے بھیج دے تو وہ نہ ملا۔ پس اُس کی بیوی کی طرف بھیجا تو اُس نے یہ میرے پاس بھیج دی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کھانا قیدیوں کو کھلا دو۔

روایت کیا اِسے۔ (ابوداود اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں)

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۵۶۸۹ وَعَنْ حِزَامِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ حُبَيْشِ بْنِ خَالِدٍ وَهُوَ أَخُو أُمِّ مَعْبَدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَخْرَجَ مِنْ مَكَّةَ خَرَجَ مُهَاجِرًا إِلَى الْمَدِينَةِ هُوَ وَ أَبُو بَكْرٍ وَمَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَ دَلِيلُهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ اللَّيْثِيُّ مَرُّوا عَلَى خَيْمَتَيْ أُمِّ مَعْبَدٍ فَسَأَلُوهَا لَحْمًا وَتَمْرًا لِيَشْتَرُوا مِنْهَا فَلَمْ يُصِيبُوا عِنْدَهَا شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ وَكَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِينَ مُسْنِتِينَ فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَاةٍ فِي كَسْرِ الْخَيْمَةِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الشَّاةُ يَا أُمَّ مَعْبَدٍ قَالَتْ شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجَهْدُ عَنِ الْغَنَمِ قَالَ هَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ قَالَتْ هِيَ أَجْهَدُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ أَتَأْذَنِينَ لِي أَنْ أَحْلُبَهَا قَالَتْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنْ رَأَيْتَ حَلَبًا فَاحْلُبْهَا فَدَعَا بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ بِيَدِهِ ضَرْعَهَا وَسَمَّى اللّٰهَ تَعَالَى وَدَعَا لَهَا فِي شَاتِهَا فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهِ وَ دَرَّتْ وَاجْتَرَّتْ فَدَعَا بِإِنَاءٍ يَرْبِضُ الرَّهْطَ فَحَلَبَ فِيهِ ثَجًّا حَتَّى عَلَاهُ الْبَهَاءُ ثُمَّ سَقَاهَا حَتَّى رَوِيَتْ وَسَقَى أَصْحَابَهُ حَتَّى رَوُوا ثُمَّ شَرِبَ آخِرُهُمْ ثُمَّ حَلَبَ فِيهِ ثَانِيًا بَعْدَ بَدْءٍ حَتَّى مَلَأَ الْإِنَاءَ ثُمَّ غَادَرَهُ عِنْدَهَا وَبَايَعَهَا وَ ارْتَحَلُوا عَنْهَا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي الْاِسْتِيعَابِ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي كِتَابِ الْوَفَاءِ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ۔

حزام بن ہشام، اُن کے والد ماجد، اُن کے جد امجد حضرت حبیش بن خالد سے روایت ہے جو حضرت اُمّ معبد کے بھائی تھے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ جا رہے تھے یعنی آپ، حضرت ابوبکر، حضرت عامر بن فہیرہ مولیٰ ابوبکر اور راستہ بتانے والے عبداللہ لیثی تو یہ حضرات اُمّ معبد کے خیمے کے پاس سے گزرے اور اُن سے گوشت اور کھجوریں خریدنے کے متعلق پوچھا تو کوئی چیز نہ مل سکی کیونکہ لوگ محتاج زدہ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیمے کے ایک جانب بکری دیکھی تو فرمایا کہ اے اُمّ معبد! اس بکری کا کیا حال ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ کمزوری کے باعث یہ ریوڑ کے ساتھ نہیں جا سکتی۔ فرمایا: کیا یہ دودھ دیتی ہے؟ عرض کی کہ یہ اس بات سے کوسوں دور ہے۔ فرمایا: کیا تم اجازت دیتی ہو کہ اس کا دودھ نکال لیں؟ عرض گزار ہوئیں: میرے ماں باپ قربان اگر آپ دیکھتے ہیں تو نکال لیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ منگائی، اُس کے تھنوں پر دست مبارک پھیرا، اللہ کا نام لیا، عورت کی بکریوں کے لیے دعا فرمائی۔ بکری نے ٹانگیں کھلی کر لیں، دودھ اُنڈیلا اور جگالی کرنے لگی۔ آپ نے برتن منگوایا جو ایک جماعت کیلئے کافی ہو۔ اُس میں دوہا کر جھاگنے لگا اور اوپر جھاگ آ گئے۔ پھر اُمّ معبد کو پلایا کہ وہ شکم سیر ہو گئیں اور اپنے ساتھیوں کو پلایا۔ آخر میں آپ نے خود نوش فرمایا۔ پھر دوبارہ نکالا یہاں تک کہ وہ برتن بھر دیا۔ پھر اُسے اُن کے پاس چھوڑا، انہیں بیعت کیا اور اُن کے پاس سے کوچ فرما گئے۔ روایت کیا اسے شرح السنہ نے اور ابن عبدالبر نے الاستیعاب میں اور ابن جوزی نے کتاب الوفاء میں اور حدیث میں طویل واقعہ ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بَابُ الْكَرَامَاتِ

کرامتوں کا بیان

پہلی فصل

۵۶۹۰ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَعَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ تَحَدَّثَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَاجَةٍ لَهُمَا حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ فِيْ لَيْلَةٍ شَدِيْدَةِ الظُّلْمَةِ ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقَلِبَانِ وَبِيَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَصِيَّةٌ فَاَضَاءَتْ عَصَا اَحَدِهِمَا لَهُمَا حَتّٰى مَشَيَا فِيْ ضَوْئِهَا حَتّٰى اِذَا افْتَرَقَتْ بِهِمَا الطَّرِيْقُ اَضَاءَتْ لِلْاٰخَرِ عَصَاهُ فَمَشٰى كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا فِيْ ضَوْءِ عَصَاهُ حَتّٰى بَلَغَ اَهْلَهٗ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اُسید بن حضیر اور حضرت عباد بن بشر اپنی کسی حاجت کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گفتگو کر رہے تھے۔ کہ کچھ رات گذر گئی اور وہ سخت اندھیری رات کا وقت تھا۔ جب وہ واپس جانے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ سے نکلے تو دونوں کے ہاتھوں میں لاٹھیاں تھیں۔ پس ایک کی لاٹھی دونوں کے لیے روشن ہوگئی اور اس کے اُجالے میں چلتے رہے۔ جب دونوں کے راستے جدا ہوئے تو دوسرے کی لاٹھی بھی روشن ہوگئی اور دونوں حضرات اپنی اپنی لاٹھی کے اُجالے میں اپنے گھر والوں تک پہنچ گئے۔ (بخاری)

۵۶۹۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَ اُحُدٌ دَعَانِيْ اَبِيْ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ مَا اُرَانِيْ اِلَّا مَقْتُوْلًا فِيْ اَوَّلِ مَنْ يُّقْتَلُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّيْ لَا اَتْرُكُ بَعْدِيْ اَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا فَاقْضِ وَاسْتَوْصِ بِاَخَوَاتِكَ خَيْرًا فَاَصْبَحْنَا فَكَانَ اَوَّلَ قَتِيْلٍ وَدُفِنَ مَعَ اٰخَرَ فِيْ قَبْرٍ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب غزوہ احد درپیش آیا تو میرے والد محترم نے مجھے رات کے وقت بلا کر فرمایا: میرے خیال میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے جو حضرت شہید ہوں گے میں ان میں سب سے پہلے خود کو پاتا ہوں۔ میں اپنے بعد کسی کو نہیں چھوڑ رہا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کے سوا مجھے تم سے زیادہ عزیز ہو۔ میرے اوپر قرض ہے اُسے ادا کر دینا اور اپنی بہنوں سے متعلق میری نیکی کی وصیت قبول کرو۔ صبح ہوئی تو سب سے پہلے وہی شہید ہوئے اور ایک دوسرے شہید کے ساتھ انہیں قبر میں دفن کیا گیا۔ (بخاری)

۵۶۹۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ اِنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوْا اُنَاسًا فُقَرَاءَ وَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَّمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ اَوْ سَادِسٍ وَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلٰثَةٍ وَانْطَلَقَ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اصحاب صفہ فقیر لوگ تھے لہٰذا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو تو وہ تیسرے کو لے جائے اور جس کے پاس چار آدمیوں کا کھانا ہو وہ پانچویں یا چھٹے کو لے جائے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر تین کو لے آئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دس کو لے گئے حضرت ابوبکر نے شام کا کھانا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس کھایا۔ پھر ٹھہرے رہے یہاں تک کہ نماز عشاء

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشّٰى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰى صُلِّيَتِ الْعِشَاءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰى تَعَشَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ مَا حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ قَالَ أَوَمَا عَشَّيْتِيهِمْ قَالَتْ أَبَوْا حَتّٰى تَجِيءَ فَغَضِبَ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا فَحَلَفَتِ الْمَرْأَةُ أَنْ لَا تَطْعَمَهُ وَحَلَفَ الْأَضْيَافُ أَنْ لَا يَطْعَمُوهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ كَانَ هٰذَا مِنَ الشَّيْطَانِ فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَأَكَلَ وَأَكَلُوا فَجَعَلُوا لَا يَرْفَعُونَ لُقْمَةً إِلَّا رَبَتْ مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ مَا هٰذَا قَالَتْ وَقُرَّةِ عَيْنِي إِنَّهَا الْآنَ لَأَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلَاثِ مِرَارٍ فَأَكَلُوا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّهُ أَكَلَ مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ كُنَّا نَسُمُّ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ فِي الْمُعْجِزَاتِ۔

پڑھ لی گئی۔ پھر لوٹے اور وہاں رہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی رات کا کھانا کھالیا۔ پس واپس لوٹے جب کہ رات گذر چکی تھی جتنی کہ اللہ نے چاہی اُن کی اہلیہ محترمہ عرض گزار ہوئیں کہ آپ کو اپنے مہمانوں سے کس نے روکا تھا؟ فرمایا۔ کیا انہیں کھانا نہیں کھلایا؟ عرض کی کہ انہوں نے انکار کر دیا تھا۔ یہاں تک کہ آپ آئیں۔ کہا۔ خدا کی قسم میں اسے کبھی نہیں کھاؤں گا۔ اُن کی زوجہ محترمہ نے بھی نہ کھانے کی قسم کھائی۔ مہمانوں نے بھی قسم کھالی کہ نہیں کھائیں گے۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ یہ تو شیطان کی طرف سے ہے۔ پس انہوں نے کھانا منگوا کر کھایا اور دوسرے حضرات نے بھی کھایا۔ پس وہ کوئی لقمہ نہ اٹھاتے مگر اُس کے نیچے اُس سے زیادہ از خود پیدا ہو جاتا۔ انہوں نے اپنی اہلیہ محترمہ سے فرمایا کہ اے بنی فراس کی بہن یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے کہ جتنا یہ پہلے تھا اب تو اُس سے تین گنا ہے پس انہوں نے کھایا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھی بھیجا۔ بتایا گیا کہ آپ نے بھی تناول فرمایا (متفق علیہ) اور کُنَّا نَسُمُّ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ۔ والی حضرت عبداللہ بن مسعود کی حدیث باب المعجزات میں مذکور ہوئیں۔

دوسری فصل

۵۶۹۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ لَا يَزَالُ يُرٰى عَلٰى قَبْرِهِ نُورٌ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب حضرت نجاشی کا انتقال ہو گیا تو ہم کہا کرتے کہ اُن کی قبر پر ہمیشہ نور دیکھا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

۵۶۹۴ وَعَنْهَا قَالَتْ لَمَّا أَرَادُوا غُسْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لَا نَدْرِي أَنُجَرِّدُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثِيَابِهِ كَمَا نُجَرِّدُ مَوْتَانَا أَمْ نَغْسِلُهُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ فَلَمَّا اخْتَلَفُوا أَلْقَى اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّوْمَ حَتّٰى مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَذَقَنُهُ فِي صَدْرِهِ ثُمَّ

انہوں نے ہی فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غسل دینے کا ارادہ کیا گیا تو لوگوں نے کہا۔ ہمیں نہیں معلوم کہ ہم اپنے مردوں کی طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے اتاریں یا کپڑوں سمیت غسل دیں۔ جب اُن میں اختلاف ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اُن پر نیند طاری کر دی یہاں تک کہ ہر آدمی کی ٹھوڑی اُس کے سینے سے لگ گئی۔ پھر کاشانۂ اقدس کے ایک گوشے سے کسی کہنے والا نے کہا جس کو کوئی نہیں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

كُلُّهُمْ مُكِبٌّ مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ لَا يَدْرُوْنَ مَنْ هُوَ فَغَسَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ قَمِيْصُهُ يُصَبُّوْنَ الْمَاءَ فَوْقَ الْقَمِيْصِ وَيَدْلُكُوْنَهُ بِالْقَمِيْصِ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

جانتا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کپڑوں سمیت غسل دو۔ پس لوگ آپ کو غسل دینے لیے کھڑے ہوئے کرتہ مبارک جسم اطہر پر رہا اور لوگ اس پر پانی ڈالتے اور کرتہ مبارک ہی سے ملتے تھے روایت کیا اسے۔

(بیہقی نے دلائل النبوۃ میں)

۵۶۹۵ وَعَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ اَنَّ سَفِيْنَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْطَاَ الْجَيْشَ بِاَرْضِ الرُّوْمِ اَوْ اُسِرَ فَانْطَلَقَ هَارِبًا يَلْتَمِسُ الْجَيْشَ فَاِذَا هُوَ بِالْاَسَدِ فَقَالَ يَا اَبَا الْحَارِثِ اَنَا مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ اَمْرِيْ كَيْتَ وَكَيْتَ فَاَقْبَلَ الْاَسَدُ لَهُ بَصْبَصَةً حَتّٰى قَامَ اِلٰى جَنْبِهٖ كُلَّمَا سَمِعَ صَوْتًا اَهْوٰى اِلَيْهِ ثُمَّ اَقْبَلَ يَمْشِيْ اِلٰى جَنْبِهٖ حَتّٰى بَلَغَ الْجَيْشَ ثُمَّ رَجَعَ الْاَسَدُ۔ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

ابن المنکدر سے روایت ہے کہ رومیوں کی سرزمین میں رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت سفینہ لشکر سے بچھڑ گئے یا قید کر لیے گئے۔ پس وہ بھاگ کر لشکر کو تلاش کرتے ہوئے جا رہے تھے تو ایک شیر آگیا۔ فرمایا کہ اے ابوالحارث! میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا غلام ہوں اور میرا واقعہ یوں ہے۔ پس شیر ان کی طرف دم ہلاتا ہوا بڑھا اور پہلو میں آکھڑا ہوا۔ جب وہ کوئی خطرناک آواز سنتا تو اس کی جانب متوجہ ہوتا۔ پھر برابر ان کے پہلو میں چلتا رہا یہاں تک کہ لشکر تک پہنچ گیا۔ پھر شیر واپس لوٹا

(شرح السنۃ)

۵۶۹۶ وَعَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ قَالَ قَحَطَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ قَحْطًا شَدِيْدًا فَشَكَوْا اِلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتِ انْظُرُوْا قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْعَلُوْا مِنْهُ كُوًى اِلَى السَّمَاءِ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ فَفَعَلُوْا فَمُطِرْنَا مَطَرًا حَتّٰى نَبَتَ الْعُشْبُ وَسَمِنَتِ الْاِبِلُ حَتّٰى تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ فَسُمِّيَ عَامَ الْفَتْقِ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

ابوالجوزاء سے روایت ہے کہ اہل مدینہ سخت قحط میں مبتلا ہوئے تو انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شکایت کی۔ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر انور کی طرف دیکھو اور اس میں آسمان کی جانب ایک طاق بنا دو۔ کہ آپ کے اور آسمان کے درمیان چھت حائل نہ رہے۔ لوگوں نے یہی کیا تو ان پر خوب بارشیں ہوئیں کہ سبزہ اگا اونٹ موٹے ہو گئے کہ مارے چربی کے پھٹنے لگے تو اس کا نام پھٹنے کا سال پڑ گیا۔ (دارمی)

۵۶۹۷ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ لَمَّا كَانَ اَيَّامُ الْحَرَّةِ لَمْ يُؤَذَّنْ فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثًا وَلَمْ يُقَمْ وَلَمْ يَبْرَحْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْمَسْجِدَ وَكَانَ لَا يَعْرِفُ وَقْتَ الصَّلٰوةِ اِلَّا بِهَمْهَمَةٍ يَسْمَعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

سعید بن عبدالعزیز سے روایت ہے کہ جب جنگ حرہ ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد میں تین دن تک اذان و اقامت نہ ہوئی اور سعید بن مسیب مسجد سے جدا نہ ہوئے۔ ان میں نماز کے اوقات کا پتہ نہیں چلتا تھا مگر ایک گنگناہٹ کے ذریعے جس کو وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر انور سے سنا کرتے تھے۔

(دارمی)

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۵۶۹۸ وَعَنْ اَبِیْ خَلْدَۃَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِی الْعَالِیَۃِ سَمِعَ اَنَسٌ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَدَمَہٗ عَشْرَ سِنِیْنَ وَدَعَا لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ لَہٗ بُسْتَانٌ یَحْمِلُ فِیْ کُلِّ سَنَۃٍ الْفَاکِھَۃَ مَرَّتَیْنِ وَکَانَ فِیْھَا رَیْحَانٌ یَجِیْءُ مِنْہُ رِیْحُ الْمِسْکِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ)

ابوخلدہ کا بیان ہے کہ میں نے ابوالعالیہ سے کہا کہ کیا حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ فرمایا کہ انہوں نے دس سال خدمت کی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا فرمائی تھی، لہٰذا ان کا باغ سال میں دو دفعہ پھل دیتا تھا اور اس میں سے مشک جیسی خوشبو آیا کرتی تھی۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

تیسری فصل

۵۶۹۹ عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ سَعِیْدَ بْنَ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ خَاصَمَتْہُ اَرْوٰی بِنْتُ اَوْسٍ اِلٰی مَرْوَانَ بْنِ الْحَکَمِ وَادَّعَتْ اَنَّہٗ اَخَذَ شَیْئًا مِنْ اَرْضِھَا فَقَالَ سَعِیْدٌ اَنَا کُنْتُ اٰخُذُ مِنْ اَرْضِھَا شَیْئًا بَعْدَ الَّذِیْ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَہٗ اِلٰی سَبْعِ اَرَضِیْنَ فَقَالَ لَہٗ مَرْوَانُ لَا اَسْئَلُکَ بَیِّنَۃً بَعْدَ ھٰذَا فَقَالَ سَعِیْدٌ اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَتْ کَاذِبَۃً فَاَعْمِ بَصَرَھَا وَاقْتُلْھَا فِیْ اَرْضِھَا قَالَ فَمَا مَاتَتْ حَتّٰی ذَھَبَ بَصَرُھَا وَبَیْنَمَا ھِیَ تَمْشِیْ فِیْ اَرْضِھَا اِذْ وَقَعَتْ فِیْ حُفْرَۃٍ فَمَاتَتْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ بِمَعْنَاہُ وَاَنَّہٗ رَاٰھَا عَمْیَاءَ تَلْتَمِسُ الْجُدُرَ تَقُوْلُ اَصَابَتْنِیْ دَعْوَۃُ سَعِیْدٍ وَّاَنَّھَا مَرَّتْ عَلٰی بِئْرٍ فِی الدَّارِ الَّتِیْ خَاصَمَتْ فِیْھَا فَوَقَعَتْ فِیْھَا فَکَانَتْ قَبْرَھَا۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف اروی بنت اوس نے مروان بن حکم کی عدالت میں جھگڑا پیش کیا اور دعویٰ کیا کہ انہوں نے اس کی زمین لے لی ہے۔ حضرت سعید نے فرمایا کہ میں اس کی زمین میں سے کیسے لے سکتا ہوں جب کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خود سنا ہے۔ کہا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے؟ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے ظلم کے ساتھ کسی کی بالشت بھر زمین بھی لی تو ساتویں زمین تک اسے طوق پہنایا جائے گا۔ مروان نے کہا کہ اس کے بعد میں آپ سے کوئی گواہ طلب نہیں کرتا۔ حضرت سعید نے کہا کہ اے اللہ! اگر یہ جھوٹی ہے تو اسے اندھی کر اور اس کی زمین میں مار۔ پس وہ نہ مری جب تک اندھی نہ ہوئی اور وہ اپنی زمین میں چل رہی تھی کہ ایک گڑھے میں گر کر مر گئی (متفق علیہ) اور مسلم کی روایت میں محمد بن زید عبداللہ بن عمر سے معناً ہے کہ انہوں نے اسے اندھی دیکھا دیواروں کو ٹٹولتے ہوئے اور کہتی کہ مجھے حضرت سعید کی بددعا لگ گئی اور وہ اسی گھر کے ایک کنوئیں کے پاس سے گزری جس پر جھگڑا کیا تھا تو اس میں گر پڑی اور وہی اس کی قبر بنی۔

۵۷۰۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بَعَثَ جَیْشًا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا يُدْعٰى سَارِيَةَ فَبَيْنَمَا عُمَرُ يَخْطُبُ فَجَعَلَ يَصِيْحُ يَا سَارِيَةُ الْجَبَلَ فَقَدِمَ رَسُوْلُ مِنَ الْجَيْشِ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَقِيْنَا عَدُوًّنَا فَهَزَمُوْنَا فَاِذَا بِصَائِحٍ يَصِيْحُ يَا سَارِيَةُ الْجَبَلَ فَاَسْنَدْنَا ظُهُوْرَنَا اِلَى الْجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

عمر نے ایک لشکر بھیجا اور اُن پر ایک شخص کو امیر مقرر فرمایا جن کو حضرت ساریہ کہا جاتا تھا۔ حضرت عمر خطبہ دے رہے تھے کہ آپ نے آواز دی :۔ اے ساریہ! پہاڑ۔ پس لشکر کا قاصد آیا اور کہا:۔ اے امیر المومنین جب دشمن سے ہماری ٹکر ہوئی تو ہمیں شکست ہونے والی تھی کہ ایک آواز آئی :۔ اے ساریہ! پہاڑ۔ پس ہم نے اپنی پیٹھیں پہاڑ سے لگالیں تو اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست دی۔ روایت کیا اسے۔ بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

۵۷۰۱ وَعَنْ نُبَيْهَةَ بْنِ وَهْبٍ اَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَذَكَرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَعْبٌ مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ اِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ حَتّٰى يَحُفُّوْا بِقَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُوْنَ بِاَجْنِحَتِهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا اَمْسٰوْا عَرَجُوْا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْاَرْضُ خَرَجَ فِيْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ يَزُفُّوْنَهٗ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

نبیہہ بن وہب سے روایت ہے کہ کعب احبار حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کرتے رہے۔ کعب نے کہا کہ کوئی دن طلوع نہیں ہوتا مگر ستر ہزار فرشتے اُترتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر انور کو گھیر لیتے ہیں۔ اُس سے اپنے پروں کو مس کرتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔ جب شام ہو جاتی ہے تو وہ چلے جاتے ہیں اور اتنے ہی آجاتے ہیں جو اسی طرح کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب آپ کی قبر انور شق ہو گی تو آپ ستر ہزار فرشتوں کے جلو میں باہر تشریف لائیں گے

(دارمی)

بابٌ

باب

پہلی فصل

۵۷۰۲ عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَجَعَلَ يُقْرِئَانِنَا الْقُرْاٰنَ ثُمَّ جَاءَ عَمَّارٌ وَبِلَالٌ وَسَعْدٌ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ عِشْرِيْنَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے سب سے پہلے جو ہمارے پاس تشریف لائے وہ حضرت مصعب بن عمیر اور حضرت ابن اُم مکتوم تھے۔ پس وہ ہمیں قرآن مجید پڑھانے لگے۔ پھر حضرت عمار، حضرت بلال اور حضرت سعد تشریف لائے۔ پھر حضرت عمر بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَيْتُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَرِحُوْا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِهٖ حَتّٰى رَاَيْتُ الْوِلْدَانَ وَالصِّبْيَانَ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَاءَ حَتّٰى قَرَاْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى فِيْ سُوَرٍ مِّنْ قِصَارِ الْمُفَصَّلِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

علیہ وسلم کے بیس صحابہ کرام تشریف لے گئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میں نے اہل مدینہ کو اور کسی بات پر اتنا خوش نہیں دیکھا، یہاں تک کہ میں نے لڑکوں اور لڑکوں کو کہتے ہوئے سنا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے پس آپ تشریف نہ لائے یہاں تک کہ میں نے سورۃ الاعلیٰ اور اس جیسی مفصل سورتیں سیکھ لیں۔

(بخاری)

۵۷۰۳ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُّؤْتِيَهٗ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهٗ فَبَكٰى اَبُوْبَكْرٍ قَالَ فَدَيْنَاكَ بِاٰبَآئِنَا وَاُمَّهَاتِنَا فَعَجِبْنَا لَهٗ فَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُّؤْتِيَهٗ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ فَدَيْنَاكَ بِاٰبَآئِنَا وَاُمَّهَاتِنَا فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرَ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ اَعْلَمَنَا

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور فرمایا: بیشک ایک بندے نے اللہ تعالیٰ کو چن لیا ہے جب کہ اسے دنیا کی رونق اور اس چیز کے درمیان اختیار دیا جو اس کے پاس ہے تو اسے چنا جو اس کے پاس ہے۔ حضرت ابوبکر روئے اور عرض گزار ہوئے کہ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ ہم نے اس پر تعجب کیا اور بعض لوگوں نے کہا کہ ذرا بڑے میاں کی طرف تو دیکھیے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو کسی بندے کی خبر دے رہے ہیں کہ جو اسے دنیا کی رونق دی اور جو اس کے پاس ہے ان میں سے اللہ نے اسے ایک کا اختیار دیا اور یہ فرما رہے ہیں کہ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ حالانکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی تھے جن کو اختیار دیا گیا تھا اور حضرت ابوبکر ہم میں سب سے زیادہ علم والے تھے۔

(متفق علیہ)

۵۷۰۴ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِيْنَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْيَاءِ وَالْاَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اِنِّيْ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ فَرَطٌ وَّاَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيْدٌ وَاِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ وَاِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاَنَا فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا وَاِنِّيْ قَدْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَآئِنِ الْاَرْضِ وَاِنِّيْ لَسْتُ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا وَزَادَ بَعْضُهُمْ فَتَقْتَتِلُوْا فَتَهْلِكُوْا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آٹھ سال کے بعد شہدائے احد پر نماز جنازہ پڑھی جیسے زندوں اور مُردوں کو رخصت فرما رہے ہیں۔ پھر منبر پر جلوہ افروز ہو کر فرمایا: میں تمہارا پیش رو ہوں تم سے پہلے تمہارے اوپر گواہ ہوں اور تمہارے ملنے کی جگہ حوض کوثر ہے اور میں اسے دیکھ رہا ہوں حالانکہ اس جگہ میں ہوں اور یقیناً مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں اور مجھے تمہارے متعلق یہ ڈر نہیں ہے کہ میرے بعد شرک کرو گے بلکہ تمہارے متعلق دنیا کا ڈر ہے کہ اس سے رغبت کرنے لگو گے۔ بعض نے کہا ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کو قتل کر کے ہلاک ہو گے جیسے تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

قَبْلَكُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۷۰۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ مِنْ نِعَمِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيَّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَأَنَّ اللّٰهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيْقِي وَرِيْقِهٖ عِنْدَ مَوْتِهٖ دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَبِيَدِهٖ سِوَاكٌ وَّأَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهٗ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَعَرَفْتُ أَنَّهٗ يُحِبُّ السِّوَاكَ فَقُلْتُ آخُذُهٗ لَكَ فَأَشَارَ بِرَأْسِهٖ أَنْ نَعَمْ فَتَنَاوَلْتُهٗ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ وَقُلْتُ أُلَيِّنُهٗ لَكَ فَأَشَارَ بِرَأْسِهٖ أَنْ نَعَمْ فَلَيَّنْتُهٗ فَأَمَرَّهٗ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فِيْهَا مَاءٌ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَيَقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهٗ فَجَعَلَ يَقُوْلُ فِي الرَّفِيْقِ الْأَعْلٰى حَتّٰى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهٗ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے گھر میں، میری باری کے روز اور میرے سینے اور حلق سے لگے ہوئے وفات پائی اور وصال کے وقت اللہ تعالیٰ نے میرے اور آپ کے لعاب دہن کو ملا دیا تھا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر میرے پاس آئے اور ان کے ہاتھ میں مسواک تھی۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سہارا دئے بیٹھی تھی کہ آپ ان کی طرف دیکھنے لگے تو میں جان گئی کہ آپ مسواک چاہتے ہیں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ آپ کے لیے لے لوں؟ سر مبارک سے اثبات میں اشارہ فرمایا۔ میں نے دے لی تو آپ کو سخت محسوس ہوئی۔ عرض گزار ہوئی کہ آپ کے لیے نرم کر دوں؟ سر اقدس سے اثبات میں اشارہ فرمایا تو میں نے نرم کر دی۔ آپ نے دندان مبارک پر پھیری اور آپ کے سامنے پانی کا پیالہ رکھا تھا۔ آپ اس میں دونوں ہاتھ داخل کرتے اور چہرۂ انور پر پھیرتے اور فرماتے، نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ بیشک موت کی سختیاں ہیں۔ پھر آپ نے دست مبارک اٹھایا اور فرماتے رہے، رفیق اعلیٰ میں۔ یہاں تک کہ روح قبض کی گئی اور دست مبارک جھک گیا۔

(بخاری)

۵۷۰۶ وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ نَّبِيٍّ يَمْرَضُ إِلَّا خُيِّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَكَانَ فِي شَكْوَاهُ الَّذِيْ قُبِضَ أَخَذَتْهُ بُحَّةٌ شَدِيْدَةٌ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَعَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ فَعَلِمْتُ أَنَّهٗ خُيِّرَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ان سے ہی روایت کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی نبی نہیں مگر اسے دنیا اور آخرت کے درمیان اختیار دیا گیا۔ جس مرض میں آپ کا وصال ہوا اس میں آپ کو گہرے سانس کی شکایت لاحق ہوئی تو میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا، ان لوگوں کے ساتھ جن پر تو نے انعام فرمایا یعنی نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور نیک لوگوں پس میں جان گئی کہ آپ کو بھی اختیار دیا گیا تھا۔

(متفق علیہ)

۵۷۰۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ الْكَرْبُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَاكَرْبَ أَبَاهُ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ عَلٰى أَبِيْكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ يَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَا أَبَتَاهُ مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرض بڑھ گیا تو تکلیف کے باعث بیہوشی طاری ہونے لگی۔ حضرت فاطمہ نے کہا، میرے ابا جان کی تکلیف۔ فرمایا کہ تمہارے ابا جان کے لیے آج کے بعد تکلیف نہیں ہے۔ جب آپ کا وصال ہوا تو انہوں نے کہا، اے ابا جان! آپ نے رب کے بلاوے کو قبول کر لیا۔ ابا جان! جنت الفردوس

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

مَاوَاهُ يَا أَبَتَاهُ إِلَى جِبْرِيلَ نَنْعَاهُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ يَا أَنَسُ أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ۔

میں ٹھکانا بنالیا۔ ابا جان! آپ کی خبر ہم حضرت جبرئیل تک پہنچاتے ہیں جب آپ کو دفن کیا گیا تو حضرت فاطمہ نے فرمایا، اے انس! تمہارے دلوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مٹی ڈالنا کس طرح گوارا کیا؟ (بخاری)

دوسری فصل

۵۷۰۸ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ لَعِبَتِ الْحَبَشَةُ بِحِرَابِهِمْ فَرَحًا بِقُدُومِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةِ الدَّارِمِيِّ قَالَ مَا رَأَيْتُ يَوْمًا قَطُّ كَانَ أَحْسَنَ وَلَا أَضْوَءَ مِنْ يَوْمٍ دَخَلَ عَلَيْنَا فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا كَانَ أَقْبَحَ وَلَا أَظْلَمَ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا أَيْدِيَنَا عَنِ التُّرَابِ وَإِنَّا لَفِي دَفْنِهِ حَتَّى أَنْكَرْنَا قُلُوبَنَا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری ہوئی تو حبشی آپ کی تشریف آوری کی خوشی میں اپنے نیزوں سے کھیلے (ابوداؤد) اور دارمی کی روایت میں فرمایا کہ میں نے اس دن سے زیادہ حسین اور چمک دار کوئی دن نہیں دیکھا جس روز کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور میں نے اس دن سے زیادہ کوئی برا اور تاریک دن نہیں دیکھا جس روز کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی اور ترمذی کی روایت میں فرمایا کہ جس روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو اس سے ہر چیز جگمگا اٹھی اور جب دوشنبہ آیا جس میں آپ نے وفات پائی تو اس سے ہر چیز تاریک ہوگئی اور آپ کے دفن کے بعد ہم نے مٹی سے ابھی اپنے ہاتھ بھی نہیں جھاڑے تھے کہ ہمیں اپنے دلوں کی وہ حالت نظر نہیں آتی تھی۔

۵۷۰۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوا فِي دَفْنِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُدْفَنَ فِيهِ ادْفِنُوهُ فِي مَوْضِعِ فِرَاشِهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ کے دفن میں لوگوں کا اختلاف ہوگیا، حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک بات سنی ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی نبی کی روح قبض نہیں فرماتا مگر اسی جگہ جہاں وہ دفن ہونا پسند کرے۔ لہٰذا حضور کو آپ کے بستر کی جگہ پر ہی دفن کرو۔ (ترمذی)

تیسری فصل

۵۷۱۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ إِنَّهُ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ حَتَّى يُرَى مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بحالت صحت فرمایا کرتے تھے کہ کسی نبی کا وصال نہیں ہوتا جب تک جنت میں اسے اس کا ٹھکانا دکھا نہ دیا جائے۔ پھر اسے اختیار دیا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى قُلْتُ إِذَنْ لَا يُخَيِّرُنَا قَالَتْ وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ وَهُوَ صَحِيحٌ فِي قَوْلِهِ أَنَّهُ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يُرَى مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَ آخِرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُهُ اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جاتا ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ جب آپ پر حکم الٰہی نازل ہوا اور سر مبارک میری ران پر تھا تو آپ پر غشی طاری ہو گئی۔ پھر افاقہ ہوا تو نگاہیں چھت کی طرف اٹھائیں اور کہا: اے اللہ رفیق اعلیٰ۔ میں عرض گزار ہوئی کہ آپ ہمیں اختیار نہیں فرماتے؟ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں جان گئی کہ یہ وہی بات ہے جو آپ بحالت صحت ہم سے فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کسی نبی کو ہرگز وفات نہیں دیتا جب تک اسے جنت میں اس کا ٹھکانا نہ دکھا دیا جائے۔ پھر اختیار دیا جاتا ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ آخری الفاظ جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ادا فرمائے تھے: اے اللہ! رفیق اعلیٰ۔

(متفق علیہ)

۵۷۱۱ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ يَا عَائِشَةُ مَا أَزَالُ أَجِدُ أَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِي أَكَلْتُ بِخَيْبَرَ وَهٰذَا أَوَانُ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ أَبْهَرِي مِنْ ذٰلِكَ السَّمِّ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جس مرض میں وصال ہوا اُس میں فرمایا کرتے تھے: اے عائشہ! میں ہمیشہ اُس کھانے کی تکلیف پاتا رہا جو خیبر میں کھایا تھا اور یہ وقت تو اُس زہر سے میری شہ رگ کٹ جانے کا ہے۔

(بخاری)

۵۷۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمُّوا أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ حَسْبُكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوا فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغْطَ وَالِاخْتِلَافَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا عَنِّي قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وقت وصال قریب آیا اور کاشانۂ اقدس میں لوگ موجود تھے جن میں حضرت عمر بھی تھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آؤ کہ تمہارے لیے ایک تحریر لکھ دوں تاکہ میرے بعد گمراہ نہ ہو سکو۔ حضرت عمر نے کہا کہ حضور پر تکلیف کا غلبہ ہے اور قرآن مجید آپ کے پاس ہے۔ اللہ کی کتاب آپ کے لیے کافی ہے۔ اہل بیت نے اختلاف کیا اور جھگڑے۔ اُن میں سے بعض کہتے کہ لکھنے کی چیزیں قریب رکھ دیجیے تاکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے لیے کچھ لکھ دیں اور اُن میں سے بعض وہی کہتے تھے جو حضرت عمر نے کہا تھا۔ جب زیادہ شور اور اختلاف ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس فرمایا کرتے: مصیبت اور پوری مصیبت وہ چیز تھی جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُس تحریر کے درمیان حائل ہوئی جو آپ اُن کے لیے لکھ دیتے اُن کے اختلاف اور

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

لِاخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ وَفِي رِوَايَةِ سُلَيْمَانَ ابْنِ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمُ الْخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ ثُمَّ بَكَى حَتَّى بَلَّ دَمْعُهُ الْحَصَى قُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ ائْتُونِي بِكَتِفٍ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا فَتَنَازَعُوا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوا مَا شَأْنُهُ أَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوهُ فَذَهَبُوا يَرُدُّونَ عَلَيْهِ فَقَالَ دَعُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونَنِي إِلَيْهِ فَأَمَرَهُمْ بِثَلَاثٍ فَقَالَ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَهَا فَنَسِيتُهَا قَالَ سُفْيَانُ هٰذَا مِنْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

شدت کے باعث اور سلیمان بن ابو مسلم احول کی روایت میں ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا: جمعرات اور کیا ہے جمعرات کا دن۔ پھر روئے یہاں تک کہ ان کے آنسوؤں سے کنکریاں بھی تر ہو گئے۔ میں عرض گزار ہوا کہ حضرت ابن عباس! جمعرات کا دن کیا ہے؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرض بڑھ گیا تو آپ نے فرمایا میرے پاس شانے کی ہڈی لاؤ کہ ایک تحریر لکھ دوں تاکہ اس کے بعد گمراہ نہ ہو سکو۔ پس لوگ جھگڑے اور نبی کی بارگاہ میں جھگڑا مناسب نہیں ہوتا۔ لوگوں نے کہا کہ آپ کی حالت کیا ہے؟ مقصود کیا ہے پوچھ لیجیے۔ پس لوگ بار بار پوچھنے لگے۔ آپ نے فرمایا کہ جانے دو اور مجھے چھوڑ دو کیونکہ جس حالت کے اندر ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کی طرف تم بلاتے ہو۔ پس آپ نے انہیں تین باتوں کا حکم فرمایا: مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دینا، وفود کو اسی طرح ان کا حق دینا جیسے میں دیا کرتا ہوں اور تیسری سے خاموش ہو گئے یا اسے کہا اور میں بھول گیا۔ سفیان نے کہا کہ یہ سلیمان کا قول ہے۔

(متفق علیہ)

۵۷۱۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ نَزُورُهَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُورُهَا فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا لَهَا مَا يُبْكِيكِ أَمَا تَعْلَمِينَ أَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي لَا أَبْكِي أَنِّي لَا أَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالَى خَيْرٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ أَبْكِي أَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وفات کے بعد حضرت ابوبکر نے حضرت عمر سے کہا کہ چلیں بھی حضرت ام ایمن کے پاس چلیں تاکہ ہم بھی ان سے ملاقات کریں جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ جب ہم ان کے پاس پہنچے تو وہ رونے لگیں دونوں حضرات نے ان سے کہا کہ رونے کی وجہ کیا ہے؟ کیا آپ نہیں جانتی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ بہتر ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں اس بات پر نہیں روئی کہ میں یہ نہیں جانتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ بہتر ہے۔ بلکہ میں اس بات پر روئی ہوں کہ آسمان سے وحی کا آنا منقطع ہو گیا ہے۔ اس بات نے ان دونوں کے رونے پر بھڑکایا اور وہ دونوں حضرت بھی ان کے ساتھ رونے لگے

(مسلم)

۵۷۱۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اپنے اس مرض میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ وَنَحْنُ فِی الْمَسْجِدِ عَاصِبًا رَأْسَہٗ بِخِرْقَۃٍ حَتّٰی اَھْوٰی نَحْوَ الْمِنْبَرِ فَاسْتَوٰی عَلَیْہِ وَاتَّبَعْنَاہُ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنِّیْ لَاَنْظُرُ اِلَی الْحَوْضِ مِنْ مَقَامِیْ ھٰذَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ عَبْدًا عُرِضَتْ عَلَیْہِ الدُّنْیَا وَزِیْنَتُھَا فَاخْتَارَ الْاٰخِرَۃَ قَالَ فَلَمْ یَفْطِنْ لَھَا اَحَدٌ غَیْرُ اَبِیْ بَکْرٍ فَدَرَّتْ عَیْنَاہُ فَبَکٰی ثُمَّ قَالَ بَلْ نَفْدِیْکَ بِاٰبَآئِنَا وَاُمَّھَاتِنَا وَاَنْفُسِنَا وَاَمْوَالِنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ ثُمَّ ھَبَطَ فَمَا قَامَ عَلَیْہِ حَتَّی السَّاعَۃَ

(رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ)

للئے جس میں آپ کا وصال ہوا تھا اور ہم مسجد میں تھے اور سر مبارک سے سے پٹی باندھ رکھی تھی۔ آپ منبر کی طرف مائل ہو کر اس پر جلوہ افروز ہوئے اور ہم آپ کے پیچھے گئے۔ فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں اس جگہ سے بھی حوض کوثر دیکھ رہا ہوں۔ پھر فرمایا کہ ایک بندے پر دنیا اور اس کی زینت پیش کی گئی تو اس نے آخرت کو پسند کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس بات کو حضرت ابوبکر کے سوا کوئی دوسرا نہ سمجھ سکا۔ ان کی آنکھوں میں آنسو امڈ آئے اور رونے لگے۔ پھر کہا:۔ بلکہ یا رسول اللہ! ہم اپنے باپوں، اپنی ماؤں، اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو آپ کے فدیہ میں دے دیتے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ اترآئے اور اس وقت تک پھر اس پر جلوہ افروز نہ ہوسکے۔

(دارمی)

۵۷۱۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاطِمَۃَ قَالَ نُعِیَتْ اِلَیَّ نَفْسِیْ فَبَکَتْ قَالَ لَا تَبْکِیْ فَاِنَّکِ اَوَّلُ اَھْلِیْ لَاحِقٌ بِیْ فَضَحِکَتْ فَرَاٰھَا بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ یَا فَاطِمَۃُ رَاَیْنَاکِ بَکَیْتِ ثُمَّ ضَحِکْتِ قَالَتْ اِنَّہٗ اَخْبَرَنِیْ اَنَّہٗ قَدْ نُعِیَتْ اِلَیْہِ نَفْسُہٗ فَبَکَیْتُ فَقَالَ لِیْ لَا تَبْکِیْ فَاِنَّکِ اَوَّلُ اَھْلِیْ لَاحِقٌ بِیْ فَضَحِکْتُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ وَجَآءَ اَھْلُ الْیَمَنِ ھُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَۃً وَالْاِیْمَانُ یَمَانٍ وَالْحِکْمَۃُ یَمَانِیَۃٌ

(رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب سورہ النصر نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ کو بلا کر فرمایا:۔ مجھے میری وفات کی خبر دی گئی ہے۔ وہ روئیں تو فرمایا کہ نہ روؤ کیونکہ میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے تم مجھ سے ملنے والی ہو۔ پس وہ ہنس پڑیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے بعض نے انہیں دیکھ لیا تھا لہٰذا کہا کہ اے فاطمہ! ہم نے تمہیں روتے اور پھر ہنستے دیکھا۔ کہا کہ حضور نے مجھے بتایا کہ آپ کو اپنی وفات کی خبر دی گئی ہے تو میں رو پڑی۔ فرمایا نہ روؤ کیونکہ میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے تم مجھ سے ملنے والی ہو، تو میں ہنس پڑی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ خبر سورۂ النصر ہے۔ اہل یمن حاضر بارگاہ ہوئے تو فرمایا کہ وہ دل کے نرم ہیں کیونکہ ایمان۔ یمنی اور حکمت بھی یمانی ہے۔

(دارمی)

۵۷۱۶ وَعَنْ عَآئِشَۃَ اَنَّھَا قَالَتْ وَارَأْسَاہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاکِ لَوْ کَانَ وَاَنَا حَیٌّ فَاَسْتَغْفِرُ لَکِ وَاَدْعُوْ لَکِ فَقَالَتْ عَآئِشَۃُ وَاثُکْلِیَاہُ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَظُنُّکَ تُحِبُّ مَوْتِیْ فَلَوْ کَانَ ذٰلِکَ لَظَلِلْتَ اٰخِرَ یَوْمِکَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ہائے میرا سر۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات ہے تو اگر میں زندہ رہا تو تمہارے لیے استغفار اور دعا کروں گا۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ ہائے ہلاکت۔ خدا کی قسم! میں گمان کرتی ہوں کہ آپ میری موت چاہتے ہیں۔ اگر ایسا ہوگیا تو وہ آپ کا آخری دن ہوگا اور

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

مُعَرِّسًا بِبَعْضِ أَزْوَاجِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَنَا وَرَأْسَاهُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَوْ أَرَدْتُ أَنْ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ وَأَعْهَدَ أَنْ يَقُولَ الْقَائِلُونَ أَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّونَ ثُمَّ قُلْتُ يَأْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ أَوْ يَدْفَعُ اللّٰهُ وَيَأْبَى الْمُؤْمِنُونَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اپنی دوسری بیوی سے آرام پانے لگیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دراصل سخت درد تو میرے دل میں ہے اور میں نے ارادہ کیا تھا کہ ابوبکر اور ان کے صاحبزادے کو بلا کر ولی عہد مقرر کر دوں لیکن بات بنانے والے بات بناتے اور تمنا کرنے والے تمنا کرتے۔ پھر میں نے کہا کہ اللہ انکار کرے گا اور مسلمان دفع کریں گے یا اللہ دفع کرے گا اور مسلمان انکار کریں گے۔ (بخاری)

۵۷۱۷ وَعَنْهَا قَالَتْ رَجَعَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ جَنَازَةٍ مِنَ الْبَقِيعِ فَوَجَدَنِي وَأَنَا أَجِدُ صُدَاعًا وَأَنَا أَقُولُ وَرَأْسَاهُ قَالَ بَلْ أَنَا يَا عَائِشَةُ وَارَأْسَاهُ قَالَ وَمَا ضَرَّكِ لَوْ مُتِّ قَبْلِي فَغَسَّلْتُكِ وَكَفَّنْتُكِ وَصَلَّيْتُ عَلَيْكِ وَدَفَنْتُكِ قُلْتُ لَكَأَنِّي بِكَ وَاللّٰهِ لَوْ فَعَلْتَ ذَلِكَ لَرَجَعْتَ إِلَى بَيْتِي فَعَرَّسْتَ فِيهِ بِبَعْضِ نِسَائِكَ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بُدِئَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز بقیع میں ایک جنازہ دفن کرنے کے بعد میرے پاس تشریف لائے تو میں سر درد محسوس کرنے لگی اور میں نے کہا ہائے سر درد۔ فرمایا بلکہ اے عائشہ! سر درد تو درحقیقت مجھے ہے۔ فرمایا اور تمہارا کیا نقصان، اگر مجھ سے پہلے تم مر بھی جاؤ تو میں تمہیں غسل و کفن دوں گا، تم پر نماز پڑھوں گا اور تمہیں دفن کروں گا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ گویا خدا کی قسم ایسا ہوں محسوس ہوتے ہیں کہ آپ نے اگر ایسا کیا تو میرے گھر میں آپ اپنی دوسری بیوی کے ساتھ آرام فرمائیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبسم ریزی فرمائی۔ پھر آپ کا مرض شروع ہو گیا جس میں وصال ہوا۔ (دارمی)

۵۷۱۸ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْعُرَيْشِ دَخَلَ عَلَى أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَقَالَ أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى حَدِّثْنَا عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ جِبْرَئِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ تَكْرِيمًا لَكَ وَتَشْرِيفًا لَكَ خَاصَّةً لَكَ يَسْأَلُكَ عَمَّا هُوَ أَعْلَمُ بِهِ مِنْكَ يَقُولُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ أَجِدُنِي يَا جِبْرَئِيلُ مَغْمُومًا وَأَجِدُنِي يَا جِبْرَئِيلُ مَكْرُوبًا ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّانِي فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا رَدَّ أَوَّلَ يَوْمٍ ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّالِثَ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ يَوْمٍ وَرَدَّ عَلَيْهِ كَمَا رَدَّ عَلَيْهِ وَجَاءَ

جعفر بن محمد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ قریش کے ایک آدمی نے ان کے والد محترم علی بن حسین کے پاس آکر کہا کہ کیا میں آپ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث نہ سناؤں! آپ نے کہا: کیوں نہیں، ہمیں ابوالقاسم کی حدیث سنائیے۔ کہا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو حضرت جبرئیل آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا محمد! اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کی بارگاہ میں آپ کی قدر و منزلت دکھانے اور یہ پوچھنے کے لیے بھیجا ہے، حالانکہ وہ اسے آپ سے زیادہ جانتا ہے، فرماتا ہے کہ حال کیا ہے؟ فرمایا کہ اے جبرئیل! میں اپنے آپ کو مغموم پاتا ہوں اور اے جبرئیل! میں اپنے آپ کو تکلیف میں پاتا ہوں۔ پھر دوسرے روز حاضر بارگاہ ہو کر یہی عرض کیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہی جواب دیا جو پہلے روز دیا تھا۔ پھر تیسرے روز حاضر بارگاہ ہو کر یہی عرض کیا جو پہلے روز کیا تھا اور اپنے حسب سابق جواب دیا۔ پھر ایک اور فرشتہ آیا جس کو اسمٰعیل کہا جاتا ہے اور وہ ایک لاکھ فرشتوں کا سردار ہے اور ہر فرشتہ ایک

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

مَعَهٗ مَلَكٌ يُقَالُ لَهٗ إِسْمَاعِيلُ عَلٰى مِائَةِ أَلْفِ مَلَكٍ كُلُّ مَلَكٍ عَلٰى مِائَةِ أَلْفِ مَلَكٍ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَسَلَّمَ لَهٗ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ جِبْرِيلُ هٰذَا مَلَكُ الْمَوْتِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ مَا اسْتَأْذَنَ عَلٰى أَدَمِيٍّ قَبْلَكَ وَلَا يَسْتَأْذِنُ عَلٰى أَدَمِيٍّ بَعْدَكَ فَقَالَ ائْذَنْ لَهٗ فَأَذِنَ لَهٗ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ فَإِنْ أَمَرَنِي أَنْ أَقْبِضَ رُوحَكَ قَبَضْتُ وَإِنْ أَمَرَنِي أَنْ أَتْرُكَهٗ تَرَكْتُهٗ فَقَالَ فَتَفْعَلُ يَا مَلَكَ الْمَوْتِ قَالَ نَعَمْ بِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأُمِرْتُ أَنْ أُطِيعَكَ قَالَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى جِبْرِيلَ فَقَالَ جِبْرِيلُ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ قَدِ اشْتَاقَ إِلٰى لِقَائِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَلَكِ الْمَوْتِ امْضِ لِمَا أُمِرْتَ بِهٖ فَقَبَضَ رُوحَهٗ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَتِ التَّعْزِيَةُ سَمِعُوا صَوْتًا مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ إِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَاءً مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَخَلَفًا مِنْ كُلِّ هَالِكٍ وَدَرَكًا مِنْ كُلِّ فَائِتٍ فَبِاللّٰهِ فَثِقُوا وَإِيَّاهُ فَارْجُوا فَإِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ فَقَالَ عَلِيٌّ أَتَدْرُونَ مَنْ هٰذَا هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

لاکھ فرشتوں کا سردار ہے۔ اس نے آپ سے اجازت مانگی اس بارے میں پوچھا۔ پھر حضرت جبرئیل نے کہا کہ یہ ملک الموت ہیں آپ سے اندر آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ اور انہوں نے آپ سے پہلے کسی آدمی سے اجازت طلب کی اور آپ کے بعد کسی سے اجازت طلب کریں گے۔ پس آپ نے انہیں اجازت دے دی۔ انہوں نے آپ کو سلام کیا، پھر عرض گزار ہوئے یا محمد! مجھے اللہ تعالیٰ نے آپ کی بارگاہ میں بھیجا ہے، اگر آپ اپنی روح قبض کرنے کا حکم فرمائیں تو قبض کروں گا اور اگر چھوڑنے کا حکم فرمائیں تو چھوڑ دوں گا۔ فرمایا کہ اے ملک الموت! تم ایسا کرو گے؟ عرض گزار ہوئے ہاں مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور حکم فرمایا گیا ہے کہ آپ کا حکم مانوں۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل کی طرف دیکھا۔ حضرت جبرئیل عرض گزار ہوئے یا محمد! اللہ تعالیٰ آپ سے ملاقات کا خواہش مند ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ملک الموت سے فرمایا کر دو جو تمہیں حکم دیا گیا ہے۔ پس انہوں نے روح مبارک قبض کر لی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی اور تعزیت کا وقت آیا تو گوشۂ اقدس کے ایک گوشے سے آواز سنی گئی۔ اے گھر والو! تم پر سلام ہو، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ اللہ کے لیے ہر مصیبت میں صبر کرنا ہے اور ہر فوت ہونے والے کا خلیفہ ہے اور ہر گزر جانے والی چیز کا بدلہ ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اسی سے امید رکھو کیونکہ مصیبت زدہ وہ ہے جو ثواب سے محروم رہا۔ حضرت علی نے فرمایا: جانتے ہو یہ کون ہے؟ یہ حضرت خضر علیہ السلام۔ روایت کیا اسے۔

(بیہقی نے دلائل النبوۃ میں)

بَابُ

باب

پہلی فصل

۵۷۱۹/۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا شَاةً وَّلَا بَعِيرًا وَّلَا أَوْصٰى بِشَيْءٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی دینار اور درہم اور بکری اور اونٹ نہیں چھوڑا اور نہ کسی چیز کی وصیت فرمائی۔

(مسلم)

۵۷۲۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَخِي جُوَيْرِيَةَ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهِ دِينَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا أَمَةً وَّلَا شَيْئًا إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جویریہ کے بھائی حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وصال کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس دینار درہم اور لونڈی غلام کوئی چیز نہ تھی ماسوائے ایک سفید خچر اپنے ہتھیار اور زمین کے جو سب چیزیں صدقہ کر رکھی تھی۔

(بخاری)

۵۷۲۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمُؤْنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو میں چھوڑوں اس میں سے کوئی دینار تقسیم نہیں کیا جائے گا بلکہ میری بیویوں کے خرچ اور میرے عاملوں کی تنخواہ سے جو بچے وہ صدقہ ہے۔ (متفق علیہ)

۵۷۲۲ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔ (متفق علیہ)

۵۷۲۳ وَعَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَرَادَ رَحْمَةَ أُمَّةٍ مِّنْ عِبَادِهِ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهُ لَهَا فَرَطًا وَّسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا وَإِذَا أَرَادَ هَلَكَةَ أُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيُّهَا حَيٌّ فَأَهْلَكَهَا وَهُوَ يَنْظُرُ فَأَقَرَّ عَيْنَهُ بِهَلَكَتِهَا حِينَ كَذَّبُوهُ وَعَصَوْا أَمْرَهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جب کسی امت پر رحم فرمانا چاہتا تو ان کے نبی کو ان سے پہلے قبض فرما لیتا تو وہ ان کے لیے بندوبست کرنے والا اور پیش رو بن جاتا۔ اور جب کسی امت کو ہلاک کرنا چاہتا تو اس کے نبی کی زندگی میں اسے عذاب دیتا کہ ہلاک ہوتی دیکھ کر اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں جیسے انہوں نے جھٹلایا اور اس کی نافرمانی کی۔ (مسلم)

۵۷۲۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى أَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَّلَا يَرَانِي ثُمَّ لَأَنْ يَّرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ مَعَهُمْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد مصطفےٰ کی جان ہے، ایک روز آئے گا کہ مجھے نہ دیکھو گے۔ پھر مجھے دیکھنا اور گھر والوں سے زیادہ پیارا ہوگا جب کہ ان مال ان کے ساتھ ہو۔ (مسلم)

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بَابُ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ وَّذِكْرِ الْقَبَائِلِ

قریش کے مناقب اور قبائل کا بیان

پہلی فصل

۵۷۲۵ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِیْ هٰذَا الشَّاْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ اس معاملہ سرداری میں قریش کے تابع رہیں گے کہ مسلمان ان کے مسلمانوں کے تابع ہوں گے اور کافر ان کے کافروں کے تابع ہوں گے۔

(متفق علیہ)

۵۷۲۶ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِی الْخَيْرِ وَالشَّرِّ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ بھلائی اور برائی میں قریش کے تابع ہیں۔

(مسلم)

۵۷۲۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِیْ قُرَيْشٍ مَا بَقِیَ مِنْهُمُ اثْنَانِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیشہ یہ خلافت قریش میں رہے گی جب تک ان میں دو آدمی بھی باقی رہے۔

(متفق علیہ)

۵۷۲۸ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ فِیْ قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيْهِمْ اَحَدٌ اِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ مَا اَقَامُوا الدِّيْنَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بیشک یہ خلافت قریش میں رہے گی۔ جو ان کی مخالفت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل اوندھا کر دے گا جب تک دین کو قائم رکھیں گے۔

(بخاری)

۵۷۲۹ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَزَالُ الْاِسْلَامُ عَزِيْزًا اِلٰى اثْنَیْ عَشَرَ خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَّفِیْ رِوَايَةٍ لَا يَزَالُ اَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا مَا وَلِيَهُمْ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَّفِیْ رِوَايَةٍ لَا يَزَالُ الدِّيْنُ قَائِمًا حَتّٰى

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بارہ خلفاء تک اسلام متواتر غالب رہے گا اور وہ سب قریش سے ہوں گے۔ دوسری روایت میں ہے کہ ہمیشہ لوگوں کا کام جاری رہے گا جب تک ان کے بارہ حکمران ہوں گے جو سارے قریش سے ہوں گے۔ ایک اور روایت میں کہ دین ہمیشہ قائم رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی یا ان

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَوْ يَكُوْنُ عَلَيْهِمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پر بارہ خلفاء ہوں گے جو سارے قریش سے ہوں گے

(متفق علیہ)

۵۷۳۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: غفار قبیلے کو اللہ تعالیٰ نے معاف فرمایا۔ اسلم قبیلے کو اللہ تعالیٰ نے سلامت رکھا اور عصیہ قبیلے نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

(متفق علیہ)

۵۷۳۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَاَشْجَعُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قریش، انصار، جہینہ، مزینہ، اسلم، غفار اور اشجع میرے عزیز ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کے سوا ان کا کوئی دوست نہیں ہے۔

(متفق علیہ)

۵۷۳۲ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ وَّمِنْ بَنِيْ عَامِرٍ وَّاَسَدٍ وَغَطْفَانَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ چاروں بنی تمیم سے بہتر ہیں نیز بنی عامر اور غطفان سے بھی۔

(متفق علیہ)

۵۷۳۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا زِلْتُ اُحِبُّ بَنِيْ تَمِيْمٍ مُنْذُ ثَلَاثٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْهِمْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِيْ عَلَى الدَّجَّالِ قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِّنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّهَا مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تین باتوں کے باعث میں ہمیشہ بنی تمیم سے محبت رکھتا ہوں کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے متعلق فرماتے ہوئے سنا: میری امت میں یہ دجال پر سب سے سخت ہوں گے۔ ان کے صدقے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ہماری قوم کے صدقے ہیں۔ ان میں سے ایک لونڈی حضرت عائشہ کے پاس تھی تو فرمایا کہ اسے آزاد کر دو کیونکہ یہ حضرت اسمٰعیل کی اولاد سے ہے۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۵۷۳۴ عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

قَالَ مَنْ يُّرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ أَهَانَهُ اللّٰهُ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۷۳۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَذَقْتَ اَوَّلَ قُرَيْشٍ نَكَالًا فَاَذِقْ اٰخِرَهُمْ نَوَالًا۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۷۳۶ عَنْ اَبِيْ عَامِرِ نِ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْحَيُّ الْاَسْدُ الْاَشْعَرُوْنَ لَا يَفِرُّوْنَ فِي الْقِتَالِ وَلَا يَغُلُّوْنَ وَهُمْ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۵۷۳۷ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَزْدُ اَزْدُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ يُرِيْدُ النَّاسُ اَنْ يَّضَعُوْهُمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يَّرْفَعَهُمْ وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُوْلُ الرَّجُلُ يَا لَيْتَ اُمِّيْ كَانَتْ اَزْدِيَّةً يَا لَيْتَ اُمِّيْ كَانَتْ اَزْدِيَّةً۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۵۷۳۸ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَكْرَهُ ثَلٰثَةَ اَحْيَاءٍ ثَقِيْفٍ وَبَنِيْ حَنِيْفَةَ وَبَنِيْ اُمَيَّةَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۵۷۳۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَّمُبِيْرٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِصْمَةَ يُقَالُ الْكَذَّابُ هُوَ الْمُخْتَارُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ وَالْمُبِيْرُ هُوَ الْحَجَّاجُ بْنُ يُوْسُفَ وَقَالَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ اَحْصَوْا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا فَبَلَغَ مِائَةَ اَلْفٍ وَعِشْرِيْنَ اَلْفًا۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيْحِ حِيْنَ قَتَلَ الْحَجَّاجُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَتْ اَسْمَاءُ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو قریش کی اہانت کا ارادہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کر دے گا۔ (ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا مانگی: اے اللہ! تو نے قریش کے پہلے لوگوں کو عذاب چکھایا تو ان کے پچھلے لوگوں پر عنایتیں فرما۔ (ترمذی)

حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا قبیلہ اسد اور اشعریوں کا ہے جو نہ جہاد کے وقت بھاگیں اور نہ غنیمتوں میں خیانت کریں اللہ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قبیلہ ازد اللہ کے زمین میں اللہ کی فوج ہیں۔ لوگ انہیں پست کرنا چاہیں گے جب کہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں چاہے گا بلکہ انہیں رفعت دے گا اور لوگوں پر ایک زمانہ ایسا عنقریب آئے گا جب کہ آدمی کہے گا کاش! میرے ابا جان ازدی ہوتے۔ کاش! میری امی جان ازد قبیلے سے ہوتیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ تین قبائل کو ناپسند فرماتے تھے: ثقیف، بنی حنیفہ اور بنی امیہ کو۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ثقیف میں ایک بہت جھوٹا اور ایک بہت بڑا ظالم ہے عبداللہ بن عصمہ نے فرمایا: کہا جاتا ہے کہ بہت جھوٹا تو مختار بن ابو عبید ہے اور بہت بڑا ظالم حجاج بن یوسف ہے ہشام بن حسان نے فرمایا۔ حجاج نے جن کو باندھ کر قتل کیا، لوگوں نے شمار کیا تو ان کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار تک پہنچی۔

(ترمذی) اور مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے کہ جب حجاج نے حضرت عبداللہ بن زبیر کو شہید کیا تو حضرت اسماء نے فرمایا: بیشک رسول اللہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَنَّ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابًا وَّمُبِيْرًا فَاَمَّا الْكَذَّابُ فَرَاَيْنَاهُ وَاَمَّا الْمُبِيْرُ فَلَا اِخَالُكَ اِلَّا اِيَّاهُ وَسَيَجِيْءُ تَمَامُ الْحَدِيْثِ فِي الْفَصْلِ الثَّانِيْ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے ارشاد فرمایا تھا کہ ثقیف میں ایک بہت جھوٹا اور ایک بہت بڑا ظالم ہے۔ پس بہت ہی جھوٹے کو تو ہم نے دیکھ لیا، رہا بہت بڑا ظالم تو میرے خیال میں وہ یہی ہے اللہ مکمل حدیث عنقریب تیسری فصل میں آرہی ہے۔

۵۷۴۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْرِقْتَ ثَقِيْفًا فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِيْفًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ثقیف کے تیروں نے ہمیں جلا ڈالا ہے لہٰذا آپ اللہ تعالیٰ سے ان کے خلاف دعا کریں۔ آپ نے فرمایا اے اللہ ثقیف کو ہدایت فرما۔ (ترمذی)

۵۷۴۱ وَعَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مِيْنَاءَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ اَحْسِبُهُ مِنْ قَيْسٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْعَنْ حُمَيْرًا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ حُمَيْرًا اَتَوْهُمْ سِلَامٌ وَّاَيْدِيْهِمْ طَعَامٌ وَّهُمْ اَهْلُ اَمْنٍ وَّاِيْمَانٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَيُرْوٰى عَنْ مِيْنَاءَ هٰذَا اَحَادِيْثُ مَنَاكِيْرُ)

حضرت عبدالرزاق، ان کے والد ماجد، میناء حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے تو ایک آدمی آیا جو میرے خیال میں قیس سے تھا اور عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! حمیر پر لعنت فرمایئے آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ پھر وہ اس جانب سے آیا تب بھی منہ پھیر لیا۔ پھر وہ سامنے آیا اور تب بھی منہ پھیر لیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں گویا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ حمیر پر رحم فرمائے کہ ان کے منہ سلامتی والے، ان کے ہاتھ کھانے والے اور وہ امن و ایمان والے ہیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے، اسے ہم نہیں پہچانتے مگر حدیث عبدالرزاق سے اور ابن میناء سے منکر حدیثیں روایت کی جاتی ہیں۔

۵۷۴۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ دَوْسٍ قَالَ مَا كُنْتُ اُرٰى اَنَّ فِيْ دَوْسٍ اَحَدًا فِيْهِ خَيْرٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم کس قبیلے سے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ دوس سے۔ فرمایا کہ میں گمان نہیں کرتا تھا کہ دوس میں کوئی ایک بھی ایسا ہو جس میں بھلائی ہو۔ (ترمذی)

۵۷۴۳ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبْغِضْنِيْ فَتُفَارِقَ دِيْنَكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اُبْغِضُكَ وَبِكَ هَدَانَا اللّٰهُ قَالَ تُبْغِضُ الْعَرَبَ فَتُبْغِضُنِيْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: مجھ سے عداوت نہ رکھنا ورنہ تم دین سے دور ہو جاؤ گے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میں آپ سے کس طرح عداوت رکھ سکتا ہوں جب کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ کے ذریعے ہدایت فرمائی ہے۔ فرمایا کہ تم نے اہل عرب سے عداوت رکھی تو مجھ سے عداوت رکھی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا۔

۵۷۴۴ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من غشّ العرب لم یدخل فی شفاعتی ولم تنله مودّتی رواہ الترمذی وقال هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث حصین بن عمر وليس هو عند اهل الحدیث بذاك القوی۔

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اہل عرب کو دھوکا دے وہ میری شفاعت پانے والوں میں داخل نہیں ہوگا اور اُسے میری محبت میسّر نہیں آئے گی۔ روایت کیا اِسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اِسے نہیں پہچانتے مگر حدیث حصین بن عمر سے اور وہ محدثین کے نزدیک زیادہ قوی نہیں ہے۔

۵۷۴۵ وعن ام الحریر مولاة طلحة بن مالك قالت سمعت مولای یقول قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من اقتراب الساعة هلاك العرب (رواہ الترمذی)

اُمِّ حریر مولاۃ طلحہ بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے اپنے آقا کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہلِ عرب کا ہلاک ہونا قیامت کے قریب آجانے کی نشانی ہے۔ (ترمذی)

۵۷۴۶ وعن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الملك فی قریش والقضاء فی الانصار والاذان فی الحبشة والامانة فی الازد یعنی الیمن وفی روایة موقوفا۔ (رواہ الترمذی وقال هذا اصح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بادشاہی قریش میں، قضا انصار میں، اذان حبشہ میں اور امانت ازد یعنی یمن میں ہے۔ اِس حدیث کی ایک روایت موقوف ہے۔ اِسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ بہت ہی صحیح ہے۔

تیسری فصل

۵۷۴۷ عن عبد اللّٰہ بن مطیع عن ابیه قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول یوم فتح مکة لا یقتل قرشی صبرا بعد هذا الیوم الی یوم القیامة۔ (رواہ مسلم)

عبداللہ بن مطیع کے والدِ ماجد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے روز فرماتے ہوئے سُنا کہ آج کے بعد قیامت تک کسی قُرشی کو باندھ کر قتل نہ کیا جائے (مسلم)

۵۷۴۸ وعن ابی نوفل معاویة بن مسلم قال رایت عبد اللّٰہ بن الزبیر علی عقبة المدینة قال فجعلت قریش تمر علیه والناس حتی مرّ علیه عبد اللّٰہ بن عمر فوقف علیه فقال السلام علیك ابا خبیب السلام علیك ابا خبیب السلام علیك ابا خبیب اما واللّٰہ لقد کنت انهاك عن هذا اما واللّٰہ لقد کنت انهاك عن هذا اما واللّٰہ لقد کنت انهاك عن هذا اما واللّٰہ ان

ابونوفل معاویہ بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر کو مدینہ منورہ کی گھاٹی پر دیکھا کہ قریشی اور دوسرے لوگ ان کے پاس سے گزر رہے تھے۔ یہاں تک کہ حضرت عبداللہ بن عمر ان کے پاس سے گزرے اور اُن کے پاس کھڑے ہو کر کہا: اے ابوخبیب! آپ پر سلام ہو۔ اے ابوخبیب! آپ پر سلام ہو۔ خدا کی قسم، میں آپ کو اس سے منع کیا کرتا تھا۔ خدا کی قسم، میں آپ کو اس سے منع کیا کرتا تھا۔ خدا کی قسم، میں آپ کو اس سے منع کیا کرتا تھا۔ حالانکہ خدا کی قسم، میں جانتا ہوں کہ آپ بہت زیادہ روزے رکھنے والے، قیام کرنے والے اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں۔ خدا کی قسم جو جماعت

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

كُنْتَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا وَصُوْلًا لِلرَّحِمِ اَمَا وَاللّٰهِ لَاُمَّةٌ اَنْتَ شَرُّهَا لَاُمَّةُ سُوْءٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَاُمَّةُ خَيْرٍ ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفُ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَوْلُهُ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَاَنْزَلَ عَنْ جِذْعِهٖ فَاُلْقِيَ فِيْ قُبُوْرِ الْيَهُوْدِ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى اُمِّهٖ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَبَتْ اَنْ تَاْتِيَهٗ فَاَعَادَ عَلَيْهَا الرَّسُوْلَ لَتَاْتِيَنِّيْ اَوْ لَاَبْعَثَنَّ اِلَيْكِ مَنْ يَّسْحَبُكِ بِقُرُوْنِكِ قَالَ فَاَبَتْ وَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَا اٰتِيْكَ حَتّٰى تَبْعَثَ اِلَيَّ مَنْ يَّسْحَبُنِيْ بِقُرُوْنِيْ قَالَ فَقَالَ اُرْدُدُوْا عَلَيَّ سِبْتِيَّ فَاَخَذَ نَعْلَيْهِ ثُمَّ انْطَلَقَ يَتَوَذَّفُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ كَيْفَ رَاَيْتِنِيْ صَنَعْتُ بِعَدُوِّ اللّٰهِ قَالَتْ رَاَيْتُكَ اَفْسَدْتَ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ وَاَفْسَدَ عَلَيْكَ اٰخِرَتَكَ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تَقُوْلُ لَهٗ يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ اَنَا وَاللّٰهِ ذَاتُ النِّطَاقَيْنِ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكُنْتُ اَرْفَعُ طَعَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَامَ اَبِيْ بَكْرٍ مِّنَ الدَّوَابِّ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَنِطَاقُ الْمَرْاَةِ الَّتِيْ لَا تَسْتَغْنِيْ عَنْهُ اَمَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَنَّ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابًا وَّمُبِيْرًا فَاَمَّا الْكَذَّابُ فَرَاَيْنَاهُ وَاَمَّا الْمُبِيْرُ فَلَا اِخَالُكَ اِلَّا اِيَّاهُ قَالَ فَقَامَ عَنْهَا فَلَمْ يُرَاجِعْهَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۷۴۹ وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَتَاهُ رَجُلَانِ فِيْ فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَا اِنَّ النَّاسَ صَنَعُوْا مَا تَرٰى وَاَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَصَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَخْرُجَ فَقَالَ يَمْنَعُنِيْ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيَّ دَمَ اَخِي الْمُسْلِمِ قَالَا اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ

آپ کو برا سمجھتی ہے درحقیقت وہ خود بری ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ اچھے گروہ کو۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر چلے گئے۔ پس حجاج کو حضرت عبداللہ کے ٹھہرنے اور گفتگو سنانے کی خبر پہنچی تو آدمی بھیج کر انہیں لکڑی سے اتروایا اور یہود کی قبروں میں ڈلوایا۔ پھر اُن کی والدہ محترمہ حضرت اسماء بنت ابوبکر کو بُلوایا تو انہوں نے آنے سے انکار کر دیا۔ اُس نے دوبارہ قاصد بھیجا کہ میرے پاس آجاؤ ورنہ ایسا آدمی بھیجوں گا جو تمہیں سر کے بالوں سے پکڑ کر لے آئے گا۔ اُنہوں نے انکار کیا اور فرمایا کہ خدا کی قسم! میں تیرے پاس نہیں آؤں گی جب تک وہ آدمی نہ آجائے جو مجھے سر کے بالوں سے پکڑ کر تیرے پاس نہ لے جائے۔ اُس نے کہا کہ مجھے میرے جوتے دکھاؤ۔ پس اپنے جوتے پہنے اور اکڑتا ہُوا چلا یہاں تک کہ اُن کے پاس پہنچ گیا کہا تم نے دیکھا کہ میں نے اللہ کے دشمن کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ فرمایا میں نے دیکھا کہ تو نے اُس کی دنیا خراب کر دی اور اُس نے تیری عاقبت برباد کر دی۔ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تو اُس سے ابن ذات النطاقین کہتا تھا۔ خدا کی قسم! میں واقعی دو کمربندوں والی ہوں۔ ان میں سے ایک تو وہ ہے جس کے ساتھ میں نے جانوروں سے حفاظت کی خاطر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کے لیے کھانا باندھا تھا اور دوسرا کمربند وہی ہے جس سے کوئی عورت بے نیاز نہیں ہوتی۔ آگاہ رہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے ارشاد فرمایا تھا کہ ثقیف میں ایک بہت بڑا جھوٹا اور ایک بہت بڑا ظالم ہے۔ پس بہت بڑے جھوٹے کو تو ہم نے دیکھ لیا لیکن بہت بڑے ظالم کے متعلق میرا خیال نہیں تھا کہ وہ تو ہی ہے راوی کا بیان ہے کہ وہ اُن کے پاس سے اُٹھ کھڑا ہوا اور انہیں کوئی جواب نہ دیا۔

(مسلم)

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن زبیر کی جنگوں کے دوران حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر دو آدمی عرض گزار ہوئے کہ لوگوں نے جو کچھ کیا وہ آپ نے ملاحظہ فرمایا، آپ حضرت عمر کے صاحبزادے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، آپ کو باہر نکلنے سے کیا چیز روکتی ہے؟ فرمایا مجھے یہ چیز روکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر میرے مسلمان بھائی کا خون حرام فرمایا ہے۔ دونوں نے کہا کہ کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا کہ ان سے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ قَاتَلْنَا حَتّٰى لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ وَكَانَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ وَاَنْتُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تُقَاتِلُوْا حَتّٰى تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِغَيْرِ اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

فتنہ۔ یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے (۲: ۱۹۳) حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ ہم ان سے لڑے یہاں تک کہ فتنہ نہ رہا اور دین صرف اللہ کے لیے ہو گیا۔ اور تم ان لوگوں سے لڑنا چاہتے ہو کہ فتنہ برپا ہو اور دین غیر اللہ کے لیے ہو جائے۔ (بخاری)

۵۷۵۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ عَصَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ فَظَنَّ النَّاسُ اَنَّهٗ يَدْعُوْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَّاْتِ بِهِمْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت طفیل بن عمرو دوسی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ بیشک دوس ہلاک ہوئے، نافرمانی کی اور انکار کیا، لہٰذا اللہ تعالیٰ سے ان کے خلاف دعا کیجیے۔ لوگوں نے گمان کیا کہ آپ ان کے خلاف دعا فرمائیں گے لیکن کہا: اے اللہ! دوس کو ہدایت فرما اور انہیں میرے پاس پہنچا دے۔ (متفق علیہ)

۵۷۵۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلٰثٍ لِاَنِّيْ عَرَبِيٌّ وَالْقُرْاٰنُ عَرَبِيٌّ وَكَلَامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین باتوں کے باعث اہل عرب سے محبت رکھو کیونکہ میں عربی ہوں، قرآن مجید عربی میں ہے اور اہل جنت کی زبان عربی ہوگی۔ روایت کیا اسے بیہقی نے شعب الایمان میں۔

بَابُ مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ

صحابۂ کرام کے مناقب

پہلی فصل

۵۷۵۲ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے کسی صحابی کو گالی نہ دو کیونکہ اگر تم میں سے کوئی کوہ احد کے برابر بھی سونا خرچ کرے تو ان کے ایک صاع بلکہ نصف صاع کے ثواب کو بھی نہیں پہنچے گا۔ (متفق علیہ)

۵۷۵۳ وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَفَعَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَآءِ وَكَانَ كَثِيْرًا مَّا يَرْفَعُ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَآءِ فَقَالَ النُّجُوْمُ اَمَنَةٌ لِّلسَّمَآءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ

ابو بردہ نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا اور آپ سر اقدس کو اکثر آسمان کی طرف اٹھاتے تھے۔ فرمایا کہ ستارے آسمان کے لیے باعث امن ہیں جب ستارے چلے جائیں گے تو آسمان پر واقع ہو جائے گا جس کا اس سے وعدہ کیا گیا ہے۔ میں اپنے صحابہ کے لیے امن ہوں جب میں چلا جاؤں گا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اَتَى السَّمَاءَ مَا تُوْعَدُوْنَ وَاَنَا اَمَنَةٌ لِاَصْحَابِيْ فَاِذَا ذَهَبْتُ اَنَا اَتَى اَصْحَابِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ وَاَصْحَابِيْ اَمَنَةٌ لِاُمَّتِيْ فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِيْ اَتَى اُمَّتِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ۔ (رواہ مسلم)

تو میرے صحابہ پر واقع ہو جائے گا جو اُن سے وعدہ کیا گیا اور میرے صحابہ میرے اُمّت کے لیے امن ہیں۔ جب میرے صحابہ چلے جائیں گے تو میری اُمّت پر واقع ہو جائے گا جو اُس سے وعدہ کیا گیا ہے۔ (مسلم)

۵۷۵۴ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيَقُوْلُوْنَ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنْهُمُ الْبَعْثُ فَيَقُوْلُوْنَ اُنْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ فِيْكُمْ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوْجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يُبْعَثُ الثَّانِيْ فَيَقُوْلُوْنَ هَلْ فِيْهِمْ مَنْ رَاٰى اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوْجَدُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ فَيُقَالُ اُنْظُرُوْا هَلْ تَرَوْنَ فِيْهِمْ مَنْ رَاٰى مَنْ رَاٰى اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوْجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگوں پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ لوگوں میں سے ایک جماعت جہاد کرے گی تو لوگ کہیں گے، دیکھو آپ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی صحابی ہے؟ وہ کہیں گے، ہاں پس اُنہیں فتح دی جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ لوگوں میں سے ایک جماعت جہاد کرے گی تو اُن سے کہا جائے گا: کیا آپ کے درمیان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی صحابی کا کوئی ساتھی ہے؟ وہ کہیں گے، ہاں۔ پس اُنہیں فتح دی جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ لوگوں کی ایک جماعت جہاد کرے گی تو اُن سے کہا جائے گا کہ کیا آپ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کے ساتھی کا کوئی ساتھی ہے؟ وہ کہیں گے، ہاں۔ پس اُنہیں فتح دی جائے گی۔ (متفق علیہ) اور مسلم کی ایک روایت میں فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اُن میں سے ایک لشکر بھیجا جائے گا۔ لوگ کہیں گے کہ دیکھو کیا تمہارے درمیان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کوئی ہے؟ پس ایک آدمی کو پائیں گے تو اُنہیں فتح دی جائے گی۔ پھر دوسرا لشکر بھیجا جائے گا تو لوگ کہیں گے، کیا تم میں کوئی شخص ہے جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کو دیکھا ہو؟ پس ایک کو پائیں گے اور فتح دی جائے گی۔ پھر تیسرا لشکر بھیجیں گے تو کہا جائے گا، دیکھو کیا اِن میں کوئی ایسا شخص نظر آتا ہے جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کو دیکھنے والے شخص کو دیکھا ہو۔ پھر چوتھا لشکر بھیجا جائے گا اور کہا جائے گا کہ دیکھو کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کو دیکھنے والے شخص کے دیکھنے والے شخص کو دیکھا ہو۔ پس ایک آدمی کو پائیں گے تو اُس کے باعث فتح دی جائے گی۔

۵۷۵۵ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ اُمَّتِيْ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمّت میں بہتر زمانہ میرا ہے۔ پھر اُن

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ جَاءَ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذِرُونَ وَلَا يَفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ وَفِي رِوَايَةٍ وَيَحْلِفُونَ وَلَا يُسْتَحْلَفُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّونَ السَّمَانَةَ۔

کے ساتھ والوں کا پھر ان کے ساتھ والوں کا۔ پھر ان کے بعد ایسے لوگ ہوں گے کہ گواہی دیں گے اور انہیں گواہ بنایا نہیں جائے گا۔ خیانت کریں گے اور امین نہیں بنائے جائیں گے۔ نذر مانیں گے لیکن پوری نہیں کریں گے اور ان پر موٹاپا چھا جائے گا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ وہ حلف اٹھائیں گے اور ان سے قسم لی نہیں جائے گی (متفق علیہ) اور مسلم کی ایک روایت میں حضرت ابوہریرہ سے ہے کہ پھر بعد میں ایسی قوم آئے گی جو موٹاپے کو پسند کریں گے۔

دوسری فصل

۵۷۵۶ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْرِمُوا أَصْحَابِي فَإِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَظْهَرُ الْكَذِبُ حَتّٰى أَنَّ الرَّجُلَ لَيَحْلِفُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَيَشْهَدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ أَلَا مَنْ سَرَّهُ بُحْبُوحَةُ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْفَذِّ وَهُوَ مِنَ الِاثْنَيْنِ أَبْعَدُ وَلَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ ثَالِثُهُمَا وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ إِلَّا إِبْرَاهِيمَ بْنَ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِيَّ لَمْ يُخْرِجْ عَنْهُ الشَّيْخَانِ وَهُوَ ثِقَةٌ ثَبْتٌ۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بہتر صحابہ کی عزت کرو کیونکہ وہ تم میں بہتر ہیں پھر ان کے ساتھ والے، پھر ان کے ساتھ والے، پھر جھوٹ غالب ہو جائے گا یہاں تک کہ آدمی قسم دے گا اور اس سے قسم طلب نہیں کی جائے گی اور گواہی دے گا جب کہ گواہی اس سے طلب نہیں کی جائے گی۔ آگاہ ہو جاؤ جس کو جنت کے اندر جانا خوش کرتا ہے تو جماعت کو لازم پکڑے کیونکہ اکیلے کے ساتھ شیطان ہے اور وہ دو سے دور رہتا ہے اور آدمی کسی عورت کے پاس تنہا نہ رہے کیونکہ تیسرا شیطان ہوگا۔ جس کو نیکی اچھی لگے اور برائی کو برا لگے وہ مؤمن ہے (نسائی) اور اس کی اسناد صحیح ہے اور اس کے رجال بخاری والے ہیں سوائے ایک ابراہیم بن حسن خثعمی کے کیونکہ شیخان نے اس سے تخریج نہیں کی لیکن وہ ثقہ ثبت ہے۔

۵۷۵۷ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِي أَوْ رَأَى مَنْ رَآنِي۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

(نسائی)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس مسلمان کو آگ نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا مجھے دیکھنے والے کو دیکھا۔ (ترمذی)

۵۷۵۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهَ اللّٰهَ فِي أَصْحَابِي اللّٰهَ اللّٰهَ فِي أَصْحَابِي لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللّٰهَ وَمَنْ آذَى اللّٰهَ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرنا، میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرنا۔ میرے بعد انہیں نشانہ بنا لینا جو ان سے محبت کرتا ہے تو مجھ سے محبت رکھنے کے باعث محبت کرتا ہے اور جو ان سے عداوت رکھتا ہے تو مجھ سے عداوت رکھنے کے باعث عداوت رکھتا ہے۔ جس نے انہیں تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

فَيُوْشِكُ اَنْ يَّاْخُذَهٗ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ -

مجھے تکلیف دی اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی تو قریب ہے کہ اسے پکڑے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے

۵۷۵۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ اَصْحَابِيْ فِيْ اُمَّتِيْ كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ لَا يَصْلُحُ الطَّعَامُ اِلَّا بِالْمِلْحِ قَالَ الْحَسَنُ فَقَدْ ذَهَبَ مِلْحُنَا فَكَيْفَ نَصْلُحُ -

(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت میں میرے صحابہ کی مثال نمک جیسی ہے کیونکہ نمک کے بغیر کھانا درست نہیں ہوتا۔ حسن بصری نے فرمایا کہ ہمارا نمک جا چکا' اب ہم کس طرح درست رہ سکتے ہیں۔

(شرح السنۃ)

۵۷۶۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِيْ يَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَّنُوْرًا لَّهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

وَذَكَرَ حَدِيْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَا يَبْلُغُنِيْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ فِيْ بَابِ حِفْظِ اللِّسَانِ -

عبداللہ بن بُریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ میں سے جو بھی کسی سرزمین میں فوت ہوگا تو اُن لوگوں کا قائد بنا کر اٹھایا جائے گا اور قیامت کے روز اُن کے لیے نور ہوگا۔

روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور حضرت ابن مسعود کی حدیث لا یبلغنی احد عن احد باب حفظ اللسان ذکر کر دی گئی۔

تیسری فصل

۵۷۶۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ اَصْحَابِيْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُمْ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم لوگوں کو دیکھو کہ میرے صحابہ کو گالیاں دیتے ہوں تو کہو: تمہاری شرارت پر اللہ کی لعنت۔

(ترمذی)

۵۷۶۲ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَاَلْتُ رَبِّيْ عَنِ اخْتِلَافِ اَصْحَابِيْ مِنْ بَعْدِيْ فَاَوْحٰى اِلَيَّ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اَصْحَابَكَ عِنْدِيْ بِمَنْزِلَةِ النُّجُوْمِ فِي السَّمَاءِ بَعْضُهَا اَقْوٰى مِنْ بَعْضٍ وَلِكُلٍّ نُوْرٌ فَمَنْ اَخَذَ بِشَيْءٍ مِّمَّا هُمْ عَلَيْهِ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ فَهُوَ عِنْدِيْ عَلٰى هُدًى قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ فَبِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمْ اِهْتَدَيْتُمْ -

(رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: میں نے اپنے رب سے اپنے صحابہ کے اختلاف سے متعلق سوال کیا جو میرے بعد ہوگا۔ میری طرف وحی فرمائی کہ اے محمدؐ! تمہارے اصحاب میرے نزدیک آسمان کے تاروں کی طرح ہیں جب کہ بعض بعض سے قوی ہیں لیکن سب نورانی ہیں۔ اپنے اختلاف میں وہ جس موقف پر ہیں اُن میں سے جو کسی کو اختیار کرے وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ تاروں کی طرح ہیں۔ اُن میں سے جس کی پیروی کرو گے تو ہدایت ہی پاؤ گے۔

(رزین)

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بَابُ مَنَاقِبِ اَبِیْ بَکْرٍ

حضرت ابوبکر صدیق کے مناقب

پہلی فصل

۵۷۶۳ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ وِالْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِہٖ وَمَالِہٖ اَبُوْبَکْرٍ وَعِنْدَ الْبُخَارِیِّ اَبَا بَکْرٍ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا وَ لٰکِنْ اُخُوَّۃُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُہٗ لَا یُبْقِیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ خَوْخَۃٌ اِلَّا خَوْخَۃَ اَبِیْ بَکْرٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا غَیْرَ رَبِّیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی صحبت اور مال کے ساتھ سب لوگوں سے بڑھ کر مجھ پر احسان کرنے والا ابوبکر ہے۔ بخاری کے نزدیک لفظ ابابکر ہے۔ اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا لیکن اسلامی اخوت و مودت ہے اور مسجد میں ابوبکر کے سوا کسی کی کھڑکی باقی نہ چھوڑی جائے۔ دوسری روایت میں ہے کہ اگر میں اپنے رب کے سوا کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا۔

(متفق علیہ)

۵۷۶۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا وَلٰکِنَّہٗ اَخِیْ وَصَاحِبِیْ وَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰہُ صَاحِبَکُمْ خَلِیْلًا۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور میرے ساتھی ہیں اور تمہارے اس صاحب (حضور) کو اللہ تعالیٰ نے خلیل بنایا ہے۔

(مسلم)

۵۷۶۵ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِہٖ اِدْعِیْ لِیْ اَبَا بَکْرٍ اَبَاکِ وَاَخَاکِ حَتّٰی اَکْتُبَ کِتَابًا فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ یَّتَمَنّٰی مُتَمَنٍّ وَیَقُوْلُ قَائِلٌ اَنَا وَلَا وَیَاْبَی اللّٰہُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَکْرٍ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ اَنَا اَوْلٰی بِذَالِکَ اَنَا وَلَا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مرض میں مجھ سے فرمایا: اپنے ابا جان ابوبکر اور اپنے بھائی جان کو میرے پاس بلاؤ تاکہ میں ایک تحریر لکھ دوں۔ مجھے ڈر ہے کہ کوئی تمنا کرنے والا تمنا کرے گا اور کہنے والا کہے گا کہ وہ میں ہوں جب کہ اللہ تعالیٰ اور مسلمان نہیں مانیں گے مگر ابوبکر کو (مسلم) اور کتاب الحمیدی میں اَنَا وَلَا کی جگہ اَنَا اَوْلٰی ہے۔

۵۷۶۶ وَعَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ امْرَاَۃٌ فَکَلَّمَتْہُ فِیْ شَیْءٍ فَاَمَرَھَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَیْہِ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْکَ کَاَنَّھَا تُرِیْدُ الْمَوْتَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدِیْنِیْ فَاْتِیْ اَبَا بَکْرٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کسی معاملے میں گفتگو کی۔ آپ نے اسے حکم دیا کہ پھر دوبارہ آئے۔ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا ارشاد ہے اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں؟ اس کا مطلب تھا کہ اگر آپ وفات پا جائیں۔ فرمایا کہ اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس آجانا۔

(متفق علیہ)

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۵۷۶۷ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهٗ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ اَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا فَسَكَتُّ مَخَافَةَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ فِيْ اٰخِرِهِمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں لشکر ذات السلاسل پر امیر بنا کر بھیجا۔ ان کا بیان ہے کہ جب حاضر بارگاہ ہوا تو میں نے عرض کی: آپ کو لوگوں میں سب سے پیارا کون ہے؟ فرمایا کہ عائشہ۔ میں عرض گزار ہوا کہ مردوں میں سے؟ فرمایا کہ اس کے والد محترم۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر کون؟ فرمایا کہ عمر۔ پس میں اس ڈر سے خاموش ہو گیا کہ مبادا مجھے سب سے آخر میں رکھیں۔ (متفق علیہ)

۵۷۶۸ وَعَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ وَخَشِيْتُ اَنْ يَّقُوْلَ عُثْمَانُ قُلْتُ ثُمَّ اَنْتَ قَالَ مَا اَنَا اِلَّا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

محمد بن حنیفہ کا بیان ہے کہ میں والد محترم کی خدمت میں عرض گزار ہوا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر آدمی کون ہے؟ فرمایا کہ ابوبکر۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر کون ہے؟ فرمایا کہ عمر۔ میں ڈرا کہ کہیں یہ نہ فرمائیں کہ عثمان عرض گزار ہوا کہ پھر آپ ہیں؟ فرمایا کہ میں تو مسلمانوں میں سے ایک فرد ہوں۔ (بخاری)

۵۷۶۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بِاَبِيْ بَكْرٍ اَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُكُ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ اَفْضَلُ اُمَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم کسی کو حضرت ابوبکر کے برابر شمار نہیں کرتے تھے، پھر حضرت عمر کو، پھر حضرت عثمان کو۔ پھر ہم چھوڑ دیتے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی کو دوسرے پر فضیلت نہ دیتے (بخاری) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ رحمت دو عالم کی حیات مبارکہ میں ہم کہا کرتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت میں آپ کے بعد افضل حضرت ابوبکر ہیں، پھر عمر پھر عثمان رضی اللہ عنہم۔ (ترمذی)

دوسری فصل

۵۷۷۰ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ اِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ مَا خَلَا اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِئُهُ اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَا نَفَعَنِيْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِيْ مَالُ اَبِيْ بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم پر کسی کا احسان نہیں مگر ہم نے اس کا بدلہ دے دیا ماسوائے ابوبکر کے کیونکہ ہم پر ان کا اتنا احسان ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ہی ان کا بدلہ دے گا اور کسی کے مال نے مجھے اتنا نفع نہیں دیا جتنا نفع ابوبکر کے مال نے دیا ہے اور اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو میں ابوبکر کو خلیل بناتا لیکن تمہارا صاحب تو اللہ کا خلیل ہے۔ (ترمذی)

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۵۷۷۱ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَاَحْبَبْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکرؓ ہمارے سردار ہمارے بہترین فرد اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہم سب سے محبوب تھے۔ (ترمذی)

۵۷۷۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ اَنْتَ صَاحِبِيْ فِي الْغَارِ وَصَاحِبِيْ عَلَى الْحَوْضِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر سے فرمایا: تم غار میں میرے ساتھی تھے اور حوض پر میرے ساتھی ہوگے۔ (ترمذی)

۵۷۷۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِيْ لِقَوْمٍ فِيْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ اَنْ يَّؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی قوم کے لیے مناسب نہیں ہے کہ ان میں ابوبکر ہو اور ان کی امامت کوئی دوسرا کرے۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۷۷۴ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَصَدَّقَ وَوَافَقَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ مَالًا فَقُلْتُ اَلْيَوْمَ اَسْبِقُ اَبَا بَكْرٍ اِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ فَقُلْتُ مِثْلَهُ وَاَتٰى اَبُوْبَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ فَقَالَ اَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قُلْتُ لَا اَسْبِقُكَ اِلٰى شَيْءٍ اَبَدًا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کا حکم فرمایا۔ اس وقت میرے پاس کافی مال تھا میں نے کہا کہ اگر کسی روز میں حضرت ابوبکر سے سبقت لے جا سکا تو آج کا دن ہوگا۔ پس میں نصف مال لے کر حاضر ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھر والوں کے لیے کتنا چھوڑا ہے؟ عرض گزار ہوا کہ اس کے برابر۔ حضرت ابوبکر اپنا سارا مال لے آئے تو فرمایا: اے ابوبکر! اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ ان کے لیے اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑ آیا ہوں۔ میں نے کہا کہ میں ان سے کبھی نہیں بڑھ سکتا۔

(ترمذی ابوداؤد)

۵۷۷۵ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْتَ عَتِيْقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيْقًا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: تمہیں اللہ تعالیٰ نے آگ سے آزاد کر دیا ہے اس روز سے ان کا عتیق نام پڑ گیا۔

(ترمذی)

۵۷۷۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ ثُمَّ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ اٰتِيْ اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَيُحْشَرُوْنَ مَعِيْ ثُمَّ اَنْتَظِرُ اَهْلَ مَكَّةَ حَتّٰى اُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں وہ ہوں کہ سب سے پہلے زمین میرے لیے پھٹے گی، پھر ابوبکر سے، پھر عمر سے، پھر بقیع والوں کے پاس آؤں گا تو وہ میرے ساتھ اٹھائے جائیں گے۔ پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا یہاں تک کہ حرمین کے درمیان حشر کیا جائے گا۔ (ترمذی)۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۵۷۷۷ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَاَرَانِیْ بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِیْ یَدْخُلُ مِنْهُ اُمَّتِیْ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَدِدْتُ اَنِّیْ کُنْتُ مَعَکَ حَتّٰی اَنْظُرَ اِلَیْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّکَ یَا اَبَا بَکْرٍ اَوَّلُ مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جبرئیل آئے تو میرا ہاتھ پکڑا تاکہ مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھائیں جس سے میری امت داخل ہوگی۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ آپ کے ساتھ ہوتا تاکہ اس دروازے کو دیکھتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مگر اے ابوبکر! تم تو میری امت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگے۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

۵۷۷۸ عَنْ عُمَرَ ذُکِرَ عِنْدَهٗ اَبُوْبَکْرٍ فَبَکٰی وَقَالَ وَدِدْتُ اَنَّ عَمَلِیْ کُلَّهٗ مِثْلُ عَمَلِهٖ یَوْمًا وَّاحِدًا مِنْ اَیَّامِهٖ وَلَیْلَةً وَّاحِدَةً مِّنْ لَیَالِیْهِ اَمَّا لَیْلَتُهٗ فَلَیْلَةٌ سَارَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْغَارِ فَلَمَّا انْتَهَیَا اِلَیْهِ قَالَ وَاللّٰهِ لَا تَدْخُلُهٗ حَتّٰی اَدْخُلَ قَبْلَکَ فَاِنْ کَانَ فِیْهِ شَیْءٌ اَصَابَنِیْ دُوْنَکَ فَدَخَلَ فَکَسَحَهٗ وَوَجَدَ فِیْ جَانِبِهٖ ثُقْبًا فَشَقَّ اِزَارَهٗ وَسَدَّهَا بِهٖ وَبَقِیَ مِنْهَا اثْنَانِ فَاَلْقَمَهُمَا رِجْلَیْهِ ثُمَّ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ادْخُلْ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَوَضَعَ رَاْسَهٗ فِیْ حِجْرِهٖ وَنَامَ فَلُدِغَ اَبُوْبَکْرٍ فِیْ رِجْلِهٖ مِنَ الْجُحْرِ وَلَمْ یَتَحَرَّکْ مَخَافَةَ اَنْ یَّنْتَبِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَقَطَتْ دُمُوْعُهٗ عَلٰی وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَکَ یَا اَبَا بَکْرٍ قَالَ لُدِغْتُ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ فَتَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ مَا یَجِدُهٗ ثُمَّ انْتَقَضَ عَلَیْهِ وَکَانَ سَبَبَ مَوْتِهٖ وَاَمَّا یَوْمُهٗ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ قَالُوْا لَا نُؤَدِّیْ زَکٰوةً فَقَالَ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عِقَالًا لَجَاهَدْتُهُمْ

روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حضرت ابوبکر کا ذکر ہوا تو رو پڑے اور فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ میرے سارے اعمال دنوں میں سے ان کے ایک دن کے اعمال جیسے یا راتوں میں سے ان کے ایک رات کے اعمال جیسے ہوتے۔ پس رات تو ان کی وہ رات ہے جب وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غار کی طرف چلے۔ جب اس تک پہنچے تو عرض گزار ہوئے: خدا کی قسم، آپ اس میں داخل نہیں ہوں گے جب تک میں اس میں داخل نہ ہو جاؤں کیونکہ اگر اس میں کوئی چیز ہے تو اس کی تکلیف آپ کی جگہ مجھے پہنچے پس وہ داخل ہوئے اور اسے جھاڑا۔ اس کے ایک جانب سوراخ تھے تو اپنی ازار کو پھاڑ کر انہیں بند کیا۔ دو سوراخ باقی رہ گئے اور انہیں اپنی ایڑیوں سے روک لیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے کہ تشریف لے آئیے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اندر داخل ہوئے اور ان کی گود میں سر مبارک رکھ کر سو گئے۔ پس ایک سوراخ سے حضرت ابوبکر کے پیر میں ڈنگ مارا گیا کہ انہوں نے اس ڈر سے حرکت نہ کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہو جائیں گے لیکن ان کے آنسو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نورانی چہرے پر گر پڑے۔ فرمایا کہ ابوبکر! کیا بات ہے؟ عرض گزار ہوئے: میرے ماں باپ آپ پر قربان! مجھے ڈنگ مارا گیا ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعاب دہن لگایا تو ان کی تکلیف جاتی رہی۔ پھر اس نے عود کیا اور وہی زہر ان کی وفات کا سبب بنا۔ رہا ان کا دن تو جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی اس وقت بعض اہل عرب مرتد ہو گئے اور کہا کہ ہم زکوٰۃ ادا نہیں کریں گے انہوں نے فرمایا کہ اگر وہ اونٹ کا گھٹنا باندھنے کی رسی بھی روکیں گے تو میں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عَلَيْهِ فَكُنْتُ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأَلَّفِ النَّاسَ وَارْفُقْ بِهِمْ فَقَالَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ جَبَّارًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَخَوَّارًا فِي الْإِسْلَامِ وَإِنَّهُ قَدِ انْقَطَعَ الْوَحْيُ وَتَمَّ الدِّينُ أَيَنْقُصُ وَأَنَا حَيٌّ۔ (رَوَاهُ رَزِينٌ)

اس پر اُن کے ساتھ جہاد کروں گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلیفہ! لوگوں سے الفت کیجیے اور اُن سے نرمی سے سلوک فرمائیے۔ مجھ سے فرمایا کہ تم جاہلیت میں بہادر اور دورِ اسلام میں بزدل ہو گئے ہو بیشک وحی منقطع ہو گئی، دین مکمل ہو گیا، کیا یہ میرے جیتے جی گھٹ جائے گا۔ (رزین)

بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب

پہلی فصل

۵۷۷۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدَّثُونَ فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَإِنَّهُ عُمَرُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تم سے پہلی اُمتوں میں محدث (صادق القول) ہوا کرتے تھے۔ اگر میری اُمت میں بھی کوئی ہے تو وہ عمر ہے۔ (متفق علیہ)

۵۷۸۰ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ قَالَ عُمَرُ فَأَنْتَ يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيهٍ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی اور آپ کے پاس قریش کی کچھ عورتیں گفتگو کر رہی تھیں اور اونچی آواز سے کوئی مطالبہ کر رہی تھیں۔ جب حضرت عمر نے اجازت مانگی تو وہ پردے کے پیچھے چھپ گئیں۔ حضرت عمر اندر داخل ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس رہے تھے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ان دندان مبارک کو اللہ تعالیٰ تبسم ریز رکھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ان عورتوں پر تعجب ہے جو میرے پاس تھیں کہ جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو پردے کے پیچھے چھپ گئیں حضرت عمر نے کہا کہ اے اپنی جان کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو مگر اللہ کے رسول سے نہیں ڈرتیں۔ ہم نے کہا ہاں کیونکہ آپ سخت مزاج اور سخت گیر ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بہ خوب اے ابن خطاب! قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، شیطان تم سے کسی راستے میں نہیں ملتا مگر اُس راستے کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے (متفق علیہ) اور حمیدی نے کہا کہ البرقانی نے کہا کہ رسول اللہ کے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

قَالَ الْحُمَيْدِيُّ زَادَ الْبَرْقَانِيُّ فِي بَعْدِ قَوْلِهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَضْحَكَكَ۔

بعد کا اضحکک بھی کہا ہے۔

٭ ٭ ٭ ٭

۵۷۸۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ امْرَأَةِ أَبِي طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشْفَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ هٰذَا بِلَالٌ وَرَأَيْتُ قَصْرًا بِفِنَائِهِ جَارِيَةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ عُمَرُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلَيْكَ أَغَارُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں ابوطلحہ کی بیوی رُمیصاء تھیں۔ میں نے آہٹ سنی تو کہا کون ہے؟ کہا یہ بلال ہے۔ میں نے ایک محل دیکھا جس کے صحن میں ایک عورت تھی۔ میں نے کہا: یہ کس کا ہے؟ انہوں نے کہا کہ عمر بن خطاب کا۔ میں نے ارادہ کیا کہ اندر داخل ہو کر اسے دیکھوں لیکن تمہاری غیرت یاد آگئی۔ حضرت عمر عرض گذار ہوئے کہ یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، کیا میں آپ پر غیرت کھاتا۔

(متفق علیہ)

۵۷۸۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا دُونَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الدِّينَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ مجھ پر لوگ پیش کیے گئے جن کے اوپر قمیصیں تھیں۔ کسی کی سینے تک اور کسی کی اس سے بھی کم تھی۔ مجھ پر عمر بن خطاب پیش کیے گئے تو اُن پر بھی قمیض تھی اور اُسے گھسیٹ رہے تھے۔ لوگ عرض گذار ہوئے کہ یارسول اللہ! آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ فرمایا کہ دین۔

(متفق علیہ)

۵۷۸۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ حَتّٰى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِي أَظْفَارِي ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا۔ میں نے پیا، یہاں تک کہ سیرابی کو اپنے ناخنوں سے نکلتے ہوئے دیکھا۔ پھر بچا ہوا میں نے عمر بن خطاب کو دیا۔ لوگ عرض گذار ہوئے کہ یارسول اللہ! آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ فرمایا، علم۔

(متفق علیہ)

۵۷۸۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلٰى قَلِيبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ مِنْهَا ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ ضَعْفَهُ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَأَخَذَهَا ابْنُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: میں سویا ہوا تھا کہ اپنے آپ کو ایک کنوئیں پر دیکھا جس پر ڈول تھا۔ میں نے اس سے پانی نکالا جتنا اللہ نے چاہا۔ پھر وہ ابن ابی قحافہ نے لے لیا اور اس سے ایک یا دو ڈول نکالے۔ اُن کے نکالنے میں کمزوری تھی، اللہ تعالیٰ اُن کی کمزوری کو معاف فرمائے۔ پھر وہ چرس بن گیا اور اُسے ابن خطاب نے لے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

الْخَطَّابِ فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ أَبِي بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوا بِعَطَنٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

لیا۔ میں نے کسی جوانمرد کو عمر کی طرح پانی نکالتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ لوگ باڑوں میں لے گئے حضرت ابن عمر کی دوسری روایت میں فرمایا، پھر ابن خطاب نے وہ ابوبکر کے ہاتھ سے لے لیا تو اُن کے ہاتھ میں وہ چرس ہو گیا۔ میں نے ایسا جوانمرد اور طاقتور آدمی نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ لوگوں نے سیراب کیا اور باڑوں کی طرف لے گئے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۵۷۸۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ يَقُولُ بِهِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بیشک اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان اور دل پر حق جاری فرما دیا ہے (ترمذی) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں حضرت ابوذر سے ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کی زبان پر رکھ دیا ہے جس سے وہ بولتے ہیں۔

۵۷۸۶ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا كُنَّا نَعُدُّ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ہم اس بات کو بعید شمار نہیں کرتے تھے کہ حضرت عمر کی زبان پر سکینہ بولتا ہے۔ اسے بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا۔

۵۷۸۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ أَوْ بِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ فَأَصْبَحَ عُمَرُ فَغَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ ثُمَّ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ ظَاهِرًا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی، اے اللہ! اسلام کو ابوجہل بن ہشام یا عمر بن خطاب کے ذریعے عزت دے۔ صبح ہوئی تو اگلے روز حضرت عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا اور مسجد میں علانیہ نماز پڑھی۔ (احمد، ترمذی)

۵۷۸۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمَا إِنَّكَ إِنْ قُلْتَ ذَاكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلَى رَجُلٍ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے حضرت ابوبکر سے کہا، اے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد تمام لوگوں سے بہتر۔ حضرت ابوبکر نے کہا کہ آپ تو یوں کہتے ہیں حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، سورج کسی ایسے شخص پر طلوع نہیں ہوا جو عمر سے بہتر ہو۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۷۸۹ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بْنَ الْخَطَّابِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

عمر بن خطاب ہوتے۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۷۹۰ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ إِنْ رَدَّكَ اللّٰهُ صَالِحًا أَنْ أَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالدُّفِّ وَأَتَغَنَّى فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِي وَإِلَّا فَلَا فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَأَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ اسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ إِنِّي كُنْتُ جَالِسًا وَهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتَ أَنْتَ يَا عُمَرُ أَلْقَتِ الدُّفَّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی غزوہ کے لیے نکلے۔ جب واپس تشریف لائے تو ایک کالی لونڈی حاضر بارگاہ ہو کر عرض گذار ہوئی، یا رسول اللہ! میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو بخیریت واپس لوٹائے تو میں آپ کے حضور دف بجا کر گاؤں گی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اگر تم نے نذر مانی تھی تو بجا لو اور نہیں مانی تھی تو نہ بجاؤ۔ پس حضرت ابوبکر آئے اور وہ بجاتی رہی۔ پھر حضرت علی آئے اور بجاتی رہی۔ پھر حضرت عثمان آئے اور بجاتی رہی۔ پھر حضرت عمر آئے تو اس نے دف اپنے نیچے رکھی اور اس پر بیٹھ گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! شیطان تم سے ڈرتا ہے۔ میں بیٹھا تھا لیکن یہ بجاتی رہی ابوبکر آئے اور یہ بجاتی رہی، علی آئے اور یہ بجاتی رہی، پھر عثمان آئے اور یہ بجاتی رہی۔ جب اے عمر! تم اندر داخل ہوئے تو دف نیچے ڈال لی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

⁂ ⁂ ⁂ ⁂

۵۷۹۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَغَطًا وَصَوْتَ صِبْيَانٍ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا حَبَشِيَّةٌ تَزْفِنُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ تَعَالَيْ فَانْظُرِي فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ لَحْيِي عَلَى مَنْكِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ إِلَى رَأْسِهِ فَقَالَ لِي أَمَا شَبِعْتِ أَمَا شَبِعْتِ فَجَعَلْتُ أَقُولُ لَا لِأَنْظُرَ مَنْزِلَتِي عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ عُمَرُ فَارْفَضَّ النَّاسُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى شَيَاطِينِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ قَدْ فَرُّوا مِنْ عُمَرَ قَالَتْ فَرَجَعْتُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز تھے کہ ہم نے شور و غل سنا اور بچوں کی آواز۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے تو ایک حبشی بچی ناچ رہی تھی اور اس کے ارد گرد بچے تھے۔ فرمایا کہ اے عائشہ! ادھر آؤ اور دیکھو۔ میں گئی اور اپنی ٹھوڑی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دوش مبارک پر رکھ لی۔ پس کندھے اور آپ کے سر مبارک کے درمیان سے میں بھی اس کی طرف دیکھتی رہی۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم سیر نہیں ہوئیں؟ کیا تم سیر نہیں ہوئیں؟ میں کہتی: نہیں تاکہ آپ کی بارگاہ میں اپنا مقام دیکھوں۔ اچانک حضرت عمر نمودار ہوئے تو اس کے پاس سے لوگ تتر بتر ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جنوں اور انسانوں کے شیاطین کو عمر سے بھاگتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ ان کا بیان ہے کہ میں لوٹ آئی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تیسری فصل

۵۷۹۲ عَنْ اَنَسٍ وَّابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ قَالَ وَافَقْتُ رَبِّیْ فِیْ ثَلٰثٍ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاھِیْمَ مُصَلًّی فَنَزَلَتْ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھِیْمَ مُصَلًّی وَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَدْخُلُ عَلٰی نِسَائِکَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ اَمَرْتَھُنَّ یَحْتَجِبْنَ فَنَزَلَتْ اٰیَۃُ الْحِجَابِ وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْغَیْرَۃِ فَقُلْتُ عَسٰی رَبُّہٗ اِنْ طَلَّقَکُنَّ اَنْ یُّبْدِلَہٗ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْکُنَّ فَنَزَلَتْ کَذَالِکَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ رَبِّیْ فِیْ ثَلٰثٍ فِیْ مَقَامِ اِبْرَاھِیْمَ وَفِی الْحِجَابِ وَفِیْ اُسَارٰی بَدْرٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت انس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا: تین باتوں میں میرے رب نے میری موافقت فرمائی۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کاش ہم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ ٹھہرالیں تو حکم نازل ہوا: اور ٹھہرو المقام ابراہیم کو نماز کی جگہ (۲: ۱۲۵) میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہماری عورتوں کے پاس بھلے اور برے آتے ہیں۔ کاش آپ انہیں پردے کا حکم فرمائیں۔ پس پردے کی آیت نازل ہوگئی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات غیرت کھا کر جمع ہوگئیں تو میں عرض گزار ہوا: اگر آپ انہیں طلاق دے دیں تو قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو ان سے بہتر بدلے میں عطا فرمائے۔ پس اسی طرح حکم نازل ہوگیا۔ حضرت ابن عمر کی روایت میں ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا: تین باتوں میں میرے رب نے میری موافقت فرمائی۔ مقام ابراہیم، پردے اور بدر کے قیدیوں کے متعلق۔ (متفق علیہ)

۵۷۹۳ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ فُضِّلَ النَّاسُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِاَرْبَعٍ بِاَسْرَی بَدْرٍ اَمَرَ بِقَتْلِھِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَوْلَا کِتٰبٌ مِّنَ اللّٰہِ سَبَقَ لَمَسَّکُمْ فِیْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ وَبِاٰیَۃِ الْحِجَابِ اَمَرَ نِسَاءَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّحْتَجِبْنَ فَقَالَتْ لَہٗ زَیْنَبُ اِنَّکَ عَلَیْنَا یَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالْوَحْیُ یَنْزِلُ فِیْ بُیُوْتِنَا فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِذَا سَاَلْتُمُوْھُنَّ مَتَاعًا فَاسْئَلُوْھُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ وَبِدَعْوَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اَیِّدِ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ وَبِرَاْیِہٖ فِیْ اَبِیْ بَکْرٍ کَانَ اَوَّلَ النَّاسِ بَایَعَہٗ۔

(رَوَاہُ اَحْمَدُ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر کو دوسرے لوگوں پر چار باتوں سے فضیلت دی گئی ہے۔ بدر کے قیدیوں کے بارے میں جب کہ انہوں نے ان کو قتل کرنے کے لیے کہا تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: اگر اللہ پہلے فیصلہ نہ کر چکا ہوتا جو تم نے لیا تو تم کو بڑا عذاب پہنچتا (۸: ۶۸) اور پردے کے معاملے میں جب کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات سے پردے کے لیے کہا تو ان سے حضرت زینب نے کہا: اے ابن خطاب! آپ ہم پر بھی حکم چلاتے ہیں؟ حالانکہ وحی ہمارے گھروں میں نازل ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: اور جب تم نے کوئی چیز ان سے مانگنی ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگو (۳۳: ۵۳) اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا کے باعث کہ اے اللہ! عمر کے ذریعے اسلام کی مدد فرما اور حضرت ابوبکر کے متعلق رائے کے باعث کہ سب سے پہلے انہوں نے بیعت کی۔ (احمد)

۵۷۹۴ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاکَ الرَّجُلُ اَرْفَعُ اُمَّتِیْ دَرَجَۃً فِی الْجَنَّۃِ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ وَاللّٰہِ مَا کُنَّا نَرٰی ذَاکَ الرَّجُلَ اِلَّا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَتّٰی مَضٰی لِسَبِیْلِہٖ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَہ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت سے وہ آدمی جنت میں بڑے بلند درجے والا ہے حضرت ابوسعید کا بیان ہے کہ خدا کی قسم ہم اس آدمی سے حضرت عمر ہی مراد لیا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ اپنے راستے پر چلے گئے۔ (ابن ماجہ)

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۵۷۹۵ وَعَنْ اَسْلَمَ قَالَ سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ بَعْضَ شَأْنِهٖ يَعْنِي عُمَرَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حِيْنِ قُبِضَ كَانَ اَجَدَّ وَاَجْوَدَ حَتَّى انْتَهٰى مِنْ عُمَرَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اسلم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حضرت عمر کے بعض حالات دریافت کیے تو فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد ہرگز کسی کو نہیں دیکھا کہ حضور کی وفات کے بعد کوشش کرنے اور سخاوت میں حضرت عمر کو پہنچا ہو۔ (بخاری)

۵۷۹۶ وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَاْلَمُ فَقَالَ لَهٗ ابْنُ عَبَّاسٍ كَاَنَّهٗ يُجَزِّعُهٗ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا كُلَّ ذَالِكَ لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهٗ ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ اَبَا بَكْرٍ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهٗ ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ لَتُفَارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُوْنَ قَالَ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَاهُ فَاِنَّمَا ذَالِكَ مَنٌّ مَنَّ اللّٰهُ بِهٖ عَلَيَّ وَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَرِضَاهُ فَاِنَّمَا ذَالِكَ مَنٌّ مَنَّ اللّٰهُ بِهٖ عَلَيَّ وَاَمَّا مَا تَرٰى مِنْ جَزَعِيْ فَهُوَ مِنْ اَجْلِكَ وَمِنْ اَجْلِ اَصْحَابِكَ وَاللّٰهِ لَوْ اَنَّ لِيْ طِلَاعَ الْاَرْضِ ذَهَبًا لَافْتَدَيْتُ بِهٖ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ اَرَاهُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر کو زخمی کیا گیا اور انہوں نے تکلیف محسوس کی تو حضرت ابن عباس نے ان سے کہا کہ اے امیر المومنین! گویا آپ پریشان ہیں حالانکہ آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے اور اچھا ساتھ نبھایا۔ پھر جب وہ جدا ہوئے تو آپ سے راضی تھے۔ پھر آپ حضرت ابوبکر کی صحبت میں رہے اور اچھا ساتھ نبھایا۔ وہ جدا ہوئے تو آپ سے راضی تھے۔ پھر آپ کی مسلمانوں سے صحبت رہی اور خوب صحبت رہی۔ اگر آپ ان سے جدا ہو بھی جائیں تو وہ آپ سے راضی ہیں۔ فرمایا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت اور رضامندی کا ذکر کیا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے جو اس نے مجھ پر فرمایا۔ جو تم نے حضرت ابوبکر کی صحبت اور رضامندی کا ذکر کیا تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے جو اس نے مجھ پر فرمایا اور جو تم میری پریشانی دیکھ رہے ہو یہ تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی وجہ سے ہے۔ خدا کی قسم، اگر میرے پاس زمین بھر سونا بھی ہوتا تو میں اللہ کے عذاب کو دیکھنے سے پہلے اس کا فدیہ ادا کر دیتا۔ (بخاری)

بَابُ مَنَاقِبِ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب

پہلی فصل

۵۷۹۷ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَسُوْقُ بَقَرَۃً اِذْ اَعْیٰی فَرَکِبَھَا فَقَالَتْ اِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِھٰذَا اِنَّمَا خُلِقْنَا لِحَرَاثَۃِ الْاَرْضِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰہِ بَقَرَۃٌ تَکَلَّمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنِّیْ اُوْمِنُ بِہٖ اَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَمَا ھُمَا ثَمَّ وَقَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ فِیْ غَنَمِہٖ اِذْ عَدَا الذِّئْبُ عَلٰی شَاۃٍ مِّنْھَا فَاَخَذَھَا فَاَدْرَکَھَا صَاحِبُھَا فَاسْتَنْقَذَھَا فَقَالَ لَہُ الذِّئْبُ فَمَنْ لَّھَا یَوْمَ السَّبُعِ یَوْمَ لَا رَاعِیَ لَھَا غَیْرِیْ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰہِ ذِئْبٌ یَتَکَلَّمُ فَقَالَ اُوْمِنُ بِہٖ اَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَمَا ھُمَا ثَمَّ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی گائے کو ہانک رہا تھا۔ جب تھک گیا تو اس پر سوار ہو گیا۔ اس نے کہا: ہمیں اس لیے پیدا نہیں کیا گیا ہے۔ ہمیں زمین کی کاشت کے لیے پیدا کیا ہے۔ لوگوں نے کہا: سبحان اللہ گائے بولتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس بات کو میں نے مانا اور ابوبکر و عمر نے حالانکہ وہ دونوں موجود نہ تھے اور فرمایا کہ ایک آدمی اپنی بکریوں میں تھا جب کہ بھیڑیے نے ایک بکری پر حملہ کیا اور اسے پکڑ لیا۔ اس کے مالک نے وہ چھڑا لی۔ بھیڑیے نے اس سے کہا: یوم سبع کو اس کی حفاظت کون کرے گا جب کہ میرے سوا کوئی چرواہا نہیں ہوگا۔ لوگوں نے کہا: سبحان اللہ بھیڑیا باتیں کرتا ہے فرمایا کہ میں نے اس بات کو مانا اور ابوبکر و عمر نے بھی، حالانکہ وہ وہاں نہ تھے۔

(متفق علیہ)

۵۷۹۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنِّیْ لَوَاقِفٌ فِیْ قَوْمٍ فَدَعَوُا اللّٰہَ لِعُمَرَ وَقَدْ وُضِعَ عَلٰی سَرِیْرِہٖ اِذَا رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِیْ قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَہٗ عَلٰی مَنْکِبِیْ یَقُوْلُ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ اِنِّیْ لَاَرْجُوْا اَنْ یَّجْعَلَکَ اللّٰہُ مَعَ صَاحِبَیْکَ لِاَنِّیْ کَثِیْرًا مَا کُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُنْتُ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَفَعَلْتُ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَانْطَلَقْتُ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَدَخَلْتُ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَخَرَجْتُ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں لوگوں میں کھڑا تھا اور وہ اللہ تعالیٰ سے حضرت عمر کے لیے دعا کر رہے تھے جب کہ وہ تختے پر تھے تو ایک آدمی اپنی کہنی میرے کندھے پر رکھ کر کہتا ہے: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔ مجھے امید ہے کہ وہ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں سے ملا دے گا کیونکہ میں نے اکثر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میں اور ابوبکر و عمر تھے، میں نے اور ابوبکر و عمر نے کیا، میں اور ابوبکر و عمر گئے۔ میں اور ابوبکر و عمر اندر داخل ہوئے، میں اور ابوبکر و عمر باہر نکلے۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ حضرت علی تھے۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۵۷۹۹ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَھْلَ الْجَنَّۃِ لَیَتَرَآءَوْنَ اَھْلَ عِلِّیِّیْنَ کَمَا تَرَوْنَ الْکَوْکَبَ الدُّرِّیَّ فِی اُفُقِ السَّمَآءِ وَاِنَّ اَبَا بَکْرٍ وَّعُمَرَ مِنْھُمْ وَاَنْعَمَا رَوَاہُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک جنتی لوگ علیین والوں کو اس طرح دیکھیں گے جیسے تم کسی چمک دار تارے کو آسمان کے کنارے پر دیکھتے ہو اور بیشک ابوبکر و عمر ان میں سے ہیں اور دونوں خوب ہیں (شرح السنہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى نَحْوَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

اور اسی طرح روایت کیا اسے ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے۔

٭ ٭ ٭

۵۸۰۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَلِيٍّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر و عمر اہل جنت کے عمر رسیدہ لوگوں کے سردار ہیں خواہ وہ پہلے ہوں یا پچھلے ماسوائے انبیائے کرام و مرسلین عظام کے۔

روایت کیا اسے ترمذی نے اور ابن ماجہ نے حضرت علی سے۔

۵۸۰۱ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَدْرِي مَا بَقَائِي فِيكُمْ فَاقْتَدُوا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ تم میں کتنے دن اور رہوں لہٰذا میرے بعد والوں میں سے ابوبکر اور عمر کی پیروی کرنا۔

(ترمذی)

۵۸۰۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ لَمْ يَرْفَعْ أَحَدٌ رَأْسَهُ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانَا يَتَبَسَّمَانِ إِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمُ إِلَيْهِمَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لاتے تو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے سوا کوئی اور سر نہ اٹھاتا۔ یہ حضور کو دیکھ کر مسکراتے اور حضور انہیں دیکھ کر تبسم ریز ہوتے۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۸۰۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ وَهُوَ آخِذٌ بِأَيْدِيهِمَا فَقَالَ هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز مسجد میں داخل ہوئے اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر میں سے ایک آپ کے دائیں جانب اور ایک بائیں جانب تھے۔ آپ نے دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور فرمایا: میں قیامت کے روز اسی طرح اٹھایا جاؤں گا۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۸۰۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ حَنْطَبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا)

حضرت عبداللہ بن حنطب سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو دیکھ کر فرمایا: دونوں کان اور آنکھ ہیں۔

اسے ترمذی نے مرسلاً روایت کیا ہے

۵۸۰۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَلَهُ وَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَوَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی نبی نہیں مگر اس کے دو وزیر آسمان والوں میں سے اور دو وزیر زمین والوں میں سے ہوتے تھے۔ میرے دونوں آسمانی وزیر جبرئیل و میکائیل ہیں اور زمین

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

نَجْمٌ بِرَئِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

پر میرے دونوں وزیر ابوبکر و عمر ہیں۔

(ترمذی)

۵۸۰۶ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ كَأَنَّ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ أَنْتَ وَأَبُو بَكْرٍ فَرَجَحْتَ أَنْتَ وَوُزِنَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ فَسَاءَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي فَسَاءَهُ ذَالِكَ فَقَالَ خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ ثُمَّ يُؤْتِي اللّٰهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا کہ میں نے دیکھا کہ گویا ایک ترازو آسمان سے اتری۔ پس آپ اور حضرت ابوبکر کو تولا گیا تو آپ وزنی رہے۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو تولا تو حضرت ابوبکر وزنی رہے۔ حضرت عمر اور حضرت عثمان کو تولا تو حضرت عمر وزنی رہے پھر ترازو اٹھالی گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کا صدمہ ہوا اور فرمایا کہ یہ خلافت نبوت ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنا ملک جس کو چاہے دے۔

(ترمذی، ابوداؤد)

تیسری فصل

۵۸۰۷ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَطَلَعَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَطَلَعَ عُمَرُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس ایک جنتی شخص آئے گا۔ پس حضرت ابوبکر آئے۔ پھر فرمایا کہ تمہارے پاس ایک جنتی شخص آئے گا۔ پس حضرت عمر آئے۔

روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۸۰۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَا رَأْسُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجْرِي فِي لَيْلَةٍ صَاحِيَةٍ إِذْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ يَكُونُ لِأَحَدٍ مِنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدُ نُجُومِ السَّمَاءِ قَالَ نَعَمْ عُمَرُ قُلْتُ فَأَيْنَ حَسَنَاتُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ إِنَّمَا جَمِيعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ كَحَسَنَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْ حَسَنَاتِ أَبِي بَكْرٍ۔

(رَوَاهُ رَزِينٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک چاندنی رات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سر مبارک میری گود میں تھا میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا کسی کی نیکیاں آسمان کے تاروں کے برابر ہیں؟ فرمایا: ہاں عمر کی۔ میں عرض گزار ہوئی کہ حضرت ابوبکر کی نیکیوں کا کیا حال ہے؟ فرمایا کہ عمر کی ساری نیکیاں ابوبکر کی ایک نیکی جیسی ہیں۔

(رزین)

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب

پہلی فصل

۵۸۰۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِي بَيْتِهِ كَاشِفًا عَنْ فَخِذَيْهِ أَوْ سَاقَيْهِ فَاسْتَأْذَنَ أَبُوْ بَكْرٍ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَوّٰى ثِيَابَهُ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ أَبُوْ بَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ فَقَالَ أَلَا أَسْتَحْيِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلٰئِكَةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ وَإِنِّيْ خَشِيْتُ إِنْ أَذِنْتُ لَهُ عَلٰى تِلْكَ الْحَالَةِ أَنْ لَّا يَبْلُغَ إِلَيَّ فِيْ حَاجَتِهِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کاشانۂ اقدس میں لیٹے ہوئے تھے اور آپ کی رانیں یا پنڈلیاں کھلی ہوئی تھیں پس حضرت ابوبکر نے اجازت مانگی اور آپ نے انہیں اجازت دے دی اور آپ اسی حالت میں رہے۔ پھر حضرت عمر نے اجازت طلب کی تو انہیں بھی اجازت دے دی اور اسی حال میں رہے اور انہوں نے گفتگو کی۔ پھر حضرت عثمان نے اجازت طلب کی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست کر لیے۔ جب چلے گئے تو حضرت عائشہ عرض گذار ہوئیں: حضرت ابوبکر حاضر ہوئے تو آپ نہ ہلے اور نہ کوئی پروا کی۔ پھر حضرت عمر حاضر ہوئے تو آپ نہ ہلے اور نہ کوئی پروا کی۔ پھر حضرت عثمان حاضر ہوئے تو آپ بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست فرما لیے۔ فرمایا کیا میں اس آدمی سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ دوسری روایت میں فرمایا کہ عثمان بہت زیادہ حیا والے ہیں لہٰذا میں ڈرتا ہوں کہ انہیں اسی حالت میں اجازت دوں کہ وہ اپنی حاجت کے لیے مجھ تک نہ پہنچ سکیں۔ (مسلم)

دوسری فصل

۵۸۱۰ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيْقٌ وَرَفِيْقِيْ يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَهُوَ مُنْقَطِعٌ۔

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور جنت میں میرا رفیق عثمان ہے (ترمذی) اور ابن ماجہ نے اسے حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا۔ ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔ اس کی سند قوی نہیں اور یہ منقطع ہے۔

۵۸۱۱ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحُثُّ عَلٰى جَيْشِ

حضرت عبدالرحمٰن بن خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ لشکر

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَةُ بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ ثَلٰثُ مِائَةِ بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَيَقُوْلُ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

تبوک کے لیے رغبت دلا رہے تھے حضرت عثمان کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! سو اونٹ اللہ کی راہ میں جھولوں اور کجاوؤں سمیت میرے ذمے۔ پھر آپ کے لشکر کے متعلق ترغیب دی تو حضرت عثمان کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے: اللہ کی راہ میں دو سو اونٹ جھولوں اور کجاوؤں سمیت میرے ذمے۔ پھر آپ نے لشکر کے متعلق ترغیب دی تو حضرت عثمان کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے: اللہ کی راہ میں تین سو اونٹ جھولوں اور کجاوؤں سمیت میرے ذمے۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ منبر سے اتر آئے اور فرما رہے تھے: اس کے بعد عثمان جو بھی عمل کریں وہ گناہ نہیں۔ اس کے بعد عثمان جو بھی عمل کریں تو اس کا کوئی گناہ نہیں۔

(ترمذی)

۵۸۱۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَلْفِ دِيْنَارٍ فِيْ ثَوْبِهٖ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَنَثَرَهَا فِيْ حَجْرِهٖ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا فِيْ حَجْرِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عثمان نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک ہزار دینار اپنی آستین میں لے کر حاضر ہوئے جب کہ لشکر تبوک کا بندوبست کیا جا رہا تھا اور وہ حضور کی گود میں ڈال دیے۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ انہیں اپنی گود میں الٹ پلٹ رہے تھے اور دو مرتبہ آپ نے فرمایا: آج کے بعد عثمان جو بھی عمل کریں وہ انہیں نقصان نہیں دے گا۔

(احمد)

۵۸۱۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ فَبَايَعَ النَّاسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عُثْمَانَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ فَضَرَبَ بِإِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِّنْ أَيْدِيْهِمْ لِأَنْفُسِهِمْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیعت رضوان کے لیے حکم فرمایا تو حضرت عثمان کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ بھیجا ہوا تھا۔ پس لوگوں نے بیعت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک عثمان اللہ اور اس کے رسول کی حاجت کے لیے گئے ہوئے ہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنے ایک دست اقدس کو دوسرے پر مارا۔ پس حضرت عثمان کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دست مبارک لوگوں کے اپنے ہاتھوں سے بہتر رہا۔

(ترمذی)

۵۸۱۴ وَعَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ حِيْنَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ

ثمامہ بن حزن قشیری سے روایت ہے جب کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اوپر جھانکتے ہوئے فرمایا: میں تمہیں اللہ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ وَلَیْسَ بِھَا مَاءٌ یُسْتَعْذَبُ غَیْرَ بِئْرِ رُوْمَۃَ فَقَالَ مَنْ یَشْتَرِیْ بِئْرَ رُوْمَۃَ یَجْعَلُ دَلْوَہٗ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ بِخَیْرٍ لَہٗ مِنْھَا فِی الْجَنَّۃِ فَاشْتَرَیْتُھَا مِنْ صُلْبِ مَالِیْ وَاَنْتُمُ الْیَوْمَ تَمْنَعُوْنَنِیْ اَنْ اَشْرَبَ مِنْھَا حَتّٰی اَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالُوْا اَللّٰھُمَّ نَعَمْ فَقَالَ اَنْشُدُکُمُ اللّٰہَ وَالْاِسْلَامَ ھَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِاَھْلِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّشْتَرِیْ بُقْعَۃَ اٰلِ فُلَانٍ فَیَزِیْدُھَا فِی الْمَسْجِدِ بِخَیْرٍ لَّہٗ مِنْھَا فِی الْجَنَّۃِ فَاشْتَرَیْتُھَا مِنْ صُلْبِ مَالِیْ فَاَنْتُمُ الْیَوْمَ تَمْنَعُوْنَنِیْ اَنْ اُصَلِّیَ فِیْھَا رَکْعَتَیْنِ فَقَالُوْا اَللّٰھُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُکُمُ اللّٰہَ وَالْاِسْلَامَ ھَلْ تَعْلَمُوْنَ اِنِّیْ جَھَّزْتُ جَیْشَ الْعُسْرَۃِ مِنْ مَالِیْ قَالُوْا اَللّٰھُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُکُمُ اللّٰہَ وَالْاِسْلَامَ ھَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ عَلٰی ثَبِیْرِ مَکَّۃَ وَمَعَہٗ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَاَنَا فَتَحَرَّکَ الْجَبَلُ حَتّٰی تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُہٗ بِالْحَضِیْضِ فَرَکَضَہٗ بِرِجْلِہٖ قَالَ اسْکُنْ ثَبِیْرُ فَاِنَّمَا عَلَیْکَ نَبِیٌّ وَّصِدِّیْقٌ وَّشَھِیْدَانِ قَالُوْا اَللّٰھُمَّ نَعَمْ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ شَھِدُوْا وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ اِنِّیْ شَھِیْدٌ ثَلَاثًا۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارَقُطْنِیُّ)

لائے تو بئر رومہ کے سوا میٹھے پانی کا کوئی کنواں نہ تھا۔ فرمایا کہ کون ہے جو بئر رومہ کو خرید کر اپنے ڈول کے ساتھ مسلمانوں کے ڈول کو ملا دے، اس نعمت کے بدلے جو جنت میں اس سے بہتر ہے۔ پس میں نے اسے اپنے مال سے خریدا اور آج تم مجھے اس کے پانی سے روکے ہوئے ہو، یہاں تک کہ مجھے دریا کا پانی پینا پڑ رہا ہے۔ لوگوں نے کہا، یہی بات ہے۔ فرمایا میں تمہیں اللہ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ مسجد نبوی نمازیوں کے لیے تنگ تھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون ہے جو آل فلاں کے قطعۂ زمین کو خرید کر مسجد میں شامل کر دے، اس نعمت کے بدلے جو جنت میں اس سے بہتر ہے پس میں نے اسے اپنے مال سے خریدا اور آج تم مجھے اس میں [illegible] لوگوں نے کہا، یہی بات ہے۔ فرمایا کہ میں تمہیں اللہ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ میں نے لشکر تبوک کا بندوبست اپنے مال سے کیا تھا؟ لوگوں نے کہا، یہی بات ہے۔ فرمایا کہ میں تمہیں اللہ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے کوہ ثبیر پر تھے۔ آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور میں تھا۔ پہاڑ ہلنے لگا یہاں تک کہ پتھر لڑھکنے لگے تو آپ نے پیر سے ٹھوکر مار کر فرمایا، اے ثبیر ٹھہر جا کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ لوگوں نے کہا، یہی بات ہے۔ آپ نے تکبیر کہی اور تین مرتبہ فرمایا، رب کعبہ کی قسم، لوگوں نے گواہی دے دی کہ میں شہید ہوں۔

(ترمذی، نسائی، دارقطنی)

٭ ٭ ٭

۵۸۱۵ وَعَنْ مُرَّۃَ بْنِ کَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَذَکَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَھَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِیْ ثَوْبٍ فَقَالَ ھٰذَا یَوْمَئِذٍ عَلَی الْھُدٰی فَقُمْتُ الَیْہِ فَاِذَا ھُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ فَاَقْبَلْتُ عَلَیْہِ بِوَجْھِہٖ فَقُلْتُ ھٰذَا قَالَ نَعَمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ سے فتنوں کا ذکر سنا اور انہیں قریب بتایا۔ پس ایک آدمی کپڑے سے سر کو ڈھانپے ہوئے گزرا تو فرمایا، یہ اس روز ہدایت پر ہوں گے۔ میں نے جا کر انہیں دیکھا تو وہ حضرت عثمان تھے۔ پس انہیں آپ کے روبرو کر کے عرض کی کہ یہ؟ فرمایا، ہاں۔

(ترمذی، ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٭ ٭ ٭

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۵۸۱۶ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عُثْمَانُ اِنَّهٗ لَعَلَّ اللّٰهَ يُقَمِّصُكَ قَمِيْصًا فَاِنْ اَرَادُوْكَ عَلٰى خَلْعِهٖ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان! شاید اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص پہنائے۔ اگر لوگ اُسے اُتارنا چاہیں تو تم نہ اُتارنا (ترمذی، ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا کہ یہ واقعہ طویل ہے۔

۵۸۱۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَالَ يُقْتَلُ هٰذَا فِيْهَا مَظْلُوْمًا لِعُثْمَانَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک فتنے کا ذکر کیا اور حضرت عثمان کے لیے فرمایا کہ اس میں مظلوماً شہید کر دیے جائیں گے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ لحاظ اسناد یہ حدیث حسن غریب ہے

۵۸۱۸ وَعَنْ اَبِيْ سَهْلَةَ قَالَ قَالَ لِيْ عُثْمَانُ يَوْمَ الدَّارِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَهِدَ اِلَيَّ عَهْدًا وَاَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

حضرت ابو سہلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یوم دار کو حضرت عثمان نے مجھ سے فرمایا کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک عہد لیا تھا اور میں اُس پر ثابت قدم ہوں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تیسری فصل

۵۸۱۹ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ يُرِيْدُ حَجَّ الْبَيْتِ فَرَاٰى قَوْمًا جُلُوْسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ قَالُوْا هٰؤُلَاءِ قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنِ الشَّيْخُ فِيْهِمْ قَالُوْا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِيْ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّهٗ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّهٗ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ اُبَيِّنْ لَكَ اَمَّا فِرَارُهٗ يَوْمَ اُحُدٍ فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَفَا عَنْهُ وَاَمَّا تَغَيُّبُهٗ عَنْ بَدْرٍ فَاِنَّهٗ كَانَتْ تَحْتَهٗ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيْضَةً فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

عثمان بن عبداللہ بن موہب کا بیان ہے کہ اہل مصر سے ایک آدمی حج کے ارادے سے آیا تو کچھ لوگ بیٹھے ہوئے دیکھے کہا کہ یہ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ قریش ہیں کہا کہ ان میں یہ بوڑھے آدمی کون ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمر۔ عرض گزار ہوا کہ اے ابن عمر! میں آپ سے ایک بات پوچھتا ہوں۔ اگر آپ کو معلوم ہے تو مجھے بتلا دیجیے کہ کیا حضرت عثمان اُحد کے روز بھاگے؟ فرمایا، ہاں۔ کہا، کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ غزوۂ بدر میں شریک نہ ہوئے؟ فرمایا، ہاں۔ کہا کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ بیعت رضوان سے غائب رہے اور نہ کی۔ فرمایا، ہاں۔ اس نے تکبیر کہی۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ میں تمہارے لیے وضاحت کرتا ہوں کہ وہ غزوہ اُحد سے فرار ہوئے تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا ہے۔ اُن کا غزوہ بدر میں شریک نہ ہونا بایں وجہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہ اُن کے نکاح میں تھیں اور وہ بیمار تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ تمہیں بھی ثواب ہونے والوں کے برابر ثواب اور حصہ ملے گا۔ رہا اُن کا بیعت رضوان

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَکَ اَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَہِدَ بَدْرًا وَسَہْمَہٗ وَاَمَّا تَغَیُّبُہٗ عَنْ بَیْعَۃِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ کَانَ اَحَدٌ اَعَزَّ بِبَطْنِ مَکَّۃَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَہٗ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَکَانَتْ بَیْعَۃُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَہَبَ عُثْمَانُ اِلٰی مَکَّۃَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہِ الْیُمْنٰی ہٰذِہٖ یَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِہَا عَلٰی یَدِہٖ وَقَالَ ہٰذِہٖ لِعُثْمَانَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اذْہَبْ بِہَا الْاٰنَ مَعَکَ۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

ہونا تو اہلِ مکہ کے نزدیک اگر حضرت عثمان سے بڑھ کر کوئی معزز ہوتا تو اُسے بھیجا جاتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان کو بھیجا اور بیعتِ رضوان اُن کے بعد ہوئی جب کہ حضرت عثمان مکہ مکرمہ گئے ہوئے تھے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دائیں دست مبارک اُس پر مار کر فرمایا کہ یہ عثمان کی بیعت ہے۔ پھر حضرت ابنِ عمر نے فرمایا کہ جاؤ اور انہیں اپنے ساتھ لے جاؤ۔

❖ ❖ ❖

(بخاری)

۵۸۲۰ وَعَنْ اَبِیْ سَہْلَۃَ مَوْلٰی عُثْمَانَ قَالَ جَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسَرُّ اِلٰی عُثْمَانَ وَلَوْنُ عُثْمَانَ یَتَغَیَّرُ فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ الدَّارِ قُلْنَا اَلَا تُقَاتِلُ قَالَ لَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَہِدَ اِلَیَّ اَمْرًا فَاَنَا صَابِرٌ نَفْسِیْ عَلَیْہِ۔

حضرت ابو سہلہ مولیٰ عثمان سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان سے سرگوشی فرمائی تو اُن کا رنگ بدلنے لگا جب یوم الدار آیا تو ہم عرض گزار ہوئے کہ کیا ہم لڑیں؟ فرمایا نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک بات کا عہد لیا ہے اور میں اُس پر ثابت قدم ہوں۔

۵۸۲۱ وَعَنْ اَبِیْ حَبِیْبَۃَ اَنَّہٗ دَخَلَ الدَّارَ عُثْمَانَ مَحْصُوْرٌ فِیْہَا وَاَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ہُرَیْرَۃَ یَسْتَاْذِنُ عُثْمَانَ فِی الْکَلَامِ فَاَذِنَ لَہٗ فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّکُمْ سَتُلْقَوْنَ بَعْدِیْ فِتْنَۃً وَّاخْتِلَافًا اَوْ قَالَ اخْتِلَافًا وَّفِتْنَۃً فَقَالَ لَہٗ قَائِلٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ لَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوْ مَا تَاْمُرُنَا بِہٖ قَالَ عَلَیْکُمْ بِالْاَمِیْرِ وَاَصْحَابِہٖ وَہُوَ یُشِیْرُ اِلٰی عُثْمَانَ یَوْمَئِذٍ رَوَاہُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ۔

ابو حبیبہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عثمان کے گھر میں داخل ہوئے جب کہ وہ محصور تھے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ کو سنا کہ گفتگو کرنے کی اجازت طلب کر رہے تھے۔ پس انہیں اجازت دے دی۔ انہوں نے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے بعد تم فتنے اور اختلاف سے دوچار ہو گے یا فرمایا کہ اختلاف اور فتنے سے۔ لوگوں میں سے ایک عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہمارے لیے کیا ارشاد ہے؟ یا ہمیں آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ امیر اور اس کے ساتھیوں کی اطاعت کرنا اور اس کا اشارہ آپ حضرت عثمان کی طرف فرما رہے تھے۔ روایت کیا ان دونوں حدیثوں کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بَابِ مَنَاقِبِ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

اِن اصحاب ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مناقب

پہلی فصل

۵۸۲۲ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَّاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهٗ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَّصِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان کوہ اُحد پر چڑھے اور وہ ان کے ساتھ ہلا۔ آپ نے ٹھوکر مار کر فرمایا: اے اُحد ٹھہر جا کیونکہ تیرے اُوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔
(بخاری)

۵۸۲۳ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَائِطٍ مِّنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهٗ فَاِذَا اَبُوْبَكْرٍ فَبَشَّرْتُهٗ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهٗ فَاِذَا عُمَرُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِيْ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيْبُهٗ فَاِذَا عُثْمَانُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ کے ایک باغ میں تھا۔ ایک آدمی نے آکر کھولنے کے لیے کہا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھول دو اور اُسے جنت کی بشارت دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو حضرت ابوبکر تھے۔ پس جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا میں نے بشارت انہیں دی۔ وہ حمدِ الٰہی بجالائے۔ پھر ایک آدمی نے آکر کھولنے کے لیے کہا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھول دو اور اُسے جنت کی بشارت دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو وہ حضرت عمر تھے۔ میں نے انہیں بتایا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تو وہ حمدِ الٰہی بجالائے۔ پھر ایک آدمی نے کھولنے کے لیے کہا تو فرمایا کہ کھول دو اور اُسے جنت کی بشارت دو ایک بلوٰی کے ساتھ جو اُسے پہنچے گا۔ دیکھا تو وہ حضرت عثمان تھے۔ میں نے انہیں بتایا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تو وہ حمدِ الٰہی بجالائے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی مدد فرمانے والا ہے۔
(متفق علیہ)

دوسری فصل

۵۸۲۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں ہم اس ترتیب سے کہا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

کرتے :۔ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان (ترمذی)

تیسری فصل

۵۸۲۵ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِیَ اللَّیْلَۃَ رَجُلٌ صَالِحٌ کَانَ اَبَا بَکْرٍ نِیْطَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنِیْطَ عُمَرُ بِاَبِیْ بَکْرٍ وَنِیْطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ قَالَ جَابِرٌ فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْنَا اَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَمَّا نَوْطُ بَعْضِھِمْ بِبَعْضٍ فَھُمْ وُلَاۃُ الْاَمْرِ الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰہُ بِہٖ نَبِیَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ آج رات ایک نیک آدمی کو خواب میں دکھایا گیا کہ گویا ابوبکر کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وابستہ کر دیا گیا اور عمر کو ابوبکر کے ساتھ اور عثمان کو عمر کے ساتھ۔ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے اُٹھ گئے تو ہم نے کہا کہ نیک آدمی سے مراد خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور ایک کو دوسرے سے وابستہ کرنے سے مراد اُنہی دین کی خلافت ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا ہے۔

(ابوداؤد)

بَابُ مَنَاقِبِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب

پہلی فصل

۵۸۲۶ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا :۔ تم مجھ سے یوں ہو جیسے حضرت موسیٰ سے حضرت ہارون ماسوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (متفق علیہ)

۵۸۲۷ وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَیْشٍ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ وَالَّذِیْ فَلَقَ الْحَبَّۃَ وَبَرَاَ النَّسَمَۃَ اِنَّہٗ لَعَھِدَ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیَّ اَنْ لَّا یُحِبَّنِیْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا یُبْغِضَنِیْ اِلَّا مُنَافِقٌ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

زر بن حبیش سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :۔ نبی اُمّی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد فرمایا ہے کہ نہیں محبت کرے گا مجھ سے مگر مؤمن اور نہیں عداوت رکھے گا مجھ سے مگر منافق۔

(مسلم)

۵۸۲۸ وَعَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ خَیْبَرَ لَاُعْطِیَنَّ ھٰذِہِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے روز فرمایا :۔ کل یہ جھنڈا میں ایسے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُوْنَ اَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ اَيْنَ عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالُوْا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ قَالَ فَاَرْسَلُوْا اِلَيْهِ فَاُتِيَ بِهٖ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَيْنَيْهِ فَبَرَاَ حَتّٰى كَاَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا قَالَ اُنْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ تَكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذَكَرَ حَدِيْثَ الْبَرَاءِ قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ فِيْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ۔

شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ فتح دے گا۔ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے نیز اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت رکھتے ہیں۔ اگلے روز صبح کے وقت ہر آدمی یہی امید رکھتا تھا کہ جھنڈا اسی کو دیا جائے گا۔ فرمایا کہ علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ فرمایا کہ انہیں بلاؤ۔ انہیں لایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں پر لعاب دہن لگایا۔ وہ درست ہو گئے جیسے کوئی تکلیف ہوئی ہی نہ تھی اور انہیں جھنڈا دے دیا۔ حضرت علی عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ان سے لڑوں یہاں تک کہ ہمارے جیسے ہو جائیں۔ فرمایا کہ نرمی اختیار کرو یہاں تک کہ ان کے میدان میں اتر جاؤ۔ پھر انہیں اسلام کی دعوت دو اور اللہ تعالیٰ کے جو حقوق ان پر لازم ہیں وہ انہیں بتاؤ۔ خدا کی قسم تمہارے ذریعے اگر اللہ تعالیٰ نے ایک بھی آدمی کو ہدایت فرما دی تو یہ بہتر ہے کہ تمہارے پاس سرخ اونٹ ہوں (متفق علیہ) اور حدیث براء جس میں حضرت علی سے فرمایا کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم میں ہوں باب بلوغ الصغیر میں ذکر کر دی گئی ہے۔

دوسری فصل

۵۸۲۹ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عَلِيًّا مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: علی مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور وہ ہر ایمان والے کے یار و مددگار ہیں۔ (ترمذی)

۵۸۳۰ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مددگار ہوں اس کے علی بھی مددگار ہیں۔ (احمد، ترمذی)

۵۸۳۱ وَعَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْ عَلِيٍّ وَلَا يُؤَدِّيْ عَنِّيْ اِلَّا اَنَا اَوْ عَلِيٌّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ اَبِيْ جُنَادَةَ۔

حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں۔ میری طرف سے ادا نہ کرے مگر میں یا علی (ترمذی) اور احمد نے اسے حضرت ابو جنادہ سے روایت کیا۔

۵۸۳۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اٰخٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَصْحَابِهٖ فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان مواخات قائم کی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عَيْنَاهُ فَقَالَ اَخَيْتَ بَيْنَ اَصْحَابِكَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَحَدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ اَخِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

حضرت علی حاضر بارگاہ ہوئے اور ان کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ عرض گزار ہوئے کہ آپ نے اپنے اصحاب کے درمیان مواخات قائم فرمادی لیکن میری کسی کے ساتھ قائم نہیں کی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۵۸۳۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرٌ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ ائْتِنِيْ بِاَحَبِّ خَلْقِكَ اِلَيْكَ يَاْكُلُ مَعِيَ هٰذَا الطَّيْرَ فَجَاءَهُ عَلِيٌّ فَاَكَلَ مَعَهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک بھنا ہوا پرندہ تھا دعا کی کہ اے اللہ! میرے پاس اس شخص کو بھیج جو تجھے اپنی مخلوق میں سب سے پیارا ہو تاکہ اس پرندے کو میرے ساتھ کھائے پس حضرت علی حاضر بارگاہ ہوئے اور آپ کے ساتھ کھایا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۸۳۴ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ اِذَا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَانِيْ وَاِذَا سَكَتُّ اِبْتَدَاَنِيْ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی چیز مانگی تو آپ نے عطا فرمادی اور جب میں خاموش رہتا تو آپ گفتگو کی ابتدا فرماتے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۸۳۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَالَ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ شَرِيْكٍ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَرَفَعَهُ فِيْهِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَحَدٍ مِنَ الثِّقَاتِ غَيْرَ شَرِيْكٍ۔

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور فرمایا کہ بعض نے اسے شریک سے روایت کیا ہے اور اس میں انہوں نے صنابحی سے روایت نہیں کی اور ہم نہیں جانتے کہ اس حدیث کو ثقات میں سے کسی نے شریک کے سوا روایت کیا ہو۔

❊ ❊ ❊

۵۸۳۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنْتَجَيْتُهٗ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَنْتَجَاهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طائف کے روز حضرت علی کو بلا کر ان سے سرگوشی فرمائی۔ لوگوں نے کہا کہ اپنے چچا کے بیٹے سے آپ نے بہت لمبی سرگوشی فرمائی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ان سے سرگوشی نہیں کی بلکہ اللہ تعالیٰ نے سرگوشی فرمائی ہے۔ (ترمذی)

۵۸۳۷ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يُجْنِبُ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ فَقُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ مَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يَسْتَطْرِقُ جُنُبًا غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا، کسی جنبی کے لیے اس مسجد سے گزرنا جائز نہیں ہے سوائے میرے اور تمہارے۔ علی بن منذر کا بیان ہے کہ میں نے ضرار بن صرد سے کہا کہ اس حدیث کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا کہ حالت جنابت میں کسی کے لیے گزرنا جائز نہیں ہے سوائے میرے اور تمہارے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۵۸۳۸ وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا فِيْهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِيْ حَتّٰى تُرِيَنِيْ عَلِيًّا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت اُم عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا جس میں حضرت علی بھی تھے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر کہہ رہے تھے، اے اللہ! مجھے وفات نہ دینا جب تک میں علی کو نہ دیکھ لوں۔ (ترمذی)

تیسری فصل

۵۸۳۹ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا۔

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: منافق علی سے محبت نہیں رکھے گا اور مومن اس سے دشمنی نہیں رکھے گا۔ روایت کیا اسے احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ اسناد کے لحاظ سے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۸۴۰ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِيْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے علی کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی۔ (احمد)

۵۸۴۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْكَ مَثَلٌ مِّنْ عِيْسٰى اَبْغَضَتْهُ الْيَهُوْدُ حَتّٰى بَهَتُوْا اُمَّهٗ وَاَحَبَّتْهُ النَّصَارٰى حَتّٰى اَنْزَلُوْهُ بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِيْ لَيْسَتْ لَهٗ ثُمَّ قَالَ يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ يُقَرِّظُنِيْ بِمَا لَيْسَ فِيَّ وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهُ شَنَاٰنِيْ عَلٰى اَنْ يَّبْهَتَنِيْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تمہاری ایک مثال حضرت عیسیٰ جیسی ہے کہ یہود نے ان سے عداوت رکھی یہاں تک کہ ان کی والدہ ماجدہ پر بھی بہتان جڑ دیا اور نصاریٰ نے ان سے محبت رکھی یہاں تک کہ اس مقام پر اتار لے جو ان کا حق نہیں۔ پھر فرمایا کہ میرے متعلق دو آدمی ہلاک ہو جائیں گے۔ محبت میں افراط کرنے والا کہ ایسی باتیں کہے گا جو مجھ میں نہیں ہیں۔ دوسرا عداوت رکھنے والا جس کو دشمنی ابھارے گی کہ مجھ پر بہتان جڑے۔ (احمد)

۵۸۴۲ وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِيْرِ خُمٍّ اَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِهٖ قَالُوْا بَلٰى فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَّالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ فَلَقِيَهٗ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهٗ هَنِيْئًا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خم غدیر پر اترے تو حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا، کیا تم جانتے نہیں کہ میں ہر صاحب ایمان سے اس کی جان سے بھی زیادہ قریب ہوں؟ لوگ عرض گزار ہوئے: کیوں نہیں۔ فرمایا کیا تم جانتے نہیں کہ میں مسلمانوں کا ان کی جان سے بھی زیادہ مالک ہوں؟ عرض گزار ہوئے: کیوں نہیں۔ آپ نے کہا: اے اللہ! جس کا میں دوست ہوں اس کے علی بھی دوست ہیں۔ اے اللہ! اس سے دوستی رکھ جو علی سے دوستی رکھے اور اس سے دشمنی رکھ جو علی سے دشمنی رکھے۔ اس کے بعد حضرت عمر ان سے ملے تو

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

يَا ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ اَصْبَحْتَ وَاَمْسَيْتَ مَوْلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَةٍ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

ان سے کہا: اے ابن ابوطالب! آپ کو مبارک ہو کہ آپ ہر صبح و شام ایمان والے ہر مرد و عورت کے مولیٰ بنے۔ (احمد)

۵۸۴۳ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ خَطَبَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ فَاطِمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا صَغِيْرَةٌ ثُمَّ خَطَبَهَا عَلِيٌّ فَزَوَّجَهَا مِنْهُ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے حضرت فاطمہ سے نکاح کا پیغام دیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کم سن ہے۔ پھر حضرت علی نے پیغام نکاح دیا تو ان کے ساتھ ان کا نکاح کر دیا گیا۔ (نسائی)

۵۸۴۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ عَلِيٍّ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام دروازوں کو بند کرنے کا حکم فرمایا سوائے دروازۂ علی کے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے

۵۸۴۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَتْ لِيْ مَنْزِلَةٌ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَكُنْ لِاَحَدٍ مِّنَ الْخَلَائِقِ اٰتِيْهِ بِاَعْلَى سَحَرٍ فَاَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَاِنْ تَنَحْنَحَ انْصَرَفْتُ اِلٰى اَهْلِيْ وَاِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مجھے ایک قرب حاصل تھا جو مخلوق میں سے کسی دوسرے کو حاصل نہ تھا۔ میں علی الصبح حاضر بارگاہ ہوتا اور عرض کرتا: اے نبی اللہ! آپ پر سلام ہو۔ اگر آپ کھنکارتے تو اپنے گھر والوں کی طرف واپس لوٹ آتا ورنہ حاضر خدمت ہو جاتا۔ (نسائی)

۵۸۴۶ وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَجَلِيْ قَدْ حَضَرَ فَاَرِحْنِيْ وَاِنْ كَانَ مُتَاَخِّرًا فَارْفَعْنِيْ وَاِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ فَاَعَادَ عَلَيْهِ مَا قَالَ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهٖ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَافِهِ اَوْ اشْفِهِ شَكَّ الرَّاوِيْ قَالَ فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجَعِيْ بَعْدُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

انہی سے ہی روایت ہے کہ میں بیمار تھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور میں کہہ رہا تھا بر اے اللہ! اگر میری موت کا وقت آ پہنچا ہے تو مجھے راحت پہنچا اور دیر ہے تو صحت بخش اور اگر آزمائش ہے تو صبر عطا فرما۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے کیا کہا؟ میں نے جو کہا تھا وہ دوہرا دیا۔ حضور نے پائے اقدس سے انہیں ٹھوکر ماری اور کہا: اے اللہ! اسے عافیت اور صحت بخش۔ راوی کو اس میں شک ہے۔ حضرت علی کا بیان ہے کہ اس کے بعد وہ تکلیف مجھے پھر نہیں ہوئی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بَابُ مَنَاقِبِ الْعَشَرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مناقب

پہلی فصل

۵۸۴۷ عَنْ عُمَرَ قَالَ مَا اَحَدٌ اَحَقُّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَسَمّٰى عَلِيًّا وَّ عُثْمَانَ وَّ الزُّبَيْرَ وَّ طَلْحَةَ وَّ سَعْدًا وَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ امر خلافت کا ان حضرات سے زیادہ کوئی مستحق نہیں جن سے وفات پاتے تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راضی رہے اور نام لیے علی، عثمان زبیر، طلحہ، سعد اور عبدالرحمٰن کے۔ (بخاری)

۵۸۴۸ وَعَنْ قَيْسِ ابْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ رَاَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقٰى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

قیس بن ابو حازم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت طلحہ کے ہاتھ کو شل دیکھا جس سے غزوہ احد میں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت فرمائی تھی۔ (بخاری)

۵۸۴۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ الْاَحْزَابِ قَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَّحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احزاب کے روز فرمایا۔ ہمیں قریش قوم کی خبریں کون لاکر دے گا۔ حضرت زبیر عرض گزار ہوئے میں چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کا ایک حواری ہوتا تھا اور میرا حواری زبیر ہے۔ (متفق علیہ)

۵۸۵۰ وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّاْتِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَيَاْتِيَنِيْ بِخَبَرِهِمْ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ فَقَالَ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو بنی قریظہ جائے اور مجھے ان کی خبر لاکر دے۔ پس میں گیا اور جب واپس لوٹا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے لیے اپنے والدین کو جمع کرتے ہوئے فرمایا۔ تم پر میرے ماں باپ قربان۔ (متفق علیہ)

۵۸۵۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ اَبَوَيْهِ لِاَحَدٍ اِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَاِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ اُحُدٍ يَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کے لیے اپنے والدین کو جمع کرتے ہوئے نہیں سنا سوائے حضرت سعد بن مالک کے میں نے آپ کو غزوہ احد کے روز فرماتے ہوئے سنا۔ اے سعد! تیر اندازی کرو تم پر میرے ماں باپ قربان۔ (متفق علیہ)

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۵۸۵۲ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں وہ عربی ہوں جس نے سب سے پہلے اللہ کی راہ میں تیر چلایا۔
(متفق علیہ)

۵۸۵۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَهِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِينَةَ لَيْلَةً فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِي إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ أَنَا سَعْدٌ قَالَ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ وَقَعَ فِي نَفْسِي خَوْفٌ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَحْرُسُهُ فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کو تشریف لاتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات جاگتے رہے تو فرمایا۔ کاش! کوئی نیک آدمی ہمارا پہرہ دے تو ہم نے ہتھیاروں کی آواز سنی۔ فرمایا:۔ کون ہے؟ اس نے کہا:۔ میں سعد ہوں۔ فرمایا کہ تم کس لیے آئے ہو؟ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق میرے دل میں خوف واقع ہوا تو میں حضور کا پہرہ دینے آیا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا فرمائی، پھر سو گئے۔ (متفق علیہ)

۵۸۵۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ ابْنُ الْجَرَّاحِ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ہر امت کا ایک امین ہوتا تھا اور اس امت کا امین ابو عبیدہ ابن الجراح ہے۔
(متفق علیہ)

۵۸۵۵ وَعَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلَتْ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْلِفًا لَوِ اسْتَخْلَفَهُ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ فَقِيلَ ثُمَّ مَنْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عُمَرُ فَقِيلَ مَنْ بَعْدَ عُمَرَ قَالَتْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا جبکہ ان سے پوچھا گیا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ بناتے تو کس کو بناتے؟ فرمایا کہ حضرت ابو بکر کو عرض کی گئی کہ پھر حضرت ابو بکر کے بعد؟ فرمایا کہ حضرت عمر کو عرض کی گئی کہ حضرت عمر کے بعد؟ فرمایا کہ حضرت ابو عبیدہ ابن الجراح کو۔
(مسلم)

۵۸۵۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ وَزَادَ بَعْضُهُمْ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَلَمْ يَذْكُرْ عَلِيًّا۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حرا پر تھے یعنی آپ، ابو بکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ اور زبیر تو چٹان ہلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہر جا کیونکہ نہیں ہے تیرے اوپر مگر نبی یا صدیق یا شہید۔ بعض نے حضرت سعد بن ابی وقاص کا ذکر بھی کیا ہے لیکن وہ حضرت علی کا ذکر نہیں کرتے۔
(مسلم)

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

دوسری فصل

۵۸۵۷ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ فِی الْجَنَّۃِ وَعُمَرُ فِی الْجَنَّۃِ وَعُثْمَانُ فِی الْجَنَّۃِ وَعَلِیٌّ فِی الْجَنَّۃِ وَطَلْحَۃُ فِی الْجَنَّۃِ وَالزُّبَیْرُ فِی الْجَنَّۃِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِی الْجَنَّۃِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ فِی الْجَنَّۃِ وَسَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ فِی الْجَنَّۃِ وَاَبُوْعُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِی الْجَنَّۃِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر جنت میں ہے عمر جنت میں ہے، عثمان جنت میں ہے علی جنت میں ہے طلحہ جنت میں ہے۔ عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں ہے سعد بن ابی وقاص جنت میں ہے۔ سعید بن زید جنت میں ہے اور ابوعبیدہ ابن الجراح جنت میں ہے (ترمذی) اور ابن ماجہ نے اسے حضرت سعید بن زید سے روایت کیا ہے۔

۵۸۵۸ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْبَکْرٍ وَاَشَدُّھُمْ فِیْ اَمْرِ اللّٰہِ عُمَرُ وَاَصْدَقُھُمْ حَیَاءً عُثْمَانُ وَاَفْرَضُھُمْ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَقْرَأُھُمْ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ وَاَعْلَمُھُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ اَلَا وَلِکُلِّ اُمَّۃٍ اَمِیْنٌ وَاَمِیْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَبُوْعُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَرُوِیَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَۃَ مُرْسَلًا وَفِیْہِ وَاَقْضَاھُمْ عَلِیٌّ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں ابوبکر میری امت پر سب سے مہربان ہیں اللہ کے کاموں میں عمر ان سب میں سخت ہیں، حیا میں عثمان ان سب سے آگے ہیں، ان میں فرائض کو زیادہ جاننے والے زید بن ثابت ہیں، ابی بن کعب سب سے بڑے قاری ہیں حلال وحرام کا ان میں سب سے زیادہ علم معاذ بن جبل کو ہے اور ہر امت کا ایک امین ہوتا تھا۔ اور اس امت کے امین ابوعبیدہ ابن الجراح ہیں۔ روایت کیا اسے احمد اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور معمر نے قتادہ سے مرسلاً روایت کی اس میں ہے کہ ان میں سب سے بڑے قاضی علی ہیں۔

۵۸۵۹ وَعَنِ الزُّبَیْرِ قَالَ کَانَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَھَضَ اِلَی الصَّخْرَۃِ فَلَمْ یَسْتَطِعْ فَقَعَدَ طَلْحَۃُ تَحْتَہٗ حَتّٰی اسْتَوٰی عَلَی الصَّخْرَۃِ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَوْجَبَ طَلْحَۃُ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ احد کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دو زرہیں تھیں آپ ایک پتھر پر چڑھنا چاہتے تھے لیکن نہ چڑھ سکے۔ پس حضرت طلحہ آپ کے نیچے بیٹھ گئے یہاں تک کہ آپ پتھر پر چڑھ گئے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: طلحہ نے واجب کر لیا۔

۵۸۶۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ یَمْشِیْ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت طلحہ بن عبیداللہ کی طرف دیکھ کر فرمایا جو ایسے شخص کو دیکھنا چاہے کہ زمین پر چلتے ہوئے اپنا وعدہ پورا کر

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

وَقَدْ قَضٰى نَحْبَهٗ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا وَفِىْ رِوَايَةٍ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى شَهِيْدٍ يَمْشِىْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

چکا ہو تو اس کی طرف دیکھے دوسری روایت میں ہے کہ جو اس بات سے خوش ہوتا ہے کہ زمین پر چلتے ہوئے شہید کو دیکھے تو طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھنا چاہیے۔

(ترمذی)

۵۸۶۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعَتْ اُذُنِىْ مِنْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَايَ فِى الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے کانوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زبان مبارک سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا، طلحہ اور زبیر دونوں جنت میں میرے ہمسائے ہوں گے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث

۵۸۶۲ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ يَعْنِىْ يَوْمَ اُحُدٍ اَللّٰهُمَّ اَشْدِدْ رَمْيَتَهٗ وَاَجِبْ دَعْوَتَهٗ۔

(رَوَاهُ فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ احد کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی، اے اللہ! اس (حضرت سعد) کی تیر اندازی کو مضبوط کر اور اس کی دعا قبول فرما۔ (شرح السنۃ)

۵۸۶۳ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ اِذَا دَعَاكَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ سعد کی دعا کو قبول فرما جب بھی دعا کرے

(ترمذی)

۵۸۶۴ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَاهُ وَاُمَّهٗ لِاَحَدٍ اِلَّا لِسَعْدٍ قَالَ لَهٗ يَوْمَ اُحُدٍ اِرْمِ فِدَاكَ اَبِىْ وَاُمِّىْ وَقَالَ لَهٗ اِرْمِ اَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی کے لیے اپنے ماں باپ کو جمع نہیں کیا سوائے حضرت سعد کے، غزوہ احد کے روز ان سے فرمایا تیر اندازی کرو میرے ماں باپ تم پر قربان اور ان سے فرمایا اے بہادر نوجوان! تیر اندازی کرو (ترمذی)

۵۸۶۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِىْ فَلْيُرِنِىْ امْرُؤٌ خَالَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ كَانَ سَعْدٌ مِّنْ بَنِىْ زُهْرَةَ وَكَانَتْ اُمُّ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِىْ زُهْرَةَ فَلِذٰلِكَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِىْ وَفِى الْمَصَابِيْحِ فَلْيُرِنِىْ مَنْ بَدَلَ فَلْيُرِنِىْ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد حاضر بارگاہ ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ میرے ماموں ہیں، کوئی ان جیسا مجھے اپنا ماموں دکھا دے (ترمذی) اور راوی کا بیان ہے کہ حضرت سعد بنی زہرہ سے تھے جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ بھی بنی زہرہ سے تھیں اسی لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اپنا ماموں کہا اور مصابیح میں لفظ فَلْيُرِنِىْ کی جگہ فَلْيَكُنْ مِّنْ ہے

تیسری فصل

۵۸۶۶ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ

قیس بن ابو حازم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعد بن

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ابْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ إِنِّي لَأَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَرَأَيْتُنَا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا الْحُبْلَةُ وَوَرَقُ السَّمُرِ وَإِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَالَهُ خِلْطٌ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الْإِسْلَامِ لَقَدْ خِبْتُ إِذًا وَضَلَّ عَمَلِي وَكَانُوا وَشَوْا بِهِ إِلَى عُمَرَ وَقَالُوا لَا يُحْسِنُ يُصَلِّي۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۸۶۷ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُنِي وَأَنَا ثَالِثُ الْإِسْلَامِ وَمَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنِّي لَثُلُثُ الْإِسْلَامِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۸۶۸ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِنِسَائِهِ إِنَّ أَمْرَكُنَّ مِمَّا يُهِمُّنِي مِنْ بَعْدِي وَلَنْ يَصْبِرَ عَلَيْكُنَّ إِلَّا الصَّابِرُونَ الصَّابِرُونَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَعْنِي الْمُتَصَدِّقِينَ ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ لِأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَقَى اللَّهُ أَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ وَكَانَ ابْنُ عَوْفٍ قَدْ تَصَدَّقَ عَلَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِحَدِيقَةٍ بِيعَتْ بِأَرْبَعِينَ أَلْفًا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۸۶۹ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِأَزْوَاجِهِ إِنَّ الَّذِي يَحْثُو عَلَيْكُنَّ بَعْدِي هُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ اللَّهُمَّ اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۵۸۷۰ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْعَثْ إِلَيْنَا رَجُلًا أَمِينًا فَقَالَ

بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: میں عرب کا وہ شخص ہوں جس نے اللہ کی راہ میں سب سے پہلے تیر چلایا ہم نے وہ وقت بھی دیکھا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کرتے اور ہمارے پاس خوراک نہ ہوتی سوائے کیکر کی پھلیوں اور پتوں کے اور اگر ہم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لیے جاتا تو بکری کی طرح مینگنیاں کرتا اور اس میں کسی چیز کی ملاوٹ نہ ہوتی پھر بنو اسد مجھے اسلام سکھاتے تو گویا میں خسارے میں رہا اور میرا عمل ضائع گیا ان لوگوں نے حضرت عمر سے شکایت کرتے ہوئے کہا تھا کہ یہ اچھی طرح نماز نہیں پڑھتے (متفق علیہ)

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ میں اسلام لانے میں تیسرا تھا کوئی ایک بھی مسلمان نہیں ہوا مگر اسی روز جس روز میں مسلمان ہوا تھا، سات دن اسی طرح گزر گئے کہ میں اسلام میں تیسرا آدمی تھا۔ (بخاری)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات سے فرمایا کرتے کہ میرے بعد والا اہتمام امور مجھے فکر مند کر دیتا ہے کہ تمہارا خیال نہیں رکھیں گے مگر صابر اور صدق کے پیکر۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ بہت زیادہ صدقہ دینے والے۔ پھر حضرت عائشہ نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے والد ماجد کو جنت کی سبیل سے پلائے اور حضرت ابن عوف نے امہات المومنین کی خدمت میں ایک باغ نذر کیا تھا جو چالیس ہزار میں فروخت کیا گیا۔

(ترمذی)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ازواج مطہرات سے فرماتے ہوئے سنا: میرے بعد تم پر دل کھول کر خرچ کرنے والا سچا نیکوکار ہوگا۔ اے اللہ! عبدالرحمٰن بن عوف کو جنت کی سبیل سے پلا۔

(احمد)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نجران والے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! ہماری طرف ایک امانت دار آدمی کو بھیجیے فرمایا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

میں تمہاری طرف ایسے امانت دار آدمی کو بھیجوں گا جو امین ہونے کا حق ادا کر دے گا۔ لوگ اس کا انتظار کرنے لگے تو آپ نے حضرت ابوعبیدہ ابن الجراح کو بھیجا۔ (متفق علیہ)

۵۸۷۱ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ نُؤَمِّرُ بَعْدَكَ قَالَ إِنْ تُؤَمِّرُوا أَبَا بَكْرٍ تَجِدُوهُ أَمِينًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْآخِرَةِ وَإِنْ تُؤَمِّرُوا عُمَرَ تَجِدُوهُ قَوِيًّا أَمِينًا لَا يَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَإِنْ تُؤَمِّرُوا عَلِيًّا وَلَا أُرَاكُمْ فَاعِلِينَ تَجِدُوهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا يَأْخُذُ بِكُمُ الطَّرِيقَ الْمُسْتَقِيمَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عرض کی گئی اپنے بعد آپ کس کو امیر بناتے ہیں؟ فرمایا اگر تم ابوبکر کو امیر بناؤ گے تو انہیں امانت دار دنیا سے منہ موڑنے والا اور آخرت کی رغبت رکھنے والا پاؤ گے۔ اگر تم عمر کو امیر بناؤ گے تو انہیں طاقت ور امانت دار پاؤ گے جو اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والی کی ملامت سے نہ ڈریں اور اگر تم علی کو امیر بناؤ گے اور میرے خیال میں تم ایسا کرنے والے نہیں ہو تو انہیں ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ پاؤ گے جو تمہیں سیدھے راستے پر لے جائے۔ (احمد)

۵۸۷۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ أَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِي ابْنَتَهُ وَحَمَلَنِي إِلَى دَارِ الْهِجْرَةِ وَصَحِبَنِي فِي الْغَارِ وَأَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُولُ الْحَقَّ وَإِنْ تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهُ مِنْ صَدِيقٍ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ يَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اللّٰهُمَّ أَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم فرمائے کہ انہوں نے اپنی بیٹی میرے نکاح میں دی مجھے ہجرت کے گھر کی طرف سوار کر کے لے گئے، غار میں میرا ساتھ دیا اور بلال کو اپنے مال کے ذریعے آزاد کیا اللہ تعالیٰ عمر پر رحم فرمائے جو حق بات کہتے ہیں خواہ کسی کو کڑوی معلوم ہو اور حق نے انہیں ایسا کر چھوڑا کہ ان کا کوئی دوست نہ رہا اللہ تعالیٰ عثمان پر رحم فرمائے جن سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ علی پر رحم فرمائے اے اللہ ان کے ساتھ حق کو بھی ادھر پھیر جدھر کو وہ پھریں اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث

بَابُ مَنَاقِبِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل بیت کے مناقب

پہلی فصل

۵۸۷۳ عَنْ سَعْدِ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلِي۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت اور ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تم اپنے بیٹوں کو (۳: ۶۱) تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین کو بلایا اور کہا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔ (مسلم)

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۵۸۷۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز صبح کے وقت باہر تشریف لے گئے آپ کے اوپر سیاہ بالوں سے مخلوط چادر تھی پس حسن بن علی آئے تو انہیں اس میں داخل کر لیا۔ پھر حسین آئے تو انہیں بھی ان کے ساتھ داخل کر لیا پھر فاطمہ آئیں تو انہیں بھی داخل کر لیا پھر علی آئے تو انہیں بھی داخل کر لیا پھر کہا۔ بے شک اللہ یہ چاہتا ہے کہ اے گھر والو تم سے گندگی دور کر دے اور تمہیں خوب پاک صاف کر دے۔ (مسلم)

۵۸۷۵ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيمُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ابراہیم فوت ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک اس کے لیے جنت میں دودھ پلانے والی ہے (بخاری)

۵۸۷۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ مَا تَخْفَى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَآهَا قَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا فَلَمَّا رَأَى حُزْنَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَإِذَا هِيَ تَضْحَكُ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا عَمَّا سَارَّكِ قَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ فَلَمَّا تُوُفِّيَ قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِي عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَا أَخْبَرْتِنِي قَالَتْ أَمَّا الْآنَ فَنَعَمْ أَمَّا حِينَ سَارَّنِي فِي الْأَمْرِ الْأَوَّلِ فَإِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ عَارَضَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أُرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي فَإِنِّي نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ فَبَكَيْتُ فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ قَالَ يَا فَاطِمَةُ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ وَفِي رِوَايَةٍ فَسَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں آپ کے پاس تھیں کہ فاطمہ آگئیں، ان کا چلنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چلنے سے مختلف نہیں تھا جب آپ نے انہیں دیکھا تو فرمایا میری بیٹی، خوش آمدید۔ پھر انہیں بٹھایا اور ان کے ساتھ سرگوشی فرمائی تو وہ بہت زیادہ روئیں جب آپ نے ان کا غم ملاحظہ فرمایا تو دوبارہ سرگوشی فرمائی وہ ہنسنے لگیں جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو میں نے پوچھا کہ تم سے کیا سرگوشی فرمائی تھی؟ کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے راز کو فاش نہیں کر سکتی جب حضور نے وفات پائی تو میں نے کہا۔ میں تمہیں اس حق کا واسطہ دیتی ہوں جو میرا تم پر ہے کہ مجھے وہ بات بتا دو کہا اب بتا دیتی ہوں پہلی دفعہ جب آپ نے مجھ سے سرگوشی فرمائی تو بتایا کہ جبرئیل میرے ساتھ ہر سال ایک دفعہ قرآن عزیز کا دور کیا کرتے تھے اور اس سال دو دفعہ کیا ہے میرا خیال ہے میرا آخری وقت قریب آگیا ہے لہٰذا اللہ سے ڈرو اور صبر کرو کیونکہ میں تمہارے لیے اچھا پیش رو ہوں گی جب میری پریشانی ملاحظہ فرمائیں تو دوبارہ سرگوشی کی اور فرمایا۔ اے فاطمہ! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ جنتی عورتوں کی سردار ہو یا ایمان والی عورتوں کی دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے مجھ سے سرگوشی فرمائی کہ میں اس تکلیف میں وفات پا جاؤں گا تو میں رونے لگی۔ پھر سرگوشی فرماتے ہوئے مجھے بتایا کہ آپ کے اہل بیت میں سے سب سے پہلے میں آپ سے جا ملوں گی تو میں ہنس پڑی (متفق علیہ)

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۵۸۷۷ وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّيْ فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ يُرِيْبُنِيْ مَا اَرَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَا اٰذَاهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا دوسری روایت میں ہے کہ وہ چیز مجھے پریشان کرتی ہے جو اسے پریشان کرے اور مجھے تکلیف دیتی ہے جو اسے تکلیف دے (متفق علیہ)

۵۸۷۸ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْبًا بِمَاءٍ يُدْعٰى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَاُجِيْبَ وَاَنَا تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ وَاَهْلُ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ كِتَابُ اللّٰهِ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهٗ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ تَرَكَهٗ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں نام کی چشمے پر خطبہ دینے کھڑے ہوئے جو کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ہے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی وعظ و نصیحت فرمائی پھر ارشاد ہوا۔ اما بعد اے لوگو! میں بشر ہوں قریب ہے کہ اللہ کا قاصد میرے پاس آئے اور میں اسے قبول کر لوں میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑے جاتا ہوں جن میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے۔ پس اللہ کی کتاب کو لو اور اسے مضبوطی سے تھامو لوگوں کو اللہ کی کتاب کی طرف ابھارا اور اس پر راغب کیا۔ پھر فرمایا کہ دوسرے میرے اہل بیت ہیں اور میں اپنے اہل بیت کے بارے میں تمہیں اللہ یاد دلاتا ہوں دوسری روایت میں ہے کہ اللہ کی کتاب ہی اللہ کی رسی ہے جس نے اس کی پیروی کی وہ ہدایت پر ہے اور جس نے اسے چھوڑا وہ گمراہی پر ہے (مسلم)

۵۸۷۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا سَلَّمَ عَلٰى ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ جب ابن جعفر کو سلام کرتے تو فرماتے: اے دو پروں والے کے بیٹے! تم پر سلام ہو۔ (بخاری)

۵۸۸۰ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حسن بن علی آپ کے دوش اقدس پر تھے اور آپ کہہ رہے تھے اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں پس تو بھی اس سے محبت رکھ

۵۸۸۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَائِفَةٍ مِّنَ النَّهَارِ حَتّٰى اَتٰى خِبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ اَثَمَّ لُكَعُ اَثَمَّ لُكَعُ يَعْنِيْ حَسَنًا فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ جَاءَ يَسْعٰى حَتّٰى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں دن کے ایک حصے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا آپ حضرت فاطمہ کی رہائش گاہ پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کیا منا یہاں ہے؟ یعنی حسن تھوڑی ہی دیر میں وہ دوڑتے ہوئے آ گئے یہاں تک کہ دونوں ایک دوسرے کے گلے سے لپٹ گئے رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا۔ اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ اور اس سے بھی جو اس سے محبت رکھے۔ (متفق علیہ)

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۵۸۸۲ وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ اِلٰی جَنْبِہٖ وَھُوَ یُقْبِلُ عَلَی النَّاسِ مَرَّۃً وَّعَلَیْہِ اُخْرٰی وَیَقُوْلُ اِنَّ ابْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ وَّلَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ یُّصْلِحَ بِہٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ عَظِیْمَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز تھے اور حسن بن علی آپ کے پہلو میں تھے کبھی آپ لوگوں کی جانب متوجہ ہوتے اور کبھی ان کی طرف اور فرما رہے تھے۔ میرا یہ بیٹا حقیقی سردار ہے اور شاید اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے دو بہت بڑے گروہوں میں صلح کروا دے گا۔

(بخاری)

۵۸۸۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ نُعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ وَسَاَلَہٗ رَجُلٌ عَنِ الْمُحْرِمِ قَالَ شُعْبَۃُ اَحْسِبُہٗ یَقْتُلُ الذُّبَابَ قَالَ اَھْلُ الْعِرَاقِ یَسْاَلُوْنِیْ عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوْا ابْنَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُمَا رَیْحَانَایَ مِنَ الدُّنْیَا۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

عبدالرحمٰن بن ابونعم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا جب کہ ایک آدمی نے ان سے احرام والے کے متعلق پوچھا۔ شعبہ نے کہا کہ میرے خیال میں مکھی مارنے کے متعلق فرمایا کہ یہ عراق والے مجھ سے مکھی مارنے کے متعلق پوچھتے ہیں حالانکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کو شہید کر دیا تھا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ دونوں دنیا سے میرے دو پھول ہیں۔ (بخاری)

۵۸۸۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ یَکُنْ اَحَدٌ اَشْبَہَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَقَالَ فِی الْحُسَیْنِ اَیْضًا کَانَ اَشْبَہَھُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حسن بن علی سے زیادہ مشابہت رکھنے والا کوئی نہیں تھا اور حضرت حسین کے متعلق بھی فرمایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بہت زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔

(بخاری)

۵۸۸۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی صَدْرِہٖ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ عَلِّمْہُ الْحِکْمَۃَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَلِّمْہُ الْکِتَابَ۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے مبارک سینے سے لگا کر کہا! اے اللہ! اسے حکمت سکھا دے دوسری روایت میں ہے کہ اسے کتاب سکھا دے۔

(بخاری)

۵۸۸۶ وَعَنْہُ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَہٗ وَضُوْءً فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ مَنْ وَضَعَ ھٰذَا فَاُخْبِرَ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ فَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

ان سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہوئے تو میں نے آپ کے لیے پانی رکھ دیا جب باہر نکلے تو فرمایا۔ یہ کس نے رکھا ہے آپ کو بتایا گیا تو کہا! اے اللہ! اسے دین کی سمجھ بوجھ (فقہ) عطا فرما (متفق علیہ)

۵۸۸۷ وَعَنْ اُسَامَۃَ ابْنِ زَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَاْخُذُہٗ وَالْحَسَنَ فَیَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اَحِبَّھُمَا فَاِنِّیْ اُحِبُّھُمَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں پکڑا اور حضرت حسن کو اور کہتے ہیں اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان دونوں سے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِيْ فَيُقْعِدُنِيْ عَلٰى فَخِذِهٖ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلٰى فَخِذِهِ الْاُخْرٰى ثُمَّ يَضُمُّهُمَا ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَاِنِّيْ اَرْحَمُهُمَا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

محبت رکھ دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں پکڑ کر اپنی ایک ران پر بٹھا لیتے اور حضرت حسن بن علی کو دوسری ران مبارک پر۔ پھر دونوں کو ملا کر کہتے، اے اللہ! ان دونوں پر رحم فرما کیوں کہ میں بھی ان پر مہربانی کرتا ہوں۔

(بخاری)

۵۸۸۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَّاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِيْ اِمَارَتِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ اِمَارَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ اِمَارَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِّلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ بَعْدَهٗ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ نَحْوَهٗ وَفِيْ اٰخِرِهٖ اُوْصِيْكُمْ بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ صَالِحِيْكُمْ

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا اور حضرت اسامہ بن زید کو اس کا افسر مقرر فرمایا بعض لوگوں نے ان کو امیر بنانے پر نکتہ چینی کی چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم اس کی امارت میں طعن کرتے ہو تو اس کے باپ کی امارت میں بھی اس سے پہلے نکتہ چینی کر چکے ہو خدا کی قسم، وہ امارت کے لائق تھے اور ان لوگوں سے تھے جو مجھے سب سے پیارے ہیں اور یہ ان لوگوں سے ہے جو مجھے سب سے پیارے ہیں (متفق علیہ) اور مسلم کی روایت میں بھی اسی طرح ہے اور دوسری میں ہے کہ میں تمہیں اس کے متعلق وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ تمہارے نیک لوگوں سے ہے

۵۸۸۹ وَعَنْهُ قَالَ اِنْ كُنَّا نَدْعُوْ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ الْبَرَآءِ قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ فِيْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ وَحَضَانَتِهٖ۔

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہ کو ہم زید بن محمد کہا کرتے تھے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی انہیں ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو (متفق علیہ) اور حدیث براء جس میں حضرت علی سے فرمایا کہ تم مجھ سے ہو وہ باب بلوغ الصغیر و حضانتہ میں بیان کی جا چکی۔

دوسری فصل

۵۸۹۰ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّتِهٖ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلَ بَيْتِيْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپ کے حج کے موقع پر عرفات میں دیکھا کہ اپنی قصواء اونٹنی پر خطبہ دے رہے تھے میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا، اے لوگو! میں تم میں ایسی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر انہیں پکڑے رہو گے تو گمراہ نہیں ہو گے وہ اللہ کی کتاب اور میری عترت یعنی اہل بیت ہیں۔ (ترمذی)

۵۸۹۱ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الْآخَرِ كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تم میں ایسی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم انہیں مضبوطی سے پکڑے رہو گے تو میرے بعد گمراہ نہیں ہو گے ان میں ایسی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم انہیں مضبوطی سے پکڑے رہو گے تو میرے بعد گمراہ نہیں ہو گے ان میں سے ایک دوسری سے بہت عظمت والی ہے یعنی اللہ کی کتاب اور میری اہل بیت اور یہ دونوں ہرگز الگ نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملیں گے پس دیکھنا کہ تم میرے بعد ان سے کیسا سلوک کرتے ہو۔ (ترمذی)

۵۸۹۲ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین سے فرمایا کہ میں ان سے لڑنے والا ہوں جو ان سے لڑیں اور ان سے صلح کرنے والا ہوں جو ان سے صلح کریں۔ (ترمذی)

۵۸۹۳ وَعَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلٰى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُ أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَقِيلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُهَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

جمیع بن عمیر سے روایت ہے کہ میں اپنی پھوپھی جان کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے پوچھا کہ لوگوں میں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب سے پیارا کون تھا۔ فرمایا کہ فاطمہ کہا گیا کہ مردوں میں سے فرمایا کہ ان کا خاوند۔ (ترمذی)

۵۸۹۴ وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ الْعَبَّاسَ دَخَلَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَأَنَا عِنْدَهٗ فَقَالَ مَا أَغْضَبَكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا وَلِقُرَيْشٍ إِذَا تَلَاقَوْا بَيْنَهُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوهٍ مُبْشِرَةٍ وَإِذَا لَقُونَا لَقُونَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهٗ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانُ حَتّٰى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهٖ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ آذٰى عَمِّي فَقَدْ آذَانِي فَإِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي الْمَصَابِيحِ عَنِ الْمُطَّلِبِ)

حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عباس غصے کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں حاضر بارگاہ تھا۔ فرمایا کہ تمہیں کس نے ناراض کیا؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! قریش کا ہمارے ساتھ یہ کیا سلوک ہے کہ جب آپس میں ملیں تو خندہ پیشانی سے ملتے ہیں۔ اور جب ہم سے ملیں تو دوسری طرح پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہو گئے یہاں تک کہ پر نور چہرہ سرخ ہو گیا پھر فرمایا! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، ایمان کسی آدمی کے دل میں داخل نہیں ہوتا جب تک وہ اللہ اور اس کے رسول کے لیے محبت نہ کرے۔ پھر فرمایا: اے لوگو! جس نے میرے چچا جان کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی کیونکہ آدمی کا چچا اس کے باپ کی مثل ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! عباس مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ (ترمذی)

۵۸۹۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبَّاسُ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۵۸۹۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[۲۴] لِلْعَبَّاسِ إِذَا كَانَ غَدَاةُ الْاِثْنَيْنِ فَأْتِنِي أَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتّٰى أَدْعُوَ لَكُمْ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا وَوَلَدَكَ فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَهُ وَأَلْبَسَنَا كِسَاءَهُ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهِ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا اللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِي وَلَدِهِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ رَزِيْنٌ وَاجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا: جب پیر کی صبح ہو تو میرے پاس آنا تم اور تمہارا صاحبزادہ میں تمہارے لیے دعا کروں گا جو تمہیں اور تمہارے بیٹے کو نفع دے گی۔ جب وہ صبح ہوئی تو ہم آپ کے ساتھ حاضر بارگاہ ہوئے حضور نے ہمیں اپنی چادر اڑھائی اور کہا:۔ اے اللہ! عباس کی مغفرت فرما اور ان کے بیٹے کی ایسی ظاہری و باطنی مغفرت جو کوئی گناہ باقی نہ چھوڑے اے اللہ! ان کی حفاظت فرما اور ان کے بیٹے کی (ترمذی) اور رزین میں یہ بھی ہے کہ خلافت کو ان کی اولاد میں باقی رکھنا اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۸۹۷ وَعَنْهُ أَنَّهُ رَأَى جِبْرَئِيْلَ مَرَّتَيْنِ وَدَعَا لَهُ[۲۵] رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ان سے ہی روایت ہے کہ انہوں نے دو دفعہ حضرت جبرئیل کو دیکھا اور دو مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا فرمائی۔ (ترمذی)

۵۸۹۸ وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ دَعَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ[۲۶] عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤْتِيَنِيَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ مَرَّتَيْنِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے لیے دو مرتبہ دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مجھے حکمت عطا فرمائے (ترمذی)

۵۸۹۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ جَعْفَرٌ يُحِبُّ الْمَسَاكِيْنَ[۲۷] وَيَجْلِسُ إِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُوْنَهُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَنِّيْهِ بِأَبِي الْمَسَاكِيْنِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جعفر مسکین لوگوں سے محبت رکھتے، ان کے پاس بیٹھتے اور ان سے گھل مل کر باتیں کیا کرتے بایں وجہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی کنیت ابوالمساکین رکھی ہوئی تھی۔ (ترمذی)

۵۹۰۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[۲۸] رَأَيْتُ جَعْفَرًا يَطِيْرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

(ترمذی)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے جعفر کو دیکھا کہ جنت میں فرشتوں کے ساتھ اڑ رہے ہیں ایسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۹۰۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ[۲۹] عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین دونوں جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔ (ترمذی)

۵۹۰۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ[۳۰] وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَايَ مِنَ الدُّنْيَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَدْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حسن اور حسین دونوں دنیا سے میرے دو پھول ہیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور یہ پہلی فصل میں بھی گذر

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

سَبَقَ فِي فَصْلِ الْأَوَّلِ۔

۵۹۰۳ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ طَرَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي بَعْضِ الْحَاجَةِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلَى شَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِي قُلْتُ مَا هٰذَا الَّذِي أَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ فَكَشَفَهُ فَإِذَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَى وَرِكَيْهِ فَقَالَ هٰذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِي اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک رات حاجت سے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے آپ نے کوئی چیز لپیٹی ہوئی تھی اور مجھے نہیں معلوم کیا تھی جب میں اپنی حاجت سے فارغ ہو گیا تو عرض گزار ہوا! آپ نے یہ کیا چیز اپنے اوپر لپیٹی ہوئی ہے آپ نے اسے کھولا تو آپ کی دونوں رانوں پر حسن اور حسین تھے۔ فرمایا کہ یہ دونوں میرے بیٹے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں اے اللہ میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں پس تو بھی ان سے محبت رکھ اور اس سے بھی جو ان دونوں سے محبت رکھے۔ (ترمذی)

۵۹۰۴ وَعَنْ سَلْمٰى قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ مَا يُبْكِيكِ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي فِي الْمَنَامِ وَعَلٰى رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ آنِفًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت سلمیٰ سے روایت ہے کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور وہ رو رہی تھیں۔ عرض گزار ہوئی کہ آپ کیوں رو رہی ہیں فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ سر اقدس اور داڑھی مبارک گرد آلودہ ہے۔ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ آپ کو کیا ہو گیا فرمایا کہ میں ابھی حسین کی شہادت گاہ میں گیا تھا اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۹۰۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ أَهْلِ بَيْتِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَكَانَ يَقُولُ لِفَاطِمَةَ ادْعِي لِي ابْنَيَّ فَيَشُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا إِلَيْهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اپنے اہل بیت سے آپ کو سب سے پیارا کون ہے؟ فرمایا کہ حسن اور حسین آپ حضرت فاطمہ سے فرمایا کرتے کہ میرے دونوں بیٹوں کو میرے پاس بلاؤ۔ پس دونوں کو سونگھا کرتے اور انہیں اپنے ساتھ لپٹا لیا کرتے اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۹۰۶ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا إِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ إِلٰى هٰذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتّٰى قَطَعْتُ حَدِيثِي وَرَفَعْتُهُمَا۔ (رَوَاهُ

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ حسن اور حسین آئے ان کے اوپر سرخ قمیصیں تھیں وہ گرتے پڑتے چلے آ رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر سے اترے، دونوں کو اٹھایا اور اپنے سامنے بٹھا لیا۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش ہیں (۸: ۲۸) میں نے ان دونوں بچوں کی طرف دیکھا گرتے پڑتے آ رہے ہیں تو میں صبر نہ کر سکا اور اپنی بات توڑ کر ان دونوں کو اٹھا لیا۔

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

الترمذی وابوداؤد والنسائی۔

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۵۹۰۷ وعن یعلی بن مرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسین منی وانا من حسین احب اللہ من احب حسینا حسین سبط من الاسباط۔ (رواہ الترمذی)

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں اللہ اس سے محبت کرے جو حسین سے محبت کرتا ہے۔ حسین اسباط میں سے ایک سبط ہے۔ (ترمذی)

۵۹۰۸ وعن علی قال الحسن اشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین الصدر الی الرأس والحسین اشبہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما کان اسفل من ذالک۔ (رواہ الترمذی)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حسن سینے سے سر تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتے ہیں۔ اور حسین اس سے نیچے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتے ہیں۔ (ترمذی)

۵۹۰۹ وعن حذیفۃ قال قلت لامی دعینی آتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاصلی معہ المغرب واسألہ ان یستغفر لی ولک فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصلیت معہ المغرب فصلی حتی صلی العشاء ثم انفتل فتبعتہ فسمع صوتی فقال من ھذا حذیفۃ قلت نعم قال ما حاجتک غفر اللہ لک ولامک ان ھذا ملک لم ینزل الارض قط قبل ھذہ اللیلۃ استأذن ربہ ان یسلم علی ویبشرنی بان فاطمۃ سیدۃ نساء اھل الجنۃ وان الحسن والحسین سیدا شباب اھل الجنۃ۔ (رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنی امی جان کی خدمت میں عرض گزار ہوا مجھے اجازت دیجئے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر نماز مغرب پڑھوں اور حضور سے سوال کروں کہ میرے اور آپ کے لیے دعائے مغفرت فرمائیں۔ پس میں نے آپ کے ساتھ نماز مغرب پڑھی، حتی کہ نماز عشاء بھی پڑھی جب آپ لوٹے تو میں پیچھے ہو لیا آپ نے میری آواز سنی تو فرمایا کیا تم حذیفہ ہو؟ عرض گزار ہوا ہاں! فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہاری والدہ کو بخشے کیا حاجت ہے؟ یہ فرشتہ اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا اس نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ مجھ پر سلام عرض کرے اور مجھے بشارت دے کہ فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہے نیز حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۹۱۰ وعن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حامل الحسن بن علی علی عاتقہ فقال رجل نعم المرکب رکبت یا غلام فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونعم الراکب ھو۔ (رواہ الترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حسن بن علی کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا تو ایک آدمی نے کہا اے لڑکے! کیا خوب سواری پر سوار ہوئے ہو۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوار بھی بہت خوب ہے۔ (ترمذی)

۵۹۱۱ وعن عمر انہ فرض لاسامۃ فی ثلثۃ الاف وخمس مائۃ وفرض لعبد اللہ بن عمر

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت اسامہ کے لیے تین ہزار پانچ سو اور حضرت عبداللہ بن عمر کے لیے تین ہزار مقرر فرمائے حضرت عبداللہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

فِي ثَلٰثَةِ الْاٰنِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِاَبِيْهِ لِمَ فَضَّلْتَ اُسَامَةَ عَلَيَّ فَوَاللّٰهِ مَا سَبَقَنِيْ اِلٰى مَشْهَدٍ قَالَ لِاَنَّ زَيْدًا كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبِيْكَ وَكَانَ اُسَامَةُ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَاٰثَرْتُ حِبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِبِّيْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۹۱۲ وَعَنْ جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْعَثْ مَعِيَ اَخِيْ زَيْدًا قَالَ هُوَ ذَا فَاِنِ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ اَمْنَعْهُ قَالَ زَيْدٌ يَا رَسُوْلَ وَاللّٰهِ لَا اَخْتَارُ عَلَيْكَ اَحَدًا قَالَ فَرَاَيْتُ رَاْيَ اَخِيْ اَفْضَلَ مِنْ رَاْيِيْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۹۱۳ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبَطَتْ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اُغْمِيَ فَلَمْ يُكَلِّمْهُ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيَّ وَيَرْفَعُهُمَا فَاَعْرِفُ اَنَّهُ يَدْعُوْ لِيْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۵۹۱۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُنَحِّيَ مُعَاطَ اُسَامَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَعْنِيْ حَتّٰى اَنَا الَّذِيْ اَفْعَلُ قَالَ يَا عَائِشَةُ اُحِبِّيْهِ فَاِنِّيْ اُحِبُّهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۹۱۵ وَعَنْ اُسَامَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا اِذْ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَ لِيْ اُسَامَةُ اَتَاْذَنُ لَنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَ اَتَدْرِيْ مَا جَاءَ بِهِمَا قُلْتُ لَا قَالَ لٰكِنِّيْ اَدْرِيْ اَنْ لَهُمَا

بی عمر اپنے والد ماجد کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ آپ نے اسامہ کو مجھ پر کس وجہ سے ترجیح دی جب کہ خدا کی قسم کسی موقع پر مجھ پر سبقت نہیں لے جا سکے؟ فرمایا: اس کے لیے کہ حضرت زید تمہارے والد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پیارے تھے اور خود اسامہ تمہاری نسبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زیادہ محبوب تھے پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کو اپنی محبت پر ترجیح دی ہے۔ (ترمذی)

حضرت جبلہ بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میرے بھائی زید کو میرے ساتھ بھیج دیجیے۔ فرمایا کہ وہ موجود ہیں اگر وہ تمہارے ساتھ جانا چاہیں تو میں انہیں منع نہیں کروں گا حضرت زید عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں کسی کو آپ پر ترجیح نہیں دوں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے اپنے بھائی کی رائے کو اپنی رائے سے افضل دیکھا۔ (ترمذی)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرض بہت بڑھ گیا تو میں آیا اور دوسرے لوگ مدینہ منورہ آئے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جب کہ آپ پر سکوت طاری تھا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے دست مبارک مجھ پر رکھنے اور اٹھا لیتے میں جان گیا کہ آپ میرے لیے دعا فرماتے ہیں اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسامہ کی ناک صاف کرنے لگے حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ آپ چھوڑیں میں صاف کر دیتی ہوں فرمایا کہ اے عائشہ! اس سے محبت رکھو کیونکہ میں اس سے محبت رکھتا ہوں (ترمذی)

حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت علی اور حضرت عباس آئے اور اجازت مانگی دونوں نے حضرت اسامہ سے کہا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اجازت لے دیجیے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! حضرت علی اور حضرت عباس اجازت طلب کرتے ہیں فرمایا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

فَدَخَلَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ أَيُّ أَهْلِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا مَا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ أَهْلِكَ قَالَ أَحَبُّ أَهْلِي إِلَيَّ مَنْ قَدْ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْهِ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا ثُمَّ مَنْ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ آخِرَهُمْ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَذَكَرَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيْهِ فِيْ كِتَابِ الزَّكٰوةِ۔

کیا تم جانتے ہو کہ دونوں کس لیے آئے ہیں میں عرض گزار ہوا انہیں فرمایا لیکن میں جانتا ہوں انہیں بھانت دے دو پس وہ حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! اللہ ہم آپ سے یہ دریافت کرنے کے لیے حاضر ہوئے ہیں کہ اپنے اہل میں سے کون آپ کو سب سے پیارا ہے؟ فرمایا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ عرض گزار ہوئے کہ ہم آپ سے ان اہل کے متعلق پوچھنے حاضر نہیں ہوئے فرمایا کہ اپنے اہل میں سے مجھے سب سے پیارا وہ ہے جس پر اللہ نے انعام فرمایا اور میں نے انعام کیا یعنی اسامہ بن زید دونوں عرض گزار ہوئے کہ پھر کون ہے فرمایا کہ علی بن ابوطالب حضرت عباس عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ نے اپنے چچا کو سب سے آخر میں کر دیا؟ فرمایا کہ علی تم سے ہجرت میں سبقت لے گئے تھے (ترمذی) اور آدمی کا چچا اس کے باپ کی مانند ہوتا ہے۔ (ترمذی کی کتاب الزکوٰۃ میں ہے)

تیسری فصل

۵۹۱۶ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّى أَبُوْبَكْرٍ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِيْ وَمَعَهُ عَلِيٌّ فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَحَمَلَهُ عَلٰى عَاتِقِهِ قَالَ بِأَبِيْ شَبِيْهٌ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَبِيْهًا بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے نماز عصر پڑھی پھر باہر نکلے اور ان کے ساتھ حضرت علی تھے پس حسن کو بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے دیکھا تو اسے اپنے کندھے پر اٹھا لیا اور کہا میرا باپ قربان، تم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتے ہو اور علی سے مشابہت نہیں رکھتے جبکہ حضرت علی ہنس رہے تھے۔ (بخاری)

۵۹۱۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أُتِيَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجُعِلَ فِيْ طَسْتٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ وَقَالَ فِيْ حُسْنِهِ شَيْئًا قَالَ أَنَسٌ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ إِنَّهُ كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَخْضُوْبًا بِالْوَسْمَةِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَجِيْءَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ يَضْرِبُ بِقَضِيْبٍ فِيْ أَنْفِهِ وَيَقُوْلُ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هٰذَا حُسْنًا فَقُلْتُ أَمَا إِنَّهُ كَانَ مِنْ أَشْبَهِهِمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس حضرت حسین کا سر مبارک لایا گیا تو طشت میں رکھا گیا وہ چھڑی مارنے لگا اور آپ کے حسن پر نکتہ چینی کی حضرت انس کا بیان ہے کہ میں نے کہا: خدا کی قسم، یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ مناسبت رکھنے والے ہیں اور وسمہ لگایا ہوا تھا (بخاری) اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ میں ابن زیاد کے پاس تھا کہ حسین کا سر لایا گیا تو وہ چھڑی ان کی ناک پر مارنے لگا اور کہتا تھا کہ میں نے ایسے حسن والا کوئی نہیں دیکھا میں نے کہا۔ معلوم ہونا چاہیے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں اور کہا کہ یہ حدیث صحیح حسن غریب ہے۔

۵۹۱۸ وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ رَأَيْتُ حُلْمًا مُنْكَرًا اللَّيْلَةَ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ إِنَّهُ شَدِيْدٌ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ رَأَيْتُ

حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں! یا رسول اللہ آج رات میں نے برا خواب دیکھا ہے فرمایا وہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ سخت ہے، فرمایا کہ کیا ہے؟

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

كَانَتْ قِطْعَةً مِنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِي حِجْرِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتِ خَيْرًا تَلِدُ فَاطِمَةُ إِنْشَاءَ اللّٰهُ غُلَامًا يَكُونُ فِي حِجْرِكِ فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ فَكَانَ فِي حِجْرِي كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ يَوْمًا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ ثُمَّ كَانَتْ مِنِّي إِلْتِفَاتَةٌ فَإِذَا عَيْنَا رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُهْرِيقَانِ الدُّمُوعَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مَا لَكَ قَالَ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أُمَّتِي سَتَقْتُلُ ابْنِي هٰذَا فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ وَأَتَانِي بِتُرْبَةٍ مِنْ تُرْبَتِهِ حَمْرَاءَ۔

فرمایا کہ آپ کے جسم انور کا ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں رکھا گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اچھا خواب دیکھا ہے۔ انشاء اللہ فاطمہ لڑکا جنے گی جو تمہاری گود میں ہوگا۔ پس حضرت فاطمہ نے حسین کو جنا اور وہ میری گود میں تھے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ ایک روز میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو میں نے وہ اٹھا کر آپ کی گود میں رکھ دیئے۔ میری توجہ ادھر اور ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے میں عرض گزار ہوئی تو رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، کیا بات ہے؟ فرمایا کہ جبرئیل میرے پاس آئے اور مجھے بتایا کہ عنقریب میری امت میں میرے اس بیٹے کو قتل کرے گی۔ میں نے کہا انہیں؟ فرمایا، ہاں اور میرے پاس اس جگہ کی مٹی لائے جو سرخ ہے

۵۹۱۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ ذَاتَ يَوْمٍ بِنِصْفِ النَّهَارِ أَشْعَثَ أَغْبَرَ بِيَدِهِ قَارُورَةٌ فِيهَا دَمٌ فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ لَمْ أَزَلْ أَلْتَقِطُهُ مُنْذُ الْيَوْمِ فَأَحْصَى ذٰلِكَ الْوَقْتَ فَوَجَدُوهُ قُتِلَ ذٰلِكَ الْوَقْتَ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ وَأَحْمَدُ الْأَخِيرَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دوپہر کے وقت میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ گیسوئے مبارک بکھرے ہوئے ہیں اور دست مبارک میں ایک شیشی ہے جس میں خون تھا عرض گزار ہوا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے، میں دن بھر اسے جمع کرتا رہا ہوں میں نے وہ وقت یاد رکھا تو معلوم ہوا کہ اسی وقت شہید کیے گئے تھے ان دونوں کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا ہے اور دوسری کو احمد نے بھی۔

۵۹۲۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ مِنْ نِعَمِهِ وَأَحِبُّونِي بِحُبِّ اللّٰهِ وَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے محبت رکھو کہ تمہیں اپنی نعمتوں سے نوازتا ہے اور مجھ سے محبت رکھو اللہ سے محبت رکھنے کے باعث اور میرے اہل بیت سے محبت رکھو مجھ سے محبت رکھنے کے باعث (ترمذی)۔

۵۹۲۱ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ وَهُوَ آخِذٌ بِبَابِ الْكَعْبَةِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا إِنَّ مَثَلَ أَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کعبہ کا دروازہ پکڑے ہوئے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ خبردار ہو جاؤ کہ تم میں میرے اہل بیت کی مثال کشتی نوح جیسی ہے جو اس میں سوار ہوا وہ نجات پا گیا اور جو پیچھے رہا وہ ہلاک ہو گیا۔ (احمد)

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بَابُ مَنَاقِبِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کے مناقب

پہلی فصل

۵۹۲۲ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ نِسَآئِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَآئِهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَاَشَارَ وَكِيْعٌ اِلَى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اپنے زمانے کی عورتوں میں بہتر مریم بنت عمران تھیں اور اپنے زمانے کی عورتوں میں بہتر خدیجہ بنت خویلد ہیں (متفق علیہ) دوسری روایت میں ہے کہ ابوکریب نے کہا۔ وکیع نے آسمان و زمین کی طرف اشارہ کیا۔

۵۹۲۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتٰى جِبْرِيْلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ خَدِيْجَةُ قَدْ اَتَتْ مَعَهَا اِنَآءٌ فِيْهِ اِدَامٌ اَوْ طَعَامٌ فَاِذَا اَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَّبِّهَا وَمِنِّيْ وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت جبرئیل حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! یہ برتن میں سالن اور کھانا لے کر خدیجہ آرہی ہیں جب آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو جائیں تو انہیں ان کے رب کا اور میرا سلام کہنا اور جنت میں کھوکھلے موتی کے مکان کی انہیں بشارت دینا جس میں نہ شور و غل ہے اور نہ رنج و غم۔ (متفق علیہ)

۵۹۲۴ وَعَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ نِّسَآءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَمَا رَاَيْتُهَا وَلٰكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا اَعْضَآءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِيْ صَدَآئِقِ خَدِيْجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهٗ كَاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا اِمْرَاَةٌ اِلَّا خَدِيْجَةُ فَيَقُوْلُ اِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِيْ مِنْهَا وَلَدٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کسی بیوی پر میں نے اتنی غیرت نہیں کھائی جتنی حضرت خدیجہ پر حالانکہ میں نے انہیں دیکھا نہیں لیکن ان کا کثرت سے ذکر ہوتا تھا کبھی آپ بکری ذبح کرتے تو اس کا ایک ٹکڑا کاٹ کر حضرت خدیجہ کی کسی سہیلی کے لیے بھیج دیتے کبھی ان کے متعلق ایسا فرمانے کہ گویا حضرت خدیجہ کے سوا دنیا میں کوئی عورت ہوئی ہی نہیں ہے فرماتے وہ ایسی تھیں اور ایسی تھیں اور انہیں سے میری اولاد ہے۔ (متفق علیہ)

۵۹۲۵ وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَآئِشُ هٰذَا جِبْرِيْلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ

ابوسلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یا عائش یہ جبرئیل ہیں، جو تمہیں سلام کہتے ہیں انہوں نے وعلیہ السلام ورحمۃ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرَى مَا لَا أَرَى۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اللہ کہا۔ حضرت صدیقہ نے کہا کہ وہ دیکھتے ہیں جو میں نہیں دیکھتی
(متفق علیہ)

۵۹۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَجِيءُ بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَقَالَ لِي هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ الثَّوْبَ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ فَقُلْتُ إِنْ يَكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا مجھے تم تین راتوں تک خواب میں دکھائی گئیں۔ فرشتہ تمہیں ایک ریشمی کپڑے میں لے کر آیا اور مجھ سے کہا کہ یہ آپ کی بیوی ہے۔ میں نے تمہارے منہ سے کپڑا ہٹا کر دیکھا تو تم تھیں۔ میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو یہی ہوگا۔ (متفق علیہ)

۵۹۲۷ وَعَنْهَا قَالَتْ إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُونَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ إِنَّ نِسَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ حِزْبَيْنِ فَحِزْبٌ فِيهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسَوْدَةُ وَالْحِزْبُ الْآخَرُ أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَ حِزْبُ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمِ النَّاسَ فَيَقُولُ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيُهْدِ إِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِي وَأَنَا فِي ثَوْبِ امْرَأَةٍ إِلَّا عَائِشَةَ قَالَتْ أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ مِنْ أَذَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ثُمَّ إِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ فَأَرْسَلْنَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ أَلَا تُحِبِّينَ مَا أُحِبُّ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَأَحِبِّي هٰذِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَذَكَرَ حَدِيثَ أَنَسٍ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ فِي بَابِ بَدْءِ الْخَلْقِ بِرِوَايَةِ أَبِي مُوسٰى۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، کہ لوگ اپنے تحفے حضرت عائشہ کی باری میں بھیجتے اور اس سے وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا حاصل کرنا چاہتے تھے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے دو گروہ تھے ایک گروہ میں حضرت عائشہ، حضرت حفصہ، حضرت صفیہ اور حضرت سودہ تھیں اور دوسرے میں حضرت ام سلمہ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باقی ازواج مطہرات، ام سلمہ کے گروہ نے کہا کہ ہم ان سے کہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کریں کہ آپ لوگوں سے فرما دیں کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ پیش کرنا چاہے وہ بھیج دیا کرے خواہ آپ کہیں ہوں۔ پس میں نے عرض کر دی آپ نے ان سے فرمایا کہ مجھے عائشہ کے متعلق تکلیف نہ پہنچاؤ کیونکہ میرے پاس وحی نہیں آتی جب میں اپنی کسی بیوی کے بستر میں ہوتا ہوں سوائے عائشہ کے عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! جو آپ کو ایذا دی ہے اس سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں پھر انہوں نے حضرت فاطمہ کو بلا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بھیجا اور انہوں نے آپ سے گزارش کی، فرمایا اے بیٹی! کیا تمہیں اس سے محبت نہیں جس سے میں محبت کرتا ہوں؟ عرض گزار ہوئیں کیوں نہیں فرمایا تو ان (حضرت عائشہ) سے محبت رکھو (متفق علیہ) اور فضل عائشہ علی النساء والی حدیث انس پہلے باب بدء الخلق میں بروایت ابی موسیٰ مذکور ہوئی۔

دوسری فصل

۵۹۲۸ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

قَالَ حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعٰلَمِيْنَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخُوَيْلِدُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَاٰسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دنیا کی عورتوں میں سے تمہارے لیے مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد اور آسیہ زوجہ فرعون کافی ہیں۔ (ترمذی)

(ترمذی)

۵۹۲۹ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ جِبْرَئِيْلَ جَاءَ بِصُوْرَتِهَا فِيْ خِرْقَةِ حَرِيْرٍ خَضْرَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهٖ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل سبز ریشمی کپڑے میں ان کی تصویر لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور کہا یہ دنیا اور آخرت میں آپ کی بیوی ہے۔ (ترمذی)

۵۹۳۰ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صَفِيَّةَ اَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ لَهَا بِنْتُ يَهُوْدِيٍّ فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ فَقَالَتْ قَالَتْ لِيْ حَفْصَةُ اِنِّيْ ابْنَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِيٍّ وَاِنَّ عَمَّكِ لَنَبِيٌّ وَاِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ فَفِيْمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ ثُمَّ قَالَ اتَّقِي اللّٰهَ يَا حَفْصَةُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ کو یہ بات پہنچی کہ حضرت حفصہ نے ان کے لیے یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ وہ رونے لگیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو وہ رو رہی تھیں۔ فرمایا کیوں روتی ہو؟ عرض گزار ہوئیں کہ حضرت حفصہ نے مجھے یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نبی کی بیٹی، نبی کی چچی اور نبی کے نکاح میں ہو پس کوئی تم پر کس طرح فخر کر سکتی ہے۔ پھر فرمایا کہ اے حفصہ! اللہ سے ڈرو۔ (ترمذی، نسائی)

۵۹۳۱ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا فَقَالَتْ اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ يَمُوْتُ فَبَكَيْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال فاطمہ کو بلایا اور ان سے سرگوشی کی تو وہ رونے لگیں۔ پھر کوئی بات کی تو ہنس پڑیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وفات پا گئے تو میں نے ان سے رونے اور ہنسنے کے متعلق پوچھا تو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اپنے وفات پا جانے کے متعلق بتایا تو میں روئی پھر مجھے بتایا کہ میں مریم بنت عمران کے سوا تمام جنتی عورتوں کی سردار ہوں تو میں ہنسی۔ (ترمذی)

تیسری فصل

۵۹۳۲ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ مَا اشْتَكَلَ عَلَيْنَا اَصْحَابُ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثٌ قَطُّ فَسَاَلْنَا عَائِشَۃَ اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَھَا مِنْہُ عِلْمًا (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کو جس بات میں مشکل پیش آتی تو ہم حضرت عائشہ سے پوچھتے اور انہیں اس کا علم ہوتا اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۵۹۳۳ وَعَنْ مُوْسَی بْنِ طَلْحَۃَ قَالَ مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَفْصَحَ مِنْ عَائِشَۃَ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ)

حضرت موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے بڑھ کر کسی کو فصیح نہیں دیکھا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

بَابُ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ

دیگر حضرات کے مناقب

پہلی فصل

۵۹۳۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ کَاَنَّ فِیْ یَدِیْ سَرَقَۃً مِّنْ حَرِیْرٍ لَا اَھْوِیْ بِھَا اِلٰی مَکَانٍ فِی الْجَنَّۃِ اِلَّا طَارَتْ بِیْ اِلَیْہِ فَقَصَصْتُھَا عَلٰی حَفْصَۃَ فَقَصَّتْھَا حَفْصَۃُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخَاکَ رَجُلٌ صَالِحٌ اَوْ اِنَّ عَبْدَ اللّٰہِ رَجُلٌ صَالِحٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا میرے ہاتھ میں ریشم کا ایک ٹکڑا ہے۔ میں جنت کے جس مکان میں جانا چاہتا ہوں وہ اس تک مجھے اڑا لے جاتا ہے۔ میں نے یہ بات حضرت حفصہ سے بیان کی اور حفصہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ تمہارا بھائی نیک آدمی ہے یا بے شک عبداللہ نیک آدمی ہے۔ (متفق علیہ)

۵۹۳۵ وَعَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ اِنَّ اَشْبَہَ النَّاسِ دَلًّا وَّسَمْتًا وَھَدْیًا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَابْنُ اُمِّ عَبْدٍ مِّنْ حِیْنَ یَخْرُجُ مِنْ بَیْتِہٖ اِلٰی اَنْ یَّرْجِعَ اِلَیْہِ لَا نَدْرِیْ مَا یَصْنَعُ فِیْ اَھْلِہٖ اِذَا خَلَا۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں میں سے طریقہ، سیرت اور عادت کے لحاظ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ابن ام عبد سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں جبکہ وہ گھر سے نکلتے ہیں اور واپس لوٹنے تک۔ مجھے نہیں معلوم کہ تنہائی کے اندر وہ اپنے گھر والوں میں کیا کرتے ہیں (بخاری)

۵۹۳۶ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخَوَانِ مِنْ الْیَمَنِ فَمَکَثْنَا حِیْنًا مَا نُرَی اِلَّا اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرٰی مِنْ دُخُوْلِہٖ وَدُخُوْلِ اُمِّہٖ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور میرا بھائی ہم یمن سے آئے ہم ایک عرصہ رہے اور عبداللہ بن مسعود کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل بیت سے ایک فرد شمار کرتے رہے کیوں کہ انہیں اور ان کی والدہ ماجدہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاشانہ اقدس میں داخل ہوتے ہوئے دیکھتے تھے۔ (متفق علیہ)

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۵۹۳۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَقْرِئُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِّنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَالِمٍ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن مجید کی تعلیم چار شخصوں سے حاصل کرو۔ عبداللہ بن مسعود۔ سالم مولیٰ ابوحذیفہ۔ ابی بن کعب اور معاذ بن جبل سے۔

(متفق علیہ)

۵۹۳۸ وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَاَتَيْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ اِلَيْهِمْ فَاِذَا شَيْخٌ قَدْ جَاءَ حَتّٰى جَلَسَ اِلٰى جَنْبِيْ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا اَبُو الدَّرْدَاءِ قُلْتُ اِنِّيْ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَكَ لِيْ فَقَالَ مَنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ اَوَلَيْسَ عِنْدَكُمْ ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادَةِ وَالْمِطْهَرَةِ وَفِيْكُمُ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطٰنِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ يَعْنِيْ عَمَّارًا اَوَلَيْسَ فِيْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِيْ لَا يَعْلَمُهٗ غَيْرُهٗ يَعْنِيْ حُذَيْفَةَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

علقمہ سے روایت ہے کہ میں شام گیا تو دو رکعتیں پڑھیں، پھر کہا! اے اللہ! مجھے نیک ہم نشین میسر فرما۔ میں لوگوں کے پاس آیا اور ان میں بیٹھ گیا۔ ایک بوڑھا آدمی آیا اور میرے پہلو میں بیٹھ گیا میں نے کہا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ حضرت ابودرداء ہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ مجھے نیک ہم نشین میسر فرمائے تو مجھے آپ میسر فرمائے۔ انہوں نے فرمایا کہ تم کون ہو؟ عرض گزار ہوا کہ اہل کوفہ سے ہوں۔ فرمایا کہ کیا تمہارے پاس ابن ام عبد نہیں ہیں جو نعلین مبارک، تکیے اور چھاگل والے ہیں اور تم میں وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان کے صدقے شیطان سے بچا رکھا ہے یعنی حضرت عمار تم میں وہ رازدار نہیں ہے جنہیں ان کے سوا دوسرا نہیں جانتا یعنی حضرت حذیفہ۔

(بخاری)

۵۹۳۹ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِيْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ امْرَاَةَ اَبِيْ طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشْخَشَةً اَمَامِيْ فَاِذَا بِلَالٌ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! مجھے جنت دکھائی گئی تو میں نے ابوطلحہ کی بیوی دیکھی اور اپنے سامنے قدموں کی آہٹ سنی تو وہ بلال تھے۔ (مسلم)

۵۹۴۰ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُطْرُدْ هٰؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِئُوْنَ عَلَيْنَا قَالَ وَكُنْتُ اَنَا وَابْنُ مَسْعُوْدٍ وَّرَجُلٌ مِّنْ هُذَيْلٍ وَبِلَالٌ وَّرَجُلَانِ لَسْتُ اُسَمِّيْهِمَا فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم چھ آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے مشرکوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا انہیں دور کردو یہ ہمارے پاس آنے کی جرأت نہ کیا کریں۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک میں تھا اور دوسرے ابن مسعود ایک آدمی ہذیل سے اور ایک بلال رضی اللہ عنہ ایسے آدمی تھے جن کے میں نام نہیں لیتا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دل میں خیال آیا جو اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ آپ نے دل میں کچھ سوچا تو

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَ الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا! اور ان لوگوں کو دور نہ ہٹاؤ جو اپنے رب کو صبح و شام پکارتے ہیں اور اسی کی رضا چاہتے ہیں (مسلم)

۵۹۴۱ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ یَا اَبَا مُوْسٰی لَقَدْ اُعْطِیْتَ مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِیْرِ اٰلِ دَاوٗدَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا! اے ابو موسیٰ! تمہیں آل داؤد کی خوش الحانی سے حصہ دیا گیا ہے۔ (متفق علیہ)

۵۹۴۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَةٌ اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ وَّمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّزَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَّاَبُوْ زَیْدٍ قُلْتُ لِاَنَسٍ مَنْ اَبُوْ زَیْدٍ قَالَ اَحَدُ عُمُوْمَتِیْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں چار حضرات نے قرآن مجید جمع کیا۔ ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابو زید نے حضرت انس سے کہا گیا کہ ابو زید کون ہیں فرمایا کہ میرے ایک چچا ہیں۔ (متفق علیہ)

۵۹۴۳ وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِیْ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰی فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَی اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَّضٰی لَمْ یَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَیْئًا مِّنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ قُتِلَ یَوْمَ اُحُدٍ فَلَمْ یُوْجَدْ لَهٗ مَا یُكَفَّنُ فِیْهِ اِلَّا نَمِرَةٌ فَكُنَّا اِذَا غَطَّیْنَا رَاْسَهٗ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غَطَّیْنَا رِجْلَیْهِ خَرَجَ رَاْسُهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوْا بِهَا رَاْسَهٗ وَاجْعَلُوْا عَلٰی رِجْلَیْهِ مِنَ الْاِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ اَیْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ یَهْدِبُهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی جس سے ہمارا مقصود رضائے الٰہی تھا ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہو گیا ہم میں سے وہ بھی ہیں جو چلے گئے اور اپنے اجر میں سے کچھ بھی نہ کھایا ایسے حضرات میں سے حضرت مصعب بن عمیر بھی ہیں غزوہ احد میں شہید کر دیے گئے ان کے لیے کچھ نہ ملا جس کا کفن دیا جاتا سوائے ایک چادر کے جب ہم ان کے سر کو چھپاتے تو پیر کھل جاتے اور جب پیروں کو چھپاتے سر کھل جاتا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سر کو اس کے ساتھ ڈھانپ دو اور پیروں پر اذخر ڈال دو اور ہم میں سے وہ بھی ہیں جس کے پھل پک چکے اور وہ انہیں چن رہا ہے۔ (متفق علیہ)

۵۹۴۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَفِیْ رِوَایَةٍ اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا سعد بن معاذ کی وفات پر عرش بھی ہل گیا دوسری روایت میں ہے کہ سعد بن معاذ کی وفات سے رحمٰن کا عرش بھی ہل گیا۔ (متفق علیہ)

۵۹۴۵ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اُهْدِیَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ حَرِیْرٍ فَجَعَلَ اَصْحَابُهٗ یَمَسُّوْنَهَا وَیَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ لِیْنِهَا فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ کے طور پر ایک ریشمی جوڑا پیش کیا گیا آپ کے اصحاب اسے چھونے لگے اور اس کے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

مِنْ لِيْنِ هٰذِهٖ لِمَنَادِيْلِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنْهَا وَاَلْيَنُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(ترجمہ مشکوٰۃ) ملائم ہونے پر متعجب تھے آپ نے فرمایا کہ تم اس کی نرمی پر تعجب کرتے ہو حالانکہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر اور زیادہ ملائم

۵۹۴۶ وَعَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسٌ خَادِمُكَ اُدْعُ اللّٰهَ لَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ قَالَ اَنَسٌ فَوَاللّٰهِ اِنَّ مَالِيْ لَكَثِيْرٌ وَاِنَّ وَلَدِيْ وَوَلَدَ وَلَدِيْ لَيَتَعَادُّوْنَ عَلٰى نَحْوِ الْمِائَةِ الْيَوْمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ عرض گزار ہوئیں! یا رسول اللہ! انس آپ کا خادم ہے، اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے آپ نے دعا فرمائی: اے اللہ! اسے مال و اولاد کی کثرت دیتا اور جو عطا فرمائے اس میں برکت دیتا حضرت انس نے فرمایا کہ خدا کی قسم میرے پاس کثرت سے مال ہے نیز آج میرے بیٹوں اور پوتوں کی تعداد سو سے تجاوز کر گئی ہے۔ (متفق علیہ)

۵۹۴۷ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِاَحَدٍ يَمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی زمین پر چلنے والے کے متعلق یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ وہ جنتی ہے سوائے عبداللہ بن سلام کے۔ (متفق علیہ)

۵۹۴۸ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِيْ مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى وَجْهِهٖ اَثَرُ الْخُشُوْعِ فَقَالُوْا هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيْهِمَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهٗ فَقُلْتُ اِنَّكَ حِيْنَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوْا هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ وَاللّٰهِ مَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّقُوْلَ مَا لَا يَعْلَمُ فَسَاُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَاَيْتُ رُؤْيَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ وَرَاَيْتُ كَاَنِّيْ فِيْ رَوْضَةٍ ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا فِيْ وَسْطِهَا عَمُوْدٌ مِّنْ حَدِيْدٍ اَسْفَلُهٗ فِي الْاَرْضِ وَاَعْلَاهُ فِي السَّمَآءِ فِيْ اَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيْلَ لِيْ اِرْقَهْ فَقُلْتُ لَا اَسْتَطِيْعُ فَاَتَانِيْ مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِيْ مِنْ خَلْفِيْ فَرَقِيْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِيْ اَعْلَاهُ فَاَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيْلَ اِسْتَمْسِكْ فَاسْتَيْقَظْتُ وَاِنَّهَا لَفِيْ يَدِيْ فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْاِسْلَامُ وَذَاكَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ

قیس بن عباد سے روایت ہے کہ میں مدینہ منورہ کی ایک مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی اندر داخل ہوا جس کے چہرے پر انکساری کے آثار تھے لوگوں نے کہا کہ یہ آدمی جنتی ہے اس نے دو رکعتیں پڑھیں اور انہیں مختصر رکھا۔ پھر باہر نکل گیا تو میں بھی ان کے پیچھے ہو لیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ جب مسجد میں داخل ہوئے تھے تو لوگوں نے کہا تھا کہ یہ آدمی جنتی ہے فرمایا کہ خدا کی قسم کسی کے لیے یہ مناسب نہیں کہ ایسی بات کہے جس کا اسے علم نہ ہو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ ایسا کیوں ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک خواب دیکھا اور وہ آپ سے بیان کیا میں نے دیکھا کہ گویا میں ایک باغ میں ہوں، جس کی وسعت اور شادابی کا ذکر کیا اس کے درمیان میں لوہے کا ایک ستون تھا جس کا نچلا حصہ زمین میں اور اوپر والا آسمان میں تھا اس کے اوپر ایک دستہ تھا مجھ سے کہا گیا کہ اس پر چڑھو میں نے کہا کہ مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا۔ پس ایک خادم آیا اور اس نے پیچھے سے میرے کپڑے اٹھائے تو میں چڑھنے لگا یہاں تک کہ اوپر جا پہنچا۔ میں نے اس دستے کو پکڑ لیا کہا گیا کہ مضبوطی سے تھام لو میں بیدار ہوا تو وہ میرے ہاتھ میں تھا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور یہ خواب عرض کیا تو فرمایا کہ وہ باغ اسلام ہے اور وہ ستون اسلام کا ستون ہے اور وہ دستہ عروۃ الوثقیٰ (مضبوط سہارا) ہے تم مرتے دم تک اسلام

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى فَاَنْتَ عَلَى الْاِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوْتَ وَذَالِكَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پر رہو گے وہ آدمی حضرت عبداللہ بن سلام تھے۔

(متفق علیہ)

۵۹۴۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ خَطِيْبُ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا نَزَلَتْ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ جَلَسَ ثَابِتٌ فِيْ بَيْتِهٖ فَاحْتَبَسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ ابْنَ مُعَاذٍ مَا شَاْنُ ثَابِتٍ اَيَشْتَكِيْ فَاَتَاهُ سَعْدٌ فَذَكَرَ لَهٗ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ثَابِتٌ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّيْ مِنْ اَرْفَعِكُمْ صَوْتًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَذَكَرَ ذَالِكَ سَعْدٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ هُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت ثابت بن قیس بن شماس انصار کے خطیب تھے جب آیت نازل ہوئی (اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو نبی کی آواز سے اونچی نہ کرو (۴۹: ۲) تو حضرت ثابت اپنے گھر میں بیٹھ رہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونا بند کر دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ سے پوچھا کہ ثابت کو کیا ہوا! کیا وہ بیمار ہیں؟ حضرت سعد ان کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کا ذکر کیا۔ حضرت ثابت نے کہا: یہ آیت نازل ہوگئی ہے اور آپ جانتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آپ سب حضرات سے بلند آواز ہوں۔ پس میں جہنمی ہو جاؤں گا۔ حضرت سعد نے اس بات کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ وہ تو جنتی ہیں۔

(مسلم)

۵۹۵۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ قَالُوْا مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَفِيْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَلٰى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ سورۂ الجمعہ نازل ہوئی۔ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ اور ان میں سے ملے نہیں ہیں (۶۲: ۳) لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ کون ہیں؟ راوی کا بیان ہے کہ ہم میں سلمان فارسی بھی تھے پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک حضرت سلمان کے کندھے پر رکھا پھر فرمایا: اگر ایمان ثریا کے پاس ہوتا تو ان میں سے کچھ لوگ پھر بھی اسے حاصل کر لیتے (متفق علیہ)

۵۹۵۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا يَعْنِيْ اَبَا هُرَيْرَةَ وَاُمَّهٗ اِلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحَبِّبْ اِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! اپنے بندے یعنی ابوہریرہ اور اس کی والدہ ماجدہ کو اپنے ایمان والے بندوں میں شامل فرما دے اور انہیں اہل ایمان کے پیارے بنا دے۔ (مسلم)

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۵۹۵۲ وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ اَتٰى عَلٰى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ فِيْ نَفَرٍ فَقَالُوْا مَا اَخَذَتْ سُيُوْفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ مَاْخَذَهَا فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَتَقُوْلُوْنَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَّ سَيِّدِهِمْ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ اَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ اَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّكَ فَاَتَاهُمْ فَقَالَ يَا اِخْوَتَاهُ اَغْضَبْتُكُمْ قَالُوْا لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا اَخِيْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عائذ بن عمرو سے روایت ہے کہ ابوسفیان کا گزر حضرت سلمان، حضرت صہیب اور حضرت بلال کے پاس سے ہوا جو ایک جماعت میں تھے انھوں نے کہا کہ اللہ کی تلواروں نے اللہ کے دشمن کی گردن میں جگہ نہ بنائی۔ حضرت ابوبکر نے کہا کہ آپ ایسا قریش کے معمر آدمی اور سردار کے لیے کہہ رہے ہیں۔ یہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور یہ بات آپ کو بتادی۔ فرمایا کہ اے ابوبکر! شاید تم نے انھیں ناراض کر دیا۔ اگر تم انھیں ناراض کرو گے تو اپنے رب کو ناراض کرو گے پس یہ ان کے پاس آئے اور کہا:۔ اے بھائیو! کیا میں نے تمہیں ناراض کر دیا ہے؟ انھوں نے کہا اے بھائی! نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو معاف فرمائے۔ (مسلم)

۵۹۵۳ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰيَةُ الْاِيْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ وَاٰيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْاَنْصَارِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی اور انصار سے بغض رکھنا نفاق کی علامت ہے۔ (متفق علیہ)

۵۹۵۴ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْاَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا يُبْغِضُهُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو انصار سے فرماتے ہوئے سنا کہ ان سے محبت نہیں رکھے گا مگر مومن اور ان سے بغض نہیں رکھے گا مگر منافق۔ جو ان سے محبت رکھے اللہ تعالیٰ اس سے محبت رکھے گا اور جو ان سے بغض رکھے اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھے گا۔ (متفق علیہ)

۵۹۵۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ نَاسًا مِنَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا حِيْنَ اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا اَفَاءَ فَطَفِقَ يُعْطِيْ رِجَالًا مِّنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الْاِبِلِ فَقَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَّيَدَعُنَا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَحُدِّثَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ فَاَرْسَلَ اِلَى الْاَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ مِّنْ اَدَمٍ وَّلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ اَحَدًا غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا جَآءَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ فَقَالَ فُقَهَآؤُهُمْ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے بعض لوگوں نے کہا جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ہوازن کا مال دیا تو آپ نے قریش کے بعض آدمیوں کو سو اونٹ تک دیے۔ انھوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاف فرمائے کہ قریش کو مال دیا اور ہمیں نظر انداز کر دیا۔ حالانکہ ہماری تلواروں سے ان کا خون ٹپک رہا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی بات بتائی گئی۔ آپ نے انصار کے لیے پیغام بھیجا اور انھیں چمڑے کے ایک خیمے میں جمع ہونے کے لیے کہا اور ان کے سوا کسی دوسرے کو نہ بلایا۔ جب وہ جمع ہو گئے تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہاری یہ کیا بات مجھ تک پہنچی ہے؟ ان کے سمجھ دار لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! عمر رسیدہ لوگوں نے ایسی بات نہیں کہی، ہاں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

أَمَّا ذُو رَأْيٍ فَإِنَّا يَا رَسُولَ اللهِ فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئًا وَأَمَّا أُنَاسٌ مِنَّا حَدِيثَةٌ أَسْنَانُهُمْ فَقَالُوا يَغْفِرُ اللهُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَدَعُ الْأَنْصَارَ وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُعْطِي رِجَالًا حَدِيثِي عَهْدٍ بِكُفْرٍ أَتَأَلَّفُهُمْ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ وَتَرْجِعُونَ إِلَى رِحَالِكُمْ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ رَضِينَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہمارے بعض نوعمر لڑکوں نے ایسا کہا ہوگا۔ کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاف فرمائے کہ قریش کو مال دیا اور انصار کو چھوڑ دیا حالانکہ ہماری تلواروں سے اُن کا خون ٹپک رہا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایسے لوگوں کو مال دیا کرتا ہوں جن کے کفر کا زمانہ نزدیک ہوتا کہ اُن کی تالیفِ قلب ہو۔ کیا تم اُس بات پر راضی نہیں کہ لوگ مال لے کر جائیں اور تم اپنی رہائش گاہوں کی طرف رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لے کر جاؤ؟ عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں یا رسول اللہ! ہم راضی ہیں۔

(متفق علیہ)

۵۹۵۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا الْأَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔ اگر لوگ ایک وادی سے چلیں اور انصار دوسری وادی یا گھاٹی سے تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی سے چلوں گا۔ انصار اندرونی لباس ہیں جبکہ دوسرے لوگ بیرونی۔ تم میرے بعد ترجیح دیکھو گے تو صبر کرنا یہاں تک کہ حوض پر مجھ سے ملو۔

(بخاری)

۵۹۵۷ وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ آمِنٌ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُمْ أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللهِ وَإِلَيْكُمْ الْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ قَالُوا وَاللهِ مَا قُلْنَا إِلَّا ضِنًّا بِاللهِ وَرَسُولِهِ قَالَ فَإِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ فتح مکہ کے وقت ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ نے فرمایا کہ جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے وہ امن میں ہے۔ جو ہتھیار پھینک دے وہ امن میں ہے۔ انصار کے بعض لوگوں نے کہا کہ حضور کو اپنے خاندان سے مروت اور اپنی بستی سے رغبت ہوگئی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوگئی۔ فرمایا تم نے کہا ہے کہ حضور کو اپنے خاندان سے مروت اور اپنی بستی سے رغبت ہوگئی ہے، خدا کی قسم، میں اللہ کا بندہ اور اُس کا رسول ہوں۔ میں نے اللہ اور تمہاری طرف ہجرت کی ہے۔ میری زندگی تمہاری زندگی اور میری وفات تمہاری وفات ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ خدا کی قسم، ہم نے نہیں کہا مگر اللہ اور اُس کے رسول پر بخل کرتے ہوئے۔ فرمایا کہ اللہ اور اُس کا رسول تمہاری تصدیق کرتے اور تمہیں معذور شمار کرتے ہیں۔ (مسلم)

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۵۹۵۸ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی صِبْیَانًا وَّنِسَآءً مُقْبِلِیْنَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ اَللّٰھُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ یَعْنِی الْاَنْصَارَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شادی سے بچوں اور عورتوں کو آتے ہوئے دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور فرمایا: خدا گواہ ہے کہ تم مجھے سب لوگوں سے زیادہ پیارے ہو۔ خدا گواہ ہے کہ تم مجھے سب لوگوں سے زیادہ پیارے ہو یعنی انصار۔ (متفق علیہ)۔

۵۹۵۹ وَعَنْہُ قَالَ مَرَّ اَبُوْبَکْرٍ وَّالْعَبَّاسُ بِمَجْلِسٍ مِّنْ مَّجَالِسِ الْاَنْصَارِ وَھُمْ یَبْکُوْنَ فَقَالَ مَا یُبْکِیْکُمْ قَالُوْا ذَکَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَّا فَدَخَلَ اَحَدُھُمَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ بِذٰلِکَ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلٰی رَاْسِہٖ حَاشِیَۃَ بُرْدٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ یَصْعَدْ بَعْدَ ذٰلِکَ الْیَوْمِ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اُوْصِیْکُمْ بِالْاَنْصَارِ فَاِنَّھُمْ کَرِشِیْ وَعَیْبَتِیْ وَقَدْ قَضَوُا الَّذِیْ عَلَیْھِمْ وَبَقِیَ الَّذِیْ لَھُمْ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِھِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُّسِیْئِھِمْ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عباس انصار کی ایک مجلس کے پاس سے گزرے جو رو رہے تھے۔ دونوں نے کہا کہ کیوں روتے ہو؟ کہا کہ ہمیں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہم نشینی یاد آ گئی ہے۔ پس دونوں میں سے ایک نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ کو یہ بات بتائی۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور چادر کا ایک کنارا سر مبارک پر باندھا ہوا تھا۔ پس آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اس روز کے بعد اس پر نہیں بیٹھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی۔ پھر فرمایا کہ میں تمہیں انصار کے متعلق وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ میرے مشیر اور رازدار ہیں۔ وہ اپنا فرض ادا کر چکے، اور ان کا جو حق ہے وہ ادا ہونا باقی ہے۔ ان کے نیکوں سے قبول کرو۔ اور ان کے بروں سے درگزر کرو۔ (بخاری)

۵۹۶۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ حَتّٰی جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ النَّاسَ یَکْثُرُوْنَ وَیَقِلُّ الْاَنْصَارُ حَتّٰی یَکُوْنُوْا فِی النَّاسِ بِمَنْزِلَۃِ الْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ فَمَنْ وَّلِیَ مِنْکُمْ شَیْئًا یَضُرُّ فِیْہِ قَوْمًا وَیَنْفَعُ فِیْہِ اٰخَرِیْنَ فَلْیَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِھِمْ وَلْیَتَجَاوَزْ عَنْ مُّسِیْئِھِمْ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس مرض میں وفات پائی اس میں باہر تشریف لائے، یہاں تک کہ منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا: اما بعد لوگ بڑھتے جائیں گے اور انصار گھٹتے جائیں گے، یہاں تک کہ لوگوں میں ایسے رہ جائیں گے جیسے کھانے میں نمک جس کو تم میں سے کوئی عہدہ دیا جائے جس سے کچھ لوگوں کو نقصان اور دوسروں کو نفع پہنچا سکے تو ان کے نیکوں سے قبول کرے اور ان کے بروں سے درگزر کرے۔ (بخاری)

۵۹۶۱ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَآءِ الْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَآءِ اَبْنَآءِ الْاَنْصَارِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! انصار کی مغفرت فرما اور ان کے بیٹوں کی اور ان کے پوتوں کی۔ (مسلم)

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۵۹۶۲ وَعَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُوْ عَبْدِ الْاَشْہَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُوْ سَاعِدَۃَ وَفِیْ کُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَیْرٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابو اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار کے گھرانوں میں سے سب سے بہتر بنو نجار ہیں، پھر بنو عبد الاشہل، پھر بنو حارث بن خزرج، پھر بنو ساعدہ اور انصار کے ہر گھرانے میں بہتری ہے۔ (متفق علیہ)

۵۹۶۳ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا وَالزُّبَیْرَ وَالْمِقْدَادَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَاَبَا مَرْثَدٍ بَدَلَ الْمِقْدَادِ فَقَالَ انْطَلِقُوْا حَتّٰی تَاْتُوْا رَوْضَۃَ خَاخٍ فَاِنَّ بِہَا ظَعِیْنَۃً مَعَہَا کِتَابٌ فَخُذُوْہُ مِنْہَا فَانْطَلَقْنَا یَتَعَادٰی بِنَا خَیْلُنَا حَتّٰی اَتَیْنَا الرَّوْضَۃَ فَاِذَا نَحْنُ بِالظَّعِیْنَۃِ فَقُلْنَا اَخْرِجِی الْکِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِیَ مِنْ کِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْکِتَابَ اَوْ لَتُلْقِیَنَّ الثِّیَابَ فَاَخْرَجَتْہُ مِنْ عِقَاصِہَا فَاَتَیْنَا بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا فِیْہِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِیْ بَلْتَعَۃَ اِلٰی نَاسٍ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ مِنْ اَہْلِ مَکَّۃَ یُخْبِرُہُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا حَاطِبُ مَا ہٰذَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَا تَعْجَلْ عَلَیَّ اِنِّیْ کُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِیْ قُرَیْشٍ وَلَمْ اَکُنْ مِّنْ اَنْفُسِہِمْ وَکَانَ مَنْ مَّعَکَ مِنَ الْمُہَاجِرِیْنَ لَہُمْ قَرَابَاتٌ یَحْمُوْنَ بِہَا اَمْوَالَہُمْ وَاَہْلِیْہِمْ بِمَکَّۃَ فَاَحْبَبْتُ اِذْ فَاتَنِیْ ذٰلِکَ مِنَ النَّسَبِ فِیْہِمْ اَنْ اَتَّخِذَ فِیْہِمْ یَدًا یَحْمُوْنَ بِہَا قَرَابَتِیْ وَمَا فَعَلْتُ کُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِیْنِیْ وَلَا رِضًی بِالْکُفْرِ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَدْ صَدَقَکُمْ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَضْرِبْ عُنُقَ ہٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا اور حضرت زبیر و حضرت مقداد کو۔ دوسری روایت میں حضرت مقداد کی جگہ حضرت ابو مرثد ہے۔ فرمایا کہ جاؤ یہاں تک کہ تم روضۂ خاخ تک پہنچ جاؤ۔ وہاں ایک عورت ہے جس کے پاس خط ہے۔ وہ اس سے لے لینا۔ پس ہم اپنے گھوڑوں کو دوڑاتے ہوئے چل پڑے، یہاں تک کہ روضہ کے پاس پہنچ گئے تو وہاں ہمیں ایک عورت ملی۔ ہم نے کہا کہ خط نکال دو۔ اس نے کہا کہ میرے پاس خط نہیں ہے۔ ہم نے کہا کہ خط نکال دو ورنہ ہم تمہاری جامہ تلاشی لیں گے۔ اس نے وہ اپنی چوٹی سے نکال دیا۔ ہم اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ وہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے بعض مشرکین مکہ کے نام تھا، رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعض باتیں انھیں بتاتے ہوئے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے حاطب! یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے معاملے میں جلدی نہ کیجیے۔ میں ایسا آدمی ہوں کہ قریش میں ایسا تھا جبکہ میں ان میں سے نہیں ہوں اور آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں انکی ان سے رشتہ داری ہے جو کہ مکہ مکرمہ میں ان کے مال و اولاد کی حفاظت کرتے ہیں۔ میں نے چاہا کہ جب میرا ان سے کوئی نسبی تعلق نہیں ہے تو ان پر کوئی احسان کر دوں تاکہ رشتہ داری کی جگہ کام آئے۔ میں نے اپنے دین سے کفر و ارتداد اختیار کر کے یا اسلام کے بعد کفر سے راضی ہو کر ایسا نہیں کیا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے سچ کہا ہے۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجیے کہ اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے اور تمہیں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کے حالات پر مطلع ہوتے ہوئے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اللہ علیہ وسلم انہ قد شہد بدرا وما یدریک لعل اللہ اطلع علی اہل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد وجبت لکم الجنۃ وفی روایۃ قد غفرت لکم فانزل اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء۔

(متفق علیہ)

فرمایا کہ جو چاہو عمل کرو، تمہارے لیے جنت واجب ہوگئی ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا:۔ اے ایمان والو! اپنے اور میرے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔

(۶۰: ۱ ۔ متفق علیہ)

۵۹۶۴ وعن رفاعۃ بن رافع قال جاء جبرئیل الی النبی[۳۱] صلی اللہ علیہ وسلم قال فقال ما تعدون اہل بدر فیکم قال من افضل المسلمین او کلمۃ نحوہا قال وکذلک من شہد بدرا من الملئکۃ

(رواہ البخاری)

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو حضرت جبرئیل عرض گزار ہوئے۔ آپ اہل بدر کو اپنے میں کیسا شمار کرتے ہیں؟ فرمایا کہ مسلمانوں میں سب سے افضل یا اس کے مانند کلمہ۔ کہا کہ اسی طرح ہم بدر میں شامل ہونے والے فرشتوں کو شمار کرتے ہیں۔

(بخاری)

۵۹۶۵ وعن حفصۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لارجو ان لا یدخل النار ان شاء اللہ احد شہد بدرا والحدیبیۃ[۳۲] قلت یا رسول اللہ الیس قد قال اللہ تعالیٰ وان منکم الا واردہا قال فلم تسمعیہ یقول ثم ننجی الذین اتقوا وفی روایۃ لا یدخل النار ان شاء اللہ من اصحاب الشجرۃ احد الذین بایعوا تحتہا۔

(رواہ مسلم)

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میں امید رکھتا ہوں کہ بدر اور حدیبیہ میں شامل ہونے والا ان شاء اللہ تعالیٰ ایک بھی جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا:۔ ہر ایک تم میں سے اس پر وارد ہونے والا ہے (۱۹: ۷۱) فرمایا کیا سنتی نہیں ہو کہ فرماتا ہے: پھر ہم پرہیزگاروں کو بچالیں گے (۱۹: ۷۲) دوسری روایت میں ہے کہ اصحاب شجرہ میں سے ان شاء اللہ تعالیٰ کوئی جہنم میں داخل نہیں ہوگا جنھوں نے اس کے نیچے بیعت کی تھی۔ (مسلم)۔

۵۹۶۶ وعن جابر قال کنا یوم الحدیبیۃ الفا واربعمائۃ[۳۳] قال لنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم انتم الیوم خیر من اہل الارض۔

(متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صلح حدیبیہ کے روز ہم چودہ سو افراد تھے۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ آج تم تمام اہل زمین سے بہتر ہو۔

(متفق علیہ)

۵۹۶۷ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یصعد الثنیۃ ثنیۃ المرار فانہ یحط عنہ ما حط عن بنی اسرائیل وکان اول من صعدہا خیلنا خیل بنی الخزرج ثم تتام الناس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم[۳۴]

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو ثنیۃ المرار پر چڑھے اس کے اتنے گناہ معاف کیے جائیں گے جتنے بنی اسرائیل کے معاف کیے گئے تھے۔ چنانچہ سب سے پہلے جو اس پر چڑھا وہ ہمارے گھوڑے تھے یعنی بنی خزرج کے۔ پھر لوگ متواتر چڑھتے رہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

كُلُّكُمْ مَغْفُورٌ لَهُ إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ فَأَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا تَعَالَ يَسْتَغْفِرْ لَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ أَجِدَ مَا لَتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي صَاحِبُكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

فرمایا کہ تم سب کو بخش دیا گیا ہے سوائے سرخ اونٹ والے کے۔ ہم اس کے پاس گئے اور کہا کہ آؤ تاکہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ کے لیے دعائے مغفرت کروائیں۔ اس نے کہا اپنی کسی گم شدہ چیز کو پا لینا مجھے تمہارے بزرگ کی دعائے مغفرت سے زیادہ محبوب ہے (مسلم)

وَذُكِرَ حَدِيثُ أُبَيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ فِي بَابٍ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ۔

اور حدیث اُبی جس میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت اُبی بن کعب سے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَءَ عَلَیْکَ ——— والی فضائل القرآن سے بعد والے باب میں مذکور ہو چکی ہے۔

دوسری فصل

۵۹۶۸ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتَدُوا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي مِنْ أَصْحَابِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ وَفِي رِوَايَةِ حُذَيْفَةَ فَاحْتَذُوكُمْ ابْنُ مَسْعُودٍ فَصَدِّقُوهُ بَدَلَ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد میرے اصحاب میں سے ابو بکر اور عمر کی پیروی کرنا اور عمار کی سیرت کو اختیار کرنا اور ابن ام عبد کے قول کو مضبوطی سے پکڑنا۔ دوسری روایت میں حضرت حذیفہ سے وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ کی جگہ ہے کہ جو تم سے ابن مسعود بیان کریں اس کی تصدیق کرنا۔

(ترمذی)

۵۹۶۹ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا أَحَدًا مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ لَأَمَّرْتُ عَلَيْهِمُ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر بغیر مشورہ کے میں کسی کو امیر مقرر کرتا تو ابن ام عبد کو مقرر کرتا۔

(ترمذی، ابن ماجہ)

۵۹۷۰ وَعَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ إِنْ يَسَّرْتَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَيَسَّرْتَ لِي أَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ إِنِّي سَأَلْتُ اللّٰهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتَ لِي فَقَالَ مِنْ أَيْنَ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ جِئْتُ الْتَمِسُ الْخَيْرَ وَأَطْلُبُهُ فَقَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ الدَّعْوَةِ وَابْنُ مَسْعُودٍ صَاحِبُ طَهُورِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَيْهِ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابو سبرہ سے روایت ہے کہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا تو اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ مجھے نیک ہم نشین میسر فرمائے۔ پس اس نے مجھے حضرت ابو ہریرہ میسر فرمائے۔ میں اس کی خدمت میں بیٹھا اور عرض گزار ہوا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تھا کہ مجھے نیک ہمنشیں میسر فرمائے تو آپ مجھے عطا فرمائے گئے ہیں فرمایا تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ اہل کوفہ سے ہوں۔ بھلائی تلاش کرنے اور حاصل کرنے حاضر ہوا ہوں۔ فرمایا کہ تم میں سعد بن مالک نہیں، جن کی دعا قبول ہے، اور ابن مسعود جو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طہارت اور نعلین مبارک والے ہیں اور حذیفہ جو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَمَّارٌ الَّذِیْ اَجَارَہُ مِنَ الشَّیْطَانِ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْکِتَابَیْنِ یَعْنِی الْاِنْجِیْلَ وَالْقُرْاٰنَ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

علیہ وسلم کے راز دار ہیں اور عمار جن کو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک کے طفیل شیطان سے بچایا ہوا ہے اور سلمان جو انجیل و قرآن دو کتابوں والے ہیں۔ (ترمذی)

۵۹۷۱ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْبَکْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْعُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَیْدُ بْنُ الْحُضَیْرِ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ ابْنُ قَیْسِ بْنِ شَمَّاسٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ ابْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر اچھے آدمی ہیں، عمر اچھے آدمی ہیں، ابوعبیدہ بن الجراح اچھے آدمی ہیں، اسید بن حضیر اچھے آدمی ہیں، ثابت بن قیس بن شماس اچھے آدمی ہیں، معاذ بن جبل اچھے آدمی ہیں، اور معاذ بن عمرو بن جموح اچھے آدمی ہیں۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۹۷۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْجَنَّۃَ تَشْتَاقُ اِلٰی ثَلٰثَۃٍ عَلِیٍّ وَعَمَّارٍ وَسَلْمَانَ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک جنت کو علی، عمار اور سلمان تین آدمیوں کا اشتیاق ہے۔ (ترمذی)

۵۹۷۳ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ اسْتَاْذَنَ عَمَّارٌ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَہٗ مَرْحَبًا بِالطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عمار نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ فرمایا انھیں اجازت دے دو۔ پاکیزہ اور پاک باز خوش آمدید۔ (ترمذی)

۵۹۷۴ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا خُیِّرَ عَمَّارٌ بَیْنَ الْاَمْرَیْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَشَدَّھُمَا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عمار کو جب بھی دو کاموں کے درمیان اختیار دیا گیا تو انھوں نے مشکل کو اختیار کیا۔ (ترمذی)۔

۵۹۷۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَۃُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُوْنَ مَا اَخَفَّ جَنَازَتَہٗ وَذٰلِکَ لِحُکْمِہٖ فِیْ بَنِیْ قُرَیْظَۃَ فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ کَانَتْ تَحْمِلُہٗ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت سعد بن معاذ کا جنازہ اٹھایا گیا تو منافقوں نے کہا کہ اس کا جنازہ ہلکا ہو گیا۔ یہ بات بنی قریظہ کے متعلق جو فیصلہ کیا تھا اس کے باعث ان کا جنازہ ہلکا ہو گیا۔ یہ بات نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا: اسے فرشتے اٹھائے ہوئے تھے۔ (ترمذی)

۵۹۷۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ اَصْدَقَ مِنْ اَبِیْ ذَرٍّ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ آسمان نے کسی پر سایہ نہیں کیا اور زمین نے ایسے شخص کو اٹھایا نہیں جو ابوذر سے زیادہ سچا ہو۔ (ترمذی)۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۵۹۷۷ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ[۴۴] مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِنْ ذِیْ لَھْجَۃٍ اَصْدَقَ وَلَا اَوْفٰی مِنْ اَبِیْ ذَرٍّ شِبْہُ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ یَعْنِیْ فِی الزُّھْدِ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آسمان نے کسی پر سایہ نہیں کیا اور زمین نے کسی ایسے کو نہیں اٹھایا جو ابوذر سے زیادہ سچ بولنے والا اور وفادار ہو۔ وہ زید بن عیسیٰ بن مریم سے مشابہت رکھتے ہیں۔

(ترمذی)

۵۹۷۸ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ لَمَّا حَضَرَہُ الْمَوْتُ قَالَ[۴۵] اِلْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ اَرْبَعَۃٍ عِنْدَ عُوَیْمِرٍ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ وَعِنْدَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِیْ کَانَ یَھُوْدِیًّا فَاَسْلَمَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّہٗ عَاشِرُ عَشَرَۃٍ فِی الْجَنَّۃِ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب اُن کی وفات کا وقت آیا تو فرمایا: چار حضرات سے علم حاصل کرو۔ عویمر ابودرداء، سلمان، ابن مسعود اور عبداللہ بن سلام سے جو یہودی سے مسلمان ہو گئے تھے۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ دس جنتی لوگوں میں سے دسویں ہیں۔

(ترمذی)

۵۹۷۹ وَعَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ[۴۶] لَوِ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ اِنِ اسْتَخْلَفْتُ عَلَیْکُمْ فَعَصَیْتُمُوْہُ عُذِّبْتُمْ وَلٰکِنْ مَا حَدَّثَکُمْ حُذَیْفَۃُ فَصَدِّقُوْہُ وَمَا اَقْرَأَکُمْ عَبْدُ اللّٰہِ فَاقْرَءُوْہُ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ عرض گزار ہوئے: کاش! آپ خلیفہ مقرر فرما دیں۔ فرمایا اگر میں تم پر خلیفہ مقرر کر دوں اور تم نے اُس کی نافرمانی کی تو عذاب دیے جاؤ گے لیکن حذیفہ تم سے جو بات کہیں اُن کی تصدیق کرنا اور عبداللہ بن مسعود جو تمہیں پڑھائیں وہی پڑھو۔ (ترمذی)

۵۹۸۰ وَعَنْہُ قَالَ مَا اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ تُدْرِکُہُ الْفِتْنَۃُ[۴۷] اِلَّا اَنَا اَخَافُھَا عَلَیْہِ اِلَّا مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَۃَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَضُرُّکَ الْفِتْنَۃُ۔ (رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَسَکَتَ عَنْہُ وَاَقَرَّہٗ عَبْدُ الْعَظِیْمِ الْمُنْذِرِیُّ۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں جو فتنے میں مبتلا ہوا مگر اُسے میں اُس سے ڈراتا رہا سوائے محمد بن مسلمہ کے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہیں فتنہ نقصان نہیں دے گا۔ روایت کیا اسے ابوداؤد نے اور سکوت کیا جبکہ عبدالعظیم منذری نے اس کو برقرار رکھا ہے۔

۵۹۸۱ وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ[۴۸] رَاٰی فِیْ بَیْتِ الزُّبَیْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ یَا عَائِشَۃُ مَا اَرٰی اَسْمَاءَ اِلَّا قَدْ نُفِسَتْ وَلَا تُسَمُّوْہُ حَتّٰی تُسَمِّیَہٗ فَسَمَّاہُ عَبْدَ اللّٰہِ وَحَنَّکَہٗ بِتَمْرَۃٍ بِیَدِہٖ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کے گھر میں چراغ دیکھا تو فرمایا: اے عائشہ! میرے خیال میں اسماء نے بچہ جن لیا ہے تم اُس کا نام نہ رکھنا یہاں تک کہ میں اُس کا نام رکھوں۔ پس آپ نے اُس کا عبداللہ نام رکھا اور کھجور کے ساتھ اُس کی تحنیک فرمائی جو دستِ مبارک میں تھی (ترمذی)

۵۹۸۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عُمَیْرَۃَ[۴۹] عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لِمُعَاوِیَۃَ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوعمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ کے لیے دعا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا وَاهْدِ بِهٖ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

فرمائی:۔ اے اللہ! اُسے ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا اور اس کے ذریعے ہدایت فرما۔ (ترمذی)

۵۹۸۳ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ دوسرے لوگ مسلمان ہوئے اور عمرو بن العاص ایمان لائے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں ہے۔

۵۹۸۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جَابِرُ مَالِيْ اَرَاكَ مُنْكَسِرًا قُلْتُ اسْتُشْهِدَ اَبِيْ وَتَرَكَ عِيَالًا وَّدَيْنًا قَالَ اَفَلَا اُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللّٰهُ بِهٖ اَبَاكَ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا كَلَّمَ اللّٰهُ اَحَدًا قَطُّ اِلَّا مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ وَّاَحْيٰى اَبَاكَ فَكَلَّمَهٗ كِفَاحًا قَالَ يَا عَبْدِيْ تَمَنَّ عَلَيَّ اُعْطِكَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْيِيْنِيْ فَاُقْتَلُ فِيْكَ ثَانِيَةً قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنَّهٗ قَدْ سَبَقَ مِنِّيْ اَنَّهُمْ اِلَيْهَا لَا يُرْجَعُوْنَ فَنَزَلَتْ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا الْاٰيَةَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے ملے تو فرمایا: کیا بات ہے کہ میں تمہیں پریشان حال دیکھتا ہوں؟ عرض گزار ہوا کہ میرے ابا جان شہید ہو چکے۔ پیچھے بال بچے اور قرض چھوڑا ہے۔ فرمایا کیا میں تمہیں بشارت نہ دوں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد محترم سے کیسے ملاقات کی؟ عرض گزار ہوا:۔ یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی سے کلام نہیں فرمایا مگر پردے کے پیچھے سے، لیکن تمہارے باپ کو زندہ کر کے بالمشافہ گفتگو فرمائی کہ اے میرے بندے! مجھ سے تمنا کر، میں عطا فرماؤں گا عرض گزار ہوا کہ اے رب! مجھے زندہ کر دے تاکہ دوبارہ تیری راہ میں قتل کیا جاؤں۔ رب تبارک و تعالیٰ نے فرمایا کہ میری طرف سے فیصلہ ہو چکا کہ یہاں سے واپس نہیں جائیں گے۔ پس یہ آیت نازل ہوئی:۔ اور جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کر دیے جائیں انہیں مردے شمار نہ کرنا (۳: ۱۶۹۔ ترمذی)

۵۹۸۵ وَعَنْهُ قَالَ اسْتَغْفَرَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ مَرَّةً۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے لیے پچیس مرتبہ دعائے مغفرت فرمائی۔ (ترمذی)

۵۹۸۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِنْ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِيْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهٗ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کتنے ہی بکھرے ہوئے بالوں اور غبار آلودہ قدموں والے ہیں کہ جس کی پروا نہیں کی جاتی۔ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو وہ اُسے سچا کر دیتا ہے۔ اُن میں سے ایک براء بن مالک ہیں۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

۵۹۸۷ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ عَيْبَتِيَ الَّتِيْ اٰوِيْ اِلَيْهَا اَهْلُ بَيْتِيْ وَاِنَّ كَرِشِيَ الْاَنْصَارُ فَاعْفُوْا عَنْ مُّسِيْئِهِمْ وَاقْبَلُوْا عَنْ مُّحْسِنِهِمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آگاہ رہو کہ میرے خاص مشیر جن کی طرف میرا میلانِ طبع ہے، میرے اہلِ بیت ہیں اور میرے دلی دوست انصار ہیں۔ اُن کے بروں سے درگزر کرو اور اُن کے نیک لوگوں سے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ)

۵۹۸۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُبْغِضُ الْاَنْصَارَ اَحَدٌ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہو وہ انصار سے عداوت نہیں رکھے گا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۹۸۹ وَعَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَاِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ اَعِفَّةٌ صُبُرٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اپنی قوم کو میرا سلام کہنا کیونکہ میرے علم کے مطابق وہ بڑے پاک دامن اور صبر کرنے والے ہیں۔ (ترمذی)

۵۹۹۰ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُوْ حَاطِبًا اِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَاِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حاطب کا ایک غلام اُن کی شکایت کرنے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! حضرت حاطب ضرور دوزخ میں داخل ہوں گے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جھوٹ بولتے ہو، وہ اُس میں داخل نہیں ہوں گے کیونکہ وہ غزوۂ بدر اور صلح حدیبیہ میں شامل ہو چکے ہیں۔ (مسلم)

۵۹۹۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا اَمْثَالَكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ ذَكَرَ اللّٰهُ اِنْ تَوَلَّيْنَا اسْتُبْدِلُوْا بِنَا ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا اَمْثَالَنَا فَضَرَبَ عَلٰى فَخِذِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَقَوْمُهُ وَلَوْ كَانَ الدِّيْنُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ مِنَ الْفُرْسِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: اگر تم منہ پھیرو گے تو وہ تمہاری جگہ دوسرے لوگ بدل دے گا پھر وہ تمہارے جیسے نہیں ہوں گے (۴۷:۳۸) لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے کہ اگر ہم منہ پھیر لیں تو انھیں ہماری جگہ لے آئے گا۔ پھر ہمارے جیسے لوگ نہیں ہوں گے؟ آپ نے حضرت سلمان فارسی کی ٹھوڑی پر ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا: یہ اور اُن کی قوم۔ اگر دین ثریا کے پاس بھی ہوتا تب بھی فارسیوں میں سے کچھ لوگ اُسے پا لیتے (ترمذی)

۵۹۹۲ وَعَنْهُ قَالَ ذُكِرَتِ الْاَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنَا بِهِمْ اَوْ بِبَعْضِهِمْ اَوْثَقُ مِنِّيْ بِكُمْ اَوْ بِبَعْضِكُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عجمیوں کا ذکر ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اُن پر یا اُن کے بعض پر تمہاری نسبت یا تمہارے بعض کی نسبت زیادہ اعتماد رکھتا ہوں۔ (ترمذی)

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تیسری فصل

۵۹۹۳ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ سَبْعَۃَ نُجَبَاءَ وَرُفَقَاءَ وَاُعْطِیْتُ اَنَا اَرْبَعَۃَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ ھُمْ قَالَ اَنَا وَابْنَایَ وَ جَعْفَرٌ وَحَمْزَۃُ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبٌ وَابْنُ عُمَیْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَاَبُوْذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کے سات برگزیدہ اور معاون ساتھی ہوتے تھے جبکہ مجھے چودہ عطا فرمائے گئے ہیں۔ ہم عرض گزار ہوئے وہ کون ہیں؟ فرمایا کہ میرے دونوں بیٹے، جعفر، حمزہ، ابوبکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، عمار، عبداللہ بن مسعود، ابوذر اور مقداد۔ (ترمذی)

۵۹۹۴ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ قَالَ کَانَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ کَلَامٌ فَاَغْلَظْتُ لَہٗ فِی الْقَوْلِ فَانْطَلَقَ عَمَّارٌ یَشْکُوْنِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ خَالِدٌ وَھُوَ یَشْکُوْہُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلَ یُغْلِظُ لَہٗ وَلَا یَزِیْدُہٗ اِلَّا غِلْظَۃً وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاکِتٌ لَا یَتَکَلَّمُ فَبَکٰی عَمَّارٌ وَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا تَرَاہُ فَرَفَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاْسَہٗ وَقَالَ مَنْ عَادٰی عَمَّارًا عَادَاہُ اللّٰہُ وَمَنْ اَبْغَضَ عَمَّارًا اَبْغَضَہُ اللّٰہُ قَالَ خَالِدٌ فَخَرَجْتُ فَمَا کَانَ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ رِضَا عَمَّارٍ فَلَقِیْتُہٗ بِمَا رَضِیَ فَرَضِیَ۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے اور عمار بن یاسر کے درمیان کچھ تلخی ہو گئی تھی۔ میں نے گفتگو میں سخت کلامی کی۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت عمار شکایت کرنے حاضر ہو گئے۔ پس خالد آئے اور وہ بھی نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُن کی شکایت کرنے لگے۔ وہ اُن کے لیے سخت الفاظ استعمال کرتے رہے اور اُن میں اضافہ ہی کرتے گئے۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش تھے اور کچھ نہ فرمایا۔ حضرت عمار رو پڑے اور عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیا آپ انھیں دیکھتے نہیں۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر مبارک اٹھا کر فرمایا: جو عمار سے دشمنی رکھے اُس سے اللہ تعالیٰ دشمنی رکھتا ہے اور جو عمار سے بغض رکھے اس سے اللہ تعالیٰ بغض رکھتا ہے۔ حضرت خالد کا بیان ہے کہ میں باہر نکلا تو مجھے حضرت عمار اور ہر چیز سے بڑھ کر عمار کی رضا مطلوب تھی۔ میں نے ان سے اس طرح معافی تلافی کی جس سے وہ راضی ہو گئے۔

۵۹۹۵ وَعَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ اَنَّہٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خَالِدٌ سَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَنِعْمَ فَتَی الْعَشِیْرَۃِ۔

(رَوَاھُمَا اَحْمَدُ)

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: خالد اللہ عزوجل کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔ اور وہ اپنے قبیلے کا اچھا نوجوان ہے۔ ان دونوں کو احمد نے روایت کیا ہے۔

۵۹۹۶ وَعَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی وَتَبَارَکَ اَمَرَنِیْ بِحُبِّ اَرْبَعَۃٍ وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّہٗ یُحِبُّھُمْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ سَمِّھِمْ لَنَا قَالَ عَلِیٌّ مِّنْھُمْ یَقُوْلُ ذٰلِکَ ثَلٰثًا وَاَبُوْذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانُ اَمَرَنِیْ بِحُبِّھِمْ

حضرت بُریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے چار افراد سے محبت رکھنے کا حکم فرمایا ہے اور مجھے بتایا ہے کہ وہ بھی اُن سے محبت رکھتا ہے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! ہمیں اُن کے نام بتائیے۔ فرمایا کہ علی اُن میں سے ایک ہیں۔ یہ تین دفعہ فرمایا نیز ابوذر،

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّہٗ یُحِبُّھُمْ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ)

مقداد اور سلمان۔ مجھے ان سے محبت رکھنے کا حکم فرمایا اور بتایا کہ وہ بھی اُن سے محبت رکھتا ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب حسن ہے۔

۵۹۹۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ کَانَ عُمَرُ یَقُوْلُ اَبُوْبَکْرٍ سَیِّدُنَا وَاَعْتَقَ سَیِّدَنَا یَعْنِیْ بِلَالًا۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) ۶۴

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا حضرت ابوبکر ہمارے سردار حضرت بلال کو آزاد کیا تھا۔

(بخاری)

۵۹۹۸ وَعَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ اَنَّ بِلَالًا قَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ اِنْ کُنْتَ اِنَّمَا اشْتَرَیْتَنِیْ لِنَفْسِکَ فَاَمْسِکْنِیْ وَاِنْ کُنْتَ اِنَّمَا اشْتَرَیْتَنِیْ لِلّٰہِ فَدَعْنِیْ وَعَمَلَ اللّٰہِ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) ۶۵

قیس بن ابوحازم سے روایت ہے کہ حضرت بلال نے حضرت ابوبکر سے کہا: اگر آپ نے مجھے اپنے لیے خریدا ہے تو روکے رکھیے اور اگر اللہ کے لیے خریدا ہے تو مجھے اللہ کے کام کرنے کے لیے چھوڑ دیجیے۔

(بخاری)

۵۹۹۹ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ مَجْھُوْدٌ فَاَرْسَلَ اِلٰی بَعْضِ نِسَآئِہٖ فَقَالَتْ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِیْ اِلَّا مَآءٌ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی اُخْرٰی فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِکَ وَقُلْنَ کُلُّھُنَّ مِثْلَ ذٰلِکَ لَا وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِیْ اِلَّا مَآءٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یُّضِیْفُ ھٰذَا یَرْحَمُہُ اللّٰہُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَانْطَلَقَ بِہٖ اِلٰی رَحْلِہٖ فَقَالَ لِامْرَاَتِہٖ ھَلْ عِنْدَکِ شَیْءٌ قَالَتْ لَا اِلَّا قُوْتَ صِبْیَانِیْ قَالَ فَعَلِّلِیْھِمْ بِشَیْءٍ وَنَوِّمِیْھِمْ فَاِذَا دَخَلَ ضَیْفُنَا فَاَرِیْہِ اَنَّا نَاْکُلُ فَاِذَا اَھْوٰی بِیَدِہٖ لِیَاْکُلَ فَقُوْمِیْ اِلَی السِّرَاجِ کَیْ تُصْلِحِیْہِ فَاَطْفِئِیْہِ فَفَعَلَتْ فَقَعَدُوْا وَاَکَلَ الضَّیْفُ وَبَاتَا طَاوِیَیْنِ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ عَجِبَ اللّٰہُ اَوْ ضَحِکَ اللّٰہُ مِنْ فُلَانٍ وَّفُلَانَۃَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مِثْلُہٗ وَلَمْ یُسَمِّ اَبَا طَلْحَۃَ وَفِیْ اٰخِرِھَا فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ وَلَوْ کَانَ بِھِمْ خَصَاصَۃٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) ۶۶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: میں بھوکا ہوں۔ آپ نے اپنی ایک زوجۂ مطہرہ کی طرف پیغام بھیجا۔ وہ عرض گزار ہوئیں: قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میرے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ پھر دوسری کی طرف پیغام بھیجا۔ انھوں نے بھی یہی عرض کیا۔ غرضیکہ سب اسی طرح عرض گزار ہوئیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس کی مہمانی کرے اللہ تعالیٰ اُس پر رحم فرمائے گا۔ پس انصار میں سے ایک آدمی کھڑے ہو گئے جن کو ابوطلحہ کہا جاتا ہے اللہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ میں۔ پس وہ اُسے اپنے گھر لے گئے اور اپنی بیوی سے فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ صرف میرے بچوں کا کھانا ہے۔ فرمایا کہ انھیں بہلا پھسلا کر سلا دو۔ جب ہمارا مہمان آئے تو یہی محسوس کرے کہ ہم کھا رہے ہیں جب وہ کھانے کے لیے اپنا ہاتھ بڑھائے تو تم چراغ درست کرنے کے لیے کھڑی ہونا اور اسے بجھا دینا پس یہی کیا، وہ بیٹھے رہے، مہمان نے کھانا کھایا اور ان دونوں نے بھوکے رات گزاری۔ صبح کو جب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فلاں مرد اور فلاں عورت کی کارگزاری سے بہت راضی ہوا ہے۔ دوسری روایت میں بھی اسی طرح ہے لیکن حضرت ابوطلحہ کا نام نہیں اور اُس کے آخر میں ہے: اپنی جانوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انھیں شدید محتاجی ہو۔ (۵۹: ۹۔ متفق علیہ)۔

۶۰۰۰ وَعَنْہُ قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ ۶۷

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

وَسَلَّمَ مَنْزِلًا فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّونَ فَيَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَأَقُولُ فُلَانٌ فَيَقُولُ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا وَيَقُولُ مَنْ هٰذَا فَأَقُولُ فُلَانٌ فَيَقُولُ بِئْسَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا حَتّٰى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

کے ساتھ ہم منزل پر اترے، لوگ گزرنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے اے ابوہریرہ! یہ کون ہے؟ میں عرض کرتا کہ فلاں ہے۔ فرماتے کہ اللہ کا اچھا بندہ ہے۔ فرماتے یہ کون ہے؟ میں عرض کرتا کہ فلاں۔ فرماتے کہ یہ اللہ کا برا بندہ ہے۔ یہاں تک کہ خالد بن ولید گزرے تو فرمایا کہ یہ کون ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ خالد بن ولید۔ فرمایا کہ خالد بن ولید اللہ کا اچھا بندہ ہے اور اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔

(ترمذی)

۶۰۰۱ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لِكُلِّ نَبِيٍّ أَتْبَاعٌ وَقَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا فَدَعَا بِهِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انصار عرض گزار ہوئے، یا نبی اللہ! ہر نبی کے پیروکار ہوتے ہیں جبکہ ہم نے آپ کی پیروی کی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم میں سے ہماری پیروی کرنے والے بنائے۔ آپ نے یہ دعا فرمائی (بخاری)

۶۰۰۲ وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا نَعْلَمُ حَيًّا مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ أَكْثَرَ شَهِيدًا أَعَزَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ وَقَالَ أَنَسٌ قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ أُحُدٍ سَبْعُونَ وَيَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ سَبْعُونَ وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ عَلٰى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ سَبْعُونَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم عرب کے قبیلوں میں سے ایسا کوئی قبیلہ معلوم نہیں ہوتا جس کے شہید انصار سے زیادہ ہوں اور قیامت کے روز ان سے معزز ہو۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ غزوۂ احد کے اندر ان میں سے ستر شہید ہوئے اور ستر بئر معونہ کے روز اور حضرت ابوبکر کے عہد میں جنگ یمامہ کے اندر ستر (بخاری)۔

۶۰۰۳ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّينَ خَمْسَةَ آلَافٍ خَمْسَةَ آلَافٍ وَقَالَ عُمَرُ لَأُفَضِّلَنَّهُمْ عَلٰى مَنْ بَعْدَهُمْ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

قیس بن ابوحازم سے روایت ہے کہ بدری صحابہ کا وظیفہ پانچ پانچ ہزار تھا اور حضرت عمر نے فرمایا تھا کہ میں ان کو بعد والوں پر ضرور فضیلت دوں گا۔

(بخاری)

تَسْمِيَةُ مَنْ سُمِّيَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ فِي الْجَامِعِ لِلْبُخَارِيِّ

اصحابِ بدر کے اسمائے گرامی جو بخاری شریف میں بیان کئے گئے ہیں

پہلی فصل

(۱) اَلنَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَاشِمِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (۲) عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ

النبی محمد بن عبداللہ ہاشمی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۲) عبداللہ بن عثمان ابوبکر صدیق قرشی۔ (۳) عمر بن خطاب عدوی (۴) عثمان بن عفان

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

الْقُرَشِيُّ (۳) عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيُّ (۴) عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْقُرَشِيُّ خَلَّفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَتِهِ رُقَيَّةَ وَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِمْ (۵) عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الْهَاشِمِيُّ (۶) إِيَاسُ بْنُ بُكَيْرٍ (۷) بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ (۸) حَمْزَةُ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ (۹) حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ حَلِيفٌ لِقُرَيْشٍ (۱۰) أَبُو حُذَيْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ الْقُرَشِيُّ (۱۱) حَارِثَةُ بْنُ رَبِيعٍ الْأَنْصَارِيُّ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ كَانَ فِي النَّظَارَةِ (۱۲) خُبَيْبُ بْنُ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ (۱۳) حُنَيْسُ بْنُ حُذَيْفَةَ السَّهْمِيُّ (۱۴) رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ رِفَاعَةُ بْنُ عَبِيدٍ الْمُنْذِرُ أَبُو لُبَابَةَ الْأَنْصَارِيُّ (۱۶) الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ الْقُرَشِيُّ (۱۷) زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ أَبُو طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ (۱۸) أَبُو زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ (۱۹) سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ الزُّهْرِيُّ (۲۰) سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ الْقُرَشِيُّ (۲۱) سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ الْقُرَشِيُّ (۲۲) سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ (۲۳) ظُهَيْرُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ (۲۴) وَأَخُوهُ (۲۵) عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ الْهُذَلِيُّ (۲۶) عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ (۲۷) عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِيُّ (۲۸) عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ الْأَنْصَارِيُّ (۲۹) عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ (۳۰) عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ (۳۱) عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ الْعَنَزِيُّ (۳۲) عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ (۳۳) عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيُّ (۳۴) عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ (۳۵) قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُونٍ (۳۶) قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيُّ (۳۷) مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ (۳۸) مُعَوَّذُ بْنُ عَفْرَاءَ (۳۹) وَأَخُوهُ

قرشی جنھیں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت رقیہ کے باعث پیچھے چھوڑا اور انھیں پورا حصہ دیا (۵) علی بن ابوطالب ہاشمی۔ (۶) ریاس بن بکیر (۷) بلال بن رباح مولیٰ ابوبکر صدیق۔ (۸) حمزہ بن عبدالمطلب ہاشمی۔ (۹) حاطب بن ابوبلتعہ قریش کے حلیف (۱۰) ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ قرشی (۱۱) حارثہ بن ربیع انصاری اور وہ حارثہ بن سراقہ ہیں جو اوپی تھے (۱۲) خبیب بن عدی انصاری (۱۳) حنیس بن حذیفہ سہمی (۱۴) رفاعہ بن رافع انصاری (۱۵) رفاعہ بن عبدالمنذر ابولبابہ انصاری (۱۶) زبیر بن عوام قرشی (۱۷) زید بن سہل ابوطلحہ انصاری (۱۸) ابوزید انصاری (۱۹) سعد بن مالک زہری (۲۰) سعد بن خولہ قرشی (۲۱) سعید بن زید بن عمرو بن نفیل قرشی (۲۲) سہل حنیف انصاری (۲۳) ظہیر بن رافع انصاری۔ (۲۴) ان کا بھائی (۲۵) عبداللہ بن مسعود ہذلی (۲۶) عبدالرحمن بن عوف زہری (۲۷) عبیدہ بن حارث قرشی (۲۸) عبادہ بن صامت انصاری (۲۹) عمرو بن عوف حلیف بنی عامر بن لوی (۳۰) عقبہ بن عمرو انصاری (۳۱) عامر بن ربیعہ عنزی (۳۲) عاصم بن ثابت انصاری (۳۳) عویم بن ساعدہ انصاری (۳۴) عتبان بن مالک انصاری (۳۵) قدامہ بن مظعون (۳۶) قتادہ بن نعمان انصاری (۳۷) معاذ بن عمرو بن جموح (۳۸) معوذ بن عفراء (۳۹) ان کا بھائی (۴۰) مالک بن ربیعہ (۴۱) ابو اسید انصاری (۴۲) مسطح بن اثاثہ بن عباد بن عبد مطلب بن عبد مناف (۴۳) مرارہ بن ربیع انصاری (۴۴) معن بن عدی انصاری (۴۵) مقداد بن عمرو کندی جو بنی زہرہ کے حلیف تھے (۴۶) بلال بن امیہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

(۴۰) مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ (۴۱) اَبُوْ اُسَيْدِ نِ الْاَنْصَارِيُّ (۴۲) مِسْطَحُ بْنُ اُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ (۴۳) مُرَارَةُ بْنُ رَبِيعٍ الْاَنْصَارِيُّ (۴۴) مَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ الْاَنْصَارِيُّ (۴۵) مِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْكِنْدِيُّ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ (۴۶) هِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِينَ۔

بَابُ ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ وَذِكْرِ اُوَيْسِ الْقَرَنِيِّ

یمن وشام کا ذکر اور خواجہ اُویس قرنی کا بیان

پہلی فصل

۶۰۰۴ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا يَاْتِيْكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهٗ اُوَيْسٌ لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ اُمٍّ لَهٗ قَدْ كَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَدَعَا اللّٰهَ فَاَذْهَبَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ الدِّيْنَارِ اَوِ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَقِيَهٗ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ خَيْرَ التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ اُوَيْسٌ وَلَهٗ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَمُرُوْهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی تمہارے پاس یمن سے آئے گا جس کو اُویس کہا جاتا ہے۔ یمن میں اُسے صرف اُس کی ماں رہ کے ہوئے ہے اُسے برص کی بیماری تھی اُس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو وہ دور ہو گئی سوائے ایک دینار یا درہم کی جگہ کے تم میں سے جو اُس سے ملے تو تم سب کے لیے دعائے مغفرت کروائے۔ دوسری روایت میں ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: تابعین میں بہتر وہ آدمی ہے جس کو اُویس کہا جاتا ہے۔ اُس کی والدہ ہے اور اُسے برص کی بیماری ہے۔ اُس سے کہنا کہ تمہارے لیے دعائے مغفرت کرے۔ (مسلم)۔

۶۰۰۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَاكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً وَاَلْيَنُ قُلُوْبًا اَلْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِيْ اَصْحَابِ الْاِبِلِ وَالسَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ فِيْ اَهْلِ الْغَنَمِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں جو زم خو اور نرم دل ہیں۔ ایمان یمنی ہے اور حکمت یمانی ہے جبکہ فخر وغرور اُونٹوں والوں میں اور سکون و وقار بکری والوں میں ہے۔

(متفق علیہ)

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۶۰۰۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ وَالْفَدَادِيْنَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! کفر کا سر مشرق کی طرف ہے جب کہ فخر و غرور گھوڑوں اور اونٹوں والوں میں، شور مچانا خیمے والوں میں اور سکون بکری والوں میں ہے۔ (متفق علیہ)

۶۰۰۷ وَعَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ هٰهُنَا جَاءَتِ الْفِتَنُ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْجَفَاءُ وَغِلَظُ الْقُلُوْبِ فِي الْفَدَادِيْنَ أَهْلِ الْوَبَرِ عِنْدَ أُصُوْلِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ فِيْ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! فتنے ادھر سے آئیں گے یعنی مشرق سے نیز بد زبانی، سنگ دلی اور شور مچانا خیموں میں رہنے والوں میں ہے جبکہ اونٹوں اور گایوں کی دموں سے لگے رہنے والے ربیعہ اور مضر قبائل ہیں۔ (متفق علیہ)

۶۰۰۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِلَظُ الْقُلُوْبِ وَالْجَفَاءُ فِي الْمَشْرِقِ وَالْإِيْمَانُ فِيْ أَهْلِ الْحِجَازِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! سنگ دلی اور بد زبانی مشرق والوں میں ہے اور ایمان اہل حجاز میں ہے۔ (مسلم)

۶۰۰۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَفِيْ نَجْدِنَا قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَفِيْ نَجْدِنَا فَأَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! ہمیں ہمارے شام میں برکت دے۔ اے اللہ! ہمیں ہمارے یمن میں برکت دے لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اور ہمارے نجد میں آپ نے دعا فرمائی اے اللہ! ہمیں ہمارے شام میں برکت دے اے اللہ! ہمیں ہمارے یمن میں برکت دے لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اور ہمارے نجد میں میرے خیال میں آپ نے تیسری دفعہ میں فرمایا کہ وہاں تو زلزلے اور (بخاری)

دوسری فصل

۶۰۱۰ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ قِبَلَ الْيَمَنِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ أَقْبِلْ بِقُلُوْبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یمن کی جانب دیکھ کر دعا فرمائی۔ اے اللہ! ان کے دلوں کو ادھر پھیر دے اور ہمیں ہمارے صاع اور ہمارے مُد میں برکت عطا فرما۔ (ترمذی)

۶۰۱۱ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لِلشَّامِ فَقُلْنَا لِأَيِّ ذَالِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِأَنَّ مَلَائِكَةَ الرَّحْمٰنِ بَاسِطَةٌ أَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شام والوں کو مبارک ہو ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کس وجہ سے فرمایا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس پر اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں۔ (احمد، ترمذی)

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۶۰۱۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَخْرُجُ نَارٌ مِّنْ نَّحْوِ حَضْرَمَوْتَ اَوْ مِنْ حَضْرَمَوْتَ تَحْشُرُ النَّاسَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! عنقریب حضرموت کی طرف سے آگ نکلے گی یا حضرموت سے جو لوگوں کو اکٹھا کرے گی ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ ارشاد ہوا کہ شام کو لازم پکڑنا (ترمذی)

۶۰۱۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ فَخِيَارُ النَّاسِ اِلٰى مُهَاجَرِ اِبْرَاهِيْمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَخِيَارُ اَهْلِ الْاَرْضِ اَلْزَمُهُمْ مُهَاجَرَ اِبْرَاهِيْمَ وَيَبْقٰى فِي الْاَرْضِ شِرَارُ اَهْلِهَا تَلْفِظُهُمْ اَرْضُوْهُمْ تَقْذِرُهُمْ نَفْسُ اللّٰهِ تَحْشُرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيْرِ تَبِيْتُ مَعَهُمْ اِذَا بَاتُوْا وَتَقِيْلُ مَعَهُمْ اِذَا قَالُوْا۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ عنقریب ہجرت کے بعد ہجرت ہوگی۔ پس لوگوں میں بہتر وہ ہوں گے جو حضرت ابراہیم کی جائے ہجرت کی جائیں گے دوسری روایت میں ہے کہ اہل زمین میں بہتر وہ ہوں گے جو حضرت ابراہیم کی جائے ہجرت کو لازم پکڑیں گے۔ زمین پر برے لوگ رہ جائیں گے ان کی زمین انہیں پھینک دے گی۔ خدا کی ذات انہیں ناپسند کرے گی آگ انہیں بندروں اور خنزیروں کے ساتھ جمع کرے گی ان کے ساتھ رات گزارے گی اور ان کے ساتھ ہی قیلولہ کرے گی۔ (ابوداؤد)

(ابوداؤد)

۶۰۱۴ وَعَنِ ابْنِ حَوَالَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَصِيْرُ الْاَمْرُ اِلٰى اَنْ تَكُوْنُوْا جُنُوْدًا مُّجَنَّدَةً جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ فَقَالَ ابْنُ حَوَالَةَ خِرْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالشَّامِ فَاِنَّهَا خِيَرَةُ اللّٰهِ مِنْ اَرْضِهٖ يَجْتَبِيْ اِلَيْهَا خِيَرَتَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ فَاَمَّا اِنْ اَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ وَاسْقُوْا مِنْ غُدُرِكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَوَكَّلَ لِيْ بِالشَّامِ وَاَهْلِهٖ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابن حوالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا معاملہ یہاں تک پہنچے گا کہ تمہارے مختلف لشکر ہوں گے ایک لشکر شام کا دوسرا لشکر یمن کا اور تیسرا لشکر عراق کا ہوگا حضرت ابن حوالہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اگر میں اس وقت کو پاؤں تو میرے لیے ایک پسند فرما دیجئے۔ فرمایا کہ شام کو لازم پکڑنا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی اپنی زمین سے پسندیدہ جگہ ہے اور اس کے لیے اپنے نیک بندوں کو چنتا ہے اگر تم اس بات سے انکار کرو تو یمن کو لازم پکڑنا اور اس کے تالابوں سے پانی پینا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شام اور اس کے باشندوں کی ضمانت دی ہے۔ (احمد، ابوداؤد)

تیسری فصل

۶۰۱۵ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ ذُكِرَ اَهْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقِيْلَ الْعَنْهُمْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ لَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

شریح بن عبید سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اہل شام کا ذکر ہوا اور کہا گیا کہ اے امیر المومنین! ان پر لعنت کیجیے فرمایا نہیں کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَزَالُ يَكُوْنُوْنَ بِالشَّامِ وَهُمْ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهٗ رَجُلًا يُسْقَى بِهِمُ الْغَيْثُ وَيُنْتَصَرُ بِهِمْ عَلَى الْاَعْدَاءِ وَيُصْرَفُ عَنْ اَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ۔

وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ابدال شام میں ہوں گے جو چالیس افراد ہیں۔ جب ایک فوت ہو جاتا ہے تو اس کی جگہ اللہ تعالیٰ دوسرے کو مقرر فرما دیتا ہے۔ اس کے سبب لوگوں پر بارش برسائی جاتی ہے اور ان کے طفیل دشمنوں پر فتح دی جاتی ہے اور ان کے صدقے

۶۰۱۶ — ۱۳ — وَعَنْ رَجُلٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتُفْتَحُ الشَّامُ فَاِذَا اُخْتِيْرَتْ لَكُمُ الْمَنَازِلُ فِيْهَا فَعَلَيْكُمْ بِمَدِيْنَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ فَاِنَّهَا مَعْقِلُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الْمَلَاحِمِ وَفُسْطَاطُهَا مِنْهَا اَرْضٌ يُقَالُ لَهَا الْغُوْطَةُ۔

(رَوَاهُمَا اَحْمَدُ)

(احمد) کسی ایک صحابی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے کہ شام فتح کر لیا جائے گا جب تمہیں اس میں رہنے کا اختیار دیا جائے تو تم اس شہر کو لازم پکڑنا جس کو دمشق کہا جاتا ہے کیونکہ وہ اہل اسلام کے لیے جنگوں سے پناہ گاہ ہے اور سامان کا خیمہ ہے اس میں ایک جگہ ہے جس کو غوطہ کہا جاتا ہے

(احمد)

۶۰۱۷ — ۱۴ — وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخِلَافَةُ بِالْمَدِيْنَةِ وَالْمُلْكُ بِالشَّامِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خلافت مدینہ منورہ میں اور بادشاہی شام میں ہوگی۔

۶۰۱۸ — ۱۵ — وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ عَمُوْدًا مِّنْ نُّوْرٍ خَرَجَ مِنْ تَحْتِ رَاْسِيْ سَاطِعًا حَتّٰى اسْتَقَرَّ بِالشَّامِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے سر کے نیچے سے نور کا ایک ستون نکل کر اٹھتا ہوا دیکھا جو شام میں جا کر ٹھہر گیا روایت کیا ہے ان دونوں کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

۶۰۱۹ — ۱۶ — وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْغُوْطَةِ اِلٰى جَانِبِ مَدِيْنَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ مِنْ خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں کے جمع ہونے کی جگہ جنگ عظیم کے وقت غوطہ ہوگی جو اس شہر کے پہلو میں ہے جس کو دمشق کہا جاتا ہے وہ شام کے شہروں میں بہتر ہے (ابوداود)

۶۰۲۰ — ۱۷ — وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَيَاْتِيْ مَلِكٌ مِّنْ مُّلُوْكِ الْعَجَمِ فَيَظْهَرُ عَلَى الْمَدَائِنِ كُلِّهَا اِلَّا دِمَشْقَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

عبدالرحمٰن بن سلیمان سے روایت ہے کہ عنقریب ایک عجمی بادشاہ آئے گا جو دمشق کے سوا تمام شہروں پر قابض ہو جائے گا (ابوداود)

بَابُ ثَوَابِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

اس امت کے ثواب کا بیان

پہلی فصل

۶۰۲۱ — ۱ — عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِيْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَاِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ نِّصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى مِنْ نِّصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ اَلَا فَاَنْتُمُ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ اَلَا لَكُمُ الْاَجْرُ مَرَّتَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا وَّاَقَلُّ عَطَآءً قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَهَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِنَّهٗ فَضْلِيْ اُعْطِيْهِ مَنْ شِئْتُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: گزشتہ اُمتوں کے مقابلے میں تمہاری مدت نماز عصر سے غروب آفتاب تک کی مدت جتنی ہے۔ تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے جیسے ایک آدمی کو کام پر لگایا گیا۔ چنانچہ کہا کہ ایک قیراط کے بدلے کون میرا کام دوپہر تک کرتا ہے؟ پس یہود نے ایک قیراط پر دوپہر تک کام کیا۔ پھر کہا کون میرا کام ایک قیراط کے بدلے دوپہر سے نماز عصر تک کرتا ہے؟ چنانچہ نصاریٰ نے ایک قیراط پر دوپہر سے نماز عصر تک ایک قیراط پر کام کیا۔ پھر کہا کہ کون میرا کام نماز عصر سے غروب آفتاب تک دو قیراط پر کرتا ہے؟ پس وہ نماز عصر سے غروب آفتاب تک کام کرنے والے تم ہو۔ آگاہ رہو کہ تمہارے لیے دوگنا اجر ہے۔ پس یہود و نصاریٰ ناراض ہوتے اور کہا کہ ہم نے کام زیادہ کیا اور مزدوری تھوڑی ملی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا میں نے تمہارے حق سے کچھ کم دیا ہے؟ عرض گزار ہوئے: نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرا فضل ہے، میں جس کو چاہوں عطا فرماؤں۔

(بخاری)

۶۰۲۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِيْ لِيْ حُبًّا نَاسٌ يَّكُوْنُوْنَ بَعْدِيْ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَاٰنِيْ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت میں سے میرے ساتھ سب سے زیادہ محبت رکھنے والے لوگ میرے بعد میں ہوں گے۔ اُن میں سے کوئی تمنا کرے گا کہ کاش! اپنے اہل و عیال اور مال کے بدلے مجھے دیکھے (مسلم)

۶۰۲۳ وَعَنْ مُّعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَزَالُ مِنْ اُمَّتِيْ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ بِاَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلٰى ذَالِكَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ اَنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ فِيْ كِتَابِ الْقِصَاصِ۔

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ہمیشہ میری اُمت میں ایک گروہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گا۔ انھیں رسوا کرنے والا نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور نہ اُن کا مخالف۔ قیامت تک وہ اسی حالت پر رہیں گے (متفق علیہ) اور اَنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ والی حدیث انس پچھے کتاب القصاص میں مذکور ہو چکی۔

دوسری فصل

۶۰۲۴ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْمَطَرِ لَا يُدْرَى أَوَّلُهُ خَيْرٌ أَمْ آخِرُهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت کی مثال بارش جیسی ہے۔ معلوم نہیں کیا جا سکتا کہ اُس کا پہلا حصہ بہتر ہے یا پچھلا۔ (ترمذی)

تیسری فصل

۶۰۲۵ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْشِرُوا أَبْشِرُوا إِنَّمَا مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْغَيْثِ لَا يُدْرَى آخِرُهُ خَيْرٌ أَمْ أَوَّلُهُ أَوْ كَحَدِيقَةٍ أُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا ثُمَّ أُطْعِمَ فَوْجٌ عَامًا لَعَلَّ آخِرَهَا فَوْجًا أَنْ يَكُونَ أَعْرَضَهَا عَرْضًا وَأَعْمَقَهَا عُمْقًا وَأَحْسَنَهَا حُسْنًا كَيْفَ تَهْلِكُ أُمَّةٌ أَنَا أَوَّلُهَا وَالْمَهْدِيُّ وَسْطُهَا وَالْمَسِيحُ آخِرُهَا وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ فَجٌّ أَعْوَجُ لَيْسُوا مِنِّي وَلَا أَنَا مِنْهُمْ (رَوَاهُ رَزِينٌ)

جعفر صادق اُن کے والد ماجد، اُن کے جدِ امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بشارت ہو، بشارت ہو، بیشک میری اُمت کی مثال بارش جیسی ہے معلوم نہیں کیا جا سکتا کہ اُس کا آخری حصہ بہتر ہے یا پہلا۔ یا باغ جیسی ہے، جس سے سال بھر ایک فوج کو کھلایا جائے۔ پھر دوسرے سال دوسری فوج کو کھلایا جائے۔ ہو سکتا ہے کہ دوسری فوج کے وقت وہ زیادہ چوڑا زیادہ گہرا اور زیادہ خوبصورت ہو وہ اُمت کیسے ہلاک ہو سکتی ہے جس کے شروع میں میں (سرورِ دوعالم) ہوں، درمیان میں مہدی اور آخر میں حضرت مسیح ہیں۔ جدیانی عرصے میں ایک ٹیڑھی جماعت بھی ہے نہ وہ مجھ سے ہیں اور نہ میں اُن سے ہوں (رزین)

۶۰۲۶ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْخَلْقِ أَعْجَبُ إِلَيْكُمْ إِيمَانًا قَالُوا الْمَلَائِكَةُ قَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالُوا فَالنَّبِيُّونَ قَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ قَالُوا فَنَحْنُ قَالَ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَعْجَبَ الْخَلْقِ إِلَيَّ إِيمَانًا لَقَوْمٌ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِي يَجِدُونَ صُحُفًا فِيهَا كِتَابٌ يُؤْمِنُونَ بِمَا فِيهَا۔

عمرو بن شعیب، اُن کے والد ماجد، اُن کے جدِ امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان کے لحاظ سے کون سی مخلوق تمہیں زیادہ پسند ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ فرشتے۔ فرمایا کہ انھیں ایمان لانے میں کیا رکاوٹ ہے جبکہ وہ اپنے رب کے پاس ہیں؟ عرض گزار ہوئے کہ انبیائے کرام۔ فرمایا انھیں ایمان لانے میں کیا رکاوٹ ہے جبکہ اُن پر وحی نازل ہوتی ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ ہم۔ فرمایا تمہیں ایمان لانے میں کیا رکاوٹ کیا ہے جبکہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلحاظ ایمان میرے نزدیک وہ لوگ زیادہ پسندیدہ ہیں جو میرے بعد ہوں گے اور قرآن مجید میں لکھے ہونے کے مطابق ایمان لائیں گے۔

۶۰۲۷ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي آخِرِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ أُجُورِ أَوَّلِهِمْ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقَاتِلُونَ أَهْلَ الْفِتَنِ۔ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

عبدالرحمٰن بن علاء حضرمی سے روایت ہے کہ مجھے اُس نے بتایا جس نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: اس اُمت کے آخر میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جن کا پہلے حضرات جیسا اجر ہوگا۔ وہ نیک کاموں کا حکم دیں گے، بُرے کاموں سے منع کریں گے اور فتنے برپا کرنے والوں سے لڑیں گے۔ روایت کیا ان دونوں کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۶۰۲۸ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُوبَى لِمَنْ رَآنِي وَطُوبَى لِمَنْ رَأَى مَنْ رَآنِي سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَمْ يَرَنِي وَآمَنَ بِي۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خوش خبری اُس کے لیے جس نے مجھے دیکھا اور سات دفعہ خوش خبری اُس کے لیے جس نے مجھے نہیں دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا (احمد)

۶۰۲۹ وَعَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جُمُعَةَ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا جَيِّدًا تَغَدَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا أَسْلَمْنَا وَجَاهَدْنَا مَعَكَ قَالَ نَعَمْ قَوْمٌ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِكُمْ يُؤْمِنُونَ بِي وَلَمْ يَرَوْنِي (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى رَزِينٌ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ مِنْ قَوْلِهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا إِلَى آخِرِهِ۔

ابن محیریز کا بیان ہے کہ میں حضرت ابوجمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا جو صحابی تھے کہ مجھ سے ایسی حدیث بیان کیجیے جو آپ نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ فرمایا کہ میں تمہیں ایک نفع بخش حدیث سناتا ہوں۔ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دن کا کھانا کھایا اور ہمارے ساتھ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح بھی تھے۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کوئی ہم سے بہتر ہو سکتا ہے جبکہ ہم مسلمان ہوئے اور آپ کی معیت میں جہاد کیا؟ فرمایا، ہاں وہ لوگ جو میرے بعد میں ہوں گے اور مجھ پر ایمان لائیں گے۔ حالانکہ مجھے دیکھا نہیں ہوگا۔ روایت کیا اسے احمد اور دارمی نے رزین نے اسے قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا سے آخر تک حضرت ابوعبیدہ سے روایت کیا ہے۔

۶۰۳۰ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي مَنْصُورِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ قَالَ ابْنُ الْمَدِينِيِّ هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ)

معاویہ بن قرہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب شام والے بگڑ جائیں گے تو تم میں بھلائی نہیں رہے گی اور ہمیشہ میری اُمت کے ایک گروہ کی مدد کی جاتی رہے گی۔ انھیں رسوا کرنے والا کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ ابن المدینی نے کہا کہ اُن سے مراد محدثین ہیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۰۳۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشک اللہ تعالیٰ نے میری اُمت سے غلطی اور بھول چوک سے درگزر فرما دی ہے اور جو کام اُن سے زبردستی کروایا جائے (ابن ماجہ، بیہقی)

۶۰۳۲ وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ أَنْتُمْ تُتِمُّونَ سَبْعِينَ أُمَّةً أَنْتُمْ خَيْرُهَا وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ)

بہز بن حکیم، اُن کے والد ماجد، اُن کے جد امجد نے ارشاد ربانی کہ تم بہترین اُمت ہو جو لوگوں کے لیے نکالی گئی ہے (۳: ۱۱۰) کے متعلق رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تم ستر اُمتوں کو پورا کرتے ہو۔ تم اُن میں بہتر اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز ہو۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِكَاتِبِ الْمِشْكٰوةِ (علیک رقم)

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اَسْمَاءُ الرِّجَال

اُردو

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

وضاحت

حمد وصلوٰۃ کے بعد عرض ہے کہ اسماء الرجال کی اِس فہرست کو صاحبِ مشکوٰۃ نے دو ابواب پر تقسیم کیا ہے۔ دوسرے باب میں آئمہ اصولِ حدیث کا ذکر ہے جبکہ پہلے باب میں جہاں روایت کرنے والے صحابہ، صحابیات اور تابعین کا ذکر ہے وہاں اُن لوگوں کے مختصر حالات بھی پیش کیے ہیں جن کا مشکوٰۃ شریف میں کسی جگہ ذکر آیا ہے۔ قارئینِ کرام اِس فہرست کو اصل سے کچھ مختلف پائیں گے۔ فرق حسبِ ذیل اُمور میں نظر آئے گا:۔

۱۔ امام ولی الدین رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۷۴۳ھ) نے اسود عنسی، اُمیہ بن خلف، اکیدر دومہ اور ابنِ صیاد وغیرہ کافروں کا ذکر بھی صحابہ و تابعین کی سرخیوں کے تحت کیا ہے۔ جبکہ راقم الحروف نے اِن لوگوں کا ذکر تابعین کے بعد کفار کی سرخی قائم کرکے کیا ہے۔

۲۔ احقر نے اصل ترتیب کے تسامحات کو دُور کرنے کی کوشش بھی کی ہے مثلاً حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پہلے ہونا چاہیے اور حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی پہلے ہونا چاہیے۔ قِسْ عَلٰی هٰذَا۔

۳۔ اصل فہرست میں صحابہ کے بعد تابعین اور پھر صحابیات کا ذکر ہے لیکن اِس ناچیز نے صحابہ کے بعد صحابیات اور پھر تابعین کا ذکر کیا ہے۔ یہ جسارت محض شرفِ صحابیت کی عظمت کے پیشِ نظر کی ہے ورنہ بزرگوں کے اتباع سے انحراف کی مجال کہاں نیز میرے اندر یہ طاقت نہیں ہے کہ حضرات امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن اور سیدہ فاطمہ خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا جیسی ہستیوں سے پہلے اُن بزرگوں کے نام لکھوں جنہوں نے صحابۂ کرام کی خدمت کرکے مقام و منصب پایا تھا۔

۴۔ عربی تذکروں کو اُردو کا لباس پہناتے ہوئے لفظی کے بجائے بامحاورہ اُردو ترجمے کو اپنایا ہے اور کسی بزرگ کے ترجمے میں اگر اپنی جانب سے کوئی اضافہ ناگزیر سمجھا تو اُسے قوسین میں رکھا ہے تاکہ اُسے اصل کا ترجمہ نہ سمجھا جائے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ط وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

گدائے درِ اولیاء:۔ اختر شاہجہان پوری مظہری عفی عنہ
لاہور چھاؤنی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

باب اوّل

الف ـــــــ صحابہ

۱۔ **حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ** رحمتِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لختِ جگر تھے۔ اِن کی والدۂ ماجدہ کا اسمِ گرامی حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھا۔ اِن کی ولادت ذوالحجہ میں ہوئی۔ سولہ یا اٹھارہ ماہ کی عمر پاکر جنت الفردوس کو سدھارے اور جنت البقیع میں دفن کیے گئے۔ (حضرت ماریہ قبطیہ کو شاہِ مقوقس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفے کے طور پر پیش کیا تھا)۔

۲۔ **حضرت اُبَیّ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ** اِن کے والد کا نام کعب اکبر ہے۔ انصار کے قبیلہ خزرج سے تعلق تھا۔ بارگاہِ رسالت میں کاتبِ وحی کے منصب پر فائز تھے۔ یہ اُن چھ خوش قسمت افراد میں سے ایک تھے جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظاہری حیاتِ مبارکہ میں حفظِ قرآنِ مجید کی سعادت حاصل کر لی تھی۔ اور ممتاز قاری شمار ہوتے تھے نیز اُن فقہائے صحابہ میں اِن کا شمار ہوتا تھا جو عہدِ رسالت میں فتویٰ دیا کرتے تھے۔ سرورِ کون ومکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِن کی کنیت ابو المنذر رکھی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انھیں ابو طفیل کہا کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں سید الانصار کا لقب دیا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سید المسلمین کا۔ آپ سے روایت کرنے بہت سے حضرات ہیں۔ ۱۹ھ میں وفات پائی۔ (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں تراویح کا باقاعدہ اور باجماعت انتظام کیا تو لوگوں کی امامت کے فرائض حضرت اُبَیّ بن کعب ہی کے سپرد کیے گئے تھے)۔ اُبَیّ میں الف مضموم، باء مفتوح اور یاء مشدّد ہے۔

۳۔ **حضرت اَبیض رضی اللہ تعالیٰ** والد کا نام حمال تھا۔ قبیلہ سباء سے تعلق اور وطن مالوف مأرب تھا۔ ایک وفد کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر فیض اور صحبتِ نبوی سے مشرف ہوئے تھے۔ حمال میں حاء مفتوح اور میم مشدّد ہے۔ مأرب میں میم مفتوح اور راء مکسور ہے۔ یہ بستی ملک یمن میں صنعاء شہر کے قریب واقع ہے۔ سباء میں سین اور باء دونوں مفتوح ہیں۔

۴۔ **حضرت ابو الازہر انماری رضی اللہ تعالیٰ عنہ** یہ بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت کے شرف سے مشرف ہوئے۔ اِن سے روایت کرنے والوں میں خالد بن معدان اور ربیعہ بن یزید شامل ہیں۔ شامی محدثین میں اِن کا شمار ہوتا ہے۔

۵۔ **حضرت ابی اللحم خلف بن عبد الملک رضی اللہ تعالیٰ عنہ** اِن کا قبیلہ غفار سے تعلق تھا۔ بعض نے اِن کا اسمِ گرامی عبد اللہ اور بعض نے حویرث لکھا ہے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

لیکن مشہور آبی اللحم کے لقب سے ہوئے۔ بعض نے اِس لقب کی وجہ تسمیہ یہ بتائی ہے کہ یہ گوشت بالکل نہیں کھایا کرتے تھے اور بعض نے کہا ہے کہ دورِ اسلام سے پہلے بھی اُس جانور کا گوشت نہیں کھاتے تھے جو بُتوں پر چڑھایا گیا یا اُن کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔ غزوۂ حنین کے روز جامِ شہادت نوش کیا۔ حضرت عُمَیر اِن کے آزاد کردہ اِن سے روایت کرتے ہیں۔ لفظ آبی میں ہمزہ پر مدّ، باء مکسور اور یاء ساکن ہے۔ سین اور باء دونوں مفتوح ہیں۔

۶۔ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما والدِ ماجد کا نام حضرت زید بن حارثہ قضاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور والدۂ ماجدہ کا حضرت برکہ تھا جو اُمِّ ایمن کے لقب سے مشہور تھیں۔ اِنھیں یہ سعادت نصیب ہوئی کہ اِس محترمہ نے رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی گود میں کھلایا تھا۔ دراصل یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والدۂ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کنیز تھیں۔ حضرت اُسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لختِ جگر تھے (آزاد کرنے کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زید کو منہ بولا بیٹا بنا لیا تھا اور اِن پر آپ انتہائی شفقت فرماتے تھے)۔ اِنھیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محبوب اور محبوب زادہ ہونے کا شرف حاصل تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے وقت باختلافِ روایات اِن کی عمر اٹھارہ یا بیس سال تھی۔ اِنھوں نے ام القریٰ وادی میں سکونت اختیار کر لی تھی اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد اُسی جگہ وفات پائی۔ بعض مؤرخین نے اِن کا سنِ وفات ۵۴ھ بھی بتایا ہے جس کی حافظ ابنِ عبدالبر نے بھی تائید کی ہے۔ بہت سے حضرات نے اِن سے روایتِ حدیث کی ہے۔ اُسامہ میں ہمزہ مضموم، سین اور میم دونوں مفتوح ہیں۔

۷۔ حضرت اُسامہ بن شریک ذبیانی ثعلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِن کا تعلق بنو ثعلبہ سے تھا۔ اِن کی روایت کردہ احادیث زیادہ تر اہلِ کوفہ میں پھیلیں۔ کوفی محدثین میں اِن کا شمار ہوتا۔ اِن سے روایت کرنے والوں میں زیاد بن علاقہ بھی ہیں۔

۸۔ حضرت ابو اسرائیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِن کا شمار بھی صحابۂ کرام میں ہوتا ہے۔ اِنھوں نے تہیہ کر لیا تھا کہ ایسا روزہ رکھیں گے کہ حالتِ صوم میں نہ کسی سے کلام کریں گے، نہ سائے میں بیٹھیں گے بلکہ سارا دن دھوپ میں کھڑے رہیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اُن سے کہو کہ روزہ جاری رکھیں لیکن سائے میں بیٹھیں اور لوگوں سے گفتگو کریں۔ اِن سے حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت جابر بن عبداللہ جیسے صحابۂ کرام نے روایت کی ہے۔

۹۔ حضرت اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِن کی کُنیت ابو رافع ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ تھے۔ نام کی نسبت کُنیت کے ذریعے زیادہ مشہور ہوئے لہٰذا اِن کا تذکرہ حرف راء کے تحت تفصیلاً آئے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

۱۰۔ حضرت اسمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ زمرۂ صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ اِن کے والد کا نام مُضَرِّس ہے۔ یہ بصرہ کے اعرابیوں سے تھے۔ مُضَرِّس میں میم مضموم، ضاد مفتوح اور راء مشدد و مکسور ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۱۱۔ **حضرت ابو اُسید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ** | اِن کے والد کا نام مالک بن ربیعہ انصاری ساعدی ہے۔ یہ تمام غزوات میں مسلمانوں کے ساتھ شریک رہے۔ نام کی نسبت اِن کی کُنیت زیادہ مشہور ہوئی۔ اِن سے روایت کرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اسّی سال کی عمر پاکر ۶۰ھ میں وفات پائی۔ بدری صحابہ میں سے سب سے آخر میں وفات پانے والے یہی بزرگ ہیں۔ اُسید میں ہمزہ مضموم، سین مفتوح اور یاء و دال دونوں ساکن ہیں۔

۱۲۔ **حضرت اُسید بن حُضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ** | اِن کا تعلق انصار کے قبیلہ اَوس سے تھا۔ یہ اُن اصحاب میں سے ہیں جو بیعتِ عقبۂ ثانیہ کے موقع پر حاضرِ بارگاہ ہوئے تھے۔ اُس رات یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات کو لوگوں تک پہنچانے پر مامور فرمائے گئے تھے۔ دونوں عقبوں کے درمیان ایک سال کی مدت کا فاصلہ تھا۔ یہ غزوۂ بدر اور دیگر تمام غزوات میں شریک رہے۔ صحابۂ کرام کی ایک جماعت نے اِن سے روایت کی ہے۔ اِنھوں نے ۲۰ھ میں وفات پائی اور جنت البقیع کے اندر دفن کیے گئے۔ اُسید میں ہمزہ مضموم اور سین مفتوح ہے۔

۱۳۔ **حضرت اشج رضی اللہ تعالیٰ عنہ** | اِن کا اصلی نام منذر ہے۔ العائذ العصری العبدی کے بیٹے اور اپنی قوم کے سردار تھے۔ اپنی قوم کو اسلام کی جانب متوجہ کرنے میں قابلِ تعریف کردار ادا کیا۔ وفدِ عبدالقیس کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تھے۔ مدینہ منورہ کے اعراب میں اِن کا شمار ہوتا تھا صحابہؓ و تابعین کی ایک جماعت نے اِن سے روایت کی ہے۔ اِن کا باب الحذر والثانی میں ذکر آیا ہے۔ العصری میں عین مفتوح، صاد مہملہ مفتوح اور راء مہملہ ہے۔

۱۴۔ **حضرت اشعث بن قیس کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ** | اِن کی کُنیت ابو محمد اور والد کا نام معدیکرب ہے۔ اپنے قبیلے کا وفد قائد کی حیثیت میں لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور اسلام کی دولت سے مالا مال ہوئے۔ چونکہ قبیلے کے معززین میں ان کا شمار تھا لہٰذا اسلام قبول کرلینے پر بھی اِنھیں اعزاز حاصل رہا۔ وصالِ نبوی کے بعد یہ اسلام سے پھر گئے تھے لیکن دوبارہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں ہی اسلام سے مشرف ہو گئے تھے۔ آخر کار کوفہ میں سکونت اختیار کرلی اور ۴۰ھ میں وفات پائی۔ اِن کی نمازِ جنازہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے پڑھائی تھی۔ اِن سے ایک جماعت نے روایتِ حدیث کی ہے۔

۱۵۔ **حضرت اشیم ضبابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ** | اِن کا ذکر باب الغرائض کی حدیثِ ضحاک میں ہے۔

۱۶۔ **حضرت اغرّ مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ** | یہ مزنی کے بیٹے اور صحابی ہیں۔ اہلِ کوفہ میں اِن کا شمار ہوتا ہے۔ حضرت ابن عمر اور معاویہ بن قرۃ نے اِن سے روایت کی ہے۔ اغرّ میں ہمزہ مفتوح، غین مفتوح اور راء مشدد ہے۔

۱۷۔ **حضرت افلح رضی اللہ تعالیٰ عنہ** | یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلام تھے اور بعض نے کہا ہے کہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غلام تھے۔ اِن سے حبیب مکّی نے روایت حدیث کی ہے۔

۱۸۔ **حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ تعالیٰ عنہ** یہ بنو تمیم سے تھے۔ فتح مکّہ کے بعد اپنی قوم کے وفد کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تھے۔ مولفۃ القلوب میں شمار کیے گئے۔ دورِ جاہلیت اور عہدِ اسلام دونوں زمانوں میں یہ معززین میں شمار ہوتے رہے۔ خلافتِ عثمانی میں عبداللہ بن عامر نے اِنھیں اُس لشکر کا امیر مقرر کیا جو خراسان کی مہم پر روانہ کیا گیا تھا۔ جوزجان کے اندر یہ لشکر سمیت مبتلائے مصائب و آلام ہو گئے۔ اِن سے حضرت جابر اور حضرت ابوہریرہ نے روایت کی ہے۔

۱۹۔ **حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ** اِن کا اصل نام صُدَیّ اور والد کا عجلان تھا۔ مصر میں اقامت گزیں ہو گئے تھے۔ شام کے اکثر محدثین نے اِن سے روایت کی ہے۔ اِن کا شمار کثیر الروایت صحابیوں میں ہوتا ہے۔ ۸۶ھ میں شام کے اندر ہی وفات پائی۔ شام کے اندر وفات پانے والے یہ آخری صحابی تھے۔ بعض کے نزدیک شام میں سب سے آخر میں وفات پانے والے صحابی حضرت عبداللہ بن بسر ہیں۔ صُدَیّ میں صاد پر ضمہ، دال مہملہ مفتوح اور یاء مشدد ہے۔

۲۰۔ **حضرت ابوامامہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ** اِن کا اسمِ گرامی سعد اور کنیت ابوامامہ ہے۔ حضرت سہل بن حُنَیف انصاری اَوسی کے بیٹے تھے۔ یہ نام کی نسبت کنیت سے زیادہ مشہور ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال سے دو سال پہلے ۸ھ میں پیدا ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِن کا نام اور کنیت اِن کے نانا جان حضرت سعد بن زرارہ کے نام اور کنیت پر تجویز فرمائی۔ کم عمری کے باعث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سُن سکے۔ اِسی لیے بعض حضرات نے اِن کا ذکر تابعین میں کیا ہے۔ ابن عبدالبر نے اِنھیں صحابی ثابت کر کے مدینہ منوّرہ کے اجلّہ تابعین میں اِن کو شمار کیا ہے۔ اپنے والدِ ماجد اور حضرت ابوسعید و غیرہما سے اِنھوں نے روایت کی اور اِن سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔ ۹۲ سال کی عمر میں ۱۰۰ھ کے اندر وفات پائی۔

۲۱۔ **حضرت ابواُمیّہ مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ** اِن کا شمار حجازی صحابۂ کرام میں ہوتا ہے۔ ابومنذر نے اِن سے روایت کی ہے۔

۲۲۔ **حضرت اُمیّہ مخشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ** یہ خزاعی ازدی ہیں۔ اِن کا شمار اہلِ بصرہ میں ہوتا ہے۔ ان سے طعام کے بارے میں حدیث مروی ہے۔ اِن کے بھتیجے مثنّٰی بن عبدالرحمٰن اِن سے روایت کرتے ہیں۔ مخشی میں میم مفتوح، خاء ساکن، شین مکسور اور یاء مشدد ہے۔

۲۳۔ **حضرت اُمیّہ بن صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ** یہ اُمیّہ بن خلف جمحی کے پوتے تھے۔ اپنے والدِ ماجد حضرت صفوان سے روایت کرتے ہیں۔ اِن سے اِن کے بھتیجے عمرو نے عاریت کے بارے میں روایت کی ہے۔

۲۴۔ **حضرت انس بن مالک بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ** اِن کی کنیت ابوحمزہ ہے۔ انصار کے قبیلہ خزرج سے اِن کا تعلق تھا۔ اِن کی والدۂ ماجدہ کا اسمِ گرامی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

حضرت اُمِّ سلیم بنت ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے۔ انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاص خادم ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ جب رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ میں جلوہ گری ہوئی تو ان کی عمر دس سال تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں انھیں بصرہ کے اندر تبلیغِ اسلام پر مامور فرمایا تو وہیں اقامت پذیر ہو گئے اور اُسی سرزمین میں ۹۱ھ کے اندر وصال فرمایا۔ بصرہ کے اندر فوت ہونے والے یہ آخری صحابی ہیں۔ اِس حساب سے اِن کی عمر ایک سو تین سال ہوئی۔ دوسرا قول یہ ہے کہ انھوں نے ننانوے سال کی عمر پائی۔ حافظ ابنِ عبدالبر نے اِسی قول کی تصحیح کی ہے۔ زندگی میں ہی اِن کی اولاد کی تعداد سو تک پہنچ گئی تھی۔ بعض نے اسّی کہا ہے یعنی اٹھتر لڑکے اور دو لڑکیاں۔ اِن سے کتنے ہی صحابۂ کرام و تابعینِ عظام نے روایت کی ہے۔

۲۵۔ حضرت انس بن مالک کعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِن کی کنیت ابوکعب تھی۔ اِن کا اسمِ گرامی اُس حدیث کی سند میں آتا ہے جو مسافر، عاملہ اور مرضعہ کے روزے کے بارے میں ہے اِنھوں نے بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ اِن سے ابنِ قلابہ نے روایت کی ہے۔

۲۶۔ حضرت انس بن ابومرثد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابومرثد کا نام کناز بن حصین یا آنیس تھا۔ ابن عبدالبر نے کہا کہ دوسرا قول زیادہ مشہور ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ وہی آنیس ہیں جو فتح مکہ اور غزوۂ حنین میں شریک تھے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ وہی آنیس ہیں جن سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اے اُنیس! صبح اُس عورت کے پاس جانا۔ اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اُسے سنگسار کر دینا۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ دوسرے اُنیس ہیں۔ انھوں نے ۲۰ھ میں وفات پائی۔ یہ ایسے خوش نصیب تھے کہ اِن کے بھائی، والدِ محترم اور دادا جان کو بھی صحابیت کا شرف حاصل ہوا۔ سہل بن حنظلہ اور حکم بن مسعود نے اِن سے روایت کی ہے۔ کناز میں کاف مفتوح، نون مشدد اور زاء معجمہ ہے۔

۲۷۔ حضرت انس بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ انصار کے قبیلہ خزرج سے تھے۔ مشہور صحابی اور خادم رسول یعنی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چچا تھے۔ یہ غزوۂ اُحد میں تلوار نیزے اور برچھی کے تیس سے زیادہ زخم کھا کر شہید ہوئے۔ یہ آیت:-

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۔۔۔۔

ایمان والوں میں سے وہ مرد ہیں جنھوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اُسے سچا کر دکھایا۔

اِن کے حق میں ہی نازل ہوئی تھی۔

۲۸۔ حضرت انجشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کالے رنگ کے غلام اور نہایت خوش الحان تھے۔ سفر میں اُونٹوں کو چلاتے وقت حدی خوانی کیا کرتے تھے۔ اِن سے حضرت ابوطلحہ اور حضرت انس بن مالک نے روایت کی ہے۔ ایک سفر کے دوران یہ اپنے مخصوص انداز میں حدی خوانی کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِن سے فرمایا:- رویدا یا انجشۃ رفقًا بالقواریر۔ اے انجشہ! کچی شیشیوں پر مہربانی کرتے ہوئے آہستہ۔ انجشہ میں ہمزہ مفتوح، نون ساکن، جیم مفتوح اور شین معجمہ ہے۔

۲۹۔ حضرت اَوس بن اَوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ:- یہ ثقفی ہیں۔ ایک قول کے مطابق اِن کا نام اوس بن

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ابو اُوس ہے۔ اِن سے ابوالاشعث سمعانی اور اِن کے صاحبزادے عمرو بن اُوس نے روایت کی ہے۔

۳۰۔ حضرت ایاس بن بُکیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِن کا تعلق قبیلہ لیث سے تھا۔ بدری صحابی ہیں۔ تمام غزوات میں شریک ہوتے رہے۔ دارِ ارقم میں اسلام لائے تھے۔ ۴۴ھ میں وفات پائی تھی۔

۳۱۔ حضرت ایاس بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ دَوسی مدنی ہیں۔ اِن کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ امام بخاری کے نزدیک اِن کا شرفِ صحابیت سے مشرف ہونا ثابت نہیں ہے۔ عورتوں کے بارے میں اِن سے صرف ایک حدیث مروی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے اِن سے روایت کی ہے۔

۳۲۔ حضرت ایقع بن ناکور رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ یمن کے رہنے والے اور ذی الکلاع کے نام سے مشہور تھے۔ اپنی قوم کے بااثر سردار تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِن کے لیے نامۂ مبارک بھیجا تھا کہ اسود عنسی اور اُس کے ساتھیوں کو قتل کرنے میں لشکرِ اسلام کی مدد کی جائے۔ ۳۷ھ میں جنگِ صفین کے اندر اشتر نخعی کے ہاتھوں زخمی ہو کر جاں بحق ہوئے۔

۳۳۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِن کا اسمِ گرامی خالد بن زید ہے۔ انصار کے قبیلہ خزرج سے تعلق تھا۔ تمام جنگوں میں حضرت علی کے ساتھ رہے۔ ۵۱ھ میں قسطنطنیہ (استنبول) کے اندر اسلامی افواج کی محافظت کرتے ہوئے وفات پائی اور اُس وقت یزید بن معاویہ کے ساتھ تھے جبکہ اُن کے والدِ محترم قسطنطنیہ میں مصروفِ جہاد تھے۔ جب یہ راستے میں شدید بیمار ہو گئے تو اپنے ساتھیوں کو وصیت کی کہ جب میرا انتقال ہو جائے تو میری لاش اپنے ساتھ ہی لے جانا اور جب دشمن سے تمہارا مقابلہ ہو تو مجھے اپنے قدموں میں دفن کر دینا۔ چنانچہ وصیت کے مطابق انھیں قسطنطنیہ کی فصیل کے پاس ہی دفن کیا گیا۔ اِن کی قبر وہاں مرجعِ خلائق ہے جس کی تعظیم کی جاتی ہے اور اِن کے وسیلے سے لوگ شفا پاتے اور مرادیں حاصل کرتے ہیں۔ اِن سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔ قسطنطنیہ میں قاف مضموم، سین ساکن، پہلی طاء مضمومہ، دوسری مکسورہ اور اُس کے بعد یاء ساکنہ ہے۔ امام نووی فرماتے ہیں کہ اِن حروف کو ہم نے اِسی طرح منضبط کیا ہے۔ قاضی عیاض مغربی نے مشارق میں کتنے ہی حضرات سے نقل کیا ہے کہ اِس میں دوسرے نون کے بعد یاء مشدّدہ ہے۔

صحابیات

۳۴۔ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ حضرت ابوبکر صدیق کی بڑی صاحبزادی اور ذات النطاقین کے لقب سے مشہور تھیں، جس کی وجہ یہ ہے کہ ہجرت کی شب اِنھوں نے اپنے پٹکے کے دو حصے کر کے ایک سے توشہ دان اور دوسرے سے مشکیزہ باندھ دیا تھا۔ بعض کے نزدیک دوسرے حصے کو خود استعمال کیا تھا۔ یہ اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کی بہن اور عمر میں اُن سے دس سال بڑی تھیں۔ اِن کا شمار سب سے پہلے اسلام لانے والوں میں ہے۔ ایک قول کے مطابق اِن سے پہلے صرف سترہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

افراد مسلمان ہوتے تھے۔ یہ حضرت زُبیر بن العوام کے حبالۂ عقد میں (جو عشرہ مبشرہ سے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد تھے) آئیں۔ اِن کی اولاد میں حضرت عبداللہ بن زبیر سب سے مشہور ہیں (جو مدینہ منورہ پہنچنے پر مسلمانوں کے ہاں پیدا ہونے والے سب سے پہلے بچے تھے)۔ ۷۳ھ میں جب حضرت عبداللہ بن زُبیر کی لاش کو سولی سے اُتار کر دفن کیا گیا تو اس واقعہ کے دس یا بیس روز بعد سَو سال کی عمر میں حضرت اسماء کا وصال ہُوا۔ اِن سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔

۳۵۔ حضرت اسماء بنت عُمَیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا اِنھوں نے اپنے خاوند حضرت جعفر بن ابوطالب کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ وہاں اِن کے بطن سے محمد یا عبداللہ اَور عون دو صاحبزادے پیدا ہوئے۔ جب حضرت جعفر طیار شہید ہو گئے تو اِنھوں نے حضرت ابوبکر صدیق سے نکاح کر لیا، جن سے محمد بن ابوبکر پیدا ہوئے۔ حضرت ابوبکر صدیق کی وفات کے بعد یہ حضرت علی المرتضیٰ کے نکاح میں آئیں جن سے یحییٰ پیدا ہوئے (یہ حضرت ابوبکر اور حضرت علی کے خوشگوار تعلقات اَور شیر و شکر ہونے کی روشن مثال ہیں اَور اِن کے صاحبزادے محمد بن ابوبکر کی پرورش بھی حضرت علی کے گھر میں ہوئی)۔ اِن سے کتنے ہی جلیل القدر صحابہ نے روایت کی ہے۔ عُمَیس میں عین مضموم، میم مفتوح اَور یا ساکن ہے۔

۳۶۔ حضرت امامہ بنت العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے داماد حضرت ابوالعاص بن ربیع کی صاحبزادی ہیں۔ اِن کی والدۂ ماجدہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سب سے بڑی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔ حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کے بعد حضرت علی نے اِن سے نکاح کر لیا تھا۔ حضرت فاطمہ نے اِن سے نکاح کرنے کی حضرت علی کو وصیت کی تھی۔ حضرت علی سے اِن کا نکاح حضرت زُبیر نے کیا تھا کیونکہ اِن کے والدِ ماجد نے حضرت زُبیر کو وصیت کی تھی۔ باب ما لا یجوز من العمل فی الصلوٰۃ میں اِن کا ذکر آیا ہے۔

۳۷۔ حضرت اُمیمہ بنت رُقیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ رُقیقہ بنت خویلد کی بیٹی تھیں جو اُم المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ بنت خویلد کی بہن تھیں۔ اِن کا شمار اہلِ مدینہ میں ہوتا ہے۔ رُقیقہ میں دونوں قاف مفتوح ہیں۔

۳۸۔ حضرت اُنَیسہ بنت خُبَیب رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ انصاریہ ہیں۔ اِن کا شمار اہلِ بصرہ میں ہوتا ہے۔ اِن سے اِن کے بھانجے خُبَیب بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے۔ اُنَیسہ بھی خُبَیب کی طرح تصغیر کا صیغہ ہے۔

تابعین

۳۹۔ آبان بن عثمان یہ آبان بن عثمان بن عفان قرشی ہیں۔ تابعین سے ہیں اَور محدثینِ مدینہ میں شمار ہوتے تھے۔ اپنے والدِ ماجد اَور دیگر اصحاب سے روایات کرتے تھے۔ اِن کی بکثرت روایات موجود ہیں۔ اِن سے ابنِ شہاب زہری نے روایت کی ہے۔ یزید بن عبدالملک کے دورِ اقتدار میں مدینہ منورہ کے اندر وفات پائی۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

آبان میں ہمزہ مفتوح ہے جبکہ باء پر تشدید نہیں ہے۔

۴۰- **ابراہیم بن اسمٰعیل** | یہ اشہلی تھے۔ انھوں نے حضرت موسیٰ بن عقبہ اور دیگر بہت سے حضرات سے روایت کی ہے۔ ان سے قعنبی اور دیگر کتنے ہی لوگوں نے روایت کی ہے۔ کثرت سے روزے رکھتے اور نوافل پڑھا کرتے تھے۔ دار قطنی نے انھیں متروک کہا ہے۔ انھوں نے ۱۶۵ھ میں وفات پائی۔

۴۱- **ابراہیم بن عبدالرحمٰن** | یہ زہری قرشی اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے تھے۔ ان کی کنیت ابو اسحاق ہے۔ گود میں تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پیش کیے گئے تھے۔ انھوں نے اپنے والد ماجد اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے احادیث سنیں۔ ابن شہاب زہری اور ان کے صاحبزادے سعد بن ابراہیم نے ان سے روایت کی ہے۔ ۷۵ سال کی عمر گزار کر ۹۶ھ میں وفات پائی۔

۴۲- **ابراہیم بن فضل** | یہ مخزومی ہیں۔ انھوں نے معتبری وغیرہ سے روایت کی ہے اور وکیع و ابن نمیر وغیرہ ان سے روایت کرتے تھے۔ بعض نے انھیں ضعیف کہا ہے۔

۴۳- **ابراہیم بن میسرہ** | یہ ابراہیم بن میسرہ طائفی ہیں۔ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی روایات اہل مکہ میں مشہور تھیں۔ ثقہ ہیں اور صحیح احادیث روایت کیا کرتے تھے۔

۴۴- **ابوابراہیم اشہلی** | یہ انصاری ہیں لیکن ان کے زیادہ حالات معلوم نہیں ہو سکے۔ اپنے والد ماجد سے احادیث سنا کرتے اور ان سے یحییٰ بن کثیر نے روایت کی ہے۔ یہ معلومات امام مسلم کی کتاب الکنی سے پیش کی گئیں ہیں۔ امام ترمذی کا بیان ہے کہ میں نے امام محمد بن اسمٰعیل بخاری سے ان کے والد ماجد کا نام دریافت کیا جو صحابی تھے تو اس سلسلے میں انھیں بھی کچھ معلوم نہیں تھا۔

۴۵- **ابوالاحوص** | ان کا نام عوف اور مالک بن فضلہ کے صاحبزادے تھے۔ انھوں نے اپنے والد ماجد نیز حضرت ابن مسعود و حضرت ابوموسیٰ سے روایت کی ہے۔ حسن بصری، ابو اسحاق اور عطاء بن السامی نے ان سے روایت کی ہے۔

۴۶- **الاحوص** | یہ الاحوص بن الجواب الضبی ہیں۔ ان کی کنیت ابوالجواب ہے۔ اہل کوفہ سے تھے۔ ان سے علی بن المدینی نے روایت کی ہے۔ ۲۲۱ھ میں وفات پائی۔ الجواب میں جیم مفتوح اور واؤ مشدد ہے۔

۴۷- **ابوالاحوص** | یہ ابوالاحوص سلام بن سلیم اور حافظ الحدیث تھے۔ آدم بن علی اور زیاد بن علاقہ سے روایت کیا کرتے اور ان سے مسدد اور ہناد نے روایت کی ہے۔ قریباً چار ہزار احادیث ان سے مروی ہیں۔ حافظ ابن معین نے انھیں پختہ اور معتبر کہا ہے۔ انھوں نے ۱۷۹ھ میں وفات پائی۔

۴۸- **ارزق بن قیس** | یہ قیس حارثی کے صاحبزادے اور تابعی ہیں۔ والد محترم کی کنیت ابوبرزہ تھی جو مشہور صحابی ہیں۔ انھوں نے اپنے والد ماجد، حضرت انس بن مالک اور حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد کثیر ہے۔

۴۹- **اسحاق بن عبداللہ انصاری** | یہ تابعین مدینہ سے اور ثقہ بزرگ تھے۔ واقدی کا بیان ہے کہ امام مالک

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کے نزدیک کسی مدنی تابعی کو علم حدیث میں ان پر فوقیت نہیں تھی۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک اور حضرت ابو مرثد سے احادیث سُنیں جبکہ ان سے یحییٰ بن کثیر، امام مالک اور ہمام نے روایت کی۔ باب الانفاق میں ان کا ذکر ہے۔ انھوں نے ۱۳۲ھ میں وفات پائی۔

۵۰۔ اسحاق بن راہویہ یہ ابراہیم تمیمی ہیں جن کی کنیت ابو یعقوب تھی اور ابن راہویہ کے نام سے مشہور ہوئے۔ علم حدیث میں نہایت بلند پایہ تھے اور ارکانِ مسلمین میں شمار کیے گئے ہیں۔ حدیث و فقہ کے جامع نیز اتقان و صدق اور زہد و ورع کی منہ بولتی تصویر تھے۔ طلبِ علم میں خراسان، عراق، حجاز، یمن اور شام کے شہروں میں دیوانہ وار پہنچتے رہے اور آخر کار نیشاپور میں سکونت پذیر ہو گئے۔ ۷۴ سال کی عمر پاکر نیشاپور کے اندر ہی ۲۳۸ھ میں ان جہانِ فانی کو خیرباد کہا۔ ان کے علمی و عملی فضائل و کمالات کا احاطہ کر لینا بہت مشکل ہے۔ انھوں نے سفیان بن عیینہ، وکیع اور دیگر کتنے اجلّ آئمہ حدیث سے احادیث سُنیں اور ان سے امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی اور دیگر کتنے ہی آئمہ حدیث نے روایت کی ہے۔

۵۱۔ ابو اسحاق السبیعی یہ ابو اسحاق عمرو بن عبداللہ السبیعی ہیں جو ہمدانی کوفی تھے۔ انھوں نے حضرت علی، حضرت ابن عباس اور دیگر کتنے ہی صحابۂ کرام کی زیارت کا شرف پایا۔ انھوں نے حضرت براء ابن عازب اور حضرت زید بن ارقم سے احادیث سُنیں جبکہ ان سے اعمش، شعبہ اور سفیان ثوری نے روایت کی۔ یہ مشہور دیار و امصار اور کثیر الروایت تابعی تھے۔ خلافتِ عثمانی کے دو سال گزرنے پر ان کی ولادت ہوئی اور ۱۲۹ھ میں وفات پائی۔ سبیعی میں سین مفتوح اور باء مکسور ہے۔

۵۲۔ ابو اسحاق موسیٰ یہ موسیٰ انصاری کے صاحبزادے اور مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے لیکن کوفہ میں مقیم ہو گئے تھے۔ بغداد میں انھوں نے سفیان بن عیینہ سے سُنی ہوئی حدیثیں بیان کیں۔ اپنے والدِ ماجد سے روایت کرتے ہیں۔ امام مسلم، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ وغیرہم نے ان سے روایت کی ہے۔ حدیث سے متعلق ان پر بڑا اعتماد کیا جاتا ہے۔ انھوں نے ۲۴۴ھ میں وفات پائی۔

۵۳۔ ابو اسرائیل ان کا نام اسمٰعیل اور کنیت ابو اسرائیل تھی۔ یہ خلیفۃ الملائی کے صاحبزادے تھے۔ حکم وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابو نعیم اور اُسید بن الحماد وغیرہما نے روایت کی ہے۔ ضعیف راوی ہیں۔ انھوں نے ۱۶۹ھ میں وفات پائی۔

۵۴۔ اسلم ان کی کنیت ابو خالد ہے اور یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ تھے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ حبشی تھے۔ حضرت عمر نے ۱۱ھ میں انھیں مکہ مکرمہ سے خریدا تھا۔ انھوں نے حضرت عمر سے احادیث سُنیں اور ان سے زید بن اسلم وغیرہ نے روایت کی ہے۔ مروان کے دورِ اقتدار کے اندر انھوں نے ایک سو چودہ سال کی عمر میں وفات پائی۔

۵۵۔ اسود یہ اسود بن ہلال محاربی ہیں۔ یہ حضرت عمرو بن معاذ اور حضرت ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں اور ان سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔ ۸۴ھ میں اس دارِ فانی سے عالمِ جاودانی کی طرف

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

روانہ ہوئے۔

۵۶۔ اعرج اِن کا نام عبدالرحمٰن بن ہرمز ہے۔ مدینہ منورہ کے رہنے والے اور بنی ہاشم کے آزاد کردہ تھے۔ تابعین میں سے مشہور اور ثقہ بزرگوں میں شمار ہوتے ہیں۔ یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرنے میں خاص شہرت رکھتے تھے۔ اِن سے ابن شہاب زہری نے روایت کی ہے۔ اسکندریہ کے اندر ۱۱۰ھ میں وفات پائی۔

۵۷۔ اعمش اِن کا نام سلیمان بن مہران کاہلی اسدی ہے کیونکہ بنی کاہل کے آزاد کردہ تھے اور بنی کاہل ایک شاخ ہے بنی اسد خزیمہ کی۔ یہ رَے کے اندر ۶۰ھ میں پیدا ہوئے۔ وہاں سے کوفہ لائے گئے تو بنی کاہل کے ایک شخص نے اِنھیں خرید کر آزاد کر دیا۔ یہ حدیث و قرأت کے جلیل القدر عالم اور مشہور بزرگوں سے ہیں۔ اِن پر اہلِ کوفہ کی اکثر روایات کا دار و مدار ہے۔ بہت سے حضرات نے اِن سے روایت کی ہے۔ علم و فضل کا یہ آفتاب ۱۴۸ھ میں غروب ہوا۔

۵۸۔ اُمیّہ بن عبداللہ یہ عبداللہ بن خالد بن اُسید مکی کے صاحبزادے تھے۔ اِنھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے اور اِن سے ابن شہاب زہری وغیرہ نے۔ یہ ثقہ اور والیٔ خراسان تھے۔ ۸۰ھ میں وفات پائی۔

۵۹۔ اُویس قرنی یہ اُویس بن عامر ہیں۔ کنیت ابوعمرو تھی اور قرن کے رہنے والے تھے۔ اِنھوں نے نبی آخر الزمان سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مقدس زمانہ پایا لیکن بالمشافہ زیارت کا شرف حاصل نہ کر سکے۔ بارگاہِ رسالت سے اِن کے مقبولِ بارگاہِ الٰہیہ ہونے کی بشارت دی گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بعض دیگر صحابۂ کرام نے اِنھیں دیکھا تھا۔ یہ زُہد اور مخلوق سے کنارا کشی میں سخت کوشاں رہتے تھے۔ ۳۷ھ میں یہ جنگِ صفین کے موقع پر گم ہو گئے یا شہادت پا گئے تھے۔

۶۰۔ ایوب بن موسیٰ یہ عمرو بن سعید بن العاص اُموی کے صاحبزادے تھے۔ اِنھوں نے عطاء، مکحول اور اُن کے ہم پلہ محدثین سے روایت کی ہے اور شعبہ وغیرہ اِن سے روایت کرتے ہیں۔ اِن کا شمار نامور فقہاء میں ہوتا ہے۔ ۱۳۳ھ میں وفات پائی۔

۶۱۔ ابوایوب مراغی عنکی یہ حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اِن سے قتادہ نے روایت کی ہے۔ یہ معتبر اور ثقہ راوی شمار کیے گئے ہیں۔

کفّار وغیرہ

۶۲۔ اُبی بن خلف یہ خلف بن وہب کا بیٹا اور اُمیّہ بن خلف کا بھائی تھا۔ اپنی اسلام دشمنی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دِلی بغض و عداوت رکھنے میں مشہور تھا۔ غزوۂ اُحد کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھوں زخمی ہو کر واصلِ جہنم ہوا تھا جبکہ اِس کا بھائی اُمیّہ بن خلف اِس سے پہلے غزوۂ بدر کے روز ہی جہنم میں پہنچا دیا گیا تھا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۶۳۔ اسود بن کعب عنسی | اِس کا نام عبہلہ عنسی تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظاہری حیاتِ طیبہ کے آخر میں اِس بدبخت نے نبوت کا دعویٰ کر دیا تھا اور آپ کے وصال سے پہلے ہی اِسے واصلِ جہنم کر دیا گیا تھا۔ اس کو ٹھکانے لگانے والے حضرت فیروز دیلمی اور حضرت قیس بن عبد یغوث تھے۔ فیروز اُسے پچھاڑ کر سینے پر چڑھ بیٹھے اور قیس نے تن سے سر جُدا کر کے تیس دجاجلہ میں سے اِس ایک کا قصہ پاک کر دیا۔ باب الرؤیا میں اِس مردود کا ذکر آیا ہے۔ عنسی میں عین مفتوح اور نون ساکن ہے۔ عبہلہ میں عین مفتوح، باء ساکن اور باء مفتوح ہے۔

۶۴۔ اکیدر دومہ | یہ عبدالملک کے بیٹے اور صاحبِ دومۃ الجندل کے لقب سے مشہور تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِنھیں دعوتِ اسلام دیتے ہوئے نامۂ مبارک ارسال فرمایا تھا اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تحائف بھیجے تھے۔ اِن کا ذکر باب الجزیہ میں آیا ہے۔ اکیدر اکدر کی تصغیر ہے۔ دومہ کے دال پر فتحہ اور ضمہ دونوں درست ہیں۔ دومہ ایک علاقے کا نام تھا جو شام اور حجاز کے درمیان واقع ہے۔

باء ـــــــ صحابۂ کرام

۶۵۔ حضرت ابوالبداح | اِن کے اصلی نام میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک اِن کا نام عاصم بن عدی ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ حضرت عاصم بن عدی کے صاحبزادے ہیں۔ اِنھوں نے ابوالبداح کے لقب سے ہی شہرت پائی جبکہ اِن کی کنیت ابوعمر ہے۔ اِن کے صحابی ہونے میں بھی اختلاف ہے جبکہ اِن کے والدِ ماجد کا صحابی ہونا مسلّم ہے۔ ابنِ عبدالبر کے نزدیک یہی قول زیادہ صحیح ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ بداح میں باء مفتوح اور دال مشدّد ہے۔ اِنھوں نے عمرِ عزیز کی ۸۴ منزلیں طے کرنے کے بعد ۱۱۷ھ میں وفات پائی۔ اِنھوں نے اپنے والدِ ماجد سے حدیثیں سُنیں اور اِن سے ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے روایت کی۔

۶۶۔ حضرت ابوبردہ | اِن کا اسمِ گرامی ہانی بن نیار ہے۔ یہ اُن ستّر حضرات میں شامل ہیں جو عقبہ ثانیہ میں حاضر ہوئے تھے۔ غزوۂ بدر اور اُس کے بعد تمام غزوات میں برابر شریک ہوتے رہے۔ یہ حضرت براء بن عازب کے ماموں ہیں۔ اِن کے ہاں اولاد نہیں ہوئی۔ حضرت علی اور حضرت معاویہ کے اختلاف میں حضرت علی کے حامی رہے اور اُن کا ساتھ دیتے ہوئے وفات پائی۔ حضرت براء اور حضرت جابر نے اِن سے روایت کی ہے۔ ہانی میں نون مکسور ہے اور اِسی طرح نیار میں بھی مکسور ہے۔

۶۷۔ حضرت ابوبرزہ | یہ نضلہ بن عُبید اسلمی ہیں۔ ابتدائی زمانے میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ عبداللہ بن خطل کو قتل کرنے والے یہی بزرگ ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال تک تمام غزوات میں شریک ہو کر آپ پر پروانہ وار نثار ہوتے رہے۔ حضور کے وصال کے بعد یہ بصرہ میں سکونت پذیر ہو گئے۔ خراسان میں جہاد کیا۔ اِنھوں نے مرو کے اندر ۶۰ھ میں وفات پائی۔

۶۸۔ حضرت ابوبشیر | یہ قیس بن عُبید انصاری مازنی ہیں۔ ابنِ عبدالبر نے استیعاب میں لکھا ہے کہ اِن کا صحیح نام

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

معلوم نہیں ہو سکا کیونکہ کسی قابلِ اعتماد شخص نے وثوق کے ساتھ اِن کا نام نہیں بتایا۔ کتاب الکنیٰ میں ابن مندہ نے بھی اِن کا ذکر کیا ہے لیکن نام نہیں لکھا۔ کتنے ہی حضرات نے اِن سے احادیث روایت کی ہیں۔ اِنھوں نے طویل عمر پائی اور یومِ حرّہ کے بعد اِن کا وصال ہوا تھا۔

۶۹۔ حضرت ابوالبصرہ یہ حُمیل بن بصرہ غفاری ہیں۔ بصرہ میں باء مفتوح اور صاد ساکن ہے۔ حُمیل حمل کی تصغیر ہے۔

۷۰۔ حضرت ابوبصیر یہ ابوبصیر عتبہ بن اَسید ثقفی ہیں۔ ابتدائی زمانے میں ہی اسلام قبول کر لینے والے صحابۂ کرام میں سے ہیں۔ واقعۂ حدیبیہ میں اِن کا ذکر آیا ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں ہی وفات پا گئے تھے۔ اَسید میں ہمزہ مفتوح اور سین مکسور ہے۔ حرف عین کے تحت بھی اِن کا ذکر آئے گا۔

۷۱۔ حضرت ابوبکر صدیق اِن کا اسمِ گرامی عبداللہ ہے۔ والدِ محترم حضرت عثمان ابوقحافہ تھے۔ اِن کا شجرۂ نسب یوں ہے:۔ ابوبکر بن ابوقحافہ بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرّہ۔ یوں ساتویں پشت میں اِن کا نسب سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے۔ زبانِ رسالت سے اِنھیں عتیق کا لقب بھی ملا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا:

من اراد ان ینظر الی عتیق من النار فلینظر الی ابی بکر۔ — جو جہنم سے آزاد شخص کو دیکھنا چاہے وہ ابوبکر کو دیکھے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک رہے۔ اسلام سے پہلے اور بعد ہمیشہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ یار و غم خوار بن کر رہے اور سائے کی طرح کبھی جُدا نہ ہوئے۔ حضرت ابوبکر کا رنگ گورا سفید اور لاغر اندام تھے۔ خسارے اُبھرے ہوئے نہ تھے۔ کیونکہ چہرے پر گوشت کم تھا۔ آنکھیں باہر کو نکلی ہوئی نہ تھیں اور پیشانی اُبھری ہوئی تھی۔ انگلیاں موٹی اور پُر گوشت نہیں تھیں۔ مہندی کا خضاب لگایا کرتے تھے۔ پوری اُمتِ محمدیہ میں یہ سعادت صرف حضرت ابوبکر کے حصّے میں ہی آئی کہ خود، والدین کریمین، اولاد امجاد اور پوتے یعنی چار پشتیں شرفِ صحابیت سے مشرف ہوئیں۔ اِن کی ولادت واقعۂ فیل سے دو سال چار ماہ اور کچھ دن بعد ہوئی اور ۲۲ جمادی الاُخریٰ ۱۳ھ میں منگل کی رات میں مغرب اور عشاء کے درمیان اِنھوں نے وفات پائی (اور شمعِ ہدایت کا یہ بے مثال پروانہ ہمیشہ کے لیے علیم المثال شمعِ رسالت کے پہلو میں دیدارِ یار کی خاطر محوِ استراحت ہو گیا)۔ وصیت کے مطابق اِن کی زوجۂ محترمہ حضرت اسماء بنت عُمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اِنھیں غسل دیا اور حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ اِن کا دورِ خلافت صرف دو سال چار ماہ ہے۔ اِن سے کتنے ہی صحابہ و تابعین نے روایت کی ہے جبکہ اِن سے نسبتاً بہت کم حدیثیں مروی ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد اِن کی ظاہری حیات کا عرصہ بہت مختصر و مصروف رہا۔

۷۲۔ حضرت ابوبکرہ یہ نُفَیع بن حارث ہیں، ابوبکرہ اِن کی کنیت ہے۔ شروع میں یہ حارث بن کلدہ ثقفی کے غلام تھے۔ پھر اُس نے اِنھیں اپنا متبنّیٰ (منہ بولا بیٹا) بنا لیا تھا۔ نام کی نسبت یہ کنیت کے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ذریعے زیادہ مشہور ہیں۔ کُنیت کی وجہ یہ ہے کہ محاصرۂ طائف کے وقت یہ بکرہ یعنی کنوئیں کی چرخی سے لٹک کر کودے اور بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر دولتِ اسلام سے مشرف ہو گئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں خرید کر آزاد کر دیا اور ابوبکرہ کے نام سے پکارا، جس کے باعث اصل نام پر یہ کُنیت سبقت لے گئی۔ اِن کا شمار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ لوگوں یعنی موالی میں ہوتا ہے۔ آخری عمر میں یہ بصرہ کے اندر سکونت پذیر ہو گئے تھے اور وہیں وفات پائی۔ اِن سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔ نُفَیع میں نون مضموم اور فاء مفتوح ہے۔

۷۳۔ حضرت بُدَیل بن ورقہ یہ خزاعی اور قدیم الاسلام ہیں۔ اِن سے اِن کے دونوں صاحبزادوں یعنی عبداللہ اور سلمہ نے روایت کی ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں ہی شہید ہو گئے تھے۔ ایک قول کے مطابق یہ جنگِ صفین میں شہید ہوئے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ جنگِ صفین میں یہ اپنے صاحبزادے عبداللہ کے ہاتھوں مارے گئے تھے۔ بُدَیل بدل کی تصغیر ہے۔

۷۴۔ حضرت براء بن عازب یہ ابوعمارہ انصاری حارثی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اِن کی کنیت ابوعمرو بھی تھی۔ کوفہ کی سکونت اختیار کر لی تھی۔ ۷۲ھ میں اِنھوں نے رَے فتح کیا۔ جنگِ جمل، جنگِ صفین اور جنگِ نہروان میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ڈٹ کر ساتھ دیا۔ مصعب بن عُمَیر کے زمانہ میں ۷۱ھ کے اندر کوفہ میں وفات پائی۔ (غزوۂ بدر میں کم سنی کے باعث شریک نہیں کیے گئے تھے۔ پہلے پہل چودہ یا پندرہ سال کی عمر میں غزوۂ اُحد کے اندر شامل ہونے کا شرف حاصل کیا۔ غزوات وغیرہ کے سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اٹھارہ ۱۸ سفر کیے)۔ اِن سے روایت کرنے والوں کی تعداد کثیر ہے۔ عمارہ میں عین مضموم ہے اور میم مشدد نہیں ہے۔

۷۵۔ حضرت بُرَیدہ بن حُصَیب اسلمی اِنھوں نے غزوۂ بدر سے پہلے اسلام قبول کر لیا تھا لیکن اِس میں شریک نہ ہو سکے۔ بیعتِ رضوان کرنے والوں میں شامل تھے۔ یہ مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے لیکن پھر بصرہ میں مقیم ہو گئے تھے۔ جہاد کرتے ہوئے خراسان میں پہنچے اور یزید بن معاویہ کے دورِ اقتدار میں مرو کے مقام پر ۶۳ھ میں وفات پائی۔ اِن سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔ حُصَیب حصب کی تصغیر ہے۔

۷۶۔ حضرت بسر بن ابی ارطاۃ اِن کی کنیت ابوعبدالرحمٰن اور ان کے والد کا نام عُمَیر العامری القرشی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ کم سنی کے باعث اِنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سُنا لیکن اہلِ شام کے نزدیک ان کا سُننا ثابت ہے۔ واقدی کے قول کے مطابق یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال سے دو سال پہلے پیدا ہوئے تھے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ آخری عمر میں اِن کا حافظہ درست نہیں رہا تھا۔ اِنھوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں وفات پائی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ عبدالملک کے زمانے میں فوت ہوئے۔

۷۷۔ حضرت ابنا بسر یہاں بُسر کے دونوں بیٹوں سے عطیہ اور عبداللہ مراد ہیں۔ جن کا ذکر حرف عین کے تحت

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

آئے گا۔ کھجور اور مکھن کھانے سے متعلق اِن دونوں بھائیوں سے ایک حدیث مروی ہے جس کی سند میں اِن کے نام مذکور نہیں بلکہ صرف اپنا بسر کہا گیا ہے۔

۷۸۔ حضرت بشر بن معبد اِن کے والد معبد بن خصاصیہ کے نام سے مشہور تھے۔ خصاصیہ اُن کی والدہ کا لقب تھا جبکہ نام کبشہ تھا۔ حضرت بشر کا شمار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ حضرات یعنی موالی میں ہوتا ہے۔ یہ اہلِ بصرہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔

۷۹۔ حضرت بلال بن رباح اِنھیں حضرت ابو بکر صدیق نے خرید کر آزاد کیا تھا۔ یہ شروع زمانے میں ہی اسلام لے آئے تھے۔ یہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے مکہ مکرمہ میں اپنا مسلمان ہونا ظاہر کیا۔ غزوۂ بدر سے لے کر تمام غزوات میں برابر شریک ہوتے رہے۔ آخر میں اِنھوں نے شام کی سکونت اختیار کر لی تھی۔ اِن کے ہاں کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ صحابۂ کرام اور تابعین عظام کی ایک جماعت نے اِن سے روایت کی ہے۔ دمشق کے اندر ترسٹھ سال کی عمر پا کر ۲۰ھ میں وصال ہوا اور وہاں باب الصغیر میں دفن کیے گئے۔ ایک قول کے مطابق حلب میں وفات پائی اور باب الاربعین میں دفن کیے گئے۔ صاحبِ کشاف کے نزدیک پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ یہ اُن حضرات میں سے ہیں جنھیں اسلام قبول کرنے کی بنا پر مشرکینِ مکہ نے دردناک تکلیفیں دی تھیں۔ حضرت بلال کو اذیت پہنچانے اور مارنے پیٹنے میں اُمیہ بن خلف خود بھی شامل ہوا کرتا تھا۔ اتفاق کی بات ہے کہ وہ بدبخت غزوۂ بدر کے اندر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں ہی واصلِ جہنم ہوا تھا۔ حضرت جابر کا بیان ہے کہ حضرت عمر کہا کرتے: ابو بکر ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار کو آزاد کرنے والے بھی ہیں۔

۸۰۔ حضرت بلال بن حارث یہ مزنی تھے۔ اِن کی کنیت ابو عبدالرحمٰن ہے۔ مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے تھے جبکہ اشعر کے رہنے والے تھے۔ بعد میں بصرہ میں مقیم ہو گئے تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر مزینہ کا پرچم یہی لہرا رہے تھے۔ اِن کے بیٹے حارث اور علقمہ بن ابی قصاص نے اِن سے روایت کی ہے۔ عمر عزیز کی اسّی منزلیں طے کر لینے کے بعد اِنھوں نے ۶۰ھ میں وفات پائی۔

۸۱۔ حضرت البیاضی بیاضہ بن عامر سے نسبت ہونے کے باعث البیاضی کہلاتے تھے جبکہ اِن کا نام عبداللہ بن جابر انصاری ہے۔ یہ صحابی ہیں۔

صحابیات

۸۲۔ حضرت اُمِّ بجید ان کا اسمِ گرامی حوّا ہے۔ یزید بن السکن انصاری کی بیٹی اور اسماء بنت یزید کی بہن ہیں۔ اِن کی کنیت نے نام سے زیادہ شہرت پائی۔ یہ اُن خوش نصیب عورتوں سے ہیں جنھوں نے رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ اِن سے عبدالرحمٰن بن بُجَید نے روایت کی ہے۔ بُجَید بجد کی تصغیر ہے۔

۸۳۔ حضرت بَرِیرہ یہ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آزاد کردہ ہیں (احادیثِ مطہرہ کے مطابق اِن کی آزادی سے شریعتِ مطہرہ کے کتنے ہی مسائل واضح ہوئے تھے)۔ اِنھوں نے حضرت عائشہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

حضرت ابن عباس اور عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے۔ بُرَیرہ میں باء مفتوح اور پہلی راء مکسور ہے۔

۸۴۔ **حضرت بسرہ** یہ قرشیہ اسدیہ ہیں۔ صفوان بن نوفل کی صاحبزادی اور ورقہ بن نوفل کی بھتیجی تھیں۔

۸۵۔ **حضرت بُہَیسہ** یہ فزاریہ ہیں۔ اپنے والدِ ماجد سے احادیث روایت کرتی ہیں جو صحابی تھے۔ اِن سے مروی حدیث بیع کے متعلق ہے۔ بُہَیسہ میں باء مضموم، ہاء مفتوح اور یاء ساکن ہے۔

تابعین

۸۶۔ **ابوبردہ عامر** یہ کثیر الروایت تابعی ہیں۔ اِن کے والدِ محترم حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جو ابوموسیٰ اشعری کے نام سے مشہور ہیں۔ یہ اپنے والدِ ماجد اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ سے روایت کرتے تھے۔ یہ قاضی شریح کے بعد عہدۂ قضا پر مامور کیے گئے لیکن کوفے کا گورنر ہونے پر حجاج بن یوسف نے اِنھیں معزول کر دیا تھا۔

۸۷۔ **ابوالبختری** اِن کا نام سعید بن فیروز ہے۔ اِن سے رؤیتِ ہلال کے بارے میں ایک حدیث مروی ہے۔

۸۸۔ **ابوبکر بن عیّاش** یہ اسدی ہیں اور ان کا شمار بہت بڑے علماء میں ہوتا ہے۔ ابواسحاق وغیرہ سے روایت کرتے تھے اور اِن سے امام احمد اور ابن معین وغیرہ نے روایت کی ہے۔ امام احمد کا قول ہے کہ یہ صدوق و ثقہ ہیں لیکن کبھی کبھی غلطی کر جاتے ہیں۔ عمر عزیز کی ۹۶ منزلیں طے کرنے کے بعد ۱۹۳ھ میں وفات پائی۔ عیاش میں یاء مشدد ہے۔

۸۹۔ **ابوبکر بن عبدالرحمٰن** یہ مخزومی ہیں۔ اِن کا نام ابوبکر ہے اور کُنیت بھی یہی ہے۔ مشہور تابعی ہیں۔ اِنھوں نے حضرت عائشہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے احادیث سُنیں اور اِن سے شعبی و زہری نے روایت کی ہے۔

۹۰۔ **ابوبکر بن عبداللہ بن زُبَیر** یہ حُمَیدی اور امام بخاری کے شیخ ہیں۔ اِن کا ذکر حرف عین کے تحت آئے گا۔

۹۱۔ **بجالہ بن عبدہ** یہ تمیمی ہیں۔ جزء بن معاویہ کے کاتب اور احنف بن قیس کے چچا تھے۔ ثقہ ہیں اور اہلِ بصرہ میں شمار ہوتے ہیں۔ اِنھوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے احادیث سُنیں اور اِن سے عمرو بن دینار نے روایت کی ہے۔ ۹۰ھ تک یہ مکہ مکرمہ میں زندہ تھے۔ معلوم نہیں وفات کس سن میں پائی۔ بجالہ میں باء مفتوح اور جیم مخفف ہے۔ جزء میں جیم مفتوح اور زاء ساکن ہے۔

۹۲۔ **بسر بن مِحجن** یہ دِیلمی حجازی ہیں۔ اپنے والدِ ماجد سے روایت کرتے تھے۔ ابن مندہ نے اِنھیں صحابۂ کرام میں شمار کیا ہے اور کہا ہے کہ اِنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک حدیث روایت کی ہے۔ امام بخاری وغیرہ آئمہ حدیث نے اِنھیں تابعین میں شمار کیا ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔ زید بن اسلم نے اِن سے روایت کی ہے۔ مِحجن میں میم مفتوح، حاء ساکن اور جیم مفتوح ہے۔ دِیلمی میں دال مکسور اور یاء ساکن ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۹۳۔ **بشر بن ابی مسعود** | یہ حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ اپنے والدِ ماجد سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے عروہ بن زبیر، یونس بن میسرہ اور کتنے ہی حضرات نے روایت کی ہے۔

۹۴۔ **بشر بن رافع** | یہ یحییٰ بن کثیر اور دیگر کئی اہلِ علم حضرات سے روایت کرتے ہیں جبکہ ان سے عبدالرزاق اور دیگر لوگوں نے روایت کی ہے۔ امام احمد بن حنبل ان کی روایت کو ضعیف اور ابن معین قوی قرار دیتے تھے۔

۹۵۔ **بشر بن مروان** | یہ مروان بن حکم اُموی قرشی کے صاحبزادے اور عبدالملک کے بھائی ہیں۔ عبدالملک نے انھیں عراق کا گورنر مقرر کیا تھا۔ ان کا ذکر خطبہ یومِ جمعہ کے باب میں آیا ہے۔ بشر میں باء مکسور اور شین ساکن ہے۔

۹۶۔ **بشیر بن میمون** | یہ اپنے چچا حضرت اسامہ بن اخدری سے روایت کرتے تھے اور ان سے بشیر بن مفضل وغیرہ نے روایت کی ہے۔ حدیث روایت کرنے میں سچے مانے گئے ہیں۔

۹۷۔ **بلال بن عبداللہ** | یہ حضرت عبداللہ بن عمر قرشی عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے صاحبزادے ہیں۔ روایتِ حدیث میں بڑے محتاط اور سنجیدہ تھے۔

۹۸۔ **بلال بن یسار** | یہ یسار بن زید کے صاحبزادے ہیں۔ حضرت یسار بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ تھے جو حضرت زید میاں حضرت یسار کے والد ہیں وہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ ہیں۔ یہ اپنے والدِ محترم اور جدِ امجد سے روایت کرتے ہیں اور ان سے عمرو بن مرّہ نے روایت کی ہے۔ ان کی روایتیں اہلِ بصرہ میں رائج تھیں۔

۹۹۔ **بہز بن حکیم** | یہ معاویہ بن حیدۃ القشیری بصری کے صاحبزادے ہیں۔ ان کے متعلق اہلِ علم میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ یہ اپنے والدِ محترم اور جدِ امجد سے روایت کرتے ہیں اور ان سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔ امام بخاری اور امام مسلم نے صحیحین میں ان کی کوئی روایت شامل نہیں کی۔ ابن عدی فرماتے ہیں کہ میں نے ان کی کوئی حدیث ایسی نہیں دیکھی جس کا انکار کیا جاسکے۔ حیدہ میں حاء مفتوح اور یاء ساکن ہے۔

تابعات

۱۰۰۔ **بنانۃ انصاریہ** | یہ عبدالرحمٰن بن حیان کی آزاد کردہ ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتی ہیں اور ان سے ابن جریج نے روایت کی ہے۔ جلاجل یعنی پازیبوں والی حدیث ان سے ہی مروی ہے۔ حبان میں حاء مفتوح اور یاء مشدد ہے۔

تاء ـــــ صحابۂ کرام

۱۰۱۔ **حضرت تمیم داری** | یہ تمیم بن اوس الداری ہیں۔ پہلے نصرانی ہوتے تھے پھر ۹ھ میں اسلام قبول کر لیا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

یہ کبھی ایک ہی رکعت میں پورا قرآن کریم ختم کر لیا کرتے اور کبھی ایک ہی آیت کو بار بار پڑھتے ہوئے ساری رات گزار گزار دیا کرتے تھے۔ محمد بن المنکدر کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت تمیم داری رات کو بیدار نہ ہو سکے اور تہجد کی نماز قضا ہو گئی۔ اِس غفلت پر نفس کو یہ سزا دی کہ ایک سال تک رات کے وقت بالکل نہ سوئے اور ساری ساری رات نوافل پڑھنے میں گزارتے۔ حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد شام میں سکونت اختیار کر لی تھی اور باقی عمر وہیں گزاری حالانکہ یہ مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے۔ سب سے پہلے مسجدِ نبوی میں اِنھوں نے چراغاں کیا۔ دجال اور جساسہ کا واقعہ اِنھوں نے ہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کیا تھا جس کو اِن سے کتنے ہی حضرات نے روایت کیا ہے۔

تابعین

۱۰۲۔ ابو تمیمہ یہ طریف بن خالد الہجیمی البصری ہیں۔ ابو تمیمہ کنیت ہے۔ اصل کے لحاظ سے اِن کا تعلق یمن سے تھا۔ یہ تابعی ہیں اور اِن کے چچا نے اِنھیں فروخت کر دیا تھا۔ کتنے ہی صحابۂ کرام سے یہ روایت کرتے ہیں اور اِن سے قتادہ وغیرہ حضرات نے روایت کی ہے۔ اِنھوں نے ۹۵ھ میں وفات پائی۔

ثاء ——— صحابۂ کرام

۱۰۳۔ حضرت ثابت بن دحداح اِن کا تعلق انصار سے تھا۔ اِن کے والد کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے اُن کا نام ابن دحداحہ لکھا ہے۔ یہ غزوۂ اُحد میں خالد بن ولید کے نیزے سے شہید ہوئے تھے جو اِن کے جسم سے آر پار ہو گیا تھا (حضرت خالد اُس وقت تک دولتِ اسلام سے مشرف نہیں ہوئے تھے)۔ بعض حضرات کے نزدیک اِنھوں نے صلح حدیبیہ کے بعد بستر پر وفات پائی تھی۔ اِن کا ذکر جنازے کے ساتھ چلنے کے باب میں آیا ہے۔

۱۰۴۔ حضرت ثابت بن ضحاک اِن کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج سے تھا۔ اِن کی کُنیت ابو یزید ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ حق پرست پر بیعتِ رضوان کرنے والوں میں یہ بھی شامل تھے حالانکہ اُس وقت عمر کم تھی۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دور میں اِنھیں شہید کر دیا گیا تھا۔

۱۰۵۔ حضرت ثابت بن قیس بن شماس اِن کا تعلق بھی انصار کے قبیلہ خزرج سے تھا۔ غزوۂ اُحد اور اُس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوتے رہے۔ یہ جلیل القدر صحابی ہیں اور اِن کا شمار انصار کے ذی علم حضرات میں ہوتا ہے۔ اِنھیں بارگاہِ رسالت کے خطیب ہونے کا شرف حاصل تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِن کی زندگی میں ہی اِنھیں جنت کی بشارت دی تھی۔ ۱۲ھ میں جنگِ یمامہ کے دوران مسیلمہ کذاب سے مقابلہ کرتے ہوئے اِنھوں نے جامِ شہادت نوش کیا۔ اِن سے مالک بن انس اور دوسرے حضرات نے روایت کی ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۱۰۶ حضرت ثمامہ بن اثال حنفی یہ اہل یمامہ کے سرداروں اور مسیلمہ کذاب کے زبردست حامیوں سے تھے۔ گرفتار کر کے بارگاہِ رسالت میں پیش کیے گئے اور انہیں ایک درخت سے باندھ دیا گیا۔ تیسرے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں رہا کرنے کا حکم فرمایا۔ رہا ہونے پر یہ ایک باغ میں گئے، اور نہا دھو کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا۔ آخر کار بہت اچھے مسلمان ثابت ہوئے۔ انہوں نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابن عباس سے روایتِ حدیث کی ہے۔ ثمامہ میں ثا، اور اثال میں ہمزہ مضموم ہے۔

۱۰۷ حضرت ابوثعلبہ ان کا اسم گرامی جرہم بن ناشب خشنی ہے۔ نام کی نسبت کنیت زیادہ مشہور ہوئی۔ بیعتِ رضوان کرنے والوں میں یہ بھی شریک تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں روانہ فرمایا تھا کہ جا کر اپنی قوم کو تبلیغ کریں اور اسلام کی دعوت دیں۔ چنانچہ ان کے ذریعے بہت سے لوگ اسلام کی دولت سے مالا مال ہوئے۔ بعد میں یہ ملکِ شام کے اندر جا کر مقیم ہو گئے اور وہیں انہوں نے ۷۵ھ میں وفات پائی۔ جرہم میں جیم اور ہاء دونوں مضموم ہیں۔

۱۰۸ حضرت ثوبان بن بجد ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے اور یہ غلام تھے۔ رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا تھا۔ اس کے بعد یہ ہمیشہ سفر و حضر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمرکاب رہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال فرما جانے کے بعد یہ شام میں جا مقیم ہوئے لیکن پھر حمص کی سکونت اختیار کر لی اور وہیں ۵۴ھ میں وفات پائی۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد کثیر ہے۔

تابعین

۱۰۹ ثابت بن ابی صفیہ کوفے کے رہنے والے تھے۔ ان کی کنیت ابوحمزہ ہے۔ محمد بن علی یعنی امام محمد باقر سے حدیث کا سماع حاصل کیا۔ وکیع اور ابن عیینہ جیسے حضرات نے ان سے روایت کی ہے۔ انہوں نے ۱۴۸ھ میں وفات پائی۔

۱۱۰ ثابت بن اسلم بنانی ان کی کنیت ابومحمد ہے۔ بصرہ کے مشہور اور ثقہ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ چالیس سال تک حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شرفِ تلمذ حاصل رہا اور ان سے حدیثیں روایت کرنے میں مشہور ہو گئے۔ انہوں نے کتنے ہی بزرگوں سے روایت کی ہے۔ اور ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد بھی خاصی ہے۔ انہوں نے ۸۶ سال کی عمر گزار کر ۱۲۳ھ میں وفات پائی۔

۱۱۱۔ ثمامہ بن حزن یہ حزن قشیری کے صاحبزادے ہیں اور ان کا شمار تابعین کے طبقۂ ثانیہ میں ہوتا ہے۔ ان کی حدیثیں اہلِ بصرہ میں مروی تھیں۔ انہوں نے حضرت عمر، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابودرداء کی زیارت کی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے انہوں نے حدیثیں سنی ہیں۔ اسود بن شیبان بصری ان سے روایت کرتے ہیں۔ حزن کی ہا مفتوح اور زا ساکن ہے۔

۱۱۲۔ ثور بن یزید یہ یزید کلاعی شامی کے صاحبزادے ہیں جو حمص کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے خالد بن معدان سے حدیثیں سنیں جب کہ ان سے سفیان ثوری اور یحییٰ بن سعید نے روایت کی ہے۔ انہوں نے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۱۵۵ھ میں وفات پائی۔ ان کا ذکر باب الملاحم میں آیا ہے۔

جیم ——— صحابہ کرام

۱۱۳۔ حضرت جابر بن سمرہ یہ عامری سوائی ہیں۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ یہ مشہور صحابی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھانجے ہیں۔ انہوں نے کوفہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ اور وہیں ۷۴ھ میں وفات پائی۔ ان سے کتنے ہی حضرات نے روایت کی ہے۔

۱۱۴۔ حضرت جبار بن صخر یہ انصاری سلمی ہیں۔ لیلۃ العقبہ میں ستر صحابہ کرام کے اندر یہ بھی شامل تھے۔ غزوۂ بدر سے لے کر تمام غزوات میں شریک ہونے کی سعادت پائی۔ ان سے شرحبیل بن سعد نے روایت کی ہے۔ جبار میں جیم مفتوح اور باء مشدد ہے۔

۱۱۵۔ حضرت جابر بن عبداللہ ان کی کنیت ابو عبداللہ تھی۔ انصار کے قبیلہ سلم سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کا شمار مشاہیر صحابہ میں ہوتا ہے۔ یہ اُن صحابہ کرام میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے کثرت سے احادیث روایت کیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک ہونے کا شرف حاصل کیا جن کی تعداد اٹھارہ ہے۔ انہوں نے شام اور مصر کے سفر بھی کیے۔ آخر عمر میں ان کی بینائی جاتی رہی تھی۔ عبدالملک بن مروان کے دورِ اقتدار میں چورانوے سال کی عمر پاکر انہوں نے مدینہ طیبہ کے اندر ۷۴ھ میں وفات پائی۔ ان کا شمار طویل عمر پانے والے صحابہ کرام میں ہوتا ہے۔

۱۱۶۔ حضرت جارود معلیٰ عبدی ان کا اسم گرامی البشر بن عمرو اور جارود لقب ہے۔ اس میں بھی اختلاف ہے کہ، جارود نام ہے یا لقب۔ ۹ھ میں وفد عبدالقیس کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا۔ بعد میں یہ بصرہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ امیر المؤمنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہدِ خلافت میں انہیں فارس (ایران) کے اندر شہید کر دیا تھا۔ ان سے کتنے ہی حضرات نے روایت کی ہے۔

۱۱۷۔ حضرت جابر بن عتیک ان کی کنیت ابو عبداللہ تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک ہونے کا شرف حاصل کیا۔ ان کے دونوں صاحبزادوں یعنی عبداللہ اور ابو سفیان نیز ان کے بھتیجے عتیک بن حارث نے ان سے روایت کی ہے۔ عمر عزیز کی اکسٹھ منزلیں طے کرنے کے بعد ۶۱ھ میں وفات پائی۔

۱۱۸۔ حضرت جبلہ بن حارثہ کلبی یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ اور متبنّٰی حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے بھائی تھے۔ ان سے اسحاق سبیعی اور دیگر کتنے ہی حضرات نے روایت کی ہے۔

۱۱۹۔ حضرت جُبیر بن مُطعم یہ قرشی نوفلی ہیں۔ ان کی کُنیت ابو محمد تھی۔ ہجرت کے بعد تمام عمر مدینہ منورہ میں گزری اور وہیں ۵۴ھ میں وصال ہوا۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد کثیر ہے۔ واقعہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

حدیبیہ اور فتح مکہ کے درمیانی عرصے میں دولتِ اسلام سے مالا مال ہوئے تھے۔ (علم الانساب کے ماہر اور اس فن میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خوشہ چین تھے۔)

۱۲۰۔ حضرت جریر بن عبداللہ اِن کی کنیت ابو عمرو تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال سے تھوڑا ہی عرصہ پہلے دولتِ اسلام سے مشرف ہوئے تھے۔ وہ خود فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال سے صرف چالیس روز پہلے دولت اسلام میسر آئی۔ ایک عرصہ تک کوفہ میں اقامت پذیر رہے اور پھر وہاں سے قرقیسا منتقل ہو گئے تھے۔ وہیں ۵۱ھ میں وفات پائی۔ ان سے کتنے ہی حضرات نے روایت کی ہے۔ (یہ بہت خوبصورت تھے، اسی لیے حضرت عمر تو انہیں یوسف ثانی کہا کرتے تھے۔ جنگ قادسیہ میں انہوں نے کارہائے نمایاں سرانجام دیے)

۱۲۱۔ حضرت جریر بن خویلد اسلمی مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے اور ان کا شمار اصحاب صُفّہ میں ہوتا تھا۔ انہوں نے ۶۱ھ میں وفات پائی۔ ان کے فرزندوں یعنی عبداللہ، عبدالرحمٰن، سلیمان اور مسلم نے ان سے روایت کی ہے۔ جریر میں جیم اور ہا دونوں مفتوح ہیں۔

۱۲۲۔ حضرت جعفر بن ابو طالب یہ قرشی ہاشمی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے بھائی تھے۔ بارگاہِ رسالت سے انہیں ذوالجناحین کا خطاب ملا تھا۔ اکتیس حضرات کے بعد ابتدائی دور اسلام میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ یہ حضرت علی سے عمر میں دس سال بڑے اور صورت و سیرت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔ ان کے لقب ذوالجناحین کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے حضرت علی نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے چچا جان کے اونٹوں کے بارے میں نماز پڑھ رہے تھے اور میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ ابا جان نے اوپر سے جھانک کر ہمیں دیکھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ کر فرمایا: چچا جان! آپ بھی نیچے تشریف لے آئیں اور ہمارے ساتھ نماز پڑھیں۔" انہوں نے جواب دیا: "پیارے بھتیجے! میں جانتا ہوں کہ آپ کا دین برحق ہے لیکن میں ایسے سجدے کو پسند نہیں کرتا کہ سر کی نسبت میرے سُرین اونچے ہو جائیں" پھر فرمایا: "اے جعفر! تم جاؤ اور اپنے دونوں بھائیوں کے ساتھ نماز پڑھ لو۔" وہ آئے اور ہمارے ساتھ نماز پڑھنے لگے۔ جب رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فارغ ہونے کے بعد مڑ کر انہیں دیکھا تو فرمایا: "جیسے تم ہم سے آکر ملے ہو اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہیں دو پر عطا فرمائے گا جن کے ذریعے جنت میں اُڑتے پھرو گے۔" انہوں نے ۸ھ میں ۴۱ سال کی عمر پاکر جنگِ موتہ میں جامِ شہادت نوش کیا (جنگِ موتہ میں حضرت زید بن حارثہ کی شہادت کے بعد لشکرِ اسلام کے علمبردار یہی بنے۔ دشمنانِ اسلام سے ایسی بے جگری کے ساتھ لڑے اور مسلمانوں کو لڑاتے رہے کہ تلواروں اور نیزوں کے نوّے زخم جسم کے سامنے والے حصے پر آئے اور پروانہ وار شمعِ ہدایت پر جان قربان کر دی) ان کے صاحبزادے عبداللہ بن جعفر اور کتنے ہی صحابہ کرام نے ان سے روایت کی ہے۔ (انہوں نے دو ہجرتیں کی تھیں حبشہ اور مدینہ منورہ کی طرف۔ یہ حبشہ سے فتح خیبر کے وقت بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے اتنی محبت تھی کہ اس وقت آپ نے فرمایا: "میں نہیں کہہ سکتا کہ مجھے فتح خیبر کی خوشی زیادہ ہوئی ہے یا جعفر کے آنے کی"؛ جب نجاشی سے ابوسفیان نے مسلمانوں کے خلاف شکایت کی تو شاہِ حبشہ کے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

دربار میں اسلام اور مسلمانوں کے دفاع میں حضرت جعفر نے ہی تقریر کی اور اسلام کی حقانیت کو واضح کیا تھا۔)

۱۲۳۔ حضرت جندب بن عبداللہ ان کے دادا کا نام سفیان بجلی علقی تھا۔ قبیلہ بجلیہ کی ایک شاخ کا نام علقہ تھا۔ بجلیہ کے لوگوں کو قسری بھی کہا جاتا تھا۔ اس خاندان کا مورث اعلیٰ خالد بن عبداللہ قسری تھا۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شہادت کے چار سال بعد وفات پائی۔ ان سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔ جُندب میں جیم مضموم ہے جب کہ دال کو مضموم اور مفتوح دونوں طرح پڑھا جاسکتا ہے۔

۱۲۴۔ حضرت ابوجُحیفہ ان کا اسم مبارک وہب بن عبداللہ عامری ہے۔ کم سن صحابۂ کرام سے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے وقت یہ سن بلوغ کو نہیں پہنچے تھے لیکن باشعور ہونے کے باعث انہوں نے آپ کے ارشادات عالیہ سنے اور روایت حدیث بھی کی۔ آخر میں یہ کوفہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے اور وہیں ۷۴ھ میں وفات پائی۔ ان سے تابعین کی ایک بڑی جماعت اور ان کے صاحبزادے عون نے روایت کی ہے۔ جُحیفہ میں جیم مضموم ہے جب کہ حاء اور فاء دونوں مفتوح ہیں۔

۱۲۵۔ حضرت ابوجری ان کا اسم گرامی جابر اور ان کے والد کا نام سلیم ہے۔ ان کا تعلق بنی تمیم سے تھا۔ بصرہ میں رہتے تھے اور ان کی مرویات بصریوں میں مشہور تھیں۔ یہ قلیل الروایت بزرگ ہیں۔ جُرَی میں جیم مضموم، راء مفتوح اور یاء مشدد ہے۔

۱۲۶۔ حضرت ابوالجعد ضمیری بعض حضرات نے ان کا اسم گرامی وہب لکھا ہے لیکن یہ کنیت کے ساتھ ہی زیادہ مشہور ہوئے۔ ان سے عُبیدہ بن سفیان نے روایت کی ہے۔

۱۲۷۔ حضرت ابوجمیل ان کا ذکر کتاب الزکوٰۃ میں آیا ہے۔ ان کے اسم گرامی اور حالات زندگی معلوم نہیں ہو سکے۔

۱۲۸۔ حضرت ابوجمعہ بعض حضرات نے ان کے والد کا نام حبیب بن سباع لکھا ہے جب کہ اس میں اختلاف ہے بلکہ اہل علم حضرات کا خود ان کے نام میں بھی اختلاف ہے، اسی لیے بعض حضرات نے انہیں انصاری اور بعض نے کنانی لکھا ہے۔ انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل ہو گیا تھا۔ یہ شامیوں میں شمار ہوتے ہیں۔

۱۲۹۔ حضرت ابوجندل ان کے والد کا نام سہیل بن عمرو قرشی عامری ہے جس نے انہیں پابند سلاسل کر رکھا تھا لیکن زنجیریں گھسیٹتے ہوئے صلح حدیبیہ کے وقت بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو گئے تھے جبکہ ان کا والد ہی قریش مکہ کی وکالت کر رہا تھا۔ ان کا ذکر صلح حدیبیہ کے واقعے میں آتا ہے۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔

۱۳۰۔ حضرت ابوالجہم ان کا اسم گرامی عامر بن حذیفہ عدوی قرشی ہے۔ انہیں یہ شرف حاصل ہوا کہ ایک دفعہ نماز کے لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے چادر طلب فرمائی تھی۔ نام کی نسبت ان کی کنیت زیادہ مشہور ہوئی۔

۱۳۱۔ حضرت ابوالجَہم یہ ان کی کنیت ہے۔ وکیع کی تحقیق کے مطابق ان کا نام عبداللہ بن جہیم ہے۔ بعض حضرات نے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ان کا اسم گرامی عبداللہ بن حارث بن جزء لکھا ہے۔ جُبَیم میں جیم مضموم اور باء مفتوح ہے۔ جزء میں ج مکسور اور میم مشدد ہے۔

صحابیات

۱۳۲۔ حضرت جدامہ یہ وہب اسدی کی صاحبزادی ہیں۔ مکہ مکرمہ میں ہی اسلام لائیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ اپنے اسلام کو بچانے کی خاطر یہ اپنی قوم کے پاس سے ہجرت کر آئی تھیں۔ جدامہ میں جیم مضموم اور دال مہملہ یعنی نقطے کے بغیر ہے۔ بعض نے اسے ذال کیساتھ لکھا ہے جس کو حافظ دارقطنی نے تبدیلی قرار دیا ہے کیوں کہ اصل میں جدامہ کے اندر دال ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے روایت کی ہے۔

۱۳۳۔ ام المؤمنین حضرت جویریہ ان کے والد کا نام حارث ہے۔ ۵ھ میں غزوۂ مریسیع یعنی غزوۂ بنی مصطلق کے موقع پر یہ قید ہو کر آئیں۔ حضرت ثابت بن قیس نے انہیں مکاتب بنا دیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا بدلِ کتابت ادا کر کے انہیں آزاد کر دیا اور پھر انہیں شرفِ زوجیت سے نوازا تھا۔ پہلے ان کا نام برّہ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بدل کر جویریہ نام رکھ دیا۔ انہوں نے عمر عزیز کی ۶۵ منزلیں طے کر کے ربیع الاول ۵۶ھ میں وفات پائی۔ حضرت ابن عباس، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ان سے روایت کی ہے۔

تابعین

۱۳۴۔ جُبَیر بن نُفَیر یہ حضرمی تھے۔ انہوں نے جاہلیت اور اسلام دونوں دور پائے۔ ان کا شمار علمائے شام میں ہوتا ہے۔ ثقہ ہیں اور ان کی مرویات شامیوں میں مشہور تھیں۔ شام کے اندر ۸۰ھ میں وفات پائی۔ انہوں نے حضرت ابو درداء اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے اور ان سے کتنے ہی حضرات نے روایتِ حدیث کی ہے۔ نُفَیر میں نون مضموم اور فاء مفتوح ہے۔

۱۳۵۔ ابن جُرَیج ان کا نام عبدالملک ہے۔ والد کا نام عبدالعزیز بن جُرَیج ہے۔ یہ مکہ مکرمہ کے رہنے والے مشہور فقیہ اور بلند پایہ علماء میں شمار ہوتے تھے۔ انہوں نے مجاہد بن ابی ملیکہ اور عطاء سے حدیث کا سماع کیا ہے۔ جب کہ ان سے روایت کرنے والوں کی ایک جماعت ہے۔ ابن عیینہ کا بیان ہے کہ میں نے ابن جُرَیج کو فرماتے ہوئے سُنا کہ علمِ حدیث کو جتنی مشقت کے ساتھ میں نے جمع کیا کسی دوسرے نے شاید اتنی مشقت نہ اٹھائی ہو۔ انہوں نے ۱۵۰ھ میں وفات پائی (اسی سال اُمتِ محمدیہ کے عدیم المثال فرد اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علمی معجزہ یعنی امام المسلمین، امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے وفات پائی اور اسی سال میدانِ فقہ کے تیسرے برحق امام یعنی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے تھے)۔

۱۳۶۔ جزء بن معاویہ یہ معاویہ تمیمی کے صاحبزادے تھے۔ بجالہ نے ان سے روایت کی ہے۔ مجوس سے جزیت

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

لینے کے بیان میں ان کا ذکر آتا ہے۔ جزء میں جیم مفتوح، زا ساکن اور آخر میں ہمزہ ہے۔ اہل لغت کے نزدیک صحیح یہی ہے بعض محدثین کے نزدیک جیم مکسور، زا ساکن اور آخر میں دو نقطوں والی یا ہے۔ حافظ دارقطنی کی رائے بھی یہی ہے۔ عبدالغنی نے بتایا ہے کہ جیم مفتوح، زا مکسور اور آخر میں یائے تحتانی ہے۔

۱۳۷۔ جعفر صادق ان کا شجرہ نسب یوں ہے:۔ جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب۔ ان کا لقب صادق اور کنیت ابوعبداللہ ہے۔ یہ اہل بیت اطہار کے سرگروہوں میں سے ہیں۔ انہوں نے اپنے والد ماجد اور دیگر کئی بزرگوں سے روایت حدیث کی ہے جب کہ ان سے یحییٰ بن سعید، ابن جریج، مالک بن انس، سفیان ثوری، ابن عیینہ اور امام اعظم ابوحنیفہ جیسے بزرگوں نے نقل اور روایت کی ہے۔ ان کی پیدائش ۸۰ھ میں ہوئی اور ۱۴۸ھ میں وفات پائی، گویا اڑسٹھ سال اس دار فانی میں رہے اور جنت البقیع کے اندر اپنے والد محترم اور جد امجد کے پہلو میں محو استراحت ہوئے۔

۱۳۸۔ ابوجعفر عُمیر بن یزید یہ خطمی ہیں۔ محدثین کی ایک جماعت سے انہوں نے احادیث کا سماع کیا جب کہ شعبہ، حماد اور یحییٰ بن سعید نے ان سے حدیثیں نقل کی ہیں۔

۱۳۹۔ ابوجعفر القاری یہ یزید بن قعقاع قاری مدنی ہیں۔ ابوجعفر کنیت اور مشہور تابعی ہیں۔ یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آزاد کردہ تھے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے احادیث سنیں اور ان سے امام مالک بن انس وغیرہ حضرات نے روایت کی ہے۔ القاری ہمزہ کے ساتھ قرأۃ سے ماخوذ ہے۔

۱۴۰۔ جعفر بن محمد یہ ابوعثمان طیالسی کے صاحبزادے تھے۔ ان کی کنیت ابوالفضل ہے۔ انہوں نے محدثین کی ایک جماعت سے احادیث نقل کی ہیں اور ان سے احادیث روایت کرنے والے محدثین کی تعداد بھی خاصی ہے۔ ان کا شمار نہایت ہی قابل اعتماد علماء میں ہوتا ہے۔ انہوں نے بلا کا حافظہ پایا تھا۔ ۲۸۲ھ میں اس جہان فانی کو خیرباد کہا تھا۔

۱۴۱۔ جُمیع بن عُمیر یہ تیمی اور کوفہ کے رہنے والے تھے۔ امام بخاری نے اسی طرح فرمایا ہے۔ انہوں نے حضرت عمر اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے احادیث سنیں اور ان سے علاء بن صالح اور صدقہ بن مثنیٰ نے روایت حدیث کی ہے۔

۱۴۲۔ ابوالجوزاء ان کا اسم گرامی اوس بن عبداللہ ازدی ہے۔ یہ بصرہ کے رہنے والے تابعی ہیں۔ ان کی احادیث مشہور ہیں۔ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے احادیث سنیں اور ان سے عمرو بن مالک وغیرہ حضرات نے روایت کی ہے۔ یہ ۸۳ھ میں شہید کر دیے گئے تھے۔

۱۴۳۔ ابوالجویریہ یہ حطان بن خفاف جرمی ہیں۔ انہیں تابعی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ حدیث میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت معن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے شاگرد تھے۔ لفظ جویریہ جاریہ کی تصغیر ہے۔ حطان میں حاء مکسور اور طاء مشدد ہے۔ خفاف میں خاء اور پہلی فاء مخفف ہے۔ جرم میں جیم مفتوح اور را ساکن ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کفار وغیرہ

۱۴۴۔ ابوجہل یہ عمرو بن ہشام بن مغیرہ مخزومی ہے۔ اسلام اور نبی آخر الزمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں میں سرفہرست تھا۔ اس کی کنیت ابوالحکم تھی لیکن اس کی اسلام دشمنی کے باعث زمانِ رسالت سے اسے ابوجہل کا لقب ملا۔ یہ بدبخت اسی لقب یا کنیت سے پوری دنیا میں مشہور ہوا اور اس کنیت کے نیچے اصل کنیت اور اس کا نام بھی دب کر رہ گیا۔

حاء ـــــــ صحابہ کرام

۱۴۵۔ حضرت حارث بن حارث یہ اشعری ہیں اور علمائے شام میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی احادیث کو ابوسلام حبشی وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

۱۴۶۔ حضرت حارث بن کلدہ یہ ثقفی طبیب اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ ہیں۔ ان کا ذکر کتاب الاطعمہ میں آیا ہے۔ ابن مندہ اور ابن اثیر وغیرہ محدثین نے ان کا تذکرہ اسمائے صحابہ کے تحت لکھا ہے۔ حافظ ابن عبدالبر کو ان کی صحابیت سے انکار ہے۔ انہوں نے ان کے صحابی صاحبزادے کا تذکرہ لکھتے ہوئے فرمایا:۔ ان کا باپ حارث بن کلدہ اسلام کے ابتدائی دور میں وفات پا گیا تھا اور اس کا اسلام قبول کرنا ثابت نہیں ہوا۔ کلدہ میں کاف مفتوح اور لام ساکن ہے۔

۱۴۷۔ حضرت حارث بن ہشام یہ مخزومی اور ابوجہل بن ہشام کے بھائی تھے۔ اہلِ حجاز میں شمار ہوتے اور شرفائے قریش میں سے مانے جاتے تھے۔ فتح مکہ کے روز ایمان لائے تھے۔ ان کے لیے حضرت ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے امن چاہا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں امان دے دی تھی۔ یہ شام کی طرف چلے گئے تھے اور انہوں نے ۱۵ھ میں جنگِ یرموک کے اندر جامِ شہادت نوش کیا۔ یہ مولفۃ القلوب سے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوسرے مولفۃ القلوب کی طرح انہیں ایک مرتبہ سو اونٹ مرحمت فرمائے تھے۔ یہ بڑے کامل الایمان ثابت ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں یہ شام کی مہم پر روانہ ہوئے تو اہلِ مکہ فراق میں رونے لگے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں راہِ خدا میں سفر کر رہا ہوں لیکن قیام کے سلسلے میں آپ حضرات پر کسی کو ترجیح نہیں دوں گا۔ یہ شام میں برابر معرکہ آرائی کرتے رہے یہاں تک کہ جانِ عزیز جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔

۱۴۸۔ حضرت ابوحبہ یہ ثابت بن نعمان انصاری بدری ہیں۔ ان کے نام اور کنیت میں بڑا اختلاف ہے۔ ابن اسحاق نے ان کا تذکرہ ان بزرگوں میں کیا ہے جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ اور ان کے نام کے ساتھ نہیں بلکہ کنیت کے ساتھ ان کا ذکر کیا ہے۔ حبہ میں حاء مفتوح اور باء مشدد ہے۔ بعض نے باء کی جگہ نون لکھا ہے اور بعض نے یائے تحتانی کے ساتھ لیکن زیادہ حضرات کے نزدیک ابوحبہ ہی درست ہے۔ انہوں نے غزوۂ اُحد میں جامِ شہادت نوش کیا تھا۔

۱۴۹۔ حضرت حارثہ بن نعمان یہ سراقہ انصاری کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی والدۂ محترمہ کا نام حضرت رُبیع ہے جو

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پھوپھی (اور حضرت انس بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن) تھیں۔ انہوں نے غزوۂ بدر میں شرکت کی اور جام شہادت نوش کیا۔ انصار میں سے یہ پہلے شخص تھے جنہوں نے غزوۂ بدر میں شہادت پائی۔ صحیح بخاری میں ان کی والدہ محترمہ کا نام رُبَیِّع لکھا ہے جو اسمائے صحابہ میں لکھا جاتا ہے۔ رُبَیِّع کی راء مضموم، باء مفتوح اور یائے تحتانی کسرہ تشدید کے ساتھ ہے۔

۱۵۰۔ حضرت حارثہ بن نعمان انہوں نے غزوۂ بدر اور تمام غزوات میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی۔ ان کا شمار جلیل القدر صحابۂ کرام میں ہوتا ہے۔ باب البر والصلہ میں ان کا ذکر آیا ہے۔ منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا:۔ ایک دفعہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ تشریف فرما تھے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی آپ کی بارگاہ میں (صورتِ بشری کے ساتھ) موجود تھے۔ میں نے سلام عرض کیا اور اجازت طلب کی جب میں واپس لوٹا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی چل دیے اور مجھ سے فرمایا:۔ کیا تم نے میرے پاس بیٹھنے والے کو دیکھا تھا؟ عرض گزار ہوا۔ جی ہاں۔ فرمایا کہ وہ جبرئیل علیہ السلام تھے اور انہوں نے تمہارے سلام کا جواب دیا تھا۔ آخر عمر میں یہ بینائی سے محروم ہو گئے تھے۔

۱۵۱۔ حضرت حارثہ بن وہب یہ خزاعی اور حضرت عبید اللہ بن عمر بن خطاب کے ماں شریک بھائی تھے۔ ان کا شمار کوفیین میں ہوتا ہے۔ ان سے ابو اسحٰق سبیعی نے روایت کی ہے۔ سبیعی میں سین مفتوح اور باء مکسور ہے۔

۱۵۲۔ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ ان کے والد ابو بلتعہ کا نام عمرو ہے جب کہ بعض نے راشد اللخمی لکھا ہے تمام ان غزوات میں شریک ہونے کی سعادت پائی جو غزوۂ بدر اور غزوۂ خندق کے درمیانی عرصے میں ہوئے۔ عمر عزیز کی پینسٹھ منزلیں طے کرنے کے بعد انہوں نے مدینہ منورہ کے اندر ۳۰ھ میں وفات پائی۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۱۵۳۔ حضرت حبیب بن مسلمہ یہ مسلمہ قریشی فہری کے صاحبزادے تھے۔ ان کو حبیب الروم بھی کہا جاتا تھا کیونکہ وہ رومیوں کے خلاف مدتوں مصروفِ جہاد رہے تھے۔ یہ بہت ہی مستجاب الدعوات بزرگ ہوئے ہیں۔ انہوں نے شام کے اندر ہی ۴۲ھ میں وفات پائی۔ ان سے ابن ابی ملیکہ اور دیگر حضرات نے روایت کی ہے۔ فہری میں راء مکسور ہے۔

۱۵۴۔ حضرت حبشی بن جنادہ انہوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور شرف کا شرف حاصل کیا۔ ان کا شمار کوفہ والوں میں ہوتا ہے۔ ایک جماعت نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔

۱۵۵۔ حضرت حُبَیش بن خالد یہ خزاعی ہیں۔ فتح مکہ کے روز شہید ہوئے جب کہ یہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے۔ ان کے صاحبزادے ہشام نے ان سے روایت کی ہے حُبَیش میں حاء مضموم اور باء مفتوح ہے۔

۱۵۶۔ حضرت حُذَیفہ بن یمان یمان کا نام تصغیر کے ساتھ حُسَیل ہے اور یمان ان کا لقب تھا۔ حضرت حذیفہ رضی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابو عبداللہ العیسیٰ ہے۔ عبداللہ بن عین مفتوح اور باء ساکن ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محرم راز مشہور تھے۔ ان سے حضرت علی، حضرت عمر اور حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہ صحابہ کرام اور کتنے ہی تابعین عظام نے روایت کی ہے۔ ان کی وفات شہر مدائن میں ہوئی اور وہیں ان کا مزار پر انوار ہے۔ حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے چالیس روز بعد ۳۵ھ یا ۳۶ھ میں انہوں نے وفات پائی (صحیح ۳۵ھ ہے)

۱۵۷۔ حضرت ابو حذیفہ یہ عتبہ بن ربیعہ کے صاحبزادے تھے۔ ان کا نام بعض حضرات نے مہشم، بعض نے ہشیم اور بعض نے ہاشم بتایا ہے۔ ان کا شمار فضلائے صحابہ میں ہوتا ہے۔ غزوۂ بدر و غزوۂ احد اور تمام غزوات میں شریک ہونے کی سعادت پائی۔ ترپن سال کی عمر پاکر جنگ یمامہ کے اندر شرف شہادت پایا۔

۱۵۸۔ حضرت حجاج بن عمرو یہ انصاری مازنی تھے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا تھا۔ اہل حجاز میں ان کی صد شیں مروی تھیں۔ ان سے بکثرت لوگوں نے روایت کی ہے۔

۱۵۹۔ حضرت حسان بن ثابت یہ انصاری خزرجی تھے۔ ان کی کنیت ابو الولید ہے۔ یہ بارگاہ رسالت کے شاعر اور میدان شعر و شاعری کے شہسوار تھے۔ حضرت ابو عبیدہ فرمایا کرتے تھے کہ سارے عرب اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت حسان بن ثابت چوٹی کے شعراء میں سے ایک ہیں۔ ان سے حضرت عمر، حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے روایت کی ہے۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ۴۰ھ سے پہلے وفات پائی۔ بعض حضرات نے لکھا ہے کہ ۵۰ھ میں فوت ہوئے۔ انہوں نے ایک سو بیس سال کی عمر پائی۔ ساٹھ سال دور جاہلیت میں اور ساٹھ سال دور اسلام میں گزارے۔

۱۶۰۔ حضرت حسن بن علی یہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی کنیت ابو محمد تھی یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے، گلشن مصطفیٰ کے گل سرسبد اور جوانان جنت کے سردار ہیں۔ ان کی پیدائش ۱۵ رمضان المبارک ۳ھ کو ہوئی۔ ان کی ولادت سے متعلقہ جملہ اقوال میں سے یہی قول سب سے زیادہ صحیح ہے۔ انہوں نے ۵۰ھ میں وفات پائی جب کہ بعض نے سنین وفات ۵۸ھ، ۴۹ھ اور ۴۴ھ بھی لکھے ہیں۔ جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوفہ میں شہید کر دیا گیا تو بے شمار مسلمانوں نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر کٹ مرنے کی بیعت کی۔ بیعت کرنے والوں کی تعداد چالیس ہزار سے زیادہ تھی (جن میں اکثریت اہل کوفہ کی تھی جن کی نرالی جوانمردی اور جانثاری کو حضرت حسن خوب جانتے پہچانتے تھے) لہٰذا انہوں نے ۱۵ جمادی الاولیٰ ۴۱ھ کو (بعض شرائط پر) امور خلافت حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد کر دیے۔ ان کے صاحبزادے حسن بن حسن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور کافی حضرات نے ان سے روایت کی ہے۔

۱۶۱۔ حضرت حسین بن علی ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نواسے، گلشن نبوت کے نہایت ہی خوشبو دار پھول (قافلہ سالار عشق) اور جوانان جنت کے سردار ہیں۔ ۵ شعبان المعظم ۴ھ کو ولادت باسعادت ہوئی۔ حضرت حسن کی پیدائش کے پچاس روز بعد اپنی والدۂ محترمہ یعنی سیدہ خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شکم اطہر میں جلوہ افروز ہوئے۔ بروز جمعۃ المبارک، ۱۰ محرم الحرام ۶۱ھ آپ کو شہر کوفہ کے نزدیک میدان کربلا میں شہید کر دیا گیا۔ سنان بن انس نخعی نے آپ کو شہید

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کیا تھا جس کو سنان بن ابرسنان بھی کہا جاتا ہے بعض کا قول ہے کہ شمر ذی الجوشن نے آپ کو شہید کیا تھا۔ خولی بن یزید اصبحی نے اس راکب دوش پیمبر حضرت علی المرتضیٰ کے نور نظر اور حضرت سیدہ خاتون جنت کے لخت جگر کا سر مبارک جسم اطہر سے جدا کیا یہ بدبخت قبیلہ حمیر کا رہنے والا تھا۔ سر مبارک کو (بصرہ اور کوفہ کے گورنر) عبداللہ بن زیاد کے پاس لے گیا اور یہ شعر پڑھے:

اوقر رکابی فضۃ و ذھبا	میری اونٹنی کو سونے اور چاندی سے بھر دیجیے۔
انی قتلت الملک المحجبا	میں نے کسی سے نہ ملنے والے بادشاہ کو قتل کیا ہے۔
قتلت خیر الناس امّا و ابا	میں نے ماں اور باپ کی طرف سے بہترین انسان کو قتل کیا ہے
وخیرھم اذ ینسبون نسبا	اور جب وہ نسب بیان کریں تو نسب میں وہ بہتر ہے۔

بعض حضرات نے یہ بھی لکھا ہے کہ شمر بدبخت نے حضرت حسین کے ساتھ آپ کے بھائیوں اور اولاد وغیرہ سے اہل بیت اطہار کے تیئیس افراد کو شہید کیا۔ شہادت کے روز حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر ۵۸ سال تھی۔ خدا کی قدرت کا کرشمہ کہ عبداللہ بن زیاد چھ سال بعد عاشورے کے روز ہی قتل کیا گیا۔ اسے ابراہیم بن مالک اشتر نخعی نے میدان جنگ میں پچھاڑا اور اس کا سر کاٹ کر مختار ثقفی کے پاس بھیج دیا۔ مختار نے اس کا سر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بھیج دیا اور انہوں نے حضرت علی بن حسین یعنی امام زین العابدین کے سپرد کر دیا۔ حضرت حسین سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ان کے صاحبزادے علی بن حسین، ان کی دو صاحبزادیوں یعنی فاطمہ اور سکینہ نے روایت کی ہے۔ خولی میں خاء مفتوح، واؤ ساکن، لام مفتوح اور یائے تحتانی مشدد ہے۔ سکینہ میں سین مضموم اور کاف مفتوح ہے۔

۱۶۲۔ حضرت حصین بن وحوح یہ انصاری تھے۔ اہل مدینہ میں ان کی حدیثیں مشہور تھیں کہا جاتا ہے کہ ان کو بڑی اذیتیں پہنچا کر شہید کیا گیا تھا۔

۱۶۳۔ حضرت حکم بن سفیان یہ ثقفی ہیں۔ ان کو سفیان بن حکم بھی کہا جاتا ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ حافظ ابن عبدالبر فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک ان کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سماع ثابت ہے۔

۱۶۴۔ حضرت حکم بن عمرو غفاری یہ قبیلہ غفارہ کے رہنے والے نہیں ہیں بلکہ غفار بن مُلَیل کے بھائی ثعلبہ کی اولاد سے ہیں۔ مُلَیل میں میم مضموم اور لام اوّل مفتوح ہے۔ ان کا شمار علمائے بصرہ میں ہوتا ہے انہوں نے مرو کے مقام پر وفات پائی جب کہ بعض کے نزدیک بصرہ کے اندر ۵۰ھ میں فوت ہوئے۔ ان سے روایت کرنے والوں کی جماعت ہے۔

۱۶۵۔ حضرت حکیم بن حزام یہ قریشی اسدی ہیں۔ ان کی کنیت ابوخالد ہے۔ واقعۂ فیل سے تیرہ سال پہلے خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے۔ یہ ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھتیجے تھے۔ دور جاہلیت اور دور اسلام دونوں کے اندر یہ معززین میں شمار کیے گئے۔ فتح مکہ کے وقت دولت اسلام سے مشرف ہوئے تھے۔ مدینہ منورہ کے اندر ۵۴ھ میں وفات پائی۔ انہوں نے عمر عزیز کی ایک سو میں منزلیں طے کیں۔ ساٹھ دور جاہلیت کے اندر اور

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ساٹھ سال دورِ اسلام میں زندہ رہے۔ یہ بڑے زیرک، مدبر، فاضل اور متقی صحابہ کرام میں شمار ہوتے تھے۔ شروع میں یہ مؤلفۃ القلوب میں شمار ہوتے تھے لیکن تھوڑے عرصے بعد ہی بڑے کامل الایمان شمار ہونے لگے۔ دورِ جاہلیت میں بھی انہوں نے سو غلام آزاد کیے اور سواری کے لیے سو اونٹ خیرات کیے تھے۔ ان سے روایت کرنے والوں کی ایک جماعت ہے۔

۱۶۶۔ حضرت حکیم بن معاویہ یہ قبیلہ قیر کے رہنے والے تھے۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاری نے فرمایا ہے کہ ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے۔ ان کے بھتیجے معاویہ بن حکم اور قتادہ نے ان سے روایت کی ہے۔

۱۶۷۔ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب ان کی کنیت ابو عمارہ ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معزز چچا اور رضاعی بھائی بھی تھے کیوں کہ ابولہب کی لونڈی ثوبیہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دودھ پلایا تھا۔ یہ اللہ کے شیر اور بڑے جری تھے۔ بعثت کے دوسرے سال ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ چھٹے سال میں مسلمان ہوئے تھے جب کہ حضور دارِ ارقم میں تشریف رکھتے تھے۔ ان کے مسلمان ہونے سے اسلام و مسلمین کو بڑی عزت و شوکت حاصل ہوئی۔ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے (اور نمایاں کارنامہ پیش کر کے اللہ اور رسول کا شیر ہونے کا لقب پایا)۔ غزوۂ اُحد میں (نامی گرامی پہلوانوں کو پچھاڑتے جا رہے تھے کہ) شہید کر دیے گئے۔ وحشی بن حرب نے انھیں دھوکے سے شہید کیا تھا (جب کہ یہ ابن سباع نامی پہلوان کو پچھاڑ کر آگے بڑھ رہے تھے۔ وحشی بعد میں مسلمان ہو گئے اور مسیلمہ کذاب کو انہوں نے ہی واصلِ جہنم کیا تھا)۔ حضرت حمزہ دنیاوی عمر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے چار سال بڑے تھے۔ حافظ ابن عبدالبر کے نزدیک یہ قول درست نہیں ہے کہ ثوبیہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت حمزہ کو آگے پیچھے دو وقتوں میں دودھ پلایا ہو۔ بعض کے نزدیک حضرت حمزہ آپ سے عمر میں دو سال بڑے تھے۔ ان سے حضرت علی، حضرت عباس اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ابو عمارہ میں عین مضموم ہے۔ ثوبیہ میں ثاء مضموم، واؤ مفتوح اور یائے تحتانی ساکن ہے۔

۱۶۸۔ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی ان کا شمار اہلِ حجاز میں ہوتا ہے۔ ایک جماعت نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔ اسی سال کی عمر گزار کر انہوں نے ۶۱ھ میں وفات پائی۔

۱۶۹۔ حضرت ابو حمید یہ سعد انصاری خزرجی ساعدی کے صاحبزادے ہیں۔ ان کا اسمِ گرامی عبدالرحمٰن ہے لیکن نام کی نسبت کنیت زیادہ مشہور ہوئی۔ ان سے ایک جماعت نے روایتِ حدیث کی ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت کے آخری ایام میں انہوں نے وفات پائی۔

۱۷۰۔ حضرت حنظلہ بن ربیع یہ بنو تمیم سے ہیں۔ انھیں کاتب بھی کہا جاتا ہے کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے وحی کی کتابت بھی کروایا کرتے تھے۔ یہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ ہوتے ہوئے قرقیا چلے گئے اور وہیں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان سے ابو عثمان نہدی اور یزید بن شخیر نے روایت کی ہے۔ انہوں نے حضرت معاویہ کے دورِ خلافت میں وفات پائی۔

۱۷۱۔ حضرت ابو حنظلیہ ان کا اسمِ گرامی سہل ہے اور یہ عبداللہ حنظلیہ کے صاحبزادے ہیں۔ دراصل حنظلیہ ان کی پردادی کا نام تھا اور یہ حضرات ان کی جانب ہی منسوب ہوتے اور شہرت پاتے تھے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۱۷۲۔ حضرت حُوَیِّصہ | یہ مسعود بن کعب انصاری کے صاحبزادے اور حضرت محیصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے بھائی تھے لیکن اپنے چھوٹے بھائی سے بعد میں ایمان لائے تھے۔ غزوۂ احد و غزوۂ خندق اور بعد کے تمام غزوات میں شریک ہونے کی سعادت پائی۔ ان سے محمد بن سہیل وغیرہ نے روایت کی ہے۔ حُوَیِّصہ میں حاء مضموم واؤ مفتوح اور یاء مکسور و مشدد ہے۔

صحابیات

۱۷۳۔ حضرت اُمِّ حبیبہ | یہ امہات المؤمنین میں سے ہیں۔ ان کا نام رملہ تھا۔ قریش کے مدبر ابوسفیان بن صخر بن حرب کی صاحبزادی تھیں۔ ان کی والدۂ ماجدہ کا اسم گرامی حضرت صفیہ ہے جو حضرت ابوالعاص کی صاحبزادی اور حضرت عثمان ذی النورین کی پھوپھی تھیں۔ ان کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کب اور کہاں نکاح ہوا اس میں اختلاف ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ اعلانِ نبوت کے چھ سال بعد حبشہ میں ان کا عقد واقع ہوا اور نجاشی شاہ حبشہ نے مہر میں چار لاکھ درہم اپنے پاس سے دیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں لانے کے لیے حضرت شرحبیل بن حسنہ کو بھیجا جو انہیں لے کر آئے اور یوں ایک مدت کے بعد زفاف مدینہ منورہ میں ہوا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان کا نکاح حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کروایا۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے انہوں نے مدینہ منورہ کے اندر ۴۴ھ میں وفات پائی۔

۱۷۴۔ حضرت امِ حرام | یہ قبیلہ بنی نجار کے ملحان بن خالد کی صاحبزادی اور حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن ہیں۔ دولت اسلام سے مشرف ہونے پر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے وقت گاہے بگاہے ان کے ہاں قیلولہ کرتے تھے۔ یہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ رومیوں کے خلاف جہاد ہو رہا تھا جس میں اپنے شوہر کے ساتھ یہ بھی گئیں اور شہادت کا شرف حاصل کیا۔ حافظ ابن عبدالبر فرماتے ہیں کہ کنیت ہی معلوم ہے اور ان کا نام معلوم نہ ہو سکا۔ ان کی قبر قبرص کے مقام پر ہے جس کو غالباً آج کل قبرص کہتے ہیں۔ حضرت اُمِّ حرام سے ان کے بھانجے حضرت انس بن مالک اور ان کے شوہر حضرت عبادہ بن صامت نے روایت کی ہے۔ ان کی وفات خلافتِ عثمانی میں ہوئی۔ ملحان میں میم مکسور اور لام ساکن ہے۔

۱۷۵۔ حضرت اُمِّ حُصَین | یہ قبیلہ احمس کے اسحق کی صاحبزادی ہیں۔ حجۃ الوداع کے موقع پر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئی تھیں۔ ان کے صاحبزادے یحییٰ بن حصین وغیرہ نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔

۱۷۶۔ حضرت حفصہ بنت عمرِ فاروق | یہ فاروقِ اعظم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی اور ام المؤمنین ہیں۔ ان کی والدۂ محترمہ کا نام حضرت زینب بنت مظعون ہے۔ پہلے یہ حضرت خُنَیس بن حذافہ سہمی کے نکاح میں تھیں اور ان کے ساتھ ہی مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ غزوۂ بدر کے بعد حضرت خنیس کا انتقال ہو گیا تو حضرت عمر نے حضرت ابوبکر اور حضرت عثمان کو یکے بعد دیگرے ان کا پیغام دیا لیکن دونوں حضرات نے ایسی خاموشی اختیار کی جو حضرت عمر کے لیے تعجب خیز تھی۔ آخر کار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ پیغام قبول فرمایا اور ۳ھ میں حضرت حفصہ کو امہات المؤمنین میں شامل فرمایا۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ایک طلاق دے دی تھی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

لیکن وحی نازل ہونے پر آپ نے ان سے رجوع فرمالیا کیوں کہ یہ دن میں بہت روزے رکھتیں، راتوں کو بہت زیادہ عبادت کرتیں تھیں یہ جنت میں آپ کی ازواج مطہرات میں سے ہوں گی۔ انہوں نے ساٹھ سال کی عمر میں ۴۵ھ میں وفات پائی۔ ان سے صحابہ کرام و تابعین عظام کی ایک جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔

۱۷۷۔ حضرت حلیمہ یہ ابوذویب کی صاحبزادی (اور قبیلہ بنی سعد کی رہنے والی) تھیں۔ انہوں نے ابولہب کی لونڈی ثویبہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا۔ حلیمہ نے اپنے جس بچے کی باری کے دودھ سے رحمت دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دودھ پلایا اس کا نام عبداللہ بن حارث تھا۔ حارث کی جو صاحبزادی یعنی عبداللہ بن حارث کی جو بہن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گود کھلایا کرتی اس کا نام یشماء ہے۔ حضرت حلیمہ سعدیہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپ کی والدۂ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس واپس لوٹایا تھا۔ بعض حضرات کا قول ہے کہ آپ کو پانچ سال کے بعد واپس کیا تھا۔ حضرت حلیمہ کا ذکر باب البر والصلہ میں آتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن جعفر نے ان سے روایت کی ہے۔

۱۷۸۔ حضرت حمنہ یہ جحش کی صاحبزادی، ام المومنین حضرت زینب بنت جحش کی بہن اور قبیلہ اسد کی رہنے والی تھیں (ان کے والد قریشی ہاشمی تھے) یہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھیں جو غزوۂ احد میں شہید ہو گئے تھے۔ ان کے بعد حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنی زوجیت میں رکھا۔

تابعین

۱۷۹۔ حارث بن اعور یہ عبداللہ اعور حارثی ہمدانی کے صاحبزادے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشہور اصحاب میں شمار کیے جاتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت علی سے انہوں نے چار حدیثیں سنی ہیں۔ یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں جب کہ ان سے عمرو بن مرہ اور شعبی نے روایت کی ہے۔ امام نسائی نے ان کے متعلق کہا کہ یہ قوی نہیں ہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ لوگوں میں سب سے بڑے فقیہ اور قوی الحافظہ رکھنے والے تھے۔ انہوں نے کوفہ کے اندر ۶۵ھ میں وفات پائی۔

۱۸۰۔ حارث بن دجیہ یہ دجیہ راسبی کے صاحبزادے ہیں اور مالک بن دینار سے روایت حدیث کرتے ہیں جب کہ ان سے مقدمی اور نصر بن علی نے روایت کی ہے۔ بعض حضرات نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۸۱۔ حارث بن سوید یہ سوید تمیمی کوفی کے صاحبزادے اور کبار تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ محدثین کے نزدیک بہت ہی قابل اعتماد ہیں۔ یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت حدیث کرتے ہیں جبکہ ابراہیم تیمی نے ان سے روایت کی ہے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آخری دور میں اس جہان فانی کو خیرباد کہا تھا۔

۱۸۲۔ حارث بن شہاب یہ شہاب حرمی کے صاحبزادے ہیں۔ یہ ابواسحاق اور عاصم بن بہدلہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے طالوت اور عیشی نے روایت کی ہے کتنے ہی محدثین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۸۳۔ حارث بن مسلم ان کے والد مسلم ہیں جو بنی تمیم سے تھے ان کی احادیث شامیوں میں مشہور تھیں۔ ان سے عبدالرحمٰن

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بن حسان نے روایت کی ہے۔

۱۸۴۔ حارثہ بن ابی الرجال یہ اپنے والد ماجد حضرت ابو الرجال اور اپنی دادی جان حضرت عمرہ سے روایت کرتے ہیں ان سے ابن نمیر اور یعلیٰ نے روایت کی ہے۔ بعض حضرات نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے

۱۸۵۔ حارثہ بن مضرب یہ مضرب عبدی کوفی کے صاحبزادے اور مشہور تابعی ہیں۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ سے روایت کی ہے جب کہ ان سے ابن نمیر اور یعلیٰ روایت کرتے ہیں۔

۱۸۶۔ حبیب بن سالم یہ سالم مولیٰ نعمان بن بشیر کے صاحبزادے ہیں۔ حضرت نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں مکاتب بنا دیا تھا۔ انہوں نے محمد بن منتشر وغیرہ سے روایت کی ہے۔

۱۸۷۔ ابو جحیفہ ان کا اسم گرامی عمرو بن نصر خارجی ہمدانی ہے۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔

۱۸۸۔ حجاج بن حجاج یہ حجاج احول اسلمی کے صاحبزادے ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ باہلی بصری ہیں۔ انہوں نے فرزدق، قتادہ اور محمدین کی ایک جماعت سے روایت کی ہے۔ ان سے ابراہیم بن طہمان اور یزید بن زریع روایت کرتے ہیں۔ ائمہ حدیث نے ان کی توثیق کی ہے۔ انہوں نے ۱۳۱ھ میں وفات پائی۔

۱۸۹۔ حجاج بن حسان یہ حسان حنفی ہیں جو بصریوں میں شمار ہوتے ہیں۔ انہیں تابعین میں شمار کیا گیا ہے۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور کئی دیگر صحابہ کرام سے حدیثیں سنی ہیں۔ یحییٰ بن سعید اور یزید بن ہارون نے ان سے روایت کی ہے۔

۱۹۰۔ حجاج بن یوسف یہ ثقفی تھے۔ عبدالملک بن مروان کی طرف سے عراق اور خراسان کے گورنر (اور ظلم و ستم میں اپنی مثال آپ) تھے۔ ان کی موت کے بعد ان کا بیٹا ولید گورنر مقرر کیا گیا۔ چوون سال کی عمر میں واسط کے مقام پر ۹۵ھ میں وفات پائی۔ ان کا ذکر باب مناقب قریش میں آتا ہے۔ ان کی موت کا واقعہ حضرت سعید بن جبیر کے تذکرہ میں حرف سین کے تحت آئے گا۔

۱۹۱۔ حرب بن عبیداللہ یہ عبیداللہ ثقفی کے صاحبزادے ہیں۔ ان کے نام اور مرویات میں اختلاف ہے۔ ان سے عطاء بن سائب نے احادیث نقل کی ہیں لیکن ان کے نام حرب کے باعث اسناد میں بڑا اختلاف پڑ گیا ہے مثلاً ایک حدیث کو سفیان بن عیینہ نے روایت کیا ہے عطاء سے، انہوں نے حرب سے، انہوں نے اپنے ماموں جان سے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ــــــ دوسری سند یوں ہے کہ ابوالاحوص نے روایت کی عطاء سے انہوں نے حرب سے انہوں نے اپنے نانا جان سے اور انہوں نے اپنے والد ماجد سے ــــــ تیسری سند میں حرب نقل کرتے ہیں عطاء سے، انہوں نے روایت کی حرب بن ہلال ثقفی سے اور انہوں نے اپنے نانا جان سے ــــــ امام ابوداؤد کی روایت میں سند یوں ہے:۔ امام ابوداؤد نے روایت کی حرب بن عبیداللہ سے، انہوں نے اپنے نانا جان سے اور انہوں نے اپنے والد محترم سے اور یہی روایت زیادہ مشہور ہے۔ ان کی روایت یہود و نصاریٰ سے عشر لینے کے بارے میں ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۱۹۲- ابو حرّہ ان کا اسم گرامی حنیفہ الرقاشی ہے۔ انہوں نے اپنے چچا جان سے ایک حدیث روایت کی ہے۔ جو باب الغصب کے اندر:۔ الا لا تظلموا الا لا یحل مال امرء الا بطیب نفس منہ کے لفظوں میں موجود ہے۔ ابو حُرّہ میں حاء مضموم اور راء مشدد ہے۔

۱۹۳- حرام بن سعید یہ حضرت سعید مخیصہ کے صاحبزادے اور انصاری حارثی ہیں۔ ان کی کُنیت ابو نعیم ہے۔ ان کا تابعین میں شمار ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنے والد ماجد اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جب کہ ان سے ابن شہاب زہری روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے عمر عزیز کی ستر منزلیں طے کرنے کے بعد ۱۱۳ھ میں وفات پائی۔

۱۹۴- ابن حزم ان کی کنیت ابو بکر ہے۔ ان کے صاحبزادے کا نام محمد بن عمرو بن حزم ہے۔ یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ابو جحیفہ سے روایت کرتے ہیں جب کہ ان سے ابن شہاب زہری نے روایت کی ہے۔

۱۹۵- حسن بصری ان کی کنیت ابو سعید ہے۔ یہ ابو الحسن بصری کے صاحبزادے اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ ان کے والد ماجد کا نام یسار ہے جو قبیلہ بنی سبی میسان سے تھے اور انہیں ربیع بنت نضر نے آزاد کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات سے دو سال پہلے مدینہ منورہ میں ان کی پیدائش ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دست مبارک سے ان کی تحنیک فرمائی تھی۔ ان کی والدہ محترمہ رضا کارانہ طور پر ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت کیا کرتی تھیں۔ اگر کسی وقت ان کی والدہ ماجدہ کہیں چلی جاتیں تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہیں بہلانے کے لیے اپنی پستان مبارک ان کے منہ میں دے دیا کرتیں۔ قدرتِ خداوندی سے ان کی پستان میں دودھ اُتر آتا اور یہ پی لیا کرتے تھے۔ بعض بزرگوں کا خیال ہے کہ امام حسن بصری جو سرچشمۂ علم و حکمت بنے وہ اسی مبارک دودھ کا کرشمہ تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد یہ بصرہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مدینہ منورہ میں ملے ہیں لیکن بصرہ میں حضرت علی سے ملاقات کرنا صحیح ثابت نہیں ہو سکا۔ اس لیے کہ حسن بصری جس وقت بصرہ کو جا رہے تھے اور ابھی وادی القریٰ میں تھے تو حضرت علی اس وقت بصرہ سے تشریف لا چکے تھے۔ انہوں نے حضرت ابو موسیٰ اشعری، حضرت انس بن مالک اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے علاوہ کتنے ہی صحابہ کرام سے روایت کی ہے اور ان سے بھی بعض تابعین و تبع تابعین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ اپنے وقت میں علم و فن، زہد و عبادت اور تقویٰ و ورع میں امام زمانہ تھے۔ رجب ۱۱۰ھ میں اس جہانِ فانی کو خیرباد کہا۔

۱۹۶- حسن بن راشد یہ علی بن راشد واسطی کے صاحبزادے ہیں۔ انہوں نے ابو الاحوص اور ہیثم سے روایت کی ہے اور ان سے امام ابو داؤد، امام نسائی رحمہما اللہ نے روایات کی ہیں۔ یہ ائمہ حدیث کے یہاں بڑے صادق ہیں، ۲۳۷ھ میں وفات پائی۔

۱۹۷- حسن بن علی الہاشمی یہ علی الہاشمی کے صاحبزادے ہیں۔ انہوں نے اعرج سے روایت کی ہے اور ان سے مسلم بن قتیبہ نے۔ امام بخاری فرماتے ہیں یہ منکر الحدیث ہیں۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۱۹۸۔ حسن بن جعفر یہ ابو جعفر جعفری کے صاحبزادے ہیں۔ حضرت نافع اور حضرت ابن الزبیر سے حدیث نقل کرتے ہیں اور ان سے ابن مہدی وغیرہ نے روایت کی ہے۔ بعض لوگوں نے ان کی حدیث کو ضعیف کہا ہے۔ حالاں کہ یہ بڑے صالح علماء میں سے تھے۔ ۱۶۷ھ میں وفات پائی۔

۱۹۹۔ حفص بن سلیمان یہ سلیمان کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی کنیت ابو عمر والاسدی ہے۔ بنو اسد کے آزاد کردہ ہیں عقیبہ بن مرشد اور قیس بن مسلم سے انہوں نے احادیث نقل کی ہیں اور ان سے ایک جماعت نے یہ قرارۃ میں قابلِ اعتماد ہیں۔ حدیث میں نہیں۔ امام بخاری نے فرمایا محدثین کے یہاں یہ متروک الحدیث ہیں۔ ۱۸۰ھ میں وفات پائی اور ان کی عمر نوے برس کی ہوئی۔

۲۰۰۔ حفص بن عاصم یہ حفص بن عاصم بن الخطاب ہیں۔ محدثین کے نزدیک قابلِ اعتماد ہیں، ان پر لوگوں کا اعتماد ہے۔ اجلّہ تابعین میں سے ہیں۔ بہت زیادہ احادیثِ مبارکہ کو نقل کرنے کا شرف انہیں حاصل ہوا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر سے احادیث کو سنا ہے۔

۲۰۱۔ حکیم بن الاثرم یہ بنی تمیم سے ہیں اور حسن سے روایت کی ہے جب کہ ان سے عوف اور حماد بن مسلمہ نے۔ یہ حدیث میں بہت پختے مانے جاتے ہیں۔

۲۰۲۔ حکیم بن ظہیر یہ ظہیر فزاری کے صاحبزادے ہیں۔ انہوں نے حضرت علقمہ بن مرشد اور زید بن رفیع سے روایت کی ہے اور ان سے محمد بن صباح دولابی نے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ یہ محدثین کے یہاں متروک ہیں۔

۲۰۳۔ حکیم بن معاویہ یہ معاویہ قشیری کے بیٹے ہیں۔ حدیث کی روایت میں اچھے سمجھے جاتے ہیں۔ انہوں نے اپنے باپ سے حدیث کو روایت کیا ہے اور ان کے بیٹے سنہر جریری نے ان سے روایات سنی ہیں۔

۲۰۴۔ حماد بن ابی سلیمان یہ ابو سلیمان کے بیٹے ہیں۔ ابو سلیمان کا نام مسلم اشعری ہے۔ یہ کوفی ہیں۔ ان کا شمار تابعین میں کیا جاتا ہے۔ ایک جماعت سے انہوں نے احادیث کو سنا اور ان سے شعبہ اور سفیان ثوری وغیرہما نے روایت کی ہے۔ اپنے زمانہ کے سب سے بڑے عالم ہوئے ہیں۔ ابراہیم نخعی سے ان کی ملاقات ہوئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی وفات ۱۲۰ھ میں ہوئی۔

۲۰۵۔ حماد بن ابی حمید یہ حماد بن ابو حمید مدنی ہیں۔ زید بن اسلم وغیرہ سے روایتِ حدیث کرتے ہیں اور ان سے قعنبی نے روایت کی ہے اور کچھ لوگوں نے ان کی روایت کو ضعیف کہا ہے۔

۲۰۶۔ حماد بن زید یہ حماد بن زید ازدی ہیں۔ محدثین کے نزدیک قابلِ اعتماد علماء میں سے ہیں۔ ثابت بنانی اور دوسرے حضرات سے انہوں نے روایت کی ہے اور ان سے عبداللہ بن مبارک اور یحییٰ بن سعید نے روایت کی ہے۔ یہ سلیمان بن عبدالملک کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور ۱۹۹ھ میں اس جہانِ فانی سے رخصت ہوئے۔ آخر میں یہ نابینا ہو گئے تھے۔

۲۰۷۔ حماد بن سلمہ یہ سلمہ بن دینار کے بیٹے ہیں ان کی کنیت ابو سلمۃ الربعی ہے۔ یہ ربیعہ بن مالک کے آزاد کردہ ہیں اور

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

حمید الطویل کے بھانجے ہیں۔ بصرہ کے مشہور علماء میں سے ہیں اور وہاں کے ائمہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ ان سے بہت زیادہ احادیث مروی ہیں۔ انہوں نے بہت سے لوگوں سے روایات کی ہیں اور یہ سنت، عبادت اور تقویٰ میں مشہور ہیں ۱۶۷ھ میں وفات پائی۔ حضرت ثابت، حمید الطویل اور قتادہ سے انہوں نے حدیث سنی اور ان سے یحییٰ بن سعید، ابن المبارک اور وکیع نے روایت کی ہے۔

۲۰۸۔ حمید بن عبدالرحمٰن یہ حضرت عبدالرحمٰن کے صاحبزادے عوف زہری قریشی مدنی کے پوتے ہیں۔ یہ کبار تابعین میں سے ہیں۔ انہوں نے ۱۰۵ھ میں وفات پائی جب کہ انہوں نے عمر عزیز کی تہتر منزلیں طے کی تھیں۔

۲۰۹۔ حمید بن عبدالرحمٰن یہ حمیدی بصری ہیں۔ بصرہ کے ائمہ اور ثقات علماء میں سے ہیں جلیل القدر قدمائے تابعین میں سے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۲۱۰۔ حنش بن عبداللہ یہ عبداللہ سبائی کے صاحبزادے ہیں۔ بعض نے یہ کہا ہے کہ یہ کوفہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے اور حضرت علی کی شہادت کے بعد مصر میں چلے آئے۔ انہوں نے ۱۰۰ھ میں اس جہان فانی کو خیرباد کہا۔

۲۱۱۔ حنظلہ بن قیس الزرقی یہ قیس زرقی انصاری کے صاحبزادے ہیں۔ ثقات اہل مدینہ اور وہاں کے تابعین میں سے ہیں۔ انہوں نے نافع بن خدیج وغیرہ سے حدیث کو سنا ہے اور ان سے یحییٰ بن سعید وغیرہ نے روایت کی ہے۔

تابعات

۲۱۲۔ اُمّ الحریر یہ حضرت طلحہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتی ہیں اور ان کی آزاد کردہ ہیں۔ ان کی احادیث کو محمد بن رزین نے اپنی والدہ ماجدہ کے واسطے سے نقل کیا ہے۔ ان کی ایک حدیث اشراط الساعہ میں آئی ہے۔ اُمّ الحریر میں حا مفتوح اور پہلی راء مکسور ہے۔

۲۱۳۔ حسناء یہ صریمہ معاویہ کی صاحبزادی تھیں۔ انہوں نے اپنے چچا جان سے روایت حدیث کی ہے جب کہ ان سے عوف اعرابی روایت کرتے ہیں۔ ان کی احادیث بصریوں میں مروج تھیں۔ ابن ماکولا نے ان کے متعلق ایسا ہی لکھا ہے جب کہ حازمی نے تذکرہ لکھتے ہوئے ان کا نام خنساء بنت معاویہ لکھا ہے اور بعض انہیں حسنا صریمہ کہتے ہیں۔ حارث اور اسلم ان کے دو چچا بتائے جاتے ہیں۔ صریمہ میں صاد مفتوح اور راء مکسور ہے۔ حسنا فعلا کے وزن پر حسن سے ماخوذ ہے۔

۲۱۴۔ حفصہ بنت عبدالرحمٰن یہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی صاحبزادی ہیں۔ یہ منذر کے نکاح میں تھیں جو حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے تھے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

خاء ـــــــ صحابہ

۲۱۵۔ حضرت خارجہ بن حذافہ

یہ حذافہ قرشی سہمی کے صاحبزادے ہیں اور قریش کے سو سواروں میں سے ایک ہیں اور ان کے متعلق یہ مشہور ہے کہ ایک ہزار سواروں کے برابر تھے۔ ان کا شمار مصریوں میں کیا جاتا ہے یعنی وہ شخص ہیں کہ جن کو مصر والوں میں شمار کر کے قتل کیا گیا یعنی ان کو ایک خارجی نے عمرو بن العاص سمجھ کر قتل کر دیا تھا جو ان تین اشخاص میں سے ایک تھا جنھوں نے حضرت علی، حضرت معاویہ اور حضرت عمرو بن العاص کے قتل پر اتفاق کیا تھا اور ان میں سے ہر ایک ان تین اصحاب میں سے ایک کے قتل کی کوشش میں تھا۔ ان کا فیصلہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں پورا ہوا اور باقی دونوں حضرات بچ گئے۔ خارجی کا قتل ۴۰ھ میں ہوا۔

۲۱۶۔ حضرت خالد بن الولید

یہ ولید قرشی کے صاحبزادے ہیں جو مخزومی تھے۔ ان کی والدہ لبابۃ الصغریٰ ہیں جو ام المؤمنین حضرت میمونہ کی بہن ہیں۔ زمانہ اسلام سے پہلے ان کا شمار شرفاء قریش میں ہوتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں سیف اللہ کا خطاب عطا فرمایا۔ ۲۱ھ میں اس جہان فانی سے رخصت ہوئے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کچھ وصیت کی۔ ان کے خالہ زاد بھائی عبداللہ بن عباس، علقمہ اور جبیر بن نفیر نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

۲۱۷۔ حضرت خالد بن ہوذہ

یہ ہوذہ عامری کے صاحبزادے ہیں۔ یہ اور ان کے بھائی حرملہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور یہ خزاعہ کے پاس لوٹے اور اپنے اسلام کی بشارت ان کو دی۔ یہ مؤلفۃ القلوب میں سے تھے۔ یہ خالد بن ہوذہ وہی ہیں جن سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غلام اور باندی خریدفرمائی تھی اور ان کے لیے عہد نامہ لکھ کر دیا تھا۔

۲۱۸۔ حضرت خباب بن الارت

ان کی کنیت ابو عبداللہ تمیمی ہے ان کو دور جہالت میں قید کر لیا گیا تھا۔ خزاعیہ نامی عورت نے ان کو خرید کر آزاد کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دار ارقم میں داخل ہونے سے پہلے یہ اسلام لائے تھے اور یہ ان صحابہ کرام میں سے ہیں جنھیں کفار نے دعوت اسلام قبول کرنے پر سخت تکالیف پہنچائیں۔ لیکن انہوں نے صبر کیا اور کوفہ میں اقامت پذیر ہو گئے اور وہیں ۳۷ھ میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ ان کی عمر تہتر سال کی ہوئی۔ ایک بڑی جماعت نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

۲۱۹۔ حضرت خبیب بن عدی

یہ عدی انصاری اوسی کے صاحبزادے ہیں۔ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور انھیں غزوۂ رجیع کے اندر ۳ھ میں قید کر لیا گیا تھا۔ پھر ان کو مکہ معظمہ لایا گیا اور حارث ابن عامر کی اولاد نے ان کو خرید لیا اور انھیں خبیب نے بدر کے دن حارث کو کفر کی حالت میں قتل کر دیا تھا۔ حارث کے بیٹوں نے ان کو اس لیے خریدا تھا تاکہ اپنے باپ کے بدلہ میں قتل کر دیں۔ یہ قیدی بن کر ان کے پاس رہے۔ پھر انھیں مقام تنعیم میں لے جا کر سولی پر چڑھا دیا اور یہ اسلام میں پہلے شخص ہیں جن کو راہ خدا میں سولی دی گئی۔ ان سے روایت حدیث حارث بن بزصار نے کی۔ صحیح بخاری میں مروی ہے کہ حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حارث کی کسی بیٹی سے استرہ مانگ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

لیا تاکہ وہ موئے زہار صاف کریں۔ پھر حضرت خبیب نے اس کے چھوٹے بیٹے کو اٹھا کر اپنی ران پر بٹھا لیا جب کہ وہ استرا ان کے ہاتھ میں تھا۔ بچے کی ماں اس بات سے بالکل بے خبر تھی۔ جب ماں نے یہ دیکھا تو بہت گھبرائی اس کی گھبراہٹ اور بے چینی کو حضرت خبیب نے اس کے چہرے سے محسوس کر لیا اور فرمایا تم اس سے ڈر رہی ہو کہ میں اس معصوم بچے کو قتل کر دوں گا۔ ہرگز ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا معصوم بچے کی والدہ کہنے لگی میں نے اپنی زندگی میں خبیب سے بہتر کوئی قیدی نہیں دیکھا۔ بخدا میں نے خبیب کو زمانہ اسارت میں ایک روز دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں تازہ انگوروں کا خوشہ ہے جس میں سے وہ کھا رہے تھے جب کہ وہ لوہے کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور مکہ میں اس وقت کوئی پھل نہ تھا۔ اور یہ کہتے تھے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ رزق ہے جو خبیب کو کھاتے دیکھا گیا ہے۔ جب حضرت خبیب کو قتل کرنے کے لیے لے گئے تو حضرت خبیب نے فرمایا: مجھے اتنی مہلت دے دو کہ میں دو رکعت نماز ادا کر لوں۔ ان کو نماز ادا کرنے کا موقع دیا گیا اور حضرت خبیب نے دو رکعت نماز ادا کی۔ اور فرمایا کہ خدا کی قسم! اگر کفار یہ خیال نہ کرتے کہ یہ گھبراہٹ کی وجہ سے جان بچانے کے لیے نماز پڑھ رہا ہے تو میں اور بھی نماز پڑھتا۔ پھر حضرت خبیب نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی۔ اے اللہ! ان کفار کو ایک ایک شمار کر کے قتل کر دے اور ان سے کوئی ایک بھی باقی نہ بچے۔ اور پھر یہ دو شعر پڑھے:

فلست ابالی۔ حین اقتل مسلما — علی ای شق کان فی اللہ مضجعی

وذلک فی ذات الالٰہ وان یشا — یبارک علی اوصال شلو ممزع

جب مسلمان ہونے کی حالت میں مجھے سولی دی جا رہی ہے تو مجھے اس کی کوئی پروا کہ مجھے اللہ کی راہ میں قتل کرنے کے لیے کس کروٹ پر پچھاڑا جائے گا۔ اور یہ سب تکالیف مجھے اللہ کے راستہ میں دی گئی ہیں اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو میرے اعضاء کے جوڑ جوڑ کو برکت سے بھر دے۔

حضرت خبیب ان حضرات میں سے ہیں جنہوں نے راہ خدا میں صبر و استقامت کے ساتھ جان دیتے وقت دو رکعت نماز پڑھنے کا طریقہ قائم کر دیا۔

۲۲۰۔ حضرت ابو خراش

یہ حدرد اسلمی صحابی ہیں۔ خراش میں خاء مکسور اور راء غیر مشدد ہے۔ حدرد میں حا مفتوح اور دال ساکن ہے۔

۲۲۱۔ حضرت حزیم بن الاخرم

یہ اخرم کے صاحبزادے اور شداد بن عمرو بن فاتک اسدی کے پوتے ہیں لیکن یہ اپنے دادا کی طرف نسبت کیے جاتے ہیں اور ان کو حزیم بن فاتک کہا جاتا ہے۔ ان کا شمار شامیوں میں کیا جاتا ہے اور بعض کے نزدیک کوفیوں میں۔ ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔

۲۲۲۔ حضرت خزیمہ بن ثابت

ان کی کنیت ابو عمارہ ہے۔ یہ انصاری اوسی ہیں اور ذوالشہادتین کے لقب سے جانے پہچانے جاتے ہیں (کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی گواہی کو پورا نصاب یعنی دو گواہوں کے برابر قرار فرما دیا تھا)۔ غزوۂ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوتے رہے۔ جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے۔ اس جنگ میں جب حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے تو یہ تلوار سونت کر شامیوں پر ٹوٹ پڑے اور جام شہادت نوش کیا۔ ان کے صاحبزادے عبداللہ و عمارہ اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ خزیمہ میں خاء معجم اور زاء مفتوح ہے۔ عمارہ میں عین مضموم ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۲۲۳۔ حضرت خزیمہ بن جزء یہ جزء کے صاحبزادے ہیں ان کی کنیت ابو عبداللہ السلمی ہے۔ ان سے ان کے بھائی جبان بن جزء روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان کا شمار عرب کے منفرد لوگوں میں ہوتا ہے۔ جزء میں جیم مفتوح اور زاء ساکن ہے۔ بعض اصحاب حدیث جزی جیم کی زیر اور زائے معجمہ کے کسرہ اور آخر میں یائے تحتانی کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ یہ عبدالغنی نے بیان کیا ہے اور حافظ دارقطنی نے جیم کے کسرہ اور زائے معجمہ کے سکون کے ساتھ ضبط کیا ہے اور جبان ہائے مہملہ کے کسر اور بائے موحدہ کی تشدید کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

۲۲۴۔ حضرت ابو حلاد یہ صحابی ہیں۔ حافظ ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ میں ان کے نام اور نسب سے واقف نہیں ہوں۔ ان کی حدیث یحییٰ بن سعید کے نزدیک معتبر ہے جو ابو خردہ ابو خلاد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی مومن کو دیکھو کہ اس کو دنیا کے بارے میں زہد عطا کیا گیا ہے اور کم گوئی عطا کی گئی ہے تو اس کی صحبت اختیار کرو اس لیے کہ وہ حکمت سکھائے گا اور دوسری روایت حدیث اسی طرح کی ہے لیکن ابو فروہ اور ابو خلاد کے درمیان اس دوسری حدیث میں ابو مریم کا واسطہ ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

۲۲۵۔ حضرت خلاد بن السائب یہ سائب بن الخلاد کے صاحبزادے اور خزرجی ہیں۔ یہ اپنے والد محترم اور زید بن خالد سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے جبان بن واسع وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۲۲۶۔ حضرت خنیس بن حذافہ یہ سہمی قریشی ہیں جو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے حضرت حفصہ بنت عمر کے شوہر تھے۔ یہ غزوۂ بدر میں پھر غزوۂ احد میں حاضر تھے جس میں ان کو ایک گہرا زخم لگا اور وہ ناقابل برداشت ہو گیا۔ مدینہ منورہ پہنچ کر اس جہان فانی کو الوداع کہا۔ ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ خنیس تصغیر ہے۔

صحابیات

۲۲۷۔ حضرت ام خالد بن سعید بن العاص الاموی یہ ام خالد امویہ ہیں۔ خالد، سعید بن عاص کے صاحبزادے ہیں یہ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں۔ ملک حبشہ میں پیدا ہوئیں جب یہ مدینہ منورہ میں لائی گئیں تو ابھی کم عمر ہی تھیں۔ پھر ان سے زبیر بن العوام نے نکاح کیا۔ ان سے کچھ لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

۲۲۸۔ حضرت خدیجہ بنت خویلد یہ خویلد بن اسد کی صاحبزادی قریشیہ ہیں۔ امہات المومنین میں سے ہیں۔ پہلے یہ ابو ہالہ بن زرارہ کی بیوی تھیں پھر ان سے عتیق بن عائذ نے نکاح کیا۔ اس کے بعد ان کا نکاح آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہوا۔ اس وقت ان کی عمر چالیس سال تھی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر پچیس سال تھی۔ اس سے قبل نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی عورت سے نکاح نہیں کیا تھا۔ اور نہ حضرت خدیجہ کی زندگی میں کسی عورت سے نکاح کیا۔ یہاں تک کہ حضرت خدیجہ کی وفات ہو گئی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہ خاتون ہیں جو عورتوں میں سب سے پہلے ایمان لائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تمام اولاد سوائے حضرت ابراہیم جو کہ حضرت ماریہ قبطیہ کے بطن اطہر سے ہیں، انہیں حضرت خدیجہ سے ہوئی۔ ان کی وفات ہجرت سے پانچ سال پہلے مکہ معظمہ میں ہو گئی تھی۔ بعض نے کہا ہے چار سال قبل اور بعض نے تین سال قبل۔ اس وقت اعلان نبوت کیے ہوئے دس سال گزر چکے تھے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ان کی عمر پینسٹھ سال کی ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس رہنے کا زمانہ پچیس سال ہے ان کو مقام حجون میں دفن کیا گیا۔

۲۲۹۔ حضرت خولہ بنت ثامر یہ خولہ بنت ثامر قبیلہ انصار کی ہیں۔ ان کی حدیث اہل مدینہ میں زیادہ ہیں۔ ان سے نعمان بن ابی العیاش زرقی نے روایت حدیث کی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ یہ خولہ قیس بن بنی مالک بن النجار کی بیٹی ہیں اور ثامر قیس کا لقب ہے اور صحیح بات یہ ہے کہ یہ دونوں علیحدہ علیحدہ عورتیں ہیں۔

۲۳۰۔ حضرت خولہ بنت حکیم یہ خولہ بنت حکیم ہیں جو حضرت عثمان بن مظعون کی بیوی ہیں۔ بڑی صالح متقی اور فاضل عورت تھیں۔ ان سے ایک جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔

۲۳۱۔ حضرت خولہ بنت قیس یہ قیس کی صاحبزادی اور قبیلہ جہنیہ کی رہنے والی تھیں۔ ان کی احادیث اہل مدینہ کے یہاں مروج ہیں۔ ان سے نعمان بن خربوذ نے روایت کی ہے۔ خربوذ میں خا مضموم اور را ساکن ہے۔

۲۳۲۔ حضرت خنساء بنت خذام یہ خذام ابن خالد کی صاحبزادی ہیں اور انصاریہ اسدیہ ہیں۔ ان کی احادیث اہل مدینہ میں مشہور ہیں۔ ان سے حضرت ابوہریرہ اور حضرت عائشہ صدیقہ اور دوسرے صحابہ نے روایت حدیث کی ہے۔ خنساء میں خا مضموم اور نون ساکن ہے۔ خذام میں خائے معجمہ مکسور اور ذال معجمہ بغیر تشدید کے ہے۔

تابعین

۲۳۳۔ خارجہ بن زید یہ حضرت زید بن ثابت انصاری مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے اور جلیل القدر تابعی ہیں۔ انہوں نے حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت کو پایا ہے۔ اپنے والد محترم اور دوسرے کتنے ہی صحابہ کرام سے انہیں سماع حدیث کی سعادت حاصل ہوئی۔ ان کا شمار مدینہ منورہ کے فقہاء سبعہ میں ہوتا تھا۔ بڑے پختہ کار اور ثقہ ہیں۔ ان سے زہری نے روایت کی۔ انہوں نے ۹۹ھ میں وفات پائی۔

۲۳۴۔ خارجہ بن صلت یہ خارجہ بن الصلت برجمی ہیں۔ ان کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔ بنو تمیم کی ایک شاخ کا نام براجم ہے جس سے یہ متعلق تھے۔ ان سے امام شعبی نے روایت کی ہے۔ اہل کوفہ کے نزدیک ان کی احادیث کا بڑا اعتبار تھا۔

۲۳۵۔ خالد بن عبداللہ یہ خالد بن عبداللہ واسطی طحان ہیں۔ حصین وغیرہ سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ بڑے ہی صالح اور متقی انسان گزرے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے اپنے آپ کو تین مرتبہ خریدا اور اپنے وزن کے برابر چاندی خیرات کی تھی۔ انہوں نے ۱۷۶ھ میں اس جہان فانی کو خیرباد کہا۔ بعض کے نزدیک ۱۸۲ھ میں وفات پائی اور ان کی ولادت ۱۱۰ھ میں ہوئی تھی۔

۲۳۶۔ خالد بن معدان ان کی کنیت ابوعبداللہ شامی کلاعی ہے۔ یہ حمص کے رہنے والوں میں سے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ستر صحابہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ اور یہ علماء شام کے ثقہ راویوں میں سے ہیں۔ ۱۰۴ھ میں وفات پائی اور ان کو مقام طرسوس میں دفن کیا گیا۔ معدان میم کے فتح عین کے سکون کے ساتھ ہے۔ دال مہملہ پر تشدید نہیں ہے۔

۲۳۷۔ ابوحزامہ یہ ابوحزامہ بن یعمر ہیں۔ یہ بنی الحارث کے ایک شخص ہیں۔ یہ اپنے والد ماجد سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان سے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

زہری جیسے مشہور تابعی نے روایت کی ہے۔ خزامہ میں خاء مکسور اور زا پر تشدید نہیں ہے۔

۲۳۸۔ خشف بن مالک یہ قبیلہ طے کے رہنے والے ہیں۔ یہ اپنے والد ماجد اور اپنے چچا اور عمرو بن مسعود سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے زید بن جبیر نے روایت کی ہے معتمد راوی ہیں۔ خشف میں خاء مکسور اور سین ساکن ہے۔

۲۳۹۔ ابو خلدہ یہ خالد بن دینار تمیمی سعدی بصری ہیں جو درزی کا کام کیا کرتے تھے۔ ثقات تابعین میں سے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے وکیع نے روایت کی ہے۔ خلدہ خائے معجمہ کے فتح اور لام کے سکون کے ساتھ ہے۔

۲۴۰۔ خیثمہ بن عبدالرحمٰن عبدالرحمٰن کے صاحبزادے ہیں اور ابو سبرہ جعفی کے پوتے ہیں۔ ابو سبرہ جعفی کا نام یزید بن مالک ہے اور یہ خیثمہ کبار تابعین میں سے ہیں۔ ابو واصل سے پہلے ان کی وفات ہو گئی تھی۔ حضرت علی اور عبداللہ بن عمر وغیرہ صحابۂ کرام سے روایت کیا کرتے تھے اور ان سے اعمش، منصور اور عروہ بن مرہ روایت کرتے ہیں۔ دو لاکھ درہم کی مالیت کا سامان انہیں وراثت میں ملا جس کو انہوں نے علماء پر صرف کر دیا تھا۔ خیثمہ میں خاء مفتوح، یاء ساکن اور ثاء مفتوح ہے۔ سبرہ میں سین مفتوح اور یاء ساکن ہے۔

کفّار

۲۴۱۔ ابن خطل یہ عبداللہ بن خطل تیمی کافر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا حکم فتح مکہ کے دن دیا تھا۔ اسے قتل کر دیا گیا۔ خطل خائے معجمہ اور طائے مہملہ کے فتحہ کے ساتھ ہے۔

دال ـــــــ صحابہ

۲۴۲۔ حضرت دحیۃ الکلبی یہ دحیہ کلبی کے صاحبزادے اور عظیم مرتبہ صحابہ کرام میں سے ہیں۔ ان کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ۶ھ میں قیصر شاہ روم کے پاس مدت صلح کے زمانہ میں بھیجا۔ قیصر نے مسلمان ہونا جلما مگر اس کے پادری ایمان نہیں لائے تو وہ بھی مسلمان نہ ہو سکا۔ یہ وہی صحابی ہیں کہ بعض اوقات حضرت جبریل علیہ السلام ان کی صورت میں آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس وحی لاتے تھے۔ یہ ملک شام چلے گئے اور حضرت امیر معاویہ کے دور خلافت تک وہاں رہے۔ اکثر تابعین نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ دحیہ دال کے کسرہ اور حائے معجمہ کے سکون اور دو نقطوں والی یاء کے ساتھ ہے اسی طرح متعدد محدثین اور اہل لغت نے روایت کیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ دحیہ دال کے فتح کے ساتھ ہے۔

۲۴۳۔ حضرت ابو الدرداء ان کا نام عویمر ہے۔ یہ عامر انصاری خزرجی کے صاحبزادے ہیں۔ یہ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہوئے اور درداء ان کی صاحبزادی ہیں۔ انھوں نے کچھ تاخیر سے دعوت اسلام کو قبول کیا اور اپنے خاندان میں سب سے آخر میں اسلام لانے والے ہیں۔ بڑے صالح اور متقی مسلمان تھے اور بڑے سمجھدار

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اور صاحب حکمت عالم ہوئے ہیں۔ شام میں قیام پزیر رہے اور ۳۲ھ میں دمشق کے اندر وفات پائی۔

صحابیات

۲۴۴۔ حضرت ام الدرداء ان کا نام خیرۃ ہے۔ یہ ابو حدرد کی صاحبزادی ہیں۔ قبیلہ اسلم کی رہنے والی ہیں۔ یہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی ہیں۔ یہ بڑی فاضل اور عقل مند صحابیات میں سے ایک ہیں۔ عورتوں میں بڑی صاحب رائے تھیں۔ نہایت عابدہ، متقی اور متبعہ سنت تھیں۔ ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔ ان کی وفات حضرت ابو درداء سے دو سال قبل ہو گئی تھی۔ انہوں نے ملک شام کے اندر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔

تابعین

۲۴۵۔ داؤد بن الحصین یہ حضرت عمر و بن عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ ہیں۔ یہ عکرمہ سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے مالک وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ۱۳۵ھ میں اس جہان فانی سے رخصت ہوئے اور ان کی عمر بہتر سال کی ہوئی۔

۲۴۶۔ داؤد بن صالح یہ صالح بن دینار کے صاحبزادے ہیں جو کھجوروں کی تجارت کیا کرتے تھے اور انصار کے آزاد کردہ اور مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے۔ سالم بن عبداللہ اور اپنے والد ماجد اور اپنی والدہ ماجدہ سے روایت حدیث کرتے تھے۔

۲۴۷۔ ابن الدیلمی ان کا نام ضحاک ہے۔ یہ فیروز کے صاحبزادے اور تابعی ہیں۔ ان کی احادیث مصریوں میں مروج ہیں۔ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں۔ دیلمی دال کے فتحہ سے منسوب ہے دیلم کی جانب۔ یہ ایک پہاڑ ہے جو لوگوں میں مشہور ہے اور فیروز میں فا مفتوح یا و ساکن اور را مضموم ہے۔

۲۴۸۔ ابو داؤد الکوفی ان کا نام نفیع ہے۔ حارث نابینا کے صاحبزادے اور کوفی ہیں۔ حضرت عمران بن حصین اور حضرت ابو برزہ سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے روایت کرنے والے شریک اور سفیان ثوری ہیں۔ محدثین کے نزدیک متروک ہیں کیوں کہ رفض کی طرف مائل تھے۔ ان کا ذکر کتاب العلم میں آتا ہے۔

ذال ـــــــ صحابہ

۲۴۹۔ حضرت ابو ذر الغفاری ان کا نام جندب ہے۔ بناوہ کے صاحبزادے ہیں۔ یہ عظیم المرتبت تارک الدنیا اور صابرین، صحابہ کرام میں سے ہیں۔ مکہ مکرمہ میں شروع اسلام لانے والوں میں سے ہیں۔ ان کے متعلق مشہور ہے کہ یہ ایمان لانے والوں میں سے پانچویں صحابی ہیں۔ اپنی قوم میں واپس آ گئے تھے اور ایک مدت تک ان کے پاس رہے غزوۂ خندق کے بعد آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس مدینہ منورہ میں حاضر خدمت ہو گئے پھر مقام ربذہ میں قیام پزیر رہے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اور ربذہ میں ہی ۳۲ھ کے اندر خلافت عثمانی کے زمانہ میں وفات پائی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بشت سے پہلے بھی عبادت خداوندی میں وقت گزارتے تھے۔ ان سے بے شمار صحابہ اور تابعین نے روایت حدیث کی ہے۔

۲۵۰۔ حضرت ذو مخبر میم کے کسرہ، خائے معجمہ کے سکون باے موحدہ کے فتحہ کے ساتھ۔ نجاشی کے بھتیجے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خادم ہیں۔ جبیر بن نفیر وغیرہ نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ ان کا شمار شامیوں میں کیا جاتا ہے اور ان کی احادیث ان ہی میں ملتی ہیں۔

۲۵۱۔ حضرت ذوالیدین یہ قبیلہ بنی سلیم کے ایک فرد ہیں۔ ان کو خرباق بھی کہا جاتا ہے۔ صحابی اور حجاز کے رہنے والے ہیں۔ جس نماز میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سہو ہو گیا تھا اس میں یہ موجود تھے۔ الخرباق خائے معجمہ کے کسرہ، رائے مہملہ کے سکون اور باے موحدہ کے ساتھ ہے۔

کفار

۲۵۲۔ ذوالسویقین یہ حبشہ کا رہنے والا شخص ہوگا جس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ وہ خانہ کعبہ کو منہدم کرے گا۔

راء ——— صحابہ

۲۵۳۔ حضرت رافع بن خدیج ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ حارثی انصاری ہیں۔ جنگ اُحد میں ان کو تیر لگا جس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں قیامت کے روز تمہارے اس تیر کا گواہ ہوں۔ ان کا یہ زخم عبدالملک بن مروان کے زمانہ تک چلا۔ ۷۳ھ میں مدینہ طیبہ میں انتقال ہوا۔ چھیاسی سال کی عمر پائی۔ ایک بڑی جماعت نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ خدیج خائے معجمہ کے فتح، دال کے کسرہ اور آخر میں جیم معجمہ کے ساتھ ہے۔

۲۵۴۔ حضرت رافع بن عمرو یہ رافع بن عمرو غفاری ہیں۔ ان کا شمار بصریوں میں کیا جاتا ہے۔ ان سے عبداللہ بن الصامت نے روایت حدیث کی ہے۔ اکل تمر کے بارے میں ان کی حدیث ہے۔

۲۵۵۔ حضرت رافع بن مکیث یہ قبیلہ جہنیہ کے رہنے والے ہیں۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر حاضر تھے۔ ان سے ان کے صاحبزادے ہلال اور حارث روایت کرتے ہیں۔ مکیث میں میم کا فتحہ، کاف کا کسرہ اور دو نقطوں والے یاے کا سکون آخر میں ثاے مثلثہ ہے۔

۲۵۶۔ حضرت رافع اسلم یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ ان کے نام سے زیادہ کنیت مشہور ہے۔ یہ قبطی تھے۔ پہلے حضرت عباس کے غلام تھے۔ انہوں نے ان کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کیا تھا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت عباس کے اسلام کی بشارت دی گئی تو آپ نے اسی خوشی میں انہیں آزاد کر دیا۔ انہوں نے غزوۂ بدر سے پہلے اسلام قبول کر لیا تھا۔ ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔ ان کی وفات حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چند روز قبل ہوئی۔

۲۵۷۔ حضرت رباح بن الربیع یہ رباح بن الربیع اسدی کاتب ہیں۔ ان کی احادیث بصریوں میں مروج ہیں۔ قیس بن

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

زہیر ان سے روایت کرتے ہیں۔ الاسیدی ہمزہ کے ضمہ سین کے فتحہ اور آخر میں دال اور یاء دونوں مشدد ہیں۔

۲۵۸۔ حضرت ربیعہ بن الحارث یہ حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم کے صاحبزادے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا ہیں۔ ان کو شرف صحبت و روایات حاصل ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ۲۳ھ میں اس جہان فانی کو الوداع کہا۔ ان کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا تھا کہ پیلا خون جس کو میں معاف کرتا ہوں ربیعہ بن حارث کا ہے اور یہ اسی لیے فرمایا کہ دور جہالت میں ربیعہ کے ایک صاحبزادے جس کا نام آدم تھا قتل کر دیا گیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسلام میں اس کے مطالبہ کو چھوڑ دیا۔

۲۵۹۔ حضرت ربیعہ بن عمرو یہ عمرو جرشی کے صاحبزادے ہیں۔ واقدی بیان کرتے ہیں کہ یہ راہط کے خروج کے روز قتل کر دیے گئے۔

۲۶۰۔ حضرت ربیعہ بن کعب یہ کعب کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی کنیت ابو فراس اسلمی ہے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں کیا جاتا ہے۔ اصحاب صفہ میں سے ہیں۔ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خادم بھی رہے اور قدیم صحابہ کرام میں سے ہیں اور آپ کے ساتھ سفر و حضر میں رہتے تھے۔ انہوں نے ۶۳ھ میں اس جہان فانی کو خیرباد کہا۔ ان سے ایک جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔

۲۶۱۔ حضرت ابو رزین ان کا نام لقیط ہے۔ یہ عامر بن صبرہ کے صاحبزادے ہیں۔ ان کا ذکر حرف لام کے تحت آئے گا۔

۲۶۲۔ حضرت رفاعہ بن رافع ان کی کنیت ابو معاذ ہے۔ یہ زرقی انصاری ہیں یہ غزوۂ بدر، غزوۂ احد اور دوسرے تمام غزوات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوئے ہیں اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جنگ جمل اور جنگ صفین میں بھی شریک تھے۔ حضرت معاویہ کے دور خلافت کے آغاز میں ان کی وفات ہوئی۔ ان کے دونوں صاحبزادے عبید اور معاذ اور ان کے بھتیجے یحییٰ بن خلاد ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۲۶۳۔ حضرت رفاعہ بن سموال یہ سموال قرظی کے صاحبزادے ہیں۔ انہوں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی تھیں۔ پھر عبدالرحمٰن بن الزبیر نے ان سے نکاح کر لیا تھا۔ ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت کی ہے۔ سموال میں سین کا کسرہ ہے اور ایک قول میں فتحہ ہے۔ میم ساکن اور واؤ غیر مشدد ہے۔ الزبیر میں زاء مفتوح اور باء مکسور ہے جب کہ بعض نے زاء کا ضمہ اور باء کا فتحہ پڑھا ہے۔ حضرت رفاعہ امہات المؤمنین میں سے حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ماموں تھے۔

۲۶۴۔ حضرت رفاعہ بن عبدالمنذر یہ انصاری ہیں۔ ان کی کنیت ابو لبابہ ہے۔ ان کا ذکر حرف لام میں آئے گا۔

۲۶۵۔ حضرت رکانہ بن عبد یزید یہ ہاشم بن عبدالمطلب قرشی کے صاحبزادے ہیں۔ یہ بڑے طاقت ور پہلوان تھے ان کی احادیث مجانہ میں ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت تک زندہ رہے اور بعض نے لکھا ہے کہ ۴۲ھ میں وفات پائی۔ ان سے ایک جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔ رکانہ میں راء مضموم اور کاف غیر مشدد ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۲۶۶۔ حضرت ابو رمثہ یہ رفاعہ بن یثربی کے صاحبزادے امراء القیس کی اولاد میں سے تھے۔ بعض نے کہا کہ زید بن مناۃ بن تمیم کے بیٹے تھے اور ان کے والد کے نام میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض نے ان کا نام رفاعہ اور بعض زید بن مناۃ بتاتے ہیں۔ یہ اپنے والد کے ہمراہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تھے۔ ان کا شمار محدثین کوفہ میں ہوتا ہے۔ ابان بن لقیط نے ان سے روایت کی ہے۔ رمثہ میں راء مفتوح، میم ساکن اور ثاء مفتوح ہے۔

۲۶۷۔ حضرت رویفع بن ثابت یہ ثابت بن سکن کے صاحبزادے اور انصاری ہیں لیکن ان کا شمار مصریوں میں کیا جاتا ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں ان کو ۴۷ھ میں طرابلس مغربی پر امیر مقرر کر دیا تھا۔ ان کی وفات برقہ میں ہوئی اور بعض نے کہا ہے کہ شام میں ہوئی۔ ان سے حنش بن عبداللہ اور دوسرے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ رویفع رافع کی تصغیر ہے اور حنش میں حاء اور نون دونوں مفتوح اور شین ساکن ہے۔

۲۶۸۔ حضرت ابو ریحانہ یہ شمعون بن زید کے صاحبزادے ہیں۔ بنو قریظہ سے انصاری ہیں یعنی انصار کے حلیف ہیں۔ ان کے متعلق مشہور ہے کہ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ ہیں۔ ان کی صاحبزادی حضرت ریحانہ ہیں جو بڑی عابدہ فاضلہ اور تارک الدنیا رہیں یہ شام میں مقیم ہو گئے تھے۔ ان سے ایک بڑی جماعت نے روایتِ حدیث کی۔

صحابیات

۲۶۹۔ حضرت الربیع بنت معوذ یہ معوذ کی صاحبزادی اور انصار میں سے ہیں۔ بڑی عزت والی خاتون ہیں۔ ان کی احادیث اہلِ مدینہ اور اہلِ بصرہ کے ہاں مروج ہیں۔ الربیع میں راء مضموم، باء مفتوح اور یاء تشدید کے ساتھ مکسور ہے۔

۲۷۰۔ حضرت الربیع بنت النضر یہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پھوپھی اور حارثہ بن سراقہ کی والدہ ماجدہ ہیں۔ صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت انس بن مالک انصاری کی پھوپھی، ربیع بنت نضر کی والدہ ہیں اور جن کا ذکر صحابیات کے ذیل میں آتا ہے وہ ربیع یہی ہیں اور یہی صحیح ہے۔

۲۷۱۔ حضرت الرمیصاء ان کا نام اُمِّ سلیم ہے اور ملحان کی صاحبزادی تھیں۔ حضرت انس بن مالک کی والدہ ماجدہ ہیں۔ ان کا ذکر حرف سین میں آئے گا۔

تابعین

۲۷۲۔ ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن یہ جلیل القدر تابعی اور مدینہ منورہ کے مسلّم فقہاء میں سے ہیں۔ حضرت انس بن مالک اور حضرت سائب بن یزید سے احادیث سنا کرتے تھے اور ان سے سفیان ثوری اور امام مالک بن انس نے روایت کی ہے ۱۳۳ھ میں انہوں نے اس جہانِ فانی کو خیرباد کہا۔

۲۷۳۔ ابو رجاء ان کا اسمِ گرامی عمران بن تیم عطاردی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظاہری حیاتِ طیبہ میں ہی انہوں نے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اسلام قبول کر لیا تھا لیکن زیارت کا شرف حاصل نہ کر سکے۔ یہ بڑے عالم باعمل، سن رسیدہ بزرگ اور ماہرین قرأت سے ہوئے ہیں انہوں نے حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما وغیرہ صحابہ کرام سے روایت کی ہے۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد کثیر ہے۔ یہ ۱۰۰ھ میں فردوس مکین ہوئے تھے۔

کفار وغیرہ

۲۷۴۔ ابو رافع بن حقیق اس کا نام عبداللہ ہے اور یہود کے تاجروں میں سے تھا۔ اس کا ذکر باب المعجزات کے اندر حدیث براء میں آیا ہے۔ حقیق میں حاء مضموم اور پہلا قاف مفتوح ہے۔

۲۷۵۔ رعل بن مالک یہ مالک بن عوف کا بیٹا اور ان تالیفِ قرأ وغیرہ میں سے تھا جن کے لیے ایک مہینے تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قنوت میں بربادی کی دعا فرمائی اور جن پر لعنت بھیجتے رہے تھے۔ رعل میں را مکسور اور عین ساکن ہے۔

زاء ــــــــ صحابہ

۲۷۶۔ حضرت زاہر بن الاسود یہ زاہر بن اسود اسلمی ہیں۔ یہ ان صحابہ کرام میں سے ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔ یہ کوفہ میں مقیم رہے اور ان کا شمار کوفیوں میں کیا جاتا ہے۔

۲۷۷۔ حضرت الزبیر بن العوام ان کی کنیت ابو عبداللہ قریشی ہے۔ ان کی والدہ ماجدہ حضرت صفیہ، عبدالمطلب کی صاحبزادی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں۔ یہ اور ان کی والدہ ماجدہ شروع ہی میں مسلمان ہو گئے تھے۔ اس وقت ان کی عمر سولہ سال کی تھی۔ اس پر ان کے چچا نے دھوئیں سے ان کا دم گھوٹ کر تکلیف پہنچائی تاکہ یہ اسلام چھوڑ دیں مگر انہوں نے ایسا نہ کیا۔ تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ موجود رہے۔ انہوں نے سب سے پہلے تلوار اللہ کے راستہ میں سونتی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ احد میں ڈٹے رہے اور یہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ ان کا قد لمبا اور رنگ گورا تھا۔ بدن پر گوشت کم تھا۔ ان کے بدن پر بہت زیادہ بال تھے۔ ہلکے رخساروں والے تھے۔ ان کو مقام سفوان میں جو بصرہ کی سرزمین میں ہے عمرو بن جرموز نے ۳۶ھ میں شہید کر دیا تھا۔ انہوں نے چونسٹھ سال کی عمر پائی۔ اوّل وادی سباع میں دفن کیا گیا۔ پھر بصرہ کی طرف منتقل کیے گئے اور وہاں ہی ان کی قبر کا ہونا مشہور ہے۔ ان کے دونوں صاحبزادے عبداللہ اور عروہ ان سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔

۲۷۸۔ حضرت الزبیدی یہ زبیدی ہیں زائے معجمہ کے پیش اور باء موحدہ کے زبر کے ساتھ۔ ان کی نسبت زبید کی طرف کی جاتی ہے۔ ان کا نام منبہ بن سعد بیان کیا جاتا ہے۔ ان کا صحابۂ کرام میں سے ہونا محقق نہیں ہے۔

۲۷۹۔ حضرت زرارہ بن ابی اوفی یہ ابی اوفی کے صاحبزادے اور صحابی ہیں۔ ان کی وفات حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں ہوئی۔

۲۸۰۔ حضرت زرارع بن عامر یہ عامر عبدالقیس کے صاحبزادے ہیں۔ وفد عبدالقیس میں شامل ہو کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کا شمار بصریوں میں کیا جاتا ہے۔ ان کی حدیث اہل بصرہ میں مروج ہیں۔

۲۸۱۔ حضرت ابو زہیر انمیری ان کا شمار شامیوں میں کیا جاتا ہے۔

۲۸۲۔ حضرت ابو زید الانصاری انہوں نے اپنے حافظے سے آنحضرت کے عہد مبارک میں قرآن پاک کو جمع کیا۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے سعید بن عمیر اور بعض نے قیس بن السکن بتایا ہے۔

۲۸۳۔ حضرت زیاد بن الحارث یہ حارث صدائی کے صاحبزادے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی اور آپ کے پاس مؤذن بھی رہے۔ ان کا شمار بصریوں میں کیا جاتا ہے۔ صدائی میں صاد مضموم ہے اور دال مہملہ پر تشدید نہیں ہے۔

۲۸۴۔ حضرت زیاد بن لبید یہ لبید کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ انصاری خزرجی ہیں۔ تمام غزوات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہے۔ ان کو حضرموت کا گورنر بھی بنایا گیا تھا۔ ان سے عوف بن مالک اور ابوداؤد نے روایت کی ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں انہوں نے وفات پائی۔

۲۸۵۔ حضرت زید بن ارقم ان کی کنیت ابو عمرو ہے۔ یہ انصاری خزرجی ہیں۔ ان کا شمار کوفیوں میں کیا جاتا ہے۔ کوفہ میں سکونت پذیر رہے اور وہیں ۶۶ھ میں وفات پائی۔ ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔

۲۸۶۔ حضرت زید بن ثابت یہ انصاری ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاتب ہیں۔ جب مدینہ منورہ میں آئے تو اس وقت ان کی عمر گیارہ سال تھی۔ ان کا شمار جلیل القدر صحابہ کرام میں ہوتا ہے۔ انہوں نے تدوین قرآن مجید میں بڑا حصہ لیا۔ انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں قرآن پاک کی کتابت کا فریضہ بھی سرانجام دیا اور قرآن پاک کو مصحف سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں نقل کیا ہے۔ ان سے ایک بڑی جماعت روایت حدیث کرتی ہے۔ مدینہ منورہ کے اندر ۴۵ھ میں اس جہان فانی کو خیرباد کہا اور انہوں نے چھپن برس کی عمر پائی۔

۲۸۷۔ حضرت زید بن الحارثہ ان کی کنیت ابو اسامہ ہے۔ ان کی والدہ ماجدہ سعدی بنت ثعلبہ ہیں جو بنی معن میں سے تھیں۔ ان کی والدہ انہیں لے کر اپنی قوم کے پاس گئیں تو بنی معن بن جریر کے ایک لشکر نے ان کے قبیلے پر چھاپہ مارا اور جب ان لوگوں کا گزر بنی معن کے ان گھروں پر ہوا جو ان کی ننھال والوں کے تھے تو وہ حضرت زید بن حارثہ کو اٹھا کر لے گئے جب کہ ان کی عمر آٹھ سال تھی اور عکاظ کے بازار میں فروخت کرنے کے لیے پیش کیا۔ چنانچہ حکیم بن حزام بن خویلد نے انہیں چار سو درہم میں اپنی پھوپھی حضرت خدیجہ بنت خویلد کے لیے خرید لیا۔ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں تو انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ہبہ کر دیا گیا۔ جب ان کے خاندان والوں کو علم ہوا تو ان کا والد حارثہ اور ان کا چچا کعب دونوں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور فدیہ دے کر انہیں لے جانا چاہا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زید کو پورا اختیار دے دیا کہ چاہو میرے پاس رہو اور چاہو تو اپنے گھر والوں کے ساتھ چلے جاؤ۔ حضرت زید نے اپنے باپ اور چچا پر رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامن عاطفت کو ترجیح دی کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

احسانات ان پر والدین سے بھی بڑھ کر تھے جنھیں حضرت زید فراموش نہیں کر سکتے تھے۔ اس کے بعد سرورِ کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں مقامِ حجر میں لے گئے اور حاضرین کو مخاطب کر کے فرمایا: لوگو! گواہ رہنا کہ میں نے زید کو اپنا بیٹا بنا لیا ہے۔ اب یہ میرا وارث ہے اور میں اس کا وارث ہوں۔ چنانچہ اب انہیں زید بن محمد کے نام سے پکارا جانے لگا۔ یہاں تک کہ کلام الٰہی نازل ہونے لگا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ لے پالکوں کو ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو کیوں کہ ایسا کرنا اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے۔ چنانچہ اس وقت سے انہیں زید بن حارثہ کہا جانے لگا۔ یہ عمر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دس سال چھوٹے تھے جبکہ دوسرے قول کے مطابق بیس سال چھوٹے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت زید بن حارثہ مردوں میں سب سے پہلے دائرہ اسلام میں آئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی آزاد کردہ باندی حضرت اُمِّ ایمن سے ان کا نکاح کر دیا جن سے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما پیدا ہوئے تھے۔ پھر حضرت زید کا نکاح حضرت زینب بنت جحش سے ہوا لیکن زیادہ عرصہ نبھاؤ نہ ہو سکا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہت محبوب تھے۔ انہیں یہ خصوصیت حاصل ہے کہ صحابۂ کرام میں سے صرف ان کا اسمِ گرامی قرآن مجید میں لیا گیا ہے، چنانچہ فرمایا ہے:

فلما قضیٰ زیدٌ منها وطرًا زوجنکها — جب زید نے اپنی خوشی پوری کر لی تو ہم نے اس عورت کا نکاح اے محبوب! تم سے کر دیا۔

جمادی الاولیٰ ۸ھ میں یہ غزوۂ موتہ کے اندر لشکرِ اسلام کو امیر کی حیثیت میں دشمنانِ اسلام سے لڑا رہے تھے کہ شہید کر دیے گئے۔ اس وقت ان کی عمر پینتالیس سال تھی۔ ان کے صاحبزادے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے حضرات نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔

۲۸۸۔ حضرت زید بن خالد یہ قبیلہ جُہَنیہ کے فرد تھے اور کوفہ میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ عمر عزیز کی پچاسی منزلیں طے کرنے کے بعد وہیں ۷۸ھ میں وفات پائی۔ ان سے حضرت انس اور عطاء بن یسار وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۲۸۹۔ حضرت زید بن خطاب یہ قرشی عدوی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے بھائی ہیں۔ ان کا شمار مہاجرین اوّلین میں ہوتا ہے۔ حضرت عمر سے پہلے اسلام قبول کیا تھا۔ غزوۂ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں شامل ہونے کا شرف حاصل کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق کے دورِ خلافت میں جنگِ یمامہ کے اندر مسیلمہ کذاب کے لشکر سے لڑتے ہوئے جامِ شہادت نوش کیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان سے روایت کی ہے۔

۲۹۰۔ حضرت زید بن سہل یہ نام کی نسبت اپنی کنیت ابو طلحہ کے ساتھ زیادہ مشہور ہوئے۔ ان کا ذکر حرفِ طا کے تحت آئے گا۔

صحابیات

۲۹۱۔ حضرت زینب بنت جحش یہ جحش کی صاحبزادی اور امہات المؤمنین میں سے ہیں۔ ان کی والدہ ماجدہ کا نام امیمہ ہے جو عبدالمطلب کی صاحبزادی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں۔ یہ زید بن حارثہ کی بیوی تھیں جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ تھے۔ حضرت زید بن حارثہ نے انہیں طلاق دے دی تھی۔ اس کے بعد

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ۷ھ میں ان سے نکاح کیا تھا۔ حضرت زینب تمام ازواجِ مطہرات میں سے حضور کی وفات کے بعد سب سے پہلے انتقال کرنے والی ہیں۔ ان کا پہلا نام "برہ" تھا۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا نام زینب رکھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کی شان میں فرماتی ہیں "کوئی عورت حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بہتر دین میں نہیں ہے۔ یہ سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والی ہیں جن کاموں میں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لیے جان کام آسکتی ہے سب سے زیادہ جان لڑانے والی ہیں" مزید فرمایا کہ یہ سب سے زیادہ سچ بولنے والی ہیں۔ سب سے زیادہ قرابت رکھنے والی ہیں۔ سب سے زیادہ صدقات دینے والی ہیں۔ مدینہ منورہ کے اندر ۲۰ھ میں اس جہانِ فانی کو خیرباد کہا اور بعض نے کہا ہے کہ ۲۱ھ میں۔ انہوں نے ترپن ۵۳ سال کی عمر پائی۔ حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان سے روایتِ حدیث کرتی ہیں۔

۲۹۲۔ حضرت زینب بنت ابی سلمہ ام سلمہ جو ازواجِ مطہرات میں سے ہیں ان کا نام بھی "برہ" تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کر ام سلمہ رکھ دیا۔ یہ ملک حبشہ میں پیدا ہوئیں۔ عبداللہ بن زمعہ کی زوجیت میں رہیں۔ اپنے دور میں سب سے زیادہ فقہ کو جاننے والی ہیں۔ ایک جماعت نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔ واقعہ "حرہ" کے بعد ان کی وفات ہوئی۔

۲۹۳۔ حضرت زینب بنت عبداللہ یہ عبداللہ ابن معاویہ کی صاحبزادی اور قبیلہ بنو ثقیف کی رہنے والی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی ہیں۔ ان سے حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابو سعید، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عائشہ صدیقہ روایتِ حدیث کرتے ہیں۔

تابعین

۲۹۴۔ زبیر بن عدی یہ عدی کے صاحبزادے اور ہمدانی کوفی ہیں۔ مقام رے کے قاضی تھے اور تابعی ہیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے سفیان ثوری نے روایت کی ہے۔ ۱۳۱ھ میں اس جہانِ فانی سے رخصت ہوئے۔

۲۹۵۔ زبیر العربی یہ نمیری اور بصری ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایتِ حدیث کرتے ہیں اور ان سے معمر اور حماد بن زید ثقہ روایت کرتے ہیں

۲۹۶۔ ابو الزبیر ان کا نام محمد بن اسلم ہے۔ مکہ معظمہ کے رہنے والے ہیں۔ آزاد کردہ ہیں۔ حکیم بن حزام کے طبقہ ثانیہ میں سے ہیں۔ حضرت جابر بن عبداللہ سے انہیں احادیث سننے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ مکہ معظمہ کے تابعین میں سے ہیں۔ ۱۲۵ھ میں اس جہانِ فانی سے رخصت ہوئے۔

۲۹۷۔ زر بن حبیش یہ اسدی کوفی ہیں ان کی کنیت ابو حریم ہے۔ انہوں نے دورِ جہالت میں ساٹھ سال گزارے ہیں اور اتنے ہی زمانہ اسلام میں۔ یہ ملک عراق کے ان بہت بڑے قراء میں سے ہیں جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہیں احادیث سننے کا شرف حاصل ہے۔ ان سے تابعین اور غیر تابعین کی ایک جماعت روایت کرتی ہے۔ زر زائے معجمہ کے کسرہ اور رائے مہملہ کی تشدید کے ساتھ ہے۔ حبیش میں حائے مہملہ پر ضمہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اور یائے موحدہ پر زبر اور دو نقطوں والی یا ساکن ہے اور آخر میں شین ہے۔

۲۹۸۔ زرارہ بن ابی اوفیٰ ان کی کنیت ابو حاجب جرشی ہے۔ بصرہ کے قاضی تھے۔ صحابہ کرام سے حدیث نقل کرتے ہیں جن میں سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں انہوں نے روایت کی کہ عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ دریافت کیا ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہ کون کونسے عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب ہیں۔ فرمایا الحال المرتحل اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ الحال المرتحل کیا ہے۔ فرمایا کہ صاحب قرآن ہے کہ جو شروع قرآن سے پڑھے اور آخر تک پڑھتا چلا جائے اور آخر سے شروع کرے تو اول تک پہنچا دے۔ ان سے قتادہ اور عوف نے روایت کی ہے۔ انہوں نے ایک روز امامت کرائی اور نماز میں فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ پڑھا اور چیخ ماری ۹۳ھ میں اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔

۲۹۹۔ ابوزرعہ ان کا نام عبداللہ ہے، عبدالکریم کے صاحبزادے ہیں۔ مقام رے کے رہنے والے ہیں۔ ایک بڑی جماعت سے انہوں نے احادیث کو سنا ہے اور ان سے عبداللہ بن احمد بن حنبل روایت حدیث کرتے ہیں۔ یہ امام اور حافظ حدیث ہیں۔ قابل اعتماد اور ثقہ ہیں۔ حدیث کے علماء و مشائخ سے ہیں۔ جرح اور تعدیل کے جاننے والے تھے ۲۰۰ھ میں ولادت ہوئی اور مقام رے کے اندر ۲۶۴ھ میں وفات پائی۔

۳۰۰۔ زمیل بن عباس یہ اپنے ماموں عروۃ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے یزید بن الہاد نے۔ ان میں کچھ ضعف ہے۔

۳۰۱۔ الزہری یہ زہری زہرہ بن کلاب کی طرف منسوب ہیں جو ان کے جد اعلیٰ تھے۔ اسی وجہ سے یہ زہری کہلاتے ہیں۔ ان کی کنیت ابوبکر ہے۔ ان کا نام محمد ہے۔ عبداللہ نام ہے، شہاب کے صاحبزادے اور جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ بڑے فقیہ اور محدث ہوئے ہیں۔ مدینہ منورہ کے جید علماء میں سے ہیں۔ علوم شریعت کے مختلف فنون میں ان کی طرف رجوع کیا جاتا تھا۔ ان سے قتادہ، مالک بن انس اور ایک بڑی جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں "مجھے اس زمانہ میں زہری سے بڑا عالم نظر نہیں آیا" مکحول سے دریافت کیا گیا کہ ان علماء میں سے جن کو آپ نے دیکھا ہے کون زیادہ عالم ہے۔ فرمایا کہ ابن شہاب ہیں۔ پھر دریافت کیا گیا کہ ان کے بعد کون ہیں۔ فرمایا کہ ابن شہاب ہیں۔ تیسری مرتبہ پوچھا گیا فرماتے ہیں ابن شہاب ہی ہیں۔ رمضان المبارک کے مہینے کے اندر ۱۲۴ھ میں اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔

۳۰۲۔ زہرہ بن معبد یہ معبد کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی کنیت ابوعقیل ہے۔ یہ قرشی اور مصری ہیں۔ انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام سے احادیث کو سنا۔ ایک بڑی جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔ ان کی حدیث کا بڑا حصہ اہل بصرہ کے یہاں ہے۔

۳۰۳۔ زہیر بن معاویہ ان کی کنیت ابوخیثمہ جعفی ہے۔ یہ کوفی ہیں اور جزیرہ میں قیام پزیر رہے۔ یہ حافظ حدیث اور ثقہ ہیں۔ ابواسحٰق ہمدانی اور ابوالزبیر سے حدیث کو سننے والے ہیں۔ ان سے ابن المبارک اور یحییٰ بن یحییٰ نے روایت حدیث کی ہے۔ ان کا ذکر کتاب الزکوٰۃ میں آتا ہے۔ ۱۷۲ھ میں وفات پائی۔

۳۰۴۔ زیاد بن حدیر ان کی کنیت ابومنیرہ ہے۔ یہ بنو اسد میں سے ہیں۔ کوفی اور تابعی ہیں۔ حضرت عمر فاروق اور حضرت علی سے احادیث سننے کا شرف انہیں حاصل ہے۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے جن میں شعبی بھی شامل

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہیں۔ حدیر جائے مہملہ کے پیش اور دال مہملہ کے زبر، یائے تحتانی کے سکون اور راء مہملہ کے ساتھ ہے۔

۳۰۵۔ زید بن اسلم ان کی کنیت ابو اسامہ ہے۔ یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ، مدنی اور جلیل القدر تابعین کرام میں سے ہیں۔ صحابۂ کرام کی ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے سفیان ثوری، ایوب سختیانی اور مالک، ابن عیینہ احادیث نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے ۱۳۶ھ میں اس جہان فانی کو خیرباد کہا۔

۳۰۶۔ زید بن طلحۃ ان سے سلمہ بن صفوان زرقی روایت حدیث کرتے ہیں۔ امام مالک نے ان کی حدیث حیا کے بارے میں اخذ کی ہے۔

۳۰۷۔ زید بن کیسب یہ کیسب کے صاحبزادے عدوی ہیں۔ ان کا شمار بصریوں میں کیا جاتا ہے: تابعی ہیں۔ ابوبکرہ سے روایت کرتے ہیں۔ کیسب تصغیر کا صیغہ ہے۔

۳۰۸۔ زید بن یحییٰ یہ دمشقی ہیں۔ امام اوزاعی سے روایت کرتے ہیں اور ان سے امام احمد اور دارمی نے روایت کی ہے۔ یہ ثقہ ہیں۔

تابعات

۳۰۹۔ زینب بنت کعب یہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی اور انصار کے بنی سالم بن عوف کے خاندان سے تابعی خواتین سے تھیں۔

سین ــــــــ صحابہ

۳۱۰۔ حضرت سالم بن عُبَید اشجعی اصحاب صفہ سے تھے۔ ان کا شمار کوفی صحابۂ کرام میں ہوتا ہے۔ ہلال بن یساف وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔

۳۱۱۔ حضرت سالم بن معقل یہ ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ کے آزاد کردہ ہیں۔ ملک فارس میں مقام اصطخر کے رہنے والے ہیں۔ آزاد شدہ صحابۂ کرام میں نہایت درجہ فاضل ہی نہیں بلکہ افضل و اکرم میں سے تھے۔ انہیں صحابہ میں یہ امتیاز حاصل ہے کہ نبی کریم سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ قرآن کریم کی تعلیم ان چار افراد میں سے کسی ایک سے حاصل کرو۔ ان کے نام عبداللہ بن مسعود، ابی بن کعب، سالم بن معقل، معاذ بن جبل (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) ہیں ان کا شمار بدری صحابہ میں کیا جاتا ہے۔ (بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ یہ ابو حذیفہ کی بیوی کے آزاد کردہ تھے۔ انہیں یہ خصوصیت حاصل ہے کہ یہ مسجد قباء میں امامت کے فرائض انجام دیتے تھے جب کہ مقتدیوں میں بشمول حضرت ابوبکر صدیق بہت سے اور صحابہ بھی شامل تھے۔ ان کی تلاوت سن کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس خدائے بزرگ و برتر کا شکر ہے جس نے میری امت میں ایسے قاریوں کو پیدا فرمایا۔)

۳۱۲۔ حضرت سائب بن خلاد ان کی کنیت ابو سلمہ تھی ۹۱ھ میں وفات پائی۔ ابن خلاد اور عطاء بن یسار ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ (جنگ بدر میں شریک تھے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عنہ کے دورِ حکومت میں گورنر رہے۔ ابونعیم نے ان کا سن وفات ۷۱ھ لکھا ہے۔

۳۱۳۔ حضرت سائب بن یزید ۳ھ میں ولادت ہوئی اور ۹۳ھ میں وفات پائی۔ سات سال کی عمر میں اپنے والد ماجد کے ساتھ حجۃ الوداع میں حاضر ہوئے۔ ان سے امام زہری اور محمد بن یوسف نے روایت کی ہے۔ (ایک مرتبہ بیماری کی حالت میں اپنی خالہ جان کے ساتھ خدمت نبوی میں آئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے سر پر دستِ شفقت رکھا، دعائے صحت کی۔ انہیں غالۂ وضوئے نبوی کے پینے کا شرف حاصل ہوا۔ مہر نبوت کی زیارت بھی نصیب ہوئی۔ مؤرخین نے ان کا سن وفات ۹۰ھ لکھا ہے۔ مدینہ منورہ میں وفات پانے والے صحابہ میں سب سے آخری فرد ہیں۔)

۳۱۴۔ حضرت سبرہ بن معبد یہ سبرہ بن معبد جہنی ہیں۔ ان کا شمار مصری صحابہ میں ہوتا ہے۔ مدینہ منورہ کے رہنے والے ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے ربیع نے روایت کی ہے۔ سبرہ میں سین منفتوح ہے۔

۳۱۵۔ حضرت سراقہ بن مالک "قدید" میں آمد و رفت رکھتے تھے۔ مدنی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ مشہور شعراء میں سے تھے۔ محدثین کی ایک بڑی جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔ (ہجرت کے موقع پر اونٹوں کے لالچ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تعاقب کیا اور گھوڑے کا زمین میں دھنس جانے والا واقعہ انہیں کے ساتھ پیش آیا تھا ۲۴ھ میں حضرت عثمان غنی کے دورِ خلافت میں انتقال ہوا۔ بعض مورخین کا کہنا ہے کہ حضرت عثمان غنی کی شہادت کے بعد وفات پائی)

۳۱۶۔ حضرت سعد بن عبادہ ابوثابت کنیت تھی۔ بارہ نقباء میں سے ہیں۔ انصار کے سرداروں میں شمار ہوتے ہیں۔ شان و شوکت میں سب سے بڑھ کر تھے۔ بہت سے محدثین نے ان سے روایت کی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے ڈھائی سال بعد ۱۵ھ میں سرزمین شام کے اندر ان کا انتقال ہوا۔ دوسری روایت کے مطابق ۱۱ھ میں حضرت ابوبکر صدیق کے دورِ خلافت میں انتقال ہوا۔ اس بات میں سب کا اتفاق ہے کہ یہ غسل خانہ میں مردہ پائے گئے جب دیکھا گیا تو ان کا تمام جسم سبز ہو چکا تھا۔ ان کے قتل کے بعد ایک نادیدہ آواز سنی گئی جس میں کسی کہنے والے نے کہا کہ "ہم نے خزرج کے سردار سعد بن عبادہ کو قتل کیا ہے۔ ہم نے ان کے قلب پر تیر چلائے جو خطا نہ گئے۔ کہا جاتا ہے کہ انہیں کسی جن نے شہید کیا تھا۔

۳۱۷۔ حضرت ابوسعید سعد بن مالک اپنی کنیت ابوسعید خدری سے زیادہ مشہور ہیں۔ صاحب علم، فہیم و فطین اور حافظ قرآن کریم تھے۔ صحابہ و تابعین کی کثیر جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔ نوے سال کی عمر پا کر ۷۴ھ میں وفات پائی۔

۳۱۸۔ حضرت سعد بن معاذ یہ معاذ کے صاحبزادے ہیں۔ انصار کے قبیلہ اسحل کی شاخ اوسی سے تعلق رکھتے ہیں۔ بیعت عقبہ اولیٰ و ثانی کے درمیانی عرصہ میں مدینہ طیبہ کے اندر اسلام لائے۔ ان کے شرف بہ اسلام ہونے پر ان کے تمام خاندان والوں اور قبیلہ بنی عبدالاشہل کے بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ انصار میں اس قبیلہ کو یہ انفرادیت حاصل ہے کہ یہ قبیلہ اجتماعی طور پر مشرف بہ اسلام ہوا۔ جناب سعد کو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے "سید الانصار" کا خطاب دیا۔ قوم میں بڑے بزرگ اور سردار تسلیم کیے جاتے تھے۔ جلیل القدر اور اکابر صحابہ کرام میں سے ہیں۔ انہیں غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں شریک ہونے کا شرف حاصل ہے۔ جنگ خندق میں ان کی شہ رگ پر تیر لگا اور خون بند نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ ایک ماہ بعد ان کی وفات ہو گئی۔ یہ واقعہ ۵ھ کا ہے۔ انہوں نے پینتیس سال کی عمر پائی۔ جنت البقیع میں دفن کیے گئے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

صحابہ کی ایک جماعت ان سے روایتِ حدیث کرتی ہے۔

۳۱۹۔ حضرت سعد بن ابی وقاص ان کی کنیت ابو اسحٰق ہے۔ والد ماجد کا نام مالک بن وہیب ہے۔ یہ ان خوش قسمت صحابۂ کرام میں سے ہیں جنہیں اس دنیا کی زندگی ہی میں زبانِ نبوی نے جنت کی بشارت دی۔ یہ سترہ سال کی عمر میں اسلام لائے۔ حضرت سعد خود فرماتے ہیں میں اسلام لانے والوں میں تیسرا فرد ہوں۔ اور اسلام کی راہ میں سب سے پہلا تیر میری کمان سے چلایا گیا تھا۔ تمام غزوات میں رحمتِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ بڑے مستجاب الدعوات تھے۔ اور اس بات کی لوگوں میں بڑی شہرت تھی۔ سب ان کی بددعا سے خوف کھاتے تھے اور ان سے دعائے خیر کی توقع کرتے تھے۔ اور یہ سب کچھ ان الفاظ کا کرشمہ ہے جو ان کے حق میں زبانِ رسالت سے نکلے تھے۔ نبی کریم علیہ السلام نے دعا کی تھی۔ کہ اے اللہ! ان کے چلائے ہوئے تیر کو نشانہ پر پہنچا اور ان کی دعا کو قبولیت عطا فرما۔ یہ ان خوش نصیب انسانوں میں سے ہیں جن سے سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ "فداک ابی و امی ادم یا سعد" "میرے ماں باپ قربان تم پر اے سعد تیر چلاؤ۔ یہ شرف کسی اور کو نصیب نہیں ہوا جس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ کلمات فرمائے ہوں۔ جناب سعد کوتاہ قد اور گٹھے ہوئے بدن والے تھے۔ رنگ گندمی اور جسم پہ زیادہ بال تھے۔ مقام عقیق میں جو مدینہ منورہ سے قریب ہے اپنے گھر میں وفات پائی۔ وہاں سے مدینہ طیبہ تک جنازہ کندھوں پر لایا گیا۔ گورنر مدینہ طیبہ مروان بن حکم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مقام بقیع میں دفن کیے گئے۔ یہ واقعہ ۵۵ھ میں پیش آیا۔ ان کی عمر تقریباً ستر سال تھی۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی وفات عشرہ مبشرہ میں سے سب سے آخر میں ہوئی۔ حضرت عمر و عثمان کے دورِ خلافت میں کوفہ کے گورنر رہے۔ ان سے صحابہ و تابعین کی کثیر جماعت نے روایت کی ہے۔

۳۲۰۔ حضرت سعید بن حریث یہ سعید بن حریث قریشی مخزومی ہیں۔ پندرہ سال کی عمر میں فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ بعد میں کوفہ آکر مقیم ہو گئے اور وہیں آسودۂ خاک ہوئے۔ حافظ ابن عبدالبر کا کہنا ہے کہ ان کی قبر جزیرہ میں ہے۔ انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان سے ان کے بھائی عمرو بن حریث روایت کرتے ہیں۔ (بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ واقعہ ۶۰ھ کے موقع پر شہید ہوئے۔ یہ اپنے بھائی عمرو بن حریث سے عمر میں بڑے تھے)

۳۲۱۔ حضرت سعید بن الربیع یہ انصار کے قبیلہ خزرج میں سے ہیں۔ جنگِ اُحد میں شہید ہوئے۔ سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا رشتۂ مواخات حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے استوار کرایا تھا۔ حضرت زید بن خارجہ کے ساتھ ایک قبر میں دفن کیے گئے۔

۳۲۲۔ حضرت سعید بن زید یہ زید کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی کنیت ابو اعور ہے۔ عدوی قریشی ہیں۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور قدیم الاسلام بھی۔ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ غزوۂ بدر میں حضرت طلحہ بن عبیداللہ کے ساتھ قریشِ مکہ کے غلہ والے قافلے کی اطلاعات کا حصول ان کی ذمہ داریوں میں سے تھا۔ میدانِ جنگ میں معروف پیکار نہ تھے۔ بدری صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت سے حصہ عطا فرمایا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہمشیرہ جناب فاطمہ کے شوہر تھے۔ اور یہی فاطمہ ہیں جن کی وجہ سے عمر حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے۔ ان کا حلیہ اس طرح بیان کیا گیا ہے۔ لمبا قد، رنگ گندمی تھا ۵۱ھ میں ستر سال کی عمر میں وادی عقیق میں انتقال ہوا اور جنت البقیع میں مدفون

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہوئے۔ ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔ (بعض مؤرخین نے وقت وفات ان کی عمر تہتر سال بتائی ہے مستجاب الدعوات صحابہ میں سے تھے۔ ایک خاتون سے قطعہ زمین کے سلسلہ میں ناچاقی ہوئی تو اس کی زیادتیوں کے باعث آپ نے اس کے حق میں دُعا فرمائی جو بارگاہِ الٰہی میں قبول ہوئی۔ جنگِ بدر کے موقع پر مدینہ طیبہ میں موجود نہ تھے، اس لیے شرکت نہ کر سکے۔ بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوئے اور ہر موقع پر نبی علیہ السلام کی سپر بنے رہے)۔

۳۲۳۔ حضرت سعید بن سعد یہ حضرت عبادہ انصاری کے پوتے ہیں۔ یہ شرفِ صحبتِ نبی کریم سے مشرف ہوئے۔ اپنے والدِ ماجد سے روایت کرتے ہیں اور ان سے روایت کرنے والوں میں ان کے صاحبزادے شرحبیل اور ابو امامہ بن سہل شامل ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے یمن کے گورنر رہے تھے۔

۳۲۴۔ حضرت سعید بن العاص شرفاءِ قریش میں سے ہیں۔ ہجرت کے سال ولادت ہوئی۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جن حضرات کو کتابتِ قرآن کے لیے مقرر فرمایا تھا۔ ان میں یہ بھی شامل تھے۔ خلافتِ عثمانی کے دور میں کوفہ کے گورنر رہے۔ طبرستان کی جنگ میں قائدِ لشکر کے فرائض انجام دے رہے تھے اور فتح پائی۔ ۵۹ھ میں وفات پائی۔ (فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ کے بازار کا نگران مقرر فرمایا تھا۔)

۳۲۵۔ حضرت ابو سعید ابن ابی فضالہ یہ حارثی انصاری ہیں۔ ابو سعید نام بھی ہے اور کنیت بھی۔ محدثینِ مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث سعید بن جعفر سے منقول ہیں جو اپنے والد اور زیاد بن مینا سے روایت کرتے ہیں۔ مینا میں میم مکسور ہے۔

۳۲۶۔ حضرت ابو سعید بن المعلیٰ یہ ابو سعید حارث ابن معلیٰ انصاری الزرقی ہیں۔ ۶۴ھ میں چونسٹھ سال کی عمر میں انتقال کیا۔

۳۲۷۔ حضرت سعید بن الاطول یہ اطول کے صاحبزادے ہیں۔ قبیلہ جہنیہ کے رہنے والے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شرفِ صحبت سے مشرف ہوئے۔ ان سے ان کے صاحبزادے عبداللہ اور ابو نضرہ روایت کرتے ہیں۔

۳۲۸۔ حضرت سعد بن خولہ انہوں نے پہلے پہل غزوۂ بدر میں شرکت فرمائی اور حجۃ الوداع کے سال مکہ مکرمہ کے اندر انہوں نے اس جہانِ فانی کو خیرباد کہا۔

۳۲۹۔ حضرت ابو سفیان بن حارث یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عم زاد اور دودھ شریک بھائی ہیں۔ انہوں نے جناب حلیمہ سعدیہ کا دودھ پیا۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا نام "مغیرہ" تھا۔ جبکہ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ ابو سفیان نام اور کنیت دونوں ہیں اور مغیرہ ان کے بھائی کا نام تھا۔ قادر الکلام شاعر تھے۔ اور ایسے شاعر کہ دوسرے شعراء بھی ان کے رنگ میں شعر کہتے تھے۔ اسلام لانے سے قبل رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کہی جس کا جواب جناب حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا تھا۔ پھر اسلام لائے اور اس شان سے کہ رسول اللہ کے سامنے حیا و شرم کی وجہ سے بھی سر اٹھانے کی ہمت نہ ہوئی۔ یہ فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائے۔ ان کے اسلام لانے کا واقعہ اس طرح مشہور ہے کہ حضرت علی نے ان سے فرمایا کہ تم سرکارِ دو عالم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر وہی کلمات کہو جو برادرانِ یوسف علیہ وسلم نے کہے تھے۔ تاللہ لقد اثرک اللہ علینا ان خدائے بزرگ و برتر کی قسم جس نے آپ کو ہم پر برتری عطا فرمائی بے شک ہم غلطی پر تھے۔ چنانچہ سفیان نے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

آگر یہی عرض کیا۔ یہ سن کر رحمتِ دوعالم نے فرمایا :۔ لا تثریب علیکم الیوم ۔آج کے دن تم پر کوئی ملامت نہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہاری تمام خطاؤں کو معاف فرمائے گا۔ آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی معذرت قبول فرمائی اور وہ اسلام لے آئے۔

(ان کی موت کا سبب یہ ہوا کہ حج کے موقعہ پر انہوں نے حجام سے سر منڈوایا۔ ایک متاجوان کے سر میں تھا حجام نے کاٹ دیا۔ اس کی وجہ سے تکلیف میں مبتلا ہو گئے۔ اس کا زہر پھیل گیا۔ یہ شدید بیمار ہو گئے اور اسی وجہ سے ۳۰ھ میں انتقال ہوا۔ اور عقیل بن ابی طالب کے مکان میں دفن کیے گئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔)

۳۳۰۔ حضرت سفینہ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ ہیں۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں اس شرط پر آزادی دی تھی کہ یہ تاحیات خدمتِ نبوی میں رہیں گے۔ یہ اپنی کنیت سے اتنے مشہور ہوئے کہ اب ان کا نام بھی لوگوں کے ذہن سے مٹ گیا۔ بعض محدثین نے ان کا نام رباح۔ بعض نے رومان اور بعض نے مہران لکھا ہے۔ بعض مؤرخین انہیں عربی النسل اور بعض فارسی النسل بتاتے ہیں۔

(سفینہ کی وجہ تسمیہ یہ ہوئی کہ کسی سفر میں یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ راستہ میں کسی صحابی نے تھک جانے کی وجہ سے اپنی تلوار اور زرہ اور دوسرا سامان جناب سفینہ کے کاندھے پر رکھ دیا۔ ان کی دیکھا دیکھی چند اور صحابہ نے بھی اپنا سامان ان پر لاد دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اتنے سامان سے لدا ہوا دیکھا تو فرمایا تم تو سفینہ بن گئے ہو۔ اس دن سے یہ سفینہ مشہور ہو گئے۔ ان سے روایت کرنے والے ان کے صاحبزادے عبدالرحمٰن، محمد زیاد اور کثیر وغیرہ ہیں۔)

۳۳۱۔ حضرت سفیان بن اسید یہ سفیان بن اسید الحضرمی الشامی ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث حجازیوں میں مروج ہیں۔ ایک جماعت نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔ اسید کو بعض لوگوں نے الف کے فتح اور سین کے کسرہ کے ساتھ لکھا ہے۔

۳۳۲۔ حضرت سفیان بن ابی زہیر یہ ابی زہیر کے صاحبزادے اور ازدی ہیں۔ یہ قبیلہ شنوۃ میں رہائش پذیر رہے۔ ان کی روایت کردہ احادیث حجازیوں میں مشہور ہیں۔ جناب ابن الزبیر ان سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔

۳۳۳۔ حضرت ابوسفیان بن حرب یہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ہیں۔ واقعہ فیل سے دس سال قبل پیدا ہوئے۔ اعلانِ اسلام سے قبل شرفاء قریش میں شمار ہوتے تھے۔ قریش کا پرچم انہیں کے پاس رہتا تھا۔ فتح مکہ کے موقع پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ یہ بھی ان لوگوں میں سے ہیں جن کے دلوں میں اسلام کی محبت قائم کرنے کے لیے ان کے لیے خاص سلوک کیا جاتا تھا۔ اسلام میں تالیفِ قلب کی گئی۔ غزوۂ حنین میں انہوں نے شرکت کی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہاں کے مالِ غنیمت میں سے ان کو بھی مؤلفۃ القلوب میں شمار کرتے ہوئے سو اونٹ اور چالیس اوقیہ سونا عطا فرمایا۔ غزوۂ طائف میں ان کی ایک آنکھ کی بینائی جاتی رہی۔ اور جنگِ یرموک میں اُن کی آنکھ پر پتھر کی ضرب آئی اور بالکل نابینا ہو گئے۔ ۳۲ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال ہوا۔ اور جنت البقیع میں آسودہ خاک ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن عباس ان سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔

۳۳۴۔ حضرت سفیان بن عبداللہ ان کے دادا کا نام زمعہ ہے۔ جناب سفیان کی کنیت ابوعمرو الثقفی ہے۔ ان کا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

شمار طائف کے محدثین میں ہوتا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں طائف کے گورنر رہے۔

۳۳۵۔ حضرت سلمہ بن الاکوع ان کی کنیت ابو مسلم تھی۔ بیعت رضوان کے موقع پر بیعت کرنے والوں میں شامل تھے۔ پیدل جنگ کرنے والوں میں سب سے زیادہ بہادر اور قوی تھے۔ اسی سال کی عمر میں ۷۳ھ کے اندر مدینہ طیبہ میں انتقال ہوا۔ ان سے بہت سے محدثین روایت کرتے ہیں۔

۳۳۶۔ حضرت سلمہ بن صخر انہیں صخر انصاری، بیاضی کہا جاتا ہے۔ ان کا نام سلیمان تھا۔ یہ وہ صحابی ہیں جنہوں نے اپنی بیوی سے ظہار کرنے کے بعد جماع کر لیا تھا۔ رونے اور گریہ کرنے والوں میں شامل تھے۔ ان سے سلیمان بن یسار اور ابن مسیب روایت کرتے ہیں۔ امام بخاری نے ان کی روایت کو قابل اعتماد قرار نہیں دیا۔

۳۳۷۔ حضرت سلمہ بن قیس یہ اشجعی ہیں ابو عاصم نے انہیں شامی کہا ہے۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔ بلال بن یساف ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۳۳۸۔ حضرت سلمہ بن محبق ابو سنان کنیت تھی۔ جب کہ نام صخر بن عتبہ تھا۔ قبیلہ الہذل تھا۔ بصریوں میں شمار ہوتے تھے۔ محبق میں میم مضموم، حا مفتوح اور با مشدد مکسور ہے۔

۳۳۹۔ حضرت سلمہ بن ہشام یہ سلمہ بن ہشام قریشی و مخزومی ہیں۔ مہاجرین حبشہ میں سے ہیں۔ ابو جہل بن ہشام ان کا بھائی ہے۔ شروع میں ہی اسلام لے آئے تھے۔ اسلام لانے کی وجہ سے بہت سی تکالیف برداشت کیں مکہ مکرمہ میں نظر بند رہے۔ رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن کمزوروں اور ضعیفوں کے لیے قنوت میں دعا فرماتے تھے۔ اس میں سلمہ بن ہشام کو بھی شریک فرماتے تھے۔ معرکہ بدر میں عدم شرکت کی وجہ یہی تھی کہ اس زمانہ میں اسیری کی زندگی گزار رہے تھے۔ ۱۴ھ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دور خلافت میں وفات پائی۔ (جناب سلمہ کی کنیت ابو ہاشم تھی۔ یہ پانچ بھائی تھے۔ تین حالت کفر میں مرے۔ ابو جہل اور عاص جنگ بدر میں مارے گئے۔ خالد بدر میں اسیر ہوا اور فدیہ دے کر رہائی پائی۔ جب کہ سلمہ اور حارث اسلام لائے۔)

۳۴۰۔ حضرت سلمان بن عامر یہ عامر الضبی ہیں۔ بصری صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ بعض محدثین اور علماء کا خیال ہے کہ ان کے علاوہ قبیلہ جہینہ میں اور کوئی روایت حدیث کرنے والا نہیں تھا۔

۳۴۱۔ حضرت ابو سلمہ عبداللہ نام تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی جناب برہ کے صاحبزادے ہیں۔ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ کی پہلی شادی انہی کے ساتھ ہوئی تھی۔ اسلام لانے والوں میں گیارھویں فرد ہیں۔ اپنی زندگی میں پیش آنے والے تمام غزوات میں شرکت کی۔ ۳ھ میں مدینہ طیبہ میں وفات پائی۔ یہ نام کی بجائے کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔

۳۴۲۔ حضرت سلیمان بن بریدہ یہ اسلمی ہیں۔ یہ اپنے والد ماجد جناب بریدہ اور عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں۔ جناب علقمہ کے علاوہ اور دوسرے محدثین نے ان سے روایت حدیث کی ہے ۱۵ھ میں اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔

۳۴۳۔ حضرت سلیمان بن صرد ان کی کنیت ابو المطرف تھی۔ خزاعی تھے۔ بڑے فاضل عابد اور بہترین افراد میں سے تھے۔ جب مسلمان کوفہ میں داخل ہوئے تھے تو یہ اسی وقت سے کوفہ میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ ان کی عمر ترانوے سال کی ہوئی۔ صرد میں صاد مضموم اور دال مفتوح ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۳۴۴۔ حضرت سلیمان فارسی ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ ہیں۔ نژاد الاصل اور علاقہ راھرمز کے رہنے والوں میں سے تھے اور بعض مؤرخین نے ان کا وطن اصفہان کے مضافات میں ایک قبیلہ "جی" نامی بتایا ہے۔ دین کی طلب میں سفر کیا اور سب سے پہلے نصرانیت اختیار کی۔ اس کے بارے میں تحقیق و تجسس کی اور معلومات بھی حاصل کیں۔ طویل مطالعے کے لیے اس راہ میں بہت سی پریشانیاں جھیلیں لیکن نصرانیت پر قائم رہے۔ بعد میں عربوں نے پکڑ کر یہودیوں کے ہاتھوں فروخت کر دیا۔ پھر انہوں نے یہودیوں سے مکاتبت کر لی تو رسول اللہ نے بدل کتابت میں ان کی مدد فرمائی۔ کہا جاتا ہے کہ خدمت نبوی میں حاضری اور اسلام لانے سے قبل وہ دس افراد کی غلامی میں رہ چکے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے انہیں یہ اعزاز ملا کہ آپ نے انہیں اپنے اہل بیت میں شامل فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ یہ ہم میں سے ہیں اور جنت ان کے قدموں کی مشتاق ہے۔ بعض اقوال کے مطابق ان کی عمر ڈھائی سو سال ہوئی۔ جب کہ بعض لوگوں نے ساڑھے تین سو سال بتائی ہے لیکن پہلا قول زیادہ قوی ہے۔ اپنے ہاتھ سے روزی کماتے تھے اور اس سے صدقہ بھی دیتے تھے۔ ان کی بہت سی تعریفیں ہیں اور فضائل کا ذخیرہ ہے۔ ان کی تعریف و توصیف میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کلمات فرمائے وہ کئی احادیث میں مروی ہیں۔ ۳۵ھ میں شہر مدائن میں انتقال فرمایا۔ حضرت ابوہریرہ اور حضرت انس ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

(انہیں سلمان خیر کے نام سے بھی پکارا جاتا تھا۔ سب سے پہلے جس غزوہ میں شرکت کی وہ غزوۂ خندق ہے۔ اس کے بعد ہونے والے تمام غزوات میں شرکت کی۔ انہیں غزوۂ بدر میں بھی شرکت کا شرف حاصل ہوا۔ عراق کی فتوحات میں بھی شریک رہے۔ مدائن کی گورنری کے فرائض بھی سرانجام دیے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جن چار صحابہ کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے ان میں سلمان فارسی بھی شامل ہیں)۔

۳۴۵۔ حضرت سمرہ بن جندب یہ انصار کے حلیف اور حافظ قرآن تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بے شمار احادیث روایت کرتے ہیں۔ ان سے بہت سے محدثین نے روایت کی ہے۔ بصرہ میں ۵۹ھ کے آخر میں وفات پائی۔

۳۴۶۔ حضرت ابواسیح ان کا نام ایاد تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خادم تھے۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ رحمت دو عالم کے آزاد کردہ تھے۔ نام کے بجائے کنیت سے زیادہ مشہور تھے۔ ان کے انتقال اور مدفن کے بارے میں تفصیل معلوم نہیں۔ ایاد میں الف مکسور ہے۔

۳۴۷۔ حضرت سنجرۃ ان کی کنیت ابوعبداللہ الازدی تھی۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت حدیث کی ہے۔ ان کی روایت کردہ حدیث کتاب العلم میں آتی ہیں۔ سنجرۃ میں سین مفتوح نون ساکن اور باء مفتوح ہے۔

۳۴۸۔ حضرت سوید بن قیس ابوصفوان کنیت تھی۔ ان کا شمار کوفی صحابہ میں ہوتا ہے۔ سماک بن حرب ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۳۴۹۔ حضرت سہل بن بیضاء یہ جناب سہیل کے بھائی ہیں۔ بیضاء ان کی والدہ کا نام ہے۔ جن کی طرف یہ نسبت ہے۔ بعض لوگوں نے ان کا نام "وھد" بتایا ہے۔ ان کے والد وھب بن ربیعہ تھے اور سہل مسلمانوں میں سے تھے جن کا اسلام مکہ معظمہ میں ظاہر ہوا۔ بعض لوگوں نے اس روایت سے انکار کیا ہے۔ کہا جاتا ہے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کہ یہ حضرت عبداللہ بن مسعود کی اس گواہی پر کہ میں نے انہیں مکہ میں نماز پڑھتے دیکھا تھا۔ رہائی پائی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں مدینہ منورہ میں انتقال ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ ان دونوں بھائیوں کی نماز جنازہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پڑھائی تھی۔ ان دونوں بھائیوں کا تذکرہ نماز جنازہ کے بیان میں آتا ہے۔

۳۵۰۔ حضرت سہل بن ابی حثمہ ابو محمد کنیت تھی۔ ابو عمارہ انصاری اوسی کے نام سے مشہور ہیں۔ کوفہ میں اقامت گزیں تھے لیکن اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت مصعب بن زبیر کے دور میں مدینہ طیبہ میں انتقال ہوا۔ ان سے بہت سے حضرات نے روایت حدیث کی ہے۔

۳۵۱۔ حضرت سہل بن الحنظلیہ یہ اپنی والدہ یا دادی کی نسبت سے مشہور ہیں۔ ان کے والد کا نام ربیع بن عمرو تھا بیعت رضوان کے موقع پر موجود تھے۔ علماء و فضلاء میں شمار ہوتے تھے۔ گوشہ نشین افراد میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان کا زیادہ وقت ذکر و اذکار میں صرف ہوتا تھا۔ حضرت سہل کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوئی۔ حضرت امیر معاویہ کے دور خلافت میں ملک شام میں وفات پائی۔

۳۵۲۔ حضرت سہل بن سعد ان کا نام حزن تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبدیل کر کے سہل رکھا۔ ان کی کنیت ابو عباس تھی۔ وصال نبوی کے وقت ان کی عمر پندرہ سال تھی۔ باختلاف روایت ۸۸ھ یا ۹۱ھ میں انتقال ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ مدینہ منورہ میں انتقال کرنے والے آخری صحابی ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے عباس اور زہری، ابو حازم وغیرہ نے روایت کی ہے۔ (واقدی نے کہا ہے کہ یہ سو سال کی عمر میں فوت ہوئے)۔

۳۵۳۔ حضرت ابو سہلہ یہ ابو سلمۃ الصائب ہیں۔ خلاد کے صاحبزادے ہیں۔ ان کا ذکر پہلے اسی حرف میں آچکا ہے۔

۳۵۴۔ حضرت سہیل بن بیضاء یہ قریشی ہیں۔ ابتداء ہی میں مشرف بہ اسلام ہو گئے تھے اور حبشہ کی طرف دوسرتبہ ہجرت فرمائی۔ غزوۂ بدر کے بعد ہونے والے تمام غزوات میں شرکت کا شرف انہیں نصیب ہوا۔ ان سے عبداللہ بن انیس اور انس بن مالک روایت حدیث کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں تبوک سے واپسی پر ۹ھ میں انتقال ہوا۔ انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔

۳۵۵۔ حضرت سہیل بن حنیف انصاری یہ اوسی انصاری ہیں۔ تمام غزوات میں شرکت کی۔ معرکۂ احد میں جن حضرات نے استقامت کا ثبوت دیا ان میں جناب سہیل بھی شامل تھے۔ وصال نبوی کے بعد حضرت علی کے ہم نوا ہو گئے تھے۔ حضرت علی نے اپنے دور خلافت میں مدینہ منورہ میں انہیں اپنا جانشین بنایا تھا۔ ان کے صاحبزادے ابو امامہ کے علاوہ اور دوسرے حضرات نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ (ابو عبداللہ کنیت تھی۔ حضرت علی سے ان کی مواخات ہوئی تھی۔ جنگ صفین کے بعد حضرت علی نے انہیں بصرہ کا گورنر مقرر کیا تھا۔ ان کی نماز جنازہ بھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی)۔

۳۵۶۔ حضرت سہیل بن عمرو یہ سہیل بن عمرو قرشی عامری ابو جندل کے والد ہیں۔ معززین قریش میں شمار ہوتے تھے۔ جنگ بدر کے قیدیوں میں سے تھے۔ ان کے بارے میں حضرت عمر نے سرکار دو عالم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ان کے دانت توڑ دیے جائیں تاکہ یہ آئندہ تقریر نہ کر سکیں۔ آپ نے فرمایا اس وقت درگزر کرو مستقبل میں ایسا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

وقت آئے گا کہ تم ان کی تعریف کرو گے۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر موجود تھے۔ وصالِ نبوی کے بعد جب مکہ معظمہ میں فتنۂ ارتداد شروع ہوا تو جناب سہیل نے خطبہ دیا جس سے لوگوں کا اضطراب اطمینان میں تبدیل ہوگیا۔ لوگ مرتد ہونے سے محفوظ ہوئے۔ ان کے انتقال کے بارے میں مؤرخین نے اختلاف کیا ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ جنگِ یرموک میں شہید ہوئے۔ جب کہ بعض کا کہنا ہے کہ عمواس کے طاعون میں ۱۸ھ میں انتقال ہوا۔ ابن عبداللہ نے ان کے بارے ایک واقعہ اس طرح نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر کے گھر کچھ لوگ آئے جن میں سہیل بن عمرو اور ابوسفیان بن حرب بھی شامل تھے اور یہ لوگ قریش کے معززین میں سے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے اجازت دینے کے لیے ایک جوان نکلا اور آکر کہا پہلے جنگ بدر میں شریک ہونے والے اندر چلے جائیں۔ اس اجازت پر جناب صہیب رومی اور حضرت بلال حبشی مکان میں چلے گئے۔ اس پر جناب ابوسفیان نے کہا میں نے آج کے دن جیسا معاملہ کبھی نہیں دیکھا کہ پہلے غلاموں کو اجازت دی جارہی ہے۔ اس وقت جناب سہیل نے فرمایا، اے میری قوم کے لوگو! میں تمہارے چہروں پر کراہت محسوس کر رہا ہوں۔ اگر تم غضبناک ہو تو اپنے نفس پر غصہ کرو کیوں کہ جب دعوتِ اسلام دی گئی تو یہ دعوت بشمول تمہارے ساری قوم کے لیے تھی لیکن ان غلاموں نے بڑھ کر اسلام قبول کیا۔ خدا کی قسم عزت و فضیلت میں یہ تم سے بڑھ گئے۔ اب تمہارے لیے اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں کہ تم ان کے شرف کو تسلیم کرو لیکن تم نے ابھی تک زمانہ جاہلیت کے شرف و عزت کا ڈھونگ رچا رکھا ہے۔ حالاں کہ تم جن کو غلام سمجھتے ہو وہ شرف و عزت میں تم سے بڑھ کر ہیں۔ اب تم جہاد کی طرف توجہ دو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں شرفِ شہادت سے سرفراز فرمائے۔ یہ کلمات فرما کر زمین سے کپڑے جھاڑتے ہوئے اُٹھ گئے۔ یہ بعد میں کوفہ میں اقامت گزیں ہوگئے تھے۔ جناب حسن ان کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس مرد پر تعجب ہے کہ وہ کس قدر عقل مند اور اپنے قول کا سچا تھا۔ خدا کی قسم! خالق کائنات اس بندہ کو جو اس کی طرف جلد پہنچا۔ اس بندہ کی طرح نہیں بنائے گا۔ جو اس کے پاس دیر میں پہنچا ہے۔

(جناب سہیل کا شمار مولفۃ القلوب میں ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں سو اونٹ عطا فرمائے تھے۔ انہوں نے جنگِ بدر کے موقعہ پر فرشتوں کو آسمان سے اترتے دیکھا تھا۔)

۳۵۷۔ حضرت ابو سیف القین براء بن اوس انصاری نام ہے لیکن کنیت سے زیادہ مشہور ہوئے۔ یہ رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحبزادے جناب ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رضاعی والد ہیں۔ ان کی بیوی کا نام اُمِّ بردہ تھا۔

صحابیات

۳۵۸۔ حضرت سبیعہ سبیعہ حارث کی صاحبزادی ہیں۔ قبیلہ اسلم کی رہنے والی ہیں۔ جناب سعد بن خولہ کے نکاح میں تھیں۔ حضرت سعد حجۃ الوداع والے سال انتقال کر گئے۔ سبیعہ کی روایت کردہ احادیث نے کوفہ میں شہرت حاصل کی۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

۳۵۹۔ حضرت سلامہ بنت الحر یہ سلامہ بنت الحر ازدی ہیں اور انہیں فزاریہ بھی کہا جاتا ہے۔ ان کی روایت کردہ احادیث کوفہ میں مشہور ہیں۔

۳۶۰۔ حضرت ام سلمہ ہند بنت امیہ نام ہے۔ پہلی شادی جناب ابوسلمہ سے ہوئی۔ ۳ھ یا ۴ھ میں ابوسلمہ انتقال

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کر گئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد میں آگئیں۔ ۵۹ھ میں چوراسی سال کی عمر میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا اور جنت البقیع میں آسودۂ خاک ہوئیں۔ صحابہ و تابعین کی کثیر جماعت نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے جن میں حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عائشہ اور صاحبزادی زینب صاحبزادے عمر اور ابن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہم شامل ہیں۔

۳۶۱۔ حضرت سلمیٰ یہ جناب رافع کی والدہ اور ابورافع کی اہلیہ ہیں۔ ان کے صاحبزادے عبداللہ بن علی نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی دایہ تھیں۔ اور حضرت فاطمہ کو اسماء بنت عمیس کے ہمراہ انہوں نے غسل دیا تھا۔

۳۶۲۔ حضرت اُم سلیم یہ ام سلیم عمان کی صاحبزادی ہیں۔ ان کے نام کے بارے میں سخت اختلاف رہا ہے۔ بعض نے سہلہ اور رملہ، ملیکہ، غمیصہ اور رمیصا وغیرہ بتایا ہے۔ حضرت انس بن مالک کے والد مالک بن نضر کے حالب کنز میں قتل ہو جانے کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئیں۔ ابوطلحہ نے جناب اُم سلیم کو نکاح کا پیغام دیا تو انہوں نے یہ کہہ کر رد کر دیا کہ تم کافر ہو اور میں مسلمان، یہ رشتہ ممکن نہیں۔ اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو ایسا ممکن ہے اور تمہارا اسلام لے آنا میرا مہر متصور ہوگا۔ چنانچہ ابوطلحہ نے مسلمان ہو کر ان سے نکاح کر لیا۔ ان سے بہت سے محدثین روایت کرتے ہیں۔ ملحان میم کے کسرہ کے ساتھ ہے۔

۳۶۳۔ حضرت سودہ یہ سودہ بنت زمعہ ام المؤمنین ہیں۔ شروع زمانہ میں اسلام لانے والی ہیں۔ پہلی شادی اپنے چچازاد بھائی سکران بن عمرو سے ہوئی۔ ان کے انتقال کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نکاح کر لیا اور مکہ مکرمہ میں خلوتِ نبوی سے مشرف ہوئیں۔ انہیں حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے انتقال کے بعد اور حضرت عائشہ کے نکاح سے پہلے اس شرفِ زوجیت کو حاصل کرنے کی سعادت ملی۔ ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئیں۔ جب ان کی عمر زیادہ ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں طلاق دینا چاہی تو انہوں نے درخواست کی کہ میں اپنی باری کا دن حضرت عائشہ کو دیتی ہوں اور مجھے شرفِ زوجیت سے محروم نہ کیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ۵۴ھ میں مدینہ منورہ کے اندر وفات پائی۔

۳۶۴۔ حضرت سہیمہ بنت عمر یہ سہیمہ عمر کی صاحبزادی ہیں۔ قبیلہ مزینہ کی رہنے والی ہیں۔ رکانہ ابن عبد زید کے نکاح میں تھیں۔ کتاب الطلاق کے ذیل میں ان کا تذکرہ آتا ہے۔ سہیمہ سین کے ضمہ اور ہاء کے فتح کے ساتھ ہے

تابعین

۳۶۵۔ سالم بن ابی الجعد رافع کوفی نام ہے۔ مشہور اور معتبر راویوں میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت انس، حضرت ابن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم سے احادیث سننے کا شرف حاصل ہوا۔ ان سے منصور، اعمش روایت کرتے ہیں ۹۷ھ میں وفات پائی۔

۳۶۶۔ سالم بن عبداللہ ابوعمر ان کی کنیت تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے ہیں۔ فقہاء مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ تابعین کے سرخیل اور علماء و معتمدین میں سے ہیں۔ ۱۰۶ھ میں مدینہ منورہ میں ان کا انتقال ہوا۔

۳۶۷۔ ابوالسائب حضرت ہشام بن زہرہ کے آزاد کردہ ہیں۔ حضرت ابوہریرہ، ابوسعید وغیرہ سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔ اور ان سے علاء بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے۔

۳۶۸۔ سعید بن ابراہیم یہ سعید بن ابراہیم بن عوف زہری قریشی قاضیٔ مدینہ ہیں۔ فضلاء مدینہ اور اکابر تابعین میں شمار ہوتے تھے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اپنے والد اور اکابر محدثین سے سماعت حدیث کی۔ ۱۲۵ھ میں بہتر سال کی عمر میں وفات پائی۔

۳۶۹۔ سعید بن جبیر اسدی کوفی ہیں۔ جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ انھوں نے حضرت ابو مسعود، ابن عباس، ابن عمر، ابن زبیر اور انس رضی اللہ عنہم سے علم حاصل کیا۔ جب کہ بہت سے لوگوں نے ان سے علمی استفادہ کیا۔ شعبان ۹۵ھ میں انچاس سال کی عمر میں حجاج بن یوسف کے ظلم کا شکار ہوئے اور جام شہادت نوش کیا۔ خود حجاج بھی اسی سال رمضان میں مرا۔ بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ حجاج ان کی شہادت کے چھ ماہ بعد مرا۔ ان کی شہادت کے بعد کوئی اور شخص حجاج کے ظلم کا شکار نہ ہو سکا۔ کیوں کہ انھوں نے حجاج کے حق میں بددعا کی تھی۔ حجاج نے سعید بن جبیر سے معلوم کیا کہ تمہیں کس طرح قتل کیا جائے کیوں کہ تمہیں اسی طرح قتل کیا جائے گا جیسے تم کہو گے۔ آپ نے فرمایا کہ تو خود ہی کوئی طریقہ سوچ کہ تو کس طرح قتل ہونا چاہتا ہے۔ خدا کی قسم تو جس طرح مجھے دنیا میں قتل کرے گا عاقبت (آخرت) میں تجھے اسی طرح گیفر کردار کو پہنچاؤں گا۔ حجاج نے کہا کیا تم چاہتے ہو کہ تمہیں معاف کر دوں تو آپ نے فرمایا یہ معافی اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوگی۔ رہا تیرا معاملہ تو تجھے کس طرح رہائی، معافی اور عذر خواہی کا موقع نہیں ملے گا۔ یہ سن کر حجاج نے حکم دیا کہ انہیں باہر لے جا کر قتل کر دیا جائے۔ جب ان کو اس مکان سے باہر لے جایا گیا تو یہ ہنسنے لگے۔ جب حجاج نے ان کے ہنسنے کو سنا تو بلا کر سبب معلوم کیا۔ بولے کہ مجھ کو اللہ کے مقابلے میں تیری بے باکی اور اللہ تعالیٰ کی تیرے مقابل میں حلیمی و بردباری پر تعجب ہوتا ہے۔ حجاج نے یہ سن کر حکم دیا کہ کھال کھینچی جائے تو کھینچی گئی۔ پھر حکم دیا کہ ان کو قتل کر دیا جائے اور ابن جبیر کو وہاں قتل کے لیے لایا گیا۔ ابن جبیر نے قبلے کی طرف منہ کر لیا اور یہ آیت پڑھی:

إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ۔

میں نے اپنا منہ اس ذات کی طرف کر لیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکوں سے نہیں ہوں۔

حجاج نے حکم دیا کہ ان کا رخ سمت قبلہ سے پھیر دیا جائے۔ چنانچہ منہ پھیر دیا گیا۔ آپ نے اس وقت یہ آیت پڑھی:

فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ۔

جدھر بھی منہ کرو اسی طرف اللہ کا رخ ہے

یہ سن کر حجاج غلام کو طیش آگیا اور اس نے حکم دیا کہ اسے اوندھا لٹایا جائے۔ اس کے حکم کی تعمیل کی گئی تو جناب سعید بن جبیر کی زبان پر یہ کلمات جاری ہو گئے۔

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرٰى۔

اسی سے ہم نے تمہیں پیدا کیا اور اسی میں تمہیں لوٹائیں گے اور اسی سے دوبارہ نکالیں گے۔

یہاں حجاج کی تاب برداشت جواب دے گئی اور اس نے آپ کو قتل کر دینے کا حکم دیا۔ اب حضرت سعید نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد مصطفیٰ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے حجاج! کان کھول کر سن لے کہ قیامت کے روز میری اور تیری ملاقات ہوگی اور پروردگار عالم ہمارا فیصلہ فرمائے گا۔ اے اللہ! میرے قتل کے بعد حجاج کو قدرت نہ دینا کہ کسی اور کو قتل کر سکے۔ چنانچہ حضرت سعید کو شہید کر دیا گیا۔

حجاج اس واقعہ کے بعد صرف پندرہ روز زندہ رہا۔ اس کے پیٹ میں ایک پھوڑا نکل آیا۔ جب تکلیف انتہا کو پہنچی تو وہ ایک طبیب کو دکھایا گیا۔ طبیب نے گوشت کی ایک بڑی بوٹی میں دھاگا باندھا اور حجاج سے بوٹی نگلنے کو کہا۔ جب نگلنے کے بعد طبیب نے وہ بوٹی دھاگے کے ذریعے واپس کھینچ لی تو خون سے بھری ہوئی تھی۔ طبیب نے جان لیا کہ مرض لاعلاج ہے اور یہ زندہ نہیں رہ سکے گا۔ شدت کرب سے حجاج بری طرح چیخ چلا رہا تھا اور کہتا کہ حضرت سعید مجھے زندہ نہیں چھوڑیں گے جب

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بھی مجھے نیند آتی ہے تو وہ میرا پیر پکڑ کر مجھے بیدار کر دیتے ہیں۔ اسی حالت میں وہ راہی ملک عدم ہو گیا۔ حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کو سلطان عراق نے دفن کیا گیا اور ان کا مزار پُر انوار آج تک مرجع خلائق ہے ؎

ابر رحمت ان کے مرقد پر گہر باری کرے
حشر میں شانِ کریمی ناز برداری کرے

۳۷۰۔ حضرت سعید بن حارث یہ انصاری مجازی ہیں۔ ان کے دادا کا نام معلی تھا۔ جناب حارث مدینہ منورہ کے قاضی رہے تھے۔ یہ مشہور تابعین میں سے ہیں۔ انھیں حضرت ابن عمر، حضرت ابو سعید اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ خود ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

۳۷۱۔ سعید بن ابی الحسن یسار نام ہے لیکن کنیت سے زیادہ مشہور ہوئے۔ یہ بصرہ کے رہنے والے تھے۔ حضرت ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ سے روایت حدیث کی ہے۔ ان سے روایت کرنے والے قتادہ اور عون ہیں۔ ۱۰۰ھ میں اپنے بھائی سے ایک سال قبل وفات پائی۔

۳۷۲۔ سفیان بن دینار کوفیوں میں شمار ہوتے تھے۔ کھجور فروشی ذریعہ معاش تھا۔ سعید بن جبیر اور مصعب بن سعد سے سماعت حدیث کی جب کہ ان سے ابن مبارک وغیرہ نے روایت کی ہے۔ حضرت امیر معاویہ کے دور خلافت میں ولادت ہوئی۔ انہیں مدینہ منورہ میں روضۂ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف نصیب ہوا۔

۳۷۳۔ سعید بن عبد العزیز یہ تنوخی دمشقی ہیں۔ امام اوزاعی کے زمانہ میں اور ان کے بعد بھی شام کے فقہاء میں شمار ہوتے تھے امام احمد نے فرمایا کہ شامی علاقہ میں احادیث صحیحہ کا راوی سعید بن عبد العزیز اور امام اوزاعی کے سوا اور کوئی دوسرا نہ تھا۔ میں ان میں ایک دوسرے پر ترجیح نہیں دے سکتا۔ یہ بہت روایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ان سے اس بارے میں دریافت کیا گیا۔ تو انہوں نے فرمایا:۔ میں جب بھی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں تو دوزخ کسی نہ کسی شکل میں میرے سامنے ہوتی ہے (یہی رونے کا سبب ہے)۔ امام نسائی فرماتے ہیں۔ سعید بن عبد العزیز ثقہ اور قابل اعتماد راویوں میں سے ہیں۔ مکحول اور زہری سے روایت کرتے ہیں جب کہ ان سے روایت کرنے والوں میں سفیان ثوری اور دوسرے محدثین شامل ہیں۔ تقریباً ستر سال کی عمر پاکر ۱۶۷ھ میں وفات پائی۔

۳۷۴۔ سعید بن المسیّب ابو محمد قریشی کنیت تھی۔ خلافت فاروقی کے دوسرے سال ولادت ہوئی۔ ان تابعین میں شمار ہوتے ہیں جو نقش اول کے دلدادہ تھے (یعنی دور صحابہ کی روش کو اپنائے ہوئے تھے) علوم فقہ و حدیث زہد و عبادت اور تقویٰ و طہارت کے جامع تھے۔ انہیں دیکھ کر لوگ ان کے طریقے کو اپناتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی احادیث اور حضرت عمر کے فیصلوں کے سب سے بڑے عالم تھے۔ انہیں بہت سے صحابۂ کرام سے شرف ملاقات حاصل ہوا اور ان سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابن شہاب، زہری اور بہت سے اکابر شامل ہیں۔ مکحول کا بیان ہے کہ میں نے طلب علم میں ساری دنیا کی خاک چھانی لیکن ابن المسیب جیسا عالم نہیں دیکھا۔ ابن مسیب کو چالیس مرتبہ حج کی سعادت نصیب ہوئی اور ۹۳ھ میں وفات پائی۔

۳۷۵۔ سعید بن ہشام یہ انصاری ہیں اور جلیل القدر تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ سماعت حدیث ام المؤمنین حضرت عائشہ، حضرت ابن عمر اور دوسرے صحابہ سے کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں حسن بصری بھی شامل ہیں۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ان کی روایت کردہ احادیث اہل بصرہ میں مروج ہیں۔

۳۷۶۔ سعید بن ابی ہند سمرہ کے آزاد کردہ ہیں۔ حضرات ابوہریرہ، ابوموسیٰ اشعری و ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ان کے صاحبزادے عبداللہ، نافع اور ابن عمر شامل ہیں۔ سعید بن ابی ہند ثقہ اور مشہور راویوں میں شامل ہیں۔

۳۷۷۔ سفیان ثوری ان کے والد کا نام سعید ہے۔ مسلمانوں کے پیشوا اور مخلوق پر اللہ کی حجت کامل ہیں۔ اپنے دور کے زبردست فقیہ اور مجتہد تھے۔ عابد، زاہد اور متقی تھے۔ مجتہد اور ثقہ ہستیوں میں سے ایک تھے علم حدیث میں خصوصی مہارت رکھتے تھے۔ تمام لوگ ان کی دینداری، زہد، پرہیزگاری اور ثقہ ہونے پر متفق ہیں اور کوئی بھی ایسا نہیں جو اختلاف کرتا ہو۔ مجتہد امام اور قطب الاسلام شمار ہوتے ہیں۔ ۹۷ھ میں سلمان بن عبدالملک کے دور حکومت میں ولادت ہوئی۔ انہوں نے اس دور کے اکابر محدثین سے سماعت حدیث کی۔ جب کہ معمر، اوزاعی، ابن جریج، مالک، ابن عیینہ، شعبہ، فضیل بن عیاض وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔ ۱۶۱ھ میں بصرہ میں وفات پائی۔

۳۷۸۔ سفیان بن عیینہ آزاد کردہ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ شعبان ۱۰۷ھ میں کوفہ کے اندر ولادت ہوئی۔ اپنے دور کے امام اور عالم تھے۔ محدثین نے ثقہ اور حجۃ فی الحدیث کہا ہے۔ ان کی روایت کردہ احادیث پر سب نے اتفاق کیا ہے۔ امام زہری اور دوسرے محدثین سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں اعمش، ثوری، شعبہ، شافعی، احمد کے علاوہ اور بہت سے محدثین شامل ہیں۔ یکم رجب ۱۹۸ھ کو انتقال ہوا۔ حجون میں مدفون ہوئے۔ انہیں ستر بار حج کی سعادت نصیب ہوئی۔

۳۷۹۔ سلیمان بن ابی حثمہ قریشی عدوی ہیں۔ عالم اسلام کے عظیم علماء، فضلاء اور صلحاء میں شمار ہوتے ہیں۔ بلند پایہ تابعین سے سمجھے جاتے ہیں۔ ان سے روایت حدیث ان کے صاحبزادے ابوبکر نے کی ہے۔

۳۸۰۔ سلیمان بن حرب بصری ہیں۔ مکہ معظمہ میں قاضی کے منصب پر فائز رہے ہیں۔ بصرہ کے جلیل القدر اور اہل علم افراد میں سے ہیں۔ ابوحاتم نے ان کے بارے میں کہا ہے کہ سلیمان کا شمار ائمہ حدیث میں ہوتا ہے۔ دس ہزار احادیث ان سے مروی ہیں۔ لیکن میں نے ان کے ہاتھ میں کبھی کوئی مجموعہ حدیث نہیں دیکھا۔ میں بغداد میں جب ان کی مجلس میں حاضر ہوا تو اس وقت میرے اندازے کے مطابق حاضرین کی تعداد تقریباً چالیس ہزار تھی۔ ماہ صفر ۱۰۰ھ میں ولادت ہوئی ۱۵۸ھ تک طلب علم کے سلسلہ میں سرگرداں رہے۔ انیس سال تک حماد بن زید کی خدمت میں حاضر رہے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں امام احمد وغیرہ شامل ہیں۔ ۲۲۴ھ میں وفات پائی۔

۳۸۱۔ سلیمان بن عامر سلیمان بن عامر کندی ہیں۔ ربیع بن انس سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابن راہویہ وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔

۳۸۲۔ سلیمان بن ابی عبداللہ صحابہ کا دور پایا۔ روایت حدیث حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے کرتے ہیں۔ امام ابوداؤد نے ان کی روایت کردہ حدیث باب فضائل مدینہ طیبہ کے ذیل میں لکھی ہے۔

۳۸۳۔ سلیمان بن ابی مسلم احول مکی اور ابن یمیج کے ناموں سے ہیں۔ حجاز کے تابعین اور علماء میں بڑے ثقہ سمجھے جاتے ہیں۔ انہوں نے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

طاؤس اور ابو سلمہ سے روایت کی ہے جب کہ ابن عیینہ ابن جریج اور شعبہ ان سے روایت کرتے ہیں۔

۳۸۴۔ سلیمان بن موٰلی میمونہ یہ مشہور زمانہ شخصیت ابن یسار کے علاوہ ہیں۔ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔

۳۸۵۔ سلیمان بن یسار ابو ایوب کنیت تھی۔ یہ ام المؤمنین حضرت میمونہ کے آزاد کردہ ہیں۔ عطاء بن یسار کے بھائی ہیں۔ اجلہ تابعین میں سے ہیں اور مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ اپنے دور کے فقیہ، فاضل، معتمد اللہ عابد و زاہد تھے۔ ان کا کہا ہوا حجت اور دلیل سمجھا جاتا تھا۔ اپنے دور کے مشہور سات فقہاء میں سے ایک تھے۔ ۱۰۷ھ میں تہتر سال کی عمر میں وفات پائی۔

۳۸۶۔ ابو سلمہ زہری قریشی ہیں۔ ایک قول کے مطابق مدینہ منورہ کے سات مشہور فقہاء میں سے ہیں اور مشہور صاحب علم تابعین میں سے ہیں۔ بعض محدثین کا کہنا ہے کہ ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے۔ بہت سی حدیثوں کے راوی ہیں۔ اپنے چچا عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت ابن عباس، ابو ہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کی۔ امام زہری، یحییٰ بن کثیر، شعبی نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ ۹۴ھ میں بہتر سال کی عمر میں وفات پائی

۳۸۷۔ سماک بن حرب ان کی کنیت ابو مغیرہ ہے۔ جابر بن سمرہ اور نعمان بن بشیر سے سماعت حدیث کی۔ جب کہ شعبہ اور زائدہ نے ان سے روایت کی ہے۔ ان سے تقریباً دو سو حدیث مروی ہیں۔ ثقہ راویوں میں شمار ہوتے ہیں۔ بعد میں حافظہ کمزور ہو گیا تھا۔ ابن مبارک اور شعبہ نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔ ۱۲۳ھ میں وفات پائی۔

۳۸۸۔ ابو سودہ اپنے چچا ابو ایوب اور عدی بن حاتم سے روایت حدیث کرتے ہیں جب کہ ان سے روایت کرنے والوں میں واصل بن السائب، یحییٰ بن جابر الطائی شامل ہیں۔ ابن معین نے انہیں ضعیف کہا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری کو کہتے سنا ہے کہ ابو سودہ غیر مقبول ہیں۔

۳۸۹۔ سوید بن وہب ابن عجلان کے شیخ ہیں۔ (تفصیلی حالات معلوم نہیں)۔

۳۹۰۔ سیار بن سلام ان کی کنیت ابو المنہال بصری تمیمی ہے۔ ان کا شمار مشہور تابعین میں ہوتا ہے۔

شین ——— صحابہ

۳۹۱۔ حضرت ابو شبرمہ ان کی نسبی نسبت کے بارے میں معلوم نہیں ہے۔ صحابی ہیں، ان کی روایت کردہ احادیث حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حوالہ سے نیابت حج کے سلسلہ میں مروی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں وفات پائی۔ شبرمہ میں شین مضموم، باء ساکن اور راء مضموم ہے۔

۳۹۲۔ حضرت شداد بن اوس ان کی کنیت ابو یعلیٰ انصاری ہے۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھتیجے تھے۔ بیت المقدس میں قیام پزیر تھے۔ شامیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ عبادہ بن صامت اور ابو درداء فرماتے تھے کہ شداد ان لوگوں میں سے تھے جن کو علم و حلم اور عمل سے نوازا گیا تھا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۳۹۳۔ حضرت ابو شریح یہ ابو شریح، خویلد، کعبی، عدوی، خزاعی ہیں۔ فتح مکہ سے قبل اسلام لائے۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد کثیر ہے۔ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے ۶۸ھ میں مدینہ منورہ کے اندر وفات پائی۔

۳۹۴۔ حضرت شریح بن ہانی ابو المقدام کنیت تھی۔ عہد رسالت پایا اور ان شریح کے نام کے باعث ہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے باپ ہانی بن زید کی کنیت رکھی تھی اور فرمایا کہ تم ابو شریح ہو۔ حضرت شریح، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھیوں میں سے تھے۔ ان کے صاحبزادے مقدام نے ان سے روایت کی ہے

۳۹۵۔ حضرت شرید بن سوید حضرموت سے تعلق تھا لیکن ان کو قبیلہ ثقیف سے شمار کیا جاتا ہے اور بعض مؤرخین نے انہیں طائف والوں میں شمار کیا ہے۔ ان کی روایت کردہ حدیث اہل حجاز میں مروج ہیں۔ ان سے بہت سے محدثین نے روایت کی ہے۔

۳۹۶۔ حضرت شریک بن سحماء اپنی والدہ سحماء کی نسبت سے پہچانے جاتے ہیں۔ ان کے والد کا نام عبدۃ بن مغیث ہے جن کا ذکر لعان کے مسائل میں آتا ہے۔ ہلال بن امیہ نے ان پر اپنی بیوی کے ساتھ ملوث ہونے کی تہمت لگائی تھی اور لعان کیا تھا۔ یہ اپنے والد کے ساتھ غزوۂ احد میں شریک ہوئے تھے۔ عبدہ میں عین اور باء مفتوح ہیں۔ بعض نے باء کو ساکن کہا ہے

۳۹۷۔ حضرت شکل بن حمید یہ حمید عبسی ہیں۔ کوفی محدثین میں شمار ہوتے ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے شتیر کے علاوہ اور کسی نے روایت نہیں کی۔ شکل میں شین اور کاف مفتوح ہیں اور شتیر، شتر کی تصغیر ہے۔

صحابیات

۳۹۸۔ حضرت ام شریک انصاریہ ان کا تذکرہ کتاب العدۃ میں فاطمہ بنت قیس کی حدیث میں آتا ہے، جس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فاطمہ سے فرمایا تھا کہ تم عدت کی مدت ام شریک کے گھر میں پوری کرو۔ بعض محدثین نے کہا ہے کہ جن کے گھر عدت گزارنے کا حکم دیا تھا وہ ام شریک اولیٰ ہیں۔ لیکن ان کا یہ قول صحیح نہیں، اس لیے کہ ام شریک اولیٰ قریشی لوی بن غالب کی اولاد میں سے تھیں اور یہ انصاریہ ہیں۔ کیوں کہ فاطمہ بنت قیس کی بعض روایات میں آیا ہے کہ ام شریک مالدار خاتون ہونے کے سبب دوسروں کی مدد کیا کرتی تھیں۔ (اس لیے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا)

۳۹۹۔ حضرت ام شریک غزنہ ان کے والد کا نام دودان ہے جو عامری قریشی ہیں۔ دودان میں پہلی دال مضموم ہے۔

۴۰۰۔ حضرت الشفاء بنت عبداللہ یہ قریشی عدوی ہیں۔ بقول احمد بن صالح مصری ان کا نام لیلیٰ ہے اور لقب شفاء ہے لیکن لقب نام پر غالب رہا۔ ہجرت سے قبل مشرف بہ اسلام ہوئیں۔ عاقلہ اور فاضلہ خواتین میں سے تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر دوپہر کو ان کے یہاں آرام فرماتے تھے۔ انہوں نے آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے تہ بند اور بستر کا انتظام کر رکھا تھا۔ آپ اسی بستر پر آرام فرماتے تھے۔ شفاء میں شین مکسور اور الف پر مد ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تابعین

۴۰۱۔ شریق الہوزنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایتِ حدیث کی جب کہ ان سے روایت کرنے والوں میں ازہر حرازی شامل ہیں۔

۴۰۲۔ شریک بن شہاب یہ حارثی بصری ہیں۔ محدث تابعین میں سے ہیں۔ ابی برزہ اسلمی سے روایت کرتے ہیں ارزق بن قیس ان سے روایت کرتے ہیں، لیکن یہ بات شہرت کی حامل نہیں۔

۴۰۳۔ شریح بن عبید ابو امامہ و جبیر بن نفیر سے روایت کرتے ہیں جب کہ ان سے روایت کرنے والوں میں صفوان بن عمرو اور معاویہ بن صالح شامل ہیں۔

۴۰۴۔ ابو الشعثاء محاربی کوفی ہیں۔ سلیم نام ہے اور والد کا نام اسود ہے۔ معتبر راویوں میں سے ہیں۔ حجاج کے دور میں ان کا انتقال ہوا۔

۴۰۵۔ شعبی یہ عامر بن شرجیل کوفی ہیں اور مشہور شخصیات میں سے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں ولادت ہوئی۔ صحابہ کی کثیر جماعت سے سماعتِ حدیث کی۔ خود ان سے بہت سے محدثین روایت کرتے ہیں۔ شعبی فرماتے ہیں مجھے پانچ سو صحابہ سے شرفِ ملاقات نصیب ہوا۔ میں نے کبھی کسی حدیث کو صفحۂ قرطاس پر منتقل نہیں کیا۔ جو کچھ سنا اس کو ذہن نشین کر لیا۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ ابن عباس اپنے زمانہ کے اور شعبی اپنے زمانہ کے اور ثوری اپنے دور کے امام ہیں۔ امام زہری فرماتے ہیں کہ علماء تو چار ہی گزرے ہیں یعنی ابن المسیب مدینہ منورہ میں اور شعبی کوفہ میں حسن بصرہ میں اور مکحول شام میں۔" ۱۰۴ھ میں بیاسی سال کی عمر میں وفات پائی

۴۰۶۔ شقیق بن ابی سلمہ ابو وائل اسدی کنیت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ ظاہری کا دور پایا لیکن سماعتِ حدیث کا شرف حاصل نہ ہو سکا۔ خود فرماتے ہیں کہ وفاتِ نبوی کے وقت میری عمر دس سال تھی۔ میں اس وقت جنگلوں میں بھیڑ بکریاں چرایا کرتا تھا۔ بہت سے صحابہ سے بشمول حضرت عمر بن خطاب، ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعتِ حدیث کی۔ حضرت ابن مسعود مخصوص معتمدین میں سے تھے۔ کثرت سے حدیث کی روایت کرتے ہیں اور معتمد راویوں میں شمار ہوتے ہیں۔ حجاج بن یوسف کے دور میں انتقال ہوا۔ بعض مورخین نے سن وفات ۹۹ھ بتایا ہے۔

۴۰۷۔ ابن شہاب ان کا تذکرہ زہری کے ذیل میں کیا جا چکا ہے۔

کافر

۴۰۸۔ شیبہ بن ربیعہ یہ شیبہ بن ربیعہ بن عبد الشمس بن عبد المناف جاہلی ہے۔ جنگِ بدر میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں قتل ہوا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

صاد ـــــــــ صحابہ

۴۰۹۔ حضرت صخر بن حرب ابوسفیان قریشی کنیت تھی۔ حضرت امیر معاویہ کے والد ہیں۔ ان کا تذکرہ حرف سین کے تحت ہو چکا ہے۔

۴۱۰۔ حضرت صخر بن وداعہ سلسلۂ نسب اس طرح ہے ابن عمر بن عبداللہ بن کعب۔ قبیلہ ازد سے تعلق رکھتے ہیں۔ طائف میں سکونت تھی لیکن محدثین حجاز میں شمار ہوتے ہیں۔

۴۱۱۔ حضرت ابو صرمۃ یہ ابو صرمہ مالک بن قیس مازنی ہیں۔ بعض مورخین نے قیس بن مالک نام بتایا ہے۔ بعض مورخین قیس بن صرمہ بتاتے ہیں۔ انہیں کنیت سے زیادہ شہرت ملی۔ تمام غزوات میں بشمول غزوۂ بدر شرکت کی۔ بہت سے لوگوں نے ان سے روایت کی ہے۔

۴۱۲۔ حضرت الصعب بن جثامہ ودان یا ابواء میں جو کہ حجاز کی سرزمین میں واقع ہے سکونت پذیر تھے۔ ان کی روایت کردہ احادیث حجاز میں بہت مشہور ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں انتقال ہوا۔ جثامہ میں جیم مکسور ہے اور ثا تشدید کے ساتھ ہے۔

۴۱۳۔ حضرت صفوان بن اُمیہ اُمیہ بن خلف کے صاحبزادے ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر مکہ سے بھاگ گئے۔ ان کی سفارش وہب بن عمیر اور ان کے بھائی عمیر بن وہیب نے کی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پناہ طلب کی تھی۔ اس پر انہوں نے امان دے دی تھی اور ان دونوں کو اس کی علامت کے طور پر اپنی چادر مبارک عطا فرمائی تھی۔ جناب عمیر انہیں پکڑ کر خدمتِ نبوی میں لے آئے تو صفوان نے آپ کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ یہ وہب بن عمیر کہتے ہیں کہ آپ نے مجھ کو امن دیا ہے اور میں دو ماہ تک آزادی کے ساتھ گھوم پھر سکتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صفوان سواری سے اتر کر بات کرو۔ صفوان نے کہا جب تک آپ کی زبان مبارک سے صراحت کے ساتھ نہ سن لوں۔ اس وقت تک سواری سے نہیں اتروں گا۔ آپ نے فرمایا دو ماہ کی نہیں چار ماہ کی امان ہے۔ جہاں چاہو گھوم پھر سکتے ہو۔ یہ سُن کر صفوان سواری سے اتر آیا۔ غزوات طائف و حنین میں اسلام نہ لانے کے باوجود مسلمانوں کے ساتھ شرکت کی۔ آنحضرت نے مالِ غنیمت میں سے اس کو بہت کچھ دیا۔ عطیۂ نبوی کو دیکھ کر صفوان بے ساختہ پکار اٹھا۔ خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس کثیر غنیمت کو دے کر نبی کے پاکیزہ نفس کے علاوہ کوئی دوسرا شخص خوش نہیں ہو سکتا اور اسی روز مسلمان ہو گئے اور مکہ میں قیام کیا۔ پھر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس رہائش پذیر رہے اور اپنی ہجرت کا واقعہ آنحضرت کے سامنے پیش کیا تو آپ نے فرمایا کہ مکہ اب دارالسلام ہے۔ لہٰذا فتح مکہ کے بعد اب ہجرت کا سوال نہیں پیدا ہو سکتا۔ دورِ جہالت میں سرداران قریش میں شمار ہوتے تھے۔ ان کی بیوی نے ایک ماہ قبل اسلام قبول کر لیا تھا۔ بعد میں ان دونوں کا نکاح برقرار رکھا گیا۔ ۴۲ھ میں مکہ مکرمہ میں انتقال ہوا۔ یہ مولفۃ القلوب میں سے تھے۔ ان سے بہت سے محدثین نے سماعتِ حدیث کی۔ دورانِ قیام مکہ معظمہ راسخ العقیدہ مسلمان ہو گئے تھے۔ اور یہ قریش کے فصیح زبان لوگوں میں سے تھے۔

۴۱۴۔ حضرت صفوان بن عسال یہ مرادی ہیں۔ کوفہ میں قیام پذیر تھے۔ ان کی احادیث اہلِ کوفہ میں مشہور ہیں۔ مسال میں میں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

مفتوح اور سین مشدد ہے۔ (انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں شرکت کی)

۴۱۵۔ حضرت صفوان بن معطل ابو عمرو سلمی کنیت تھی۔ غزوۂ خندق اور اس کے بعد تمام غزوات میں شرکت کی۔ واقعۂ افک کے بارے میں جو واقعات مشہور ہیں وہ سب ان کے متعلق ہیں۔ بڑے نیک فاضل اور شجاع تھے۔ ۵۹ھ میں ساٹھ سال کی عمر میں غزوۂ ارمینیہ میں شہید ہوئے۔

۴۱۶۔ حضرت الصنابحی یہ صنابح بن زاہر بن عامر کی نسبت سے صنابحی کہلائے۔ جو قبیلہ مراد کی ایک شاخ ہے۔ ان کا تذکرہ ان کے نام عبداللہ کے ماتحت حرف عین میں آئے گا۔

۴۱۷۔ حضرت صہیب بن سنان یہ عبداللہ بن جدعان تیمی کے آزاد کردہ ہیں۔ ان کی کنیت ابو یحییٰ ہے۔ دجلہ اور وادیٔ فرات کے درمیان شہر موصل میں ان کے مکانات تھے۔ رومیوں نے ان اطراف میں یورش کی اور ان کو قید کر لیا۔ اس طرح بچپن ہی میں رومیوں کے ہاتھوں قید ہوئے۔ ان کی نشوونما روم میں ہوئی۔ قبیلہ بنی کلب کے کسی فرد نے انہیں خرید لیا اور لے کر مکہ آئے یہاں دوبارہ عبداللہ بن جدعان نے خرید لیا اور آزاد کر دیا۔ یہ مرتے دم تک عبداللہ بن جدعان کے ساتھ رہے۔ بعض مؤرخین نے کہا ہے کہ یہ بھاگ کر مکہ معظمہ آ گئے تھے اور عبداللہ بن جدعان کے حلیف بن گئے تھے۔ بعض نے یوں کہا ہے کہ جس دوران دارِ ارقم مرکز تبلیغ اسلام تھا اور کل تیس افراد مشرف بہ اسلام ہوئے تھے تو انہوں نے اور عمار بن یاسر نے ایک ہی دن آ کر اسلام قبول کیا۔ یہ ان لوگوں میں سے تھے جن کو کمزور سمجھا جاتا تھا اور ظلم و ستم ڈھائے جاتے تھے اس لیے یہ مدینہ منورہ ہجرت کر گئے تھے۔ انہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی:۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ۔ یعنی لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو اللہ کو راضی کرنے کے لیے اپنی جان کو بیچ دیتے ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد کثیر ہے۔ نوّے سال کی عمر میں مدینہ طیبہ کے اندر ۳۸ھ میں انتقال ہوا۔ جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ جدعان میں جیم مضموم اور دال ساکن ہے۔

صحابیات

۴۱۸۔ حضرت صفیہ بنت ابو عبید یہ ابو عبید کی صاحبزادی ہیں۔ قبیلہ بنو ثقیف سے تعلق رکھتی ہیں۔ مختار، ابن ابی عبید کی ہمشیرہ ہیں اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ محترمہ ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ ظاہری کا دور پایا اور ارشاداتِ نبوی کو سننے کا شرف حاصل ہوا لیکن ان سے روایت نہیں کی۔ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ سے روایت کرتی ہیں اور ان سے حضرت عبداللہ بن عمر کے آزاد کردہ نافع نے روایت کی ہے۔

۴۱۹۔ حضرت صفیہ یہ حیی بن اخطب کی صاحبزادی ہیں جو بنی اسرائیل میں سے تھی۔ یہ حضرت ہارون علیہ السلام کے خاندان میں سے تھے۔ حضرت صفیہ پہلے کنانہ بن ابی الحقیق کی بیوی تھیں۔ جو جنگ خیبر میں قتل ہوا۔ اور یہ قید ہو گئیں تو ان کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے لیے پسند فرمایا۔ بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ یہ دحیہ بن کلبی کے حصہ غنیمت میں آئیں۔ پھر نبی کریم نے سات غلاموں کے بدلے میں خرید لیا۔ جب انہوں نے اسلام قبول کر لیا تو نبی علیہ السلام نے پروانہ آزادی عطا فرما کر نکاح کر لیا اور ان کی آزادی کو مہر مقرر فرمایا۔ ۵۰ھ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔ حضرت انس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ان سے سماعتِ حدیث کی۔ حیی میں حاء مضموم اور یاء ساکن ہے۔ اخطب میں الف مفتوح خاء ساکن اور

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

طاء پر فتح ہے۔

۴۲۰۔ حضرت صفیہ بنت شیبہ یہ شیبہ حجبی کی صاحبزادی ہیں، اور ان سے میمون بن مہران وغیرہ نے روایت کی ہے۔ بعض محققین کا کہنا ہے کہ انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل نہیں ہوا ہے

۴۲۱۔ حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب یہ عبدالمطلب کی صاحبزادی ہیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں۔ اسلام سے قبل حارث بن حرب کی بیوی تھیں۔ پھر وہ ہلاک ہوگیا۔ اس کے بعد عوام بن خویلد کے نکاح میں آئیں۔ ان سے حضرت زبیر پیدا ہوئے۔ حضرت صفیہ نے طویل عمر پائی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ۲۰ھ میں انتقال ہوا۔ ان کی عمر ستر سال ہوئی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

۴۲۲۔ حضرت الصماء بنت بسر یہ بسر کی صاحبزادی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا لقب صماء اور نام بہیہ تھا۔ ان سے ان کے بھائی عبداللہ روایت کرتے ہیں۔

تابعین

۴۲۳۔ صالح بن حسان یہ مدنی ہیں۔ بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ ابن المسیب اور عروہ سے روایت کرتے ہیں جب کہ ان سے روایت کرنے والوں میں ابو عاصم اور حضرمی شامل ہیں۔ محدثین کی ایک جماعت نے ان کی روایت کردہ احادیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔ امام بخاری ان کی حدیث کو منکر قرار دیتے ہیں۔

۴۲۴۔ صالح بن خوات انصاری مدنی ہیں۔ مشہور تابعین میں سے ہیں، ان کی حدیث عزیز کا درجہ رکھتی ہے۔ اپنے والد اور جناب سہیل بن ابی حثمہ سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ یزید بن رومان وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔ اہل مدینہ میں ان کی روایت کردہ احادیث شہرت کی حامل ہیں۔ خوات میں خاء مفتوح اور واؤ مشدد ہے۔

۴۲۵۔ صالح بن درہم حضرت ابوہریرہ و سمرہ سے سماعت حدیث کی ہے جب کہ شعبہ و قطان نے ان سے روایت کی ہے۔ ثقہ راویوں میں شمار ہوتے ہیں۔

۴۲۶۔ ابوصالح یہ ابوصالح ذکوان ہیں۔ مدینہ کے رہنے والے ہیں۔ روغن، گھی اور زیتون کی تجارت ذریعہ معاش تھا۔ تجارت کا مال کوفہ میں لے جاکر فروخت کرتے تھے۔ ام المومنین حضرت جویریہ بنت حارث کے آزاد کردہ تھے۔ جلیل القدر اور مشاہیر تابعین میں سے ہیں۔ کثرت کے ساتھ روایت حدیث کرتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابن سہل اور اعمش نے روایت کی ہے۔

۴۲۷۔ صفوان بن سلیم یہ صفوان بن سلیم زہری ہیں اور حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف کے آزاد کردہ ہیں۔ مدینہ طیبہ کے مشہور اور جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ اور صالح بندوں میں شمار ہوتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ چالیس سال تک ان کا پہلو آرام کے لیے زمین سے نہیں لگا۔ لوگوں نے کہا ہے کہ سجدوں کی کثرت سے پیشانی زخمی ہوگئی تھی۔ کثیر المناقب تھے۔ شاہی عطیات قبول نہ کرتے تھے۔ حضرت انس بن مالک کے علاوہ اور دوسرے تابعین سے روایت حدیث کی ہے۔ ابن عیینہ نے ان سے روایت کی ہے۔ ۱۳۲ھ میں اس جہان فانی کو خیرباد کہا۔

۴۲۸۔ صخر بن عبداللہ ان کے دادا کا نام بریدہ ہے۔ روایت حدیث اپنے دادا اور جناب مکرمہ سے کرتے ہیں۔ حجاج بن

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

حسان اور عبداللہ بن ثابت نے ان سے روایت کی ہے۔

ضاد ـــــــ صحابہ

۴۲۹۔ حضرت ضحاک بن سفیان یہ کلابی عامری ہیں۔ محدثین مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ لیکن قیام نجد میں تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں قوم کے ان افراد کی سیادت سپرد فرمائی تھی جو دامن اسلام سے وابستہ ہو گئے تھے۔ زبردست شجاع و بہادر تھے۔ تنہا سو افراد کے برابر سمجھے جاتے تھے۔ غزوات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حمایت میں شمشیر بکف رہتے تھے۔ ابن المسیب اور حسن بصری نے ان سے روایت کی ہے۔

۴۳۰۔ حضرت ضماد بن ثعلبہ قبیلہ ثعلبہ سے تعلق تھا۔ اعلانِ اسلام سے قبل نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دوست تھے۔ علاج معالجہ اور جھاڑ پھونک کا کام ذریعۂ معاش تھا۔ حصولِ علم کے جویا رہتے تھے۔ ابتدائے اسلام میں مسلمان ہوئے۔ انہوں نے آیاتِ قرآنی سُن کر کہا تھا کہ یہ کلمات سمندر سے زیادہ گہرائی کے حامل ہیں۔ ان کا تذکرہ باب علامات النبوۃ میں آتا ہے۔ ان سے حضرت ابن عباس نے روایت کی ہے۔ ضماد میں دال مکسور ہے۔ ثعلبہ میں ثین مفتوح، لون مضموم واؤ پر ہمزہ مفتوح ہے۔

تابعین

۴۳۱۔ ضحاک بن فیروز ان کی روایت کردہ احادیث بصرہ والوں میں شہرت رکھتی ہیں۔ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ دال کے ذیل میں دیلمی کے تحت آچکا ہے۔

۴۳۲۔ ضرار بن صرد ان کی کنیت ابو نعیم ہے۔ کوفہ میں قیام پذیر تھے اور چکی والے مشہور تھے۔ معتمر بن سلیمان وغیرہ سے سماعتِ حدیث کی۔ جب کہ علی ابن منذر نے ان سے روایت کی ہے۔ نعیم میں نون مضموم اور عین مفتوح ہے۔ ضرار میں ضاد مکسور ہے۔ صرد میں صاد مضموم اور راء مفتوح ہے۔

طاء ـــــــ صحابہ

۴۳۳۔ حضرت طارق بن سوید زیارت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شرف نصیب ہوا۔ ان کی روایت کردہ حدیث خمر (شراب) کے بارے میں ہیں۔ ان سے علقمہ بن وائل روایت کرتے ہیں۔

۴۳۴۔ حضرت طارق بن شہاب ابو عبداللہ کنیت تھی۔ بجلی کوفی ہیں۔ دورِ جاہلیت بھی دیکھا تھا۔ زیارتِ نبوی سے بشرف ہوئے لیکن زبانِ رسالت سے سماعتِ حدیث ثابت نہیں۔ شاید سننے کی سعادت نصیب نہ ہوئی۔ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دورِ خلافت میں تینتیس ۳۳ غزوات میں شرکت کی۔ ۸۲ھ میں انتقال ہوا۔ امام نسائی نے ان کی روایت کردہ کئی احادیث نقل کی ہیں جب کہ امام ابوداؤد نے صرف ایک حدیث نقل کی ہے، جو

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اس بات کا ثبوت ہیں کہ انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سماعت حدیث کی سعادت نصیب ہوئی۔)

۴۳۵۔ حضرت طلق بن علی ان کی کنیت ابو علی حنفی یمامی ہے۔ ان کو طلق بن شمامہ بھی کہا جاتا ہے۔ ان سے ان کے صاحبزادے قیس روایت کرتے ہیں۔

۴۳۶۔ حضرت ابو طلحہ زید بن سہل انصاری نجاری نام ہے لیکن شہرت کنیت سے حاصل ہوئی۔ یہ مشہور تیر اندازوں میں شمار ہونے کے علاوہ انتہائی جہر الصوت تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ابو طلحہ کی آواز لشکر میں ایک جماعت کی آواز سے بڑھ چڑھ کر ہے۔ ۳۴ھ میں انتقال ہوا اس وقت ان کی عمر ستر سال تھی۔ اہل بصرہ کا کہنا ہے کہ ان کا انتقال سمندر کے سفر میں ہوا۔ اور ایک ہفتہ کے بعد کسی جزیرہ میں دفن کیا گیا۔ بیعت عقبہ میں ستر صحابہ کے ساتھ یہ بھی شریک تھے۔ پھر بدر اور اس کے بعد تمام غزوات میں شرکت کا شرف حاصل ہوا۔ بہت سے صحابہ نے ان سے روایت کی ہے۔

۴۳۷۔ حضرت طلحہ بن البراء علماء حجاز میں شمار ہوتے ہیں۔ عہد رسالت میں انتقال ہوا۔ ان کی نماز جنازہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پڑھا کر ان کے حق میں دعا کی۔ اے اللہ ان سے ہنستے ہوئے ملاقات فرما۔ اور یہ بھی ہنستے ہوئے تیری خدمت میں حاضر ہوں۔ حصین بن وحوح نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

۴۳۸۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ ابو محمد قریشی کنیت تھی۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ شروع ہی میں اسلام لے آئے تھے غزوۂ بدر کے موقع پر میدان جنگ میں موجود نہ تھے کیوں کہ انہیں اور حضرت سعید بن زید کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کافروں کے اس قافلہ کا پتہ چلانے کے لیے بھیج دیا تھا جس میں ابو سفیان غلہ لے کر آ رہا تھا۔ غزوۂ احد کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حفاظت پر معمور رہے۔ کفار کے حملہ کو روکنے اور دشمنوں پر حملہ کرنے میں اتنی تلوار چلائی کہ ہاتھ کی انگلیاں شل ہو گئیں۔ معرکۂ احد میں باختلاف روایت چوبیس یا پچھتر زخم آئے جس میں سے کچھ نیزے اور تلواروں تیروں کے تھے۔ مورخین نے ان کا حلیہ مبارک اس طرح بیان کیا ہے۔ گندمی رنگ، خوبصورت شکل و شباہت والے تھے۔ سر پر بہت بال تھے جو نہ بہت گھونگھر والے تھے نہ بہت گھنگھریالے۔ چونسٹھ سال کی عمر میں جنگ جمل میں جام شہادت نوش فرمایا۔ جمعرات میں جمادی الثانی ۳۶ھ میں بصرہ میں دفن کیے گئے۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

۴۳۹۔ حضرت الطفیل بن عمرو یہ دوسی ہیں مکہ معظمہ میں اسلام لائے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق کی۔ اور اپنے قبیلہ میں واپس آ گئے۔ ہجرت نبوی تک اپنے علاقہ میں سکونت پذیر رہے۔ ہجرت نبوی کے بعد اپنے قبیلہ کے ان لوگوں کے ساتھ جنہوں نے ان کا ساتھ دینا گوارا کیا اپنے ہمراہ لے کر مدینہ طیبہ آ گئے۔ ان کی شہادت باختلاف روایت جنگ یمامہ یا جنگ یرموک میں ہوئی۔ ان سے حضرت جابر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں۔ ان کا شمار حجازی علماء میں ہوتا ہے۔

۴۴۰۔ حضرت ابو الطفیل نام عامر ہے۔ واثلہ کے صاحبزادے ہیں۔ یہ بھی کنانی ہیں لیکن نام کی بجائے کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔ آٹھ سال تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل رہا۔ ۱۰۳ھ میں مکہ معظمہ کے اندر وفات پائی۔ صحابہ میں یہ واحد شخصیت ہیں جنہوں نے اتنی طویل عمر پائی۔ بہت سے محدثین نے ان سے روایت کی ہے

۴۴۱۔ حضرت ابو طیبہ ان کا نام نافع ہے پچھنے لگانے کا کام کیا کرتے تھے۔ مجیصہ بن مسعود انصاری کے آزاد کردہ ہیں۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

مشہور صحابہ میں سے ہیں۔ مخیصہ میں میم مضموم، صاد مفتوح اور یا مشدد و مکسور ہے۔

تابعین

۴۴۲۔ ابن طاب | تابعی ہیں۔ مدینہ طیبہ کی کھجوروں کی بعض اقسام کی ان کی جانب نسبت ہے۔ رطب بن طاب اور تمر بن طاب۔

۴۴۳۔ طاؤس بن کیسان | خولانی، ہمدانی، یمانی نسبتیں رکھتے ہیں۔ فارسی النسل ہیں۔ ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں۔ عمرو بن دینار نے ان کے بارے میں کہا ہے کہ میں نے طاؤس بن کیسان جیسا کوئی دوسرا عالم نہیں دیکھا جو علم و عمل میں ان جیسا مقام رکھتا ہو۔ ان سے امام زہری اور کثیر لوگوں نے روایت کی ہے۔

۴۴۴۔ طفیل بن اُبی | یہ حضرت ابی بن کعب انصاری کے صاحبزادے ہیں۔ عزیز الحدیث تابعی ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل حجاز میں شہرت کی حامل ہیں۔ اپنے والد ماجد اور دوسرے صحابہ سے روایتِ حدیث کرتے ہیں اور ان سے ابو الطفیل نے روایت کی ہے

۴۴۵۔ طلق بن حبیب | یہ عنزی بصری ہیں۔ بڑے عابد و زاہد تھے اور یہی عبادت وجہ شہرت ہوئی تھی۔ حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت جابر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں اور ان سے روایت کرنے والوں میں مصعب، عمرو بن دینار اور ایوب شامل ہیں۔

۴۴۶۔ طلحہ بن عبداللہ | یہ طلحہ بن عبداللہ ابن کریز خزاعی ہیں۔ مدینہ منورہ کے تابعی محدثین میں شمار ہوتے ہیں۔ بہت سے صحابہ سے سماعتِ حدیث کی ہے۔ ان سے تابعین کی ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۴۴۷۔ طلحہ بن عبداللہ | زہری قریشی ہیں۔ ان کے دادا کا نام عوف تھا۔ مدینہ طیبہ کے مشہور تابعین میں سے ہیں۔ وجہ شہرت میں ان کی سخاوت کا بھی دخل ہے۔ اپنے چچا عبدالرحمٰن وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ ۹۹ھ میں انتقال ہوا۔

کفار وغیرہ

۴۴۸۔ ابو طالب | یہ (عبدالمطلب کے صاحبزادے) حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے والد اور سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شفیق چچا تھے۔ زندگی بھر مکمل کر اسلام قبول نہیں کیا (لیکن آخری وقت تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حمایت سے دست بردار بھی نہیں ہوئے) ان کی وفات کے وقت کفارِ قریش نے انہیں کلمہ پڑھنے سے روکنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ مایوس ہو کر رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طائف کی طرف تشریف لے گئے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ابو طالب کی وفات میں ایک ماہ پانچ دن کا فرق ہے۔ (بعض حضرات نے کمزور روایات کے سہارے انہیں مسلمان ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان کے بارے میں سکوت ہی بہتر ہے)۔

(واللہ تعالیٰ اعلم)

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ظاء ـــــــ صحابہ

۴۴۹۔ حضرت ظہیر بن رافع انصار کے قبیلہ اوس کی حارثی شاخ سے تعلق رکھتے ہیں۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں موجود تھے غزوۂ بدر اور احد کے بعد کے تمام غزوات میں شرکت کی۔ ظہیر میں ظا مضموم اور ہا مفتوح ہے۔

عین ـــــــ صحابہ

۴۵۰۔ حضرت عابس بن ربیعہ یہ عابس بن ربیعہ غطیفی ہیں۔ فتح مصر کے وقت لشکر اسلام میں شامل تھے۔ ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن روایت کرتے ہیں۔

۴۵۱۔ حضرت ابو العاص بن الربیع حضرت ابو العاص بن الربیع کو لقیط کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ یہ حضور کے داماد تھے۔ آپ کی صاحبزادی حضرت زینب ان کے نکاح میں تھیں۔ جنگ بدر تک کفار میں شامل تھے۔ قید ہونے کے بعد جب آزاد کیے گئے تو اسلام قبول کیا۔ آنحضرت سے سچی محبت رکھتے تھے۔ حضرت ابوبکر کے دور خلافت میں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ان سے ابن عباس، ابن عمر اور ابن العاص روایت کرتے ہیں۔ بمقسم میم کے زیر کاف کے سکون اور سین کے زبر کے ساتھ ہے۔

۴۵۲۔ حضرت عاصم بن ثابت یہ حضرت عاصم بن ثابت ہیں۔ جن کی کنیت ابوسلیمان ہے۔ انصار میں سے ہیں جنگ بدر میں شامل تھے۔ غزوۂ رجیع میں بنو لیحیان کے ہاتھوں شہادت پائی۔ مشرکین مکہ ان کا سر کاٹ کر لے جانا چاہتے تھے مگر شہد کی مکھیوں کے چھتے نے ان کی حفاظت کی۔ اسی کے باعث حمی الدبر من المشرکین کہلائے۔ عاصم بن عمر بن الخطاب کے نانا تھے۔ ایک روایت ہے کہ نبی کریم نے دس آدمیوں کا لشکر ان کی نگرانی میں مکہ کی طرف روانہ کیا۔ جب یہ لشکر مکہ اور عسفان کے درمیان پہنچا تو بنی لیحیان قبیلہ کے تقریباً دو سو تیر اندازوں نے ان کا تعاقب کیا۔ یثرب یعنی مدینہ کی کھجوروں کی گٹھلیوں نے ان کی نشاندہی کر دی۔ حضرت عاصم نے ایک اونچی جگہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ پناہ لی۔ مگر کفار نے محاصرہ کر کے نیچے آنے کو کہا۔ امان کے وعدہ پر حضرت عاصم نے اپنے ساتھیوں کو نیچے جانے یا نہ جانے کا اختیار دیا مگر خود کسی کافر کی ذمہ داری پر نیچے آنے سے انکار کیا اور اللہ سے دعا کی کہ وہ نبی کریم کو ان کے حال کی اطلاع کر دے۔ کفار نے تیروں کی بوچھاڑ سے انہیں شہید کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصم کی دعا قبول کی اور اپنے رسول کو ان کی شہادت کی اطلاع دے دی۔ آنحضرت نے صحابہ کرام کو مطلع کیا۔ کفار مکہ نے ان کی شہادت کی اطلاع پا کر قاصد روانہ کیا کہ ثبوت کے طور پر ان کا کوئی عضو کاٹ کر لائے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصم کے جسم کی حفاظت شہد کی مکھیوں سے کروائی جو ایک شامیانہ کی طرح ان پر چھا گئیں اور ان کا جسم محفوظ رہا۔ قاصد ناکام لوٹ گیا۔ یہ روایت بخاری سے ہے جو عاصم بن ثابت بن عمر بن الخطاب کے نانا ہیں۔

۴۵۳۔ حضرت عامر الرام یہ حضرت عامر الرام ہیں۔ جنہیں نبی کریم کی زیارت اور روایت کا شرف حاصل ہے۔ ان سے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ابو منظور روایت کرتے ہیں۔ الرام رائے مہملہ کے زبر کے ساتھ ہے۔ یہ دراصل رامی ہے جس میں سے یا حذف کر دی گئی ہے۔

۴۵۴۔ حضرت عامر بن ربیعہ ان کی کنیت ابو عبداللہ العنزی ہے۔ حبشہ اور مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ غزوۂ بدر کے علاوہ دوسرے تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ قدیم الاسلام ہیں۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔ ۳۲ھ میں وفات پائی۔

۴۵۵۔ حضرت عامر بن مسعود یہ حضرت عامر بن مسعود ابن امیہ بن خلف جمحی ہیں اور صفوان بن اُمیہ کے بھتیجے ہیں۔ ان سے غیر غریب روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی نے ان کی حدیث صوم کے بارے میں نقل کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے اس لیے کہ عامر بن مسعود نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہیں پایا جب کہ ابن مندہ اور ابن عبدالبر نے ان کا اسمائے صحابہ میں ذکر کیا ہے اور ابن معین نے کہا کہ ان کو صحبت نبوی نصیب نہیں۔ عریب میں عین مہملہ کا زبر رائے مہملہ کا زیر۔ یاء دو نقطوں والی ساکن ہے اور آخر میں باء موحدہ ہے۔

۴۵۶۔ حضرت عائذ بن عمرو یہ حضرت عائذ بن عمرو مدنی ہیں۔ ان صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی۔ بصرہ میں رہے اور ان کی حدیث بھی بصریوں میں ہی پائی جاتی ہے۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۴۵۷۔ حضرت عباس بن مرداس حضرت عباس بن مرداس کی کنیت ابو الہیثم ہے۔ سلمی اور شلوبین۔ ان کا شمار مؤلفۃ القلوب میں ہوتا ہے۔ فتح مکہ سے کچھ پہلے اسلام لائے۔ فتح مکہ کے بعد ایمان میں مزید پختگی آگئی۔ حضرت عباس بن مرداس دورِ جاہلیت میں بھی شراب نوشی کو حرام سمجھتے تھے۔ ان سے ان کے بیٹے کنانہ روایت کرتے ہیں۔ کنانہ کاف کے کسرہ اور دو نون کے ساتھ ہے جن کے درمیان میں الف ہے۔

۴۵۸۔ حضرت ابو عبس بن عبدالرحمٰن بن جبیر یہ حضرت ابو عبس بن عبدالرحمٰن بن جبیر انصاری حارثی ہیں نام کی نسبت کنیت زیادہ مشہور ہے۔ جنگ بدر میں شریک ہوئے اور مدینۃ المنورہ میں ۳۴ھ میں وفات پائی۔ ستر سال حیات رہے۔ وفات کے بعد جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ ان سے عباد بن رافع بن خدیج روایت کرتے ہیں۔ عبس عین مہملہ کے زبر۔ باء موحدہ غیر مشدد اور سین مہملہ کے ساتھ ہے اور عباد میں عین کا زبر اور باء موحدہ غیر مشدد اور آخر میں دو نقطوں والی یاء ہے۔

۴۵۹۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ خزاعی یہ نافع عبدالحارث کے آزاد کردہ ہیں۔ انہوں نے کوفہ میں قیام کیا۔ حضرت علی نے ان کو خراسان کا گورنر بنا کر بھیجا۔ انہوں نے آنحضرت کی زیارت کی اور آپ کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ حضرت عمر بن الخطاب اور حضرت ابی بن کعب سے زیادہ تر روایت کرتے ہیں اور ان سے ان کے دو بیٹے سعید اور عبداللہ روایت کرتے ہیں۔ آپ نے کوفہ ہی میں رحلت فرمائی۔

۴۶۰۔ حضرت عبداللہ بن ارقم یہ حضرت عبداللہ بن ارقم زہری قریشی ہیں۔ فتح مکہ کے سال مشرف بہ اسلام ہوئے پہلے نبی کریم پھر حضرت ابوبکر صدیق اور ازاں بعد حضرت عمر فاروق کے کاتب رہے پہلے حضرت عمر اور پھر حضرت عثمان غنی نے بیت المال کا حاکم مقرر کیا۔ بعد میں حضرت عبداللہ بن ارقم نے اس عہدے سے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

استعفیٰ دے دیا۔ ان سے عروہ اور اسلم (حضرت عمرؓ کے آزاد کردہ) روایت کرتے ہیں۔ آپ نے حضرت عثمان کے دور میں ہی انتقال فرمایا۔

۴۶۱۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر قریشی ہیں۔ یہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے بھتیجے ہیں۔ غزوۂ حنین میں شرکت فرمائی۔ ان سے ان کے بیٹے عبدالحمید وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ واقعۂ حرہ سے قبل وفات پائی

۴۶۲۔ حضرت عبداللہ بن انیس حضرت عبداللہ بن انیس جہنی کا تعلق انصار سے ہے۔ غزوۂ اُحد اور بعد کے تمام غزوات میں شرکت کی۔ ۵۴ھ میں مدینۃ المنورہ میں وفات پائی۔ ابوامامہ اور جابر وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔

۴۶۳۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ یہ ابی اوفیٰ کے صاحبزادے ہیں۔ ابواوفیٰ کا نام علقمہ بن قیس اسلمی ہے۔ یہ بیعت خیبر اور بعد کے غزوات میں شرکت فرمائی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات تک ہمیشہ مدینہ شریف میں قیام کیا۔ بعدازاں کوفہ تشریف لے گئے اور وہیں وفات پائی۔ کوفہ میں انتقال کرنے والے صحابہ میں سے آخری ہیں یعنی ۸۷ھ میں۔ ان سے امام شعبی نے روایت کی ہے۔

۴۶۴۔ حضرت عبداللہ بن بُسر حضرت عبداللہ بن بُسر سلمی مازنی ہیں۔ ان کے والد بسر، والدہ محترمہ، بھائی عطیہ اور بہن صفار کو صحبتِ نبوی کا شرف حاصل ہے۔ شام میں قیام پزیر رہے مگر حمص میں ۸۸ھ میں بوقت وضو اچانک وفات پائی۔ شام کے صحابہ میں سب سے آخر میں انتقال فرمایا لیکن بعض نے حضرت ابوامامہ کو سب سے آخر میں انتقال کرنے والے بتایا ہے۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۴۶۵۔ حضرت عباد بن بشر ان کا تعلق انصار سے ہے۔ حضرت سعد بن معاذ سے قبل یہ مدینہ میں اسلام لائے۔ غزوۂ بدر، غزوۂ اُحد اور دیگر تمام غزوات میں شرکت کی۔ کعب بن اشرف یہودی کو قتل کرنے والوں میں بھی شریک تھے۔ فضلائے صحابہ میں سے ہیں۔ ان سے انس بن مالک اور عبدالرحمٰن بن ثابت روایت کرتے ہیں۔ جنگِ یمامہ میں ۴۵ سال کی عمر میں شہادت نصیب ہوئی۔ عباد عین کے زبر اور باء موحدہ کی تشدید کے ساتھ ہے۔

۴۶۶۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر یہ حضرت ابوبکر صدیق کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی والدہ کا اسم گرامی ام رومان ہے جو حضرت عائشہ کی بھی والدہ ہیں۔ صلح حدیبیہ کے سال اسلام لائے اور بہترین مسلمان ثابت ہوئے۔ حضرت ابوبکر صدیق کی اولاد میں سب سے بڑے تھے۔ ان سے حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ وغیرہ روایت کرتی ہیں۔ ۵۳ھ میں رحلت فرمائی۔

۴۶۷۔ حضرت عبداللہ بن ابی بکر یہ بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے تھے۔ طائف میں آنحضرت کے ساتھ تھے کہ ابومحجن ثقفی کا پھینکا ہوا تیر آکر لگا جس سے حضرت ابوبکر کے اوائل دورِ خلافت کے اندر شوال ۱۱ھ میں وفات پائی۔ قدیم الاسلام صحابہ میں سے تھے۔

۴۶۸۔ حضرت عبداللہ بن ثعلبہ عبداللہ بن ثعلبہ مازنی مذری ہیں۔ ہجرت سے چار سال قبل ولادت ہوئی اور ۸۶ھ میں وفات پائی۔ ان کو فتح کے سال نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

آپ نے ان کے چہرے پر دست مبارک پھیرا۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ اور زہری روایت کرتے ہیں۔

۴۶۹۔ حضرت عبداللہ بن جحش حضرت زینب ام المؤمنین کے بھائی ہیں۔ آپ نے دارِ ارقم میں جانے سے پہلے ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ حبشہ اور مدینہ کی طرف ہجرت کرنے والے صحابہ کرام میں شامل تھے۔ بڑے مقبول الدعوات تھے۔ غزوۂ بدر میں شامل تھے اور غزوۂ اُحد میں شہادت پائی۔ پہلے شخص یہی جنہوں نے مالِ غنیمت کو پانچ حصوں میں تقسیم کرایا اور بعد ازاں قرآن کریم کی آیات نے ان کی رائے کی توثیق کر دی یعنی آیت نازل ہوئی وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ اور صورت یہ تھی کہ جب یہ ایک چھوٹے لشکر میں واپس ہوئے تو غنیمت کا پانچواں حصہ لے لیا اس کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے علیحدہ رکھ دیا۔ زمانہ جاہلیت میں سردار کو چوتھا حصہ دیا جاتا تھا۔ ان سے سعید بن ابی وقاص روایت کرتے ہیں۔ ان کو ابوالحکیم بن اخنس نے تقریباً چالیس سال کی عمر میں شہید کر دیا اور یہ حضرت حمزہ کے ساتھ ایک ہی قبر میں دفن ہوئے۔

۴۷۰۔ حضرت عبداللہ بن ابی الجدعاء حضرت عبداللہ بن ابی الجدعاء تمیمی کا تذکرہ وحدان میں آتا ہے "وحدان" ان رواۃ کے حق میں بھی استعمال کیا گیا ہے جن کی امام بخاری و امام مسلم میں سے کسی ایک نے ہی روایت نقل کی ہو۔ ان کا شمار بصریوں میں کیا جاتا ہے۔

۴۷۱۔ حضرت عبداللہ بن جزء حضرت عبداللہ بن جزء کی کنیت ابوالحارث سمی ہے۔ مصر میں قیام تھا۔ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے ان سے ایک جماعت ممالکِ مصر سے روایت کرتی ہے۔ ۸۸ھ میں وفات پائی۔ جزء میں جیم مفتوح، زائے معجمہ ساکن اور آخر میں ہمزہ ہے۔

۴۷۲۔ حضرت عبداللہ بن جعفر حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب قریشی ہیں۔ ان کی پیدائش حبشہ میں ہوئی۔ ان کی والدہ اسماء بنت عمیس ہیں۔ مسلمانانِ حبشہ میں پیدا ہونے والے پہلے بچے ہیں۔ بڑے سخی، ظریف الطبع، بردبار اور پاکباز تھے۔ انہیں دریائے سخاوت کہا جاتا ہے۔ مشہور تھا کہ اسلام میں ان سے زیادہ سخی کوئی نہیں۔ ان سے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔ ۸۰ھ میں نوے سال کی عمر میں مدینۃ المنورہ میں وفات پائی۔

۴۷۳۔ حضرت عبداللہ بن جہم ان کا تعلق انصار سے ہے۔ ان کی حدیث نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کے بارے میں آتی ہے۔ ان سے لیث بن سعید وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ ان کی سندِ حدیث مالک بن ابی جہم ہے جس میں نام کا ذکر نہیں اور ان کی حدیث کو ابن عیینہ اور وکیع نے بھی روایت کیا ہے۔ ان دونوں نے ان کا نام عبداللہ بن جہم لیا ہے۔ یہ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں۔ ہم نے ان کا تذکرہ حرف الجیم میں کیا ہے۔

۴۷۴۔ حضرت عبداللہ بن حبشی حضرت عبداللہ بن حبشی کو شرف روایت حاصل ہوا۔ کنیت خثعمی ہے۔ اہل حجاز سے ہیں مکہ مکرمہ میں مقیم رہے۔ ان سے عبید بن عمیر وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ عبید اور عمیر دونوں تصغیر کے صیغے ہیں۔

۴۷۵۔ حضرت عبداللہ بن ابی حدرد ان کا اصلی نام سلامہ بن عمر اسلمی ہے۔ سب سے پہلے حدیبیہ، پھر خیبر اور بعد میں دوسرے غزوات میں شریک ہوئے۔ ۶۱ھ میں انتقال فرمایا۔ ۸۰ سال عمر پائی۔ اہلِ مدینہ خیال کیے جاتے ہیں۔ ابن القعقاع وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۴۷۶۔ حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہ حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہ کی والدہ کا نام حسنہ ہے اور ان کی نسبت سے ہی زیادہ مشہور ہیں۔ ان کے والد کا نام عبداللہ بن المطاع ہے۔ ان سے یزید بن وہب روایت کرتے ہیں

۴۷۷۔ حضرت عبداللہ بن ابی الحمساء حضرت عبداللہ بن ابی الحمساء عامری، بصریوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی حدیث عبداللہ بن شقیق کے پاس ہے جو اپنے والد سے نقل کرتے ہیں اور وہ حضرت عبداللہ بن ابی الحمساء عامری سے۔

۴۷۸۔ حضرت عبداللہ بن حنظلہ انصار سے تعلق رکھتے ہیں۔ حنظلہ کو فرشتوں نے غسل دیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے۔ حضرت عبداللہ نے سرکارِ مدینہ کو دیکھا تھا اور آنحضور کے وصال کے وقت ان کی عمر سات سال تھی۔ انہوں نے نبی کریم سے روایت بھی کی ہے۔ بڑے نیک اور صاحب فضل انصار مردوں میں تھے۔ انہی کے ہاتھ پر اہل مدینہ نے اس لیے بیعت کی تھی کہ یزید بن معاویہ کو خلافت سے علیحدہ کیا جائے۔ اسی وجہ سے ۶۳ھ میں واقعہ حرہ میں شہید کر دیے گئے۔ ان سے ابن ابی ملیکہ، عبداللہ بن یزید اور اسماء بنت زید بن الخطاب وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۴۷۹۔ حضرت عبداللہ بن خبیب حضرت عبداللہ بن خبیب کا تعلق انصارِ مدینہ کے حلیف قبیلہ جہینہ سے ہے صحابہ کرام میں شامل ہیں۔ ان کی حدیث اہلِ حجاز میں پائی جاتی ہے۔ ان سے ابن معاذ روایت کرتے ہیں۔

۴۸۰۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ یہ حضرت عبداللہ بن رواحہ خزرجی انصاری ہیں۔ نقباء میں سے یہ بھی ایک ہیں۔ بیعت عقبہ میں موجود تھے۔ غزوات بدر، احد، خندق اور بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوئے سوائے فتح مکہ کے۔ اسی لیے کہ ۸ھ میں جنگِ موتہ میں شہادت پائی۔ اس جنگ میں سالارِ لشکرِ اسلام تھے۔ اپنے وقت کے نامور شاعر تھے۔ ان سے حضرت ابن عباس وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۴۸۱۔ حضرت عبداللہ بن الزبیر ان کی کنیت ابوبکر ہے اور اسدی قریشی ہیں۔ کنیت نانا جان ابوبکر الصدیق کی کنیت پر اور نام پر نام حضور نے رکھا۔ مدینہ منورہ میں سب سے پہلے بچے تھے جو مہاجرین میں پیدا ہوئے یعنی ۱ھ میں۔ حضرت ابوبکر نے ان کے کان میں اذان کہی۔ ان کی والدہ اسماء تھیں۔ ان کی پیدائش قبا کے مقام پر ہوئی۔ آنحضور نے انہیں گود میں اٹھا کر کچھ لعاب دہن ان کے منہ میں ڈالا اور چھوہارا چبا کر ان کے تالو سے لگایا۔ یعنی ان کے شکم میں داخل ہونے والی سب سے پہلی چیز نبی کریم کا لعاب مبارک تھا۔ یہ بالکل صاف چہرے والے تھے۔ ایک بھی بال چہرہ پر نہ تھا حتیٰ کہ داڑھی تک نہ تھی۔ نبی کریم نے ان کے لیے دعا فرمائی۔ بڑے عبادت گزار اور صائم تھے۔ صفات میں منفرد حیثیت رکھتے تھے۔ حق بات پر ڈٹ جانے والے بارعب اور بہادر شخص تھے۔ آٹھ سال کی عمر میں سرکارِ مدینہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ ان کے نانا حضرت ابوبکر صدیق تھے اور باپ آنحضرت کے مصاحب خاص حضرت زبیر۔ ان کی دادی نبی کریم کی پھوپھی اور خالہ حضرت عائشہ تھیں جو ازواج مطہرات میں سے ہیں۔ حجاج بن یوسف نے انہیں مکۃ المکرمہ میں قتل کیا اور ۱۷ جمادی الثانیہ ۷۳ھ کو بروز منگل سولی پر لٹکایا۔ ۶۴ھ میں ان کے لیے خلافت کے واسطے بیعت لی گئی۔ ان سے پہلے ان کی خلافت کی کوئی بات ثابت نہ تھی۔ اہلِ حجاز، یمن، خراسان، عراق ان کی خلافت ماننے کو تیار تھے۔ البتہ شام میں مخالفت موجود تھی۔ انہوں نے سات آٹھ حج کیے۔ ان سے ایک بڑی جماعت روایت کرتی ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۴۸۲۔ حضرت عبداللہ بن زمعہ یہ بھی اسدی قریشی ہیں اور ان کا تعلق بھی مدینہ منورہ سے ہی ہے۔ ان سے عروہ بن الزبیر روایت کرتے ہیں۔

۴۸۳۔ حضرت عبداللہ بن زید حضرت عبداللہ بن زید بن عبد ربہ انصاری خزرجی ہیں۔ بیعت عقبہ، بدر اور بعد کے تمام غزوات میں شریک تھے۔ ۱ھ میں انہیں خواب میں کلمات اذان کی بشارت ہوئی۔ اہل مدینہ سے ہیں اور ۶۴ سال کی عمر میں مدینہ ہی میں وفات پائی۔ خود بھی صحابی ہیں اور والدین کا شمار بھی صحابہ کرام میں ہوتا ہے۔ ان کے بیٹے محمد اور سعید بن المسیب اور ابن ابی لیلیٰ ان سے روایت کرتے ہیں۔

۴۸۴۔ حضرت عبداللہ بن زید حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم انصاری مازنی ہیں۔ غزوۂ بدر میں شامل نہ ہو سکے۔ البتہ غزوۂ احد میں شرکت فرمائی۔ وحشی بن حرب سے مل کر مسیلمہ کذاب کو قتل کیا مگر ۶۳ھ میں واقعۂ حرہ میں شہید کر دیے گئے۔ ان سے ان کے بھتیجے عباد بن تمیم اور ابن المسیب روایت کرتے ہیں۔ عباد بائے موحدہ کی تشدید کے ساتھ ہے۔

۴۸۵۔ حضرت عبداللہ بن السائب حضرت عبداللہ بن سائب مخزومی قریشی ہیں۔ ان سے مکہ والوں نے قرأۃ سیکھی مکیوں میں ہی شمار کیے جاتے ہیں۔ ابن الزبیر کے قتل سے پہلے مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔ ایک گروہ ان سے روایت کرتا ہے۔

۴۸۶۔ حضرت عبداللہ بن سرجس حضرت عبداللہ بن سرجس مزنی کو مخزومی بھی کہا جاتا ہے لیکن شاید یہ مخزومیوں کے حلیف ہیں، مخزومی نہیں، بلکہ بصری ہیں۔ ان کی حدیث بھی بصرہ والوں میں پائی جاتی ہے۔ عاصم الاحول ان سے روایت کرتے ہیں۔ سرجس کے دو سین ہیں۔ درمیان میں راء اور جیم ہیں۔ نرجس کے وزن پر ہے۔

۴۸۷۔ حضرت عبداللہ بن سلام کنیت ان کی ابو یوسف ہے۔ اسرائیلی اور یوسف بن یعقوب علی نبینا وعلیہما السلام کی اولاد میں سے تھے۔ بنی عوف بن الخزرج کے حلیف تھے۔ یہودیوں کے علماء میں سے تھے۔ نبی کریم نے انہیں جنت میں داخل کی بشارت دی تھی۔ ان سے ان کے بیٹے یوسف و محمد روایت کرتے ہیں۔ ۴۳ھ میں مدینہ منورہ میں رحلت فرمائی۔ سلام میں لام تشدید کے بغیر ہے۔

۴۸۸۔ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ قریشی ہیں۔ فتح مکہ کے دن ایمان لائے اور آنحضرت سے شرف صحبت حاصل کیا۔ آنحضرت سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ ۵۱ھ میں بصرہ ہی میں رحلت فرمائی۔ ان سے عباس، حسین اور بہت سے لوگ ماسوا ان کے روایت کرتے ہیں

۴۸۹۔ حضرت عبدالرحمٰن بن سہل ان کا تعلق انصار سے ہے جو غزوۂ خیبر میں شہید کیے گئے۔ ان کا تذکرہ کتاب القسامۃ میں آتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ غزوۂ بدر میں بھی شریک تھے۔ بڑے صاحب علم و فہم تھے۔ ان سے سہل بن ابی حثمہ روایت کرتے ہیں۔

۴۹۰۔ حضرت عبداللہ بن سہل حضرت عبداللہ بن سہل کا تعلق انصار سے ہے۔ عبدالرحمٰن کے بھائی اور محیصہ کے بھتیجے ہیں۔ یہ خیبر میں قتل کر دیے گئے تھے۔ ان کا ذکر باب القسامۃ میں آتا ہے۔

۴۹۱۔ حضرت عبدالرحمٰن بن شبل ان کا تعلق انصار سے ہے اور اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان سے تمیم بن محمد اور

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ابوراشد روایت کرتے ہیں۔

۴۹۲۔ حضرت عبداللہ بن الشیخیر حضرت عبداللہ بن الشیخیر عامری کا شمار بصریوں میں ہوتا ہے۔ آنحضرت کی خدمت میں بنی عامر کے وفد میں شامل ہو کر حاضر ہوئے۔ ان سے ان کے دو بیٹے مطرف اور یزید روایت کرتے ہیں۔ الشیخیر میں شین معجمہ اور خاء معجمہ دونوں زیر سے ہیں۔ خاء پر تشدید اور یائے تحتانی ساکن ہے۔

۴۹۳۔ حضرت عبدالرحمٰن بن شرجیل حضرت عبدالرحمٰن بن شرجیل بن حسنہ یہ عبدالرحمٰن بن حسنہ کے بھتیجے ہیں انہوں نے آنحضرت کی زیارت کی ہے۔ ان سے ان کے بیٹے عمران روایت کرتے ہیں۔ فتح مصر میں خود یہ اور ان کے بھائی ربیعہ شامل تھے۔

۴۹۴۔ حضرت عباد بن عبدالمطلب ان کا تذکرہ جنگ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ میں آتا ہے۔ ان سے کوئی روایت نہیں پائی جاتی۔ عباد بائے موحدہ کی تشدید کے ساتھ ہے۔ مطلب طاء کی تشدید اور لام کے کسرہ کے ساتھ ہے۔

۴۹۵۔ حضرت عبداللہ بن الصنابحی صنابحی کے بیٹے ہیں۔ بعض نے انہیں ابوعبداللہ کہا ہے اور حافظ ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ ابوعبداللہ صنابحی تابعی ہیں، صحابی نہیں ہیں اور کہا کہ صنابحی صحابیوں میں مشہور نہیں۔ صنابحی صحابی کی حدیث کو مؤطا میں امام مالک نے اور امام نسائی نے اپنی سنن میں ذکر کیا ہے۔

۴۹۶۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عایش یہ حضرمی ہیں۔ ان کا شمار شامیوں میں ہوتا ہے۔ ان کے صحابی ہونے کے بارے میں محدثین کا اختلاف ہے۔ ان سے رویت باری کے بارے میں حدیث منقول ہے ان کی حدیث عن مالک بن یخامر عن معاذ بن جبل عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور بعض محدثین نے کہا ہے کہ بلا واسطہ کسی دوسرے صحابی کے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث نقل کرتے ہیں لیکن صحیح پہلی ہی سند ہے۔ اس کی تصدیق امام بخاری کرتے ہیں۔ ان سے ابوسلام مطور اور خالد بن اللجاج روایت کرتے ہیں۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مالک بن یخامر کی یہ روایت مرسل ہے۔ اس لیے کہ ان کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سماعت حدیث کا شرف ثابت نہیں ہے۔ عایش میں یا مکسور ہے۔ یخامر میں یا مضموم اور میم مکسور ہے۔

۴۹۷۔ حضرت عبداللہ بن عامر کریز قریشی کے نام سے مشہور ہیں۔ یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ماموں زاد بھائی ہیں۔ ولادت کے بعد انہیں خدمت نبوی میں لایا گیا۔ آپ نے ان پر دم کیا تعوذ پڑھی اور تھتکارا۔ وفات نبوی کے وقت ان کی عمر تیرہ سال بتائی گئی ہے۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی حدیث نہ تو نقل کی اور نہ کوئی حدیث سن کر یاد کی۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں بصرہ اور خراسان کے گورنر رہے تھے اور یہ فرائض حضرت عثمان غنی کی شہادت تک سرانجام دیتے رہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوبارہ تقرر کیا۔ مشہور و معروف سخی اور کثیر المناقب شخصیات میں شمار ہوتے ہیں۔ خراسان انہیں کی زیر قیادت فتح ہوا۔ ملک فارس کا کسریٰ انہیں کی گورنری کے دور میں قتل ہوا۔ اس بات پر مؤرخین کا اتفاق ہے کہ انہوں نے فارس کے تمام اطراف کو اساسی طرح عامر خراسان، اصفہان، کرمان اور حلوان کو فتح کیا۔ نہر بصرہ بھی انہیں کے دور حکومت میں کھودی گئی تھی۔ ۵۹ھ میں اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔

۴۹۸۔ حضرت عبداللہ بن عباس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی ہیں۔ ان کی والدہ لبابہ بنت حارث،

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن تھیں۔ ہجرت سے تین سال قبل ولادت ہوئی۔ وفاتِ نبوی کے وقت ان کی عمر تیرہ یا پندرہ سال تھی۔ بعض نے دس سال بھی بتائی ہے۔ امتِ محمدیہ کے اکابر علماء میں شمار ہوتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا کی تھی۔ اے اللہ: انہیں حکمت، فقہ اور تاویلِ قرآن کے علوم سے سرفراز فرما۔ انہیں حضرت جبریل علیہ السلام کی دو مرتبہ زیارت ہوئی۔ مسروق فرماتے ہیں۔ میں جب عبداللہ بن عباس کو دیکھتا تو ان کے حسن و جمال کی تعریف کرتا۔ جب ان کی گفتگو سنتا تو بے ساختہ کہتا کہ ان سے بڑا فصیح و بلیغ دوسرا کوئی نہیں۔ جب درسِ حدیث سنتا تو پکار اُٹھتا کہ ان سے بڑا محدث و عالم کوئی دوسرا نہیں۔ بارگاہِ عمر فاروق میں خصوصی قرب حاصل رہا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں اپنے قریب بٹھاتے اور جلیل القدر صحابہ کے ساتھ ان سے بھی مشورہ بھی لیتے تھے۔ آخری عمر میں بینائی جاتی رہی تھی۔ ابن زبیر کے دورِ خلافت میں اکہتر سال کی عمر میں وفات پائی۔ صحابہ و تابعین کی کثیر جماعت نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس گورے رنگ والے تھے۔ طویل القامت موٹے تازے اور حسین و جمیل تھے۔ سر پر کافی بال تھے جن کو مہندی سے رنگتے تھے۔ چہرے پر زردی نمایاں تھی۔

(حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ ابن عباس حج کے مسائل میں خصوصی مہارت رکھتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اگر کوئی شخص کچھ معلوم کرنے آتا تو آپ اس سے فرماتے جاؤ اور ابن عباس سے معلوم کرو اور واپس آکر ان کے جواب سے مجھے بھی مطلع کرنا)۔

۴۹۹۔ حضرت عبادہ بن الصامت

ابوالولید کنیت تھی۔ انصار کے قبیلہ سالم سے تعلق تھا۔ نقباء اسلام میں شمار کیے جاتے ہیں۔ بیعتِ عقبہ ثانیہ اور ثالثہ میں شریک تھے۔ تمام غزوات میں شرکت کی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں ملک شام کے قاضی اور معلم کی حیثیت سے تقرر فرمایا اور ان کا مستقر حمص کو بتایا تھا۔ بعد میں فلسطین میں تشریف لے گئے تھے اور وہیں رملہ یا بیت المقدس میں ۳۴ھ میں بہتّر سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان سے صحابہ اور تابعین کی کثیر جماعت نے روایت کی ہے۔ عبادہ میں عین مضموم ہے۔

۵۰۰۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان

تیمی قریشی ہیں۔ مشہور صحابی حضرت طلحہ بن عبیداللہ کے بھائی ہیں۔ ان کے بارے میں مشہور ہے کہ انہیں زیارتِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شرف نصیب ہوا۔

انہوں نے کسی سے روایتِ حدیث نہیں کی۔ البتہ ان سے دوسرے محدثین روایت کرتے ہیں۔

۵۰۱۔ حضرت عبداللہ بن عدی

قرشی زہری ہیں۔ ان کا شمار اہلِ حجاز میں ہوتا ہے۔ یہ قدید اور عسفان کے درمیانی علاقہ میں رہائش پذیر تھے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور محمد بن جبیر وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔

۵۰۲۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ

یہ مدنی ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ قرشی ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث میں اضطراب بتایا گیا ہے۔ صحابہ میں ان کا حافظہ کمزور تھا۔ حافظ عبدالبر نے کہا ہے کہ یہ شامی ہیں۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ عمیرہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

میں عین مفتوح اور میم مکسور ہے۔

۵۰۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ اپنے والد ماجد کے ساتھ بچپن ہی میں مسلمان ہو گئے تھے۔ غزوۂ بدر میں کم عمری کی وجہ سے شریک نہ ہو سکے۔ اور ان کے غزوۂ احد میں شریک ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض کی تحقیق یہ ہے کہ انہیں غزوۂ احد میں شرکت کی اجازت مل گئی تھی۔ بعض کا کہنا ہے کہ اس وقت ان کی عمر چودہ سال تھی اس لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں شرکت کی اجازت نہیں دی تھی۔ غزوۂ خندق اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوئے۔

صاحب علم و فہم و زہد و تقویٰ تھے۔ تمام معاملات نہایت احتیاط سے اور دیکھ بھال کر طے کرتے تھے حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے ہر شخص پر دنیا مائل ہوئی اور وہ اس کے آگے جھک گیا سوائے حضرت عمر اور ان کے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن عمر کے۔

میمون بن مہران فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ محتاط اور پرہیزگار کسی کو نہیں دیکھا۔ اور حضرت عبداللہ بن عباس سے زیادہ ذی علم کسی دوسرے کو نہیں پایا۔

حضرت نافع نے فرمایا کہ عبداللہ بن عمر نے اپنی زندگی میں ایک ہزار سے زیادہ غلاموں کو آزادی کی دولت سے مالا مال کیا۔ اعلان نبوت سے ایک سال قبل ان کی ولادت باسعادت ہوئی۔ ۷۳ھ میں حضرت ابن زبیر کی شہادت کے تین یا چھ ماہ بعد انتقال فرمایا۔

انہوں نے وصیت فرمائی تھی کہ مجھے حدود حرم سے باہر حل میں دفن کیا جائے۔ لیکن حجاج بن یوسف کی وجہ سے یہ وصیت پوری نہ ہو سکی۔ اور مقام ذی طویٰ میں مہاجرین کے مقبرہ میں دفن ہوئے۔

ایک روز حجاج بن یوسف نے طویل خطبہ دیا جس کی وجہ سے نماز میں تاخیر ہو گئی۔ اس وقت حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تمہارے خطبہ کی وجہ سے سورج ٹھہرا نہیں رہے گا۔ یہ سن کر حجاج بولا کہ میں نے یہ عہد کر لیا کہ میں تمہاری بصارت کو نقصان پہنچاؤں گا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا اگر تو ایسا کرے گا تو اس بات پر کیا تعجب ہے کیوں کہ تو بڑا بے وقوف ہے اور ہم پر زبردستی حاکم ہے۔

یہ سن کر حجاج بن یوسف نے اس کام کے لیے ایک آدمی کو تیار کیا کہ وہ نیزے کی انی کو زہر آلود کر کے ابن عمر کے چبھو دے۔ چنانچہ اس نے یہ طریقہ کار اختیار کیا کہ نیزے کو ایک بوری میں ڈال کر اس بوری کو آپ کے راستے میں ڈال دیا اور وہ نیزہ آپ کے پاؤں میں چبھ گیا۔ یا کسی اور طریقے سے وہ نیزہ آپ کے چبھو دیا۔

بعض مورخین نے کہا ہے کہ آپ سے یوسف بن حجاج کی دشمنی کا سبب یہ تھا کہ آپ کا معمول تھا کہ جہاں جہاں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوران سفر قیام فرمایا تھا یا سواری سے اترے تھے حضرت ابن عمر وہیں سواری سے اترتے اور قیام کرتے تھے۔ حجاج کو یہ موقع نہیں ملتا تھا۔ اس لیے یہ بات حجاج کو بڑی ناگوار گزری۔ وہ حضرت عبداللہ بن عمر سے ناراض ہو گیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر کی عمر چھیاسی یا چوراسی سال کی ہوئی۔ ان سے صحابہ، محدثین اور تابعین کی کثیر جماعت نے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

روایت کی ہے۔

۵۰۴۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص یہ سہمی قریشی ہیں اور اپنے والد سے پہلے دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے باختلافِ روایت ان کے والد کی عمر ان سے بارہ یا تیرہ سال زیادہ تھی۔

بڑے جید عالم، عابد اور حافظِ قرآن تھے۔ مطالعہ کا ذوق تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کتابتِ حدیث کی اجازت حاصل کر کے مجموعۂ احادیث مرتب کرتے رہے تھے۔

رات کو کثرت سے عبادت کرتے۔ چراغ بجھا کر اندھیرے میں بہت زیادہ روتے تھے۔ کثرتِ گریہ سے ان کی پلکیں گر گئی تھیں۔ یعلی بن عطاء فرماتے ہیں کہ میری والدہ بتاتی ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرو بن العاص کے لیے سرمہ تیار کرتی تھی۔

ان کی وفات کے بارے میں مورخین کا اختلاف ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ واقعۂ حرّہ کی راتوں میں وفات پائی۔ بعض نے ۵۵ھ میں طائف میں اور بعض نے ۶۵ھ اور بعض نے مکہ میں ۶۵ھ میں اور بعض مصر میں ۶۵ھ میں وفات ثابت کرتے ہیں۔

۵۰۵۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف زہری قریشی ہیں۔ کنیت ابو محمد تھی۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستِ حق پرست پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ ملک حبشہ کی طرف دوسری مرتبہ ہجرت فرمائی ہے۔ تمام غزوات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور غزوۂ احد میں جن صحابہ نے استقامت کا ثبوت دیا تھا ان میں یہ بھی شامل تھے۔ غزوۂ تبوک میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی اقتداء میں نماز ادا کی تھی۔ ان کا حلیہ اس طرح بیان کیا گیا ہے۔ طویل قامت، باریک جلد والے اور گورے رنگ کے تھے۔ جس میں سُرخی جھلکتی تھی۔ گداز پنڈلیاں اونچی ناک والے تھے۔

غزوۂ احد میں زخم لگے جو پیروں اور پنڈلیوں پر بھی تھے۔ ان کی وجہ سے چال میں لنگڑاہٹ آگئی تھی۔ بہتر سال کی عمر میں ۳۲ھ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن کیے گئے۔ ان سے حضرت عبداللہ بن عباس وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۵۰۶ حضرت عبداللہ بن غنام حجازی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیثِ دعا کے بارے میں اس سند کے ساتھ مروی ہے۔ عن ربیعۃ ابی عبدالرحمٰن عن عبداللہ ابن عنبسۃ عن عبداللہ بن غنام۔

۵۰۷۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی قراد ان کا شمار حجازی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان سے ان کے صاحبزادے ابوجعفر خطمی وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۵۰۸۔ حضرت عبداللہ بن قرط یہ عبداللہ بن قرط ازدی ثمالی ہیں۔ پہلے ان کا نام شیطان تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبدیل کر کے عبداللہ رکھا۔ شامی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہلِ شام میں شہرت کی حامل ہیں۔ یہ ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف سے حمص کے گورنر تھے۔ بہت سے محدثین نے ان سے روایت کی ہے۔ ملک روم میں ۵۶ھ میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔ قرط میں قاف مضموم ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۵۰۹۔ حضرت عبدالرحمٰن بن کعب مازنی انصاری ہیں۔ کنیت ابولیلیٰ تھی۔ غزوۂ بدر میں شرکت کی۔ ۲۴ھ میں انتقال فرمایا۔ ان کا شمار ان صحابہ میں ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ "یہی ہیں وہ لوگ جو اس حال میں واپس ہوئے کہ ان کی آنکھیں اس غم سے آنسو بہاتی ہیں کہ ان کے پاس راہِ خدا میں خرچ کرنے کے لیے مال نہیں ہے۔"

۵۱۰۔ حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ ان کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث عبدالمطلب بن ہاشم۔ قریش سے تعلق رکھتے تھے۔ پہلے مدینہ منورہ میں رہتے تھے۔ بعد میں دمشق میں اقامت گزیں ہوگئے اور وہیں ۶۲ھ میں انتقال فرمایا۔ عبداللہ بن حارث نے ان سے روایت کی ہے۔

۵۱۱۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا ہیں۔ یہ عمر میں آپ سے دو سال بڑے تھے۔ ان کی والدہ نتیلہ بن قاسط کے خاندان سے تھیں۔ یہ پہلی عورت ہیں جنہوں نے خانہ کعبہ کو ریشم اور دیبا کے علاوہ دوسرے ریشمی کپڑوں کے غلاف چڑھائے تھے۔ اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ بچپن میں حضرت عباس گم ہوگئے تھے۔ تو انھوں نے یہ نذر مانی تھی کہ اگر عباس مل جائیں تو خانہ کعبہ پر غلاف چڑھاؤں گی۔ چنانچہ جب حضرت عباس مل گئے تو انھوں نے اپنی نذر کو پورا کیا۔ حضرت عباس کو معاشرتی زندگی میں امتیازی حیثیت حاصل تھی۔ آپ زمانہ جاہلیت میں بڑے سردار تھے۔ حجاج کرام اور زائرین خانہ کعبہ کے لیے پانی کی بہم رسانی (آبِ زمزم سے سیرابی) آپ کے فرائض میں شامل تھا۔ اس کے علاوہ خانہ کعبہ کی عمارت کی نگہداشت نظم وضبط اور اس کے تقدس کا خیال بھی ان کی ذمہ داریوں میں شامل تھا۔ ان کے سپرد یہ خدمت بھی تھی کہ وہ قریش کو اس پر آمادہ کرتے کہ وہ خانہ کعبہ میں گالی گلوچ اور گناہوں کو چھوڑ کر بھلائی اور نیکی کے ساتھ اس کو آباد کریں۔ مجاہد بیان کرتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی وفات سے قبل ستر غلام آزاد کیے تھے۔ معرکہ بدر میں کفار مکہ کی طرف سے شریک ہوئے اور اسیر ہوئے۔ جنگ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ جناب عباس اگر کسی کی زد پر آجائیں تو انھیں قتل نہ کیا جائے۔ کیونکہ کفار مکہ نے انھیں جبراً جنگ میں شریک کیا ہے۔ (یہ بات واضح رہے کہ آپ اسلام قبول کر چکے تھے لیکن اس کا اظہار نہیں کیا تھا) عقیل بن ابی طالب نے ان کا فدیہ ادا کر کے رہائی دلائی تھی۔ اس کے بعد مکہ واپس آگئے تھے پھر فتح مکہ سے قبل ہجرت کر کے مدینہ منورہ آگئے۔ غزوۂ حنین میں جن صحابہ نے استقامت کا ثبوت دیا ان میں یہ بھی شامل تھے۔ اٹھاسی ۸۸ سال کی عمر میں ۱۲ رجب المرجب بروز جمعۃ المبارک ۳۲ھ میں اس جہان فانی کو خیرباد کہا۔ ان سے صحابہ وتابعین کی ایک کثیر جماعت نے روایت کی ہے۔

۵۱۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعود ہذلی ہیں۔ ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی۔ اسلام لانے والوں میں چھٹے فرد ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دارارقم میں داخل ہونے سے پہلے اور حضرت عمر کے مشرف بہ اسلام ہونے سے قبل مسلمان ہوگئے تھے۔ اور کثرت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتے تھے۔ اور آپ کے خدام خاص اور محرم راز صحابہ میں سے تھے۔ سفر میں رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کی مسواک اور نعلین مبارک کی حفاظت کی ذمہ داری ان کے سپرد ہوتی تھی۔ اور وضو کا پانی سفر میں اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ انھوں نے ملک حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی اور غزوۂ بدر اور اس کے بعد تمام غزوات میں شرکت کی تھی انھیں اس دنیا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی اور فرمایا کہ ام عبد کا بیٹا (عبد اللہ بن مسعود) میری اُمت کے لیے جو بھی پسند کرے میں بھی اس کو پسند کرتا ہوں۔ اور وہ جس کو ناپسند کرے مجھے بھی وہ ناپسند ہے۔ یہ ظاہری صورت و سیرت علم و حلم اور وقار میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بہت مشابہ تھے۔ کوفہ میں قاضی کے منصب پر فائز رہے۔ حضرت عمر کے دور خلافت اور حضرت عثمان کے ابتدائی دور خلافت میں ناظم بیت المال رہے۔ آخر میں مدینہ طیبہ میں اقامت پذیر ہو گئے۔ ساٹھ سال کی عمر میں ۳۲ھ میں انتقال فرمایا۔ اور جنت البقیع میں آسودۂ خاک ہوئے۔ ان سے روایت حدیث کرنے والوں میں حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے علاوہ بہت سے صحابہ اور تابعین شامل ہیں۔ آپ کا حلیہ یوں بیان کیا گیا ہے ہلکا بدن، چھوٹا قد اور گندمی رنگ تھا۔ شان و شکوہ کا یہ عالم تھا کہ اگر اپنے سے بلند قامت لوگوں میں بیٹھتے تو ان کے مساوی معلوم ہوتے تھے۔

۵۱۳۔ حضرت عبد اللہ بن مغفل مزنی ہیں بیعت رضوان میں شرکت کا شرف انھیں حاصل ہے۔ پہلے مدینہ منورہ میں رہتے تھے بعد میں بصرہ میں رہائش پذیر ہو گئے۔ ان کا شمار ان گیارہ افراد میں ہوتا ہے جنھیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تعلیم دین کے لیے بصرہ بھیجا تھا۔ ۶۰ھ میں بصرہ میں انتقال کیا۔ ان سے تابعین کی ایک کثیر جماعت نے روایت کی ہے جن میں حسن بصری بھی شامل ہیں۔ حسن بصری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مغفل سے زیادہ بزرگ شخصیت بصرہ میں نہیں دیکھی۔

۵۱۴۔ حضرت عبد اللہ بن حوالہ ملک شام میں اقامت گزیں ہو گئے تھے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں جبیر بن نفیر وغیرہ شامل ہیں۔ ۸۰ھ میں شام میں انتقال فرمایا۔ (انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے درخواست کی تھی کہ میرے قیام کے لیے کسی خطۂ زمین کو منتخب فرما دیں تو آپ نے انھیں ملک شام میں مقیم ہونے کے لیے فرمایا تھا۔ لیکن ان کے چہرے سے بے اطمینانی کی کیفیت محسوس ہوتی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ملک شام کے بارے میں کیا خیال کرتے ہو تمھیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس خطۂ زمین کے بارے میں کیا فرمایا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔ اے ملک شام تو زمین کا ایسا خطہ ہے جو میرا پسندیدہ ہے اور تجھ پر میرے منتخب بندے اقامت پذیر ہوں گے)

۵۱۵۔ حضرت عبد اللہ بن ہشام یہ قریشی تیمی ہیں۔ ان کا شمار حجازی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان کی والدہ زینت بنت حمید بچپن میں انھیں لے کر خدمت نبوی میں حاضر ہوئیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے سر پر دست رحمت رکھا۔ اور ان کے لیے دعا کی۔ مگر صغیر السن ہونے کی وجہ سے بیعت نہ فرمائی۔ ان سے ان کے پوتے زہرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۵۱۶۔ حضرت عبد الرحمٰن بن یزید یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھتیجے اور عدوی قریشی ہیں۔ جب یہ صغیر السن تھے تو حضرت ابولبابہ انھیں لے کر بارگاہ رسالت میں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

حاضر ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی تحنیک فرمائی اور سر پر دست شفقت پھیرا اور ان کے لیے دعائے خیر کی۔ محمد بن سعد کی تحقیق کے مطابق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ان کی عمر چھ سال تھی۔ اپنے چچا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماعت حدیث کی۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور حکومت میں حضرت عبدالرحمٰن بن عمر کی وفات سے پہلے انتقال ہوا۔

۵۱۷۔ حضرت عبداللہ بن یزید ستر سال کی عمر میں غزوۂ حدیبیہ میں شرکت کی حضرت عبداللہ بن زبیر کے دور خلافت میں کوفہ کے گورنر رہے۔ اور انھیں کے دور خلافت میں کوفہ میں وفات پائی۔ شعبی ان کے کاتب تھے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ان کے صاحبزادے موسیٰ کے علاوہ ابوبردہ بن ابی ابوموسیٰ وغیرہ شامل ہیں۔

۵۱۸۔ حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر دیلمی ہیں۔ انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف نصیب ہوا۔ اور سماعت حدیث کی سعادت ملی۔ پہلے کوفہ میں اقامت پذیر رہے پھر خراسان آگئے تھے۔ ان سے یکیر بن عطاء نے روایت کی ہے۔

۵۱۹۔ حضرت عبداللہ بن محصن یہ انصاری خطمی ہیں مدنی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں ان کی روایت کردہ حدیث اہل مدینہ میں شہرت کی حامل ہیں ان سے ان کے صاحبزادے سلمہ نے روایت کی ہے۔ حافظ ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ ان کی روایت کردہ احادیث مرسل ہیں۔

۵۲۰۔ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح قریش کی فہری شاخ سے تعلق تھا۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ امین الامت لقب تھا۔ حضرت عثمان بن مظعون کے ہمراہ دولت اسلام سے مالا مال ہوئے۔ ہجرت کرنے والوں کی دوسری جماعت میں شامل ہو کر حبشہ کی جانب ہجرت کی اور بعد میں مدینہ منورہ آگئے۔ تمام غزوات میں شرکت کی۔ غزوۂ احد میں جن صحابہ نے استقامت کا ثبوت دیا ان میں یہ بھی شامل تھے۔ انھوں نے خود کی ان دو کڑیوں کو جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ انور میں دھنس گئی تھیں کھینچا تھا۔ جس کی وجہ سے ان کے آگے کے دو دانت مبارک شہید ہو گئے تھے۔ حضرت ابوعبیدہ دراز قد تھے۔ خوبصورت چہرے والے اور داڑھی کے بال ہلکے تھے۔ اٹھارہ سال کی عمر میں ۱۸ھ کے اندر عمواس کے طاعون میں اردن کے مقام پر وفات پائی۔ اور بیسان میں مدفون ہوئے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ان کا سلسلہ نسب فہر بن مالک پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے۔ ان سے صحابہ کی کثیر تعداد نے روایت حدیث کی ہے۔

۵۲۱۔ حضرت عبید بن خالد یہ عبید بن خالد سلمی بہزی مہاجری ہیں۔ کوفہ میں اقامت پذیر رہے۔ محدثین کوفہ ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۵۲۲۔ حضرت عتاب بن اسید قرشی اموی ہیں فتح مکہ کے دن مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اور جس روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ حنین کے لیے تشریف لے جا رہے تھے تو انھیں مکہ کا حاکم مقرر فرمایا۔ اور وفات نبوی تک اس منصب پر فائز رہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اپنے دور خلافت میں مکہ معظمہ کا حاکم برقرار رکھا۔ اور انھوں نے مکہ مکرمہ میں اس روز انتقال کیا جس دن حضرت ابوبکر صدیق نے مدینہ منورہ میں سفر آخرت فرمایا۔ حضرت عتاب قریش کے سرداروں میں سے تھے اور نہایت صالح فاضل تھے۔ ان سے عمرو بن ابی عقرب نے روایت حدیث کی ہے۔

۵۲۳۔ حضرت عتبہ بن اُسید ان کی کنیت ابوبصیر تھی۔ بنو ثقیف سے تعلق تھا اور بنی زہرہ کے حلیف تھے۔ شروع ہی میں اسلام لے آئے تھے۔ اور کافی عرصہ تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہے۔ ان کا تذکرہ غزوۂ حدیبیہ کے سلسلہ میں آتا ہے۔ ان کے بارے میں رحمت دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اس شخص کی بہادری پر تعجب ہے اگر اس کے پاس کچھ بہادر ہوتے تو یہ لڑائی کی آگ کو خوب بھڑکانے والا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دور رسالت میں انتقال فرمایا۔

۵۲۴۔ حضرت عتبہ بن عبد السلمی حافظ ابن عبدالبر کا کہنا ہے کہ یہ نذر کے صاحبزادے ہیں جبکہ مؤرخین کی تحقیق یہ ہے کہ یہ دونوں علیحدہ شخصیتیں ہیں۔ امام بخاری اور ابوحاتم رازی نے اس قول کی تائید کی ہے۔ بقول بعض ان کا نام عقلہ تھا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبدیل کر کے عتبہ رکھا تھا۔ غزوۂ خیبر میں شرکت کا شرف انھیں نصیب ہوا۔ چورانوے سال کی عمر میں حمص کے مقام پر ۸۷ھ میں وفات پائی۔ واقدی نے کہا ہے کہ صحابہ میں ان کی عمر سب سے زیادہ ہوئی۔

۵۲۵۔ حضرت عتبہ بن غزوان قدیم الاسلام اور صاحب ہجرتین ہیں۔ پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر مدینہ منورہ آگئے۔ جنگ بدر میں شرکت فرمائی۔ ان کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ مردوں میں ساتویں فرد ہیں جو مشرف بہ اسلام ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں بصرہ کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ لیکن یہ وہاں سے واپس آگئے تھے۔ چنانچہ حضرت عمر نے انھیں بصرہ کا حاکم برقرار رکھا اور انھیں واپس جانے کا حکم صادر فرمایا۔ ستاون سال کی عمر میں ۱۷ھ میں راستہ کے اندر وفات پائی۔ ان سے خالد بن عمیر نے روایت کی ہے۔

۵۲۶۔ حضرت عتبان بن مالک یہ خزرجی سالمی ہیں۔ ان کا شمار بدری صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان سے حضرت انس اور محمود بن الربیع روایت حدیث کرتے ہیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں انتقال فرمایا۔

۵۲۷۔ حضرت عثمان بن حنیف حضرت سہیل انصاری کے بھائی ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عراق کے ممالک کی پیمائش اور ٹیکس مقرر کرنے کا حاکم بنا دیا تھا۔ چنانچہ انھوں نے عراق جا کر وہاں کے رہنے والوں پر جزیہ اور خراج کا تعین کیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ کے دور خلافت میں بصرہ کے گورنر رہے۔ لیکن حضرت طلحہ اور زبیر کی وہاں آمد کے بعد ان کا نباہ نہ ہو سکا۔ اس لیے بصرہ سے واپس آگئے اور یہ واپسی جنگ جمل کے بعد عمل میں آئی۔ بصرہ سے کوفہ منتقل ہو گئے۔ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت تک حیات رہے۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۵۲۸۔ حضرت عثمان بن طلحہ ان کا تعلق قریش کی عبدری تجی شاخ سے تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف نصیب ہوا۔ ان کا تذکرہ باب المساجد میں آتا ہے۔ اِن سے اِن کے عم زاد شیبہ اور ابن عمر روایت کرتے ہیں۔ ۴۲ھ میں مکہ معظمہ کے اندر وفات پائی۔

۵۲۹۔ حضرت عثمان بن عامر یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد بزرگوار ہیں۔ قریش کی بنو تیم شاخ سے تعلق تھا۔ ان کی کنیت ابو قحافہ تھی۔ فتح مکہ کے روز اسلام لائے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ستانوے سال کی عمر میں ۱۴ھ میں انتقال فرمایا۔ ان سے حضرت صدیق اکبر اور اسماء بنت ابی بکر نے روایت کی ہے۔

۵۳۰۔ حضرت عثمان بن عفان ان کی کنیت ابو عبداللہ تھی۔ قریش کی اموی شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ سابقین اولین میں سے ہیں جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست حق پرست پر اس وقت اسلام لائے جبکہ دار ارقم اسلام کی تبلیغ کا مرکز نہیں بنا تھا۔ انھوں نے دو مرتبہ ملک حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی تھیں۔ غزوۂ بدر کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی علالت کی وجہ سے انھیں حاضری سے منع فرمایا۔ اور ان کی تیمارداری کا حکم صادر فرمایا۔ لیکن انھیں ان تمام اعزازت و انعامات سے نوازا جو بدری صحابہ کو عطا ہوئے۔ مقام حدیبیہ پر تحت الشجرہ بیعت رضوان منعقد ہوئی۔ اس میں حضرت عثمان شرکت نہ فرما سکے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مصالحت کے معاملات طے کرنے کے لیے انھیں مکہ مکرمہ بھیج دیا تھا۔ اس موقع پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی طرف سے اس انداز میں بیعت فرمائی۔ کہ اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا۔ یہ بیعت عثمان کی طرف سے ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذوالنورین کے لقب سے ملقب ہیں۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں حضرت رقیہ اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما یکے بعد دیگرے ان کے عقد میں آئیں۔ ان کا حلیہ مبارک یوں بیان کیا گیا ہے۔ **میانہ قد رنگ گورا اور بقول بعض گندم گوں تھے۔ چہرہ چوڑا اور وجیہ سینہ کشادہ اور سر پر گھنے** بال تھے۔ بڑی داڑھی والے تھے جس کو آپ زرد رنگ سے رنگتے تھے۔ یکم محرم ۲۴ھ کو خلیفہ بنایا گیا تھا۔ ۳۶ھ میں اٹھاسی سال کی عمر میں ایک مصری اسود کے ہاتھوں جام شہادت نوش فرمایا اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ آپ کا دور خلافت بارہ سال سے چند دن کم رہا۔ ان سے صحابہ اور محدثین کی کثیر جماعت نے روایت کی ہے۔

(حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت با سعادت واقعۂ فیل سے چھ سال بعد ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں اس دنیا میں جنت کی بشارت عطا فرمائی۔ اور ان کی شہادت کے بارے میں بتا دیا تھا۔ رحمت دو عالم فرماتے ہیں کہ ہر نبی کے لیے ایک رفیق ہوتا ہے جنت میں میرے رفیق عثمان ہوں گے۔)

۵۳۱۔ حضرت عثمان بن مظعون ابو سائب کنیت تھی۔ تیرہ افراد کے بعد یہ اسلام لائے تھے۔ پہلے ہجرت حبشہ کی اور وہاں سے مدینہ منورہ آئے اور غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ زمانہ جاہلیت میں بھی شراب سے رکنے والے تھے۔ مدینہ منورہ میں انتقال کرنے والے پہلے مہاجر صحابی ہیں۔ ان کا انتقال ہجرت نبوی کے ڈھائی سال بعد ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرنے کے بعد اُن کی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

پیشانی کو بوسہ دیا اور تدفین کے وقت فرمایا۔ یہ شخص گزرنے والوں میں سے ہمارے لیے بہترین شخص تھے ــــ جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ نہایت درجہ عابد، مرتاض اور صاحب فضل صحابہ میں سے تھے۔ ان کے صاحبزادے سائب اور ان کے بھائی قدامہ بن مظعون نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

۵۳۲۔ حضرت عداء بن خالد یہ عداء بن خالد بن ہوذہ عامری ہیں۔ فتح مکہ کے بعد اسلام لائے ان کی روایت کردہ احادیث اہل بصرہ میں شہرت کی حامل ہیں۔ یہ صحرانشین تھے۔ ان سے ابو رجاء وغیرہ نے روایت کی ہے۔ عداء میں عین مکسور اور دال مشدد ہے۔

۵۳۳۔ حضرت عدی بن حاتم شعبان ۹ھ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے بعد میں کوفہ قیام کیا اور وہیں کے ہو کر رہ گئے۔ جنگ جمل میں حضرت علی کے ساتھیوں میں سے تھے لڑتے ہوئے ان کی ایک آنکھ کی بینائی جاتی رہی تھی۔ جنگ صفین اور حروان میں شرکت کی۔ ایک سو بیس سال کی عمر میں ۶۸ھ میں کوفہ میں انتقال فرمایا۔ بعض نے کہا ہے کہ قرقیسیا میں انتقال ہوا۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۵۳۴۔ حضرت عدی بن عمیرہ کندہ قبیلے کی حضرمی شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ پھر جزیرہ کی طرف منتقل ہوئے اور وہیں داعی اجل کو لبیک کہا قیس بن ابی حازم وغیرہ نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ عمیرہ میں عین مفتوح اور میم مکسور ہے۔

۵۳۵۔ حضرت عرس بن عمیرہ ان سے ان کے بھتیجے عدی وغیرہ نے روایت کی ہے۔ عرس میں عین مضموم ہے۔

۵۳۶۔ حضرت عرباض بن ساریہ ان کی کنیت ابو نجیح سلمی تھی۔ اصحاب صفہ میں سے تھے۔ شام میں اقامت پذیر تھے اور وہیں ۷۵ھ میں وفات پائی۔ ان سے ابو امامہ اور محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۵۳۷۔ حضرت عرفجہ بن اسعد واقعہ کلاب میں ان کی ناک کٹ گئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں چاندی کی ناک لگوانے کی اجازت دی۔ بعض وجوہات کی بنا پر سونے کی ناک لگوانے کی اجازت عطا فرمادی تھی۔ ان سے ان کے صاحبزادے طرفہ نے روایت کی ہے۔ کلاب میں کاف مضموم ہے۔

۵۳۸۔ حضرت عروہ بن مسعود مسلمان ہونے سے قبل صلح حدیبیہ میں شریک تھے۔ ۹ھ میں غزوہ طائف سے واپسی کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اسلام لانے سے قبل ان کی کئی منکوحہ عورتیں تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے چار کا انتخاب کر لو اور باقی عورتوں کو طلاق دے دو۔ اسلام لانے کے بعد انھوں نے اپنے قبیلہ میں واپس جانے کی اجازت طلب کی۔ اور واپس آکر تبلیغ اسلام میں مشغول ہو گئے۔ لیکن ان کی قوم نے ان کی بات نہ مانی۔ نماز فجر کے وقت اپنے مکان کی بالائی منزل پر آکر اذان شروع کی۔ جب اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہا تو قبیلہ بنو ثقیف کے کسی شخص نے تیر مارا جس کی وجہ سے آپ شہید ہو گئے۔ ان کی شہادت کی خبر سن کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عروہ بن مسعود کا حال وہی ہے جس کی منظر کشی سورہ یٰسین میں یوں کی گئی ہے :۔ جس نے اپنی قوم کو خدا کی طرف دعوت دی لیکن قوم نے اُسے قتل کر دیا۔

۵۳۹۔ حضرت عروہ بن ابی الجعد ان کا شمار کوفی صحابہ میں ہوتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں کوفہ کے قاضی تھے۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل کوفہ میں مروّج ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ عروہ بن الجعد ہیں۔ ابن مدینی نے کہا ہے کہ جو ان کو ابن الجعد کہتا ہے وہ غلطی پر ہے بلکہ عروہ تو ابو الجعد ہی کے صاحبزادے ہیں۔ ان سے شعبی وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۵۴۰۔ حضرت ابو عسیب ان کا نام احمد تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ ہیں۔ ان سے مسلم بن عبید روایت حدیث کرتے ہیں۔ عسیب میں عین مفتوح اور سین مکسور ہے۔

۵۴۱۔ حضرت عصام المزنی انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت اور آپ سے سماعتِ حدیث کا شرف نصیب ہوا۔ ان سے بہت کم احادیث مروی ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث باب الجہاد میں آتی ہیں۔ امام ترمذی اور امام ابو داؤد نے اس حدیث کی تخریج تو کی ہے۔ لیکن اس حدیث کو ان کی جانب منسوب نہیں کیا۔

۵۴۲۔ حضرت عطیہ بن بسر یہ عبداللہ بن بسر کے بھائی ہیں امام ابو داؤد نے ان کی روایت کردہ حدیث کو ان کے بھائی کے ساتھ اس طرح نقل کیا ہے عن ابی بسر یعنی بسر کے دونوں فرزند روایت کرتے ہیں۔ اور ان دونوں حضرات کے نام کا تذکرہ نہیں کیا۔ یہ روایت کتاب الطعام میں ہے جو لہسن اور چھواروں کے بارے میں ہے۔ ان سے مکحول نے روایت کی ہے۔

۵۴۳۔ حضرت عطیہ القرظی یہ بنو قریظہ کے قیدیوں میں سے ہیں۔ حافظ ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ مجھے ان کے والد کا نام معلوم نہ ہو سکا۔ البتہ انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف نصیب ہوا۔ اور زبان رسالت سے ارشادات سننے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ان سے مجاہد وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۵۴۴۔ حضرت عطیہ بن قیس یہ عطیہ بن قیس سعدی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف نصیب ہوا۔ اور آپ سے روایت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ شام اور یمن کے رہنے والے ان سے روایت کرتے ہیں۔

۵۴۵۔ حضرت عقبہ بن الحارث یہ قریشی ہیں فتح مکہ کے دن مشرف بہ اسلام ہوئے۔ مکہ والوں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان سے عبداللہ بن ابی ملیکہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۵۴۶۔ حضرت عقبہ بن رافع ۶۳ھ میں افریقہ میں ہریر نامی شخص نے شہید کیا۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد کثیر ہے۔ ان کا تذکرہ تعبیر رویا میں آتا ہے۔

۵۴۷۔ حضرت عقبہ بن عامر عقبہ بن ابو سفیان کے بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں مصر کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ لیکن بعد میں انھیں سبکدوش کر دیا گیا۔ ۵۹ھ میں مصر کے اندر

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

انتقال فرمایا۔ ان سے صحابہ و تابعین کی کثیر تعداد روایت کرتی ہے۔

۵۴۸۔ حضرت عقبہ بن عمرو ان کی کنیت ابو مسعود تھی۔ ان کا تفصیلی تذکرہ حرف میم میں آئے گا۔

۵۴۹۔ حضرت عکاشہ بن محصن یہ اسدی ہیں اور بنو امیہ کے حلیف تھے۔ جنگ بدر کے موقع پر سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ (بعد کے تمام غزوات میں شرکت کی)۔ غزوۂ بدر میں ان کی تلوار ٹوٹ گئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں کھجور کی ایک شاخ عطا فرمائی تھی اور وہ لکڑی تلوار بن گئی تھی۔ یہ بڑے صاحب فضل صحابہ میں سے ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں پینتالیس سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں حضرت ابو ہریرہ اور ابن عباس اور ان کی ہمشیرہ ام قیس وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ عکاشہ میں عین مضموم اور کاف مشدد ہے۔ بعض اہل لغت نے کاف کو غیر مشدد بھی کہا ہے لیکن اکثریت کاف کو مشدد کہتی ہے۔ محصن میں میم مکسور اور صاد مفتوح ہے۔

۵۵۰۔ حضرت عکرمہ بن ابو جہل مشہور و معروف دشمن اسلام عمرو بن ہشام مخزومی قریشی کے فرزند ہیں۔ ان کا شمار قریش کے سربرآوردہ اشخاص میں ہوتا تھا۔ حضرت عکرمہ کا شمار مشہور شہ سواروں میں ہوتا تھا۔ یہ فتح مکہ کے روز روپوش ہو کر یمن چلے گئے تھے۔ لیکن بعد میں ان کی بیوی انھیں تلاش کر کے بارگاہِ رسالت میں لائیں۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں مہاجر سوار کہہ کر مخاطب فرمایا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد راسخ العقیدہ مسلمان بنے۔ ترسٹھ سال کی عمر میں جنگ یرموک میں جام شہادت نوش فرمایا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ابو جہل کے لیے جنت میں کھجور کے درخت لگے ہوئے ہیں۔ جب عکرمہ مسلمان ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ام سلمہ یہ تمہارے خواب کی تعبیر ظاہر ہوئی ہے۔ ایک مرتبہ حضرت عکرمہ نے آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ جب میں مدینہ کی گلیوں سے گزرتا ہوں تو لوگ کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے دشمن ابو جہل کا بیٹا ہے۔ یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور خطبہ دیتے ہوئے حمد و ثنا کے بعد فرمایا لوگ سونے اور چاندی کی طرح ہیں جو لوگ دور جاہلیت میں اچھے تھے اسلام لانے کے بعد (جبکہ اسلام ان کے دلوں میں راسخ ہو گیا ہے اور اسلامی تعلیمات ان کے قلوب میں گھر کر گئی ہیں) بھی اچھے اور بہتر ہیں (یعنی ان پر طعنہ زنی نہ کی جائے)۔

۵۵۱۔ حضرت عکراش بن ذویب بصری صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ یہ اپنی قوم کے صدقات لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ان سے ان کے صاحبزادے عبید اللہ روایت کرتے ہیں۔ عکراش میں عین مکسور ہے۔

۵۵۲۔ حضرت علاء حضرمی ان کا نام عبد اللہ تھا۔ حضرموت کے رہنے والے تھے۔ انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بحرین کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ اس وقت سے دور صدیقی اور خلافت فاروقی میں ۱۴ھ یعنی اپنے آخری وقت تک اس خدمت پر مامور رہے۔ ان سے سائب بن یزید وغیرہ نے روایت کی ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۵۵۳۔ **حضرت علی بن شیبان** حنفی یمانی ہیں ان سے ان کے صاحبزادے عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے۔

۵۵۴۔ **حضرت علی بن ابی طالب** ان کی کنیت ابوالحسن اور ابوتراب تھی قریشی ہیں ایک روایت کے مطابق مردوں میں سب سے پہلے اسلام لائے۔ مؤرخین نے اسلام لانے کے وقت آپ کی عمر آٹھ سال۔ پندرہ سال اور سولہ سال بتائی ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ دس سال تھی۔ غزوۂ تبوک کے علاوہ تمام غزوات میں شرکت کی۔ غزوۂ تبوک کے وقت آپ کو ضرورتاً مدینہ میں رکھا گیا تھا۔ اس موقعہ پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں کہ تمہیں میری طرف سے وہ نسبت حاصل ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے حاصل تھی۔ آپ کا حلیہ اس طرح بیان کیا گیا ہے۔ کھلتا گندمی رنگ پست قد بڑی بڑی آنکھیں، بڑا پیٹ، داڑھی چوڑی گھنی اور لمبی تھی۔ سر کے بال درمیان میں سے اڑے ہوئے تھے۔ سر اور داڑھی کے بال سفید ہو گئے تو آپ نے انھیں رنگا نہیں۔ ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد مسندِ خلافت پر جلوہ افروز ہوئے۔ جمعہ ۱۸ رمضان المبارک ۴۰ھ میں عبدالرحمٰن ابن ملجم کے ہاتھوں زخمی ہوئے۔ اور تین روز بعد اس جہان فانی کو خیرباد کہا۔ حسنین کریمین اور عبداللہ بن جعفر نے آپ کو غسل دیا۔ نماز جنازہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی اور صبح کے وقت آپ کو دفن کیا گیا۔ شہادت کے وقت آپ کی عمر کے بارے میں مختلف اقوال ملتے ہیں۔ بعض نے اٹھاون سال بعض نے پینسٹھ سال اور بعض نے سرسٹھ سال بتائی ہے۔ آپ کی مدت خلافت چار سال نو ماہ اور چند روز ہے۔ حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے علاوہ صحابہ و تابعین کی کثیر جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔

۵۵۵۔ **حضرت علی بن طلق** یہ حنفی یمامی ہیں ان کی روایت کردہ حدیث اہل یمامہ میں مشہور ہیں ان سے مسلم بن سلام نے روایت حدیث کی ہے۔

۵۵۶۔ **حضرت عثمان بن ابی العاص** قبیلہ بنو ثقیف سے تعلق تھا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طائف کا گورنر مقرر فرمایا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق کے دور خلافت میں اسی منصب پر فائز رہے۔ خلافت فاروقی نے یہ منصب برقرار رکھا لیکن بعد میں ان کا تبادلہ عمان و بحرین کر دیا تھا۔ ۹ھ میں ایک وفد کے ہمراہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے۔ اور اس وفد کے سب سے کم عمر ممبر تھے۔ عمر کے آخری ایام میں بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ۵۱ھ میں وہیں انتقال فرمایا۔ انھیں یہ امتیاز حاصل ہے کہ ان کی وجہ سے بنو ثقیف کے لوگ فتنہ ارتداد میں مبتلا ہونے سے بچ گئے۔ وفات نبوی کے بعد بنو ثقیف کے لوگوں میں اضطراب پیدا ہو گیا۔ اور انھوں نے مرتد ہونے کا ارادہ کیا۔ اس موقع پر حضرت عثمان بن ابی العاص نے ان سے کہا اے ثقیف والو تم اسلام لانے میں سب سے پیچھے رہ گئے تھے۔ اور مرتد ہونے میں کیوں سبقت لے کر اپنا نام بدنام کرنا چاہتے ہو؟ یہ جملہ ان پر اتنا اثر انداز ہوا کہ وہ اس فتنہ سے محفوظ ہو گئے ان سے تابعین کی کثیر جماعت نے روایت کی ہے۔

۵۵۷۔ **حضرت علقمہ بن وقاص** لیثی نسبت رکھتے ہیں دورِ رسالت میں ولادت ہوئی۔ غزوۂ خندق میں شرکت کا شرف نصیب ہوا۔ مدینہ منورہ میں عبدالملک بن مروان کے دور حکومت

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

میں وفات پائی۔ ان سے ان کے پوتے عمرو اور محمد بن ابراہیم تیمی روایت حدیث کرتے ہیں۔

۵۵۸۔ حضرت عمّار بن یاسر بنو مخزوم کے آزاد کردہ اور ان کے حلیف ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہوئی کہ حضرت عمار کے والد یاسر اپنے دو بھائیوں حارث اور مالک کے ہمراہ اپنے چوتھے بھائی کی تلاش میں یمن سے مکہ مکرمہ آئے۔ حارث اور مالک واپس وطن چلے گئے لیکن یاسر مکہ میں مقیم ہو گئے۔ اور ابو حذیفہ بن مغیرہ کے حلیف بن گئے۔ ابو حذیفہ نے اپنی باندی سمیہ سے ان کی شادی کر دی۔ اور ان کے بطن سے حضرت عمار پیدا ہوئے۔ ابو حذیفہ نے انھیں آزاد کر دیا لیکن یاسر حلیف رہے۔ حضرت عمار ابتداء ہی میں مشرف بہ اسلام ہو گئے تھے۔ انھیں اسلام لانے کی پاداش میں بے شمار مصیبتوں اور اذیتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ کفار مکہ نے امکانی کوششوں کی کہ انھیں اسلام سے منحرف کر دیں۔ ان کے جسم کو آگ میں بھی جلایا لیکن ان کے ثبات میں لغزش نہ آئی۔ ایک مرتبہ انھیں آگ میں جلایا جا رہا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اُدھر سے گزر ہوا۔ آپ نے اپنا دست مبارک پھیرا اور فرمایا۔ اے آگ تو عمار پر ٹھنڈک اور سلامتی والی بن جا جس طرح تو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بن گئی تھی۔ ہجرت مدینہ کرنے والوں میں یہ ابتدائی دستہ میں شامل تھے۔ غزوۂ بدر اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شرکت کی۔ اور ان غزوات میں بڑی تکالیف برداشت فرمائیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں الطیّب المُطیَّب کے لقب سے مخاطب فرمایا۔ حضرت عمار نے ترانوے سال کی عمر میں ۳۷ھ میں جنگ صفین کے دوران جام شہادت نوش فرمایا۔ ان سے حضرت علی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور صحابہ کی کثیر تعداد نے روایت کی ہے۔

۵۵۹۔ حضرت عمارہ بن رویبہ ان کا شمار کوفی صحابہ میں ہوتا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے روایت کی ہے۔

۵۶۰۔ حضرت عمر بن خطاب قریش کی عدوی شاخ سے تعلق تھا۔ ابو حفص کنیت تھی۔ اعلانِ نبوت کے پانچویں یا چھٹے سال اسلام لائے۔ آپ کے مشرف بہ اسلام ہونے سے قبل چالیس مرد اور گیارہ عورتوں نے اسلام قبول کیا تھا۔ بعض مؤرخین نے کہا ہے۔ کہ آپ اسلام لانے والے چالیسویں مرد ہیں۔ اس روز آپ مشرف بہ اسلام ہوئے اس دن سے اسلام کا بول بالا ہونا شروع ہو گیا۔ اس وجہ سے آپ کا لقب فاروق ہوا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت عمر سے فاروق کے لقب سے ملقب ہونے کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا کہ میرے اسلام لانے سے تین دن قبل حضرت حمزہ اسلام لائے تھے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے میرے سینہ کو اسلام کے لیے کھول دیا۔ میں نے بے ساختہ اسلام کا اقرار کرتے ہوئے۔ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی پڑھا۔ اس کو پڑھنے کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبوب ذات اور کوئی دوسری نہ تھی۔ اس اقرار کے بعد میں نے معلوم کیا کہ رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کہاں ہو سکتی ہے۔ تو میری ہمشیرہ (فاطمہ) نے مجھے بتایا کہ آپ دارِ ارقم بن ابی ارقم میں جو کوہ صفا کے پاس ہے تشریف فرما ہیں۔ چنانچہ جب میں ارقم بن ارقم کے مکان پر پہنچا تو وہاں صحابۂ کرام کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز تھے۔ اور حضرت حمزہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بھی موجود تھے۔ جب میں نے وہاں جاکر دروازہ کھٹکھٹایا تو لوگوں نے مضطرب ہوکر دروازہ نہ کھولنا چاہا۔ حضرت حمزہ نے جب اس اضطراب کی وجہ معلوم کی تو انھیں نے بتایا کہ عمر بن خطاب آیا ہے۔ عمر کہتے ہیں اس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دروازہ کھول کر باہر تشریف لائے۔ اور آپ نے میرے کپڑوں کو پکڑ کر اس زور سے کھینچا کہ میں گھسٹتا ہوا چلا گیا۔ اور گھٹنے کے بل گر گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اے عمر اس کفر سے کب تک باز نہ آؤ گے۔ اس وقت میں نے بلند آواز سے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پڑھا۔ جب یہ کلمات میری زبان سے صحابہ کرام نے سنے تو بلند آواز سے نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ جس کی آواز مسجد حرام میں موجود لوگوں نے سنی۔ ایمان لانے کے بعد میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم اپنی موت وحیات میں دین حق پر نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں، اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم سب زندگی اور اس کے بعد کے مراحل میں حق پر ہو۔ یہ سن کر میں عرض گزار ہوا پھر اس حق کا برملا اظہار نہ کرنے کی کیا وجہ ہے؟ اس ذات اقدس کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہم حق کے اظہار کے لیے ضرور نکلیں گے۔ تمام صحابۂ کرام اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ دارارقم سے باہر آئے اور دو صفیں بنائی گئیں ایک صف میں حضرت حمزہ اور دوسری صف کے ساتھ میں خود تھا۔ فرط جذبات کی وجہ سے مجھ پر عجیب کیفیت طاری تھی۔ میرا سانس پھول گیا تھا اور کھڑکھڑاہٹ کی آواز آرہی تھی۔ دارارقم سے ہم مسجد حرام آئے۔ جب قریش مکہ نے مسلمانوں کی صفوف میں مجھے اور حضرت سید الشہدا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا تو ان پر سکتہ طاری ہوگیا۔ اور ایسا صدمہ پہنچا جس سے وہ اب تک دوچار نہ ہوئے تھے۔ اس دن سے رحمت دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرا لقب فاروق رکھ دیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے حق وباطل میں امتیاز کر دیا تھا۔ داؤد بن حصین اور امام زہری روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر کے اسلام لانے پر حضرت جبریل علیہ السلام خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ اور عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ عمر کے اسلام لانے پر آسمانوں کے مکین بہت خوش ہوئے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خدائے بزرگ وبرتر کی قسم میرا یقین یہ ہے کہ اگر حضرت عمر کے علم کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور دوسرے پلڑے میں تمام انسانوں کے علم کو رکھا جائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے علم والا پلڑا جھک جائے گا۔ حضرت عمر کی وفات کے بعد عبداللہ بن مسعود کہتے تھے کہ علم کے دس حصوں میں سے حضرت عمر نو حصے اپنے ساتھ لے گئے اور اب صرف ایک حصہ علم باقی رہا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ اور خلیفہ دوم ہیں۔ آپ تاریخ میں پہلے حکمران ہیں جنھیں امیر المومنین کے لقب سے پکارا گیا۔ آپ کا حلیہ مبارک اس طرح بیان کیا گیا ہے۔ گورا سرخ وسفید رنگ اور بقول بعض گندمی رنگ تھا۔ لانبا قد سر کے اکثر بال گر گئے تھے آنکھوں میں ہمہ وقت سرخی دوڑتی رہتی تھی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرض الموت میں جناب عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا جانشین مقرر فرما لیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وفات صدیق اکبر کے بعد انتظامی امور کو کامل طور سے انجام دیا۔ مغیرہ بن شعبہ کے غلام ابولؤلؤہ فیروز نامی مجوسی نے مسجد نبوی میں حالت امامت کے اندر بدھ ۲۶ ذی الحجہ

۲۳ھ میں زہر آلود خنجر سے زخمی کیا۔ ۱۰ محرم الحرام بروز اتوار ۲۴ھ کو چودہ دن زخمی حالت میں گذار کر اس جہان فانی کو خیر باد کہا۔ اور صحیح اقوال کے مطابق سفر آخرت کے وقت آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی۔ آپ کی مدت خلافت دس سال چھ ماہ بتائی گئی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ حضرت صہیب رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی۔ ان سے حضرت ابوبکر صدیق باقی تمام عشرہ مبشرہ اور صحابہ و تابعین کی کثیر جماعت نے روایت کی ہے۔

۵۶۱ حضرت عمر بن ابی سلمہ ان کا نام عبداللہ بھی بتایا گیا ہے۔ یہ عمر بن ابی سلمہ ام المومنین حضرت سلمہ کے پہلے شوہر کے بھتیجے تھے۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متبنیٰ تھے کیونکہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انھیں گود لیا تھا۔ ۲ھ میں حبشہ میں ولادت ہوئی۔ وفات نبوی کے وقت ان کی عمر نو سال بتائی گئی ہے۔ لیکن انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سماعت حدیث کی اور انھیں یاد رکھا۔ ان سے بہت سے محدثین نے روایت حدیث کی ہے۔ ۸۳ھ میں عبدالملک بن مروان کے عہد حکومت میں وفات پائی۔

۵۶۲۔ حضرت عمرو بن احوص یہ کلابی ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے سلیمان نے روایت حدیث کی ہے۔

۵۶۳۔ حضرت عمرو بن اخطب ابوزید کنیت سے مشہور ہوئے۔ کئی غزوات میں انھیں شرکت کا شرف نصیب ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست رحمت ان کے سر پر رکھا اور حسن و جمال کے لیے دعا دی تھی۔ کہا جاتا ہے ان کی عمر سو سال سے زیادہ ہوئی۔ لیکن ان کے سر اور داڑھی کے بال سفید نہیں ہوئے تھے۔ ان کا شمار بصری صحابہ میں ہوتا ہے۔

۵۶۴۔ حضرت عمرو بن امیہ غزوۂ احد کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئے۔ احد اور معرکہ بدر میں مشرکین مکہ کے ساتھ شریک ہوئے تھے۔ عرب کے سربرآوردہ اشخاص میں شمار ہوتے تھے۔ بیر معونہ کے معرکہ میں مسلمانوں کے ساتھ شریک ہوئے۔ عامر بن طفیل نے انھیں قید کر لیا لیکن بعد میں پیشانی کے بال کاٹ کر چھوڑ دیا۔ ۶ھ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں شاہ حبشہ کے پاس مکتوب دے کر بھیجا تھا اور اس کو اسلام کی دعوت دی تھی اور وہ اسی دعوت پر مسلمان ہو گیا تھا۔ ان کا شمار حجازی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان سے ان کے صاحبزادے عبداللہ اور جعفر، ان کے بھتیجے زبرقان اور ابن عبداللہ روایت کرتے ہیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ بعض مؤرخین نے کہا ہے کہ ۶۰ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ ضمری میں ضاد مفتوح ہے۔ زبرقان میں زاء مکسور یا ساکن اور راء مکسور ہے۔

۵۶۵۔ حضرت عمرو بن تغلب یہ عمرو بن تغلب عبدی ہیں۔ قبیلہ عبدالقیس سے تعلق رکھتے تھے۔ ان سے حسن بصری وغیرہ روایت حدیث کرتے ہیں۔

۵۶۶۔ حضرت عمران بن حصین ان کی کنیت ابونجید تھی خزاعی اور کعبی ہیں۔ جنگ خیبر کے سال مشرف بہ اسلام ہوئے۔ بصرہ میں اقامت پذیر رہے ان کا شمار فاضل و اکابر

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

صحابہ میں ہوتا ہے۔ اِن کے ساتھ اِن کے والد نے بھی اسلام قبول کیا تھا۔ ۵۲ھ میں بصرہ میں انتقال فرمایا۔ اِن سے ابو رجاء مطرف اور زرارہ بن ابی اوفیٰ روایت حدیث کرتے ہیں۔ نجید میں نون مضموم اور جیم مفتوح ہے۔

۵۶۷۔ **حضرت عمرو بن الحارث** یہ خزاعی ہیں اور اُم المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھائی ہیں۔ ان کا شمار کوفی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان سے ابو وائل، شقیق بن سلمہ اور ابو اسحاق وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

۵۶۸۔ **حضرت عمرو بن حزم** یہ انصاری ہیں ان کی کنیت ابو الضحاک تھی۔ پندرہ سال کی عمر میں غزوۂ خندق میں شرکت کی۔ ۱۰ھ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجران کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ ۵۳ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ اِن سے اِن کے صاحبزادے محمد نے روایت کی ہے۔

۵۶۹۔ **حضرت عمرو بن الحمق** اِنھیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اِن سے روایت کرنے والوں میں جبیر بن نفیر اور رفاعہ ابن شداد وغیرہ شامل ہیں۔ ۵۱ھ میں موصل میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔

۵۷۰۔ **عمرو بن حریث** یہ قریشی مخزومی ہیں۔ زیارت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے۔ اور آپ سے سماعتِ حدیث کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان اِن کے سر پر دستِ رحمت رکھا اور دُعا دی۔ بعض نے کہا ہے کہ وفاتِ نبوی کے وقت ان کی عمر بارہ سال تھی کوفہ میں آکر قیام کیا اور وہیں کے ہو کر رہ گئے۔ یہ کوفہ کے امیر بھی رہے۔ ۸۵ھ میں وفات پائی۔ اِن سے اِن کے بیٹے جعفر نے روایتِ حدیث کی ہے۔

۵۷۱۔ **حضرت عمرو بن سعید** یہ قریشی ہیں۔ ہجرت حبشہ میں صحابہ کے دوسرے گروہ میں شامل تھے اور وہیں سے ہجرت فرما کر جناب جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ مدینہ منورہ آئے۔ یہ واقعہ خیبر کے دنوں کا ہے۔ ۱۳ھ میں شام میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔

۵۷۲۔ **حضرت عمرو بن سلمہ** نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ ظاہری میں اپنی قوم کے امام مقرر ہوئے۔ بہترین قراء میں سے تھے۔ بعض نے کہا ہے کہ اپنے والد کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے۔ اِن کے والد کے حاضر ہونے میں کسی کو اختلاف نہیں ہے۔ عمرو بن سلمہ نے بصرہ میں قیام فرمایا۔ اِن سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۵۷۳۔ **حضرت عمرو بن العاص** یہ سہمی قریشی ہیں۔ ۵ھ اور بعض نے کہا ہے ۸ھ میں حضرت خالد بن ولید اور عثمان بن طلحہ کے ساتھ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں عمان کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ اور یہ وہاں حضرت عمر، عثمان اور معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دورِ خلافت میں بھی نمایاں خدمات انجام دیتے رہے۔ حضرت عمر کے دورِ خلافت میں مصر انھیں کی زیرِ قیادت فتح ہوا۔ اور پھر وہیں کے حاکم مقرر ہوئے۔ اس وقت سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے ابتدائی چار سال تک گورنری کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ حضرت امیر معاویہ نے انھیں دوبارہ مصر

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کا گورنر بنایا تھا۔ ۴۳ھ میں نوّے سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ ان سے روایت کرنے والوں میں عبداللہ بن عبداللہ عمر اور قیس بن ابی حازم کے نام شامل ہیں۔

۵۷۴۔ حضرت عمرو بن عبسہ ان کی کنیت ابو نجیح تھی۔ سلمی نسبت رکھتے ہیں۔ ابتداء ہی میں مسلمان ہو گئے تھے۔ اسلام لانے والوں میں چوتھے فرد ہیں۔ اسلام قبول کرنے کے بعد اپنی قوم بنو سلیم میں واپس چلے گئے تھے۔ ان کی روانگی کے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب تم یہ سنو کہ میں دشمنان اسلام کے استیصال کے لیے نکلا ہوں تو میری اتباع کرنا۔ غزوۂ خیبر کے بعد یہ اپنے علاقہ سے آکر مدینہ منورہ میں اقامت پذیر ہو گئے تھے۔ ان کا شمار شامی صحابہ میں ہوتا ہے۔ بہت سے محدثین نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔ عبسہ میں عین باء اور سین مفتوح ہیں۔ نجیح میں نون مفتوح اور جیم مکسور ہے۔

۵۷۵۔ حضرت عمرو بن عوف انصاری ہیں۔ غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف نصیب ہوا۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ یہ سہیل بن عمرو عامری کے آزاد کردہ ہیں۔ مدینہ منورہ میں اقامت پذیر ہو گئے تھے۔ انھوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں مسور بن مخرمہ وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔

۵۷۶۔ حضرت عمرو بن عوف المزنی قدیم الاسلام ہیں۔ ان کا شمار ان صحابہ کرام میں ہوتا ہے۔ جن کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی۔ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ۔ مدینہ منورہ میں اقامت پذیر رہے اور وہیں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں وفات پائی۔ ان سے ان کے صاحبزادے عبداللہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

۵۷۷۔ حضرت عمرو بن قیس عامری قریشی ہیں۔ ابن ام مکتوم کے نام سے شہرت پائی۔ ان کا نام عبداللہ عمرو بتایا گیا ہے۔ یہ نابینا تھے۔ ان کی والدہ کا نام عاتکہ اور ام مکتوم کنیت تھی۔ یہ اُم المؤمنین حضرت خدیجہ کے ماموں زاد بھائی تھے۔ قدیم الاسلام تھے۔ ہجرت کرنے والوں کے پہلے گروہ میں شامل تھے۔ سفر ہجرت میں حضرت مصعب بن عمیر کے ساتھ تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ سے باہر سفر میں ہوتے تو اکثر امیر مدینہ کے فرائض حضرت ابن ام مکتوم کے سپرد کیے جاتے تھے۔ جب آپ حجۃ الوداع کے لیے تشریف لے گئے تو انھوں نے مدینہ منورہ میں دائی اہل کو لبیک کہا۔ بعض نے کہا ہے کہ انہوں نے جنگ قادسیہ میں جامِ شہادت نوش کیا۔

۵۷۸۔ حضرت عمرو بن عمرہ جہنی ہیں۔ ان کی کنیت ابو مریم تھی۔ بعض نے کہا ہے کہ ان کا تعلق قبیلہ ازد سے تھا۔ اکثر غزوات میں شرکت کی۔ شام میں اقامت پذیر رہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں انتقال فرمایا۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۵۷۹۔ حضرت عمیر مولیٰ آبی اللحم یہ ابی اللحم غفاری حجازی کے آزاد کردہ ہیں۔ یہ اپنے آقا کے ساتھ فتح خیبر میں شریک ہوئے۔ انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سماعتِ حدیث کی سعادت نصیب ہوئی۔ اور آپ سے روایت کرتے ہیں۔

۵۸۰۔ حضرت عمیر بن الحمام یہ انصاری ہیں۔ غزوۂ بدر میں شرکت کی۔ اور اسی میں خالد بن اعلم کے ہاتھوں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جام شہادت نوش فرمایا۔ ان کا تذکرہ کتاب الجہاد میں مذکور ہے۔ بعض مؤرخین کا کہنا یہ ہے کہ انصاری صحابہ میں سے پہلے شہید ہونے والے یہی ہیں۔

۵۸۱۔ حضرت ابوعمرو بن حفص عبدالمجید اور احمد نام تھے۔ بعض مؤرخین نے کہا ہے کہ ان کا نام ہی ابوعمرو تھا۔ اور بعض روایات کے اندر ابوحفص بن مغیرہ نام لیا گیا ہے۔

۵۸۲۔ حضرت عمارہ بن خزیمہ انصاری ہیں۔ اپنے والد کے علاوہ دوسرے حضرات سے بھی روایت کرتے ہیں جبکہ ان سے بہت سے محدثین نے روایتِ حدیث کی ہے۔ عمارہ میں عین مضموم اور میم غیر مشدد ہے۔

۵۸۳۔ حضرت عمارہ بن رویبہ ان کا شمار کوفی صحابہ میں ہوتا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۵۸۴۔ حضرت عویم بن ساعدہ ان کا تعلق انصار کی اوسی شاخ سے تھا۔ بیعت عقبہ ثانیہ، اور غزوۂ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں شرکت کی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دورِ رسالت میں انتقال فرمایا۔ بعض نے کہا ہے کہ حضرت عمر کے دور خلافت میں وفات پائی۔ ان کی عمر ۶۵ یا ۶۶ سال کی ہوئی۔ ان سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی ہے۔

۵۸۵۔ حضرت عویمر بن عامر ان کی کنیت ابوالدرداء تھی۔ اپنی کنیت سے شہرت پائی۔ ان کا تذکرہ حرف دال کے تحت گزر چکا ہے۔

۵۸۶۔ حضرت عویمر بن ابیض انصار مدینہ کے حلیف تھے۔ لعان کا واقعہ انھیں سے متعلق تھا۔ صاحب طبرانی نے کہا ہے کہ جو عویمر لعان والے ہیں وہ عویمر بن الحارث بن زید بن الحارثہ۔ بن جد بن عجلان ہیں۔

۵۸۷۔ حضرت عیاض بن عمار ان کا شمار بصری صحابہ میں ہوتا ہے۔ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پرانے محب اور عاشق ہیں۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۵۸۸۔ حضرت عیاش بن ابی ربیعہ یہ مخزومی قریشی ہیں۔ مشہور دشمن اسلام ابوجہل کے ماں شریک بھائی ہیں۔ قدیم الاسلام ہیں اور اس وقت مشرف بہ اسلام ہوئے جبکہ دارارقم مرکز اسلام نہیں بنا تھا۔ ہجرت فرما کر حبشہ چلے آئے تو ابوجہل اور حارث نے ان سے حبشہ میں جاکر ملاقات کی اور کہا تمھاری ماں نے قسم کھائی ہے کہ جب تک تم کو نہ دیکھ لوں گی اس وقت تک سر میں تیل نہیں ڈالوں گی۔ اور نہ سائے میں آرام کروں گی۔ چنانچہ یہ ان دونوں کے ساتھ حبشہ سے مکہ معظمہ آئے۔ یہاں آکر انھیں دونوں دشمنانِ اسلام نے قید کر لیا اور رسی سے باندھ کر ڈال دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی آزادی کے لیے قنوت پڑھی اور دعا کی۔ اے اللہ عیاش کو کفار کی قید سے آزادی عطا فرما۔ ان کی قید سے آزاد ہوئے تو بعد میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مدینہ ہجرت کی اور جنگ یرموک میں جام شہادت نوش فرمایا۔ ان سے روایت کرنے والوں میں حضرت عمر بھی شامل ہیں۔ عیاش میں یاء مشدد ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۵۸۹۔ حضرت ابو عیاش انصار کی زرقی شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کا نام زید بن صامت تھا۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ ہجرت کے چالیس سال بعد انتقال فرمایا۔

صحابیات

۵۹۰۔ حضرت عائشہ صدیقہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔ ان کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی رومان بنت عامر بن عویمر تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہجرت سے قبل شوال میں نبوت کے دسویں سال مکہ معظمہ میں ان سے عقد کیا۔ محدثین کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ نکاح ہجرت سے تین سال قبل ہوا۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ شوال ۲ھ میں ہجرت سے اٹھارہ ماہ بعد حضرت عائشہ صدیقہ کی رخصتی ہوئی۔ اس وقت ان کی عمر نو سال تھی۔ بعض نے کہا ہے کہ آپ کی مدینہ منورہ میں آمد کے سات ماہ بعد یہ رخصتی ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ کے شرف صحبت سے نو سال مشرف ہوئیں وفات نبوی کے وقت حضرت عائشہ صدیقہ کی عمر ۱۸ سال تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علاوہ کسی اور کنواری لڑکی سے شادی نہیں کی۔ حضرت عائشہ فقیہہ، فاضلہ، فصیحہ، عالمہ تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بکثرت احادیث روایت کرنے والی ہیں۔ وقائع عرب و محاربات اور اشعار کی زبردست ماہر و واقف کار تھیں۔ صحابۂ کرام اور محدثین کی ایک بڑی جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ مدینہ منورہ میں باختلاف روایت ۵۷ھ یا ۵۸ھ میں، ۱۷ رمضان المبارک میں وفات پائی۔ حضرت عائشہ صدیقہ کی وصیت کے مطابق انھیں شب کی تاریکی میں دفن کیا گیا۔ قبر انور جنت البقیع میں ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت امیر معاویہ کے دور خلافت میں مدینہ طیبہ کے مروان حاکم تھے۔

۵۹۱۔ حضرت اُمّ عطیہ ان کا نام نسیبہ ہے ان کے والد کا نام کعب ہے۔ بعض کے نزدیک حارث کی صاحبزادی ہیں۔ قبیلہ انصار میں سے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت ہوئیں۔ مشہور و معروف صحابیات نے ان سے سماعت و روایت حدیث کی ہے۔ اکثر غزوات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت کی۔ مریضوں اور زخمیوں کی نگہداشت اور مرہم پٹی ان کے ذمہ ہوتی تھی۔ نسیبہ میں نون مضموم سین مفتوح یاء ساکن اور باء مفتوح ہے۔

۵۹۲۔ حضرت اُمّ العلاء ان کی روایت کردہ احادیث اہل مدینہ میں مشہور ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں خارجہ بن زید بن ثابت کا نام ملتا ہے۔ جو ان کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی علالت کے دوران نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی عیادت کے لیے تشریف لے جایا کرتے تھے۔

۵۹۳۔ حضرت اُمّ عمارہ نسیبہ نام ہے۔ کعب کی صاحبزادی ہیں۔ قبیلہ انصار سے تعلق تھا۔ بیعت عقبہ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ غزوۂ احد میں اپنے خاوند جناب زید بن عاصم کے ساتھ شریک ہوئیں۔ پھر بیعت رضوان میں بھی شمولیت کا شرف حاصل ہوا۔ جنگ یمامہ میں بھی شرکت کی اور دست بدست جنگ میں حصہ لیا اس موقعہ پر ایک ہاتھ کو اللہ کی راہ میں قربان کر دیا نیزہ اور تلوار کے بارہ زخم لگے۔ ان

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔ عمارہ میں عین مضموم اور میم مشدد ہے۔ نسیبہ میں نون مفتوح اور سین مکسور ہے۔

۵۹۴۔ **حضرت عمرہ بنت رواحہ** ان کا نام عمرہ ہے رواحہ کی صاحبزادی ہیں، قبیلہ انصار کی رہنے والی ہیں۔ جناب نعمان بن بشیر کی والدہ ہیں۔ اِن سے روایت کرنے والے ان کے شوہر حضرت بشیر اور صاحبزادے نعمان بن بشیر ہیں۔

تابعین

۵۹۵۔ **ابو عاتکہ** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے حسن بن عطیہ نے روایت کی ہے۔ محدثین ان کی روایت کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔

۵۹۶۔ **ابو عاصم** قبیلہ شیبان سے تعلق تھا امام بخاری کے اساتذہ میں سے تھے۔

۵۹۷۔ **عاصم بن سلیمان** نام عاصم ہے۔ سلیمان کے صاحبزادے ہیں۔ بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ حضرت انس و حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سماعتِ حدیث کی۔ اِن سے روایت کرنے والوں میں ثوری اور شعبہ شامل ہیں۔ ۱۴۲ھ میں انتقال ہوا۔

۵۹۸۔ **عاصم بن کلیب** نام عاصم ہے کلیب کے صاحبزادے ہیں۔ جرم کے قبیلہ سے تعلق تھا۔ کوفہ کے باشندے ہیں۔ اپنے والد سے سماعتِ حدیث کی۔ اِن کی احادیث نماز، حج، اور جہاد سے متعلق ہیں۔

۵۹۹۔ **ابو العالیہ رفیع** ابو العالیہ کنیت تھی رفیع نام اور مہران کے صاحبزادے تھے۔ بنو ریاح سے تعلق تھا۔ بنو ریاح کے آزاد کردہ تھے۔ اس لیے ریاحی نسبت کرتے تھے۔ بصرہ کے باشندے تھے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ حضرت عمر اور ابی بن کعب سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے روایت کرنے والوں میں عاصم الاحول وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔ حفصہ بن سیرین فرماتی ہیں کہ میں نے ابو العالیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تین بار قرآن مجید سنایا۔ ۹۰ھ میں انتقال ہوا۔

۶۰۰۔ **عامر بن اسامہ** عامر نام ہے۔ اسامہ کے صاحبزادے ہیں۔ اِن کی کنیت ابو المُلیح ہے۔ بنو ہذیل سے تعلق تھا۔ بصرہ میں مقیم تھے۔ اپنے والد اسامہ اور بریدہ اور جابر و انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعتِ حدیث کی اور ان سے ان کے صاحبزادے زیاد اور میسر کے علاوہ دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے۔ مُلیح میں میم مفتوح اور لام مکسور ہے۔

۶۰۱۔ **عامر بن مسعود** قریشی ہیں۔ ان کے صاحبزادے کا نام ابراہیم بتایا گیا ہے۔ ان سے شعبہ اور ثوری نے روایتِ حدیث کی ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۶۰۲- **عامر بن سعد** زہری قرشی ہیں مشہور صحابی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں اپنے والد اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماعتِ حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ اِن سے زہری اور دوسرے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

۶۰۳- **عبداللہ بن بریدہ** مشہور اور قابلِ اعتماد تابعی ہیں۔ اپنے والد اور دوسرے صحابہ سے روایت کرتے ہیں۔ بہت سی احادیث کے روایت کرنے والے ہیں۔ ان سے ابن سہل وغیرہ نے روایت کی ہے۔ مرو کے قاضی تھے اور وہیں وفات پائی۔

۶۰۴- **عبیداللہ بن رفاعہ** یہ رفاعہ ابن رافع کے صاحبزادے ہیں۔ انصاری اور مشہور تابعی ہیں۔ اپنے والد رفاعہ اور حضرت فاطمہ بنت عمیس سے روایت کرتے ہیں۔ ایک جماعت اِن سے روایت کرتی ہے۔

۶۰۵- **عبداللہ بن ابی زبیر** انصاری مدنی ہیں سلسلۂ نسب اس طرح ہے۔ عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم۔ ان کا شمار معزز لوگوں میں ہوتا تھا۔ حضرت انس بن مالک اور عروہ بن زبیر سے سماعت حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ اِن سے روایت کرنے والوں میں امام زہری، مالک بن انس، ثوری اور ابن عیینہ شامل ہیں۔ بہت سے احادیث کے روایت کرنے والے ہیں۔ ایسے راوی ہیں جن کا صدق مسلّم ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں۔ ان کی حدیث شفاء ہیں۔ ستر سال کی عمر میں ۱۳۵ھ میں وفات پائی۔

۶۰۶- **عبداللہ بن زبیر** حمیدی ہیں۔ ابوبکر کنیت تھی۔ قریش کی حمیدی اسدی شاخ سے تعلق رکھتے تھے پختہ کار راویوں میں شمار ہوتے تھے۔ روایت حدیث جناب مسلم بن خالد اور وکیع سے کی ہے۔ امام شافعی سے بھی روایتِ حدیث کی ہے اور ان کے ساتھ مصر چلے گئے۔ امام صاحب کی وفات کے بعد مکہ معظمہ آگئے۔ امام بخاری نے ان کی روایت کردہ احادیث کو کثرت کے ساتھ نقل کیا ہے۔ ۲۱۹ھ میں مکہ مکرمہ میں انتقال فرمایا۔ جناب یعقوب بن سفیان کا کہنا ہے کہ میں نے حمیدی سے زیادہ کسی کو اسلام اور مسلمانوں کا خیر خواہ نہیں دیکھا۔

۶۰۷- **عبداللہ بن شقیق** ابوعبدالرحمان کنیت تھی۔ بنو عقیل میں سے تھے۔ بصرہ کے رہنے والے ہیں مشہور اور قابلِ اعتماد تابعی ہیں۔ حضرت عثمان، حضرت علی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعتِ حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ اِن سے حریری نے روایت کی ہے۔

۶۰۸- **عبداللہ بن شہاب** ابوالحرب کنیت تھی خولانی ہیں۔ تابعین کے دوسرے طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ یہ کثیر الروایت تابعی ہیں۔ اِن کی روایت کردہ احادیث اہل کوفہ میں مشہور ہیں۔ حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سماعتِ حدیث کی۔ بہت سے لوگوں نے ان سے روایت کی ہے۔

۶۰۹- **عبداللہ بن عبدالرحمٰن** قریشی خاندان سے ہیں۔ ان کے دادا کا نام ابی حسن تھا مکہ مکرمہ کے رہنے والے تھے۔ روایتِ حدیث حضرت ابوالطفیل سے کی ہے تابعی ہوتے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کے ساتھ ساتھ بہت سے تابعین سے سماعتِ حدیث کی۔ خود ان سے اکابر محدثین جناب مالک، ثوری اور ابن عیینہ نے روایت کی ہے۔

۶۱۰۔ **عبداللہ بن عبیداللہ** مشہور شخصیت زہیر ابن عبداللہ التمیمی المعروف بہ ابو ملیکہ کے پوتے ہیں قریش میں سے ہیں۔ عبداللہ احول بھینگے تھے۔ مشہور تابعین میں سے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ حکومت میں قاضی رہے۔ حضرت ابن عباس، حضرت ابن زبیر اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعتِ حدیث کی۔ ابن جریج اور بہت سے محدثین نے ان سے روایت کی ہے ۱۱۷ھ میں وفات پائی۔ ملیکہ میں میم مضموم اور لام مفتوح ہے۔

۶۱۱۔ **عبیداللہ بن عبداللہ** ان کے دادا کا نام عمر اور کنیت ابو بکر تھی۔ انھیں محدثینِ مدینہ سے سماعتِ حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ امام زہری کے علاوہ اکابر تابعین نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ ان کا شمار ثقہ تابعین میں ہوتا ہے۔ حجازیوں میں ان کی روایت کردہ احادیث مشہور ہیں۔ اپنے بھائی سالم سے پہلے انتقال فرمایا۔

۶۱۲۔ **عبداللہ بن عتبہ** ان کے جدِ اعلیٰ کا نام مسعود ہے خاندان بنو ہذیل سے تعلق تھا حضرت عبداللہ بن مسعود کے بھتیجے ہیں۔ مدینہ منورہ کے رہنے والے ہیں لیکن کوفہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ دوسرے صحابہ سے سماعتِ حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ان کے صاحبزادے عبداللہ اور محمد بن سیرین وغیرہ شامل ہیں۔ بشیر بن مروان کے عہدِ حکومت میں کوفہ میں وفات پائی۔

۶۱۳۔ **عبیداللہ بن عدی** ان کے دادا کا نام خیار الشقفی تھا۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی ولادت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ ظاہری میں ہوئی۔ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سماعتِ حدیث کی۔ اور دوسرے صحابہ سے بھی روایت کرتے ہیں۔ ولید بن عبدالملک کے دورِ حکومت میں انتقال ہوا۔

۶۱۴۔ **عبداللہ بن عاصم** انھیں عبداللہ بن عصمہ بھی کہا جاتا ہے۔ کوفہ کے رہنے والے تھے۔ حنفی یمانی قبیلہ سے تعلق تھا۔ حضرت ابن عمر اور حضرت ابو سعید سے روایت کرتے ہیں۔ جبکہ ان سے اسرائیل اور شریک نے روایت کی ہے۔ ان کی روایت کردہ حدیث بنو ثقیف میں مشہور ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ صادق القول نہ تھے۔ ان کی وجہ سے بہت سے لوگ فتنہ میں مبتلا ہوئے۔

۶۱۵۔ **عبداللہ بن عکیم** نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ ظاہری کا دور پایا لیکن ان کی روایت کردہ کوئی حدیث منقول نہیں۔ بہت سے محدثین نے انھیں صحابہ میں شمار کیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ تابعی ہیں۔ عمر بن مسعود اور حذیفہ سے انھوں نے سماعتِ حدیث کی ہے۔ اور ان سے بہت سے محدثین نے روایت کی ہے۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل کوفہ میں مروج ہیں۔

۶۱۶۔ **عبداللہ بن عمر بن حفص** ان کے دادا کا نام عاصم عمری ہے۔ اپنے بھائی عبیداللہ کے علاوہ نافع اور مقبری سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں قعنبی وغیرہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

شامل ہیں۔ ابن معین نے ان کو معمولی دیانت دار قرار دیا ہے۔ ابن عدی نے فرمایا "لا باس به صدوق" یہ راست باز اور دیانت دار ہیں ان سے روایت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ ۱۷۱ھ میں وفات پائی۔

۶۱۷۔ **عبداللہ بن ابی قبیس** ان کی کنیت ابو الاسود تھی۔ شام کے رہنے والے تھے۔ عطیہ بن عازب کے آزاد کردہ تھے۔ ان کا شمار محدثین شام میں ہوتا ہے۔ انھوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے جبکہ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

۶۱۸۔ **عبداللہ بن مالک بجینہ** ان کے جد اعلیٰ کا نام قشب تھا ازد قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کی دادی بجینہ کا تعلق قبیلہ ازد سے تھا۔ جو حارث بن عبدالمطلب کی بیٹی تھی۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ۵۴ھ یا ۵۸ھ میں وفات پائی۔ قشب میں قاف مکسور شین اور باء ساکن ہیں۔

۶۱۹۔ **عبداللہ بن مالک** ان کی کنیت ابو تمیم جیشانی ہے۔ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور دوسرے صحابہ سے روایت کرتے ہیں۔ مصری تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل مصر میں مروج ہیں۔

۶۲۰۔ **عبداللہ بن مالک** سہران کے رہنے والے ہیں۔ حضرت علی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے روایت کرنے والوں میں ابو اسحاق اور ابو ردق شامل ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث جمع بین الصلوٰتین کے ذیل میں آتی ہیں۔

۶۲۱۔ **عبداللہ بن مبارک** یہ عبداللہ بن مبارک مروزی ہیں بنی حنظلہ کے آزاد کردہ ہیں۔ ہشام بن عروہ۔ امام مالک ثوری، شعبہ، اوزاعی اور ان کے علاوہ بہت سے محدثین اور مشاہیر سے سماعت حدیث کی اور ان سے سفیان بن عیینہ، یحییٰ بن معین وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ علماء ربانیین میں شمار ہوتے ہیں۔ ہمہ صفت موصوف تھے۔ امام فقیہ، حافظ حدیث زاہد، متقی، سخی، ذمہ دار، پختہ کار اور قابل اعتماد افراد میں سے تھے۔ اسماعیل بن عیاش فرماتے ہیں کہ روئے زمین پر عبداللہ بن مبارک جیسا کوئی نہ تھا۔ نہ علم میں کوئی برتر تھا۔ خیر کی تمام خصلتیں جو خالق کائنات نے تخلیق فرمائی ہیں ان میں کوئی ایسی نہ تھی جو حضرت ابن مبارک میں نہ ہو۔ بغداد میں بارہا جاکر درس حدیث دیتے تھے۔ ۱۱۸ھ میں ولادت اور ۱۸۱ھ میں انتقال ہوا۔

۶۲۲۔ **عبداللہ بن المثنیٰ** حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پڑپوتے ہیں۔ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے محمد اور مسعود نے روایت کی ہے۔ ابو حاتم نے انھیں صالحین میں کہا ہے۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں میں ان کی نقل کردہ روایات کی تخریج نہیں کرتا۔

۶۲۳۔ **عبداللہ بن محیریز** جمحی قرشی ہیں۔ مشہور تابعین میں سے ہیں۔ ابو محذورہ اور عبادہ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے اکابر محدثین اور امام زہری نے روایت حدیث کی ہے۔

۶۲۴۔ **عبداللہ بن مسلمہ** یہ تیمی مدنی ہیں اپنے دادا کی نسبت سے قعنبی مشہور ہوئے۔ بصرہ میں قیام پذیر تھے۔ قابل اعتماد، قوی الحفظ اور غلطی اور خطاء سے محفوظ راویوں میں شمار ہوتے تھے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

حضرت مالک بن انس کے شاگردوں میں سے ہیں۔ ہشام بن سعد جیسے ائمہ سے سماعتِ حدیث کی۔ امام بخاری۔ مسلم، ابوداؤد، ترمذی ونسائی نے ان کی روایت کردہ احادیث کو اپنے مجموعہ احادیث میں نقل کیا ہے ۲۲۱ھ میں مکہ معظمہ میں انتقال ہوا۔

۶۲۵۔ **عبداللہ بن مطیع** قرشی عدوی ہیں۔ مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے۔ بعض نے کہا ہے کہ ان کی ولادت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوئی اور ان کے والد عاص لے کر خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا نام عاص سے بدل کر مطیع رکھا۔ یہ قریش کے سرداروں میں سے تھے۔ جب اہل مدینہ نے یزید بن معاویہ کی بیعت فسخ کی تو جناب عبداللہ کو امیر مدینہ مقرر کیا۔ انھیں قریش پر اقتدار واختیار حاصل رہا۔ جبکہ جناب عبداللہ بن حنظلہ کو قریش اور غیر قریش دونوں پر اقتدار حاصل تھا۔ انھوں نے اپنے والد ماجد سے سماعتِ حدیث کی۔ جبکہ شعبی اور دوسرے محدثین نے ان سے روایتِ حدیث کی۔ ۷۳ھ میں حضرت عبداللہ بن زبیر کے ساتھ مکہ میں شہید ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر نے انہیں کوفہ کا گورنر مقرر کیا تھا۔ لیکن مختار بن ابی عبید نے ان سے اقتدار چھین کر کوفہ بدر کر دیا تھا۔

۶۲۶۔ **عبداللہ بن موہب** یہ فلسطینی شامی ہیں۔ فلسطین میں قاضی کے منصب پر فائز تھے۔ قبیصہ بن ذویب سے سماعتِ حدیث کی۔ روایت حدیث تمیم داری سے کرتے ہیں۔ بعض حضرات کا کہنا ہے کہ انھوں نے روایت وسماعت حدیث جناب قبیصہ ہی سے کی ہے۔ تمیم داری سے روایت کرنا ثابت نہیں۔ ان سے عمر بن عبدالعزیز روایتِ حدیث کرتے ہیں۔

۶۲۷۔ **عبدالرحمٰن بن الاسود** قرشی ہیں حجاز کے باشندے ہیں۔ مدینہ منورہ کے مشہور اور ثقہ تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں۔ کثیر الروایت تابعی ہیں۔ صحابہ کی کثیر جماعت سے روایت کرتے ہیں سلیمان بن یسار وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔

۶۲۸۔ **عبدالرحمٰن بن ابی بکر** ابوبکر کے صاحبزادے ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے محمد نے روایت کی ہے۔

۶۲۹۔ **عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ** انصار کے قبیلہ بنو ثقیف میں سے ہیں۔ بصرہ میں مسلمانوں کے پہنچنے سے پہلے ۱۴ھ میں ولادت ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ یہ مسلمان خاندانوں میں پیدا ہونے والے سب سے پہلے فرزند ہیں۔ کثرت سے روایات نقل کرتے ہیں۔ اپنے والد اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماعتِ حدیث کی۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۶۳۰۔ **عبدالرحمٰن بن عبداللہ** مکہ مکرمہ کے رہنے والے ہیں۔ حضرت جابر اور حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سماعتِ حدیث کی۔ ایک جماعت نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

۶۳۱۔ **عبدالرحمٰن بن عبدالقاری** کہا جاتا ہے کہ ان کی ولادت عہدِ رسالت میں ہوئی لیکن نہ تو انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سماعتِ حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ نہ انھوں نے روایتِ حدیث کی۔ واقدی نے انھیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ کیونکہ ان کی ولادت عہد نبوی میں ہوئی۔ لیکن یہ مشہور

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تابعی ہیں۔ مدینہ منورہ کے تابعی علماء میں شمار کیے جاتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماعتِ حدیث کی۔ اٹھتر سال کی عمر میں ۸۱ھ میں وفات پائی۔ قاری میں قاف اور راء مفتوح ہیں اور یاء مشدد ہے۔

۶۳۲۔ **عبدالرحمٰن بن عبداللہ** ان کی والدہ ام الحکیم ہیں۔ یہ ابوسفیان بن حرب کی صاحبزادی تھیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو کوفہ کا امیر مقرر فرمایا۔ ان کا تذکرہ باب خطبۃ یوم الجمعہ میں آتا ہے۔

۶۳۳۔ **عبدالرحمٰن بن عبداللہ** یہ مازنی انصاری ہیں۔ دادا کا نام صعصعہ تھا اپنے والد اور عطاء بن یسار سے روایت کرتے ہیں۔ امام مالک بن انس کے علاوہ اور بھی محدثین نے ان سے روایت کی ہے۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہلِ مدینہ میں مشہور ہیں۔ ۱۳۹ھ میں انتقال ہوا۔

۶۳۴۔ **عبدالرحمٰن بن ابی عقبہ** ابن جبیر بن عتیک انصاری کے آزاد کردہ ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ابی عقبہ کا نام رشید تھا۔ یہ فارسی النسل تھے اور زمرۂ صحابہ میں شمار ہوتے تھے۔ جناب عبدالرحمٰن نے اپنے والد داؤد بن حصین سے روایتِ حدیث کی ہے۔ رشید میں راء مضموم اور شین مفتوح ہے۔

۶۳۵۔ **عبدالرحمٰن ابن ابی عمرہ** ابوعمرہ کا نام عمرو بن محصن ہے۔ یہ انصاری اور بخاری ہیں۔ مدینہ طیبہ میں قاضی کے منصب پر فائز رہے ہیں۔ ثقہ تابعین میں شمار ہوتے تھے۔ ان کی روایت کردہ حدیث مدینہ منورہ میں مشہور ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد کثیر ہے۔

۶۳۶۔ **عبدالرحمٰن بن غنم** یہ عبدالرحمٰن ابن غنم الاشعری ہیں۔ شام کے رہنے والے تھے۔ اسلام اور جہالت دونوں ادوار دیکھے۔ دورِ رسالت پایا لیکن زیارت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف نہ ہو سکے جب سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یمن بھیجا تو یہ برابر ان کے ساتھ رہے۔ یہاں تک کہ حضرت معاذ کا انتقال ہو گیا۔ فقہاء شام میں بڑے فقیہ شمار ہوتے ہیں۔ حضرت عمر اور حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعتِ حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ ۷۸ھ میں یمن وفات پائی۔ غنم میں غین مفتوح ہے۔

۶۳۷۔ **عبدالرحمٰن بن کعب** انصاری ہیں۔ تابعین مدینہ منورہ میں شمار ہوتے ہیں۔ امام زہری نے ان سے روایت کی ہے۔

۶۳۸۔ **عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ** انصاریوں سے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے چوتھے سال ولادت ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ انھیں دجیل میں شہید کیا گیا۔ بعض مورخین کا کہنا ہے کہ نہر بقرہ میں ڈوب گئے تھے۔ بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ دیر جماجم میں۔ ۸۳ھ میں ابن الاشعث کے حملہ کے وقت گم ہو گئے تھے۔ اپنے والد اور بہت سے صحابہ سے سماعتِ حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں شعبی، مجاہد، ابن سیرین کے علاوہ اور بہت سے لوگ شامل ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہلِ کوفہ میں مشہور ہیں۔ کوفہ ہی میں اقامت گزین تھے۔ تابعین کے پہلے طبقہ میں سے ہیں۔

۶۳۹۔ **عبدالرحمٰن بن یزید** حارثہ انصاری ہیں۔ مدینہ منورہ وطن تھا۔ عہد نبوی میں ولادت ہوئی۔ ان کی روایت کردہ حدیث اہلِ مدینہ میں مشہور ہیں۔ ۹۸ھ میں انتقال ہوا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۶۴۰۔ **عبدالرحمٰن بن یزید** | یہ اپنے والد اور ابن المنکدر سے روایت کرتے ہیں اور ان سے روایت کرنے والوں میں قتیبہ، ہشام وغیرہ شامل ہیں۔

۶۴۱۔ **ابوعبدالرحمٰن** | یہ عبدالرحمٰن حبلی ہیں۔ عبداللہ یزید کے صاحبزادے ہیں۔ قبیلہ عامر سے تعلق تھا۔ مصر کے رہنے والے ہیں۔

۶۴۲۔ **عبدالاعلی** | ابومسہر کنیت تھی۔ غسان میں سے ہیں۔ شام کی بزرگ شخصیتوں میں سے اور اپنے دور کے جلیل القدر لوگوں میں سے تھے۔ قوی قوت حافظہ رکھتے تھے۔ مسئلہ خلق قرآن کے سلسلہ میں ان پر تشدد کیا گیا۔ ایک مرتبہ انھیں قتل کرنے کے لیے ننگا کیا گیا۔ لیکن انھوں نے خلق قرآن کا اقرار نہ کیا۔ آخر کار انھیں اسیر کیا گیا۔ سعید بن عبدالعزیز اور امام مالک سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابن معین، ابوحاتم اور ابن المرداس شامل ہیں۔

۶۴۳۔ **عبدالحمید بن جبیر** | اپنی پھوپھی حضرت صفیہ اور حضرت ابن المسیب سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے ابن جریج اور ابن عیینہ نے روایت کی ہے۔

۶۴۴۔ **عبدالرزاق بن ہمام** | ابوبکر کنیت تھی۔ شہرت یافتہ اور صاحب تصانیف شخصیات میں سے ہیں۔ ابن جریج اور معمر سے روایت کرتے ہیں جبکہ ان سے روایت کرنے والوں میں امام احمد، اسحاق اور ربادی شامل ہیں۔ پچاسی ۸۵ سال کی عمر میں ۲۱۱ھ میں انتقال ہوا۔

۶۴۵۔ **عبدخیر بن یزید** | کنیت ابوعمارہ تھی۔ حمران کے باشندے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دور پایا لیکن زیارت نبوی سے مشرف نہ ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ کی رفاقت نصیب ہوئی۔ محدثین نے انھیں معتمد اور باوثوق بتایا ہے۔ کوفہ میں اقامت گزین ہو گئے تھے۔ ایک سو بیس سال کی عمر میں انتقال ہوا۔ خیر شر کی ضد ہے۔

۶۴۶۔ **ابوعبیدہ** | محمد بن عمار بن یاسر کے صاحبزادے ہیں۔ خاندان عنس سے ہیں۔ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں جبکہ ان سے روایت کرنے والوں میں عبدالرحمٰن بن اسحاق وغیرہ شامل ہیں۔ عنسی میں عین اور نون مفتوح ہیں۔ جبکہ سین مکسور ہے۔

۶۴۷۔ **عبدالعزیز بن جریج** | یہ مکی ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں۔ جبکہ ان سے روایت کرنے والوں میں فقیہ عبدالملک، ان کے صاحبزادے اور خفیف وغیرہ شامل ہیں۔

۶۴۸۔ **عبدالعزیز بن رفیع** | اسدی مکی ہیں۔ مشہور اور ثقہ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت ابن عباس اور حضرت انس بن مالک سے سماعت حدیث کی۔ رفیع رفع کی تصغیر ہے (راء مضموم اور فاء مفتوح ہے)

۶۴۹۔ **عبدالعزیز بن عبداللہ** | مدینہ منورہ کے اکابر فقہاء میں شمار ہوتے ہیں امام زہری محمد بن المنکدر اور حمید الطویل کے علاوہ اور بھی محدثین سے سماعت حدیث کی۔ ان سے لوگوں کی کثیر تعداد روایت کرتی ہے۔ بغداد میں رہائش پذیر ہوئے اور باقاعدہ درس حدیث دینے لگے۔ بغداد میں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۱۶۴ھ میں وفات پائی اور قریش کے قبرستان میں دفن کیے گئے۔

۶۵۰۔ عبید بن زیاد زیاد کا بیٹا تھا۔ اس کا دوسرا نام کلیب ہے۔ یہی وہ شخص ہے جو حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کے لیے لشکر لے کر گیا تھا۔ یہ یزید کے دورِ حکومت میں کوفہ کا گورنر تھا۔ ابراہیم بن مالک اشتری نخعی کے ہاتھوں ۶۶ھ میں مختار بن ابی عبید کے دورِ حکومت کے اندر موصل میں قتل ہوا۔

۶۵۱۔ عبید بن السباق سباق کے صاحبزادے ہیں۔ حجاز کے رہنے والے ہیں۔ ان کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔ ان سے زیادہ احادیث مروی نہیں اور جو ہیں اہل حجاز میں مروج ہیں۔ حضرت زید بن ثابت سہیل بن حنیف اور جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں اور ان سے روایت کرنے والوں میں ان کے صاحبزادے سعید وغیرہ شامل ہیں۔

۶۵۲۔ عبید بن عمیر ابو عاصم کنیت تھی۔ لیثی نسبت رکھتے ہیں۔ حجاز کے رہنے والے تھے۔ مکہ مکرمہ میں قاضی کے عہدے پر فائز رہے۔ عہدِ رسالت میں ولادت ہوئی اور زیارت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شرف بھی نصیب ہوا۔ اجلہ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ کچھ تابعین ان سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابن عمر سے پہلے انتقال ہوا۔

۶۵۳۔ عثمان بن عبداللہ دادا کا نام ابن اوس تھا۔ بنو ثقیف سے تعلق تھا۔ اپنے دادا اور چچا عمرو ابن اوس سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابراہیم بن میسرہ، محمد بن سعید اور دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے۔

۶۵۴۔ عثمان بن عبداللہ عبداللہ ابن موہب کے بیٹے تھے۔ خاندان تمیم سے تعلق تھا۔ حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعتِ حدیث کی اور ان سے شعبہ اور ابو عوانہ نے روایت کی ہے۔

۶۵۵۔ عبدالملک بن عمیر کوفہ کے رہنے والے ہیں۔ قرشی کی نسبت قبیلہ قریش سے نہیں بلکہ قرشہ سے ہے۔ بعض مؤرخین نے لاعلمی کی وجہ سے انھیں قبیلہ قریش سے بتایا ہے۔ امام شعبی کے بعد کوفہ کے قاضی رہے۔ مشہور ثقہ تابعین میں سے ہیں۔ کوفہ کے اکابر میں شمار ہوتے ہیں۔ جندب بن عبداللہ اور جابر بن سمرہ سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ثوری اور شعبہ نے ان سے روایت کی ہے۔ ایک سو تین سال کی عمر میں ۱۳۶ھ کے اندر انتقال ہوا۔

۶۵۶۔ عبدالواحد بن ایمن یہ قاسم بن عبدالواحد کے والد ہیں اپنے والد اور دوسرے محدثین سے سماعتِ حدیث کی۔ لوگوں کی کثیر تعداد ان سے روایت کرتی ہے۔

۶۵۷۔ ابو عثمان بن عبدالرحمٰن بن مُل ابو عثمان کے دادا کا نام مُل تھا خاندانی اعتبار سے سندی اور وطنی اعتبار سے میری تھے۔ جاہلیت اور اسلام کے ادوار دیکھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں مشرف بہ اسلام ہوئے لیکن آقائے دوجہان کی زیارت کا شرف حاصل نہ ہو سکا۔ مؤرخین کا کہنا ہے کہ ایک سو تیس سال عمر ہوئی جس میں سے نصف زندگی حالتِ کفر میں بسر ہوئی اور نصف اسلام

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

میں ستر سال تقریباً مسلمان ہو کر بسری کی۔ ۹۵ھ میں انتقال ہوا۔ حضرت عمر، ابن مسعود اور ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ ان سے روایت کرنے والوں میں قتادہ اور دیگر محدثین شامل ہیں۔ عمل میں میم مضموم و مکسور دونوں طرح پڑھا جاتا ہے۔

۶۵۸۔ عدی بن ثابت ثابت کے صاحبزادے ہیں۔ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی نے ان کی روایات باب العطاس میں نقل کی ہیں۔ امام ترمذی کا بیان ہے کہ میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے دریافت کیا کہ عدی بن ثابت کے دادا کون تھے۔ تو انھوں نے فرمایا کہ مجھے ان کے نام کے متعلق کوئی علم نہیں۔ لیکن یحییٰ بن معین ذکر کرتے ہیں کہ ان کا نام دینار تھا۔ عدی بن ثابت سے روایت کرنے والوں میں ابو الیقظان وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔

۶۵۹۔ عدی بن عدی بنو کندہ سے تعلق تھا۔ اپنے والد عدی اور رجاء بن حیواۃ سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں عیسیٰ بن عاصم وغیرہ شامل ہیں۔

۶۶۰۔ عبد المہیمن بن عباس بنو ساعدہ سے تعلق تھا۔ اپنے والد اور ابو حازم سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں مصعب اور یعقوب بن حمید شامل ہیں۔ ان کا تذکرہ باب الحذر الثانی میں آتا ہے۔

۶۶۱۔ عبد المنعم نعیم کے صاحبزادے اور سواری ہیں۔ حریز اور دیگر محدثین سے روایت کرتے ہیں اور ان سے روایت کرنے والوں میں المورب اور محمد بن ابی المقدمی وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔

۶۶۲۔ عروہ بن زبیر زبیر بن العوام کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ تھی۔ خاندان قریش کی شاخ بنو اسد سے تعلق رکھتے تھے۔ ۲۲ھ میں ولادت ہوئی۔ اجلۂ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ ابو الزناد فرماتے ہیں کہ یہ ان فقہاء میں سے ہیں جن کا فرمایا ہوا مستند ہے اور حرف آخر ہے۔ یہی حیثیت جناب سعید بن المسیب کو حاصل ہے۔ ابن شہاب نے عروہ بن زبیر کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ علم و تجربے میں بحر بے کران تھے جو کبھی پایاب نہیں ہوتا۔ اپنے والد حضرت زبیر، والدہ جناب اسماء کے علاوہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور دوسرے صحابہ کرام سے سماعت حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ان کے صاحبزادے ہشام کے علاوہ اور بہت سے محدثین شامل ہیں۔

۶۶۳۔ عروہ بن عامر عامر کے صاحبزادے قریشی ہیں۔ حضرت ابن عباس اور دوسرے حضرات سے سماعت حدیث کی۔ جبکہ عمرو بن دینار، حبیب بن ثابت نے ان سے روایت کی ہے۔ ان کی روایت کردہ حدیث کتاب الطیرہ میں مروی ہے جو مرسل ہے۔

۶۶۴۔ ابو العشراء نام اسامہ ہے مالک کے صاحبزادے ہیں بنو دارم سے تعلق رکھتے ہیں۔ بصری تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کے نام کے بارے میں مؤرخین مختلف الخیال ہیں۔ لیکن مشہور ترین قول وہی ہے جس کا ذکر ہوا ہے۔ اپنے والد سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ جبکہ ان سے حماد بن سلمہ نے روایت کی ہے۔ عشراء میں عین مضموم شین مفتوح اور آخر میں الف ممدودہ ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۶۶۵۔ عطاء بن رباح | ان کے والد کا نام ابو رباح ہے ابو محمد کنیت تھی حلیہ اس طرح تھا۔ ان کے بال سخت سیاہ اور گھونگریالے تھے۔ سیاہ فام تھے۔ پچکی ہوئی ناک تھی۔ ہاتھ سے لنجے اور یک چشم تھے۔ بعد میں ایک آنکھ کی بینائی بھی ختم ہو گئی تھی۔ لیکن زبردست فقیہ اور مکہ مکرمہ کے اجلۂ تابعین میں سے تھے۔ امام اوزاعی فرماتے ہیں کہ جس دن جناب عطاء کا انتقال ہوا اس روز لوگ دوسرے روز کے مقابلہ میں ان سے زیادہ خوش تھے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ علم کے خزانے کو جس طرح اس کی مشیت ہو تقسیم فرماتے اور اگر اس سلسلہ میں کوئی امتیاز برتا جاتا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو سب سے زیادہ امتیازی حیثیت حاصل ہوتی۔ سلمہ بن کہیل فرماتے ہیں کہ میں نے تین افراد عطاء بن رباح۔ طاؤس و مجاہد کے علاوہ اور کسی کو نہ پایا جس نے صرف رضا الٰہی کے لیے حصول علم کیا ہو۔

حضرت ابن عباس، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔ ان سے لوگوں کی کثیر تعداد روایت کرتی ہے۔ اٹھاسی سال کی عمر میں ۱۱۵ھ کے اندر انتقال ہوا۔

۶۶۶۔ عطاء بن السائب | خاندانی اعتبار سے ثقفی ہیں۔ ۱۳۶ھ میں یا اس کے قریب زمانہ میں انتقال ہوا۔

۶۶۷۔ عطاء بن عبد اللہ | خراسان کے رہنے والے تھے۔ لیکن شام میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ ۵۰ھ ولادت ہوئی۔ ۱۳۵ھ میں انتقال فرمایا۔ ان سے امام مالک بن انس اور محمد بن راشد نے روایت کی ہے۔

۶۶۸۔ عطاء بن عجلان | بصرہ کے رہنے والے تھے۔ حضرت انس اور ابو عثمان نہدی کے علاوہ دوسرے حضرات سے روایت کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابن نمیر اور دوسرے محدثین شامل ہیں۔ بعض نے انھیں متہم فی الحدیث کہا ہے۔

۶۶۹۔ عطاء بن یسار | کنیت ابو محمد تھی۔ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آزاد کردہ ہیں۔ مدینہ طیبہ کے مشہور تابعین میں سے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کثرت کے ساتھ روایتِ حدیث کرتے ہیں۔ چوراسی سال کی عمر میں ۹۲ھ میں انتقال فرمایا۔

۶۷۰۔ ابو عطیہ | بنو عقیل کے آزاد کردہ ہیں اسی وجہ سے عقیلی کہلاتے ہیں۔ مالک بن الحویرث سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔

۶۷۱۔ عکرمہ | حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ ہیں۔ کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ اصل میں بربری ہیں۔ مکہ مکرمہ کے فقہاء اور تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت ابن عباس اور دیگر صحابۂ کرام سے سماعتِ حدیث کی۔ سعید ابن جبیر سے دریافت کیا گیا کہ آپ سے بڑا عالم بھی کوئی اور ہے تو انہوں نے فرمایا کہ عکرمہ ہیں۔ ان سے لوگوں کی کثیر تعداد نے روایت کی ہے۔ اسی سال کی عمر میں ۱۰۷ھ کے اندر انتقال فرمایا۔

۶۷۲۔ عطاء بن زیاد | زیاد بن المطر کے صاحبزادے ہیں۔ بنو عدی سے تعلق تھا۔ بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ ان کا شمار دوسرے طبقہ کے تابعین میں ہوتا ہے۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو شام

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

میں اکرا قامت گزیں ہو گئے تھے۔ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جبکہ ان سے قتادہ نے روایت کی ہے ۹۴ھ میں وفات پائی۔

۶۷۳۔ **علقمہ بن ابی علقمہ** ابو علقمہ کے صاحبزادے ہیں۔ ابو علقمہ کا نام بلال تھا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آزاد کردہ ہیں۔ حضرت انس بن مالک اور اپنے والد سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں مالک بن انس اور سلیمان بن بلال وغیرہ شامل ہیں۔

۶۷۴۔ **ابو العلاء** سلسلہ نسب اس طرح ہے۔ ابو العلاء بن یزید بن عبداللہ بن الشخیر۔ اپنے والد اور بھائی مطرف اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سماعت حدیث کی اور ان سے قتادہ اور ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ ۱۱۱ھ میں وفات پائی۔

۶۷۵۔ **علی بن الحسین** یہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں اور حضرت علی شیر خدا کے پوتے ہیں۔ آپ نے زین العابدین لقب کے ذریعے شہرت پائی۔ اکابر اہل بیت میں شمار ہوتے ہیں۔ جلیل القدر اور مشاہیر تابعین میں سے ہیں۔ امام زہری فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے زیادہ قریش میں صاحب فضل اور کسی کو نہ پایا۔ اٹھاون ۵۸ سال کی عمر میں ۹۴ھ کے اندر وفات پائی۔ اور جنت البقیع میں اسی قبر میں مدفون ہوئے جس میں ان کے عم محترم حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدفون تھے۔

۶۷۶۔ **علی بن زید** نام علی بن زید ہے قریشی اور بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ وطن مکہ معظمہ تھا لیکن بصرہ میں آ کر رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ ان کا شمار بصری تابعین میں ہوتا ہے۔ انس بن مالک، ابو عثمان النہدی اور ابن المسیب سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ثوری وغیرہ شامل ہیں۔ ۱۳۰ھ میں انتقال فرمایا۔

۶۷۷۔ **علی بن المنذر** طریقی کے نام سے شہرت پائی۔ کوفہ میں اقامت پذیر تھے۔ قابل ذکر عبادت گزار لوگوں میں سے تھے۔ انھیں پچپن ۵۵ مرتبہ حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ ابن عیینہ اور ولید بن مسلم سے روایت حدیث کی اور ان سے ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ابن حاتم فرماتے ہیں کہ ان کی حدیث میں نے اپنے والد کی معیت میں سنی۔ ثقہ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ قابل اعتماد اور ثقہ ہیں۔ ۲۵۶ھ میں انتقال فرمایا۔

۶۷۸۔ **علی بن عبداللہ** ابن المدینی کے نام سے شہرت پائی۔ حافظ حدیث ہیں ان کے استاد ابن المہدی فرماتے ہیں کہ ابن المدینی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث کو سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں اسی کام کے لیے پیدا فرمایا تھا۔ اپنے والد اور حماد اور اس کے علاوہ دوسرے حضرات سے روایت کی ہے اور ان سے روایت کرنے والوں میں امام بخاری اور ابو یعلیٰ اور امام ابو داؤد شامل ہیں۔ ذیقعدہ ۲۳۴ھ میں انتقال فرمایا۔ اس وقت ان کی عمر تہتر ۷۳ سال کی تھی۔

۶۷۹۔ **علی بن عاصم** واسط کے رہنے والے تھے۔ یحییٰ البکاء (کثرت سے رونے والے تھے) عطا بن السائب اور دیگر محدثین سے روایت کرتے ہیں۔ امام احمد کے علاوہ اور دوسرے محدثین نے ان سے روایت

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کی ہے۔ بعض محدثین نے انھیں ضعیف قرار دیا ہے۔ ایک لاکھ احادیث ان سے مروی ہیں۔ نوے سال کی عمر میں ۲۰۱ھ کے اندر انتقال فرمایا۔

۶۸۰۔ **علی بن یزید** قاسم ابو عبدالرحمٰن سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان سے بعض محدثین نے روایت کی ہے۔ بعض محدثین نے انھیں ضعیف فی الحدیث قرار دیا ہے۔

۶۸۱۔ **عمران بن حطّان** دوسی اور خزرجی ہیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ، ابن عمر، ابن عباس اور ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ جبکہ ان سے روایت کرنے والوں میں محمد بن سیرین اور یحییٰ بن کثیر وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ حطّان میں حاء مکسور، طاء مشدد اور نون ساکن ہے۔

۶۸۲۔ **عمر بن عبدالعزیز** مشہور معروف شخصیت ہیں یہ مروان بن حکم کے پوتے ہیں۔ ابوحفص کنیت کرتے تھے۔ ان کی والدہ کا نام لیلیٰ ام عاصم تھا۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے عاصم کی صاحبزادی تھیں۔ سلیمان بن عبدالملک کے بعد خلیفہ بنائے گئے۔ دو سال پانچ ماہ اور چند یوم امور خلافت انجام دیئے۔ یہ زہد و تقویٰ، عفت و عظمت اور حسن اخلاق میں خاص مقام رکھتے تھے۔ یہ صفات منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد مزید اجاگر ہوئیں۔ منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد ان کے گھر سے آہ و بکا کی آوازیں سنی گئیں جب معلوم کیا گیا تو پتہ چلا کہ منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد آپ نے اپنی باندیوں کو بلا کر فرمایا کہ اب مجھے زبردست ذمہ داریوں سے واسطہ پڑ گیا ہے۔ جس کی وجہ سے میں تم پر پوری توجہ نہیں دے سکوں گا۔ اس لیے میں تمہیں اختیار دیتا ہوں جو میرے ساتھ رہنا چاہے وہ رہ سکتی ہے اور جو میرے ساتھ رہنا نہ چاہے میں اس کو آزاد کرتا ہوں۔ یہ سن کر تمام لونڈیاں رونے لگیں تھیں۔ عقبہ بن نافع نے آپ کی اہلیہ سیدہ فاطمہ بنت عبدالملک سے دریافت کیا کہ تم مجھے عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں کچھ بتاؤ۔ تو انھوں نے بتایا کہ جب سے خداوند کریم نے انھیں خلافت عطا فرمائی ہے۔ میں نے انھیں جنابت اور احتلام کے باعث غسل کرتے نہیں دیکھا۔ انھوں نے مزید فرمایا کہ اس دور میں شاید ہی کوئی ایسا فرد ہو۔ جو عبادت اور روزہ میں ان سے سبقت لے گیا ہو۔ میں نے جناب عمر سے زیادہ خوف خدا رکھنے والا اور کوئی دوسرا فرد نہیں دیکھا۔ گھر میں آکر مکان کے اس حصہ میں چلے جاتے جو عبادت کے لیے مخصوص تھا۔ وہ جا کر عبادت خداوندی اور گریہ وزاری میں مشغول ہو جاتے۔ اس دوران میں اگر نیند آجاتی تو بیدار ہو کر پھر رونے لگتے۔ اور یہ سلسلہ ساری رات جاری رہتا تھا۔ وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ اگر اس امت میں کوئی مہدی ہے تو وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ہیں۔

۶۸۳۔ **عمر بن عبداللہ** ان کے دادا کا نام ابی جعثم تھا۔ یحییٰ بن کثیر سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے یزید بن حباب اور کچھ لوگوں نے روایت کی ہے۔ امام بخاری نے انھیں ذاہب الحدیث (غیر ذمہ دار) قرار دیا ہے۔

۶۸۴۔ **عمر بن عطاء** نحواری اور مکی ہیں۔ تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل مکہ میں شہرت رکھتی ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرنا مشہور ہے۔ اس کے علاوہ سائب بن یزید اور نافع بن جبیر سے بھی روایت کرتے ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابن جریج وغیرہ کے نام شامل

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہیں۔ خوار میں خاء مضموم اور واؤ مفتوح ہے۔

۶۸۵۔ عمر بن دینار | ابو یحییٰ کنیت تھی۔ دینار کے صاحبزادے تھے۔ سالم بن عبداللہ وغیرہ سے سماعتِ حدیث کی اور ان سے حماد اور معمر نے روایت کی ہے۔ کئی محدثین نے ان کی روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۶۸۶۔ عمرو بن الشرید | طائف کے تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت ابن عباس کے علاوہ ابو رافع (آزاد کردہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں) سے سماعتِ حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں صالح بن دینار اور ابراہیم بن میسرہ شامل ہیں۔

۶۸۷۔ عمرو بن سعید | بنو ثقیف کے آزاد کردہ ہیں اور بصرہ کے باشندے تھے۔ حضرت انس اور ابو العالیہ وغیرہ سے سماعتِ حدیث کی اور ان سے روایت کرنے والوں میں ابن عون اور جریر بن حازم وغیرہ کے نام شامل ہیں۔

۶۸۸۔ عمرو بن شعیب | سلسلہ نسب اس طرح ہے۔ عمرو شعیب بن محمد ابن عبداللہ بن عمرو بن العاص یہ سہمی ہیں۔ اپنے والد اور جناب طاؤس سے سماعتِ حدیث کی ہے ان سے روایت کرنے والوں میں امام زہری۔ عطاء ابن جریج کے علاوہ اور بہت سے محدثین شامل ہیں۔ امام بخاری اور امام مسلم نے ان کی روایت کردہ کوئی حدیث اپنی صحیحین میں نقل نہیں کی۔ کیونکہ یہ روایت اس طرح کرتے ہیں عن ابیہ عن جدہ (ان کے نام کا ذکر نہیں کرتے) بعض اوقات اس سند کو بھی مختصر کر دیتے ہیں۔ اگرچہ سند حدیث میں ان کے دادا اور والد سے مراد جناب شعیب اور ان کے والد جناب محمد ہیں جو اس طرح کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس طرح فرمایا فن اصول حدیث میں یہ انداز مرسل کہلاتا ہے کیونکہ جناب عمرو کے دادا جناب محمد کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف نصیب نہ ہوا اور نہ انھوں نے وہ زمانہ پایا اور اگر ان کی سند کا مطلب یہ لیا جائے کہ جناب عمرو نے اپنے والد شعیب سے اور انھوں نے اپنے دادا جناب عبداللہ سے روایت کی ہے تو اس طرح سند متصل نہ رہے گی کیونکہ عمرو نے اپنے دادا کا زمانہ نہیں پایا۔ اس فنی عیب کی وجہ سے امام بخاری و مسلم نے ان کی روایت کردہ احادیث کو اپنے مجموعہ احادیث میں نقل نہیں کیا۔ بعض کہتے ہیں کہ شعیب اپنے دادا سے مل چکے تھے۔

۶۸۹۔ عمرو بن عبداللہ | ان کی کنیت ابو اسحٰق تھی۔ سبیعی ہیں۔ ان کا تذکرہ حرف ہمزہ کے ذیل میں آتا ہے۔

۶۹۰۔ عمرو بن عبداللہ | ان کے دادا کا نام صفوان تھا۔ قریش میں سے ہیں۔ یزید بن شیبان سے روایت کرتے ہیں اور ان سے عمرو بن دینار وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۶۹۱۔ عمرو بن عثمان | یہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند ارجمند ہیں۔ اپنے والدِ ماجد اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث میت پر رونے کے بارے میں ہے۔ ان سے مالک بن انس نے روایت کی ہے۔

۶۹۲۔ عمرو بن مالک | ان کی کنیت ابو ثمامہ تھی۔ دورِ جہالت یعنی زمانہ قبل اسلام کے افراد میں سے ہیں۔ مسلم شریف میں حدیث کسوف اور باب الغضب میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ان کا تذکرہ ملتا ہے۔ امام مسلم فرماتے ہیں کہ یہ وہی شخص ہے جس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا کہ یہ جہنم میں اپنا بانس گھسیٹتا ہوا جا رہا ہے۔ لیکن مشہور یہ ہے کہ وہ شخص جس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا تھا وہ عمرو بن لحی ہے۔ لحی کا نام ربیعہ بن حارثہ ہے اور عمرو کے بیٹے کا نام خزاعہ ہے۔

۶۹۳۔ عمرو بن میمون دورِ جہالت اور اسلام دونوں ادوار دیکھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ ظاہری میں ہی مسلمان ہو گئے تھے۔ لیکن زیارت نبوی سے مشرف نہ ہو سکے۔ کوفہ کے اجلہ تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں۔ حضرت عمر بن خطاب، حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت کا شرف نصیب ہوا۔ ان سے اسحاق نے روایت کی ہے۔ ۷۴ھ میں انتقال فرمایا۔

۶۹۴۔ عمرو بن واقد دمشق کے رہنے والے ہیں یونس بن میسرہ اور کئی محدثین سے سماعتِ حدیث کی اور ان سے ہشام بن عمار اور نفیلی نے روایت کی ہے۔ محدثین ان کو روایت کے معاملہ میں متروک قرار دیتے ہیں۔

۶۹۵۔ ابو عمیر بن انس دادا کا نام مالک تھا۔ ان کا نام عبداللہ بھی بتایا گیا ہے۔ اپنے والد کے بھائیوں سے روایت کرتے ہیں۔ کم عمر تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ اپنے والد حضرت انس کی وفات کے بعد عرصہ دراز تک زندہ رہے۔

۶۹۶۔ عوف بن وہب وہب کے صاحبزادے ہیں۔ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ وہب کی کنیت ابو جحیفہ تھی۔

۶۹۷۔ عیسیٰ بن یونس دادا کا نام اسحاق تھا۔ قوی قوتِ حافظہ کے مالک تھے۔ عبادت و ریاضت میں شہرت یافتہ لوگوں میں اعلیٰ مقام کے حامل تھے۔ اپنے والد اور اعمش کے علاوہ بہت سے محدثین سے روایتِ حدیث کی ہے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں دوسرے حضرات کے علاوہ حماد بن سلمہ جیسے محدث بھی شامل ہیں۔ ان کے معمولات میں یہ بات شامل تھی کہ وہ ایک سال جہاد میں شرکت فرماتے اور ایک سال حج بیت اللہ کو جاتے تھے۔

تابعات

۶۹۸۔ عمرہ بنت عبدالرحمٰن عبدالرحمٰن بن سعید زرارہ کی صاحبزادی ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زیرِ کفالت تھیں آپ نے ہی ان کی تربیت کی۔ حضرت عائشہ صدیقہ سے سماعتِ حدیث کا شرف نصیب ہوا۔ بہت سی احادیث ان سے مروی ہیں۔ یہ صحابیہ سے بھی روایت کرتی ہیں۔ تابعی خواتین میں بڑی شہرت کی حامل ہیں۔ بہت سے محدثین نے ان سے روایت کی ہے۔ انھوں نے ۱۰۳ھ میں اس جہانِ فانی کو خیرباد کہا۔

کفار وغیرہ

۶۹۹۔ العاص بن وائل بنو سہم سے تعلق تھا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی کے بیٹے ہیں۔ عاص نے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

دورِ رسالت پایا لیکن ایمان کی دولت سے محروم رہا۔ اس نے وصیت کی تھی۔ کہ اس کی جانب سے سو غلام آزاد کیے جائیں۔ باب الوصایا میں اس کا تذکرہ آتا ہے۔

۷۰۰۔ **عبداللہ بن اُبی** | اُبی بن سلول کا بیٹا ہے سلول خزاعہ میں سے ایک عورت کا نام ہے جو اُبی کی بیوی تھی۔ یہ عبداللہ بن اُبی منافقین کا سردار تھا۔ اس کے بیٹے کا نام بھی عبداللہ ہے۔

۷۰۱۔ **عتبہ بن ربیعہ** | یہ مشرک تھا۔ اس کو حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوۂ بدر میں واصلِ جہنم کیا تھا۔

غین ——— صحابہ

۷۰۲۔ **حضرت غضیف بن الحارث** | ابو اسماء کنیت تھی۔ شام کے رہنے والے تھے۔ عہدِ رسالت پایا۔ ان کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔ لیکن خود فرماتے ہیں کہ میری پیدائش دورِ رسالت میں ہوئی۔ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مصافحہ کا شرف نصیب ہوا۔ اور بیعت کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ حضرت عمر فاروق اور حضرت ابوذر اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعتِ حدیث کا شرف نصیب ہوا۔ ان سے روایت کرنے والوں میں مکحول اور سلیم بن عامر شامل ہیں۔ غضیف میں غین مضموم اور ضاد مفتوح ہے۔ شامی میں ثا مضموم اور میم غیر مشدد ہے۔

۷۰۳۔ **حضرت غیلان بن سلمہ** | بنو ثقیف سے تعلق تھا طائف کی فتح کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئے لیکن ہجرت نہیں کی۔ بنو ثقیف کے سربرآوردہ افراد میں شمار کیے جاتے تھے۔ بہترین شاعر تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت کے آخری ایام میں وفات پائی۔ حضرت عبداللہ بن عمر اور عروہ ابن غیلان وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔

تابعین

۷۰۴۔ **غالب بن ابی غیلان** | ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ خطاف القطان کے بیٹے تھے۔ بصرہ وطن مالوف تھا۔ بکر بن عبداللہ سے روایت کی ہے۔ اور ضمرہ بن ربیعہ نے ان سے روایت کی ہے۔

۷۰۵۔ **ابو غالب** | حزور نام تھا۔ لیکن کنیت سے زیادہ شہرت پائی۔ بنو باہلہ سے تعلق تھا۔ حضرت عبداللہ حضرمی کے آزاد کردہ تھے۔ ملک شام میں ابو امامہ سے ملاقات ہوئی اور ان سے سماعتِ حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابن عیینہ اور حماد بن زید کے نام ملتے ہیں۔

۷۰۶۔ **غریف بن عیاش** | واثلہ بن الاسقع سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا شمار شامی محدثین میں ہوتا ہے۔ غریف میں غین مفتوح اور راء مکسور ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

فاء ـــــــــــ صحابہ

۷۰۷۔ **حضرت فجیع بن عبداللہ** | بنو عامر سے تعلق تھا۔ اپنی قوم کے وفد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سماعتِ حدیث کا شرف نصیب ہوا۔ وہب بن عتبہ نے ان سے روایت کی ہے۔ فجیع میں فاء مضموم اور جیم مفتوح ہے۔

۷۰۸۔ **حضرت فروہ بن مسیک** | مرادی غطیفی ہیں۔ یمن کے رہنے والے تھے۔ ۹ھ میں زیارتِ نبوی سے مشرف اور اسلام کی دولت سے مالا مال ہوئے۔ اپنی قوم کے سربرآوردہ اشخاص میں سے ہیں۔ بہترین شاعر تھے۔ مسیک میں میم مضموم اور سین مفتوح ہے۔

۷۰۹۔ **حضرت فروہ بن عمرو** | بیاضی انصاری ہیں۔ غزوہ بدر اور اس کے بعد تمام غزوات میں شرکت کی۔ ابوحازم نمار نے ان سے روایت کی ہے۔

۷۱۰۔ **حضرت فضالہ بن عبید** | اوسی انصاری ہیں۔ سب سے پہلے غزوہ احد میں شرکت کی۔ اس کے بعد تمام غزوات میں شریک رہے۔ بیعت رضوان کے موقع پر شرفِ بیعت حاصل کرنے والوں میں شامل تھے۔ دمشق میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ جس دور میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مخالفین سے نبرد آزما تھے تو یہ قاضی کے منصب پر فائز رہے۔ حضرت امیر معاویہ کے دورِ خلافت میں وفات پائی۔ ان سے ان کے غلام میسرہ اور اس کے علاوہ بہت سے محدثین نے روایت کی ہے۔ فضالہ میں فاء اور ضاد مفتوح ہیں۔ عُبید میں عین مضموم ہے۔

۷۱۱۔ **حضرت فضل بن عباس** | یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ غزوہ حنین میں شریک ہو کر ان مجاہدین میں شامل رہے جنھوں نے افراتفری کے موقع پر استقامت کا ثبوت دیا تھا۔ حجۃ الوداع کے موقع پر بھی موجود تھے۔ پھر شام کی طرف جہاد میں شرکت کی غرض سے تشریف لے گئے۔ ۱۸ھ میں اردن میں عمواس کے طاعون میں اکیس سال کی عمر میں شہادت پائی۔ بعض مؤرخین نے کہا ہے کہ ان کی شہادت جنگ یرموک کے موقع پر ہوئی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں جناب عبداللہ بن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نام شامل ہیں۔

۷۱۲۔ **فیروز الدیلمی** | قبیلہ حمید میں قیام پذیر ہو گئے تھے اسی وجہ سے انھیں حمیری کہا جاتا ہے۔ اصل میں فارسی النسل تھے۔ یمن کے شہر صنعاء کے رہنے والے تھے۔ ایک وفد کے ہمراہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ اسود عنسی کذاب (یمن میں نبوت کا دعویٰ کرنے والا) کو کیفر کردار تک پہنچانے میں پیش پیش تھے۔ وہ انھیں کے ہاتھوں قتل ہوا۔ اس کارنامہ کی اطلاع نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دورانِ علالت ملی تھی۔ حضرت فیروز کے صاحبزادے ضحاک اور عبداللہ ان سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں اس جہان فانی کو خیرباد کہا۔ عنسی میں عین مفتوح، نون ساکن اور سین مکسور ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

صحابیات

۷۱۳۔ فاطمۃ الکبریٰ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی ہیں۔ ان کی والدہ ماجدہ اُم المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ ہیں۔ ان کے بارے میں سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہیں رمضان ۲ھ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے عقد میں آئیں۔ رخصتی ذی الحجہ ۲ھ میں ہوئی۔ آپ کی چھ اولادیں ہوئیں۔ جن کے اسمائے گرامی امام حسن، امام حسین، محسن، زینب ام کلثوم۔ اور رقیہ ہیں۔ اٹھائیس ۲۸ سال کی عمر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے چھ ماہ بعد انتقال فرمایا۔ غسل حضرت علی نے دیا۔ حضرت عباس نے نماز جنازہ پڑھائی اور رات کے وقت تدفین عمل میں آئی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حسنین کریمین کے علاوہ اور بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آپ سے روایت کی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ فاطمۃ الزہرا سے زیادہ راست گو کسی دوسرے کو نہیں پایا۔ انھوں نے مزید فرمایا کہ ایک مرتبہ میرے اور فاطمہ کے مابین شکر رنجی ہوئی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ اس معاملہ میں حضرت فاطمہ ہی سے معلومات حاصل کریں کیونکہ وہ غلط بیانی نہیں کرتیں۔

۷۱۴۔ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش یہ ابوحبیش کی صاحبزادی ہیں۔ قریش کی بنو اسد شاخ سے تعلق رکھتی ہیں۔ استحاضہ میں مبتلا تھیں (جس کے مسائل ان کے ذریعہ حاصل ہوئے)۔ عروہ بن زبیر اور ام سلمہ نے ان سے روایت کی ہے۔ ان کے شوہر کا نام حمش تھا۔ حبیش حبش کی تصغیر ہے۔

۷۱۵۔ حضرت فاطمہ بنت قیس ضحاک کی ہمشیرہ ہیں۔ قریش میں سے ہیں۔ ابتداء میں ہجرت کرنے والی صحابیات سے ہیں۔ نیک سیرت، صاحب عقل و فہم اور باکمال خاتون تھیں۔ پہلے حضرت ابوعمرو بن حفص کے عقد میں تھیں۔ جب انھیں طلاق دے دی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا نکاح اسامہ بن زید سے کر دیا۔

۷۱۶۔ حضرت ام فروہ انصاریہ ہیں۔ زیارت نبوی اور بیعت کا شرف نصیب ہوا۔ قاسم بن سنان نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔

۷۱۷۔ الفریعہ بنت مالک ان کے دادا کا نام سنان تھا۔ یہ حضرت ابوسعید خدری کی ہمشیرہ ہیں۔ بیعت رضوان کے موقع پر موجود تھیں۔ اور اس واقعہ کی راوی بھی ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل مدینہ میں شہرت کی حامل ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں حضرت زینب بنت کعب بن عجرہ کے نام شامل ہیں۔ فریعہ میں فاء مضموم اور راء مفتوح ہے۔

۷۱۸۔ حضرت اُم الفضل ان کا نام لبابہ بنت حارث ہے بنو عامر سے تعلق رکھتی تھیں۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب کی بیوی تھیں۔ حضرت عباس کی اکثر اولاد انھیں کے بطن سے تھی۔ اُم المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ عورتوں میں حضرت خدیجہ کے بعد اسلام لانے والی پہلی خاتون ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بہت سی احادیث کی روایت کرنے والی ہیں۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تابعین

۷۱۹۔ فرافصہ بن عمیر بنو حنیفہ سے تعلق تھا مدینہ منورہ کے طبقہ اوّل کے تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں قاسم بن محمد وغیرہ شامل ہیں۔ فرافصہ میں دونوں فاء اور راء مفتوح ہیں۔ بعض حضرات نے پہلی فاء مفتوح پڑھی ہے۔ ابن حبیب لکھتے ہیں۔ کہ عربی لغت کے مطابق اسم فرافصہ مضموم الفاء ہے مگر فرافصہ بن الحوص اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہیں۔ لہٰذا فرافصہ بن عمیر میں فاء مفتوح ہو گی۔ علماء لغت کے مطابق یہاں فاء مضموم پڑھی جائے گی۔

۷۲۰۔ ابن الفرک ان کا نام احمد بن زکریا بن فارس ہے۔ صاحب تصانیف ہیں اور ماہرین لغت میں شمار ہوتے ہیں۔ لغت کی کتاب مجمل مرتب کی۔ صاحب علم اور یکتائے روزگار تھے۔ بلاد الجبل کے دورانِ قیام اتقان العلم، ظرف الکتابت والشعر امرتب کیں ان کے والد کو فراس اور الفراسی کہا جاتا ہے ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ زیارت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شرف نصیب ہوا۔

۷۲۱۔ فروہ بن نوفل بنو اسجع میں سے ہیں۔ کوفیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ اپنے والد سے سماعتِ حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابو اسحاق ہمدانی اور ہلال بن یساف وغیرہ شامل ہیں۔

تابعات

۷۲۲۔ فاطمہ صغریٰ قریش کے خاندان بنو ہاشم کے چشم وچراغ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔ ان کا نکاح امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے جناب حسن ثانی کے ساتھ ہوا تھا۔ ان کی وفات کے بعد نکاح ثانی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے جناب عبد اللہ عمرو کے ساتھ ہوا۔

قاف ـــــ صحابہ

۷۲۳۔ حضرت قبیصہ بن ذویب یہ بنو خزاعہ میں سے ہیں۔ ہجرت کے پہلے سال ولادت ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ ولادت کے بعد انھیں خدمت نبوی میں لایا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے حق میں دعا کی۔ اس دعا کا ثمرہ یہ ملا کہ یہ اپنے دور کے بڑے فقیہ اور صاحب علم ورفعت ہوئے۔ ابو الزناد نے کہا ہے کہ مدینہ طیبہ کے چار فقیہ مشہور ہیں ابن مسیب، عروہ بن زبیر، عبد الملک بن مروان اور قبیصہ۔

ابن عبد البر انہیں صحابہ میں شمار کرتے ہیں۔ جبکہ بعض حضرات نے انہیں شام کے دوسرے درجہ کے تابعین میں شامل کیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ، ابو الدرداء اور زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

امام زہری اور دوسرے محدثین نے اِن سے روایت کی ہے۔ ۸۶ھ میں انتقال ہوا۔ قبیصہ میں قاف مفتوح اور باء مکسور ہے۔ ذویب ذئب کی تصغیر ہے۔

۴۲۴۔ حضرت قبیصہ بن مخارق بنو ہلال سے تعلق رکھتے ہیں۔ اِن کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ خدمتِ نبوی میں حاضر ہوئے تھے۔ ان کے صاحبزادے قطن کے علاوہ ابوعثمان نہدی وغیرہ نے اِن سے روایت کی ہے۔ مخارق میں میم مضموم ہے۔

۴۲۵۔ حضرت قبیصہ بن وقاص وقاص سلمی کے صاحبزادے ہیں۔ بصرہ میں اقامت گزین ہونے کی وجہ سے بصریوں میں شمار ہوتے ہیں۔ صالح بن عبید نے اِن سے روایت کی ہے۔

۴۲۶۔ حضرت قتادہ بن نعمان انصار کی عقبی شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ غزوہ بدر اور اس کے بعد تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ اِن سے ان کے ماں شریک بھائی ابوسعید خدری اور ان کے بیٹے عمر نے روایت کی ہے۔ پینسٹھ ۶۵ سال کی عمر میں ۲۳ھ کے اندر انتقال ہوا۔ صاحبِ فضل صحابہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان کی نماز جنازہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی۔

۴۲۷۔ حضرت ابوقتادہ حارث بن ربعی نام تھا۔ انصار میں سے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہ سواروں میں شمار ہوتے تھے۔ باختلاف روایت ۵۴ھ میں مدینہ طیبہ کے اندر انتقال ہوا۔ بعض مؤرخین نے اس کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ ستر سال کی عمر ہونے کے باوجود حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تمام محاربات میں شریک رہے۔ انہوں نے نام کی بجائے کنیت سے زیادہ شہرت پائی۔ ربعی میں راء اور عین دونوں مکسور ہیں۔

۴۲۸۔ حضرت ابوقحافہ عثمان بن عامر نام ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ماجد ہیں۔ ان کے بارے میں تفصیلی ذکر حرف عین میں پہلے آچکا ہے۔

۴۲۹۔ حضرت قدامہ بن عبداللہ بنو عامر یا بنو کلاب سے تعلق تھا۔ شروع ہی میں اسلام لے آئے تھے۔ مکہ مکرمہ میں سکونت پذیر ہوگئے اور ہجرت نہ کی۔ حجۃ الوداع کے موقع پر حاضر تھے۔ لیکن اپنے قافلہ کے ساتھ بدر میں رک گئے تھے۔ ایمن بن نائل وغیرہ نے اِن سے روایت کی ہے۔ قدامہ میں قاف مضموم ہے۔

۴۳۰۔ حضرت قدامہ بن مظعون قریش کی جمحی شاخ سے تعلق تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر کے ماموں ہیں۔ ملک حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ غزوہ بدر اور اس کے بعد تمام غزوات میں شریک رہے۔ عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عامر نے اِن سے روایت کی ہے۔ اڑسٹھ ۶۸ سال کی عمر میں ۳۶ھ میں انتقال فرمایا۔

۴۳۱۔ حضرت قرظہ بن کعب انصار کی خزرج شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ غزوہ بدر اور اس کے بعد تمام غزوات میں شرکت کی۔ صاحبِ علم و فضل صحابہ میں شمار ہوتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں کوفہ کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ حضرت علی کے ساتھ تمام محاربوں میں شریک رہے۔ حضرت علی کے دورِ خلافت میں کوفہ میں انتقال ہوا۔ شعبی وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔ قرظہ میں قاف، راء اور ظاء تینوں مفتوح ہیں۔

۴۳۲۔ حضرت قرہ بن ایاس ایاس کے صاحبزادے اور مزنی ہیں۔ بصرہ میں اقامت پذیر ہوگئے تھے۔ ان

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

سے ان کے صاحبزادے معاویہ کے علاوہ اور کسی نے روایت نہیں کی۔ ازارقہ نے انھیں شہید کر دیا تھا۔ ایاس میں الف مکسور ہے۔

۷۳۳۔ حضرت قطبہ بن مالک بنو تغلب سے تعلق تھا۔ کوفہ کے رہنے والے ہیں۔ ان سے زیاد بن علاقہ ان کے برادر زادہ نے روایت کی ہے۔

۷۳۴۔ حضرت قیس بن سعد انصار کی خزرج شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ مشہور صحابی حضرت سعد بن عبادہ کے فرزند ہیں۔ معززینِ بارگاہِ نبوی میں سے تھے۔ فاضل و جلیل القدر اور صاحب رائے اور جنگی معاملات میں صاحبِ تدبیر لوگوں میں شمار ہوتے تھے۔ اپنی قوم کے سربرآوردہ لوگوں میں سے تھے۔ ہجرت نبوی کے بعد انھیں اسدی معاشرہ میں امن عامہ قائم و برقرار رکھنے والے سربراہ کی حیثیت حاصل تھی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں مصر کے گورنر تھے۔ حضرت علی کی شہادت تک ان کے معاونین میں رہے۔ ۶۰ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔ قیس اطلس (داڑھی مونچھ سے بے نیاز) تھے ان کے علاوہ جناب عبداللہ بن زبیر، قاضی شریح اور احنف بھی اس زمرہ میں شامل تھے۔ لیکن اطلس ہونے کے باوجود یہ بارعب اور حسین تھے۔

۷۳۵۔ حضرت قیس بن عاصم عاصم کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی کنیت ابو قبیصہ تھی۔ ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ مشہور یہ ہے کہ کنیت ابو علی تمیمی تھی۔ ۹ھ میں وفد تمیم کے ہمراہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا کہ یہ تو اہل وبر کے سردار ہیں۔ نہایت عقلمند اور بردبار تھے۔ ان کا حلم مشہور تھا۔ بصری صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے اور حکیم کے علاوہ دوسرے محدثین نے بھی روایت کی ہے۔

۷۳۶۔ حضرت قیس بن ابی غرزہ غفاری ہیں۔ کوفیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ابووائل شقیق بن سلمہ نے ان سے روایت کی ہے ان سے ایک ہی روایت تجارت کے بیان میں آئی ہے۔ غرزہ میں غین راء اور زاء تینوں مفتوح ہیں۔

صحابیات

۷۳۷۔ حضرت ام قیس بنت محصن بنو اسد سے تعلق تھا۔ حضرت عکاشہ کی ہمشیرہ ہیں۔ مکہ مکرمہ میں اسلام قبول کر لیا تھا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شرفِ بیعت بھی نصیب ہوا اور پھر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔

۷۳۸۔ حضرت قیلہ بن مخرمہ بنو تمیم میں سے ہیں۔ ان سے علیبہ کی دو صاحبزادیاں صفیہ اور دحیبہ روایت کرتی ہیں۔ قیلہ کا شمار صحابیات میں ہوتا ہے۔ یہ صفیہ اور دحیبہ کے والد کی دادی تھیں۔ دحیبہ اور علیبہ عربی گرامر کے مطابق تصغیر کے صیغے ہیں۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تابعین

۴۳۹۔ قاسم بن عبدالرحمٰن ملک شام سے تعلق تھا۔ عبدالرحمٰن بن خالد کے آزاد کردہ ہیں۔ ان کے والد کا نام امامہ تھا۔ اپنے والد سے سماعتِ حدیث کی۔ علاء بن حارث وغیرہ نے اِن سے روایت کی ہے۔ عبدالرحمٰن بن زید نے کہا ہے کہ میں نے جناب قاسم سے زیادہ صاحبِ فضل و کمال کسی دوسرے فرد کو نہ پایا۔

۴۴۰۔ قاسم بن محمد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے ہیں۔ اکابر تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ مدینہ منورہ کے سات مشہور فقہاء میں سے ایک فقیہ ہیں۔ اپنے دور کی صاحبِ کمال شخصیات میں سے ہیں۔ یحییٰ بن سعید کا کہنا ہے کہ ہمیں کسی ایسی شخصیت سے واسطہ نہ ہوا جس کو ہم قاسم بن محمد کے مقابلے میں فضیلت دیں۔ صحابہ کی ایک جماعت بشمول حضرت عائشہ صدیقہ و حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔ اِن سے بہت سے محدثین نے روایتِ حدیث کی ہے ستر سال کی عمر میں ۱۰۱ھ میں انتقال ہوا۔

۴۴۱۔ قبیصہ حلب کے صاحبزادے ہیں۔ بنو طے سے تعلق تھا۔ اپنے والدِ ماجد سے روایتِ حدیث کرتے ہیں جنھیں شرفِ صحابیت حاصل تھا۔ قبیصہ سے روایت کرنے والوں میں سماک وغیرہ کے نام آتے ہیں۔ حلب میں ہاء مضموم ہے لیکن صحیح تلفظ کے مطابق ہاء مفتوح اور لام مکسور ہے۔

۴۴۲۔ قتادہ بن دعامہ دعامہ کے بیٹے ہیں۔ ابوالخطاب کنیت اور دوسی نسبت حاصل تھی۔ بصارت سے محروم تھے لیکن قدرتِ کاملہ نے زبردست قوتِ حافظہ عطا فرمائی تھی۔ بکر بن عبداللہ مزنی فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص یہ چاہے کہ وہ اپنے دور کی زبردست قوتِ حافظہ رکھنے والی شخصیت کو دیکھے تو اس کو جناب قتادہ کو دیکھنا چاہیے کیونکہ ہم نے ان سے زیادہ قوتِ حافظہ رکھنے والا کوئی دوسرا نہیں دیکھا۔ خود قتادہ کہتے ہیں جو بات بھی میرے کان ایک مرتبہ سن لیتے ہیں گویا میرے قلب پر وہ بات نقش ہو جاتی ہے۔

ان کا ایک قول اس طرح منقول ہے کہ کوئی قول اس کے مطابق عمل کیے بغیر معتبر نہیں کیونکہ قول کے مطابق عمل بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوگا۔ عبداللہ بن سرجس اور حضرت انس وغیرہ سے سماعتِ حدیث کی۔ اِن سے روایت کرنے والوں میں ایوب، شعبہ اور ابوعوانہ وغیرہ شامل ہیں۔ ۱۱۷ھ میں وفات پائی۔

۴۴۳۔ قطن بن قبیصہ بنو ہلال میں سے ہیں۔ بصریوں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ نہایت شریف النفس انسان تھے۔ اپنے والد سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔ اِن سے جیلان بن علاء نے روایت کی ہے۔ یہ سجستان کے حاکم رہے تھے۔ قطن میں قاف اور طاء مفتوح ہیں۔

۴۴۴۔ ابن قطن عبدالعزیز نام ہے۔ دورِ جاہلیت کا آدمی ہے۔ اِس کا تذکرہ دجال کے باب میں آتا ہے۔

۴۴۵۔ قعقاع بن حکیم مدینہ منورہ کے مشہور تابعین میں سے ہیں حضرت جابر بن عبداللہ اور ابو یونس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعتِ حدیث کی اور ان سے سعید مقبری اور محمد بن عجلان وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۴۶۔ابو قلابہ | اِن کا اسم گرامی عبداللہ ہے۔ خاندان بنو جرم میں سے مشہور تابعی ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے صحابہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے بہت سے محدثین نے روایت کی ہے۔ ایوب سختیانی فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم ابو قلابہ نہایت عقل مند اور زبردست فقیہ ہیں۔ ملک شام میں ۱۰۴ھ میں انتقال ہوا۔ جرمی میں جیم مفتوح ہے۔

۴۷۔قیس بن ابی حازم | احمسی بجلی ہیں۔ دور جاہلیت بھی دیکھا اور بعد میں مشرف بہ اسلام ہو کر جب خدمت نبوی میں بیعت کے لیے حاضر ہوئے تو اس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے خالق حقیقی سے جا ملے تھے۔ اس لیے جناب قیس کو شرف صحابیت حاصل نہ ہو سکا۔ کوفہ کے تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ بعض لوگ انھیں زیارت نبوی سے مشرف نہ ہونے کے باعث زمرہ صحابہ میں شمار کرتے ہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے علاوہ عشرہ مبشرہ اور دوسرے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کا شرف حاصل کیا۔ قیس کے علاوہ اور کوئی تابعی ایسا نہیں جس نے عشرہ مبشرہ میں سے نو صحابیوں سے روایت حدیث کی ہو۔ جنگ نہروان میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ شریک ہوئے۔ ایک سو سال سے زائد عمر میں ۹۸ھ میں اس جہان فانی کو خیرباد کہا۔

۴۸۔قیس بن عبادہ | بصرہ کے رہنے والے تھے۔ تابعین کے طبقہ اوّل میں شمار کیے جاتے ہیں۔ صحابہ کی ایک بڑی جماعت سے روایت کرتے ہیں۔

۴۹۔قیس بن کثیر | ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماعت حدیث کی، جبکہ ان سے روایت کرنے والوں میں داؤد بن جمیل وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔

امام ترمذی نے ان کی روایت کی اس طرح تخریج کی اور فرمایا کہ ہم سے یہ حدیث محمود بن خراش نے بیان کی حالانکہ یہ حدیث کثیر بن قیس کے حوالہ سے ہے نہ کہ قیس بن کثیر کے حوالہ سے۔ اسی طرح امام ابوداؤد نے ان کا نام کثیر بن قیس بیان کیا ہے۔ امام بخاری نے ان کا تذکرہ کثیر کے باب میں کیا ہے۔ قیس کے باب میں نہیں کیا ہے۔ (معلوم ہوا کہ یہ نام قیس بن کثیر نہیں بلکہ کثیر بن قیس ہے)

۵۰۔قیس بن مسلم | بنو جدیلہ سے تعلق تھا۔ کوفہ کے رہنے والے تھے۔ سعید بن جبیر وغیرہ سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ امام ثوری اور شعبہ نے ان سے روایت کی ہے۔ ۱۲۰ھ میں انتقال فرمایا۔ جدلی میں جیم اور دال مفتوح ہیں۔

کفّار وغیرہ

۵۱۔قزمان | یہ وہ شخص ہے جس نے منافقت کے ساتھ اسلام کا اظہار کیا تھا۔ اس کا ذکر باب معجزات میں ہے۔ غزوۂ حنین میں مسلمانوں کے ساتھ کفار سے بڑے زور و شور کے ساتھ لڑا۔ جب لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے اس کی شجاعت کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا اچھی طرح سمجھ لو اللہ تعالیٰ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اپنے دین کی تائید فاسق و فاجر شخص سے بھی کرا دیتا ہے اور یقین سے سمجھ لو کہ یہ شخص دوزخی ہے۔

کاف ـــــ صحابہ

۵۲۔ حضرت ابوکبشہ ان کا نام عمرو تھا اور سعد کے صاحبزادے ہیں۔ بنو نمار سے تعلق رکھتے تھے۔ شام میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ ان سے سالم بن ابی الجعد اور نعیم بن زیاد نے روایت حدیث کی ہے۔

۵۳۔ حضرت کثیر بن صلت ان کے دادا کا نام معدیکرب تھا۔ خاندان کندہ میں سے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات مبارک میں ان کی ولادت ہوئی۔ پہلے ان کا نام قلیل تھا جس کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبدیل فرما کر کثیر رکھا۔ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت زید بن ثابت سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۵۴۔ حضرت کرکرہ بعض غزوات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامان کی نگرانی کرتے رہے۔ ان کا تذکرہ باب غلول میں آتا ہے۔ کرکرہ میں دونوں کاف مفتوح اور مکسور دونوں طرح پڑھے گئے ہیں۔

۵۵۔ حضرت کعب بن عجرہ کوفہ میں اقامت پذیر تھے۔ پچھتر سال کی عمر میں ۵۱ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ ان سے صحابہ و تابعین کی کثیر تعداد نے روایت حدیث کی ہے۔

۵۶۔ حضرت کعب عمرو قبیلہ انصار کی شاخ بنو سلیم سے تعلق تھا۔ بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ انھوں نے معرکۂ بدر میں عباس بن عبدالمطلب کو گرفتار کیا تھا۔ مدینہ منورہ میں ۵۵ھ میں وفات پائی۔ ان سے ان کے صاحبزادے عمار اور حنظلہ بن قیس نے روایت حدیث کی ہے۔

۵۷۔ حضرت کعب بن عیاض اشعری ہیں۔ ان کا شمار شامیوں میں ہوتا ہے۔ ان سے حضرت جابر بن عبداللہ اور جبیر بن نفیر نے روایت کی ہے۔ عیاض میں عین مکسور ہے۔

۵۸۔ حضرت کعب بن مالک انصار کی خزرجی شاخ سے تعلق تھا۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں موجود تھے۔ یہ محقق نہیں کہ غزوۂ بدر میں شرکت کی یا نہیں۔ غزوۂ تبوک کے علاوہ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ یہ بارگاہ رسالت کے شعراء میں سے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ان تین صحابہ میں سے ہیں جو غزوۂ تبوک میں شرکت نہ کر سکے۔ جن کے نام کعب بن مالک، ہلال بن امیہ، مرارہ بن ربیعہ ہیں۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ ستتر سال کی عمر میں ۵۰ھ میں وفات پائی۔ عمر کے آخری ایام میں بصارت سے محروم ہو گئے تھے۔

۵۹۔ حضرت کعب بن مرہ بنو سلیم سے تعلق تھا۔ ملک شام میں اردن کے مقام پر اقامت پذیر تھے اور وہاں ۵۹ھ میں وفات پائی۔ ان سے کچھ محدثین نے روایت کی ہے۔

۶۰۔ حضرت کلاہ بن حنبل حنبل کے صاحبزادے ہیں۔ خاندان اسلم میں سے ہیں۔ صفوان بن امیہ جمحی کے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ماں شریک بھائی ہیں۔ معمر بن حبیب کے غلام تھے۔ اُنھوں نے ان کو بازار عکاظ میں یمن والوں سے خریدا تھا اور اپنا حلیف بنا لیا تھا اور ان کی شادی بھی کرادی۔ وقت آخر تک مکہ معظمہ میں رہائش پذیر رہے۔ عبداللہ بن صفوان نے اِن سے روایت کی ہے۔ کلدہ میں کاف اور لام دونوں مفتوح ہیں۔

صحابیات

۷۶۱۔ حضرت کبشہ بنت کعب | ان کے دادا کا نام مالک تھا۔ عبداللہ بن ابی قتادہ کی بیوی ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث بلی کے جھوٹے کے بارے میں ہے۔ روایت حدیث ابوقتادہ سے کرتی ہیں اور ان سے حمیدہ بنت عبید بن رفاعہ نے روایت کی ہے۔

۷۶۲۔ حضرت ام کرز | خاندان بنو کعب اور قبیلہ خزاعہ میں سے ہیں۔ مکہ مکرمہ کی رہنے والی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بہت سے احادیث کی روایت کرتی ہیں۔ اِن سے روایت کرنے والوں میں عطاء اور مجاہد شامل ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث عقیقہ کے بارے میں ہے۔ کرز میں کاف مضموم ہے۔

۷۶۳۔ حضرت کریمہ بنت ہمام | ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایتِ حدیث کرتی ہیں۔ اِن کی روایت کردہ حدیث خضاب کے بارے میں ہیں۔

۷۶۴۔ حضرت کلثوم بنت عقبہ | عقبہ بن ابی معیط کی صاحبزادی ہیں۔ مکہ مکرمہ میں مسلمان ہوگئیں تھیں۔ شادی سے قبل ہی پیادہ یا ہجرت کرکے مدینہ منورہ آئیں اور حضرت زید بن حارثہ سے عقد کیا۔ غزوۂ موتہ میں اُن کی شہادت کے بعد حضرت زبیر بن العوام سے نکاح ثانی کیا۔ جب انھوں نے طلاق دے دی تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے نکاح میں آئیں۔ اِن سے دو بیٹے ابراہیم اور حمید پیدا ہوئے۔ حضرت ابن عوف کی وفات کے بعد حضرت عمرو بن العاص سے نکاح کر لیا۔ شادی کو ایک ماہ گزرا تھا کہ خود اس جہانِ فانی سے رخصت ہوگئیں۔ یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں شریک بہن تھیں۔ اِن سے ان کے صاحبزادے حمید نے روایتِ حدیث کی ہے۔

تابعین

۷۶۵۔ کثیر بن عبداللہ | سلسلہ نسب اس طرح ہے کثیر بن عبداللہ بن عمر بن عوف مدنی۔ اپنے والد عبداللہ سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔ مروان بن معاویہ نے ان سے روایت کی ہے۔

۷۶۶۔ کثیر بن قیس | ان کی شخصیت کے بارے میں محدثین کا اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک کثیر بن قیس ہیں اور بعض کے نزدیک قیس بن کثیر۔ ان کا تذکرہ حرف قاف میں آچکا ہے۔

۷۶۷۔ کریب بن ابی مسلم | یہ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے آزاد کردہ ہیں۔ ان سے لوگوں کی کثیر تعداد نے روایت کی ہے۔

۷۶۸۔ ابوکریب بن محمد | دادا کا نام علاء تھا۔ کوفہ میں اقامت پذیر تھے۔ ہمدانی و کوفی ہیں۔ حضرت ابوبکر بن

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عباس سے سماعتِ حدیث کی۔ اِن سے امام بخاری اور امام مسلم نے احادیث نقل کی ہیں۔

۷۶۹۔ کعب الاحبار ان کی کنیت ابو اسحاق تھی۔ والد کا نام ماتع تھا۔ قبیلہ حمیر سے تعلق رکھتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دور پایا لیکن زیارت سے مشرف نہ ہو سکے۔ حضرت عمر کے دورِ خلافت میں مسلمان ہوئے۔ حضرت عمر، صہیب، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت عثمان غنی کے دورِ خلافت میں حمص کے مقام پر ۳۲ھ میں وفات پائی۔

لام ——— صحابہ

۷۷۰۔ حضرت ابولبابہ ان کا نام رفاعہ ہے عبدالمنذر کے صاحبزادے ہیں۔ نام کی بجائے کنیت سے زیادہ شہرت حاصل کی۔ نقباءِ بارگاہِ رسالت میں سے تھے۔ بیعت عقبہ، غزوۂ بدر اور اس کے بعد ہونے والے تمام غزوات میں شریک تھے۔ اِن کے بارے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ غزوۂ بدر کے موقع پر انھیں مدینہ منورہ کا حاکم مقرر کیا گیا تھا۔ اس لیے غزوۂ بدر میں شرکت سے قاصر رہے۔ دوسرے غازیانِ بدر کی طرح نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا حصہ بھی مالِ غنیمت میں مقرر فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں وفات پائی۔ اِن سے ابن عمر اور نافع وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

۷۷۱۔ حضرت لبید بن ربیعہ بنو عامر میں سے ہیں۔ جس سال ان کی قوم کا وفد بنو جعفر بن کلاب کے ہمراہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت یہ بھی خدمتِ نبوی میں حاضر تھے۔ اسلام لانے سے قبل اپنی قوم کے معززین میں شمار ہوتے تھے۔ اسلام لانے کے بعد بھی انھیں اسلامی معاشرہ میں اعزاز و اکرام حاصل رہا۔ شاعری کا ذوق رکھتے تھے۔ کوفہ میں مقیم ہو گئے تھے۔ ۴۱ھ میں ایک سو چالیس یا ایک سو ستاون سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان کی عمر کے بارے میں مؤرخین کے اور بھی اقوال منقول ہیں۔ یہ طویل العمر اشخاص میں سے ہیں۔

۷۷۲۔ حضرت ابن اللتبیہ عبداللہ نام تھا۔ نام کی بجائے کنیت سے زیادہ شہرت پائی۔ اِن کا تذکرہ صدقات کی وصولی کے باب میں آتا ہے۔ لتبیہ میں لام مضموم، تاء مفتوح، باء مکسور اور یاء مشدد ہے۔

۷۷۳۔ حضرت لقمان بن باعورا حضرت ایوب علیہ السلام کے بھانجے یا خالہ زاد بھائی ہیں۔ یہ حضرت داؤد علیہ السلام کے دورِ رسالت میں موجود تھے اور انھیں سے علم بھی حاصل کیا تھا۔ بنی اسرائیل کے قاضی تھے۔ اِن کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ حبشی غلام تھے۔ اور نوبی سوڈان کے مقام خوب کے رہنے والے تھے۔ ان کی نبوت کے بارے میں اختلاف ہے۔ حکمت البتہ مسلم ہے۔ اور یہی وجہ شہرت ہے ان کا تذکرہ کتاب الرقاق میں آیا ہے۔

۷۷۴۔ حضرت لقیط بن عامر ان کے دادا کا نام صبرہ تھا۔ حضرت لقیط کی کنیت ابو رزین تھی۔ خاندان بنو عقیل

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

سے تعلق تھا۔ مشہور صحابی ہیں اور اہل طائف میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے عاصم اور ابن عمرو وغیرہ نے روایت کی ہے۔ لقیط میں لام مفتوح اور قاف مکسور ہے۔ صبرہ میں صاد مفتوح اور باء مکسور ہے۔

صحابیات

۷۷۵۔ حضرت لبابہ بنت حارث اُم الفضل کنیت تھی۔ یہ حضرت عباس کی بیوی ہیں ان کا تذکرہ حرف فاء کے تحت آچکا ہے۔

تابعین

۷۷۶۔ ابن لہیعہ عبداللہ نام تھا اور دوسری کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔ مشاہیر فقہاء میں سے ہیں۔ مصر میں قاضی کے منصب پر فائز تھے۔ عطاء بن ابی لیلیٰ، ابن ابی ملیکہ اعرج اور عمرو بن شعیب وغیرہ سے سماعتِ حدیث کی اور ان سے یحییٰ بن بکیر اور قتیبہ المقریٔ وغیرہ روایتِ حدیث کرتے ہیں۔ محدثین نے انھیں روایتِ حدیث کے سلسلہ میں ضعیف قرار دیا ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے سنا کہ میں نے مصر میں کوئی شخص کثرت روایت حدیث اور قوت حافظہ میں ابن لہیعہ جیسا نہیں دیکھا۔ ۱۷۴ھ میں اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔

۷۷۷۔ لیث بن سعد ان کی کنیت ابوالحارث تھی۔ مصر کے فقہاء میں شمار ہوتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ خالد بن ثابت فہمی کے آزاد کردہ ہیں۔ ۹۴ھ میں مصر کے نشیبی علاقہ کے کسی گاؤں میں ولادت ہوئی۔ ۱۶۱ھ میں بغداد گئے۔ یہاں عباسی خلیفہ منصور نے مصر کا گورنر مقرر کرنا چاہا تو انکار کر کے معافی طلب کر لی۔ یحییٰ بن بکیر کا قول ہے کہ میں نے لیث بن سعد سے زیادہ کامل کسی اور شخص کو نہیں پایا۔ قتیبہ بن سعید فرماتے ہیں کہ لیث ہر سال بیس ہزار دینار کا غلہ تقسیم کرنے کے لیے خریدتے تھے۔ ان پر زکوٰۃ فرض نہیں ہوتی تھی۔ شعبان ۱۷۵ھ میں وفات پائی تھی۔

۷۷۸۔ ابن ابی لیلیٰ ان کا نام قاسم، عبدالرحمٰن اور یسار بتایا گیا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت کے چوتھے سال مقام دجیل میں ولادت ہوئی۔ کوفی تابعین کے طبقہ اوّل میں شمار کیے جاتے ہیں۔ بہت سے صحابہ سے سماعتِ حدیث کا شرف نصیب ہوا۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد بھی کثیر ہے۔ ان کی روایت کردہ حدیث اہل کوفہ کے یہاں مرجح ہیں۔ محدثین کی اصطلاح کے مطابق جب صرف ابن ابی لیلیٰ کہا جاتا ہے تو اس سے مراد ان کے صاحبزادے محمد ہوتے ہیں۔ اور وہ بھی ابن ابی لیلیٰ ہی سے مشہور ہیں۔ یہ کوفہ میں قاضی کے منصب پر فائز تھے۔ مشہور امام اور صاحب رائے ہیں۔ محمد کی پیدائش ۷۴ھ میں ہوئی۔ ۱۴۸ھ میں وفات پائی۔ عبدالرحمٰن قاسم کی وفات ۸۳ھ میں نہر بصرہ میں ڈوب کر ہوئی۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کفّار وغیرہ

۷۷۹۔ لبید بن اعصم | بنو زریق کا فرد تھا۔ یہ یہودیوں کا حلیف تھا۔ اس کا ذکر سحر کے سلسلہ میں باب المعجزات میں آتا ہے۔

۷۸۰۔ ابولہب | یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چچا ہے۔ زمانۂ جاہلیت کے افراد میں سے ہے۔ اس کا ذکر کتاب الفتن میں ہے۔

میم ـــــــ صحابہ

۷۸۱۔ حضرت ماعز بن مالک | اسلمی ہیں لیکن مدنی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے حدِ زنا میں سنگسار کیا گیا تھا۔ ان سے ان کے صاحبزادے عبداللہ نے صرف ایک حدیث روایت کی ہے۔ (ان کا نام عزیب اور لقب ماعز بتایا گیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے انھیں جنت کی نہروں میں دوڑتے ہوئے دیکھا ہے۔)

۷۸۲۔ حضرت مالک بن اوس | ان کے جدِ امجد کا نام حدثان تھا۔ بصرہ میں اقامت پذیر تھے۔ ان کے صحابی ہونے کے بارے میں محدثین کا اختلاف ہے۔ حافظ ابن عبدالبر نے انھیں صحابی ثابت کیا ہے لیکن ابن مندہ نے اس کی مخالفت کی ہے۔ ان کی روایت کردہ حدیث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کم اور صحابہ کے ذریعے زیادہ ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عشرہ مبشرہ صحابہ کرام سے بکثرت روایت کرتے ہیں۔ ان سے امام زہری عکرمہ اور محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ ۹۲ھ میں مدینہ طیبہ میں وفات پائی۔

۷۸۳۔ حضرت مالک بن تیہان | ان کی کنیت ابوالہیثم تھی۔ بیعت عقبہ میں موجود تھے۔ تمام غزوات میں شرکت کی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے روایت کی ہے۔ ۲۰ھ میں مدینہ منورہ میں حضرت عمر کے دورِ خلافت میں انتقال ہوا۔ بعض مؤرخین نے کہا ہے کہ جنگ صفین میں جام شہادت نوش کیا۔ ان کے بارے میں اس کے علاوہ اور بھی اقوال ملتے ہیں۔ ہیثم میں ہا مفتوح، یاء ساکن اور ثاء مفتوح ہے۔ تیہان میں تاء مفتوح اور یاء مشدد ہے۔

۷۸۴۔ حضرت مالک بن حویرث | لیثی نسبت رکھتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور بیس روز تک حاضری کے شرف سے مشرف ہوتے رہے۔ بعد میں بصرہ میں اقامت پذیر ہو گئے۔ ان سے ان کے صاحبزادے عبداللہ اور ابوقلابہ وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۹۴ھ میں بصرہ میں انتقال فرمایا۔

۷۸۵۔ حضرت مالک بن ربیعہ | ابواسید کنیت تھی۔ انھوں نے کنیت کے ذریعے شہرت پائی۔ ان کا تذکرہ حرف

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

الف میں آچکا ہے۔

۷۸۶۔ حضرت مالک بن صعصعہ مدینہ طیبہ کے باشندے تھے۔ خاندان بنو مازن سے تعلق تھا۔ بعد میں بصرہ میں اقامت پذیر ہو گئے تھے۔ ان سے بہت کم احادیث مروی ہیں۔

۷۸۷۔ حضرت ابو مالک بن عاصم ان کا نام کعب تھا۔ عاصم کے صاحبزادے اور اشعری ہیں۔ امام بخاری نے تاریخ میں اور دوسرے محدثین نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔ ان سے عبدالرحمٰن بن غنم کی روایت میں امام بخاری نے بطور شک فرمایا ہے کہ ہم سے ابو مالک یا ابو عامر نے حدیث بیان کی ابن المدینی کا بیان ہے کہ یہاں ابو مالک ہی صحیح ہے۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں انتقال ہوا۔

۷۸۸۔ حضرت مالک بن قیس ان کی کنیت ابو صرمہ تھی۔ ان کا تذکرہ حرف صاد میں آچکا ہے۔

۷۸۹۔ حضرت مالک بن یسار سکونی اور عوفی نسبت حاصل تھی۔ شامیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ ان سے ابو نجدہ نے روایت کی ہے۔ سکونی میں سین مفتوح ہے۔

۷۹۰۔ حضرت مالک بن ہبیرہ ان کا تعلق بنو کندہ سے تھا۔ بعض مورخین نے شامیوں میں شمار کیا ہے جبکہ بعض بصریوں میں شمار کرتے ہیں۔ حضرت امیر معاویہ کے دور خلافت میں فوج کے امیر مقرر ہوئے اور روم کی جنگ میں اسلامی لشکر کی قیادت انھیں کے سپرد تھی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں مرثد ابن عبداللہ وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔ مرثد میں میم مفتوح ہے۔

۷۹۱۔ حضرت مجاشع بن مسعود مسعود کے صاحبزادے اور اسلمی ہیں۔ انھوں نے جنگ جمل میں جام شہادت نوش کیا۔ ان کی روایت کردہ حدیث بصرہ میں مشہور ہیں۔ ان سے ابو عثمان نہدی نے روایت حدیث کی ہے۔

۷۹۲۔ حضرت مجمع بن جاریہ انصاری مدنی ہیں۔ مسجد ضرار کے واقعہ میں جاریہ بھی منافقین میں شریک تھے۔ لیکن مجمع کی روش درست تھی۔ حضرت ابن مسعود نے ان سے نصف قرآن کریم کی تعلیم حاصل کی تھی۔ ان سے ان کے بھتیجے عبدالرحمٰن بن یزید نے روایت کی ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت کے آخری ایام میں وفات پائی۔ مجمع میں پہلی میم مضموم، جیم مفتوح اور دوسری میم مشدد و مکسور ہے۔

۷۹۳۔ حضرت مجن بن الادرع یہ ادرع کے صاحبزادے اسلمی ہیں۔ قدیم الاسلام ہیں۔ ان کا شمار بصری صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں حنظلہ بن علی، رجاء اور سعید بن ابی سعید شامل ہیں۔ انھوں نے بڑی طویل عمر پائی۔ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور حکومت میں انتقال فرمایا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۷۹۴۔ حضرت محمد بن ابوبکر صدیق یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ ابوالقاسم کنیت تھی۔ یہ حضرت اسماء بنت عمیس کے بطن سے ہیں۔ بہت سے صحابہ سے روایت کرتے ہیں لیکن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بکثرت روایتِ حدیث کی ہے۔ ان سے ان کے صاحبزادے قاسم نے روایت کی ہے۔ حضرت امیر معاویہ کے طرف داروں نے ۳۸ھ میں انھیں شہید کر دیا۔ اور ان کی نعش کو مردہ گدھے کے جسم پر رکھ کر نذرِ آتش کر دیا تھا۔ ان کی تربیت و پرورش حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زیرِ سایہ ہوئی کیونکہ ان کی والدہ نے حضرت علی سے نکاح ثانی کر لیا تھا۔ حضرت علی کے ساتھ جنگ جمل اور جنگ صفین میں شریک ہوئے۔ ۳۷ھ میں حضرت علی نے مصر کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ جب امیر معاویہ نے حضرت عمرو بن العاص کی زیرِ قیادت مصر پر قبضہ کر لیا اور لشکر کشی کی تو انھوں نے مقابلہ کیا لیکن فتح حضرت عمرو ابن العاص کا مقدر بن چکی تھی۔ اسی جنگ میں ۳۸ھ میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔ جب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ان کی شہادت کی خبر ملی تو آپ بہت غمگین ہوئیں اور ان کے صاحبزادے حضرت قاسم کو اپنے پاس بلایا اور ان کی پرورش و تربیت کی ذمہ داری نبھائی۔

۷۹۵۔ حضرت محمد بن حاطب ان کے والد ماجد، والدۂ ماجدہ اور بھائی حارث اور چچا حضرت خطاب سب کے سب زمرہ صحابہ میں شامل ہیں۔ ان کی ولادت ملک حبشہ میں ہوئی۔ ۷۴ھ میں باختلاف روایت مکہ مکرمہ یا کوفہ میں وفات پائی۔ ان کا شمار کوفی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان سے ان کے صاحبزادے ابراہیم اور سماک بن حرب نے روایت کی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ پہلے فرد ہیں جن کا نام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام نامی و اسم گرامی پر محمد رکھا گیا۔

۷۹۶۔ حضرت محمد بن ابی عمیرہ ان کا شمار شامیوں میں ہوتا ہے ان سے جبیر ابن نفیر نے روایت کی ہے۔

۷۹۷۔ حضرت محمد بن عبداللہ ان کا تعلق قریش کی اسدی شاخ سے تھا۔ ہجرت نبوی سے پانچ سال قبل ولادت ہوئی۔ اپنے والد کے ہمراہ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ ان سے ان کے آزاد کردہ ابوکثیر نے روایت کی ہے۔

۷۹۸۔ حضرت محمد بن عمرو انصاری ہیں۔ ان کے جدِ امجد کا نام حزم تھا۔ ۱۰ھ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دورِ رسالت میں ولادت ہوئی۔ ان کے والد کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجران کا گورنر مقرر فرمایا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے والد سے کہہ کر ان کی کنیت ابوعبدالملک رکھوائی تھی۔ اپنے دور کے فقہاء میں سے تھے۔ اپنے والد اور حضرت عمرو بن العاص سے روایتِ حدیث کرتے ہیں جبکہ ان سے بہت سے محدثین نے روایت کی ہے۔ ان کا شمار فقہائے مدینہ منورہ میں ہوتا ہے۔ تریپن ۵۳ سال کی عمر میں ۶۳ھ میں واقعہ حرّہ میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔

۷۹۹۔ حضرت محمد بن مسلمہ یہ حارثی انصاری ہیں۔ غزوۂ تبوک کے علاوہ باقی تمام غزوات میں شرکت کی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے صحابہ سے روایت کرتے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہیں۔ حضرت مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر مدینہ میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ ستتر سال کی عمر میں ۱۳ھ مدینہ میں وفات پائی۔

۸۰۰۔ حضرت محمود بن لبید یہ اشہلی انصاری ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دور رسالت میں ولادت ہوئی۔ بہت سی احادیث کو زبانِ رسالت سے سن کر یاد رکھا اور روایت کیا۔ امام بخاری نے انھیں صحابی قرار دیا ہے جبکہ ابو حاتم کا کہنا ہے کہ ان کا صحابی ہونا معلوم نہیں۔ امام مسلم نے انھیں دوسرے درجہ کے تابعین میں شمار کیا ہے۔ لیکن ابن عبید اللہ کے نزدیک امام بخاری کی تحقیق صحیح ہے۔ یہ نہ صرف صحابی بلکہ طبقہ علماء میں سے ہیں۔ حضرت ابن عباس و حضرت عتبان بن مالک سے روایتِ حدیث کی ہے ۹۶ھ میں انتقال ہوا۔

۸۰۱۔ حضرت محیصہ بن مسعود انصار کی حارثی شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کا شمار مدنی صحابہ میں ہوتا ہے ان کی روایت کردہ حدیث اہل مدینہ میں شہرت کی حامل ہیں۔ غزوہ خندق اور غزوہ اُحد کے علاوہ باقی تمام غزوات میں شرکت کی۔ ان سے ان کے صاحبزادے سعید نے روایت کی ہے محیصہ میں میم مضموم، حاء مفتوح، یا مشدد و مکسور اور صاد مفتوح ہے۔

۸۰۲۔ حضرت محارق بن عبد اللہ ان کا شمار کوفی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان کی روایت کردہ احادیث میں بہت اختلاف ہے۔ ان سے صرف ان کے صاحبزادے قابوس نے روایت کی ہے۔

۸۰۳۔ حضرت ابو محذورہ ان کا نام سمرہ یا اوس بن معیر بتایا گیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں مکہ میں مؤذن مقرر فرمایا تھا۔ یہ اسلام لانے کے بعد مکہ مکرمہ میں مقیم ہو گئے۔ انھوں نے مدینہ ہجرت نہیں کی۔ ۵۹ھ میں مکہ معظمہ میں وفات پائی۔

۸۰۴۔ حضرت مخرفہ عبدی ان کے نام کو بعض محدثین نے مخرمہ بھی پڑھا ہے۔ لیکن پہلا قول مخرفہ زیادہ درست ہے۔ ان سے سوید بن قیس نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ان کا تذکرہ سوید کی روایت کردہ حدیث میں ملتا ہے۔

۸۰۵۔ حضرت مخنف بن سلیم بصری صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ انھیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بصرہ کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ ان سے ان کے صاحبزادے کے علاوہ ابو رملہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ مخنف میں میم مکسور، خاء ساکن اور نون مفتوح ہے۔

۸۰۶۔ حضرت مدعم حبشہ کے باشندے تھے۔ رفاعہ بن زید کے غلام تھے۔ انھوں نے حضرت مدعم کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ تو آپ نے انھیں آزادی عطا فرمائی۔ ان کا تذکرہ غلول کے باب میں ہے۔ مدعم میں میم مکسور، دال ساکن اور عین مفتوح ہے۔

۸۰۷۔ حضرت مرارہ بن ربیع انصار کی عامری شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ بدری صحابہ میں سے ہیں۔ ان کا شمار ان صحابہ میں ہوتا ہے جو غزوہ تبوک میں شرکت نہ کر سکے تھے۔ ان کی برأت

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کے سلسلہ میں آیت قرآنی نازل ہوئی اور ان کی توبہ قبول ہوئی۔ مرارہ میں میم مضموم ہے۔

۸۰۸۔ حضرت ابن مربع انصار سے تعلق تھا۔ ان کا نام یزید اور عبداللہ بتایا گیا ہے۔ لیکن نام یزید پر زیادہ محدثین کا اتفاق ہے۔ حجازی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ وقوف عرفات کے بارے میں ان کی روایت کردہ حدیث منقول ہے۔ ان سے یزید بن شیبان نے روایت کی ہے۔ مربع میں میم مکسور اور باء مفتوح ہے۔

۸۰۹۔ حضرت ابو مرثد بن حصین کناز نام اور ابن حصین کنیت تھی۔ نام کے مقابلہ میں کنیت ابو مرثد سے زیادہ شہرت پائی۔ اکابر صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ اپنے صاحبزادے مرثد کے ہمراہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔ جبکہ ان سے واثلہ بن اسقع اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۱۲ھ میں اس جہان فانی کو خیرباد کہا۔ کناز میں کاف مفتوح اور نون مشدد ہے۔

۸۱۰۔ حضرت مرداس بن مالک بیعت شجرہ کے موقع پر حاضر تھے۔ ان کا شمار کوفی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے جو کہ قیس بن حازم نے روایت کی ہے۔

۸۱۱۔ حضرت مروان بن حکم ابو عبدالملک کنیت تھی۔ قریش کی اموی شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے جدِ امجد ہیں۔ ان کی ولادت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دورِ رسالت میں ہوئی۔ ایک قول کے مطابق ۲ھ میں پیدا ہوئے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ غزوۂ خندق کے سال یا کسی اور سال ولادت ہوئی۔ انہیں رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف نصیب نہ ہوا۔ کیونکہ ان کے والد کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طائف کی جانب جلاوطن کر دیا تھا۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے آخری دور تک وہیں قیام پذیر رہے۔ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلافت سنبھالی تو انھیں مدینہ منورہ واپس آنے کی اجازت دے دی۔ چنانچہ حکم اپنے بیٹے مروان کے ساتھ مدینہ منورہ آگئے۔ مروان کا انتقال ۶۵ھ میں دمشق میں پیدا ہوا۔ حضرت عثمان اور حضرت علی اور دوسرے صحابہ سے روایتِ حدیث کی ہے اور ان سے کچھ تابعین نے روایت کی ہے جن میں عمرو ابن زبیر اور علی بن حسین شامل ہیں۔

۸۱۲۔ حضرت مرّہ بن کعب شامی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ کچھ محدثین نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔ اردن میں ۵۸ھ انتقال ہوا۔

۸۱۳۔ حضرت مزیدہ بن جابر بصرہ میں اقامت پذیر تھے اور بصری صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث بصرہ میں شہرت کی حامل ہیں۔ ان سے ان کے مال شریک بھائی عوذ بن عبداللہ بن سعد نے روایت کی ہے۔ مزیدہ میں میم مفتوح، راء ساکن اور یاء مفتوح ہے۔

۸۱۴۔ حضرت مستورد بن شداد یہ فہری قرشی ہیں۔ ان کا شمار کوفیوں میں ہوتا تھا لیکن بعد میں مصر میں اقامت پذیر ہو گئے تھے۔ اس لیے مصریوں میں شمار ہوتے ہیں۔ وفات نبوی کے وقت کم سن تھے لیکن کمسنی کے باوجود نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سماعتِ حدیث کی اور ان احادیث کو یاد بھی رکھا۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۸۱۵۔ حضرت مسطح بن اثاثہ قریش سے تعلق تھا۔ شجرہ نسب اس طرح ہے۔ مسطح بن اثاثہ بن عباد بن عبد المطلب بن عبد مناف۔ غزوۂ بدر اور غزوۂ اُحد اور دوسرے تمام غزوات میں شرکت کی۔ واقعۂ افک میں حضرت عائشہ صدیقہ پر زبان طعن دراز کرنے والوں میں سے تھے اور ان پر اس بہتان طرازی کی حد بھی جاری ہوئی تھی۔ بعض محدثین ان کا نام عوف اور لقب مسطح بتاتے ہیں۔ لیکن ابن عبد البر کی تحقیق کے مطابق مسطح ہی ان کا نام ہے۔ چھپن سال کی عمر میں ۳۴ھ میں انتقال ہوا۔ (یہ حضرت ابوبکر صدیق کے خالہ زاد بھائی تھے اور آپ کی زیر کفالت تھے) مسطح میں میم مکسور، سین ساکن اور طاء مفتوح ہے۔ اثاثہ میں الف مضموم ہے۔ عباد میں باء مشدد ہے۔

۸۱۶۔ حضرت ابو مسعود بن عمرو بیعت عقبہ اُولیٰ و ثانیہ میں موجود تھے۔ ارباب سیر و تاریخ کی اکثریت کا کہنا یہ ہے کہ یہ غزوۂ بدر میں شریک نہ ہو سکے۔ بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ انھوں نے غزوۂ بدر میں شرکت کی۔ لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ انھیں بدری کہنے کی وجہ یہ ہے کہ انھوں نے ایک مرتبہ بدر کے مقام پر کنوئیں کے قریب قیام کیا تھا اس لیے بدر کی طرف منسوب ہو کر بدری کہلائے۔ کوفہ میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ ۴۱ھ یا ۴۲ھ میں حضرت علی کے دور خلافت میں انتقال ہوا۔ ان سے ان کے صاحبزادے بشیر کے علاوہ دوسرے محدثین نے بھی روایت کی ہے۔

۸۱۷۔ حضرت مسلم قرشی بن عبد اللہ بعض محدثین نے ان کا نام عبید اللہ بن مسلم بتایا ہے۔

۸۱۸۔ حضرت مسور بن مخرمہ یہ زہری قرشی ہیں۔ ابو عبد الرحمٰن کنیت تھی۔ یہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف کے بھانجے ہیں۔ ہجرت نبوی کے دو سال بعد مکہ مکرمہ میں ولادت ہوئی۔ ذی الحجہ ۸ھ میں ہجرت کر کے مدینہ طیبہ آ گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ان کی عمر آٹھ سال بتائی گئی ہے۔ کم سنی میں زبان رسالت سے حدیث کی سماعت کی اور انھیں یاد بھی رکھا۔ صاحب علم و فضل، بڑے فقیہ اور تقویٰ شعار لوگوں میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت عثمان غنی کی شہادت تک مدینہ منورہ میں اقامت پذیر رہے۔ شہادت عثمان کے بعد مکہ مکرمہ آ گئے اور حضرت امیر معاویہ کے انتقال تک مکہ میں قیام کیا۔ جب یزید نے لشکر بھیج کر مکہ کا محاصرہ کر لیا تھا۔ اس وقت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ میں موجود تھے۔ جب یزیدی فوج نے خانہ کعبہ پر منجنیق سے گولہ باری کی تو حالت نماز میں حضرت مسور بن مخرمہ کے پتھر لگا اور جام شہادت نوش فرمایا۔ یہ واقعہ ربیع الاول ۶۳ھ کی چاند راتوں میں پیش آیا۔ مسور میں میم مکسور اور واؤ مفتوح ہے۔

۸۱۹۔ حضرت مسیب بن الحزن یہ مخزومی قریشی ہیں۔ انھوں نے اپنے والد حضرت حزن کے ساتھ ہجرت کی۔ بیعت رضوان کے موقع پر موجود تھے اور بیعت کے شرف سے مشرف ہوئے۔ اپنے والد حزن سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث حجازیوں میں شہرت کی حامل ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے سعید بن مسیب نے روایت کی ہے۔ مسیب میں میم مضموم، سین مفتوح اور یاء مشدد ہے۔ حزن میں حاء مفتوح، زاء اور نون ساکن ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۸۲۰۔ حضرت مصعب بن عمیر قریش کی عبدری شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ بزرگ اور صاحبِ فضل صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ہجرت حبشہ میں کارواں اوّل میں شریک تھے۔ بعد میں مدینہ منورہ آگئے غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ اِن کے متعلق ایک روایت یہ بھی ملتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں بیعت عقبہ کے بعد قرآن مجید اور دینی تعلیم دینے کے لیے مدینہ منورہ بھیجا تھا۔ مدینہ منورہ آنے کے بعد انھوں نے باقاعدہ نماز جمعہ شروع کی تھی۔ اسلام سے قبل عیش و آرام کی زندگی بسر کرتے تھے۔ عمدہ نرم اور باریک لباس زیب تن کرتے تھے۔ لیکن جب مسلمان ہوئے تو تمام دنیاوی چیزوں سے بے نیاز ہو گئے۔ جس کی وجہ سے تمام بدن کی کھال کھردری ہو گئی۔ جب انھیں تبلیغِ اسلام کے لیے مدینہ بھیجا گیا تو ان کی تبلیغ کا طریقہ کار یہ تھا کہ انصار کے گھروں پر جا کر دستک دیتے اور اسلام کی دعوت دیتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ جب مدینہ منورہ میں مسلمانوں کی تعداد کافی ہو گئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تحریری اجازت نامہ طلب کر کے نماز جمعہ کا اہتمام کیا تھا بیعت عقبہ ثانیہ میں ستر صحابہ کے ہمراہ شرکت کی۔ اور چند روز مکہ معظمہ میں قیام کر کے مدینہ واپس آگئے تھے۔ مدینہ کی طرف ہجرت کرنے والوں میں انھیں اوّلیت حاصل تھی۔ چالیس سال یا اس سے کچھ زائد عمر میں غزوۂ اُحد میں جام شہادت نوش فرمایا۔ رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه۔ انھیں کے حق میں نازل ہوئی۔ اسلام لانے والوں میں سابقین اوّل میں سے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دارارقم میں داخل ہونے کے بعد مشرف بہ اسلام ہو گئے تھے۔

۸۲۱۔ حضرت مطر بن عکامس اِن کا شمار کوفی صحابہ میں ہوتا ہے۔ اِن کی صرف ایک حدیث ابو اسحاق سبیعی سے مروی ہے۔ اِس کے علاوہ اِن سے کسی اور نے روایت نہیں کی۔ عکامس میں عین مضموم اور میم مکسور ہے۔

۸۲۲۔ حضرت مطلب بن ربیعہ قریشی ہاشمی ہیں۔ ان کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ مطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دورِ رسالت میں کم سن تھے۔ اِن کا شمار حجازی صحابہ میں ہوتا ہے۔ افریقہ کے جہاد میں شرکت کی غرض سے ۲۹ھ میں مصر آئے۔ لیکن مصری محدثین نے ان سے روایت نہیں کی۔ عبداللہ بن حارث نے اِن سے روایت حدیث کی ہے۔

۸۲۳۔ حضرت مطلب بن ابی وداعہ یہ بھی قرشی ہیں۔ ابو وداعہ کا نام حارث تھا۔ حضرت مطلب فتح مکہ کے موقع پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ ان کے والد جنگ بدر میں اسیر ہو گئے تو حضرت مطلب اپنے والد کی رہائی کے سلسلہ میں مدینہ آئے اور چار ہزار درہم فدیہ ادا کر کے انھیں آزادی دلا کر لے گئے۔ ان سے حضرت عبداللہ بن زبیر۔ ان کے صاحبزادے کثیر و جعفر اور مطلب بن سائب نے روایتِ حدیث کی ہے۔ پہلے کوفہ میں جا کر اقامت پذیر ہوئے اور بعد میں مدینہ منورہ آگئے تھے۔

۸۲۴۔ حضرت معاذ بن انس خاندان جہینہ سے تعلق رکھتے تھے۔ مصری صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ اِن کی روایت کردہ حدیث اہل مصر میں شہرت کی حامل ہیں۔ اِن سے اِن کے صاحبزادے سہیل نے روایت کی ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۸۲۵۔ حضرت معاذ بن جبل ان کا تعلق انصار کی خزرجی شاخ سے تھا۔ کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ ان کا شمار اُن ستر صحابہ میں ہوتا ہے جو بیعت عقبہ ثانیہ میں شامل تھے۔ غزوہ بدر اور دوسرے تمام غزوات میں شرکت کی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں یمن کا قاضی مقرر فرمایا تھا۔ اٹھارہ سال کی عمر میں مسلمان ہوئے۔ بعض کا کہنا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کے بعد شام کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ ۱۸ھ میں عمواس کے طاعون میں وفات پائی۔ وفات کے وقت ان کی عمر اڑتیس ۳۸ سال تھی۔ ان سے ابن عباس اور ابن عمر کے علاوہ بہت سے محدثین نے روایت کی ہے۔

۸۲۶۔ حضرت معاذ بن حارث ان کے جدِ امجد کا نام رفاعہ تھا۔ انصار کے قبیلہ زرق سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کی والدہ عبید ثعلبہ کی بیٹی عفراء ہیں۔ قبیلہ انصار میں سے رافع بن مالک اور یہ مسلمان ہو کر سابقین اولین کی صف میں شامل ہو گئے۔ غزوۂ بدر میں اپنے بھائی عوف و معوذ کے ساتھ شریک ہوئے۔ بعض نے کہا ہے کہ حضرت عوف و معوذ غزوہ بدر میں شہید ہوئے۔ بقول بعض یہ بدر کے علاوہ دوسرے غزوات میں شریک ہوئے۔ بعض مؤرخین کہتے ہیں کہ ان کو غزوۂ بدر میں زخم آئے اور ان زخموں کی تاب نہ لا کر مدینہ منورہ میں رحلت فرما گئے۔ جبکہ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ ان کا انتقال حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ہوا۔ ان سے حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے روایت کی ہے۔ عفراء میں عین مفتوح اور فاء ساکن ہے۔

۸۲۷۔ حضرت معاذ بن عمرو بن الجموع انصار کی خزرجی شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر میں اپنے والد کے ساتھ شرکت کی۔ حضرت معاذ بن عفراء کے ساتھ ابوجہل کے قتل میں شریک تھے۔ غنائم کی تقسیم کے باب میں ان کا تذکرہ ملتا ہے۔ ابن اسحاق اور عبد الرحمٰن کا کہنا ہے کہ غزوۂ بدر میں حضرت معاذ بن عمرو نے ابوجہل کی ٹانگ کاٹ دی تھی۔ جس کی وجہ سے وہ زمین پر گر گیا تھا اور بعد میں اس کو قتل کر دیا گیا تھا۔ انھوں نے مزید کہا ہے کہ اس موقعہ پر ابوجہل کے بیٹے عکرمہ (جو بعد میں مشرف بہ اسلام ہوئے) نے حضرت معاذ پر تلوار کا ایسا وار کیا جس سے ان کا ایک بازو قلم ہو گیا تھا لیکن حضرت معاذ نے ابوجہل پر ایسا بھرپور حملہ کیا جس کی وجہ سے وہ زمین پر آ رہا تھا اور اس کو بے دم کر کے زمین پر پڑا چھوڑ گئے تھے۔ حالانکہ اس میں سانس کی کوئی رمق باقی نہ تھی جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقتولین بدر میں ابوجہل کی لاش کو تلاش کروایا تو حضرت عبد اللہ بن مسعود نے آ کر ابوجہل کا سر تن سے جدا کیا تھا۔ ان سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت کی ہے۔ حضرت عثمان غنی کے دورِ خلافت میں انتقال فرمایا۔

۸۲۸۔ حضرت معاویہ بن ابو سفیان یہ اموی قریشی ہیں۔ ان کی والدہ کا نام ہند بنت عتبہ ہے۔ ابو سفیان اپنے صاحبزادے اور امیر معاویہ کے ساتھ فتح مکہ کے موقع پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ یہ مؤلفۃ القلوب میں سے تھے۔ حضرت امیر معاویہ کا شمار کاتبانِ وحی میں ہوتا ہے۔ بعض مؤرخین کا کہنا ہے۔ انھیں صرف مکتوبات نبوی لکھنے کا اعزاز حاصل تھا۔ اپنے بھائی زید بن ابی سفیان کے بعد شام کے حاکم مقرر ہوئے۔ اور چالیس سال تک شام پر حکمرانی کی۔ جس کی تفصیل یوں بیان کی گئی ہے۔ چار سال دورِ فاروقی میں،

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بارہ سال خلافت عثمانی اور اس کے بعد حضرت علی اور امام حسن کی خلافت کے۔ اس طرح یہ مدت تقریباً بیس سال ہوتی ہے۔ اس کے بعد حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منصب خلافت انہیں منتقل فرمایا۔ تو انھوں نے مسلسل بیس سال حکمرانی کی۔ آخری عمر میں لقوہ کا عارضہ لاحق ہوا۔ اس دوران فرماتے تھے کاش میں ذی طویٰ کا ایک معمولی فرد ہوتا اور یہ ٹھاٹ باٹ میرے ساتھ نہ ہوتے۔ ان کے پاس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک چادر، قمیض، تہ بند، کچھ موئے مبارک اور تراشہ ہائے ناخن مبارک تھے انھوں نے وصیت کی تھی کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ملبوسات میں کفنایا جائے۔ موئے مبارک اور تراشہ ہائے ناخن میرے اعضاء سجود پر رکھے جائیں یعنی ناک اور منہ میں رکھے جائیں اور مجھے میرے ارحم الراحمین کے سپرد کر دیا جائے۔ رجب المرجب ۶۰ھ میں انتقال فرمایا۔ حضرت ابن عباس اور ابو سعید نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

۸۲۹۔ حضرت معاویہ بن جاہمہ حجازی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ اپنے والد سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں طلحہ بن عبید اللہ وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔

۸۳۰۔ حضرت معاویہ بن الحکم یہ مدینہ منورہ میں اقامت پذیر تھے۔ حجازیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے کثیر اور عطا بن یسار نے روایت حدیث کی ہے۔ ۱۱۷ھ میں وفات پائی۔

۸۳۱۔ حضرت معقل بن سنان فتح مکہ کے موقع پر اسلامی لشکر میں شامل تھے۔ کوفہ میں اقامت پذیر ہو گئے تھے۔ ان کی روایت کردہ احادیث کوفیوں میں مشہور ہیں۔ واقعہ حرہ میں اسیر ہوئے اور شہید کئے گئے۔ حضرت علقمہ، حسن اور شعبی کے علاوہ دوسرے محدثین نے بھی ان سے روایت حدیث کی ہے۔ معقل میں میم مفتوح اور قاف مکسور ہے۔

۸۳۲۔ حضرت معن بن عدی عاصم کے بھائی ہیں۔ غزوۂ بدر اور اس کے بعد ہونے والے تمام غزوات میں شرکت کی۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں جنگ یمامہ میں جام شہادت نوش کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے اور زید بن خطاب کے درمیان مواخات قائم کرائی تھی۔ حضرت زید بن خطاب بھی جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔

۸۳۳۔ حضرت معقل بن یسار بصرہ میں اقامت پذیر تھے۔ بیعت رضوان کے موقع پر بیعت کرنے والوں میں شامل تھے۔ بصرہ کی نہر معقل انھیں کے نام سے موسوم ہے۔ ۶۰ھ میں انتقال ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی وفات حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ہوئی۔ ان سے حسن بصری کے علاوہ اور دوسرے محدثین نے بھی روایت حدیث کی ہے۔

۸۳۴۔ حضرت معمر بن عبد اللہ یہ قرشی وعدوی ہیں۔ اسلام لانے والوں میں سابقون الاولون میں سے ہیں۔ اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ اہل مدینہ میں ان کی روایت کردہ احادیث کثرت سے ملتی ہیں۔ ان سے سعید بن مسیب وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۸۳۵۔ حضرت معن بن یزید یہ خود صحابی ہیں۔ ان کے والد اور دادا بھی منصب صحابیت پر فائز تھے۔ ان کے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بارے میں محدثین کے بہت سے اقوال منقول ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ یہ جنگ بدر میں شریک ہوئے۔ ان کا شمار کوفی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان سے وائل بن کلاب وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

۸۳۶۔ حضرت معوذ بن الحارث ان کی والدہ کا نام عفراء تھا۔ غزوۂ بدر میں اپنے بھائی معاذ کے ساتھ شرکت کی۔ حضرت معاذ اور معوذ کا پیشہ باغبانی و کاشتکاری تھا۔ انھوں نے اپنے بھائی معاذ کی معیت میں ابوجہل کو قتل کیا اور خود بھی غزوۂ بدر میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔ معوذ میں میم مضموم عین مفتوح واؤ مشدد و مکسور ہے۔

۸۳۷۔ حضرت معیقیب بن ابی فاطمہ سعد بن العاص کے آزاد کردہ ہیں۔ مکہ ہی میں مسلمان ہو گئے تھے۔ ہجرت حبشہ کرنے والوں کے دوسرے دستہ میں شامل تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مدینہ تشریف لے جانے تک حبشہ میں مقیم رہے۔ غزوۂ بدر میں شرکت کی۔ مہر نبوت کی حفاظت کی کی ذمہ داری ان کے سپرد تھی۔ خلافت صدیقی و فاروقی میں مہتمم بیت المال کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ان سے ان کے صاحبزادے محمد اور پوتے ایاس بن الحارث نے روایت حدیث کی ہے۔ ۴۰ھ میں وفات پائی۔

۸۳۸۔ حضرت مُغیث حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آزاد کردہ اور بریرہ کے خاوند ہیں۔ یہ خود بھی آل ابی احمد بن جحش کے آزاد کردہ تھے۔ ام المومنین حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ مغیث میں میم اور غین مکسور اور یاء اور ثاء ساکن ہیں۔

۸۳۹۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ غزوۂ خندق کے سال مشرف بہ اسلام ہوئے اور ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں اقامت پذیر ہو گئے اور بعد میں کوفہ میں رہنے لگے۔ حضرت امیر معاویہ نے انھیں کوفہ کا حکم مقرر فرمایا تھا۔ کوفہ میں ستر سال کی عمر پا کر ۵۰ھ میں انتقال ہوا۔ کچھ محدثین ان سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔

۸۴۰۔ حضرت مقداد بن اسود کندی نسبت کی وجہ یہ ہے کہ ان کے والد نے قبیلہ کندہ والوں سے عہد و پیمان کر لیا تھا۔ ان کے والد کا نام اسود نہیں تھا بلکہ پروردہ یا حلیف تھے۔ جبکہ بعض مؤرخین نے کہا ہے کہ یہ اسود کے غلام تھے۔ اسلام قبول کرنے والے چھٹے فرد ہیں۔ حضرت علی اور طارق بن شہاب وغیرہ نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔ مقام جرف میں جو مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلے پر ہے، وہاں انتقال ہوا۔ مخلصین کاندھوں پر جنازہ لائے اور جنت البقیع میں دفن کیا۔ وفات کے وقت ان کی عمر ستر سال تھی۔

۸۴۱۔ حضرت مقدام بن معدیکرب ابو کریمہ کنیت تھی۔ کندی نسبت رکھتے تھے۔ ان کا شمار شامی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل شام میں مروج ہیں۔ ان سے بہت سے محدثین نے روایت کی ہے۔ اکاسی سال کی عمر میں ۸۷ھ میں وفات پائی۔

۸۴۲۔ حضرت منذر بن ابی اسید ساعدی ہیں۔ ولادت کے بعد انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے انہیں گھٹنے پر بٹھا کر ان کا نام منذر رکھا تھا۔ اسید

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اسد کی تصغیر ہے۔

۸۴۳۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری مکہ مکرمہ میں مشرف بہ اسلام ہوئے اور حبشہ کی جانب ہجرت کی۔ ہجرت ثانی کر کے کشتی کے ذریعہ مدینہ منورہ آئے۔ اس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنگ خیبر میں مشغول تھے۔ ۲۰ھ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بصرہ کا گورنر مقرر فرمایا۔ خلافت عثمانی کے ابتدائی دور تک اس منصب پر فائز رہے۔ لیکن بعد میں حضرت عثمان نے انھیں معزول کر دیا۔ تو کوفہ میں اقامت پذیر ہو گئے اور حضرت عثمان کی شہادت تک وہیں مقیم رہے۔ حضرت علی اور حضرت امیر معاویہ کے اختلافات ختم کرانے کے لیے جو کمیٹی مقرر ہوئی تھی۔ اس کمیٹی کے حضرت علی کی جانب سے حاکم تھے۔ مکہ مکرمہ میں ۵۲ھ میں اس جہان فانی کو خیرباد کہا۔

۸۴۴۔ حضرت مہاجر بن خالد یہ مخزومی قرشی ہیں۔ حضرت خالد بن ولید کے صاحبزادے ہیں۔ یہ اور ان کے بھائی عبدالرحمٰن عہد رسالت میں کم سن تھے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد دونوں بھائیوں میں نظریاتی اختلاف ہو گیا تھا۔ حضرت مہاجر حضرت علی کے ساتھیوں میں سے تھے۔ جبکہ حضرت عبدالرحمٰن حضرت امیر معاویہ کے ہمنوا تھے۔ حضرت مہاجر نے حضرت علی کے ساتھ جنگ جمل و صفین میں شرکت کی تھی۔ ابن عمر فرماتے ہیں کہ جنگ جمل میں ان کی ایک آنکھ جاتی رہی تھی۔ یہ آخر دم تک حضرت علی کے وفاداروں میں شامل رہے اور جنگ صفین میں جام شہادت نوش فرمایا۔

۸۴۵۔ حضرت مہاجر بن قنفذ قرشی تمیمی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا نام عمرو بن خلف تھا۔ مہاجر اور قنفذ دونوں لقب تھے۔ مشرف بہ اسلام ہونے کے بعد جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ حقیقی مہاجر ہیں۔ بعض مورخین کی تحقیق یہ ہے کہ یہ فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائے اور بعد میں بصرہ میں مقیم ہو گئے تھے اور وہیں ان کا انتقال ہوا۔ ان سے ابو ساسان اور حضین بن منذر نے روایت کی ہے۔ قنفذ میں قاف مضموم ہے حضین میں حا مضموم اور ضاد مفتوح ہے۔

صحابیات

۸۴۶۔ حضرت ام مالک البہزیہ ان کا شمار صحابی خواتین میں ہوتا ہے۔ ان سے کئی احادیث مروی ہیں۔ یہ حجازی ہیں۔ ان سے طاؤس اور مکحول وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۸۴۷۔ حضرت ام معبد بنت خالد عاتکہ نام تھا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لے جا رہے تھے تو راستہ میں ان کے خیمہ میں قیام فرمایا۔ یہ اسی وقت مسلمان ہو گئی تھیں۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ مدینہ منورہ حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث ام معبد کی حدیث کے نام سے شہرت رکھتی ہے۔

۸۴۸۔ حضرت ام معبد بنت کعب انھوں نے بیت المقدس اور بیت اللہ کی جانب متوجہ ہو کر نمازیں پڑھی تھیں۔ یہ ابن مندہ کی تحقیق ہے حافظ ابن عبداللہ کی تحقیق کے مطابق یہ کعب بن مالک انصاری سلمی کی بیوی ہیں۔ یہی نام کعب بن مالک ان کے والد کا بھی تھا۔ ان سے ان

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کے صاحبزادے سعید نے روایت کی ہے۔ امام بخاری نے تاریخ بخاری میں کہا ہے کہ جناب سعید کے والد کا نام کعب بن مالک ہے۔ اس قول کی تائید ابن عبدالبر نے کی ہے۔

۸۴۹۔ ام منذر بنت قیس کہا جاتا ہے کہ ان کا تعلق بنو عدی سے تھا۔ ان کا شمار صحابیات میں ہوتا ہے۔ ان سے صرف ایک حدیث یعقوب بن ابی یعقوب نے روایت کی ہے۔

۸۵۰۔ حضرت میمونہ اُمہات المومنین میں سے ہیں۔ بلالیہ عامریہ نسبت رکھتی تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا نام بَرّہ تھا۔ جس کو تبدیل کر کے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میمونہ رکھا۔ پہلے مسعود بن عمرو ثقفی کے نکاح میں تھیں۔ اُنھوں نے قطع تعلق کیا تو ابورہم نے نکاح کر لیا۔ ابورہم کی وفات کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا۔ ذی قعدہ ۷ھ میں عمرۃ القضاء کے موقع پر مکہ مکرمہ سے دس میل کے فاصلہ پر مقام سرف میں تقریب نکاح ہوئی۔ کرشمہ قدرت یہ ہے کہ ۶۱ھ میں جہاں یہ نکاح ہوا تھا۔ اسی مقام پر انتقال ہوا۔ ان کے سن وفات کے بارے میں محدثین کے اور بھی اقوال منقول ہیں۔ نماز جنازہ حضرت ابن عباس نے پڑھائی۔ حضرت میمونہ حضرت عباس کی اہلیہ ام الفضل اور حضرت اسماء بنت عمیس کی بہن ہیں۔ حضرت میمونہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آخری بیوی ہیں۔ ان سے نکاح کے بعد آپ نے دوسری کوئی اور شادی نہیں کی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عباس کے علاوہ بہت سے لوگوں نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔

تابعین

۸۵۱۔ ابو ماجد حنفی ہیں (یہ بنو حنیفہ کی نسبت سے حنفی کہلاتے ہیں) ابن مسعود اور یحییٰ بن بابر سے روایت حدیث کی ہے۔ حضرت ابن مسعود کی روایت کردہ حدیث جو جنازے کے ساتھ چلنے کے بارے میں ہے۔ اُس میں ان کا ذکر ہے۔ جامع ترمذی میں ان کا نام ابو ماجد بتا کر کہا ہے کہ میں نے امام بخاری سے سنا ہے ان کی حدیث کو ضعیف کہتے ہیں۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ ماجد اس پرندے کی طرح ہیں جو اڑ گیا ہو۔

۸۵۲۔ المثنیٰ بن الصباح پہلے یمن میں رہتے تھے بعد میں مکہ معظمہ میں اقامت پذیر ہو گئے۔ عطاء مجاہد اور عمرو بن شعیب سے روایتِ حدیث کی ہے۔ جبکہ ان سے عبدالرزاق وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ابوحازم اور دوسرے محدثین کا قول ہے کہ یہ نقل حدیث کے معاملے میں رواۃ کے ساتھ نرمی برتتے ہیں۔ ۱۴۹ھ میں وفات پائی۔

۸۵۳۔ ابن المثنیٰ ان کا شجرہ نسب یوں ہے۔ عبداللہ بن مثنیٰ بن انس بن مالک۔ یہ انصاری بصری ہیں۔ روایتِ حدیث اپنے والد کے علاوہ سلیمان تیمی اور حمید الطویل وغیرہ سے کرتے ہیں۔ ان سے قتیبہ، امام احمد بن حنبل اور امام بخاری جیسے ائمہ نے روایت کی ہے۔ ہارون الرشید کے عہدِ حکومت میں بصرہ کے حاکم رہے اور پھر قاضی کے فرائض سرانجام دیتے۔ پھر بغداد تشریف لائے تو یہاں قضا کے علاوہ درس حدیث بھی دیا۔ لیکن کچھ عرصہ بعد بصرہ چلے گئے۔ ۱۱۸ھ میں ولادت ہوئی اور ۲۲۰ھ میں انتقال کیا۔

۸۵۴۔ مجاہد بن جبر عبداللہ بن سائب کے آزاد کردہ ہیں۔ ان کی کنیت ابوالحجاج تھی۔ بنو مخزوم سے تعلق

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

رکھتے تھے۔ مکی تابعین کے دوسرے درجہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ مکہ کے شہرت یافتہ قراء اور فقہاء میں سے اور سرآوردہ اشخاص میں سے ایک ہیں۔ قرأت اور تفسیر کے امام تھے۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ ۱۰۰ھ میں وفات پائی۔

۸۵۵۔ المحاربی قریش کے بطن محارب کی نسبت سے محاربی کہلائے۔ ان کا نام ابو عبدالرحمٰن تھا۔ اور ان کے والد کا نام محمد تھا۔ اعمش اور یحییٰ بن سعید سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے احمد اور علی بن حرب نے روایت کی ہے۔ یہ حافظ الحدیث تھے ۱۹۵ھ میں وفات پائی۔ محاربی میں میم مضموم ہے۔

۸۵۶۔ محمد بن ابراہیم یہ قریشی تیمی ہیں۔ علقمہ بن وقاص اور ابو سلمہ سے سماعت حدیث کی ہے۔ امام ترمذی نے ان کی روایت کردہ حدیث جو فجر کی دو رکعت کے بارے میں ہے اس طرح نقل کی ہے۔ "یہ حدیث مروی ہے قیس سے جو سعد بن سعید کے دادا ہیں" لیکن قیس سعد بن سعید کے نہیں۔ یحییٰ بن سعید کے دادا ہیں جبکہ سعد ان کے بھائی ہیں۔ اس بارے میں محدثین کا ایک قول اس طرح منقول ہے کہ قیس بن عمرو قیس بن قہد ہیں۔ ناقدین حدیث کا کہنا ہے کہ محمد بن ابراہیم تیمی نے قیس سے سماعت حدیث نہیں کی۔ قہد میں قاف مفتوح مفتوح ہے۔ بعض نے قاف کی بجائے فا پڑھا ہے۔

۸۵۷۔ محمد بن اسحاق قیس بن مخرمہ کے آزاد کردہ ہیں۔ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت انس اور حضرت سعید مسیب سے شرف ملاقات نصیب ہوا۔ اپنے دور کے بہت سے تابعین سے سماعت حدیث کی۔ ان سے بہت سے اکابر علماء اور محدثین مثلاً یحییٰ بن سعید، امام ثوری، نخعی اور ابن عیینہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ سیر و مغازی، آفرینش عالم۔ انبیاء اکرام کے حالات علم حدیث و قرآن اور فقہ کے زبردست عالم تھے۔ بغداد میں اقامت پذیر ہوئے اور درس حدیث کا سلسلہ شروع کیا۔ ۱۵۰ھ میں بغداد میں وفات پائی۔ اور مقبرہ خیزران کے مشرقی حصہ میں مدفون ہوئے۔

۸۵۸۔ محمد بن ابی بکر یہ انصاری مدنی ہیں۔ اپنے والد سے سماعت حدیث کی۔ اور ان سے سفیان بن عیینہ اور مالک بن انس نے روایت کی ہے۔ اپنے والد کے بعد مدینہ منورہ کے قاضی تھے۔ یہ عبداللہ کے بڑے بھائی تھے۔ بہتر سال کی عمر میں ۱۳۲ھ میں وفات پائی۔

۸۵۹۔ محمد بن ابی بکر ثقفی اور حجازی نسبت رکھتے ہیں۔ حضرت انس بن مالک سے سماعت حدیث کی۔ ان سے تابعین اور محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۸۶۰۔ محمد بن حنیفہ یہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی کنیت ابوالقاسم تھی۔ والدہ کا نام خولہ بنت جعفر حنیفہ تھا، جو جنگ یمامہ میں اسیر ہو کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حصہ میں آئی تھیں۔ اسماء بنت ابی بکر فرماتی ہیں کہ میں نے محمد بن حنیفہ کی والدہ کو دیکھا ہے وہ سندھ کی رہنے والی اور سیاہ فام تھیں۔ یہ بنو حنیفہ کی باندی تھیں۔ ابن حنیفہ نے حضرت علی سے روایت حدیث کی ہے۔ ان سے ان کے صاحبزادے ابراہیم روایت کرتے ہیں۔ پینسٹھ سال کی عمر میں ۸۱ھ میں انتقال فرمایا اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

سلمی نسبت رکھتے تھے۔ اپنے والد اور دادا سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔ ان کے دادا صحابی تھے۔

۸۶۱۔ محمد بن خالد

یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے ہیں۔ اپنے دادا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ ثقہ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ اِن سے اِن کے صاحبزادگان کے علاوہ اعمش وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۸۶۲۔ محمد بن زید

ان کی کنیت ابوالزبیر تھی۔ اِن کا تذکرہ حرف زاء میں آچکا ہے۔ انھوں نے نام کی بجائے ابوزبیر کنیت سے زیادہ شہرت پائی۔

۸۶۳۔ محمد بن مسلم

یہ غنوی کوفی ہیں۔ کنیت ابوبکر تھی۔ نہایت عبادت گزار افراد میں سے تھے۔ حضرت انس نخعی کے علاوہ اور بہت سے محدثین سے روایت کرتے ہیں۔ اِن سے ابن مبارک اور ابن عیینہ کے علاوہ دوسرے محدثین نے بھی روایت کی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ دُنیاوی دولت سے بالکل محبت نہیں رکھتے تھے۔ اِنھوں نے احباب پر ایک لاکھ درہم خرچ کر دیئے تھے۔ ثقہ اور پسندیدہ افراد میں سے ہیں۔

۸۶۴۔ محمد بن سوقہ

ان کی کنیت ابوبکر تھی۔ حضرت انس بن مالک کے آزاد کردہ ہیں۔ حضرت انس بن مالک۔ ابن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ اِن سے بہت سے محدثین نے روایت کی ہے۔ اپنے دور کے فقیہ، عالم محدث، عابد و زاہد، متقی اور پرہیزگار افراد میں سے تھے۔ مشہور اور جلیل القدر تابعین میں شمار ہوتے ہیں زیادہ شہرت کا باعث علوم شرعیہ ہیں۔ مورق العلم عجلی فرماتے ہیں کہ میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو پرہیزگاری کے معاملات میں محمد بن سیرین سے زیادہ صاحبِ فقہ اور مسائل فقیہہ میں ان سے زیادہ پرہیزگار ہو۔ خلف بن ہشام کا قول ہے کہ ابن سیرین کو پسندیدہ عادات و خصائل اور خشوع و خضوع میں ایک خاص مقام عطا ہوا تھا۔ انھیں دیکھ کر لوگوں کو خدا یاد آجاتا تھا۔ اشعث فرماتے ہیں کہ جب محمد ابن سیرین سے حلال و حرام کے متعلق فقہ کا سوال پوچھا جاتا تو ان کا رنگ پیلا پڑ جاتا اور وہ پہلے والے ابن سیرین معلوم ہی نہ ہوتے تھے۔ مہدی کا قول ہے کہ ہماری ابن سیرین کے پاس کثرت سے آمد و رفت تھی، وہ ہمارے پاس بھی آتے تھے اور طویل گفتگو ہوتی تھی۔ جب دوران گفتگو موت کا تذکرہ آجاتا تو ان کی رنگت بدل جاتی تھی اور پہلے والی کیفیت نہیں رہتی تھی۔ بلکہ ایسا معلوم ہوتا کہ یہ وہ شخص نہیں جو پہلے تھے۔ ستر سال کی عمر میں ۱۱۰ھ کے اندر انتقال ہوا۔

۸۶۶۔ محمد بن صباح

ان کی کنیت ابوجعفر تھی۔ سنن بزار کے مصنف تھے۔ شریک اور ہشیم کے علاوہ دوسرے محدثین سے بھی روایت کرتے ہیں اور ان سے امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد اور امام احمد کے علاوہ دوسرے محدثین نے بھی روایت کی ہے۔ ثقہ تابعین میں شمار ہوتے ہیں یہ حافظِ حدیث تھے۔ ۲۲۷ھ میں وفات پائی۔

۸۶۷۔ محمد بن علی

ان کی کنیت ابوجعفر تھی۔ امام باقر کے نام سے مشہور ہیں۔ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے اور امام زین العابدین کے صاحبزادے ہیں اپنے والدِ ماجد اور حضرت جابر بن عبداللہ سے سماعتِ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

حدیث کی۔ اِن سے اِن کے صاحبزادے امام جعفر صادق نے روایت کی ہے۔ ۵۶ھ میں ولادت ہوئی اور باختلاف روایت ترسٹھ سال کی عمر میں ۱۱۷ھ یا ۱۱۸ھ میں انتقال فرمایا۔ جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ علمی قابلیت کی وجہ سے باقر کے لقب سے ملقب ہوئے۔

۸۶۸۔ محمد بن عمر یہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پڑپوتے ہیں۔ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت حدیث کی ہے۔

۸۶۹۔ محمد بن فضل ان کے جدِ امجد کا نام ابن عطیہ تھا۔ اپنے دادا کے علاوہ زیاد بن علاقہ اور منصور سے روایت کرتے ہیں۔ داؤد بن رشید اور محمد بن موسیٰ مدائنی نے ان سے روایت کی ہے۔ محدثین نے انھیں متروک کہا ہے۔ ۱۸۰ھ میں وفات پائی۔

۸۷۰۔ محمد بن قاسم ان کی کنیت ابو خلاد تھی۔ ابو عباس کے لقب سے شہرت پائی۔ بصارت سے محروم تھے۔ ابو جعفر منصور کے آزاد کردہ ہیں۔ آباء اجداد یمامہ میں قیام پذیر تھے۔ اِن کی ولادت ۱۹۱ھ میں اہواز میں ہوئی۔ اور بصرہ میں پرورش پائی۔ نہایت قوی الحافظہ اور زبردست فصیح اور حاضر جواب تھے ۲۸۳ھ میں انتقال ہوا۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۸۷۱۔ مالک بن مرثد اپنے والد سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔ اِن سے سماک بن ولید نے روایت کی ہے۔

۸۷۲۔ محمد بن قیس مخرمہ قرشی حجازی کے صاحبزادے ہیں حضرت ابوہریرہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔ اِن سے عبداللہ بن کثیر وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۸۷۳۔ محمد بن کعب یہ قرظی و مدنی ہیں۔ **چند صحابہ سے سماعت حدیث کی۔ اِن سے محمد بن منکدر نے روایت** کی ہے۔ ان کے والد جنگ قریظہ میں ثابت قدم نہ رہ سکے تھے۔ اس لیے چھوڑ دیئے گئے ہیں۔ ۱۰۸ھ میں وفات پائی۔

۸۷۴۔ محمد بن ابی المجالد کوفہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اِن کی روایت کردہ احادیث اہل کوفہ میں مشہور ہیں۔ صحابہ سے سماعتِ حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ اِن سے شعبہ اور ابو اسحاق نے روایت کی ہے۔

۸۷۵۔ محمد بن منکدر حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت انس بن مالک اور اپنی پھوپھی ربیعہ سے سماعتِ حدیث کی۔ اِن سے روایت کرنے والوں میں ثوری، مالک اور دوسرے محدثین شامل ہیں۔ جلیل القدر تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ علم، زہد، عبادت، صدق اور عفت کے جامع تھے۔

۸۷۶۔ محمد بن منتشر ہمدان میں قیام پذیر تھے۔ مسروق کے بھتیجے ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عمر کے علاوہ دوسرے صحابہ سے بھی سماعتِ حدیث کی۔ اِن سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۸۷۷۔ محمد بن یحییٰ ان کے جدِ امجد کا نام حبان تھا۔ ابو عبداللہ انصاری کنیت کرتے تھے۔ حضرت مالک بن انس

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کے مشائخ میں سے تھے۔ امام مالک ان کا تذکرہ احترام سے کرتے تھے۔ ان کے زہد و عبادت اور علمی خدمات کو خراج تحسین پیش فرماتے تھے۔ بہت سے محدثین نے ان سے روایت کی ہے۔ چوہتر سال کی عمر میں ۱۲۱ھ کے اندر وفات پائی۔ جبان میں حاء مفتوح اور باء مشدد ہے۔

۸۷۸۔ مختار بن فلفل مخزومی کوفی نسبت رکھتے تھے۔ حضرت انس بن مالک سے سماعت حدیث کی۔ ان سے امام توری وغیرہ نے روایت کی ہے۔ فلفل میں دونوں فاء مضموم ہیں۔

۸۷۹۔ مختار بن ابی عبید دادا کا نام مسعود ہے۔ بنو ثقیف سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے والد جلیل القدر صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ مختار کی پیدائش ہجرت کے سال ہوئی۔ یہ نہ صحابی ہے اور نہ ہی احادیث نبوی کا راوی ہے۔ عبداللہ بن عصمہ کا بیان ہے کہ یہ وہی کذاب ہے جس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بنو ثقیف میں ایک کذاب ہوگا جو ابتداء علم و فضل اور نیکی کے کاموں میں مشہور تھا۔ یہ اس کے دلی جذبات کے بالکل برعکس تھا۔ یہاں تک کہ اس نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے علیحدگی اختیار کرلی اور خود خلافت کا مستحق بن بیٹھا۔ اب اس کی بے راہ روی، بدعقیدگی اور نفسانیت کا اظہار ہوا۔ جس سے ایسی بہت سے باتیں سامنے آئیں۔ جو دین مصطفےٰ کے سراسر خلاف تھیں۔ اس نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قصاص کا مطالبہ کیا تاکہ حصول حکومت اور طلب دنیا کا دلی منصوبہ آگے بڑھے اور منزل مقصود تک پہنچے۔ انھیں خواہشات کے باعث مصعب بن زبیر کے عہد میں ۶۷ھ میں قتل ہوا۔

۸۸۰۔ مخلد بن خفاف حضرت عروہ سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے ابن ابی ذئب نے روایت کی ہے ان کی روایت کردہ حدیث الخراج بالضمان ہے۔

۸۸۱۔ ابن المدینی ان کا نام علی ہے اور عبداللہ کے صاحبزادے ہیں ان کا تذکرہ حرف عین میں کیا گیا ہے۔

۸۸۲۔ مرثد بن عبداللہ ان کی کنیت ابوالخیر تھی۔ یزنی اور مصری نسبت رکھتے تھے۔ عقبہ بن عامر، ابوایوب، عبداللہ بن عمر اور عمرو بن العاص سے سماعت حدیث کی اور ان سے یزید بن ابوحبیب نے روایت کی ہے۔

۸۸۳۔ مسدد بن مسرہد بصرہ میں اقامت پذیر تھے۔ حماد بن زید اور ابوعوانہ سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں امام بخاری، امام ابوداؤد کے علاوہ محدثین کی ایک جماعت شامل ہے۔ ۲۲۸ھ میں اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔ مسدد میں میم مضموم، سین مفتوح اور راء ساکن ہے۔

۸۸۴۔ مسروق بن اجدع ہمدانی وکوفی ہیں۔ وفات نبوی سے قبل مشرف بہ اسلام ہوئے۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل نہ ہوسکا۔ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا دور خلافت پایا۔ ان کا شمار سرکردہ فقہاء میں ہوتا تھا۔ مرہ بن شرحبیل کا بیان ہے کہ کسی ہمدانی عورت نے مسروق جیسا سپوت نہیں جنا۔ شعبی فرماتے ہیں کہ اگر کسی گھرانے کے فرد جنت کے لیے پیدا کیے گئے ہیں تو وہ یہ ہیں۔ اسود، مسروق، علقمہ۔ محمد بن منتشر کا قول ہے کہ خالد بن عبداللہ جو بصرہ کے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

گورنر تھے۔ انھوں نے بطور ہدیہ تیس ہزار کی رقم مسروق کی خدمت میں پیش کی۔ یہ ان کے فقر کا دور تھا۔ انھوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ ان کے متعلق مشہور ہے کہ بچپن میں کسی نے انھیں چھپا لیا تھا۔ لیکن تلاش کرنے پر مل گئے۔ اس لیے مسروق کے نام سے یاد کیے جاتے ہیں۔ کوفہ کے اندر ۶۲ھ میں انتقال ہوا۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۸۸۵۔ مسلم بن ابوبکرہ ان کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔ اپنے والد سے سماعتِ حدیث کی اور ان سے عثمان بن شمام وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۸۸۶۔ مسلم بن یسار قبیلہ جہینہ سے تعلق تھا۔ سورۂ اعراف کی تفسیر میں امام ترمذی نے ان کی روایت حضرت عمر بن خطاب سے نقل کی ہے اور کہا ہے کہ ان کی حدیث حسن ہے۔ لیکن انھوں نے حضرت عمر سے سماعت نہیں کی۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ مسلم بن یسار نے نعیم سے اور انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔

۸۸۷۔ ابو مسلم عبداللہ بن ثوب نام تھا۔ زیادہ صحیح یہی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے شرفِ ملاقات نصیب ہوا۔ ان سے جبیر بن نفیر، عروہ اور ابوقلابہ وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ ۶۳ھ میں اس جہانِ فانی کو خیرباد کہا۔

۸۸۸۔ مصعب بن سعد یہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے اور قرشی نسبت رکھتے ہیں۔ اپنے والد ماجد، حضرت علی اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعتِ حدیث کی۔ ان سے سماک بن حرب نے روایت کی ہے۔

۸۸۹۔ مطرف بن عبداللہ عامری بصری نسبت رکھتے ہیں۔ حضرت ابوذر اور حضرت عثمان بن ابی العاص سے سماعتِ حدیث کی۔ ۸۷ھ میں وفات پائی۔ مطرف میں میم مضموم، طاء مفتوح اور راء مشدد و مکسور ہے۔

۸۹۰۔ ابوالمطوس اپنے والد سے سماعتِ حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں حبیب بن ابی ثابت وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ کہا گیا ہے کہ ان کے اور حبیب کے درمیان ایک قابلِ اعتماد عبارت ہے یعنی حبیب کی اگرچہ ان سے ملاقات نہیں ہوئی۔ لیکن جس واسطے سے یہ روایت کرتے ہیں وہ قابلِ اعتماد ہے۔

۸۹۱۔ معاذ بن زہرہ ان کا شمار کوفی تابعین میں ہوتا ہے۔ ان سے حصین بن عبدالرحمٰن وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

۸۹۲۔ معاذ بن عبداللہ یہ عبداللہ بن حبیب کے صاحبزادے اور جہنی مدنی ہیں۔ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں۔

۸۹۳۔ معاویہ بن قرہ ان کی کنیت ابوایاس تھی۔ بصرہ میں مقیم تھے۔ اپنے والد اور انس بن مالک اور عبداللہ بن مغفل سے سماعتِ حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں قتادہ، شعبہ اور اعمش وغیرہ کے نام شامل ہیں۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۸۹۴۔ معاویہ بن مسلم | ابو نوفل کنیت تھی۔ حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعتِ حدیث کی اور ان سے روایت کرنے والوں میں ابن جریج اور شعبہ وغیرہ شامل ہیں۔

۸۹۵۔ معدان بن طلحہ | انھیں حضرت عمر، حضرت ابو الدرداء اور حضرت ثوبان سے سماعتِ حدیث کا شرف نصیب ہوا۔

۸۹۶۔ معمر بن راشد | ابو عروہ کنیت تھی۔ ازدی نسبت رکھتے ہیں کیونکہ ان کے آزاد کردہ ہیں۔ امام زہری اور ہمام سے سماعتِ حدیث کی اور ان سے ابن عیینہ اور ثوری وغیرہ نے روایت کی ہے۔ عبدالرزاق کا قول ہے کہ میں نے معمر سے دس ہزار احادیث کی سماعت کی۔ اٹھاون سال کی عمر پاکر ۱۵۳ھ میں انتقال ہوا۔

۸۹۷۔ معن بن عبدالرحمٰن | ان کے جدِ امجد کا نام حضرت عبداللہ بن مسعود تھا۔ یہ ہزلی نسبت رکھتے ہیں۔ انھوں نے اپنے والد سے روایتِ حدیث کی ہے۔

۸۹۸۔ مغیرہ بن زیاد | بجلی اور موصلی نسبت رکھتے تھے۔ انھوں نے عکرمہ اور مکحول سے سماعتِ حدیث کی۔ ان سے وکیع اور عاصم وغیرہ نے روایت کی ہے۔ امام احمد بن حنبل نے انھیں منکرِ حدیث قرار دیا ہے۔

۸۹۹۔ مغیرہ بن مقسم | کوفہ میں اقامت پذیر تھے۔ صاحبِ تفقہ اور نابینا تھے۔ شعبی اور ابو وائل سے سماعتِ حدیث کی اور ان سے روایت کرنے والوں میں زائدہ، شعبہ اور ابن فضیل وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ جریر نے ان سے نقل کیا کہ وہ فرماتے تھے کہ جو بات میرے کان ایک بار سن لیتے ہیں میں اس کو نہیں بھولتا۔ ۱۳۲ھ میں اس جہانِ فانی کو خیرباد کہا۔

۹۰۰۔ مکحول بن عبداللہ | ابو عبداللہ کنیت تھی شام کے باشندے تھے۔ کابل سے اسیر کرکے لائے تھے۔ قبیلہ قیس کی ایک عورت کے غلام تھے یا بنی لیث کے غلام تھے۔ امام اوزاعی کے استاد تھے۔ امام زہری فرماتے ہیں کہ علماء چار ہیں:۔ مدینہ منورہ میں ابن مسیب، کوفہ میں شعبی بصرہ میں حسن بصری اور شام میں مکحول کوئی ان چاروں سے زیادہ صاحبِ بصیرت نہ تھا۔ جب فتویٰ دیتے تو پڑھتے لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ یہ میری رائے ہے۔ رائے کبھی غلط ہوتی ہے کبھی درست۔ محدثین کی ایک بڑی جماعت سے سماعتِ حدیث کی اور ان سے کئی محدثین روایت کرتے ہیں۔ ۱۱۸ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

۹۰۱۔ ابو المليح بن اسامہ | ان کا نام عامر تھا۔ ہزلی اور بصری نسبت رکھتے ہیں۔ صحابہ کرام کی ایک جماعت سے سماعتِ حدیث کی۔

۹۰۲۔ ابن ابی ملیکہ | ان کا نام عبداللہ ہے اور ابو عبداللہ کے صاحبزادے ہیں۔ ان کا تذکرہ حرف عین میں آچکا ہے۔

۹۰۳۔ ابو مودود بن ابی سلیمان | عبدالعزیز نام تھا۔ مدینہ منورہ کے باشندے تھے۔ ابو سعید خدری۔ سائب بن یزید اور عثمان ضحاک سے سماعتِ حدیث کی اور ان سے روایت کرنے والوں میں ابن مہدی، عقبی اور کامل بن طلحہ وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ محدثین نے انھیں ثقہ قرار دیا ہے۔ باب فضائل سید المرسلین

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ان کا ذکر ہے۔ مہدی کی امارت کے دور میں انتقال فرمایا۔

۹۰۴۔ مورق بن مشمرج عجلی بصری ہیں۔ ابو المعتمر کنیت تھی۔ حضرت ابوذر، حضرت انس بن مالک اور حضرت ابن عمر رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے سماعت حدیث کی اور ان سے قتادہ اور مجاہد وغیرہ نے روایت کی ہے۔ مورق میں میم مضموم، واؤ مفتوح اور راء مشدد ہے۔ مشمرج میں میم مضموم، شین مفتوح، میم ساکن اور راء مکسور ہے۔

۹۰۵۔ موسیٰ بن طلحہ ابو عیسیٰ کنیت تھی۔ تیمی و قرشی نسبت رکھتے تھے۔ صحابہ کی ایک جماعت سے سماعتِ حدیث کی۔ ۱۰۴ھ میں اس جہانِ فانی کو الوداع کہا۔

۹۰۶۔ موسیٰ بن عبداللہ جہنی و کوفی نسبت رکھتے ہیں۔ مصعب بن سعد اور مجاہد سے سماعتِ حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں یعلیٰ، یحییٰ بن سعید اور شعبہ وغیرہ کے نام شامل ہیں۔

۹۰۷۔ موسیٰ بن عبیدہ عبیدہ کے صاحبزادے اور زیدی ہیں۔ محمد بن کعب اور محمد بن ابراہیم سے سماعتِ حدیث کی اور ان سے شعبہ اور عبداللہ بن موسیٰ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ محدثین نے انھیں ضعیف قرار دیا ہے۔ ۱۵۳ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

۹۰۸۔ مہاجر بن مسمار زہری ہیں۔ یعنی بنو زہرہ کے آزاد کردہ ہیں۔ انھوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے سماعتِ حدیث کی اور ان سے ابو ذویب وغیرہ نے روایت کی ہے۔ محدثین نے انھیں ثقہ قرار دیا ہے۔

۹۰۹۔ مہلب بن ابی صفرہ خوارج کے ساتھ ان کے مخصوص محاربات اور لڑائیاں منقول ہیں۔ انھیں حضرت ابن عمر اور سمرہ سے سماعتِ حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ بصرہ کے تابعین اول کے طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ عبدالملک بن مروان کے دورِ حکومت میں خراسان کے مقام مرو الرود میں ۸۳ھ میں انتقال ہوا۔

۹۱۰۔ میناء اپنے والد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت عثمان غنی اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعتِ حدیث کا شرف نصیب ہوا اور ان سے عبدالرزاق کے والد نے روایت کی ہے۔ ان کو نقل حدیث کے سلسلہ میں ضعیف کہا گیا ہے۔

تابعات

۹۱۱۔ معاذہ بنت عبداللہ عبداللہ کی صاحبزادی اور عدویہ ہیں۔ حضرت علی اور حضرت عائشہ صدیقہ سے سماعتِ حدیث کی اور ان سے قتادہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ۸۳ھ میں اس جہانِ فانی کو خیرباد کہا۔

۹۱۲۔ مغیرہ یہ حجاج بن حسان کی ہمشیرہ ہیں۔ حضرت انس بن مالک کی زیارت کا شرف انھیں نصیب ہوا اور ان سے سماعتِ حدیث بھی کی۔ ان سے ان کے بھائی حجاج وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ان کی روایت کردہ حدیث

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

باب الترجل کے ذیل میں آتی ہے۔

نون ـــــــ صحابہ

۹۱۳۔ حضرت ناجیہ بن جندب یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اونٹوں کے نگران تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کے والد کا نام عمرو تھا اور اہل مدینہ میں شمار کیے جاتے تھے۔ ان کا نام پہلے ذکوان تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناجیہ تجویز فرمایا تھا۔ کیونکہ انھیں قریش مکہ سے نجات حاصل ہوئی تھی۔ یہ وہی صحابی ہیں جو حدیبیہ کے موقع پر قلیب میں آپ کا تیر لے کر اترے تھے۔ ان سے حضرت عروہ بن زبیر نے روایت حدیث کی ہے حضرت امیر معاویہ کے دور خلافت میں مدینہ طیبہ میں انتقال کیا

۹۱۴۔ حضرت نافع بن عتبہ عتبہ بن ابی وقاص کے صاحبزادے ہیں۔ بنو زہرہ سے تعلق رکھتے تھے۔ فتح مکہ کے دن مشرف بہ اسلام ہوئے۔ یہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھتیجے ہیں۔ ان کا شمار کوفی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان سے جابر بن سمرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۹۱۵۔ حضرت نبیشۃ الخیر بنو ہذیل سے تعلق تھا۔ بصری صحابہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث اہل بصرہ میں مروج ہیں۔ ان سے ابو قلابہ اور ابو الملیح وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۹۱۶۔ حضرت ابو نجیح ان کا نام عمرو بن عتبہ تھا۔ ان کا تذکرہ حرف عین میں کیا جا چکا ہے۔

۹۱۷۔ حضرت نعمان بن بشیر ابو عبداللہ کنیت تھی۔ انصاری ہیں اور مسلمانان انصار میں ہجرت کے بعد سب سے پہلے ان کی ولادت ہوئی۔ وفات نبوی کے وقت ان کی عمر آٹھ سال سات ماہ تھی۔ یہ اور ان کے والدین منصب صحابیت پر فائز تھے۔ کوفہ میں اقامت پذیر ہو گئے تھے۔ اور حضرت امیر معاویہ کے دور خلافت میں کوفہ کے گورنر تھے۔ بعد میں حمص کے گورنر مقرر ہوئے۔ انھوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر کی خلافت کے لیے لوگوں کو تیار کرنا شروع کیا۔ اہل حمص نے انھیں ۶۴ھ میں شہید کیا۔ ان سے ان کے صاحبزادے محمد اور شعبی کے علاوہ دوسرے محدثین نے روایت کی ہے۔

۹۱۸۔ حضرت نعمان بن عمرو بن مقرن ان کے جد امجد کا نام مقرن تھا۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت نعمان فرماتے تھے کہ میں مزینہ کے چار سو افراد کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا۔ بصرہ میں اقامت پذیر تھے لیکن پھر منتقل ہو کر کوفہ میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے جیش نہاوند کے عامل تھے۔ نہاوند کو ۲۱ھ میں فتح کیا اور اسی روز جام شہادت نوش فرمایا۔ ان سے معقل بن یسار اور محمد بن سیرین نے روایت حدیث کی ہے۔

۹۱۹۔ حضرت نعیم بن ہمار ہمار کے صاحبزادے ہیں۔ قبیلہ غطفان کے فرد ہیں۔ ابو ادریس خولانی نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ ہمار میں ہاء مفتوح اور میم مشدد ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۹۲۰۔ حضرت نعیم بن عبداللہ یہ عبداللہ کے صاحبزادے قرشی عدوی ہیں۔ نحام کے نام سے شہرت رکھتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ نحام بن عبداللہ کے بیٹے ہیں۔ شروع ہی میں مکہ مکرمہ میں مسلمان ہو گئے تھے۔ ان کے متعلق یہ بھی مشہور ہے کہ یہ حضرت عمر سے پہلے مشرف بہ اسلام ہوئے تھے۔ انھوں نے اپنے اسلام کو ظاہر نہیں کیا تھا۔ کیونکہ اپنی قوم میں نہایت معزز تھے اور ان کی قوم نے انہیں ہجرت سے منع کر دیا تھا۔ یہ اپنی قوم کی بیوہ عورتوں اور یتیم بچوں کا خرچ برداشت کرتے تھے۔ قوم نے ان سے کہا تم کسی دین پر رہو۔ لیکن ہمارے پاس رہو۔ صلح حدیبیہ ۶ھ میں ہجرت کی اور جنگ اجنادین میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے آخری ایام میں جام شہادت نوش فرمایا۔ ان سے حضرت نافع اور محمد بن ابراہیم تیمی نے روایت حدیث کی ہے۔

۹۲۱۔ حضرت نعیم بن مسعود مسعود کے صاحبزادے اور اشجعی ہیں۔ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور غزوہ خندق کے موقعہ پر مسلمان ہوئے۔ انھوں نے بنو قریظہ اور ابوسفیان بن حرب میں اختلاف پیدا کیا تھا۔ (اس وقت ابوسفیان احزاب مشرکین کا سردار تھا) انھوں نے ہی مشرکین کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ناکام واپس کیا تھا۔ ان کا یہ واقعہ شہرت رکھتا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔ بعض نے کہا ہے کہ جنگ جمل میں جام شہادت نوش کیا۔ ان سے ان کے صاحبزادے سلمہ نے روایت حدیث کی۔

۹۲۲۔ حضرت نفیع بن حارث حارث کے صاحبزادے اور ثقفی ہیں۔ ان کی کنیت ابوبکرہ تھی۔ ان کا تذکرہ حرف باء میں کیا جا چکا ہے۔

۹۲۳۔ حضرت نواس بن سمعان بنو کلاب سے تعلق رکھتے تھے ملک شام میں اقامت پذیر رہے۔ ان کا شمار شامی صحابہ میں کیا جاتا ہے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں جبیر بن نفیر اور ابوادریس خولانی کے نام شامل ہیں۔

۹۲۴۔ حضرت نوفل بن معاویہ انھوں نے دور جاہلیت میں ساٹھ سال گزارے اور ساٹھ سال اسلام میں گزارے۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ سو سال تک زندہ رہے۔ سب سے قبل فتح مکہ میں شرکت کی۔ ان کا شمار حجازی صحابہ میں ہوتا ہے۔ یزید بن معاویہ کے عہد میں مدینہ منورہ میں انتقال ہوا۔ کچھ محدثین نے ان سے روایت کی ہے۔

تابعین

۹۲۵۔ ناصح بن عبداللہ عبداللہ کے صاحبزادے محلمی ہیں۔ ان کا تذکرہ باب الشفقۃ والرحمۃ میں آتا ہے۔ انھوں نے سماک اور یحییٰ بن کثیر سے سماعت حدیث کی ہے۔ ان سے اسحاق اسلمی اور یحییٰ بن یعلیٰ نے روایت کی ہے۔ محدثین نے انھیں ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۲۶۔ نافع بن جبیر جبیر کے صاحبزادے ہیں ان کے جد امجد کا نام مطعم تھا۔ قریش میں سے ہیں۔ حجاز کے رہنے والے تھے۔ اپنے والد اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماعت حدیث

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کی۔ اِن سے امام زہری نے روایت کی ہے۔

۹۲۷۔ نافع بن سرجس حضرت عبداللہ بن عمر کے آزاد کردہ ہیں اور دیلمی ہیں۔ اِن کا شمار اکابر تابعین میں ہوتا ہے۔ انھوں نے حضرت ابن عمر اور ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعتِ حدیث کی۔ اِن سے امام زہری اور حضرت مالک بن انس اور محدثین کی کثیر تعداد نے روایت کی ہے۔ حدیث کے سلسلہ میں شہرت یافتہ اور ثقہ راویوں میں شمار کیے جاتے ہیں جن سے روایت حاصل کر کے جمع کی جاتی ہیں اور جن کی حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی احادیث کا بڑا حصہ ان پر موقوف ہے۔ امام مالک نے فرمایا کہ میں نافع کے واسطے سے حضرت ابن عمر کی حدیث سن لیتا ہوں۔ تو کسی اور راوی سے سننے سے بے فکر ہو جاتا ہوں۔ ۱۱۷ھ میں اِس جہان فانی کو خیرباد کہا۔ سرجس میں سین مفتوح، راء ساکن اور جیم مکسور ہے۔

۹۲۸۔ نافع بن غالب ابوغالب کنیت تھی۔ خیاط اور باہلی ہیں۔ بصرہ کے تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں۔ حضرت انس بن مالک سے سماعتِ حدیث کی اور اِن سے عبدالوارث نے روایت کی ہے۔

۹۲۹۔ نبیہ بن وہب وہب کے صاحبزادے نیز کعبی اور حجازی ہیں۔ ابان بن عثمان اور کعب جو سعید بن العاص کے آزاد کردہ ہیں اُن سے سماعتِ حدیث کی اور ان سے روایت کرنے والوں میں نافع وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔

۹۳۰۔ نجاشی یہ حبشہ کا بادشاہ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لایا اور دائرہ اسلام میں داخل ہوا۔ ان کا نام اصحمہ تھا۔ فتح مکہ سے قبل انتقال ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب ان کی وفات کی خبر ہوئی تو آپ نے ان کی نماز جنازہ ادا کی۔ یہ زیارتِ نبوی سے مشرف نہ ہوئے۔ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے۔ حالانکہ انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت نہیں ہوئی۔ اس لیے بہتر یہی ہے کہ انھیں صحابہ میں شمار نہ کیا جائے۔ کیونکہ منصبِ صحابیت ان پر کسی صورت میں صادق نہیں آتا۔ اِن کا ذکر صلوٰۃ الجنازہ وغیرہ میں ہے۔

۹۳۱۔ ابونضرہ منذر ان کا نام منذر تھا۔ مالک کے صاحبزادے اور عبدی ہیں۔ انھیں حضرت ابن عمر، ابوسعید اور حضرت ابن عباس سے سماعتِ حدیث کا شرف نصیب ہوا۔ اِن سے روایت کرنے والوں میں قتادہ، سعید بن یزید اور ابراہیم تیمی شامل ہیں۔ بصری تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں۔ حسن بصری سے کچھ عرصہ پہلے وفات پائی۔

۹۳۲۔ ابونضر سالم نام تھا۔ ابوأسید کے صاحبزادے ہیں۔ عمر بن عبید بن سمر کے آزاد کردہ قرشی تیمی اور مدنی ہیں۔ اِن سے روایت کرنے والوں میں امام ثوری، امام مالک اور ابن عیینہ شامل ہیں۔ نضر میں نون مفتوح اور ضاد ساکن ہے۔

۹۳۳۔ نضر بن شمیل ابوالحسن کنیت تھی۔ بنو مازن سے تعلق رکھتے تھے۔ مرو میں اقامت پذیر تھے اور وہیں تقریباً ۲۰۳ھ میں انتقال ہوا۔ لغت نحو اور فنونِ ادبیہ کے امام تھے۔ اِن سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۹۳۴۔ نفیلی انھوں نے امام مالک سے سماعتِ حدیث کی اور ان سے امام ابوداؤد نے روایت کی ہے۔ امام ابوداؤد کا قول ہے کہ میں نے ان سے زیادہ صاحبِ حفظ نہیں دیکھا۔ امام احمد بن حنبل ان کی بڑی تعظیم کرتے تھے۔ حافظ حدیث تھے۔ ۲۳۴ھ میں وفات پائی۔

۹۳۵۔ ابونواحہ عبداللہ نام تھا۔ یہ وہی شخص ہے جو اپنے ساتھی ابن آثال کے ساتھ مسیلمۃ الکذاب کے پاس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ ان کا ذکر کتاب الامان میں ہے۔ ابن نواحہ مسیلمۃ الکذاب کے قتل کے بعد مسلمانوں میں اس طرح روپوش ہوگیا کہ لوگ اسے مسلمان سمجھتے رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں یمن کی امداد میں کوفہ بھیجا گیا۔ یہ شخص اپنی قوم بنی حنیفہ کا امام تھا۔ چنانچہ اس کے خلاف حارثہ بن حصرس اور اس کے ساتھیوں نے گواہی دی کہ یہ گاؤں کی مسجد میں لوگوں کو وہ چیزیں پڑھا رہا تھا جو مسیلمہ کی من گھڑت تھیں اور اس کا دعویٰ یہ تھا کہ یہ خدا کی طرف سے وحی کیا گیا ہے۔ اس دور میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ میں معلم کے فرائض انجام دے رہے تھے اور حضرت ابوموسیٰ کے دستِ راست تھے۔ یہ سرکش جماعت ان کے سامنے حاضر کی گئی۔ انھوں نے ان کی سرکش کو واضح طور پر پہچان لیا اور ان سے توبہ کرائی گئی۔ انھوں نے توبہ کی تو ان کو معاف کر دیا گیا لیکن ابن نواحہ کی توبہ قبول نہیں کی۔ کیونکہ حضرت ابن مسعود نے اس کی معذرت قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت ابن مسعود نے ان لوگوں کو شام کے علاقہ میں جلاوطن کر دیا اور ان کے دلی بھیدوں کو خدا کے سپرد کر دیا گیا۔ حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ اگر ان کا عقیدہ وہی ہے جو پہلے تھا تو شام کا طاعون ان کو ہلاک کر دے گا۔ ورنہ اب توبہ کے بعد ہمیں ان کو سزا دینے کا کوئی حق نہیں رہا۔ لیکن ابن نواحہ کے بارے میں ابن مسعود قتل کرنے پر مُصر رہے کیونکہ یہ زندیق اور زندقہ کا مبلغ تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حکم سے قرظہ بن کعب نے اس کو سربازار قتل کیا۔

واو ——— صحابہ

۹۳۶۔ حضرت وابصہ بن معبد معبد کے صاحبزادے اَوَدی ہیں۔ ان کی کنیت ابوشداد تھی۔ پہلے کوفہ میں اقامت پذیر تھے پھر جزیرہ کی طرف منتقل ہوگئے۔ رقہ میں انتقال کیا۔ ان سے زیاد بن ابی الجعد نے روایتِ حدیث کی ہے۔

۹۳۷۔ حضرت واثلہ بن اسقع اسقع کے صاحبزادے اور لیثی ہیں۔ یہ اس وقت مشرف بہ اسلام ہوئے جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے لیے سامان جمع کر رہے تھے۔ ان کے متعلق کہا گیا ہے کہ تین سال تک خدمت نبوی میں حاضر رہے۔ اور ان کا شمار اصحاب صفہ میں ہوتا ہے۔ پہلے بصرہ میں قیام کیا۔ پھر ملک شام میں دمشق سے نو میل کے فاصلے پر بلاط نامی گاؤں میں اقامت پذیر رہے۔ وہاں سے بیت المقدس منتقل ہوگئے۔ سو سال کی عمر میں بیت المقدس میں وفات پائی۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۹۳۸۔ حضرت ابوواقد حارث نام تھا۔ عوف کے صاحبزادے اور لیثی نسبت رکھتے ہیں۔ قدیم الاسلام ہیں۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

مدنی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ایک سال مکہ مکرمہ کے قرب وجوار میں رہے اور مکہ ہی میں پچھتر سال کی عمر میں ۶۸ھ میں وفات پائی۔ اور مقام صنخ میں سپرد خاک کیا گیا۔

۹۳۹۔ حضرت وائل بن حجر حجر کے صاحبزادے اور حضرمی ہیں۔ حضرموت کے سرداروں میں شمار کیے گئے تھے۔ حجر حضرموت کے بادشاہ تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک وفد کی صورت میں حاضر ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو ان کے آنے سے قبل یہ خوشخبری سنائی تھی۔ اور یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ تمہارے پاس بہت دور (حضرموت) سے وائل بن حجر آرہے ہیں۔ ان کا یہاں آنا اطاعت گزاری اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے شوق و رغبت کے لیے ہے۔ یہ شاہی خاندان میں افضل ہیں۔ جب یہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرحبا کہا اور اپنے قریب جگہ عطا فرمائی اور اپنی چادر مبارک بچھا دی اور اس پر ان کو بٹھایا اور دعا کی اے اللہ وائل اور ان کی اولاد اور ان کی اولاد کی اولاد میں برکت عطا فرما۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو حضرموت کے سرداروں پر افسر اعلیٰ مقرر فرمایا۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ان کے صاحبزدگان علقمہ اور عبدالجبار وغیرہ شامل ہیں۔ حجر میں حاء مضموم اور جیم ساکن ہے۔

۹۴۰۔ حضرت وحشی بن حرب حرب کے صاحبزادے اور حبشی ہیں۔ لیکن مکہ مکرمہ کے حبشیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ جبیر بن مطعم کے آزاد کردہ ہیں۔ انھوں نے کفر کی حالت میں جنگ احد میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عم محترم حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا تھا۔ غزوۂ طائف کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئے اور جنگ یمامہ میں مسلمانوں کی طرف سے جہاد میں شرکت کی۔ ان کا دعویٰ تھا کہ انھوں نے مسیلمۃ الکذاب کو قتل کیا۔ ان کا کہنا ہے میں نے اپنی تلوار سے دو آدمیوں کو قتل کیا ہے۔ ایک خیر الناس (حمزہ) دوسرے شر الناس (مسیلمۃ الکذاب)۔ شام میں اقامت پذیر رہے۔ حمص میں انتقال کیا۔ ان سے ان کے صاحبزادے اسحاق اور حرب وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۹۴۱۔ حضرت ورقہ بن نوفل ان کے جدامجد کا نام اسد تھا۔ قریش سے تعلق رکھتے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں عیسائی ہو گئے تھے۔ انجیل پڑھے ہوئے تھے۔ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے چچازاد بھائی تھے۔ بہت ضعیف اور نابینا ہو گئے تھے۔

۹۴۲۔ حضرت ولید بن عقبہ ابووہب کنیت تھی۔ قرشی اور حضرت عثمان بن عفان کے ماں شریک بھائی تھے۔ فتح مکہ کے روز مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اس وقت عالم شباب کو پہنچنے والے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں کوفہ کا گورنر مقرر فرمایا تھا۔ یہ قریش کے جواں مردوں اور شعراء میں سے ہیں۔ ان سے ابوموسیٰ ہمدانی نے روایت کی ہے۔ رقہ میں انتقال کیا۔

۹۴۳۔ حضرت ولید بن ولید قرشی اور مخزومی ہیں۔ خالد بن ولید کے بھائی ہیں۔ غزوۂ بدر میں کفر کی حالت میں اسیر ہوئے۔ ان کا فدیہ ان کے بھائی اور ہشام نے ادا کیا۔ فدیہ ادا ہونے کے فوراً بعد مشرف بہ اسلام ہو گئے۔ لوگوں نے پوچھا کہ تم نے فدیہ کی ادائیگی سے قبل اسلام کا اظہار کیوں نہیں کیا؟ آپ نے جواب دیا کہ میں نے اس لیے ایسا نہیں کیا کہیں تمہیں یہ گمان نہ ہو کہ میں نے قید سے گھبرا کر اسلام قبول کر لیا ہے۔ مسلمان ہوتے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کے بعد ان کو مشرکین مکہ نے میں محبوس کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے اور دوسرے ضعفائے اسلام کے لیے قنوت میں دعا کی۔ کچھ عرصہ بعد اسارت سے رہائی ملی۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ اور عمرۃ القضاء میں شرکت کی۔ ان سے حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت حدیث کی ہے۔

۹۴۴۔ حضرت ابو وہب یہ ابو وہب حبشی ہیں۔ انھیں زیارت نبوی کا شرف نصیب ہوا۔ ابو وہب ہی ان کی کنیت ہے۔ حبشی میں حبیم مضموم اور میم مکسور ہے۔

۹۴۵۔ حضرت وہب بن عمیر یہ غزوۂ بدر میں بحالت کفر اسیر ہوئے تھے۔ ان کے والد مدینہ منورہ آئے اور مشرف بہ اسلام ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے بیٹے کو آزادی کا پروانہ عطا فرمایا۔ تو وہ بھی مسلمان ہو گئے۔ ان کی ایک حیثیت اور مرتبہ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر انھیں صفوان بن امیہ کے پاس بھیجا تھا۔ تاکہ یہ ان کو اسلام کی دعوت دیں۔ ملک شام میں جہاد کرتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا۔

تابعین

۹۴۶۔ ابو وائل شقیق نام تھا۔ سلمہ کے صاحبزادے اسدی کوفی ہیں۔ دور جہالت اور دور رسالت دونوں دیکھے لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف نہ ہو سکے۔ اور نہ ہی زبان رسالت سے سماعت حدیث کی۔ ان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل میری عمر دس سال تھی۔ میں اپنے خاندان کی بکریاں جنگل میں چراتا تھا۔ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اور صحابہ کی کثیر تعداد سے سماعت حدیث کی۔ حضرت ابن مسعود کے مخصوص شاگردوں میں سے ہیں۔ حدیث بکثرت نقل کرتے ہیں۔ قابل اعتماد اور اپنی روایت پر قائم رہنے والے تابعی ہیں۔ حجاج بن یوسف کے عہد حکومت میں انتقال ہوا۔

۹۴۷۔ وبرہ بن عبدالرحمٰن ابو خزیمہ کنیت تھی۔ بنو حارث سے تعلق رکھتے تھے حضرت ابن عمر اور سعید بن جبیر سے سماعت حدیث کی۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ وبرہ میں واؤ مفتوح اور باء ساکن ہے۔

۹۴۸۔ وحشی بن حرب حرب کے صاحبزادے اور شامی تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں۔ انھوں نے اپنے والد کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کی ہے اور ان سے صدقہ بن خالد وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۹۴۹۔ وکیع بن جراح جراح کے صاحبزادے ہیں۔ کوفہ کے باشندے اور قیس غیلان سے ہیں۔ ہشام بن عروہ، اوزاعی اور امام ثوری سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے عبداللہ بن مبارک، امام احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین اور علی بن المدینی کے علاوہ دوسرے محدثین نے بھی روایت کی ہے۔ بغداد میں درس حدیث جاری کیا۔ قابل اعتماد مشائخ حدیث میں سے ہیں۔ جن کے قول پر اعتماد کیا جاتا ہے اور جن کے قول کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ یہ امام اعظم ابو حنیفہ کے قول پر فتویٰ دیتے تھے۔ انھوں نے امام ابو حنیفہ سے بہت سے چیزیں سن رکھی تھیں۔ ۱۲۹ھ میں ولادت ہوئی۔ اٹھانوے سال کی عمر میں ۱۹۷ھ میں دس محرم الحرام کو جب مکہ مکرمہ سے واپس آ رہے تھے وفات پائی۔ اور فید میں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

مدفون ہوئے۔

کفار وغیرہ

۹۵۰۔ ولید بن عتبہ یہ عتبہ بن ربیعہ کا بیٹا کافر تھا۔ اس کا ذکر غزوۂ بدر میں ہے۔ اسی غزوہ میں کفر کی حالت میں قتل ہوا۔

ہاء ——— صحابہ

۹۵۱۔ حضرت ابو ہاشم شیبہ نام تھا۔ عتبہ بن ربیعہ کے صاحبزادے اور قرشی ہیں بعض نے ان کا نام ہشام بتایا ہے۔ اور یہ بھی کہا ہے کہ ان کا نام ہی ان کی کنیت تھی۔ حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے ماموں تھے۔ فتح مکہ کے روز مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اور ملک شام میں قیام پذیر ہو گئے تھے۔ ان کا شمار صاحب فضل صحابہ میں ہوتا ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں انتقال کیا۔ ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۹۵۲۔ حضرت ابو ہریرہ ان کے نام و نسب کے بارے میں محدثین کا زبردست اختلاف ہے۔ زیادہ مشہور یہ ہے کہ اسلام سے پہلے ان کا نام عبد الشمس یا عبد عمر تھا۔ اور اسلام لانے کے بعد عبد اللہ یا عبد الرحمٰن رکھا گیا۔ قبیلہ دوس سے تعلق رکھتے تھے۔ حاکم ابو احمد کا قول ہے کہ ہمارے نزدیک حضرت ابو ہریرہ کے نام کے متعلق سب سے زیادہ صحیح روایت یہ ہے کہ ان کا نام عبد الرحمٰن صخر تھا۔ ان کی کنیت نام پر اس طرح غالب آئی گویا ان کا نام ہی نہیں رکھا گیا تھا۔ غزوۂ خیبر کے سال مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ خیبر میں شرکت کی۔ پھر ہر وقت خدمت نبوی میں حاضر رہنے لگے۔ صرف پیٹ بھرنے پر اکتفا کرتے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جہاں تشریف لے جاتے یہ بھی ساتھ رہتے تھے۔ صحابہ میں سب سے زیادہ قوی الحفظ تھے۔ ہر وقت آپ کے ساتھ رہنے کی وجہ سے ان کو وہ چیزیں مستحضر رہتی تھیں جو دوسروں کو یاد نہ ہوتیں۔ خود فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! میں آپ سے بہت سے ارشادات سنتا ہوں لیکن وہ مجھے یاد نہیں رہتے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی چادر بچھا دو۔ میں نے اپنی چادر بچھا دی پھر آپ نے بہت سی احادیث بیان فرمائیں۔ اب مجھے وہ تمام ارشادات یاد تھے جو آپ نے بیان فرمائے۔ امام بخاری بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ نے آٹھ سو سے زیادہ افراد سے روایت نقل کی ہیں۔ ان سے حضرت ابن عمر حضرت ابن عباس حضرت جابر حضرت انس اور صحابہ و تابعین کی کثیر جماعت نے روایت کی ہے۔

۹۵۳۔ حضرت ہزال بن ذباب ذباب کے صاحبزادے اور اسلمی ہیں ابو نعیم کنیت تھی۔ ان سے ان کے صاحبزادے نعیم اور محمد بن منکدر وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ماعز کی حدیث میں آتا ہے۔ جو ان کے رجم کے بارے میں منقول ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ ابن منکدر نے خود ان سے روایت نہیں کی۔ بلکہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ان کے فرزند نعیم کے واسطہ سے روایت کی ہے۔

۹۵۴۔ حضرت ہشام بن عاص عاص کے صاحبزادے ہیں۔ اور حضرت عمرو بن العاص کے بھائی ہیں۔ مکہ مکرمہ میں مسلمان ہو گئے ہیں۔ انھوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ جب انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجرت کی خبر ہوئی تو غزوۂ خندق کے بعد جو مدینہ منورہ میں ہوا۔ مکہ مکرمہ واپس آ گئے۔ بڑے صاحب فضل صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان سے ان کے بھتیجے عبداللہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ جنگ یرموک میں ۱۳ھ میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔

۹۵۵۔ حضرت ہشام بن عامر عامر کے صاحبزادے اور انصاری ہیں۔ بصرہ میں اقامت پذیر ہو گئے تھے۔ بصری صحابہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہلِ بصرہ میں مشہور ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ان کے بیٹے سعد اور حضرت حسن بصری شامل ہیں۔

۹۵۶۔ حضرت ہشام بن حکیم قریش کی اسدی شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر مشرف بہ اسلام ہوئے، صاحبِ فضل صحابی تھے۔ ان کا شمار اُن صحابہ میں ہوتا ہے جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے تھے۔ اپنے والد کی وفات سے پہلے انتقال فرمایا۔ ان کے والد کی وفات ۵۲ھ میں ہوئی۔ ان سے حضرت عمر اور اُن کے علاوہ دوسرے صحابہ نے روایت کی ہے۔

۹۵۷۔ حضرت ہلال بن اُمیہ اُمیہ کے صاحبزادے اور واقفی انصاری ہیں۔ غزوۂ تبوک میں شرکت نہ کرنے والے تین صحابہ میں سے ایک یہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔ غزوۂ بدر میں شرکت کی۔ یہی وُہ صحابی ہیں جنھوں نے اپنی بیوی کو شریک کے ساتھ متہم کیا۔ ان کا تذکرہ لعان میں ہے۔ ان سے حضرت جابر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے روایت کی ہے۔

۹۵۸۔ حضرت ابوالہیثم مالک بن تیہان نام تھا۔ ان کا تذکرہ حرف میم میں کیا جا چکا ہے۔

صحابیات

۹۵۹۔ حضرت اُم ہانی فاختہ نام تھا۔ ابوطالب کی صاحبزادی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہمشیرہ ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نبوت سے قبل ان کو پیغامِ نکاح دیا تھا اور ہبیرا ابن ابووہب نے بھی پیغام دیا تھا۔ لیکن ابوطالب نے ان کا نکاح ابوہبیرہ سے کر دیا تھا۔ بعد میں یہ مسلمان ہو گئیں اور اسلام کی وجہ سے ان میں نکاح باقی نہ رہا۔ اب دوبارہ آپ نے پیغام دیا تو انھوں نے کہا خدا کی قسم میں تو آپ کو پہلے سے پسند کرتی ہوں اب مسلمان ہونے کے بعد تو کیوں پسند نہ کروں گی۔ مگر میں بچوں والی عورت ہوں۔ تو آپ نے سکوت فرمایا۔ ان سے حضرت علی اور حضرت ابن عباس کے علاوہ دوسرے صحابہ نے بھی روایت کی ہے۔

۹۶۰۔ حضرت اُم ہشام یہ حارثہ بن نعمان کی صاحبزادی ہیں۔ زیارتِ نبوی کا شرف نصیب ہوا۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

۹۶۱۔ حضرت ہند بنت عتبہ عتبہ ابن ربیعہ کی صاحبزادی ہیں۔ حضرت ابوسفیان کی بیوی اور حضرت معاویہ کی والدہ ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر حضرت ابوسفیان کے ہمراہ مشرف بہ اسلام ہوئیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں کے نکاح کو جاری رکھا۔ یہ نہایت فصیح و بلیغ اور عاقلہ تھیں۔ جب انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ رحمت پر دوسری عورتوں کی معیت میں بیعت کی تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ گی اور نہ چوری کرو گی تو ہندہ نے عرض کیا کہ ابوسفیان ہاتھ روک کر خرچ کرتے ہیں جس کی تنگی ہوتی ہے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم اس قدر لو جو تمہارے اور تمہاری اولاد کے لیے کافی ہو۔ آپ نے فرمایا اور نہ زنا کرو گی۔ تو ہندہ عرض گزار ہوئیں آیا کوئی شریف عورت زنا کار ہو سکتی ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا اور نہ اپنے بچوں کو قتل کرو گی۔ ہندہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ نے تو ہمارے سب بچوں کو قتل کر دیا۔ ہم نے تو چھوٹے بچوں کو پرورش کیا تھا۔ اور بڑے ہونے پر آپ نے جنگ بدر میں قتل کرا دیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں انتقال کیا۔ اسی روز حضرت ابوقحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوئی۔ ان سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت حدیث کی ہے۔

تابعین

۹۶۲۔ ہبیرہ بن مریم مریم کے صاحبزادے ہیں۔ حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سماعتِ حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابو فاختہ اور اسحاق شامل ہیں۔ یہ ثقہ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ روایت میں کچھ مضبوطی نہیں۔ ۹۰ھ میں وفات پائی۔

۹۶۳۔ نہریل بن شرحبیل شرحبیل کے صاحبزادے اور ازدی کوفی ہیں۔ قوت بصارت سے محروم تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود سے سماعتِ حدیث کی اور ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۹۶۴۔ ہشام بن حسان حسان کے صاحبزادے اور قردوسی قبیلہ کے آزاد کردہ ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کے یہاں قیام پذیر تھے۔ اسی لیے قردوسی کہلاتے ہیں۔ انھوں نے کہا تھا کہ جن کو حجاج بن یوسف نے ہاتھ پاؤں باندھ کر قتل کیا ہے ان کی تعداد کا شمار کیا جائے۔ جب شمار کیا گیا تو ان کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار ہوئی۔ انھوں نے حضرت حسن، عطاء اور عکرمہ سے سماعتِ حدیث کی اور ان سے روایت کرنے والوں میں حماد بن زید اور فضل بن عیاض وغیرہ شامل ہیں۔

۹۶۵۔ ہشام بن زیاد زیاد کے صاحبزادے ہیں۔ ابوالمقدام کنیت تھی۔ حسن اور قرظی سے سماعتِ حدیث کی۔ ان سے قواریری اور شیبان بن فروخ نے روایت کی ہے۔ محدثین نے انھیں ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۶۶۔ ہشام بن زید یہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں۔ اپنے دادا جان سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے محدثین کی کثیر تعداد نے روایت کی ہے۔ ان کا شمار بصری تابعین میں ہوتا ہے۔

۹۶۷۔ ہشام بن عروہ حضرت عروہ بن زبیر کے صاحبزادے اور قرشی مدنی ہیں۔ ابومنذر کنیت تھی۔ مدینہ طیبہ کے مشہور و معروف تابعی ہیں اور کثرت سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔ اکابر علماء اور جلیل القدر تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ ۶۱ھ میں ولادت ہوئی۔ انھیں حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

سماعت حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ ان سے روایت کرنے والوں میں مالک بن انس، ثوری، اور ابن عیینہ وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ خلیفہ منصور کے دور خلافت میں بغداد تشریف لائے۔ اور ۱۴۶ھ میں بغداد میں وفات پائی۔

۹۶۸۔ ہشام بن عمار ابو ولید کنیت تھی۔ سلمی و دمشقی ہیں۔ تجوید کے ماہر حافظ حدیث اور دمشق میں خطابت کے فرائض سرانجام دیتے تھے۔ انھوں نے یحییٰ بن حمزہ اور مالک سے سماعت حدیث کی۔ ان سے امام بخاری، امام نسائی، امام ابوداؤد اور ابن ماجہ، محمد بن خزیمہ اور باغندی وغیرہ نے روایت کی ہے۔ بانوے سال کی عمر میں ۲۴۵ھ میں انتقال فرمایا۔

۹۶۹۔ ہشیم بن بشیر بشیر کے صاحبزادے سلمی و سلمی ہیں۔ انھوں نے مشہور ائمہ احادیث عمرو بن دینار ایوب سختیانی اور یونس بن عبید وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے امام ثوری، شعبہ، مالک، ابن المبارک کے علاوہ دوسرے محدثین نے روایت کی ہے۔ ۱۰۴ھ میں ولادت پائی۔ اور ۱۸۳ھ میں انتقال ہوا۔

۹۷۰۔ ہلال بن عامر عامر کے صاحبزادے اور مزنی ہیں۔ کوفی تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں۔ انھوں نے اپنے والد سے روایت حدیث کی اور رافع مزنی سے حدیث کی سماعت کی۔ ان سے یعلیٰ وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۹۷۱۔ ہلال بن عبداللہ ابو ہاشم کنیت تھی۔ بنو ہاشم سے تعلق رکھتے تھے۔ انھوں نے ابو اسحاق سے سماعت حدیث کی ہے اور ان سے مسلم اور عفان نے روایت کی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ ان کی حدیث منکر ہوتی ہے۔

۹۷۲۔ ہلال بن علی اپنے جد امجد ہلال بن ابی میمونہ فہری کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ حضرت انس بن مالک اور عطاء بن یسار سے سماعت حدیث کی اور ان سے مالک بن انس وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۹۷۳۔ ہلال بن یساف یساف کے صاحبزادے ہیں۔ اشجع کے آزاد کردہ ہیں۔ انھیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کا شرف نصیب ہوا۔ سلمہ بن قیس سے روایت حدیث کی۔ ابو مسعود انصاری سے سماعت حدیث کی اور ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۹۷۴۔ ہمام بن حارث حارث کے صاحبزادے اور نخعی ہیں۔ حضرت ابن مسعود، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ اور صحابہ کی ایک جماعت سے سماعت حدیث کی۔ ان سے ابراہیم نخعی نے روایت حدیث کی ہے۔

۹۷۵۔ ابو ہند یسار نام تھا۔ پچھنے لگانے کا کام کرتے تھے۔ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پچھنے لگائے تھے۔ بنو بیاضہ کے آزاد کردہ ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ حضرت جابر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۹۷۶۔ ہود بن عبداللہ اپنے والد حضرت مزیرہ اور حضرت سعید بن وہیب سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ یہ دونوں منصب صحابیت پر فائز تھے۔ ان سے طالب بن حجر نے روایت کی ہے۔

۹۷۷۔ ابو ہیاج حصین کے صاحبزادے اور اسدی ہیں۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاتب ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں کہ یہ منصور بن حیان کے والد ہیں۔ جلیل القدر اور ثقہ تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں حضرت علی اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سماعت حدیث کی اور ان سے ابو وائل اور شعبی نے روایت کی ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

یاء ـــــــ صحابہ

۹۷۸۔ حضرت یحییٰ بن اسید ان کے جدِ امجد کا نام حضیر تھا۔ انصار سے تعلق تھا۔ دورِ رسالت میں ولادت ہوئی۔ ان کے والد کی کنیت ابو یحییٰ ان ہی کے نام پر ہے۔ ان کا تذکرہ فضل قراۃ وقاری میں ہے۔ ابن عبدالبر لکھتے ہیں کہ ان کی عمر تو سماعت حدیث کے لائق تھی۔ لیکن میں نے ان کی روایت کردہ کوئی حدیث نہیں سنی۔

۹۷۹۔ حضرت یزید بن اسود اسود کے صاحبزادے سوائی ہیں۔ اہل طائف میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے جابر نے روایت کی ہے۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل کوفہ میں شہرت کی حامل ہیں۔

۹۸۰۔ حضرت یزید بن شیبان شیبان کے صاحبزادے اُورازدی ہیں۔ منصب صحابیت پر فائز تھے۔ ان کا تذکرہ وحدان میں کیا جاتا ہے۔ انھوں نے حضرت ابن مربع سے روایت کی ہے اور ان سے عبداللہ بن صفوان نے روایت کی۔ ان کی حدیث حج کے بارے میں ہے۔

۹۸۱۔ حضرت یزید بن عامر عامر کے صاحبزادے سوائی اور حجازی ہیں۔ جنگ حنین میں مشرکین مکہ کی جانب سے شرکت کی۔ اس کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئے۔ ان سے سائب بن یزید وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۹۸۲۔ حضرت یزید بن نعامہ نعامہ کے صاحبزادے اُورضبی ہیں۔ کفر کی حالت میں غزوۂ حنین میں شرکت کی اور اس کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئے۔ امام ترمذی کا قول ہے کہ ان کی نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے سماعتِ حدیث معروف نہیں ہے۔

۹۸۳۔ حضرت ابوالیسر کعب نام تھا۔ عمرو کے صاحبزادے ہیں۔ ان کا تذکرہ حرف کاف کے تحت آچکا ہے۔

۹۸۴۔ حضرت یعلیٰ بن اُمیہ یہ تمیمی اور حنظلی ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ غزوۂ حنین طائف اور غزوۂ تبوک میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ ان کا شمار حجازی صحابہ میں ہوتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ جنگ جمل میں شرکت کی اور جامِ شہادت نوش فرمایا۔ ان سے عطاء، مجاہد اور صفوان وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

۹۸۵۔ حضرت یعلیٰ بن مرہ قبیلہ بنو ثقیف سے تعلق رکھتے تھے۔ انہیں حدیبیہ، غزوۂ خیبر، غزوۂ حنین، فتح مکہ، غزوہ طائف اور غزوۂ تبوک میں شرکت کا شرف نصیب ہوا۔ کوفی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۹۸۶۔ حضرت یوسف بن عبداللہ عبداللہ بن سلام کے صاحبزادے ہیں۔ ابو یعقوب کنیت تھی۔ حضرت یوسف بن یعقوب علیہ السلام کی اولاد بنی اسرائیل میں سے تھے۔ دورِ رسالت میں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ولادت ہوئی۔ انھیں خدمتِ نبوی میں لایا گیا۔ آپ نے گود میں لے کر یوسف نام تجویز فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے سر پر دست رحمت پھیرا اور ان کے لیے۔ دعائے خیر کی۔ بعض نے کہا ہے کہ ان کی کچھ روایت ہیں لیکن صحیح قول یہ ہے کہ ان کی کوئی روایت نہیں۔ ان کا شمار مدنی صحابہ میں ہوتا ہے۔

صحابیات

۹۸۷۔ حضرت لُسَیرہ | یہ حضرت یاسر انصاری کی والدہ ماجدہ ہیں۔ یہ مہاجر صحابیات میں سے ہیں۔ ان سے ان کی پوتی حمیصہ بنت یاسر نے روایتِ حدیث کی ہے۔

تابعین

۹۸۸۔ یحییٰ بن حصین | حصین کے صاحبزادے ہیں۔ انھوں نے اپنی دادی اُم الحصین اور طارق سے روایت کی ہے۔ اور ان سے شعبہ اور اسحاق وغیرہ نے روایت کی ہے ثقہ تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں۔

۹۸۹۔ یحییٰ بن خلف | خلف کے صاحبزادے اُور باہلی ہیں۔ معمر سے روایت کرتے ہیں اور ان سے روایت کرنے والوں میں امام مسلم، امام ابوداؤد، امام ترمذی اور ابن ماجہ وغیرہ شامل ہیں۔ ۲۴۲ھ میں اس جہان فانی کو خیرباد کہا۔ ان کا تذکرہ باب اعداد آلۃ الجہاد میں آتا ہے۔

۹۹۰۔ یحییٰ بن سعید | سعید کے صاحبزادے انصاری و مدنی ہیں۔ بنو اُمیہ کے دور میں مدینہ طیبہ میں فصل خصومات کے ذمہ دار تھے۔ پھر خلیفہ منصور نے انھیں عراق بلایا اور ہاشمیہ میں قاضی کے منصب پر فائز کر دیئے گئے۔ یہ حدیث و فقہ میں امام ہیں۔ عالم دین، پرہیزگار، زاہد، متقی اور نیک سیرت دینی و فقہی بصیرت میں مشہور تھے۔ انھوں نے حضرت انس بن مالک اور سائب بن یزید سے سماعت حدیث کی۔ اور ان سے عروہ، شعبہ، ثوری، ابن عیینہ اور ابن مبارک نے روایت کی ہے۔

۹۹۱۔ یحییٰ بن عبدالرحمٰن | ان کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب بن ابی بلتعہ۔ مدنی تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ انھوں نے صحابہ کی ایک جماعت سے روایت کی ہے اور ان سے محدثین کی کثیر تعداد نے روایت کی ہے۔

۹۹۲۔ یحییٰ بن عبداللہ | عبداللہ کے صاحبزادے صنعانی ہیں۔ انھوں نے اُن لوگوں سے روایت کی ہے جن سے فروہ بن میک نے سماعت کی اور ان سے معمر نے روایت کی ہے۔

۹۹۳۔ یحییٰ بن ابی کثیر | ابونصر یمامی کنیت تھی۔ بنو طے کے آزاد کردہ ہیں۔ یہ بصرہ کے باشندے تھے لیکن بعد میں یمامہ میں اقامت پذیر ہو گئے۔ انھیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کا شرف نصیب ہوا اور عبداللہ بن ابی قتادہ سے سماعتِ حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں عکرمہ اور امام اوزاعی شامل ہیں۔

۹۹۴۔ یزید بن اصم | اصم کے صاحبزادے ہیں۔ اور حضرت اُم المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہمشیرہ زاد ہیں۔ انھوں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

نے حضرت میمونہ اور حضرت ابوہریرہ سے روایتِ حدیث کی ہے۔

۹۹۵۔ یزید بن رومان رومان کے صاحبزادے ہیں۔ ابوروح کنیت تھی۔ اہلِ مدینہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ابن زبیر اور صالح بن خوات سے سماعتِ حدیث کی اور ان سے امام زہری وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۹۹۶۔ یزید بن زریع ابومعاویہ کنیت تھی۔ حافظِ حدیث تھے۔ انھوں نے ایوب اور یونس سے سماعتِ حدیث کی اور ان سے ابن مدینی اور مسدد نے روایت کی۔ ان کا تذکرہ باب الشفقۃ والرحمۃ میں آتا ہے امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ بصرہ میں دینی و علمی پختگی ان پر ختم ہے۔ اکاسی سال کی عمر میں شوال ۱۸۲ھ میں انتقال ہوا۔

۹۹۷۔ یزید بن زیاد زیاد کے صاحبزادے اور دمشق کے باشندے ہیں۔ انھوں نے امام زہری اور سلمان ابن حبیب سے سماعتِ حدیث کی اور ان سے وکیع اور ابونعیم وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۹۹۸۔ یزید بن ابی عبید ابوعبید کے صاحبزادے ہیں۔ سلمہ بن الاکوع کے آزاد کردہ ہیں۔ انھوں نے سلمہ سے روایتِ حدیث کی ہے اور ان سے روایت کرنے والوں میں یحییٰ بن سعید وغیرہ کے نام شامل ہیں۔

۹۹۹۔ یزید بن ہارون ہارون کے صاحبزادے ہیں۔ سلمی کہلاتے ہیں کیونکہ ان کے آزاد کردہ ہیں۔ واسط کے رہنے والے تھے۔ بغداد میں تشریف لے گئے اور وہاں درسِ حدیث کا سلسلہ شروع کیا پھر واسط واپس آئے اور وہیں کے ہو کر رہ گئے۔ ۱۱۸ھ میں ولادت ہوئی۔ ابن المدینی کا قول ہے کہ میں نے ابن ہارون سے زیادہ قوی حافظ نہیں دیکھا۔ حدیث کے زبردست عالم اور حافظ تھے۔ ثقہ، زاہد اور عابد تھے۔ ۲۱۷ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ انھوں نے ایک جماعت سے روایتِ حدیث کی ہے اور ان سے امام احمد بن حنبل اور علی بن المدینی نے روایت کی ہے۔

۱۰۰۰۔ یزید بن ہرمز ہرمز کے صاحبزادے اور ہمدانی مدینی ہیں اور نجولیت کے آزاد کردہ ہیں۔ انھیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماعتِ حدیث کا شرف نصیب ہوا۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ اور امام زہری اور عمرو بن دینار وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۱۰۰۱۔ یعقوب بن عاصم ان کا شجرہ نسب اس طرح بیان کیا گیا ہے:۔ یعقوب بن عاصم بن عروہ بن مسعود ثقفی اور حجازی ہیں۔ انھوں نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے۔

۱۰۰۲۔ یعلیٰ بن مملک مملک کے صاحبزادے ہیں۔ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ انھوں نے ام سلمہ سے روایت کی ہے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابن ابی ملیکہ وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ مملک میں پہلا میم مفتوح، دوسرا ساکن اور لام مفتوح ہے۔

۱۰۰۳۔ یعیش بن طنخفہ طنخفہ کے صاحبزادے اور غفاری ہیں۔ انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ ان کے والد ماجد اصحابِ صُفّہ میں سے تھے۔ ان سے ابوسلمہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

باب دوم

ائمہ اُصولِ حدیث کا بیان

۱۰۰۴- امامِ اعظم ابوحنیفہ آپ کا نام نامی واسم گرامی نعمان بن ثابت ہے۔ ثابت بن زوطاء کے صاحبزادے اور کوفہ کے رہنے والے تھے۔ حمزہ زیات کے گھرانے سے تعلق تھا۔ آپ کے والدِ محترم ثابت بن زوطا پیدائشی مسلمان تھے۔ آپ کے دادا کابل میں سکونت پذیر ہوگئے تھے اور بعض کے نزدیک بنی تیم اللہ بن ثعلبہ کے غلام تھے جو بعد میں آزاد کر دیئے گئے تھے۔ صحیح بات یہی ہے کہ آپ کے دادا کسی کے غلام نہیں تھے اور امام اعظم کے خاندان پر کبھی غلامی کا دور نہیں گزرا۔ امام ابوحنیفہ کپڑے کا وسیع کاروبار کرتے اور فارغ البال آدمی تھے۔ والدِ ماجد کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کا شرف حاصل ہوا تھا۔ حضرت علی نے اُن کے لیے اور اُن کی اولاد کے لیے دعائے برکت فرمائی تھی (امام اعظم ابوحنیفہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی اور رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ایک معجزہ تھے جن کے ذریعے آپ کے اجتہادی علم کا ظہور ہوا)۔ امام ابوحنیفہ کی پیدائش ۸۰ھ میں ہوئی اور ۱۵۰ھ میں آپ اِس جہانِ فانی سے عالمِ جاودانی کی طرف سدھارے تھے (اُسی سال امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ہوئی تھی)۔ آپ نے بغداد میں وفات پائی کیونکہ عباسی خلیفہ منصور نے آپ کو کوفہ سے بغداد بُلا لیا تھا اور اِس آسمانِ فقاہت واجتہاد کے مہرِ درخشاں کو مقبرۂ خیزران میں دفن کیا گیا تھا۔ بغداد میں آپ کا مزار مشہورِ انام اور زیارت گاہِ خاص وعام ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ حماد بن ابی سلیمان کے درس میں حاضر ہوتے رہے جو کوفہ کے اندر حدیث وفقہ میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے (اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث دانی وفقاہت کے علمبردار تھے)۔ امام اعظم کے زمانے میں صحابۂ کرام میں سے چار حضرات بقیدِ حیات تھے لیکن ان کی کسی سے ملاقات ثابت نہیں ہے اور نہ انھوں نے کسی صحابی سے روایت کی ہے۔ وہ چار حضرات یہ تھے۔ بصرہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ میں حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ مدینہ منورہ میں حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مکہ مکرمہ میں حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (حق یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ تابعی ہیں۔ آپ نے اِن مذکوروں چاروں صحابۂ کرام کی زیارت کی ہے جبکہ آپ کی وفات کے وقت بارہ صحابۂ کرام دنیا میں موجود تھے۔ امام اعظم کے بارے میں علامہ جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے تبییض الصحیفہ میں لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ نے تین حدیثیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہیں اور ایک حدیث حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ان چاروں حدیثوں کو مع اسناد تبییض الصحیفہ میں درج کیا ہے۔ دیگر کتنے ہی محدثین نے آپ کا صحابۂ کرام سے روایت کرنا تسلیم کیا ہے)۔ امام ابوحنیفہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

نے سماعتِ حدیث عطاء بن ابی رباح، ابو اسحاق سبیعی، محمد بن منکدر، نافع، ہشام بن عروہ اور سماک بن حرب وغیرہ حضرات سے کی اور ان سے عبداللہ بن مبارک، وکیع بن جراح، یزید بن ہارون، قاضی ابو یوسف اور امام محمد بن حسن شیبانی وغیرہ حضرات نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عباسی خلیفہ منصور نے انھیں کوفہ سے بغداد بلا لیا تھا اور یہ اپنی وفات تک وہیں رہے مروان کے دور میں ابن ہبیرہ گورنر نے انھیں کوفہ کا محکمۂ قضاء قبول کرنے پر اصرار کیا۔ انھوں نے سختی سے انکار کیا تو روزانہ دس کوڑے لگائے جاتے رہے۔ جب دیکھا کہ یہ کسی طرح رضامند نہیں ہوتے تو چھوڑ دیے گئے۔ خلیفہ منصور نے بھی بغداد بلا کر محکمۂ قضاء ان کے سپرد کر دینے پر اصرار کیا اور قسم کھائی کہ آپ کو یہ عہدہ قبول کرنا ہوگا۔ آپ نے بھی قسم کھائی کہ آخری دم تک یہ ذمہ داری قبول نہیں کروں گا۔ خلیفہ نے آپ کو قید و بند کی صعوبتیں پہنچائیں۔ اس صبر و استقلال کے پیکر اور حق و صداقت کے علمبردار نے یہ عہدہ قبول کر کے اپنی دنیا نہ سنواری بلکہ زہد و ورع کی لاج رکھتے ہوئے قید میں ہی جانِ عزیز جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

حکیم بن ہشام کا بیان ہے کہ شام کے اندر میرے سامنے امام ابو حنیفہ نے متعلق کہا گیا کہ امانت دار ہونے میں وہ اپنے دور کے سب سے بڑے آدمی تھے۔ منصور نے ان سے کہا تھا کہ عہدۂ قضا اور خزانوں کی کنجیاں قبول کرو ورنہ کوڑوں کی سزا دی جائے گی۔ انھوں نے آخرت کے عذاب سے ڈر کر دنیا کے عذاب کو لبیک کہا۔ منقول ہے کہ امام عبداللہ بن مبارک کے سامنے امام ابو حنیفہ کا ذکر ہوا تو انھوں نے فرمایا: تم اس شخص کا ذکر کرتے ہو جس کے سامنے پوری دنیا پیش کی گئی لیکن وہ دنیا کو طلاق دے کر عالمِ جاودانی میں چلا گیا۔

امام ابو حنیفہ بعض کے نزدیک قدمیں متوسط اور بعض کے نزدیک کشیدہ قامت تھے۔ رنگ گندمی، چہرہ خوبصورت اور پُر وقار تھا۔ گفتگو کا انداز دلنشین، آواز شیریں، لب و لہجہ حسین و باوقار تھا۔ شائستہ مجلس، حد درجہ سخی، زہد و ورع کے پیکر، بہت عبادت گزار، علم و عرفاں کے بحرِ بیکراں اور احباب و اقارب کی خاص طور پر مدد کرنے والے تھے (اُمتِ محمدیہ کے اندر آپ آسمانِ علم و عرفاں کے مہرِ درخشاں کی طرح ہیں، جن کی اجتہادی کاوشوں کے دریائے علم سے آج تک عوام و خواص اکتسابِ فیض کرتے آرہے ہیں اور اِنْ شَآءَ اللہ تعالیٰ قیامت تک اُمتِ محمدیہ ان سے فیض یاب ہوتی رہے گی)۔

امام شافعی کا بیان ہے کہ کسی نے امام مالک سے پوچھا: کیا آپ نے امام ابو حنیفہ کو دیکھا ہے؟ فرمایا ہاں میں نے ایسے شخص کو دیکھا ہے کہ اگر وہ اس ستون کے متعلق فرماتے کہ یہ سونے کا ہے تو مضبوط دلائل سے یہی ثابت کر دکھاتے۔ امام شافعی کا ارشاد ہے کہ جو فقہ میں مہارت حاصل کرنا چاہے وہ امام ابو حنیفہ کی مدد کے بغیر اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ امام ابو حامد غزالی فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ نصف شب قیام کیا کرتے تھے۔ ایک روز کسی راستے سے گزر رہے تھے کہ ایک آدمی نے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: یہ بزرگ ساری رات قیام کرتے ہیں۔ اس کے بعد امام اعظم ابو حنیفہ ساری رات قیام میں ہی گزارنے لگے اور اپنے نفس کو مخاطب کر کے فرمایا: مجھے شرم آتی ہے کہ لوگ میری طرف ایسی بات منسوب کریں جو میرے اندر نہ ہو۔ شریک نخعی فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ ہمیشہ گہری سوچ میں ڈوبے رہتے اور بہت کم گو تھے۔ یہ باطنی علوم سے مالا مال ہوتے اور اہم دینی معاملات میں غور و فکر کی روشن علامت ہے کیونکہ جس شخص کو خاموشی اور دنیا سے بے رغبتی حاصل ہو جائے اُسے پورا علم حاصل ہو جاتا ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل و مناقب اتنے زیادہ ہیں کہ اگر انھیں شمار کرنے لگیں تو بیان طویل ہو جائے گا اور مقصد کے فوت ہونے کا خطرہ ہے۔ بس اتنا جان لینا ہی کافی ہے کہ آپ عدیم المثال عالم، عمل کی منہ بولتی تصویر، تقویٰ و طہارت اور زہد و ورع کے پیکر اور علوم دینیہ شرعیہ میں امام اعظم تھے۔ اگرچہ اس کتاب مشکوٰۃ المصابیح میں امام ابوحنیفہ کی کوئی روایت نہیں ہے لیکن ہم نے ان کا تذکرہ کرنا ضروری سمجھا کہ ایسی ہستی کی علمی جلالت، منصب کی رفعت اور اسم گرامی کی عظمت کے ذکر سے برکت حاصل کی جائے۔

۱۰۰۵- امام مالک بن انس آپ انس بن مالک بن ابوعامر اصبحی کے صاحبزادے ہیں۔ کنیت ابوعبداللہ ہے۔ یہ علمائے کرام کے شیخ اور کتنے ہی آئمہ کے استاد ہیں، اسی لیے ہم نے ان کی بلند پایہ علمیت، اجتہادی صلاحیت اور تقدیم زمانی کے باعث ان کے ذکر کو مقدم رکھا ہے ورنہ اسی کتاب کے دیباچے میں ہم نے بخاری و مسلم کا ذکر ان سے پہلے کیا تھا اور وہ ان شرائط کی وجہ سے ہے جن کی رعایت انھوں نے اپنی صحیحین میں رکھی ہے۔ کتابوں کے لحاظ سے وہ حضرات مقدم اور مقام و مرتبہ کے لحاظ سے امام مالک زیادہ مستحق ہیں کہ انھیں مقدم رکھا جائے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ کے اندر ۹۵ھ میں پیدا ہوئے گویا عمر میں امام ابوحنیفہ سے پندرہ سال چھوٹے تھے، اور چوراسی سال کی عمر پاکر ۱۷۹ھ میں فوت ہوئے۔ واقدی نے ان کی عمر نوّے سال بتائی ہے۔ امام مالک نہ صرف اہل حجاز کے امام بلکہ حدیث و فقہ میں تمام مسلمانوں کے پیشوا ہیں۔ ان کے فخر کے لیے یہی کافی ہے کہ امام شافعی جیسی ہستی کا شمار ان کے شاگردوں میں ہوتا ہے۔ علاوہ بریں محمد بن ابراہیم، ابن دینار، ابوحاتم اور عبدالعزیز بن ابوحازم بھی ان کے شاگردوں میں ہیں۔ ان کے علاوہ ان کے شاگردوں میں ابن معن بن عیسیٰ، یحییٰ بن یحییٰ، عبداللہ بن مسلمہ قعنبی اور عبداللہ بن وہب جیسے حضرات بھی ہیں جو بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین جیسے آئمہ محدثین کے استاد ہیں۔ امام مالک نے ابن شہاب زہری، یحییٰ بن سعید، نافع، ابن المنکدر، ہشام بن عروہ، زید بن اسلم، ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن اور ان کے علاوہ بہت سے حضرات سے علم حدیث حاصل کیا اور ان سے اتنے حضرات نے روایت حدیث کی جن کا شمار بہت مشکل ہے۔ ان کے شاگرد جس ملک میں جاکر اقامت پذیر ہوئے وہ پورے ملک کے امام اور یگانۂ روزگار ثابت ہوئے۔

بکر بن عبداللہ صنعانی کا بیان ہے کہ ہم امام مالک کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہمیں ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن کے واسطے سے حدیثیں سنائیں۔ ہمارے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ ہمیں ان کی روایتیں سناتے ہی چلے جائیں۔ ایک روز امام مالک نے ہم سے فرمایا کہ اگر تم ربیعہ سے کچھ حاصل کرنا چاہتے ہو تو وہ محراب میں سو رہے ہیں۔ جب وہ بیدار ہوئے تو ہم عرض گزار ہوئے کہ کیا آپ ہی ربیعہ ہیں؟ فرمایا ہاں۔ ہم نے کہا کہ امام مالک آپ کے خزانۂ علم سے مستفیض ہوئے لیکن اس کے باوجود آپ ان کے مقام اجتہاد تک نہیں پہنچ سکے؟ فرمایا کہ یہ معاملہ ہی اور ہے کیونکہ تھوڑا سا وہبی علم بھی کسبی علم کی گٹھڑی سے بڑھ جاتا ہے۔ اسی طرح عبدالرحمٰن بن مہدی سے منقول ہے کہ سفیان ثوری حدیث کے تو امام ہیں لیکن فقہ کے نہیں۔ اور اوزاعی فقہ کے امام ہیں لیکن حدیث کے نہیں جبکہ امام مالک حدیث و فقہ دونوں کے امام ہیں۔

منقول ہے کہ امام مالک احادیث رسول کی تعظیم کا بہت اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ جب حدیث بیان کرنے کا ارادہ فرماتے تو تازہ وضو کرتے، داڑھی میں کنگھی کرتے، خوشبو استعمال فرماتے اور بڑے پُروقار اور باہیبت ہوکر

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

مسند پر جلوہ افروز ہوتے اور پھر احادیثِ مطہرہ بیان کرتے۔ اِس طرزِ عمل کی اُن سے وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ میں احادیثِ رسول کی عظمت برقرار رکھنے کی وجہ سے ایسا کرتا ہوں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ابوحازم حدیث بیان کر رہے تھے تو امام مالک اُن کے پاس سے گزرے اور اُن کی مجلس میں نہ بیٹھے بلکہ آگے چلے گئے۔ وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا کہ میں بھی حدیث سُننا چاہتا تھا لیکن مجلس میں بیٹھنے کی جگہ نہ تھی اور کھڑے ہو کر حدیث سُننا میں نے ادب کے خلاف شمار کیا۔ یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ امام مالک سے کسی کی حدیث زیادہ صحیح نہیں ہوتی۔ امام شافعی نے فرمایا کہ جب اہلِ علم حضرات کا ذکر ہو تو امام مالک اُن کے درمیان میں ایسے ہیں جیسے ستاروں کے جھرمٹ میں ماہِ تاباں نیز مجھے تو امام مالک سے بڑھ کر قابلِ اعتماد کوئی اور شخص نظر نہیں آتا۔ وہ فرمایا کرتے کہ جب تمہیں امام مالک سے کوئی روایت ملے تو اُسے دونوں ہاتھوں کے ساتھ مضبوطی سے پکڑ لیا کرو۔ جب کوئی باطل پرست امام مالک کی بارگاہ میں گفتگو کرنے آتا تو آپ فرماتے کہ میرے پاس تو میرے دین کی صداقت و حقانیت کے گواہ موجود ہیں جبکہ تم شکوک و شبہات میں مبتلا ہو لہٰذا کسی ایسے شخص سے جا کر مناظرہ کرو جس کو اپنے دین کی صداقت میں شک ہو۔

امام مالک فرماتے ہیں کہ جس کے اندر خیر موجود نہ ہو تو لوگوں کو اُس سے خیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ اُن کا مقولہ ہے کہ علم کثرتِ روایت کا نام نہیں بلکہ وہ تو ایک نور ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کے دِل میں رکھ دیا کرتا ہے۔ امام ابوعبداللہ بخاری فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی مسجد میں جلوہ افروز ہیں۔ آپ کے اِرد گرد بہت سے لوگ موجود ہیں جنھوں نے شمعِ رسالت کو پروانوں کی طرح اپنے جھرمٹ میں لیا ہوا ہے۔ آپ کے سامنے ایک مشک رکھی ہوئی ہے جس میں سے کوئی چیز مٹھیاں بھر بھر کر امام مالک کو عنایت فرما رہے ہیں اور دوسرے لوگوں پر بھی ڈال رہے ہیں۔ مطرف کا بیان ہے کہ میں نے اِس خواب کی تعبیر علم اور اتباعِ سُنّت سے لی ہے۔

امام شافعی فرماتے ہیں کہ ہم مکہ مکرمہ میں تھے کہ میری پھوپھی جان نے فرمایا:۔ آج رات میں نے ایک عجیب بات خواب میں دیکھی ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ کیا دیکھا ہے؟ فرمایا کہ میں نے کسی کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ آج زمین والوں کے سب سے بڑے عالم فوت ہو گئے ہیں۔ چنانچہ امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں نے اُس دِن اور تاریخ کو یاد رکھا۔ آخر کار معلوم ہو گیا کہ اُسی روز امام مالک نے وفات پائی تھی۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ میں خلیفہ ہارون رشید کے پاس گیا تو اُنھوں نے کہا:۔ کاش آپ ہمارے پاس تشریف لایا کرتے ہمارے لڑکے آپ سے آپ کی کتاب مؤطا کا درس لیتے۔ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ امیر المومنین کی عزت برقرار رکھے۔ یہ علم آپ ہی کے گھر سے نکل کر دنیا میں پھیلا ہے۔ اگر آپ اِسے باعزت رکھیں گے تو یہ باعزت رہے گا اور اگر آپ ہی اِس کی قدر و منزلت کو گرائیں گے تو اِس کی عظمت دِلوں سے نکل جائے گی۔ یہ علم ایسی چیز ہے کہ اِس کے پاس پہنچنا چاہیئے نہ کہ اِسے اپنے پاس بُلایا جائے۔ ہارون نے کہا کہ آپ نے درست فرمایا ہے اور اپنے بچوں کو حکم دیا کہ مسجد میں حاضر ہو کر لوگوں کے ساتھ اِن سے حدیث کی سماعت کیا کرو۔

ایک دفعہ ہارون رشید نے امام مالک سے دریافت کیا کہ کیا آپ کے پاس اپنا مکان ہے؟ امام مالک نے نفی میں جواب دیا۔ رشید نے آپ کو تین ہزار دینار دیئے کہ اِن سے مکان خرید لیجیئے۔ امام مالک نے دینار لے کر رکھ چھوڑے اور مکان نہ خریدا۔ جب ہارون نے روانگی کا ارادہ کیا تو اِن سے کہا کہ آپ میرے ساتھ تشریف لے چلیں کیونکہ میں نے مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ لوگوں کو آپ کی مؤطا پر اُسی طرح پابند کروں گا جیسے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کو ایک ہی قرآنِ مجید پر پابند کر دیا تھا۔ امام مالک نے فرمایا کہ آپ لوگوں کو مؤطا پر پابند نہیں کر سکیں گے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صحابہ کرام مختلف شہروں میں منتشر ہو گئے تھے اور انھوں نے وہاں حدیثیں بیان کیں جس کے باعث ہر شہر والوں کے پاس روایات کا ذخیرہ ہے اور ان تمام ذخائر کے درمیان اختلاف بھی ہے، جس کے متعلق رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری اُمت کا اختلاف رحمت ہے۔ رہا آپ کے ساتھ چلنے والا معاملہ تو یہ کام مجھ سے نہیں ہو سکے گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔ لوگوں کے لیے مدینہ بہتر ہے۔ کاش! وہ اِس بات کو جانیں نیز مدینہ کھوٹ کو نکال پھینکتا ہے۔ رہے آپ کے دینار تو وہ میرے پاس موجود ہیں۔ آپ چاہیں تو انھیں لے جائیں اور چاہے رہنے دیں۔ امام مالک کا مقصد یہ واضح کر دینا تھا کہ میں دیناروں کو مدینہ منورہ کی برکتوں پر ترجیح نہیں دے سکتا۔

امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں نے امام مالک کے دروازے پر خراسانی گھوڑے اور مصری خچر کافی تعداد میں بندھے ہوئے دیکھے۔ وہ اتنے تنومند اور قریب تھے کہ میں نے ایسے دیکھے نہیں تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یہ گھوڑے اور خچر تو بہت ہی اچھے ہیں۔ فرمایا کہ اے ابو عبداللہ! یہ میری جانب سے آپ کے لیے ہدیہ ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اپنی سواری کے لیے تو رکھ لیجیے۔ فرمایا کہ جس مقدس سرزمین سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم مبارک لگے ہوں اُس کو اپنی سواری کے کھُروں سے روندتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امام مالک کبھی مدینہ منورہ میں سوار ہو کر نہیں چلا کرتے تھے۔ غرضیکہ علم و فضل کے اُس کوہِ بلند اور بحرِ بیکراں کے کمالات اتنے ہیں کہ اُن کا احاطہ ممکن نہیں۔

۱۰۰۶۔ امام محمد بن ادریس شافعی اِن کی کنیت ابو عبداللہ اور شجرۂ نسب یوں ہے:۔ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن سائب۔ بن عُبید بن عبد یزید ہاشم بن عبدالمطلب بن عبد مناف۔ یعنی آپ قرشی، مطلبی اور ہاشمی ہیں۔ شافع بن سائب نے جوانی کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ سائب بن عُبید بنی ہاشم کے علمبردار تھے۔ جب غزوۂ بدر میں قید کر لیے گئے تو فدیہ دے کر رہائی حاصل کی اور اس کے بعد اسلام قبول کر لیا۔ امام شافعی کی پیدائش غزہ کے مقام پر ۱۵۰ھ میں ہوئی۔ بعض آپ کی جائے پیدائش عسقلان اور بعض یمن بتاتے ہیں۔ دو سال کے تھے کہ مکہ مکرمہ میں لائے گئے۔ ۱۵۰ھ میں ہی امام ابو حنیفہ کا انتقال ہوا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ امام شافعی اُسی روز پیدا ہوئے جس روز امام ابو حنیفہ نے وفات پائی تھی۔ امام بیہقی فرماتے ہیں کہ دن کا یہ اتفاق بعض روایات میں مذکور ہے جبکہ مؤرخین کے نزدیک اُسی سال میں پیدا ہونا مسلّم ہے۔

محمد بن حکیم فرماتے ہیں کہ امام شافعی جب شکمِ مادر میں تھے کہ اِن کی والدۂ ماجدہ نے خواب دیکھا مشتری ستارہ اُن کے بطن سے نکل کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور اُس کے اجزاء ہر شہر میں جا کر گرے ہیں۔ کسی معبّر نے اُنھیں تعبیر دی کہ آپ کے بطن سے ایک زبردست عالمِ دین پیدا ہوگا۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ مجھے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ ارشاد فرمایا:۔ اے لڑکے تم کون ہو؟ عرض گزار ہوا کہ حضور کے خاندان کا ایک فرد ہوں۔ فرمایا کہ میرے قریب آجاؤ اور اپنا منہ کھولو۔ میں نے قریب ہو کر منہ کھول دیا تو آپ نے اپنا لعابِ دہن لے کر میرے منہ، ہونٹوں اور زبان پر پھیر دیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمھیں خیر و برکت سے نوازے گا۔ امام شافعی ہی فرماتے ہیں کہ لڑکپن کے اندر میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہایت وجیہ انسانی صورت میں مکہ مکرمہ کے اندر دیکھا کہ آپ بیت اللہ میں لوگوں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کو نماز پڑھا رہے ہیں۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر بیٹھ گئے اور انھیں تعلیم دینے لگے۔ میں عرض گزار ہوا کہ مجھے بھی تعلیم فرمایئے۔ آپ نے آستین سے ایک ترازو نکالی اور مجھے دیتے ہوئے فرمایا کہ تمہارے لیے یہ ہے امام شافعی کا بیان ہے کہ میں نے ایک معبر سے یہ خواب بیان کیا تو اس نے کہا: علمیت کے لحاظ سے آپ منصب امامت پر فائز ہوں گے۔ اور سنت نبوی کو قائم کریں گے کیونکہ بیت اللہ کا امام دیگر سب اماموں سے افضل ہوتا ہے اور ترازو سے مراد ہے کہ اشیاء کی حقیقت تک آپ کی رسائی ہوگی۔

لوگوں کا بیان ہے کہ ابتدائی عمر میں امام شافعی تنگ دست تھے۔ جب انھیں معلم کے سپرد کیا گیا تو ان کے لواحقین کے پاس معلم کی خدمت کے لیے کچھ نہ تھا جس کے باعث وہ ان کی طرف خاص توجہ نہیں دیتا تھا لیکن جو کچھ وہ دوسرے بچوں کو پڑھاتا تو اس کی زبان سے نکلے ہوئے ہر لفظ کو امام شافعی اپنے ذہن میں محفوظ کر لیا کرتے تھے۔ جب معلم کبھی ادھر ادھر چلا جاتا تو امام شافعی دوسرے بچوں کو وہی اسباق پڑھانے لگ جاتے جو استاد نے انھیں پڑھائے تھے۔ معلم نے محسوس کر لیا کہ جتنا فائدہ میں اس لڑکے کو پہنچا رہا ہوں اس سے کہیں بڑھ کر یہ مجھے فائدہ پہنچا رہا ہے لہٰذا اس نے تنخواہ کا مطالبہ ترک کر دیا۔ عمر عزیز کی نو منزلیں طے کرنے تک امام شافعی نے قرآن مجید اور اس سے متعلقہ تمام ابتدائی علوم پڑھ لیے۔

امام شافعی خود فرماتے ہیں کہ قرآن مجید پڑھ لینے کے بعد میں مسجد میں داخل ہو گیا۔ وہاں علماء کی مجالس میں بیٹھتا اور ان حضرات سے سن کر حدیثیں اور فقہی مسائل یاد کر لیا کرتا۔ ہمارا گھر مکہ مکرمہ کے اندر شعب خیف میں تھا۔ غربت کے باعث کاغذ خریدنا میری بساط سے باہر تھا لہٰذا جو کچھ لکھنا ہوتا وہ میں ہڈی وغیرہ پر لکھا کرتا۔

امام شافعی فقہ کی ابتدائی تعلیم مسلم بن خالد سے حاصل کر رہے تھے کہ انھیں معلوم ہوا کہ اس وقت حدیث و فقہ میں امام مالک کا جواب نہیں۔ وہ علماء کے سرخیل اور امام زمانہ ہیں۔ چنانچہ ان کے دل میں امام مالک سے کسب فیض اور تحصیل علم کی تڑپ پیدا ہوئی۔ اس مقصد کے تحت انھوں نے کسی سے مؤطا امام مالک عاریتہً لی اور وہ زبانی یاد کر لی۔

امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں نے والیٔ مکہ مکرمہ سے امام مالک اور والیٔ مدینہ منورہ کے نام سفارشی خطوط حاصل کیے اور مدینہ منورہ میں حاضر ہو گیا۔ والیٔ مدینہ منورہ کو خط دیا تو اس نے کہا: صاحبزادے! اگر تم مجھ سے مدینہ منورہ کی گلیوں میں پیدل چلنے کے لیے کہو تو یہ امام مالک کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے زیادہ آسان ہے۔ میں نے کہا کہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو انھیں بلا لیں۔ حاکم نے کہا کہ یہ ایسی بات ہے جو ہو نہیں سکتی۔ بہتر یہی ہے کہ تم ان کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی کوشش کرو اور ان کے پاس جا کر رہو۔ اس صورت میں ممکن ہے کہ ہمارے لیے بھی ان کا دروازہ کھل سکے۔

حاکم مدینہ حاضری کے ارادے سے سوار ہو گیا اور امام شافعی بھی ساتھ ہو لیے۔ پہنچے پر ایک شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا تو ایک سیاہ فام لونڈی باہر نکلی۔ حاکم نے کہا کہ اپنے آقا سے عرض کرو کہ میں حاضری کی غرض سے دروازے پر آیا ہوں۔ لونڈی اندر چلی گئی اور کافی دیر کے بعد واپس آ کر کہا: آقا فرماتے ہیں کہ اگر کوئی مسئلہ پوچھنا ہے تو لکھ دیجیے تاکہ اس کا جواب دے دیا جائے اور اگر کوئی علاوہ ازیں بات ہے تو باقی باتوں کے لیے جمعرات کا روز مقرر کیا ہوا ہے، اس روز تشریف لے آنا۔ حاکم نے کہا کہ میں ایک اہم معاملے میں والیٔ مکہ مکرمہ کا خط لے کر حاضر ہوا ہوں۔ لونڈی اندر گئی اور یہ بات عرض کر دی نیز بتا دیا کہ آقا تشریف لا رہے ہیں۔

امام مالک دروازے پر تشریف لے آئے۔ آپ کشیدہ قامت اور باوقار و پُرہیبت آدمی تھے اور طیلسان کا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

لباس پہنا ہوا تھا۔ والیٔ مدینہ منورہ نے والیٔ مکہ مکرمہ کا خط پیش کر دیا۔ آپ پڑھنے لگے اور جب اس جملے پر پہنچے کہ محمد بن ادریس ایک شریف اور لائق لڑکا ہے لیکن غربت کے ہاتھوں مجبور اور آپ سے علوم دینیہ حاصل کرنے کا شائق ہے۔ یہ جملہ پڑھتے ہی امام مالک نے خط گرا دیا اور فرمایا:۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کی قدر و منزلت اتنی گھٹ گئی ہے کہ اسے حاصل کرنے کے لیے سفارشی خط کی ضرورت پڑے؟ امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں امام مالک کے نزدیک ہو کر عرض گزار ہوا:۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات اور بلند فرمائے، میں عبد المطلب کی اولاد سے ہوں۔ میرے حالات ایسے ہیں اور میری تمنا یہ ہے۔ امام مالک صاحب فہم و فراست بزرگ تھے۔ کچھ دیر میری طرف دیکھتے رہے اور پھر فرمایا: تمہارا کیا نام ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ محمد بن ادریس۔ فرمایا کہ اے محمد! خدا سے ڈرو اور گناہوں سے پرہیز کرنا کیونکہ عنقریب تمہاری شان ظاہر ہوگی۔ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دل میں ایک نور رکھے گا۔ تم معصیت سے اسے ضائع نہ کر دینا۔ عرض گزار ہوا کہ بسر و چشم انشاء اللہ تعالیٰ ارشادات کی تعمیل کروں گا۔

پھر فرمایا کہ کل جب تم آؤ تو اپنے ساتھ ایسے شخص کو لیتے آنا جو مؤطا کی قرأت کر سکے۔ عرض گزار ہوا کہ میں اسے زبانی پڑھ سکتا ہوں۔ اگلے روز حاضر بارگاہ ہوا تو میں نے مؤطا کی قرأت شروع کر دی۔ انھیں میری قرأت اتنی پسند آئی کہ جب ان کی تھکاوٹ کا خیال کر کے ختم کرنے کا ارادہ کرتا تو فرماتے کہ برخوردار اور پڑھو۔ میں نے چند ہی روز میں مؤطا کی کتابت مکمل کر لی اور جب تک وہ زندہ رہے میں مدینہ منورہ میں ہی اقامت پذیر رہا۔

امام شافعی جب امام مالک کی کوئی رائے نقل کرتے تو لوگوں کہتے:۔ یہ ہمارے استاد کی رائے ہے۔ امام احمد بن حنبل کے صاحبزادے عبد اللہ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں والد محترم کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ یہ امام شافعی کون بزرگ تھے؟ میں دیکھتا ہوں کہ آپ اکثر ان کے حق میں دعا کرتے رہتے ہیں۔ فرمایا: بیٹے! وہ آفتاب نصف النہار اور لوگوں کی جائے پناہ تھے۔ آج دنیا میں ان کا ثانی نہیں ہے۔ دوسرے صاحبزادے صالح بن احمد کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ایک روز میرے والد ماجد کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ والد محترم انھیں دیکھ کر کھڑے ہو گئے، امام شافعی کو اپنی جگہ پر بٹھایا اور خود ان کے سامنے بیٹھ گئے۔ دیر تک دونوں حضرات کی گفتگو ہوتی رہی۔ جب امام شافعی جانے کے لیے سوار ہوئے تو والد محترم نے رکاب تھام لی اور کافی دور تک ساتھ ساتھ پیدل چلے۔ امام یحییٰ بن معین کو اس بات کا پتہ لگا تو کہنے لگے:۔ آپ اتنے بیمار ہو کر امام شافعی کے ساتھ پیدل کیوں چلے تھے؟ فرمایا کہ ابو زکریا! اگر ان کی دوسری رکاب آپ نے تھامی ہوتی تو بہت فیوض و برکات حاصل کر لیتے۔ جو فقہ حاصل کرنے کی تمنا رکھتا ہو اسے امام شافعی کے خچر کی دم سونگھنا ہی پڑے گی۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ آج مجھے کوئی ایسا شخص نظر نہیں آتا کہ اسلام کے ساتھ جس کی نسبت امام شافعی کے برابر مضبوط ہو۔ میں ہر نماز کے بعد دعا کرتا ہوں کہ الٰہی! میرے والد ماجد اور میرے استاد امام شافعی کی مغفرت فرما۔ حسین بن محمد زعفرانی کا بیان ہے کہ میں نے جو کتاب بھی امام شافعی کے حضور پڑھی اس کی سماعت کے وقت امام احمد بن حنبل ضرور موجود ہوتے تھے۔

امام شافعی کا قول ہے کہ جس نے عزت نفس اور خوشحالی کے ساتھ علم حاصل کیا وہ منزل مقصود تک کبھی نہیں پہنچا لیکن جس نے ذلت نفس، تنگ دستی اور علماء کی خدمت کر کے علم حاصل کیا وہ کامیابی سے ضرور ہمکنار ہوا۔ یہی فرماتے ہیں کہ میں نے جب بھی کسی سے مناظرہ کیا تو میری یہی تمنا ہوتی تھی کہ اللہ تعالیٰ اسے راہ راست پر آنے کی توفیق دے تاکہ یہ ٹھیک

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی مدد نیز رعایت و حفاظت کا مستحق ہو جائے۔ میں نے کسی شخص سے مناظرہ نہیں کیا مگر میری دلی خواہش یہی ہوتی تھی کہ اللہ تعالیٰ حق کو ظاہر فرما دے خواہ اس کی زبان سے یا میرے منہ سے۔

یونس بن عبدالاعلیٰ کا بیان ہے کہ میں نے امام شافعی کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے نزدیک کسی شخص کا شرک کے علاوہ کسی بڑے سے بڑے گناہ میں مبتلا ہو جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ علم کلام کے مسائل کی اُدھیڑ بُن میں پھنس جائے۔ خدا کی قسم، مجھ تک علم کلام کی وہ باتیں بھی پہنچی ہیں جن کا میں گمان بھی نہیں کر سکتا تھا۔ فرماتے ہیں کہ جس نے علم کلام کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا وہ ہرگز کامیاب نہیں ہوگا۔

امام شافعی کے بھانجے ابو محمد اپنی والدۂ ماجدہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک رات میں تیس یا کم و بیش مرتبہ امام موصوف کے پاس سے گزرتے تو اُن کے سامنے چراغ جل رہا ہوتا۔ یہ اُس کے سامنے بیٹھے ہوئے کچھ سوچتے یا لکھتے رہتے۔ پھر لونڈی سے فرماتے کہ لے جاؤ۔ پھر ضرورت ہوتی تو منگوا کر لکھنے لگتے۔ ابو محمد سے پوچھا گیا کہ چراغ کو واپس کیوں بھیجا کرتے تھے۔ اُنھوں نے بتایا کہ تاریکی میں دل زیادہ روشن ہوتا ہے۔ امام شافعی نے فرمایا ہے کہ گفتگو میں جان پیدا کرنے کے لیے خاموشی کو اور قوتِ استنباط حاصل کرنے کے لیے غور و فکر کو کام میں لانا چاہیے۔ نیز یہ بھی فرمایا کہ جس نے چپکے سے اپنے بھائی کو نصیحت کی اُس نے اخلاص کے ساتھ برتاؤ کیا اور جس نے لوگوں کے سامنے نصیحت کی اُس نے اپنے بھائی کو بدنام کیا اور اُس کے حق میں خیانت کا مرتکب ہوا۔

حمیدی کا بیان ہے کہ امام شافعی ایک دفعہ دس ہزار سکّے رومال میں باندھ کر صنعا سے مکہ مکرمہ کو آ رہے تھے۔ آپ نے مکہ مکرمہ سے باہر اپنا خیمہ لگوا لیا۔ میں نے دیکھا کہ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہو رہے تھے اور آپ ساری رقم اُن پر خرچ کرنے کے بعد مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ مزنی کا بیان ہے کہ میں نے امام شافعی سے بڑھ کر کسی کو سخی نہیں پایا۔ اُنھیں کا بیان ہے کہ ایک عید کی رات کو میں امام شافعی سے راستے میں گفتگو کرتا ہوا جا رہا تھا کہ اُن کا مکان آگیا۔ کسی غلام نے آپ کی خدمت میں ایک تھیلی پیش کی اور عرض گزار ہوا: میرے آقا نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے اور گزارش کی ہے کہ آپ اس تھیلی کو قبول فرمالیں۔ امام شافعی نے لے کر وہ تھیلی رکھ لی۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص آکر عرض گزار ہوا کہ میرے گھر بچہ پیدا ہوا ہے اور پلّے پھوٹی کوڑی بھی نہیں۔ امام شافعی نے وہ تھیلی اُس آدمی کو دے دی اور خالی ہاتھ مکان کے اندر تشریف لے گئے۔

آپ کے فضائل و کمالات حد و شمار سے باہر ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ آپ یگانۂ روزگار اور امامِ زمانہ تھے۔ خدائے ذوالمنن نے آپ کو علم و عمل کی ایسی وافر دولت عنایت فرمائی تھی جو بہت کم حضرات کے حصّے میں آئی ہے۔ زندگی میں ہی آپ نے بڑی شہرت پائی تھی۔ اور مختلف شہروں اور ملکوں میں آپ کا ذکرِ خیر ہونے لگا تھا۔ امام شافعی نے امام مالک، سفیان بن عیینہ، مسلم بن خالد اور دیگر کتنے ہی حضرات سے سماعتِ حدیث کی ہے جبکہ ان سے امام احمد بن حنبل، ابوثور، ابراہیم بن خالد، ابو ابراہیم مزنی، ربیع بن سلیم مرادی اور دیگر کتنے ہی محدثین نے روایت کی ہے۔

امام شافعی ۱۹۵ھ میں مکہ مکرمہ سے بغداد تشریف لے گئے اور دو سال تک وہاں اقامت پذیر رہے پھر مکہ مکرمہ آگئے اور یہاں چند ماہ قیام کرنے کے بعد مصر چلے گئے اور وہیں کے ہو رہے یہاں تک کہ مصر کے اندر عصرِ عزیز کی چالیس منزلیں طے کرنے کے بعد بروز جمعہ رجب کی آخری تاریخ کو ۲۰۴ھ میں اس جہانِ فانی کو چھوڑ کر عالمِ جاودانی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کی طرف چلے گئے۔ ربیع کا بیان ہے کہ میں نے امام شافعی کی وفات سے چند روز پہلے خواب دیکھا کہ حضرت آدم علیہ السلام وفات پا گئے ہیں اور لوگ اُن کا جنازہ اُٹھانے والے ہیں۔ میں نے بعض علماء کو یہ خواب سُنایا تو اُنھوں نے تعبیر دی کہ دُنیا کے سب سے بڑے عالم وفات پانے والے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو علم الاسماء عطا فرمایا اور مسجودِ ملائکہ بنایا تھا۔ دیکھا تو چند روز کے بعد امام شافعی کا وصال ہو گیا۔ مزنی کا بیان ہے کہ امام شافعی کی وفات سے چند روز پہلے میں اُن کی خدمت میں عیادت کی غرض سے حاضر ہوا۔ میں نے مزاج پوچھے تو فرمایا: اِس دنیا سے کوچ کرنے والا، دوست و احباب سے جُدا ہونے والا، موت کا پیالہ پینے والا، اپنی بداعمالیوں سے ملنے والا اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہونے والا ہوں۔ پھر اُن پر رقت طاری ہو گئی اور زبان پر یہ اشعار جاری ہو گئے:

۱۔ جب میرا دِل سخت اور راستے تنگ ہو گئے تو میں نے تیرے عفو تک پہنچنے کے لیے اپنی اُمید کو زینہ بنا لیا۔

۲۔ مجھے اپنے گناہ بہت بڑا ڈھیر معلوم ہوتے تھے لیکن جب اُنھیں تیرے عفو کے مقابلے پر دیکھا تو تیرا عفو تو بہت ہی بڑا معلوم ہوا۔

۳۔ تو برابر میرے گناہوں کو معاف کرتا رہا۔ اپنے کرم سے عفو و درگزر کے ذریعے مجھ پر احسان کر کے میری عزت بڑھاتا رہا۔

۴۔ اگر تیری مدد میرے شاملِ حال نہ ہوتی تو شیطان سے کوئی عابد محفوظ نہ رہتا کیونکہ اُس مکار نے حضرت آدم جیسی ہستی کو بھی بہکا دیا تھا۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ میں نے امام شافعی کو خواب میں دیکھا تو عرض گزار ہوا: حضور والا! اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے؟ ارشاد ہوا کہ میری مغفرت فرما دی، ایک تاج مجھے عنایت فرمایا، ایک ہیبی مجھے عطا فرمائی اور فرمایا کہ یہ تمھارے اِس طرزِ عمل کا بدلہ ہے کہ تم ہماری عطا فرمودہ نعمتوں پر نہ اِترائے اور نہ تکبر کیا۔ علمائے فقہ و حدیث اور نحو و لغت سب اِس بات پر متفق ہیں کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ثقہ، امین، عادل، زاہد، متورع، سخی، پسندیدہ سیرت اور عالی مرتبت تھے۔ اِن کے جتنے اوصاف بیان کیے جائیں وہ بھی کم اور گفتگو کو جتنا دراز کیا جائے وہ بھی مختصر ہو گی اور بیان کرنے والا بیان کرنے کا حق ادا نہیں کر سکے گا۔

۱۰۰۷۔ امام احمد بن حنبل نام نامی و اسم گرامی احمد اور کنیت ابو عبداللہ ہے۔ حنبل کے صاحبزادے مروزی اور نوشیبان سے تھے۔ بغداد کے اندر ۱۶۴ھ میں پیدا ہوئے اور عمرِ عزیز کی ستتر منزلیں طے کرنے کے بعد بغداد میں ہی آسودۂ خاک ہوئے۔ فقہ و حدیث، زہد و ورع اور تقویٰ و عبادت میں مقتدا مانے جاتے ہیں۔ تمام علوم کی تحصیل بغداد میں ہی کی اور ائمہ حدیث سے حدیث کی سماعت کی۔ اِس کے بعد کوفہ، بصرہ، مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، یمن، شام اور جزیرہ کے علماء سے حدیثیں جمع کیں۔ چنانچہ اُنھوں نے یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید القطان، سفیان بن عیینہ، محمد بن ادریس شافعی اور عبدالرزاق بن الہمام وغیرہ بہت سے حضرات سے سماعتِ حدیث کی۔ اِن سے اِن کے دونوں صاحبزادوں یعنی صالح اور عبداللہ نیز اِن کے چچا زاد بھائی حنبل بن اسحاق نے روایت کی ہے۔ علاوہ بریں محمد بن اسمٰعیل بخاری، مسلم بن حجاج نیشاپوری، ابوداؤد سختیانی اور اِن کے علاوہ دیگر کتنے ہی محدثین نے بھی روایت کی ہے۔ امام بخاری نے اِن سے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بغیر سند کے ایک حدیث بخاری شریف کی کتاب الصدقات کے آخر میں ذکر کی اور اس کے سوا اپنی اس کتاب میں کوئی اور حدیث نقل نہیں کی۔ احمد بن حسین ترمذی نے بھی ان سے صرف ایک ہی حدیث روایت کی ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل و مناقب حد و شمار سے باہر ہیں۔ ان کی اسلامی خدمات مسلّم اور کتب معتمدہ میں ان کے عالی منصب و درجۂ امامت پر فائز ہونے کا تذکرہ موجود ہے۔ زندگی میں ہی ان کی شہرت دور دراز ممالک تک جا پہنچی تھی کیونکہ یہ اہل حق کے ان چار مجتہدین میں سے ہیں جن کے مذہب پر مختلف ممالک میں صدیوں سے عمل ہوتا آرہا ہے۔ ان کے بارے میں اسحاق بن راہویہ کا قول ہے کہ امام احمد بن حنبل کو اللہ تعالیٰ نے بندوں پر اپنی حجت بنایا تھا۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں بغداد سے روانہ ہوا تو میں نے اپنے پیچھے کسی کو احمد بن حنبل سے بڑھ کر متقی، زہد و ورع والا، فقیہ اور عالم نہیں چھوڑا۔ احمد بن سعید دارمی کا بیان ہے کہ میں نے کسی کالے سر والے (جوان آدمی) کو امام احمد بن حنبل سے بڑھ کر حافظ الحدیث اور قرآن و سنت کی فقہ (سوجھ بوجھ) رکھنے والا نہیں دیکھا۔

امام ابوزرعہ فرماتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل کو دس لاکھ حدیثیں زبانی یاد تھیں۔ کسی نے ان سے پوچھا کہ یہ بات آپ کو کس طرح معلوم ہوئی؟ فرمایا کہ میں نے ان سے بارہا احادیث پر مذاکرات کیے اور حدیث کے کتنے ہی ابواب تو ان سے حاصل کیے تھے۔ ابراہیم حربی کا بیان ہے کہ خدائے ذوالمنن نے امام احمد بن حنبل کو امت محمدیہ کے اولین و آخرین کے علوم کا جامع بنا دیا تھا۔ ان کو تمام علوم میں مہارت حاصل تھی اور قبضہ اتنا مضبوط تھا کہ جس علم کو چاہتے بیان کرتے اور جس کو چاہتے روک لیتے تھے۔

ابوداؤد سختیانی کا بیان ہے کہ امام احمد بن حنبل کی مجلس صرف آخرت کے لیے ہوتی اور اس میں دنیا کی کسی چیز کا ذکر نہیں ہوتا تھا۔ محمد بن موسیٰ فرماتے ہیں کہ حسن بن عبدالعزیز کے پاس ایک لاکھ دینار میراث میں پہنچے۔ انھوں نے ایک ایک ہزار کی تین تھیلیاں امام احمد بن حنبل کی خدمت میں بھیج دیں اور التجا کی انھیں قبول فرما کر اپنے اہل و عیال پر خرچ کر لیجیے کیونکہ یہ حلال میراث سے پیش کر رہا ہوں۔ امام موصوف نے وہ دینار قبول نہ فرمائے اور یہ کہتے ہوئے واپس کر دیئے کہ مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے۔ میرے پاس بقدر ضرورت خدا کا دیا ہوا مال موجود ہے۔ امام احمد بن حنبل کے صاحبزادے عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ میں نے نمازوں کے بعد اکثر اپنے والد محترم کو یوں کہتے ہوئے سنا: اے اللہ! جس طرح تو نے میرے چہرے کو دوسروں کے سامنے سجدہ ریز ہونے سے بچایا ہوا ہے اسی طرح میرے چہرے کو دوسروں سے سوال کرنے سے بھی محفوظ رکھنا۔

میمون بن اصبغ کا بیان ہے کہ میں بغداد ہی میں تھا کہ شور و غل کی آواز سنی۔ لوگوں سے آواز کے متعلق پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ امام احمد بن حنبل کا امتحان ہو رہا ہے۔ چنانچہ میں بھی اسی جگہ جا پہنچا۔ جب امام موصوف کو پہلا کوڑا مارا گیا تو انھوں نے کہا: بسم اللہ۔ دوسرا کوڑا مارا گیا تو کہا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ تیسرا کوڑا مارا گیا تو کہا: اللہ کا کلام مخلوق نہیں ہے۔ چوتھا کوڑا مارا گیا تو کہا: لَنْ يُّصِيْبَنَا اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا یعنی ہمیں مصیبت نہیں پہنچتی مگر جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے لکھ دی ہے۔ غرضیکہ انیس ۱۹ کوڑے لگائے گئے۔ اس وقت امام احمد بن حنبل نے کپڑے کا ازار بند ڈال رکھا تھا جو کوڑے کی ضرب سے کٹ گیا اور آپ کا پاجامہ ناف سے نیچے آگیا۔ امام موصوف نے آسمان کی طرف دیکھا اور ہونٹوں کو تھوڑی سی حرکت دی تو پاجامہ نیچے سرکنے کے بجائے ناف سے اوپر ہو گیا۔ ایک ہفتے کے بعد میں ان کی خدمت میں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

دوبارہ حاضر ہوا تو عرض کیا کہ ابتلا کے وقت جو آپ نے آسمان کی طرف دیکھ کر ہونٹوں کو حرکت دی تو کیا پڑھا تھا؟ فرمایا کہ میں بارگاہِ رب العزت میں عرض گزار ہوا تھا کہ اے اللہ! میں تیرے نام کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں جس سے تو نے عرش کو پُر کر رکھا ہے کہ اگر تیرے نزدیک میں راہِ راست پر ہوں تو میرا پردہ فاش نہ ہونے پائے۔

احمد بن محمد الکندی فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا کہ مجھے بخش دیا ہے اور فرمایا کہ اے احمد! کیا تمہیں ہمارے معاملے میں پیٹا گیا تھا؟ میں عرض گزار ہوا کہ اے پروردگار! ہاں۔ فرمایا کہ ہمارا دیدار کرو کیونکہ ہم نے تمہیں اپنے دیدار کی اجازت مرحمت فرما دی ہے۔

۱۰۰۸۔ محمد بن اسمٰعیل بخاری

اسمِ گرامی محمد اور کنیت ابو عبداللہ ہے۔ یہ اسمٰعیل بن ابراہیم بن مغیرہ کے صاحبزادے اور جعفی و بخاری کہلاتے تھے، کیونکہ ان کے جدِ اعلیٰ مغیرہ پہلے آتش پرست تھے اور وہ بخارا کے جعفی حاکم یمان بخاری کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے تھے، اس لیے یہ جعفی و بخاری کہلاتے ہیں۔ جعفی بن سعد یمن کے ایک قبیلے کے جدِ اعلیٰ تھے۔

امام بخاری جمعۃ المبارک کے روز ۱۳ شوال ۱۹۴ھ میں پیدا ہوئے اور عمرِ عزیز کی باسٹھ منزلیں طے کرتے ہیں ابھی تیرہ روز باقی تھے کہ اس جہان فانی کو ۲۵۶ھ میں خیرباد کہا۔ انھوں نے اپنے پیچھے کوئی نرینہ اولاد نہیں چھوڑی۔ امام بخاری نے علم حدیث کی طلب میں دور دراز کے سفر کیے اور نامور محدثین کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے۔ خراسان، جبال، عراق، حجاز، شام اور مصر کے نامور محدثین سے حدیث کا سماع کیا جن میں مکی بن ابراہیم بلخی، عبداللہ بن موسیٰ عبسی، ابو عاصم شیبانی علی بن المدینی، احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین اور عبداللہ بن زبیر حمیدی بھی شامل ہیں۔ امام بخاری نے جہاں ہر شہر کے نامور محدث سے حدیثیں حاصل کیں وہاں ہر شہر میں حدیثیں بیان بھی کیں۔ فربری فرماتے ہیں کہ امام بخاری سے اُن کی تالیف الجامع الصحیح للبخاری کو نوّے ہزار محدثین نے سُنا جبکہ اُن سے نقل کرنے والا اب دنیا میں میرے سوا کوئی موجود نہیں ہے۔

امام بخاری جب پہلے پہل مشائخ حدیث کی خدمت میں حاضر ہونے لگے تو اُن کی عمر گیارہ سال تھی۔ دس سال کی عمر سے طلبِ علم میں مشغول ہو گئے تھے۔ امام بخاری خود فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی الجامع الصحیح کو چھ لاکھ حدیثوں سے منتخب کر کے پیش کیا ہے۔ میں اس میں جو حدیث درج کرتا اُس سے پہلے دو دو رکعت نماز پڑھ لیا کرتا تھا۔ انھوں نے فرمایا ہے کہ مجھے ایک لاکھ حدیثیں زبانی یاد ہیں جو میرے نزدیک درجۂ صحت پر فائز ہیں اور دو لاکھ ایسی حدیثیں یاد ہیں جو درجۂ صحت پر فائز نہیں ہیں۔ احادیث مکررہ کو شامل کر کے دیکھا جائے تو بخاری شریف کی جملہ احادیث کا شمار سات ہزار دو سو پچھتر ہے۔ اگر مکررات کو شمار نہ کیا جائے تو ان کی بخاری شریف چار ہزار احادیث پر مشتمل ہے۔ امام بخاری اپنی الجامع الصحیح کو سولہ سال میں مرتب کر کے فارغ ہوئے تھے۔

امام بخاری جب بغداد میں وارد ہوئے تو انھوں نے بھی ان کی علمی مہارت اور محیر العقول حافظے کے متعلق سُن رکھا تھا۔ چنانچہ وہ ایک جگہ اکٹھے ہوئے اور ایک سو احادیث کا انتخاب کر کے اُن میں سے ایک کا متن دوسری حدیث کی سند سے اور ایک کی سند دوسری حدیث کے متن سے جوڑ دیا اور انھیں دس آدمیوں کو دیا کہ جب مل جُل کر امام بخاری کی مجلس میں حاضر ہوں تو ہر ایک انھیں اسی طریقے سے پیش کرے تاکہ اُن کی مہارت اور حافظے کا امتحان ہو جائے۔ جب وہ محدثین امام بخاری کی مجلس میں پہنچے تو اُن میں سے ایک نے آپ کے سامنے اپنے منصوبے کے مطابق ایک حدیث پیش کی۔ امام بخاری نے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

نے فرمایا کہ میں اِس حدیث کو نہیں جانتا۔ اُس نے باری باری دسوں حدیثوں کے متعلق پوچھا اور امام موصوف لاعلمی کا اظہار کرتے رہے۔ آخر کار باقی حضرات نے بھی دس دس حدیثیں اُسی طرح پیش کیں اور یہ اُسی طرح جواب دیتے رہے۔ جب پوچھنے والا کوئی نہ رہا تو امام بخاری پہلے شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ آپ نے جو پہلی حدیث کا متن پڑھا تھا اُس کی سند یہ نہیں بلکہ یہ ہے اور دوسری حدیث کی یہ۔ غرضیکہ اسی طرح پوری ایک سو احادیث کے متون کو اُن کی اصل سندوں کے ساتھ ملا کر بیان فرما دیا۔ چنانچہ بغداد کے محدثین آپ کی مہارت اور قوتِ حافظہ پر انگشت بدنداں رہ گئے اور سب نے آپ کے فضل و کمال کے حضور سرِ تسلیم خم کر دیا۔ اور انھوں نے برملا آپ کے حفظ کا اعتراف کیا۔

ابو مصعب احمد بن ابی بکر مدنی کا بیان ہے کہ ہمارے خیال میں امام بخاری فقاہت و بصیرت میں امام احمد بن حنبل سے بھی بڑھ کر ہیں۔ شرکائے مجلس میں سے کسی نے کہا کہ آپ حد سے تجاوز کر رہے ہیں۔ ابو مصعب نے کہا کہ اگر آپ نے امام مالک کو دیکھا ہوتا اور اُن کے چہرے سے امام بخاری کے چہرے کو ملا کر دیکھتے تو بیساختہ پکار اُٹھتے کہ فقہ اور حدیث میں دونوں یکساں ہیں (اللہ تعالیٰ معاف فرمائے کہ یہ مبالغہ تو اُس سے بھی بڑھ کر ہے)۔ امام احمد بن حنبل کا قول ہے کہ خراسان نے امام بخاری جیسی شخصیت پیدا نہیں کی۔ اُنھوں نے یہ بھی فرمایا کہ خراسان میں چار آدمیوں پر حفظ ختم ہے اور اُن میں امام بخاری کو بھی شمار فرمایا کرتے تھے۔ رجاء بن مرجی کا قول ہے کہ امام بخاری کو دوسرے علماء پر اُسی طرح فضیلت ہے جیسے مردوں کو عورتوں پر۔ کسی نے پوچھا:۔ اے ابو محمد! یہ کیوں؟ فرمایا کہ وہ زمین کی پشت پر اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک چلتی پھرتی نشانی تھے۔ محمد بن اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے اِس آسمان کی چھت کے نیچے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے بڑھ کر حدیث کا عالم نہیں دیکھا۔

ابو سعید بن منیر کا بیان ہے کہ حاکم بخارا خالد بن احمد ذہلی نے امام بخاری کے پاس پیغام بھیجا کہ اپنی الجامع الصحیح اور تاریخ لے کر میرے پاس تشریف لے آیئے تاکہ میں اِنھیں آپ کی زبانی سُنوں۔ امام بخاری نے انکار کیا اور قاصد سے کہہ دیا کہ میں علم کو ذلیل کرنا نہیں چاہتا کہ اِسے لوگوں کے دروازوں پر لیے پھروں۔ اگر امیر بخارا اِن کی ضرورت محسوس کرتے ہیں تو مسجد یا غریب خانے پر تشریف لے آئیں بصورتِ دیگر مجھے مجالس سے منع کر دیں تاکہ قیامت کے روز میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عذر پیش کر سکوں، ورنہ میں علم کو نہیں چھپاؤں گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس سے علم کی بات پوچھی جائے اور وہ نہ بتائے تو اُس کے منہ میں آگ کی لگام لگائی جائے گی۔

بعض حضرات کا بیان ہے کہ امام بخاری کے بخارا سے جانے کا سبب یہ ہوا کہ امیر خالد نے ان سے درخواست کی تھی کہ اُس کے محل میں آ کر اُس کے بچوں کو الجامع الصحیح اور تاریخ بخاری پڑھائیں۔ اِنھوں نے انکار کر دیا۔ اُس نے پیغام بھیجا کہ یہ نہیں تو اتنا ہی کر دیجئے کہ اِن بچوں کے لیے ایک خاص نشست مقرر فرما دی جائے، جس میں اِن کے سوا دوسرے نہ ہوں۔ اِنھوں نے یہ بات بھی منظور نہ کی بلکہ فرمایا کہ مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا کہ اپنی کسی نشست کو بعض افراد کے لیے خاص کر دوں اور دوسرے بعض کو اُس کے دوران استفادے سے روک دوں۔ امیر خالد کو اس بات پر غصہ آیا اور اُس نے بعض علمائے بخارا کو آپ کے خلاف اُکسایا تو اُنھوں نے آپ کے مذہب پر اعتراضات کرنے شروع کر دیئے، جس کے باعث امیر خالد کو موقع مل گیا اور اُس نے امام بخاری کو بخارا سے جلاوطن کر دیا۔ یہ چونکہ زیادتی تھی لہٰذا امام بخاری نے اُن لوگوں کے لیے بددعا کی جس کے باعث تھوڑے ہی عرصے میں وہ مصائب و آلام کے اندر مبتلا ہو گئے۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

محمد بن احمد مروزی کا بیان ہے کہ میں رکن و قیام کے درمیان سویا ہوا تھا کہ خواب میں مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ حضور نے فرمایا کہ اے ابوزید! تم کب تک ہماری کتاب نہیں پڑھاؤ گے اور محمد بن ادریس شافعی کی کتاب پڑھاتے رہو گے؟ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ کی کتاب کونسی ہے؟ فرمایا کہ محمد بن اسمٰعیل بخاری کی الجامع الصحیح۔ نجم بن فضل کا بیان ہے کہ مجھے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور امام بخاری آپ کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ جب حضور قدم اٹھاتے تو امام بخاری بھی اٹھاتے اور آپ کے نقوشِ قدم کا اتباع کرتے ہوئے اسی جگہ قدم رکھتے جہاں حضور نے اپنا قدم مبارک رکھا ہوتا۔ عبدالواحد بن آدم طوالیسی فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک مقام پر پوری جماعت کے ساتھ ٹھہرے ہوئے ہیں۔ عبدالواحد نے اس جگہ کا نام بھی لیا تھا۔ میں نے سلام کیا اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ یہاں کس غرض سے قیام فرما ہیں؟ فرمایا کہ محمد بن اسمٰعیل بخاری کے انتظار میں۔ چند ہی روز گزرے تھے کہ ہم نے امام بخاری کے وفات پانے کی خبر سنی۔ معلوم ہوا کہ امام بخاری نے اسی روز وفات پائی جس روز میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تھا۔

۱۰۰۹۔ مُسلم بن حجّاج اسم گرامی مسلم اور کنیت ابوالحسین ہے۔ حجاج بن مسلم کے صاحبزادے اور قشیری و نیشاپوری تھے۔ حدیث کے حفاظ اور ائمہ میں سے ایک ہیں۔ پیدائش ۲۰۴ھ میں ہوئی اور رجب المرجب کا مہینہ ختم ہونے میں چھ روز باقی تھے کہ ۲۶۱ھ میں وفات پائی۔ علم حدیث کی طلب میں عراق، حجاز، شام اور مصر کا سفر کیا۔ انھوں نے یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری، قتیبہ بن سعید، اسحاق بن راہویہ، احمد بن حنبل، عبداللہ بن مسلمہ قعنبی اور کتنے ہی علمائے حدیث سے علم حدیث حاصل کیا۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابراہیم بن محمد بن سفیان، امام ترمذی اور ابن خزیمہ بھی شامل ہیں۔ طلب حدیث میں متعدد بار بغداد کا سفر کیا جبکہ آخری بار ۲۵۷ھ میں بغداد آئے تھے۔

امام مسلم فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی الجامع الصحیح کو تین لاکھ حدیثوں سے منتخب کر کے مرتب کیا ہے۔ محمد بن اسحاق بن مندہ کا بیان ہے کہ میں نے ابوعلی نیشاپوری کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس آسمان کی چھت کے نیچے حدیث کی کوئی کتاب الجامع الصحیح للمسلم سے زیادہ صحیح نہیں ہے۔ اسی سلسلے میں خطیب ابوبکر بغدادی نے فرمایا ہے کہ امام مسلم نے ائمہ حدیث میں سے صرف امام بخاری کی پیروی کی ہے اور پوری طرح انھیں کے نقوشِ قدم پر چلے تھے۔ جب امام بخاری آخری مرتبہ نیشاپور تشریف لائے تو امام مسلم اکثر ان کے ساتھ رہتے اور برابر ان کی خدمت میں حاضر ہوتے رہتے تھے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں کہ جہاں امام بخاری نہ ہوتے وہاں جانے کی امام مسلم ضرورت محسوس نہیں فرمایا کرتے تھے۔

۱۰۱۰۔ محمّد بن عیسیٰ ترمذی اسم گرامی محمد اور ابوعیسیٰ کنیت ہے۔ عیسیٰ کے صاحبزادے اور ترمذی تھے۔ انھوں نے ترمذ کے اندر ۱۳ رجب ۲۷۹ھ میں اس جہان فانی کو خیرباد کہا۔ حافظ حدیث اور شہرت یافتہ عالم تھے۔ فقہ میں بھی اچھی خاصی مہارت رکھتے تھے۔ انھوں نے علم حدیث ائمہ و مشائخ سے حاصل کیا۔ مشائخ کے صدر اول سے انھیں ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ جن میں قتیبہ بن سعید، محمود بن غیلان، محمد بن بشار، احمد بن منیع، محمد بن مثنیٰ، سفیان بن وکیع اور محمد بن اسمٰعیل بخاری وغیرہ بھی ہیں۔ ان سے بکثرت محدثین نے روایت کی ہے جن میں محمد بن احمد محبوبی مروزی بھی شامل ہیں۔

علم حدیث میں ان کی بہت سی تصانیف ہیں جن میں جامع ترمذی سب سے عمدہ کتاب ہے۔ حسن ترتیب کے لحاظ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

سے اِن کی تصانیف کا جواب نہیں، جن میں فوائد زیادہ اور تکرار حدیث کی تمام کتابوں سے کم ہے۔ جامع ترمذی کے اندر دو باتیں ایسی ہیں جو حدیث کی دوسری کتابوں میں نہیں ہیں۔ اولاً ذکرِ مذاہب، طرقِ استدلال، انواعِ حدیث یعنی صحیح حسن اور غریب وغیرہ کے بیان کے ساتھ جرح و تعدیل بھی ہے۔ ثانیاً کتاب کے آخر میں کتاب العلل کے عنوان سے ایک حصہ ہے جس میں ایسے فوائد جمع کیے ہیں جن کی افادیت ظاہر ہے اور انھیں دیکھنے سے مصنف کی فنی مہارت کا پتہ لگ جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی اس کتاب کو مرتب کر کے علمائے حجاز کے سامنے پیش کیا تو انھوں نے اسے بہت پسند کیا۔ پھر علمائے خراسان کو دکھایا تو انھوں نے بھی پسندیدگی کا اظہار کیا۔ پھر علمائے عراق کو دکھایا تو انھوں نے بھی بہت پسند کی۔ اس کتاب کا کسی کے گھر میں ہونا ایسا ہے جیسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے گفتگو فرما رہے ہوں۔ ترمذی میں تاہ مکسور ہے۔ یہ ترمذ سے نسبت کے باعث ہے جو دریائے جیحون کے مشرقی ساحل پر مشہور شہر ہے۔

۱۰۱۱۔ سلیمان بن اشعث اسم گرامی سلیمان اور کنیت ابوداؤد ہے۔ اشعث کے صاحبزادے اور سجستانی تھے۔ یہ ان حضرات میں سے ہیں جنھوں نے طلبِ حدیث میں دور دراز کے سفر کیے تھے۔ عراق، خراسان، شام، مصر اور جزیرہ کے محدثین سے حدیثیں حاصل کر کے ان کا انتخاب پیش کیا جو علمی دنیا کے سامنے سنن ابوداؤد کی شکل میں موجود ہے۔

امام ابوداؤد ۲۰۲ھ میں پیدا ہوئے اور بصرہ کے مقام پر ۱۶ شوال ۲۷۵ھ میں وفات پائی۔ بغداد میں کئی مرتبہ وارد ہوئے اور آخری دفعہ ۲۷۱ھ میں آنا ہوا۔ انھوں نے مسلم بن ابراہیم، سلیمان بن حرب، عبداللہ بن مسلمہ قعنبی، یحییٰ بن معین، احمد بن حنبل اور کتنے ہی محدثین سے روایت کی ہے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ان کے صاحبزادے عبداللہ نیز عبدالرحمٰن نیشاپوری اور احمد بن محمد خلال بھی ہیں۔

امام ابوداؤد کی سکونت بصرہ میں تھی لیکن جب بغداد تشریف لائے اور اپنی تالیف یعنی سنن ابوداؤد کی روایت کی تو وہاں کے محدثین نے اس کتاب کو آپ سے نقل کیا۔ جب یہ کتاب امام احمد بن حنبل کے سامنے پیش کی گئی تو انھوں نے فنی محاسن کے باعث تحسین و آفرین کی۔ خود امام ابوداؤد کا بیان ہے کہ میں نے اس کتاب کا انتخاب پانچ لاکھ حدیثوں سے کیا ہے اور اس میں چار ہزار آٹھ سو حدیثیں جمع کی ہیں۔ اس میں تین قسم کی حدیثیں ہیں:۔ (۱) صحیح (۲) صحیح کے مشابہ (۳) صحیح سے قریب تر ــــ امام ابوداؤد یہ بھی فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک آدمی کو اپنا دین سنبھالنے کی خاطر صرف یہ چار حدیثیں کافی ہیں:۔

۱۔ آدمی کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ بیکار باتوں کو چھوڑ دے۔

۲۔ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔

۳۔ اس وقت تک کوئی کامل مؤمن نہیں ہوتا جب تک دوسروں کے لیے بھی وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

۴۔ حلال ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے جبکہ ان کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ابوبکر خلال نے فرمایا کہ امام ابوداؤد اپنے زمانے کے امام اور مقتدا ہیں۔ ان کے زمانے میں کوئی شخص تخریج علوم، معرفتِ احادیث و رجال اور مواقع استخراج کی بصیرت میں ان سے بڑھ کر نہیں ہوا۔ علم و عمل، تقویٰ و طہارت اور زہد و ورع میں اپنی مثال آپ تھے۔ احمد بن محمد بردی نے فرمایا کہ امام ابوداؤد حفاظ حدیث اور ناقدین فن میں سے ایک تھے۔ جہاں بہت بڑے عبادت گزار تھے وہاں آئمہ حدیث میں بھی اپنا خاص مقام رکھتے تھے۔ امام ابوداؤد کی ایک آستین کشادہ اور دوسری تنگ ہوا کرتی تھی۔ وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ یہ آستین کتابوں کے لیے کشادہ رکھتا ہوں جبکہ دوسری کو کشادہ رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ خطاب کا بیان ہے کہ سنن ابوداؤد ایسی کتاب ہے کہ کوئی دوسری اس طرح مرتب نہیں کی جا سکی ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی اس کتاب میں کوئی ایسی حدیث درج نہیں کی جس کو ترک کرنے پر محدثین کا اتفاق ہو۔ ابراہیم حربی کا بیان ہے کہ امام ابوداؤد نے جب اس کتاب کو مرتب کیا تو قدرت نے ان کے لیے علم حدیث کو ایسے نرم کر دیا تھا جیسے حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے لوہا۔ ابن اعرابی نے فرمایا ہے کہ اگر کسی کے پاس قرآن مجید اور سنن ابوداؤد کے سوا کوئی اور کتاب نہ ہو تو ان دونوں کی موجودگی میں اسے کسی اور کتاب کی ضرورت بھی نہیں ہے۔

۱۰۱۲۔ احمد بن شعیب نسائی اسم گرامی احمد اور کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔ شعیب کے صاحبزادے اور خراسان کی ایک بستی نساء کی وجہ سے نسائی کہلاتے تھے۔ ۳۰۳ھ میں مکہ مکرمہ کے اندر وفات پائی اور وہیں آسودۂ خاک ہیں۔ حفاظ حدیث میں سے ہیں اور حدیث و فقہ میں مہارت رکھتے تھے۔ مشائخ حدیث کی ایک جماعت سے ملاقات کی نیز قتیبہ بن سعید، ہناد بن السری، محمد بن بشار، محمود بن غیلان، ابوداؤد، سلیمان بن اشعث اور دیگر کتنے ہی محدثین سے روایتِ حدیث کی۔ ان سے علم حدیث حاصل کرنے والوں میں ابوالقاسم طبرانی، ابوجعفر طحاوی اور حافظ ابوبکر احمد بن اسحاق السنی بھی شامل ہیں۔ حدیث اور علل وغیرہ میں ان کی بہت سی کتابیں ہیں۔

حافظ مامون مصری کا بیان ہے کہ ابوعبدالرحمٰن کے ساتھ ہم طرطوس کی طرف گئے اور بہت سے علمائے دین جمع ہو گئے جن میں عبداللہ بن احمد بن حنبل اور محمد بن ابراہیم وغیرہ محدث بھی تھے۔ ہم سب نے مشورہ کیا کہ ان شیوخ سے گفتگو کرنے کے لیے کون سب سے مناسب رہے گا۔ آخر کار ابوعبدالرحمٰن نسائی پر سب کا اتفاق ہو گیا۔ حاکم نیشاپوری نے فرمایا کہ ابوعبدالرحمٰن نسائی کی حدیث و فقہ میں مہارت ایسی ہے جو الفاظ کے جامے میں نہیں سما سکتی جو ان کی نسائی شریف کو غور سے دیکھے گا وہ حسن کلام اور حسن ترتیب پر انگشت بدنداں ہو کر رہ جائے گا۔ انھوں نے ہی فرمایا کہ میں نے کئی دفعہ حافظ علی بن عمر کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابوعبدالرحمٰن نسائی اپنے زمانے کے شہرت یافتہ حضرات سے بھی علم میں آگے ہیں۔ امام نسائی مذہباً شافعی، کمال درجہ متقی اور سنت کی پوری پوری پیروی کرنے والے تھے۔ نسائی میں نون مفتوح اور سین بلا تشدید ہے۔

۱۰۱۳۔ ابن ماجہ اسم گرامی محمد اور کنیت ابوعبداللہ ہے۔ یزید بن ماجہ کے صاحبزادے، قزوین کے رہنے والے، حافظ الحدیث اور کتاب سنن ابن ماجہ کے مؤلف ہیں۔ انھوں نے امام مالک کے کئی شاگردوں اور لیث سے سماعت حدیث کی جبکہ ان سے ابوالحسن قطان اور دیگر کتنے ہی محدثین نے سماعت حدیث کی ہے۔ امام ابن ماجہ کی پیدائش ۲۰۹ھ میں ہوئی اور عمر عزیز کی چونسٹھ ۶۴ منزلیں طے کرنے کے بعد انھوں نے ۲۷۳ھ میں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اِس جہانِ فانی کو خیرباد کہا۔

۱۰۱۴۔ عبداللہ دارمی اسمِ گرامی عبداللہ اور کنیت ابو محمد ہے۔ عبدالرحمٰن دارمی کے صاحبزادے، حافظ الحدیث اور سمرقند کے سب سے بڑے عالم تھے۔ اِنھوں نے یزید بن ہارون، نضر بن شمیل، امام مسلم، امام ترمذی اور امام ابوداؤد وغیرہ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ امام دارمی اپنے زمانے کے امام اور یگانۂ روزگار تھے۔ ۱۸۱ھ میں پیدائش ہوئی اور چوہتر سال کی عمر میں ۲۵۵ھ میں اِس جہانِ فانی سے عالمِ جاودانی کی طرف روانہ ہوئے۔

۱۰۱۵۔ دارقطنی اسمِ گرامی علی اور کنیت ابوالحسن ہے۔ عمر کے صاحبزادے اور بغداد کے ایک قدیم محلہ دارقطن سے نسبت رکھنے کے باعث دارقطنی کہلاتے ہیں۔ یہ حافظ الحدیث، جیّد عالمِ دین، یگانۂ روزگار اور امام زمانہ تھے۔ معرفتِ حدیث، نقائصِ حدیث، راویوں کی معرفت اور اسماء الرجال کا علم اِن پر ختم تھا۔ امام دارقطنی صداقت و امانت، حفظ و ثقاہت اور تقویٰ کی صحت و سلامتی سے بھی مزین تھے۔ ساتھ ہی قرآنی علوم اور مذاہبِ فقہاء سے بھی کمال درجہ واقفیت رکھتے تھے۔ اِنھوں نے ابوسعید اصطخری سے فقہ شافعی کا علم حاصل کیا۔ نیز حدیث کے علاوہ اُن سے دیگر علوم بھی سیکھے جن میں شعر و ادب بھی ہیں۔ ابوالطیب کا بیان ہے کہ امام دارقطنی امیر المومنین فی الحدیث ہیں۔ اِنھوں نے بہت سے محدثین سے سماعتِ حدیث کی جبکہ اِن سے حافظ ابونعیم، ابوبکر برقانی، جوہری، قاضی ابوالطیب اور طبری وغیرہ نے روایت کی ہے۔ امام دارقطنی ۳۰۵ھ میں پیدا ہوئے اور ہفتے کے روز ۸ رجب ۳۸۵ھ کو وفات پائی۔

۱۰۱۶۔ ابونعیم اسمِ گرامی احمد اور کنیت ابونعیم ہے۔ یہ اصفہان کے باشندے اور کتاب حلیہ کے مصنف ہیں۔ ایسے مشائخ حدیث میں سے ہیں جن کی احادیث پر عمل کیا جاتا اور جن کے اقوال کو سند سمجھا جاتا ہے۔ علومِ دینیہ میں عالی منصب پر فائز تھے۔ پیدائش ۳۳۴ھ میں ہوئی اور عمر عزیز کی چھیانوے منزلیں طے کرنے کے بعد ۴۳۰ھ میں اِس جہانِ فانی کو خیرباد کہا۔

۱۰۱۷۔ اسمٰعیلی اسمِ گرامی احمد اور کنیت ابوبکر ہے۔ ابراہیم کے صاحبزادے اور اسمٰعیلی جرجانی ہیں۔ یہ حافظ الحدیث تھے۔ یہ حدیث و فقہ اور اُصولِ دین و دنیا کی سرداری کے جامع تھے۔ اِنھوں نے اپنی حدیث کی کتاب کو امام بخاری کی مقرر کردہ شرائط کے مطابق مرتب کیا تھا۔ اِن سے اِن کے صاحبزادے ابوسعید اور جرجان کے فقہاء نے علمِ حدیث حاصل کیا۔ اِنھوں نے چورانوے سال کی عمر میں ۴۷۷ھ کے اندر وفات پائی۔

۱۰۱۸۔ برقانی اِن کا اسمِ گرامی بھی احمد اور کنیت ابوبکر ہے۔ خوارزم کے رہنے والے اور برقانی کے لقب سے مشہور تھے۔ اِنھوں نے اپنے ہی شہر میں ابوالعباس بن احمد نیشاپوری سے سماعتِ حدیث کی۔ پھر یہ جرجان چلے گئے اور وہیں کے ہو رہے امام برقانی ثقہ، متقی، متورع اور صحیح فہم رکھنے والے بزرگ تھے۔ خطیب ابوبکر بغدادی فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے شیوخ میں اِن سے بڑھ کر کسی کو ثقہ و ثبت نہیں پایا۔ یہ حافظِ قرآن، ماہرِ حدیث و فقہ اور کامل علومِ دینیہ تھے۔ علمِ حدیث میں اِن کی کئی کتابیں ہیں۔ اِن کی پیدائش ۳۳۶ھ میں ہوئی اور نواسی سال کی عمر پاکر رجب ۴۲۵ھ میں فوت ہوئے۔ برقانی میں باء مکسور قاف مفتوح ہے۔

۱۰۱۹۔ احمد السُّنّی اِن کا اسمِ گرامی بھی احمد اور کنیت ابوبکر ہے۔ محمد کے صاحبزادے نیز سُنّی، حافظ الحدیث اور دینوری تھے۔ اِنھوں نے امام احمد بن شعیب نسائی وغیرہ سے روایتِ حدیث کی جبکہ اِن سے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بہت سے محدثین نے روایت کی ہے۔ سُنّی میں سین مضموم اور نون مکسور و مشدد ہے۔

۱۰۲۰۔ بیہقی اِن کا اسم گرامی احمد اور کنیت ابوبکر ہے۔ حسین کے صاحبزادے اور بیہقی ہیں۔ یہ حدیث و فقہ کی واقفیت اور اُن کی تدریس و تصنیف میں یگانۂ روزگار تھے۔ یہ امام ابوعبداللہ حاکم کے نامور شاگردوں میں سے ہیں۔ بعض محدثین فرماتے ہیں کہ حفاظِ حدیث میں سے سات ایسے گزرے ہیں جن کی تصانیف بہت عمدہ ہیں اور لوگوں کو اُن سے بہت نفع پہنچا ہے، جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں:۔ (۱) امام ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی (۲) امام حاکم ابوعبداللہ نیشاپوری (۳) حافظِ مصر ابومحمد عبدالغنی ازدی (۴) امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی (۵) حافظِ مغرب ابوعمر بن عبدالبر نمری، (۶) امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی (۷) امام ابوبکر احمد بن خطیب بغدادی ـــ امام بیہقی کی پیدائش ۳۸۴ھ میں ہوئی اور عمر عزیز کی چوہتر منزلیں طے کرنے کے بعد نیشاپور کے اندر ۴۵۸ھ میں فوت ہوئے۔

۱۰۲۱۔ محمد بن ابونصر حمیدی اسم گرامی محمد اور کنیت ابوعبداللہ ہے۔ یہ فتوح بن عبداللہ کے صاحبزادے، اندلس کے رہنے والے اور حمیدی تھے۔ حدیث میں کتاب الجامع بین صحیح البخاری والمسلم ان کی تصنیف ہے۔ یہ امام زمانہ اور مشہور عالم حدیث ہیں۔ اپنے وطن میں سماعتِ حدیث کرنے کے بعد مصر میں مہندس کے شاگردوں سے، مکہ مکرمہ میں ابن فراس کے تلامذہ سے، شام میں ابن جمیع کے شاگردوں سے نیز دوسرے محدثین سے سماعت کی اور جب بغداد میں وارد ہوئے تو امام دارقطنی کے تلامذہ اور دیگر محدثین سے حدیثیں سنیں اور جمع کیں۔ تاریخ اہلِ اندلس بھی ان کی ہی تصنیف ہے۔ امیر ابن ماکولا کا بیان ہے کہ میں نے امام حمیدی جیسا بے داغ، پاک دامن اور متورع کوئی اور نہیں دیکھا۔ ان کی پیدائش ۴۲۰ھ سے پہلے ہوئی تھی اور بغداد کے اندر ذی الحجہ ۴۸۸ھ میں فوت ہوئے۔

۱۰۲۲۔ خطابی اسم گرامی احمد اور کنیت ابوسلیمان ہے۔ محمد کے بیٹے اور خطابی بستی تھے۔ اپنے زمانے کی نمایاں علمی شخصیت تھے۔ حدیث و فقہ اور ادب کے جید عالم تھے۔ احادیث کی معرفت میں یگانۂ روزگار تھے۔ معالم السنن اعلام السنن اور غریب الحدیث ان کی مشہور تصانیف اور نادر تالیفات ہیں۔

۱۰۲۳۔ ابومحمد حسین البغوی اسم گرامی حسین اور کنیت ابومحمد ہے۔ مسعود کے صاحبزادے اور بغوی رشافعی ہیں۔ حدیث میں المصابیح اور شرح السنۃ۔ فقہ میں کتاب التہذیب اور تفسیر میں معالم التنزیل ان کی مایۂ ناز تصانیف ہیں۔ ان کے علاوہ بھی امام بغوی کی کئی اور عمدہ تصانیف ہیں۔ حدیث و فقہ میں منصبِ امامت پر فائز تھے۔ نہایت متورع، علماء کے معتمد علیہ، دین کی حجت اور صحیح العقیدہ بزرگ تھے۔ ان کی نسبت خراسان کے شہر بغشور کی طرف ہے جب کہ ان کی نسبت خلافِ قاعدہ معلوم ہوتی ہے۔ بعض نے کہا کہ ان کے شہر کا نام بغ ہے۔ انہوں نے ۵۱۶ھ میں وفات پائی۔ بغوی میں باء اور غین دونوں مفتوح ہیں۔

۱۰۲۴۔ زرین بن معاویہ اسم گرامی زرین اور کنیت ابوالحسن ہے۔ معاویہ کے صاحبزادے اور عبدی تھے۔ حافظ الحدیث تھے اور التجرید فی الجمع بین الصحاح کے مصنف ہیں۔ اِنھوں نے ۵۲۰ھ کے بعد انتقال فرمایا۔

۱۰۲۵۔ مبارک بن محمد الجزری اسم گرامی مبارک اور کنیت ابوالسعادات ہے۔ ابن اثیر کے لقب سے مشہور ہوئے۔ جامع الاصول، مناقب الاخیار اور نہایہ کے مصنف ہیں۔ زبردست محدث، عالم

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اور ماہر لغت تھے۔ انھوں نے کتنے ہی آئمہ حدیث سے روایت کی ہے۔ پہلے جزیرہ میں رہتے تھے کہ ۵۲۵ھ میں موصل منتقل ہو گئے اور وہیں کے ہو رہے۔ ایک دفعہ حج کے ارادے سے بغداد تک پہنچے تھے لیکن پھر موصل کو چلے گئے اور وہیں ذی الحجہ کے آخر میں جمعرات کے روز ۶۰۶ھ میں اس جہان فانی کو خیرباد کہہ گئے۔

۱۰۲۶۔ ابن جوزی ان کا اسم گرامی عبدالرحمٰن اور کنیت ابوالفرج ہے۔ علی بن الجوزی کے صاحبزادے اور مسلکاً حنبلی تھے۔ یہ مشہور محدث اور بغداد کے واعظ تھے۔ ان کی متعدد مشہور تصانیف ہیں۔ ۵۱۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۵۹۷ھ میں وفات پائی۔

۱۰۲۷۔ امام نووی ان کا اسم گرامی یحییٰ، کنیت ابوزکریا اور محی الدین لقب ہے۔ یہ اپنے زمانے کے مایۂ ناز عالم فاضل، فقیہ و محدث، صاحب تقویٰ و ورع نیز قابل اعتماد و لائق حجت تھے۔ انھوں نے اپنے پیچھے مشہور تصانیف اور عجیب تالیفات چھوڑیں جن کی افادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ فقہ میں الروضہ، حدیث میں الریاض اور الاذکار، شرح حدیث میں شرح صحیح مسلم اور ان کے علاوہ معرفۃ علوم الحدیث واللغۃ جیسی کتابیں ان کی مشہور یادگاریں ہیں۔ انھوں نے کتنے ہی مشائخ سے احادیث حاصل کیں اور بہت سے محدثین نے ان سے سماعت کی ہے۔ انھوں نے شرح مسلم اور الاذکار کو روایت کرنے کی تمام مسلمانوں کو عام اجازت دی ہے۔ یہ دمشق کے ماتحت نوی نامی ایک بستی کے رہنے والے تھے۔ وہیں پروان چڑھے اور قرآن مجید حفظ کیا۔ ۶۵۰ھ میں دمشق چلے آئے۔ جبکہ ان کی عمر انیس سال تھی۔ غربت کی حالت میں قناعت کے سہارے چلتے اور علمی کامیابی کے زینے پر چڑھتے رہے۔ ترقی کرتے ہوئے حدیث و فقہ میں درجۂ کمال تک جا پہنچے۔ حق گوئی شعار تھی۔ خوف خدا کے باعث اکثر عبادت میں مشغول رہتے۔ بڑے بارعب تھے لیکن چھوٹی پگڑی استعمال کرتے تھے۔ راتوں کو اکثر بیدار رہ کر علمی کاموں اور عبادت میں مشغول رہا کرتے تھے۔ عمر عزیز کی صرف پینتالیس منزلیں ہی طے کی تھیں کہ رجب ۶۷۶ھ میں اس جہان فانی کو خیرباد کہہ کر جنت مکیں ہو گئے۔ مؤلف کتاب (امام ولی الدین) فرماتے ہیں کہ امام نووی کا ذکر اس کتاب کے آخر میں آیا ہے کیونکہ حروف تہجی کے لحاظ سے بھی ان کا نام آخر میں ہی آتا ہے (جبکہ یہاں ترتیب زمانی لحاظ سے قائم کی ہے)۔

یہاں یہ بات واضح کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ راویوں وغیرہ کے متعلق جو کچھ لکھا ہے وہ اس فن کے بزرگوں کی کتب معتمدہ سے لکھا ہے۔ جیسے ابن عبدالبر کی کتاب استیعاب سے، ابونعیم اصفہانی کی حلیۃ الاولیاء اور ابوالسعادات سے، جزری کی جامع الاصول اور مناقب الاخیار سے، ابوعبداللہ ذہبی دمشقی کی کاشف سے۔ میں نے جمعۃ المبارک کے روز ۲۰ رجب ۷۴۰ھ کو اس کتاب کی ترتیب و تزئین سے فراغت پائی۔

میں اللہ تعالیٰ کا سب سے کمزور اور اس کے عفو و مغفرت کا سب سے محتاج بندہ خطیب محمد بن عبداللہ بن محمد (امام ولی الدین) ہوں۔ یہ کام میرے شیخ اور میرے آقا سید المفسرین، رئیس المحققین، امام الواصلین، حجۃ اللہ علی المسلمین، سیدی حسین بن عبداللہ بن محمد طیبی کی نگاہ عنایت اور تائید حمایت سے انجام کو پہنچا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی درازی عمر سے مسلمانوں کو نفع بخشے آمین۔ میں نے مشکوٰۃ المصابیح کی طرح اس کتاب (اسماء الرجال) کو بھی ان کے حضور پیش کیا اور انھوں نے مسرت کا اظہار کرتے ہوئے اس پر بھی تحسین فرمائی۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ حَمْدًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا۔

گدائے درِ اولیاء:۔ عبدالحکیم خاں اختر۔ مجددی مظہری شاہجہان پوری لاہور

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جدول

(مشکوٰۃ المصابیح مترجم ۔ جلد سوم)

نمبر شمار	نام کتاب	تفصیل ابواب			میزان ابواب	تفصیل احادیث			میزان احادیث
۱	کتاب الفتن	۲۳۵	تا	۲۵۰	۱۶	۵۱۴۴	تا	۵۴۹۱	۳۴۸
۲	فضائل سید المرسلین	۲۵۱	تا	۲۶۰	۱۰	۵۴۹۲	تا	۵۷۲۴	۲۳۳
۳	ابواب المناقب	۲۶۱	تا	۲۷۵	۱۵	۵۷۲۵	تا	۶۰۳۲	۳۰۸
	میزان	×			۴۱	×			۸۸۹

جنرل گوشوارہ

(مشکوٰۃ المصابیح مترجم ۔ ہر سہ جلد)

نمبر شمار	نام جلد	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
۱	جلد اوّل	×	۱۲۴	×	۲۶۳۸
۲	جلد دوم	×	۱۱۰	×	۲۵۰۵
۳	جلد سوم	×	۴۱	×	۸۸۹
	میزان کل	×	۲۷۵	×	۶۰۳۲

گدائے درِ اولیاء :۔ عبدالحکیم خاں اختر
عبدی مظہری شاہجہان پوری
لاہور چھاؤنی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قطعاتِ تاریخِ طباعت

(از شحاتِ قلم جناب فدا حسین فداؔ زید مجدہٗ صاحبِ افکارِ پریشاں و مدیر مہر و ماہ - لاہور)

(۱)

عرفان و حقیقت کی تقدیس کا آئینہ — یہ حضرتِ اخترؔ کی تنویرِ عقیدت ہے
لافانی و لاثانی منشورِ نبی اللہ — گلدستۂ ایماں ہے، بستانِ شریعت ہے
از روئے نبوّت تو برجستہ فداؔ کہہ دے — مشکوٰۃ شریف اس کی تاریخِ طباعت ہے

۱۴۰۶ھ

(۲)

عجب ترجمہ ہے یہ مشکوٰۃ کا — ہے گلزارِ شرعِ مبیں سر بسر
یہ ہے کاوشِ اخترِؔ ذی شعور — پئے گمرہاں، ہادی و راہبر
ہیں اقوالِ زرّیں یہ اتقیٰ لقب کے — ہے اک دفترِ شرحِ نص و خبر
سنِ طبعِ مشکوٰۃ پر اے فداؔ — کہا مجھ سے ہاتف نے نورِ نظر

۱۴۰۶ھ

(۳)

ہے مشکوٰۃ اِک مشعلِ راہِ حق — تجلّائے مہرِ منیر اللہ اللہ
حقائق معارف کا زرّیں مرقع — ہے نطقِ نذیر و بشیر اللہ اللہ
ہے آئینۂ سیرتِ مصطفیٰ یہ — نہیں اس کی کوئی نظیر اللہ اللہ
جمالِ دلآویز الفاظ اس کے — ہر اک حرف ہے دل پذیر اللہ اللہ
سنِ طبع اس کا فداؔ قدسیوں نے — کہا فیضِ ربِّ قدیر اللہ اللہ

۱۴۰۶ھ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk